چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

عظیم مسلمان سائنسدان بوعلی سینا کی شہرہ آفاق کتاب

قانون کا اردو ترجمہ

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض : 03447227224
سدرہ طاہر : 03340120123
حسنین سیالوی : 03056406067
Imagitor

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

عظیم مسلمان سائنسدان بوعلی سینا کی شہرہ آفاق کتاب

"قانون" کا اردو ترجمہ

جلد سوم حصہ اول

مترجم

مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری

نگارشات ○ میاں چیمبرز ۳، ٹمپل روڈ ○ لاہور

فون: ۳۶۲۳۱۲۱

ACCESSION
15321

ناشر: آصف جاوید
مطبع: بک پرنٹرز لاہور
۱۹۹۲
تزئین: نعیم احسن
قیمت: مکمل سیٹ ۱۲۵۰/-

فہرست حصہ اوّل جلد سوم ترجمہ قانون شیخ الرئیس

مضمون	صفحہ
پہلا فن احوال امراض دماغ کے بیان مین	
مشتمل اوپر پانچ مقالون کے	۲
پہلا مقالہ۔ کلیات امراض سر و تشریح وغیرہ کا بیان۔	″
پہلی فصل سر اور اجزا سر کی منفعت کا بیان	″
دوسری فصل تشریح کے بیان مین	۳
تیسری فصل۔ بیان عام امراض سر کا	۷
چوتھی فصل علامات دلائل احوال دماغ کے	″
پانچوین فصل کیفیت استدلال بر احوال دماغی کے	
چھٹی فصل بیان استدلال بذریعہ افعال نفسانی	۸
ساتوین فصل۔ بیان استدلال بذریعہ افعال حرکت و نوم و بیداری۔	۱۱
آٹھوین فصل۔ بیان استدلال از مقدار سر	۱۴
نوین فصل۔ بیان استدلال براہ شکل سر	″
دسوین فصل۔ بیان استدلال براہ گرانی و سبکی سر وغیرہ۔	″
گیارھوین فصل۔ بیان استدلال بذریعہ احوال چشم و گوش وغیرہ۔	۱۵
بارھوین فصل۔ بیان استدلال بذریعہ احوال اوس عضو کے جسکی شرکت سے عضو سر متاثر ہوتا ہے۔	۱۶
تیرھوین فصل۔ دماغ معتدل المزاج کے دلائل	۱۷
چودھوین فصل۔ دماغ ردی المزاج کے دلائل	۱۸
پندرھوین فصل بیان علامات امراض سر کا	۱۹
سولھوین فصل۔ قوانین علاج کا بیان	۲۰
مقالہ دوسرا۔ اوجاع سر کے بیان مین	۲۵
بیان عام صداع یعنی درد سر۔	″
تفصیل اقسام اوس درد سر کا بیان جو سوء مزاج سے پیدا ہو۔	۲۷
تفصیل اقسام اوس درد سر کے جو تفرق اتصال سے عارض ہو۔	۲۷
صداع ورمی کا بیان۔	۲۸
بیان کیفیت عروض درد سر اولی کی۔	″
صداع شرکی کے اقسام کا بیان۔	۲۹
علامات منذرہ صداع کا بیان۔	۳۱
تدبیر کلی صداع کا بیان۔	۳۰
بیان مین اوس گرم درد سر کے علاج کے جو بلا مادہ ہو۔	۳۳
علاج اوس درد سر کا جو سرد ہو بلا مادہ خواہ مع مادہ۔	۳۴
صداع یابس کا علاج	۳۶
علاج صداع ورمی کا۔	″
صداع ریحی اور بخاری کا علاج۔	″
علاج اوس صداع ریحی کا جو خارجی ریح سے پیدا ہو	۳۷
علاج اوس صداع کا جو سر تک بخار معدہ کے پہونچنے سے پیدا ہو۔	″
علاج اوس درد سر کا جو خوشبو سونگھنے سے پیدا ہوا ہو۔	″
علاج اوس درد سر کا جو بدبو سونگھنے سے پیدا ہو۔	۳۸
علاج اوس درد سر کا جو بوجہ خمار کے پیدا ہو۔	″
علاج اوس درد سر کا جو بوجہ جماع پیدا ہو۔	۳۹
علاج اوس درد سر کا جو ضربہ اور سقطہ سے عارض ہو	″
علاج صداع ضعفی۔	″
علاج اوس درد سر کا جو بوجہ قوت حس کے پیدا ہو۔	۴۰
علاج صداع عرضی کا۔	″
علاج صداع بحرانی کا۔	″
علاج اوس درد سر کا جو سر مین کیڑے پڑ جانے سے پیدا ہو۔	۴۱
علاج صداع اذی کا۔	″
علاج صداع شرکی کا۔	″
گرانی سر کا علاج۔	۴۲
بیضہ اور خودہ نام کے درد سر کا علاج	″
علاج شقیقہ کا۔	۴۳
اورام دماغی اور خاص کر سرسام کا بیان	۴۴
علامات مشترکہ اور مختصہ سرسام حقیقی و غیر حقیقی کا بیان۔	۴۵
علاج اقسام سرسام کا۔	۴۸
دماغ کے ورم فلغمونی کا بیان۔	۵۰
دماغ کے ورم حمرہ اور قوبا کا بیان۔	″
جنون کی قسم خاص صبارا کا بیان۔	۵۱
لیثرغس یعنی سرسام سرد کا بیان۔	″
بیان اوس پانی کا جو اندرون قحف پیدا ہو	۵۳
بیان اون اورام اور رطوبتون کا جو خارج قحف مین ہون۔	″
سبات سہری کا بیان۔	۵۴
شجہ اور قطع جلد سر کا بیان۔	۵۵
چوتھا مقالہ۔ اون امراض سر کے بیان مین جنکی مضرت زیادہ تر افعال حس سے متعلق ہوتی ہے	۵۶
سبات اور نوم کا بیان۔	″
علاج اوس سبات کا جو حمیات مین عارض ہو	۵۹
سہر و بیداری کا بیان۔	۶۰
آفات ذہن کا بیان۔	۶۱
اختلاط ذہن کا بیان۔	۶۲
حمق و رعونت کا بیان۔	۶۳
فساد ذکر کا بیان۔	۶۴
فساد تخیل کا بیان۔	۶۵
مالیخولیا کا بیان۔	۶۸
قطرب کا بیان۔	۷۴
عشق کے بیان مین۔	۷۶
پانچوان مقالہ اون امراض دماغی کا بیان جنکی مضرت افعال حرکت ارادی سے متعلق ہو	۷۸
دوار یعنی گھمنی کا بیان۔	″
مرض ری کا بیان۔	۸۱
کابوس کا بیان۔	۸۲
صرع کا بیان۔	″

مضمون	صفحہ
حکہ کا بیان ۔	۹۵
دوسرا فن احوال و امراض عصب کا بیان	۹۸
بیان عام امراض عصب کا ۔	۹۹
فالج اور استرخاء کا بیان ۔	〃
تشنج کا بیان ۔	۱۰۴
تمدد اور کزاز کا بیان ۔	۱۱۱
لقوہ کا بیان ۔	۱۱۴
رعشہ کا بیان ۔	۱۱۷
خدر کا بیان ۔	۱۱۹
اختلاج کا بیان ۔	۱۲۰
تیسرا فن احوال امراض چشم کا بیان	
مشتمل در چار مقالہ کے ۔	۱۲۱
مقالہ پہلا تشریح چشم اور امور کلیہ کا بیان	〃
تشریح آنکھ کی ۔	〃
بیان شناخت احوال امزجہ چشم کا	۱۲۳
احوال چشم کا بیان ۔	۱۲۴
آنکھ کی حفظ صحت اور مفردات چشم کا بیان	۱۲۵
آشوب چشم اور تکدر کا بیان ۔	۱۲۶
علاج مشترکہ جملہ قسم آشوب اور نزلہ اترنے کا ۔	۱۲۹
ادویہ آشوب چشم کا بیان ۔	۱۳۳
دوسرا مقالہ مقلہ چشم کے دیگر امراض کے بیان مین ۔	۱۳۴
قروح چشم اور قروح طبقۂ قرنیہ کا بیان	〃
نکلانکا قرنیہ کا بیان ۔	۱۳۵
نتور چشم کا بیان ۔	۱۳۶
اُس مرہ کا بیان جو صفاق چشم کے نیچے ہو ۔	۱۳۷
سرطان چشم کا بیان ۔	〃
غرب اور موق چشم کا بیان ۔	〃
کوبہ کے گوشت بڑھ جانے اور کم ہو جانے کا بیان	۱۳۹
سپیدی چشم کا بیان ۔	〃

مضمون	صفحہ
سبل کا بیان ۔	۱۴۰
ناخونہ چشم کا بیان ۔	۱۴۱
ظفرہ چشم کا بیان ۔	〃
مرض دمعہ یعنی ڈھلکے کا بیان ۔	۱۴۲
حول کا بیان جسکو کنر چشمی کہتے ہین ۔	۱۴۳
مرض جحوظ کا بیان ۔	〃
غور العین کا بیان ۔	۱۴۴
کبودی چشم کا بیان ۔	〃
مقالہ تیسرا پلکون کے امراض احوال کے بیان مین ۔	۱۴۵
قمل اجفان کا بیان ۔	〃
سلاق کا بیان ۔	〃
جسا اجفان کا بیان ۔	۱۴۶
پلکون کا موٹا ہو جانا ۔	〃
تحجر اجفان کا بیان	〃
ثقل اجفان کا بیان ۔	〃
دونون پلکون کا لمبی ناکے کے نزدیک	۱۴۷
انقلاب جفن کا بیان	〃
بردہ نامی رطوبت کا بیان	〃
شعیرہ نامی ورم کا بیان ۔	〃
غرناق کا بیان	〃
توثہ کا بیان	〃
تحجر کا بیان ۔	〃
قروح جفن کا بیان ۔	〃
جرب وحکہ اجفان کا بیان ۔	〃
انتفاخ جفن کا بیان ۔	۱۴۹
کثرت طرف کا بیان ۔	〃
انتشار الشعر کا بیان ۔	۱۴۹
شعر منقلب کا بیان	۱۵۰
شعر زائد کا بیان ۔	۱۵۱
پلکونکی جڑون کا پھٹ جانا ۔	〃
چوتھا مقالہ ۔ احوال و امراض قوت باصرہ کے بیان مین ۔	〃
ضعف بصر اور رقت بصر کا بیان ۔	〃

مضمون	صفحہ
شبکوری کا بیان ۔	۱۵۵
روز کوری کا بیان ۔	۱۵۶
خیالات کا بیان ۔	〃
انتشار بصر کا بیان ۔	۱۵۸
سوراخ چشم تنگ ہونے کا بیان ۔	۱۶۰
نزول الماء کا بیان ۔	〃
بطلان بصارت کا بیان ۔	۱۶۲
روشنی ناگوار ہونے کی بیماری کا بیان ۔	۱۶۳
مرض قمور کا بیان ۔	〃
فن چوتھا کانون کے احوال و امراض کے بیان مین	۱۶۴
تشریح گوش کا بیان ۔	〃
کانون کی حفظ صحت ۔	〃
آفات سماعت ۔	〃
طرش یعنی نقصان سماعت کا بیان ۔	۱۶۵
درد گوش کا بیان ۔	۱۶۸
دوی اور طنین کا بیان ۔	۱۷۰
دوی اور طنین کا علاج ۔	۱۷۲
کانون سے خون کا انفجار	۱۷۴
جکہ سدۂ گوش کا علاج ۔	〃
سدۂ گوش کا بیان ۔	〃
رض گوش	۱۷۵
حکۃ الاذن (کان کی کھجلی	〃
دخول الماء فی الاذن کان مین پانی کا داخل ہونا ۔	〃
دخول حیوانات کان مین	۱۷۶
اورام جو بیخ گوش مین پیدا ہوتے ہون	〃
سخت آواز سے کان کا ضرب اور ناگواری ۔	۱۷۷
فن پانچوان احوال و امراض انف یعنی بینی کے بیان مین	۱۷۷
پہلا مقالہ ۔ تشریح بینی وغیرہ	〃
تشریح الف ۔	〃
طریق استعمال دوا ناک مین	۱۷۸

مضمون	صفحہ
آفت شم کا بیان یعنی سونگھنے مین جو آفت پیدا ہو	۱۷۸
تکسیر کا بیان۔	۱۸۰
زکام و نزلہ کا بیان۔	۱۸۳
دوسرا مقالہ باقی احوال انف کے بیان مین	۱۸۶
بدبو کا مرض ناک مین	〃
قروح انف۔	۱۸۷
سدہ خیشوم۔	۱۸۸
مرض خبان کا بیان۔	〃
رض انف کا بیان۔	〃
بواسیر دار بیان انف کا بیان	〃
عطاس کا بیان۔	۱۹۰
ناک مین کوئی چیز پڑجانے کا بیان۔	۱۹۱
ناک مین خشکی پیدا ہونے کا بیان۔	〃
حکۃ الانف یعنے ناک مین کھجلی ہونے کے بیان مین۔	〃
چھٹا فن احوال امراض فم و دہان کے بیان مین	۱۹۲
تشریح فم۔	〃
بیان عام امراض زبان کا۔	〃
فساد ذوق کا بیان۔	۱۹۳
استرخار لسان۔	۱۹۴
تشنج لسان۔	۱۹۵
عظم لسان یعنی زبان کا بڑا ہو جانا۔	۱۹۵
زبان کا چھوٹا ہونا۔	〃
اورام لسان	〃
کلام کرنے مین خلل کا ہونا۔	۱۹۶
ضفدع لسان۔	۱۹۷
خفتر لسان	〃
شقوق لسان۔	〃
دلع لسان (زبان کا باہر نکل آنا)	〃
بثور فم۔	〃
قلاع و قروح خبیثہ۔	۱۹۸
کثرت لعاب۔	۱۹۹

مضمون	صفحہ
ماکولات کی بدبو کا بیان۔	۱۹۹
لثہ سے خون کا نکلنا۔	〃
گندہ دہنی۔	〃
منہ کا کھلا رہ جانا۔	۲۰۰
فن ساتوان دانتون کے احوال کا بیان	〃
کھلی دانتون کا بیان۔	〃
حفاظت اسنان۔	۲۰۱
بیان عام علاج دندان کا۔	۲۰۲
اوجاع اسنان۔	۲۰۳
ہلتا ہوا دانت۔	۲۰۶
تثقب اسنان۔	۲۰۷
تفتت و تکسر اسنان۔	〃
تغیر لون اسنان۔	۲۰۸
تسہیل نبات اسنان۔	〃
تدبیر قلع اسنان۔	〃
تنقیت اسنان متاکلہ۔	۲۰۹
دود اسنان۔	〃
صریر اسنان۔	〃
دانت کا طول مین بڑھ جانا	〃
ضرس کا بیان۔	〃
ذہاب بار الاسنان۔	۲۱۰
ضعف اسنان۔	〃
فن آٹھوان امراض لب و لثہ کے بیان مین	۲۱۰
اورام لثہ۔	〃
لثہ دامیہ سوڑھے سے خون جاری رہنا۔	۲۱۱
شقوق لثہ۔	〃
قروح متآکل و نواصیر لثہ۔	〃
نتن لثہ۔	〃
نقصان لحم لثہ۔	〃
استرخار لثہ۔	〃
لحم زائد کا بیان۔	〃
شفتین یعنی دونون لبون کا بیان۔	۲۱۲

مضمون	صفحہ
شقوق شفتین	۲۱۲
اورام و قروح شفتین	〃
بواسیر لب۔	〃
اختلاج لب۔	〃
نوان فن احوال حلق کے بیان مین	۲۱۳
تشریح اعضار حلق	〃
امراض اعضار حلق۔	〃
طعام جو گلوگیر ہوتا ہے۔	〃
شوک یعنے کانٹے کے پھنس جانے کا بیان	〃
علق یعنی جونک کا گلے مین پھنس جانا۔	〃
خوانیق اور ذبح کا بیان۔	۲۱۴
لہات اور لوزتین کا بیان۔	۲۲۲
سقوط لہات۔	۲۲۳
قطع لہات کا بیان۔	۲۲۴
دسوان فن احوال صدر و ریہ کے بیان مین	
مشتمل ہے پانچ مقالون پر	۲۲۴
پہلا مقالہ اصوات و نفس و تشریح حنجرہ وغیرہ کے۔	〃
علامات امزجہ ریہ کا بیان۔	۲۲۷
امراض ریہ۔	۲۲۸
معالجہ ریہ۔	〃
مواد ناشبہ یعنے فرو رفتہ کا بیان۔	〃
ادویہ صدریہ کا بیان۔	〃
کلام در بارہ تنفس	۲۲۹
نفس عظیم و صغیر کا بیان	۲۳۰
علامات حرکت صدریہ کا بیان۔	۲۳۱
اقسام نفس کا بیان۔	۲۳۲
بیان عام سوء تنفس کا	۲۳۴
ضیق النفس کا بیان۔	〃
بقیہ اقسام نفس۔	۲۳۵
ربو دیہ کا بیان۔	۲۳۶
علاج سوء تنفس و عسر تنفس	۲۴۱

مضمون	صفحہ
دوسرا مقالہ صوت لینے آواز کا بیان -	۲۴۲
علاج انقطاع صوت کا -	۲۴۳
بحۃ الصوت -	۲۴۴
صوت خشن -	۲۴۵
صوت قصیر	"
صوت غلیظ و دقیق و مظلم و مرتعش	۲۴۶
تیسرا مقالہ سعال و نفث الدم کا بیان	"
نفث الدم کا بیان -	۲۵۰
چوتھا مقالہ اوجاع و اورام نواحی صدر	
کا بیان -	۲۵۸
بیان عام اوجاع نواحی سینہ کا یعنی ذات الجنب	
وغیرہ کا بیان -	"
ذات الریہ کا بیان -	۲۶۷
ورم صلب ریہ کا بیان -	۲۶۹
ورم رخو ریہ کا بیان -	"
بثور ریہ -	"
اجتماع ا رفی الریہ یعنی پھیپھڑے مین پانی	
کا فراہم ہونا -	"
ورم قصبہ ریہ کا -	"
تقیح ورم ریہ کا بیان	"
قروح ریہ و جلد ریہ اور سل	۲۷۱
پانچوان مقالہ اصول و قواعد علاج ان امراض کے	۲۷۳
علاج مستذکرہ مقالہ -	"
علاج ذات الجنب کا -	۲۷۵
علاج ذات الریہ کا -	۲۷۹
تقیح کا بیان -	۲۸۰
تنفذیہ کا بیان -	"
علاج قروح نواحی صدر اور سل کا	۲۸۱
فن گیارہوان احوال و امراض قلب کے بیان مین	۲۸۶
پہلا مقالہ مبادی اور اصول نظری قلب کے بیان مین -	"
تشریح قلب	"

مضمون	صفحہ
عام امراض قلب کا بیان -	۲۸۸
استدلال وجوہ بر احوال قلب -	۲۸۹
علامات قلب امزجہ طبعی -	۲۹۰
علامات امراض قلب -	۲۹۱
اسباب جو قلب مین اثر کرتے ہین	۲۹۲
قوانین کلیہ علاج قلب -	"
مقالہ دوسرا جزئیات امراض مفصلہ مین	۲۹۴
علامات خفقان -	۲۹۵
علاجات کلیہ خفقان -	۲۹۶
علاج خفقان حار -	۲۹۸
علاج خفقان بارد -	۲۹۹
غشی کے اصناف اور اوسکے اسباب	
اور مرگ مفاجات کے اسباب	۳۰۱
فن بارہوان پستان کے امراض اور احوال مین	۳۰۷
تشریح پستان -	"
دودھ زیادہ کرنے کی تدبیر	۳۰۸
دودھ کم کرنے کی تدبیر	۳۰۹
دودھ کا پھٹ کر بستہ ہو جانا -	۳۱۰
دودھ کا پستان مین بستہ ہونا اور عفونت اور	
استعداد جو پستان کو عارض ہو اور کوفت کا	
صدمہ جو پستان کو پہونچے -	۳۱۱
اورام گرم پستان -	"
اورام پستان بارد -	
قروح اکالہ پستان -	۳۱۲
پستان کی حفاظت کا بیان -	"
فن تیرہوان مری و معدہ کا بیان	۳۱۳
تشریح مری -	"
امراض مری -	۳۱۷
ازدراد کی کیفیت -	"
ضیق مبلع اور عسر ازدراد -	۳۱۸
مری شگافتہ ہو کر خون کا برآمد ہونا	۳۲۰
قروح مری -	"

مضمون	صفحہ
علاج قروح مری -	۳۲۰
بیان مزاج معدہ طبعی -	۳۲۱
علامت مزاج بارد طبعی -	"
علامت مزاج یابس طبعی -	"
علامت مزاج رطب -	"
امراض معدہ کا بیان -	"
اسباب امراض معدہ -	۳۲۳
وجوہ استدلال معدہ -	۳۲۴
دلائل امزجہ معدہ -	۳۳۰
علامات سوء مزاج بارد -	۳۳۱
علامات سوء مزاج یابس	"
علامات سوء مزاج رطب	"
علامات مواد امزجہ کے اور جو کچھ اون کے	"
ہمراہ ہوتا ہے -	۳۳۱
دلائل آفات معدہ غیر مزاجی -	۳۳۲
علاجات کا بیان -	۳۳۳
علاجات سوء مزاج بارد اور رطب معدہ	۳۳۴
علاج مزاج حار معدہ -	"
علاج مزاج بارد -	۳۳۵
علاج مزاج رطب -	"
علاج مزاج یابس -	"
علاج سوء مزاج بارد یابس -	۳۳۷
علاج سوء مزاج یابس جو ہمراہ حرارت کے ہو -	"
علاج سوء مزاج حار رطب معدہ -	۳۳۸
علاج سوء مزاج معدہ -	"
باب تدبیر مین اوس شخص کے جسکا معدہ	
چھوٹا ہو -	۳۴۲
مقالہ دوسرا - امراض معدہ کا بیان	۳۴۳
فصل پہلی - درد معدہ کے بیان مین	"
ضعف معدہ -	۳۴۶
علاج تخمہ اور بطلان ہضم -	۳۴۸
بطلان شہوت اور ضعف اشتہا کا بیان	"
علاج فساد شہوت -	۳۵۴
بھوک اور شدت گرسنگی اور جوع کلبی کا بیان	۳۵۵
جوع جسکا نام بولیموس ہے -	۳۵۸

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دوسرا مقالہ ہضم کا بیان۔	۳۶۱	اورام گرم معدہ	۳۷۰	تفصیلی علاج کا بیان۔	۳۸۵
فصل آفات ہضم۔	〃	اورام سخت و اورام غلیظ ۔	۳۷۳	ادویہ مفردہ و مرکبہ نافع مثلی	
ضعف اسباب ہضم۔	۳۶۴	دبیلہ معدہ۔	〃	اور قے کے ۔	۳۸۸
دلائل ضعف ہضم کا بیان۔	۳۶۵	قروح معدہ۔	۳۷۴	علاج قی الدم۔	۳۸۹
دلائل فساد ہضم۔	۳۶۶	علاج قروح معدہ۔	۳۷۵	قلق اور کرب معدہ کا بیان۔	۳۹۰
علاج فساد ہضم۔	〃	پانچواں مقالہ احوال معدہ و شراسیف	۳۷۶	خون جو معدہ اور امعا میں منجمد ہو جائے	〃
علامات جودت ہضم۔	۳۶۷	نفخہ معدہ کا بیان۔	〃	دودھ کا معدہ میں بستہ ہو جانا۔	〃
علاج دیر ہضم۔	۳۶۹	امراض مراقی کا بیان۔	۳۷۷	فواق کا بیان۔	۳۹۰
علاج زود ہضم۔	〃	علامات نفخہ معدہ کے	〃	علامات۔	〃
سختی و صلابت معدہ	〃	قراقر کا بیان	۳۷	جو احوال مراق اور شراسیف کو عارض	
علاج زیادتی ڈکار۔	〃	ملاست معدہ کا بیان۔	〃	ہوتے ہیں۔	۳۹۵
چوتھا مقالہ۔ امراض مرکبہ میں	۳۷۰	قے اور تہوع اور غثیان اور قلق معدہ کا بیان	۳۷۹		

فہرست مضامین حصہ دوم جلد سوم ترجمہ قانون شیخ الرئیس

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
چودھواں فن امراض و احوال جگر کا بیان	۲	ضعف جگر۔	۱۵	ضربہ و سقطہ جگر کا بیان۔	۳۵
		سدۂ جگر۔	۱۹	انشقاق و انقطاع جگر کا بیان	〃
پہلا مقالہ تشریح جگر اور سوء مزاجہائے		نفخ و ریح جگر کا بیان۔	۲۲	چوتھا مقالہ۔ جملہ اقسام اسہال کبدی کا بیان	۳۶
جگر کا بیان۔	۲	وجع کبد یعنی درد جگر کا بیان۔	۲۳	سوء القنیہ کا بیان۔	۴۰
دلائل احوال جگر کا بیان۔	۵	تیسرا مقالہ۔ اورام و تفرق اتصال ہائے		استسقا کا بیان عام طور پر۔	۴۱
علامات مزاجہائے طبعی جگر کا بیان۔	۶	جگر کے بیان میں۔	۲۴	اسباب خاصہ جملہ اقسام استسقا کا بیان	۴۵
امراض جگر کا بیان اجمالی طور پر۔	۷	بیان عام اورام جگر اور جو اعضا قریب جگر ہیں	〃	اسباب استسقائے لحمی۔	۴۵
دلائل سوء مزاج حار و بارد و رطب و یابس		علامات کلیہ اورام جگر	〃	اسباب استسقائے طبلی۔	۴۷
جگر کا بیان۔	۸	ورم حار جگر کا بیان۔	۲۶	علامات عام جملہ استسقا کا بیان۔	〃
معالجات عامہ جگر کا بیان۔	۹	اورام باردہ کا اور ورم بلغمی و سوداوی و سرطانی		علامات استسقائے زقی۔	۴۸
مضرات جگر۔	〃	جگر کا بیان۔	۲۷	علامات استسقائے لحمی۔	۴۹
اشیاء موافقہ جگر۔	۱۰	دبیلہ جگر اور ورم ماساریقا کا بیان	۲۸	علامات استسقائے طبلی۔	〃
علاج سوء مزاج حار جگر کا بیان۔	۱۱	علاج اورام گرم جگر کا۔	〃	معالجات عامہ سوء القنیہ و استسقا	〃
علاج سوء مزاج بارد جگر۔	۱۲	علاج ورم صفراوی جگر کا۔	۳۰	علاج استسقائے زقی۔	۵۰
علاج سوء مزاج یابس و رطب جگر کا۔	۱۳	علاج دبیلہ جگر کا۔	۳۱	علاج استسقائے لحمی کا بیان۔	۶۰
علاج سوء مزاجہائے مرکب جگر کا بیان۔	〃	علاج اورام باردہ جگر کا بیان۔	۳۲	علاج استسقائے طبلی	〃
علاج صغر کبد کا بیان۔	۱۴	علاج ورم صلب سوداوی جگر کا بیان	〃	پندرھواں فن امراض مرارہ و طحال کا بیان	۶۱
دوسرا مقالہ ضعف جگر اور سدہ و دردہائے		علاج اورام مراق کا بیان۔	۳۵		
جگر و نفخہ جگر وغیرہ کا بیان۔	۱۵	علاج اورام ماساریقا۔	〃	پہلا مقالہ۔ تشریح مرارہ و طحال و یرقان کا بیان	〃
				تشریح طحال۔	۶۲

مضمون	صفحہ
یرقان اصفر و اسود کا بیان -	٦٣
علامات و اسباب یرقان اصفر کا بیان -	٦٦
علامات و اسباب یرقان اسود کا بیان -	٦٧
علاج یرقان اصفر -	٦٨
علاج یرقان اسود -	٧٣
دوسرا مقالہ دیگر امراض طحال کا بیان -	٧٤
علامات امزجۂ طحال کا بیان -	〃
علامات امزجہ غیر طبعی طحال کا بیان -	٧٥
اورام طحال کا بیان عام -	〃
علامات جملہ اورام طحال کا بیان عام -	٧٦
معالجہ عام اورام طحال کا بیان -	٧٧
سدۂ طحال -	٨١
نفخہ و ریح طحال -	٨١
درد ہائے طحال -	٨٢

سولھواں فن امراض و احوال امعاء و مقعد کا بیان ٨٢

مضمون	صفحہ
پہلا مقالہ تشریح اور اسہال کا عام بیان -	٨٢
تشریح امعاء شش گانہ	٨٣
وانی شکم کا بیان اور اقسام کی تفصیل -	٨٧
اسہال امعا کا بیان -	٨٨
اقسام زحیر کا بیان -	〃
زحیر کے اقسام و اسباب کا بیان -	٩١
ہیضہ کا بیان -	٩٢
علامات اسہال کا بیان -	٩٤
علاج مطلق اسہال کا	٩٧
غذاء بیماران اسہال کا بیان -	١٠٠
دوسرا مقالہ معالجات خاصہ جملہ اقسام اسہال کا بیان -	١٠٢
اسہال کبدی کا علاج -	〃
علاج اسہال معدی دموی کا	١٠٣
علاج اسہال مراری کا -	〃
علاج اسہال سوداوی طحال کا -	١٠٥
علاج اسہال دموی -	〃
علاج زحیر و قروح امعا کا بیان -	١٠٧
علاج اسہال غذائی -	١١١
علاج اسہال دماغی -	١١٢
علاج اسہال سددی -	〃
علاج اسہال ذوبانی -	١١٣
علاج اسہال بکا ثفی -	〃
علاج ہیضہ -	〃
علاج اسہال جو بوجہ ادویہ مسہلہ کے عارض ہو	١١٦
تدبیر اسہال بحرانی -	١١٧
علاج زحیر	〃
تیسرا مقالہ۔ قولنج اور دردوں کے معالجہ کا بیان	١١٩
مغص یعنی مروڑے کا بیان -	〃
قراقر اور خروج ریاح غیر ارادی کا بیان	١٢٠
قولنج و احتباس ثفل کا بیان -	١٢١
علامات قولنج کا بیان عام طور پر -	١٢٣
فرق درمیان قولنج و سنگ گردہ کے -	١٢٥
علامات خاصہ ہر ایک قسم قولنج کے اور پہلے قولنج بلغمی کا بیان -	١٢٦
علامات قولنج ریحی -	〃
علاج قولنج ثفلی -	〃
علامات قولنج ورمی -	١٢٧
علامات التوائی ثفلی -	〃
علامات دیگر اقسام قولنج	〃
چوتھا مقالہ معالجہ قولنج و ایلاؤس کے بیان میں اور دیگر امراض جزئیہ امعا کا بیان	١٢٨
قانون عام معالجہ قولنج -	〃
علاج قولنج بارد کا -	١٣٠
علاج قولنج ریحی -	١٣١
علاج قولنج صفراوی -	١٣٢
علاج قولنج ورمی -	١٣٧
علاج قولنج سوداوی	〃
علاج قولنج ثفلی	〃
علاج اس قولنج کا جو ضعف دافعہ سے ہو -	١٣٨
علاج اس قولنج کا جو ضعف حس کی ہو -	١٣٩
علاج قولنج التوائی -	〃
علاج قولنج دودی -	١٣٩
علاج قولنج نفخی	〃
غذاء بیماران قولنج کا بیان	〃
مضرات قولنج -	١٤٠
ایلاؤس کا بیان -	〃
علامات ایلاؤس کی -	١٤١
علاج ایلاؤس کا -	〃
ابطاء اور سرعت قیام -	١٤٢
تعداد ابراز کی کمی بیشی -	〃
پانچواں مقالہ۔ دیدان کا بیان عام	〃
علامات مشترکہ جملہ اقسام دیدان یعنی کیڑوں کی	١٤٥
معالجہ دیدان -	١٤٦
غذاء اصحاب دیدان کی	١٤٩
سقطہ وغیرہ شکم کا بیان	١٥٠

سترھواں فن امراض مقعد کا بیان ١٥٠

مضمون	صفحہ
بیان عام امراض مقعد کا -	〃
علاج بواسیر -	١٥١
تغذیۂ اصحاب بواسیر	١٥٥
اورام گرم مقعد کا بیان -	〃
شقاق مقعد کا بیان اور علاج -	١٥٦
استرخاء مقعد	١٥٧
خروج مقعد	〃
نواسیر کا بیان -	١٥٨
خارش مقعد -	١٥٩
قروح مقعد -	〃

اٹھارواں فن احوال امراض گردہ کا بیان 〃

مضمون	صفحہ
مقالہ پہلا۔ کلیات احکام گردہ -	〃
تشریح گردہ -	〃
امراض گردہ کا بیان اجمالی -	١٦٠
دلائل امزجہ گردہ -	١٦١
ہزال کلیہ -	〃
ضعف گردہ -	١٦٢

مضمون	صفحہ
ریح گردہ ۔	۱۷۳
درد گردہ ۔	〃
دوسرا مقالہ ۔ اورام وتفرق اتصال ہاے	
گردہ کا بیان ۔	〃
اورام حارہ گردہ	〃
علامات اورام گردہ	۱۷۴
علاج اورام گردہ ۔	۱۷۵
اورام بلغمی گردہ ۔	۱۷۷
اورام صلبہ سوداوی گردہ کا بیان ۔	۱۷۸
قروح گردہ ۔	〃
جرب گردہ ۔	۱۷۲
حصاۃ گردہ یعنے سنگ گردہ ۔	〃
علامات سنگ گردہ ۔	۱۷۴
معالجہ سنگ گردہ	۱۷۵
اونیسوان فن امراض مثانہ اور آلات بول کے بیان مین	۱۸۱
مقالہ پہلا ۔ احوال مثانہ	〃
تشریح مثانہ ۔	〃
امراض مثانہ کا بیان عام ۔	۱۸۲
سنگ مثانہ اور اوسکے علامات ۔	〃
علاج سنگ مثانہ ۔	۱۸۳
ورم گرم مثانہ ۔	۱۸۶
ورم صلب سوداوی مثانہ	۱۸۷
قروح مثانہ ۔	〃
جرب مثانہ ۔	۱۸۸
جمود الدم	〃
خلع اور استرخاء مثانہ ۔	۱۸۹
ادجاع مثانہ ۔	۱۹۰
ضعف مثانہ ۔	〃
ریح مثانہ	〃
دوسرا مقالہ ۔ امراض بول کا بیان ۔	〃
کیفیت طبعی خروج بول کی	〃
حقیقت بول ۔	〃

مضمون	صفحہ
قلب بول ۔	۱۹۱
عسر اور احتباس بول ۔	〃
تقطیر البول ۔	۱۹۸
سلس البول کا بیان	۲۰۰
بول فی الفراش کا بیان ۔	〃
ذیابیطس کا بیان ۔	۲۰۱
کثرت بول ۔	۲۰۳
بول الدم اور بول مدہ وغیرہ کا بیان ۔	۲۰۴
بیسوان فن اعضاء تناسل مردان کا بیان	۲۰۷
مقالہ پہلا ۔ امور کلیہ متعلقہ اعضاء تناسل اور	
مقامات منی کا بیان ۔	〃
دلائل امزجہ طبعی اعضاء منی ۔	۲۱۰
منافع جماع ۔	〃
مضرتہاے جماع ۔	۲۱۱
خراب اشکال جماع کے ۔	〃
اوقات جماع ۔	〃
کس منی سے نطفہ بنتا ہے ۔	۲۱۲
جماع کنندہ کی شناخت	〃
نقصان باہ ۔	〃
علامات نقصان باہ ۔	۲۱۳
معالجات نقصان باہ ۔	۲۱۴
کثرت شہوت کا بیان ۔	۲۲۰
مجففات منی ۔	۲۲۱
کثرت درد منی ومذی وودی ۔	۲۲۱
کثرت احتلام	۲۲۲
منی کا بشکل خیط نکلنا ۔	〃
تدبیر اون لوگون کی جنہین کثرت جماع سے	
ضرر پہونچا ہو ۔	〃
تدبیر اوس شخص کی جسے بوجہ کثرت	
جماع کے کوئی ضرر دماغی پہونچا	
ہو ۔	〃
کثرت انوظ اور فریشموس کا بیان ۔	۲۲۳
غطیوط کا بیان ۔	۲۲۴

مضمون	صفحہ
طلب ابنہ ۔	۲۲۴
خنثیٰ کا بیان ۔	۲۲۵
ملذذات زن ومرد ومعظمات ذکر و	
مضیقات فرج کا بیان ۔	〃
دوسرا مقالہ ۔ اعضاء تناسل کے	
امراض دیگر	۲۲۶
ورم خصیہ ۔	〃
ورم بارد خصیہ ۔	۲۲۷
ورم صلب خصیہ ۔	〃
مرض عاقونا اور ارساطون ۔	〃
درد انثیین وقضیب کا بیان ۔	۲۲۸
درازی خصیتین ۔	〃
خصیہ کا اوپر چڑھ جانا ۔	〃
دوالی اور صلابات صفن ۔	〃
استرخاء صفن ۔	〃
تقلص خصیتین وذکر کا بیان ۔	〃
قروح خصیہ وذکر اور مقعد کا بیان ۔	۲۲۹
قروح قضیب ۔	〃
جرب قضیب ۔	〃
اورام حارہ قضیب ۔	〃
اورام باردہ قضیب	۲۳۰
شقاق قضیب ۔	〃
درد قضیب ۔	〃
ثاليل و درسون کا بیان جو ذکر پر ہون	
اعوجاج ذکر یعنے ترچھا ہونا قضیب کا	〃
اکیسوان فن عورتون کے اعضاء منی کا بیان	〃
پہلا مقالہ امور کلیہ ورتولد جنین کا بیان	
تشریح رحم ۔	〃
انعقاد نطفہ اور جنین پیدا ہونے کا بیان	۲۳۲
امراض رحم کا بیان عام ۔	۲۳۸
دلائل امزجہ رحم ۔	〃
بانجھ ہونے اور حاملہ نہونے کا بیان	〃
علامات عقر ۔	۲۴۰

مضمون	صفحہ
علاج بانجھ ہونے کا۔	۲۴۱
علامات و احکام حمل	۲۴۳
نر اور مادہ بچہ کے اسباب	۲۴۵
نر و مادہ کے علامات۔	″
فرزند نرینہ ہونے کی تدبیر۔	۲۴۶
شناخت اون مرد اور عورتون کی جنسے	
اکثر فرزند نرینہ پیدا ہوتا ہے۔	″
توام پیدا ہونے کا سبب اور حمل پر حمل	″
رہنے کی علامت۔	۲۴۷
جنین توام اور منفردہ کی علامت۔	″
دوسرا مقالہ۔ حمل و وضع حمل کا بیان	۲۴۷
تدبیر نگہی حاملہ عورتون کی	۲۴۸
نفاس کی تدبیر۔	۲۴۹
اشتہائے حوامل کا بیان۔	″
تدبیر بند کرنے خون حیض حاملہ کی۔	۲۵۰
اسقاط کا بیان۔	″
علامات اسقاط حمل۔	۲۵۱
حفاظت جنین اور اسقاط سے بچانے کی تدبیر	۲۵۲
تدبیر اسقاط اور مردہ بچہ نکالنے کی۔	۲۵۳
تدبیر حاملہ کی بعد از اسقاط۔	۲۵۵
مشیمہ نکالنے کی تدبیر۔	۲۵۶
منع حمل کا بیان۔	۲۵۷
مرض رجا کا بیان۔	″
لڑکے کی پیدائش طبعی و غیر طبعی و عسر ولادت	
کا بیان۔	۲۵۸
دشواری اور آسانی سے ولادت ہونے کے	
علامات اور تدبیر دردزہ کا بیان۔	۲۵۹
تدبیر اوس عورت کی جسکو وضع حمل مین	
دشواری ہو۔	۲۶۰
تدابیر ولادت غیر طبعی و ورم رحم وغیرہ	
کا بیان۔	″
تدبیر غشی حاملہ	۲۶۱

مضمون	صفحہ
ادویہ مسہل ولادت۔	۲۶۱
نفاس کے احوال کا بیان	۲۶۲
علاج کثرت نفاس کا اور زچہ کی چوتون وغیرہ	
دیگر عوارض کی تدبیر۔	″
تدبیر درد رحم و زخم رحم کا بیان	″
تیسرا مقالہ۔ تمام امراض رحم کا بیان	″
احکام حیض۔	″
افراط روانی خون حیض کا بیان	۲۶۳
علاج مستحاضہ۔	۲۶۴
قروح رحم	۲۶۶
تعفن و تاکل رحم کا بیان	″
زن مفتضہ کی تدبیر یعنی جسکی بکارت جاتی رہی ہو	۲۶۷
شقاق رحم۔	″
بیان رحم کی کھجلی اور عورتون کے مرض	
فرسیموس کا۔	۲۶۸
ناصور رحم کا بیان	″
ضعف رحم۔	۲۶۹
اوجاع رحم۔	″
سیلان رطوبت رحم۔	″
احتباس حیض۔	″
اعراض احتباس حیض۔	۲۷۰
چوتھا مقالہ آفات وضع رحم اور اوسکے	
اورام وغیرہ کا بیان۔	۲۷۲
رتق رحم۔	″
انغلاق رحم۔	۲۷۴
نتوء رحم اور انقلاب رحم وغیرہ	″
میلان رحم۔	۲۷۵
اورام حارہ رحم	″
ورم بلغمی رحم	۲۷۷
ورم صلب سوداوی رحم	″
اختناق رحم	۲۷۸
بثور اور آبلہ و بواسیر رحم کا بیان۔	۲۸۲
گوشت زائد دسہ فرج کا بیان	″

مضمون	صفحہ
رحم مین پانی بھر جانے کا بیان۔	۲۸۳
نفخۂ رحم۔	″
ریاح رحم۔	۲۸۴
بائیسوان فن امراض ظاہرہ و طرفیہ کے بیان مین	
پہلا مقالہ۔ بیان اون امراض کا جو	
اُن اعضا کو براہ مقدار و وضع کے	
عارض ہوتے ہین۔	۲۸۴
فتق کا بیان	۲۸۵
علامات مشترکہ فتق۔	۲۸۶
معالجات عامہ فتق کا بیان	″
علاج فتق امعا اور فتق ثرب	۲۸۷
علاج فتق مائی۔	″
علاج فتق ریحی۔	۲۸۸
علاج قیلہ لحمی اور دوالی کا۔	″
ناف کا اونچا ہو جانا۔	″
حدبہ اور ریاح افرسہ کا بیان	۲۸۹
دوالی کا بیان۔	۲۹۱
داء الفیل۔	″
دوسرا مقالہ دردپشت کا بیان	۲۹۲
وجع مفاصل۔	۲۹۳
عرق النسا	۲۹۵
وجع الورک۔	″
معالجات عامہ وجع مفاصل	۳۰۲
شلل و زمین گیر کا علاج	۳۰۳
معالجہ عرق النسا۔	۳۰۴
بثور لطسم۔	۳۰۶
وجع عقب و داخس وغیرہ کا بیان	۳۰۶
ناخون کا پھول جانا اور پس جانا	۳۰۷
خاتمہ از مترجم	۳۰۷

بعون صناع مکین و مکان فضل و جلال زمین و زمان

ان دنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطادی مآرب حکمیہ مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا حصۂ اول از جلد سوم

۱۹۳۲ع

قانون شیخ بو علی سینا

بزبان اُردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتاز مضمار ہمہ دانی مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب رئیس و مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایماے منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں لکھنؤ بہ طبع مزین مطبوع جہانی ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس اور ستایش خداے یگانہ کے بعد درود نا محدود نبی آخر الانبیا پر اور انکی آل اطہار ائمہ اخیار پر ہو۔ اسکے بعد ہیچمدان غلام حسنین کنتوری کہتا ہی کہ تیسری جلد ہی مجلدات یگانہ قانون سے جسکا ترجمہ خاکسار نے شروع کیا ہی جلد بتوفیق الٰہی تمام ہوئی امید ہی کہ مقبول طبائع عام ہو اور جو شروط اس تمام کتاب کے ترجمہ مین ملحوظ ہین انکو شروع ترجمہ جلد اول مین تفصیل لکھ چکا ہون اب متوکلا علی اللہ شروع ترجمہ مین کرتا ہون کتاب سوم مین امراض جزئیہ کا بیان ہی یعنی جو بیماریان کہ انسان کے اعضا مین سے ہر ہر عضو مین پیدا ہوتی ہین سر سے لیکر قدم تک عام اس سے کہ وہ اعضا ظاہری ہون خواہ باطنی اندرون بدن کے واقع ہون۔ اور اس کتاب مین بائیس فن ہین۔

پہلا فن شامل ہے پانچ مقالہ پر

پہلا مقالہ کلیات امراض سر اور دماغ کے بیان مین ہی اسمین سولہ فصلین ہین **پہلی فصل** منفعت سر اور جن اجزا سے عضو سر مرکب ہی انکی منفعت کا بیان ہی **جالینوس** کہتا ہی کہ منفعت سر کی فقط یہی نہین ہی کہ جوہر دماغ اسمین رکھا گیا ہی اور نہ فقط یہی منفعت اسکی ہی کہ قوت سامعہ اور شامہ اور ذائقہ اور لامسہ اس عضو مین رکھی گئی ہی اسلیے کہ یہ عضا اور جن اعضا مین یہ قوتین ہین ایسے حیوانات مین موجود ہین جنکے سر نہین ہی بلکہ غرض سر کی خلقت سے یہ ہی کہ آنکھ کی حالت اچھی رہے اور کسی قسم کی بدحالی آنکھ کو نہ پیدا ہو اور جن افعال کیواسطے آنکھ بنائی گئی ہی انمین تصرف آنکھ کا بخوبی ہوسکے اور عمدگی اور حسن حال آنکھ کا یہ ہی کہ اسے بلند جگہ اور اونچا مقام جملہ اعضاے بدنی پر ملتا کہ جملہ جہات اور اطراف جو پیش رو ہین سب مین آنکھ اپنا کام دیسکے۔ اسلیے کہ آنکھ کو اگر ہم قیاس کرین تو اسکی مثال اعضاے بدنی سے وہی ہی جو طلایہ لشکر کیواسطے لشکر سے ہوتی ہی اور بخوبی معلوم ہی کہ نہایت عمدہ اور نہایت مناسب مقام طلایہ لشکر کیواسطے وہی ہی جو بلند تر اور زیادہ اونچا ہو کہ وہانسے ہر طرف نظر دوڑ سکے پھر یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ ہر ایک آنکھ کیواسطے ہر ایک حیوان مین سر کی خلقت کچھ ضروری بات نہین ہی بلکہ اسی حیوان کے واسطے سر کی خلقت ضروری ہی جسکی آنکھین نرم اور نازک ہون سو انکو حاجت حفاظت چشم زخم سے بچانے کی زیادہ ہو اور مقام محفوظ آفات سے انکے واسطے مقرر کرنا ازبس واجب ہے۔ اسلیے کہ اکثر حیوانات کیواسطے بجاے سر کے دو زیادتیان پیدا کر کے انکی دونون آنکھین انھین دو زوائد مین درست جما دی گئی ہین تاکہ ہر ایک آنکھ کیواسطے ایک مقام بلند پیدا ہوگیا اور بصر یعنی قوت باصرہ ایسے حیوان کی شرف

جملہ امور زیر نگاہ پر ہو گئی پھر سر کے پیدا کرنیکی ایسے حیوانمین حاجت باقی نرہی تا کہ اس حیوان کی آنکھ کا ڈھیلا سخت پیدا کیا جائے پھر حاجت بطرف خلقت سر کی انہین حیوانات کیواسطے ہی جنکی آنکھین محتاج پردہ کی ہین اور وقایہ یعنی آفات سے بچانیکی انکو زیادہ حاجت ہے اور اسکے بھی محتاج ہین کہ ان حیوانات کی آنکھونمین بسبب اعصاب اور پٹھے بغرض چند حرکات مقلہ چشم یعنی آنکھونکے ڈھیلے کی اور پلکونکی حرکت کیواسطے آتے ہین اور ایسے مختلف حرکات کی صلاحیت عضو واحد کو جیسی کہ آنکھ ہی نہین تھی حصول تھا کہ وہ عضو یعنی آنکھ مبداء عصب حرکت سے دور بھی تھا اور باوجود دور ہونیکے مقدار اور حجم مین بھی نہایت چھوٹا ہی پھر کیونکر بدون توسط عضو کلان مثلاً سر کے یہ اعصاب آنکھ تک پہونچتے اور ہم پورا پورا بیان اس مصلحت کا آنکھ کے باب مین کرینگے اسجگہ بخوبی یہ مصلحت سمجھ مین آجائیگی سر کے اجزاء ذاتی اور جو قریب اجزاء ذاتی کے ہین وہ یہ ہین (۱) بال (۲) اسکے بعد بلدہ یعنی کھال (۳) پھر جھلی (۴) کھوپڑی یعنی استخوان سر (۵) پھر سخت جھلی (۶) پھر پتلی جھلی جسکو مشیمی کہتے ہین (۷) پھر جوہر دماغ اور بطنہائے دماغ اور جو کچھ بیچ کے اندر ہی (۸) پھر دونون جھلیان جو دماغ کے نیچے ہین (۹) پھر شبکہ یعنی جال کیطوت پر جو ایک جھلی ہی (۱۰) پھر وہ ہڈی جو قاعدہ ہی دماغ کا

فصل دوسری

دماغ کی تشریح انسان کا دماغ منقسم ہی ایک جوہر حجابی اور ایک جوہر مخی پر اور تیسری قسم اسکی تجاویف کی ہی جو دماغ مین روح سے بھرے ہوے ہین مگر اعصاب جو دماغ مین ہین انکی صورت ایسی ہی جیسے شاخین اور فروع کہ اسی دماغ سے برآمد ہوے ہین او پھیل گئے ہین اور پھر ان ٹہنونکی کیفیت بھی نہین ہی کہ خاص جوہر دماغ کے اجزاء ہون کل حجم دماغ کی تنصیف ہو گئی ہی طول کی جانب مین اور تنصیف تمام حجابہائے دماغ اور مخ اور بطون مین نافذ ہو گئی ہی یعنی حجاب اور مخ اور بطون سب کے برابر دو حصے اسی تنصیف کیوجہ سے ہو گئے ہین اسلیئے کہ دو ٹکڑے ہونیسے وہی منفعت جو معلوم ہی حاصل ہو گی اگرچہ ظاہر اور کھلا ہوا دو حصہ کا ہونا فقط بطن مقدم دماغ مین اچھی طرح معلوم ہوتا ہی اور حس بصر فقط اسی کو دریافت کرتی ہی۔ دماغ کی خلقت کی کیفیت اولی مین بارد رطب تجویز ہوئی ہی برودت اسواسطے ہی کہ دماغ مین اشتعال اور بھڑک نہ پیدا ہوان حرکات قویہ کے سبب سے جو دماغ مین حرکات اعصاب اور انفعالات حواس اور حرکات روح جو تخیلات تخلیہ مین ہوتے ہین اسکے حرکات اور نیز حرکات فکریہ اور ذکریہ مین جو حرکت روح کو ہوتی ہی اسکی حرارت کہ یہ سب حرکات مورث حرارت ہین لہذا برودت جوہر دماغ کی اسکا تحمل کر لیتی ہی۔ ایضاً برودت دماغ کی یہ بھی ایک منفعت ہی کہ جو روح گرم قلب سے دماغ مین آتی ہی بذریعہ ان دونون رگون کے جو قلب سے دماغ کو چڑھ کر پہونچتی ہین اس روح گرم کی بھی تعدیل برودت جوہر دماغ کی کرتی ہی اور رطب ہونے کی وجہ یہ ہی کہ اس جوہر دماغی کو یہ روح گرم باعانت حرکات مختلفہ مذکورہ بالا کے خشک نہ کردے۔ دوسری منفعت اسکی رطب ہونیکی یہ ہی کہ تشکل کو اچھی طرح قبول کرے۔ جوہر دماغ نرم اور بادسومت پیدا کیا گیا دسومت اور چکنائی کا فائدہ یہ ہی کہ جو شے جوہر دماغ سے اگتی ہی اور قسم پٹھے کے وہ علک یعنی چسپندہ بالزوجت ہو اور نرم سواسطے پیدا ہوا بنا بر قول جالینوس کے تاکہ اسکا تشکل بسہولت ہو اور متخیلات سے اسکا استحالہ باسانی ہوا کرے اسلیئے کہ لین یعنی نرم عضو استحالات کو بہت آسانی سے قبول کرتا ہی یہ تو وہی سبب ہے جسکو جالینوس نے تجویز کیا ہی اور مین کہتا ہون کہ نرم اسواسطے مخلوق ہوا کہ بادسومت ہو اور اس سے جو غذا اعصاب سخت کو پہونچتی ہی وہ اچھی طرح بتدریج سختی کو پہونچے اسلیئے کہ اعصاب بھی جوہر دماغ سے بھی غذا پاتے ہین اور نخاع سے بھی اعصاب کو غذا ملتی ہی پھر چونکہ جو شے کہ اپنے جوہر اصلی مین سخت ہی اس سے امداد غذا ہی کی ایسی شے کو جو سخت ہو نہین ملتی ہی جیسے کہ نرم شے سے امداد غذا کی سخت چیز کو ملتی ہی لہذا جب دماغ کا جوہر نرم ہوا عصب سخت کو اپنی غذا اس سے بخوبی ملے گی دوسری منفعت اسکی نرم ہونیمین یہ ہی کہ جو شے جوہر دماغ سے اگتی ہی وہ نرم پیدا ہوا اسلیئے کہ بعض اشیاء جو دماغ سے اگتی ہین انکو حاجت اس امر کی ہوتی ہے کہ اطراف اور کنارون پر سخت ہو جائین چنانچہ بروقت بیان منافع عصب کے ہم اسکا ذکر کرینگے۔ اور چونکہ یہ اُگنے والی شے دماغ سے محتاج اپنے سخت ہو جانیکی تدریج تھی اور اسکی صلابت کی وہی قسم تھی جسطرح کوئی شے نرم رفتہ رفتہ سختی پکڑتی ہی لہذا واجب ہوا کہ اصل اس اُگنے والے کی اور منشا خواہ مبداء اسکے برآمد ہونے کا ایک جوہر نرم اور بادسومت ہو اور جو شے چکنی اور بادسومت ہوتی ہی نرم ضرور ہوتی ہی پس یہ اُگنے والی شے بھی ابتداے نشو مین نرم ہوگی (گو رفتہ رفتہ اسکے اطراف وغیرہ مین صلابت آجائے) ایضاً جو روح کہ دماغ کو حاوی ہی اور محتاج سرعت حرکت کی ہی دماغ کے نرم مخلوق ہونیسے اس شے کو مدد رطوبت سے بخوبی پہونچے گی ایضاً دماغ کے نرم ہونیکی ایک یہ بھی منفعت ہی کہ بسبب تخلخل کے وزن مین سبک ہوگا اسلیئے کہ جو عضو اعضاے بدن سے صلب و درشت ہے وہ اثقل بھی ہی بہ نسبت اس عضو کے جو نرم اور تر او متخلخل ہی جیسے ہڈی اور پھیپھڑا۔ اگرچہ جوہر دماغ کی نرمی اور سختی مین جا بجا تفاوت ہی پس جزو مقدم دماغ کا

بہت نرم ہے اور جزو موخر دماغ کا اسکی نسبت زیادہ سخت ہے اور ان دو کو اجزا مین بسبب اندراج اور در آنے حجاب سخت کے جسکا بیان آیندہ ہم کرینگے بہت بڑا فرق ہے اور یہ حجاب سخت وہی ہے جو درمیان مقدم اور موخر اجزاء دماغ کے قدام یعنی آگے تک در آیا ہے مقدم دماغ نرم اسواسطے مخلوق ہوا کہ اکثر اعصاب حس کے اور خصوصاً وہ عصب جو ابصار اور سماعت اور شم کے لیے مخلوق ہوے ہین یہی مقدم دماغ سے انکا نشو ہوا ہے اسلیے کہ ہر ایک حس بمنزلہ طلیعہ اور طلایہ کے ہے اور طلایہ کا سیلان جہت مقدم مین اولی ہے اور عصب حرکت اکثر موخر دماغ سے نکلے ہین اور نخاع جو بمنزلہ رسول اور پیغمبر یا خلیفہ دماغ کے ہے مجرائے صلب مین واسطے پیدائش عصب حرکت کے وہ بھی موخر دماغ سے نکلا ہے اور وہ نخاع انھین مقامات مین پہنچ گیا ہے جن مقامات سے حاجت پیدا ہونے اعصاب قویہ کے تھی عصب حرکت کو حاجت زیادہ صلابت کی اسقدر ہے کہ اتنی حاجت عصب حس کو نہین ہے بلکہ نہایت موافق اور مناسب واسطے عصب حس کے وہی مقام ہے جو نرم ہو پس مبدا نشو عصب حرکت کا سخت مقام تجویز کیا گیا حجاب جو درمیان دونون بطن مقدم اور موخر دماغ کے مندرج کیا گیا اس سے غرض یہی ہے کہ فاصلہ دونون جزو نرم اور سخت مین ہے اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ حجاب کے درمیان مین ہونیسے فائدہ یہ ہے کہ جزو نرم مماس ہونیسے جزو سخت کے جدا رہے. اور جو حجاب کہ ان دونو مین در آیا ہے وہ نہایت نرم پیدا کیا گیا. اور ریلیٹ اور پیچیدگی جسکے ذریعہ سے دماغ کے دو حصے مقدم اور موخر ہو گئے ہین ایسی عمدہ چیز ہے جسکے چند منافع اور بھی ہین اسلیے کہ جو اوردہ اور ساکن رگین دماغ مین اتری ہین اور اسی دماغ مین متفرق ہوکر پھیل گئی ہین ان رگونکو حاجت بطرف ایک مستند اور تکیہ گاہ کی تھی اور ایک ایسی چیز کیطرف احتیاج تھی جو ان رگونکو مضبوط کردے کہ اسکے سہارے سے ان رگونکا قیام اچھی طرح ہوسکے. اور جوہر دماغ بسبب نرم اور پلپلے ہونیکے اس قابل نہ تھا کہ اسپر سہارا ان رگونکا ہوتا پس یہی پیچیدگی اور جوڑ کا مقام یعنی حجاب بمنزلہ ستون کے ان رگون کیواسطے بنایا گیا. اسی پیچیدگی کے آخری سرے کے نیچے اور اسی پیچیدگی کے نیچے معصرہ یعنی نچوڑنیکی جگہ بنائی گئی اور معصرہ جاے ریزش خون کی ہے جہانتک اسکی فضا اور خالی جگہ پڑی ہے جو مثل حوض کے ہے اور بعض اجزا اسی فضا اور معصرہ کے مثل چھوٹی چھوٹی نالیون کے ہین کہ جنمین خون متفرق ہوتا ہے اور اس جزو کو نرمی مین مشابہت جوہر دماغ سے ہے پھر بہانیسے اس خونکو وہی رگین اپنے منھ سے چوس چوس کر دونون رگون مین جمع کردیتی ہین جسطرح انکا بیان ہم تشریح مین انھین رگونکے آیندہ کرینگے. اسی پیچیدگی اور جوڑ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جاے روئیدگی رباطات قرار پائی ہے وہ رباطات جو حجاب گندہ سے ملتے ہین موارات ہین درز سے اس قحف کے جو متصل اسی حجاب کے ہے. مقدم دماغ مین نبت اور جاے روئیدگی ان دونون زائدتین کی ہے جن سے قوت شم کی پیدا ہوتی ہے اور یہ دونون زائدہ نرمی جوہر دماغ سے جدا ہوگئے ہین یعنی ویسی نرمی انمین نہین ہے اور قدرے قلیل سخت ہوگئے ہین وربقدر صلابت ہڈی کے ان دونون زائدتین کی سختی نہین پہونچتی ہے سارا دماغ دو جھلیونسے منڈھا ہوا ہے ایک تو رقیق یعنی پتلی جھلی ہے جو دماغ سے متصل ہے اور دوسری جھلی صفیق ہے یعنی گندہ جو کہ استخوان سے متصل ہے. یہ دونون جھلیان اسواسطے مخلوق ہوئی ہین تاکہ درمیان بھیجے اور ہڈی کے آڑ اور روک ہوجاے اور جوہر نرم دماغ کا سخت ہڈی سے چھو نجاے اور اسی وجہ سے جوہر دماغ کو آفات نہ پہنچے اور یہ مماست اور چھوجانا ہڈی اور دماغ کا اسوقت مظنون تھا جبکہ دماغ کے جوہر مین کسیطرح کی کشش اور درازی پیدا ہوتی خواہ بروقت انبساط اور پھیلاؤ کے جو دماغ کو بعد انقباض اور سمٹنے کے عارض ہوتا ہے کبھی جوہر دماغ چڑھ کر قحف تک پہونچ جاتا ہے چند حالتون مین جیسے بروقت زیادہ چیخنے اور چلانیکے پس ایسی ہی منفعت کیواسطے درمیان دماغ اور قحف کے دو آڑین اور حاجز بنائے گئے اور ان دونون پردون اور حجابون مین نرمی اور سختی کا توسط اختیار کیا گیا اور دو پردے جھلیونکے اسواسطے بنائے گئے تاکہ جو شے ہڈی سے بلا واسطہ ملاقی ہے وہی بعینہ مغز اور بھیجے سے بلا واسطہ ملاقی نرہے بلکہ جدا جدا دو ملاقی دماغ اور قحف کے پیدا کیے گئے.

اور جوہر دماغ کے قریب جو جھلی ہے وہ تو رقیق اور باریک مخلوق ہوئی اور قحف کے متصل جو غشا مجلل ہے وہ صفیق اور گندہ بنائی گئی اور پھر یہ دونون جھلیان ملکر مثل ایک ہی وقایہ اور نگہبان کے ہوگئین. یہ جھلی باوجودیکہ دماغ کے بچاؤ کا ذریعہ ہے اسکے علاوہ رباط یعنی ذریعہ بندش بھی ان رگونکے واسطے ہے جو دماغ مین مخلوق ہوئی ہین یا ساکن رگین اور جہندہ دونون کیواسطے اور یہی جھلی مثل مشیمہ کے ہے جسطرح مشیمہ اضلاع جنین کی حفاظت کرتا ہے اسیطرح یہ جھلی اضلاع عروق کی حفاظت کرتی ہے یعنی بناوٹ ان رگونکی ایسی ہے کہ اسکی وجہ سے یہ حفاظت پیدا ہوئی ہے اور بیشتر حصہ جو مقدار اسکی جوہر دماغ کے اندر داخل ہوگئی ہے اکثر مقامات مین درزہاے دماغ سے اور جو مقدار اسکے بطون دماغ مین در آئی ہے یہ جھلی موخر دماغ تک پہونچکر منقطع ہوکر تمام ہوجاتی ہے اسلیے کہ پھر اسکو بسبب صلابت اور سختی جوہر کے کسی چیز سے تعلق اور اتصال کی حاجت نہین ہے گندہ جھلی یعنی غشاء صفیق نہ دماغ سے ملصق اور ملی ہوئی ہے اور نہ باریک جھلی سے ہر جگہ چسپیدہ ہے ایسی کہ اسپر درست ہوکر جم گئی ہے

بلکہ وہ گندہ جھلی باریک جھلی سے بے لگاؤ ہے مگر ان دونون جھلیون مین جو رگین نافذ ہوتی ہین یعنی گندہ جھلی سے باریک جھلی تک پہونچی ہین انمین باہم اتصال ہے اور وہ اتصال قحف
تک ستم ہوا ہے روابط اور بندش کی چیزونسے جو غشائیہ ہین اور گندہ جھلی سے اگی ہین اور ان روابط کی مضبوطی درزونکے سبب سے ہوتی ہے تاکہ دماغ پر بوجھ ان رباطات
کا نہ پڑے۔ جدار یعنی دیواران رباطات کی نمایان ہوتی ہے ان شئونون سے یعنی ان مقامات سے جو شئونون کہلاتے ہین اور جہان پر جائے وصل و التقاء قبائل راس اور مقدم
سر کے اجزا کا ہے پس ان مقامات سے یہ جدار نمایان ہو کر ظاہر قحف تک پہونچ جاتی ہے پھر اسی جگہ سے اسقدر یہ دیوار نکلی ہے کہ گندہ جھلی جس سے پوشش قحف کی ہے اسکی
بناوٹ ہوتی ہے اور یہی تار و پود کیوجہ سے بخوبی ارتباط گندہ جھلی کا قحف سے ہو جاتا ہے۔ دماغ کے جہت طولمین تین بطن ہین اگرچہ یہی تینون بطن ہر ایک عرض مین دو حصے
ہوگئے ہین جزو مقدم ان بطون ثلثہ کا دو حصون پر منقسم ہونا محسوس بھی ہوتا ہے ایک حصہ بطرف یمین کے اور دوسرا بطرف یسار کے یہی جزو مقدم استنشاق پر بھی معین ہے اور جو
فضلہ دماغی ہے اسے چھینک کے ذریعہ سے دور بھی کر دیتا ہے اور اکثر روح حاسہ کی توزیع اور تقسیم بھی کر دیتا ہے اور افعال قوت مصورہ باطنی جو قومی ادراک سے ہے اسکا
بھی معین یہی جزو مقدم ہے بطن موخر وہ بھی بڑا ہے اسلیے کہ وہ بتجویف عضو بزرگ کو پُر کرتا ہے اور اسلیے کہ وہ مبدا ایک بڑے عضو کا ہے جسکو نخاع کہتے ہین اور اسی بطن سے
تقسیم اکثر مقدار روح محرک کی ہوتی ہے اور اسی بطن موخر مین افعال قوت حافظہ کے پیدا ہوتے ہین مگر یہ بطن موخر باوجود اسقدر بڑائی کے پھر بھی بطن مقدم سے چھوٹا
ہے بلکہ بطن مقدم مین دونون حصے جو ہین ہر ایک حصہ سے اسکے بطن موخر چھوٹا ہے اور چھوٹے ہونیکی بھی یہ صورت ہے کہ اسکی خوردی درجہ بدرجہ نخاع تک ہوتی چلی آئی ہے
اور کثافت اسکا بڑھتے بڑھتے آخر کو مائل بصلابت ہو گیا ہے بطن وسط دماغ کا بمنزلہ منفذ اور راہ کے ہے بطن مقدم سے بطرف بطن موخر کے اور مثل دہلیز کے جو درمیان
بطن مقدم اور بطن موخر کے جڑ دی گئی ہے اور یہی بطن وسط عظیم اور طویل اس غرض سے بنایا گیا کہ ایک بڑی چیز سے دوسری بڑی چیز کو پہونچاتا ہے۔ اور اسی بطن
اوسط سے روح بطن مقدم کی بطن موخر سے متصل ہوتی ہے اور اسی بطن اوسط سے اشباح اور صورتین جو یاد مین حافظہ کے ہین متادی ہوتی ہین بطن اوسط کا مبدا
اور محل آغاز کی چھت بصورت کردی الباطن ہوتی ہے جیسے برآمدہ گول چھت کا اور یہی ازج اسکا نام بھی اسیوجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس چھت کی شکل گول ہونے کا
سبب یہ ہے تاکہ منفذ اور گذرگاہ ہونیکی منفعت زیادہ ہو اور بوجہ مستدیر ہونیکے آفات واردہ سے بھی دور رہیگا اور جو بوجھ اور بار گران اسپر حجاب و درج کا پڑتا ہے
اسکی برداشت بھی اس شکل مستدیر کیوجہ سے اچھی طرح کریگا اسی گول مقام مین دونون حصے بطن مقدم کے فراہم ہوتے ہین اور یہ اجتماع انکا ایسا ہے کہ بطن موخر دماغ سے
انکی جدائی اسی منفذ یعنی بطن وسط کیوجہ سے بخوبی معلوم ہوتی ہے اور یہی مقام مجمع دونون بطن کا نام نہاد ہے۔ حالانکہ یہ منفذ خود ایک بطن ہے جسکو ہم نے بطن اوسط
بیان کیا ہے اور چونکہ یہ بطن بطور ایسے منفذ کے ہے کہ جو چیز صورت پذیر اور منقش ہوتی ہے اسے یاد رکھنے تک پہونچا دیتا ہے لہذا نہایت اچھا مقام تخیل اور تفکر کا بھی
یہی ہے چنانچہ کلیات مین اسکو بخوبی معلوم کر چکے ہین۔ اس دعوی پر کہ یہ بطون مقامات ان قوی کے ہین جن سے یہ افعال مذکورہ صادر ہوتے ہین چند طرح سے
استدلال کیا جاتا ہے۔ ایک تو یہ طریقہ ہے کہ جو آفت کسی بطن مین پہونچتی ہے اسکی وجہ سے وہی فعل باطل خواہ ماؤف ہوتا ہے جو فعل اسی قوت سے صادر ہوتا ہے جسکا یہ بطن
موضع اور محل قرار دیا گیا ہے۔ باریک جھلی کا بعض حصہ بطون دماغ کے اندر جا کر اس فرجہ اور شگاف تک پہونچ جاتا ہے جو طاق کے نزدیک ہے اور اس سے جدا اور
علاوہ مقامات مین اسکی صلابت اور سختی جو ہے وہ اسلیے تغشیہ اور ڈھانپنے حجاب کے کافی ہے جو تزائد یعنی زیادتی ایک بطن کی دوسرے بطن دماغ پر آئی ہے یا جو افزونی دماغ
کے بڑھنے سے پیدا ہوئی اسکی وجہ یہی ہے تاکہ نفوذ روح نفسانی کا جوہر دماغ مین اسی طرح ہو جسطرح کہ بطون دماغ مین نفوذ ہے اسلیے کہ ہر وقت بطون دماغ وسیع اور پھیلے
ہوئے نہین ہوتے یا ہر وقت روح نفسانی مین کمی نہین ہوتی ہے کہ فقط بطون کی وسعت کو کافی ہو اور زیادہ وسعت بطون سے نہو۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ
روح کا پورا اور تمام و کمال استحالہ اس مزاج سے جو قلب کی موجودگی مین ہوتا ہے بطرف اس مزاج کے جو دماغ مین پہونچکر ہو جانا چاہیے اسی وقت ہوتا ہے جبکہ وہ روح
دماغ مین پہونچے اور یہان آکر اس روح کا طبخ جید ہو اور اس پخت کا آغاز اسیوقت شروع ہوتا ہے جب یہ روح دماغ مین پہونچے اور اول رسائی اسکے بطن اول
دماغ مین ہوتی ہے تاکہ اسکو طبخ ہو بعد ازان بطن وسط مین یہ روح نافذ ہوتی ہے یہان پہونچکر اسکا طبخ اور زیادہ ہوتا ہے اور جو مزاج مناسب دماغ کے ہے اسی طبخ کے
طبخ سے اسکا فیضان روح پر شروع ہوتا ہے پھر پورا طبخ اسکا بطن موخر مین جا کر تمام ہوتا ہے طبخ کامل ہر ایک شے کا تو اسیوقت ہوتا ہے جبکہ شے مطبوخ مین اجزا طابخ
کے دخل اور مختلط ہو جائین جیسے غذا کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ جگر مین پہونچکر غذا کا طبخ جید ہوتا ہے چنانچہ آئندہ بحث مین بمقام جگر ہم اسکو بیان کرینگے۔

لیکن مقدم دماغ کا اکثر اجزا غذا کو بلع اور جذب کرلینا زیادہ ہو بہ نسبت موخر دماغ کے اسلیے کہ نسبت منہضم اور ابتلاع کیطرف دوسرے منہضم اور ابتلاع کے مثل نسبت عضو کبیر کے بالتقریب ہو مراد یہ ہو کہ جسقدر کوئی عضو بڑا ہو اسکا ہضم اور بلع واسطے غذا کے زیادہ ہو بہ نسبت چھوٹے عضو کے جو سبب کہ اسکی وجہ سے بطن موخر کا بلع اور ہضم چھوٹا ہوتا ہو بہ نسبت بطن مقدم کے وہ آپ موجود ہو بطن اوسط اور بطن موخر میں اور نیچے ان دونوں کی ایک جگہ ایسی ہو جو محل توزیع اور تقسیم ان دونوں کی ہو جو بڑی بڑی اورد دماغ تک صعود کر رہی ہیں اور جنکا ذکر ہم آیندہ کرینگے اور انکا صعود انکے دونوں شعبوں تک ہو جیسے مشیمہ کی بناوٹ ہوتی ہو دماغ کے نیچے اور ان شعبوں نے اعتماد کیا ہو ایک ایسے جرم پر جو کہ قسم غدد کے ہو کہ ان دونوں شعبوں کی درمیانی جگہ کو وہی جرم غددی بھر دیتی ہو اور بمنزلہ دعامہ کے ان دونوں کیواسطے ہوتی ہو جیسا حال تمام متوزعات عرقیہ کا ہو یعنی ان تقسیم یافتہ چیزوں کا ہو جو از قسم رگوں کے ہیں اسلیے کہ خلا کی شان یہ ہو کہ جو خلا درمیان انھیں مقامات متوزعہ کے ہوتی ہو وہ لحم غددی سے بھر جائے اور یہ اجزاء غددی اسی شکل کے متشکل ہوتے ہیں جس شکل سے وہ شعبہ واقع ہوئے ہیں اور انکی ہیئت وہی ہوتی ہو جو توزیع اور تقسیم مذکور کی ہیئت ہو جسطرح کہ شعبہ خواہ توزیع مذکور تنگی اور کوتاہی سے شروع ہوکر آخر میں جاکر وسیع ہو جاتے ہیں اور وہ وسعت اسقدر ہوتی ہو جسکو وہ انبساط اور پھیلاؤ مقتضی ہو اسیطرح یہ اجزاء غددیہ بھی بشکل صنوبری پیدا ہوتے ہیں باریک سرا انکا متصل ہو مقام توزیع کے جو محل نسج اور بافت کا ہو فوقانی طرف اور پھر متوجہ بطرف اپنی غایت اور نہایت کے ہوکر پہنا تک بڑھ جاتے ہیں کہ یہ تمام اور پوری صورت پر پہونچ جاتی اور اسی تمامی جگہ پر پہونچکر محل نسج اور بناوٹ مشیمہ کا ہوتا ہو پھر اسی جگہ اسکا استقرار اور ٹھہراؤ ہو جاتا ہو۔ جو مقدار اجزاے دماغ کی مشتمل بطن اوسط پر ہو عام حصہ اسکا اور وہ اجزاء جو اوپر کیطرف ہیں وہ دودی الشکل ہیں یعنی کیڑونکی سی شکل ہو کہ جیسے کیڑے سے کیڑا لپٹا ہوا اور یہ کیڑے طول میں اسی بطن اوسط کے رکھے ہوے ہیں ابالبعض اجزا البعض سے بندھے ہوے ہیں اور یہ شکل اسواسطے بنائی گئی ہو تاکہ اس بطن کا بڑھنا اور گھٹنا خواہ کھچاؤ اور تناؤ سمٹنے اور پھیلنے میں مثل کیڑونکے ہو۔ باطن اور جانب اندرونی اس بطن کی اس جھلی سے منڈھی ہوئی ہو جو دماغ کو حد موخر تک ڈھانپتی ہو۔ اور یہی مقام مرکب ہے دو زائدوں پر اجزاء دماغی سے کہ دونوں مستدیر ہیں احاطہ طولانی میں جسطرح دونوں ان میں طول اور استدارت میں مخلوق ہوئی ہیں اور جدھر دونوں زائدوں میں تماس ہوا ہو اسطرف قریب قریب ہوگئی ہیں اور جدھر انفراغ اور کشادگی انکی بڑھتی ہو ادھر آپس میں ان دونوں کی دوری ہوگئی ہو یہ ترکیب دونوں زائدوں کی جید رباطات سے ہوئی ہو جنکو وترات کہتے ہیں تاکہ یہ ترکیب ان زائدتان سے زائل نہو اور ان وترات کی بندش کیوجہ سے وہ اجزاء جو کیڑونکی شکل پر ہیں جسوقت انمیں تمدد اور کھچاؤ پیدا ہو اور عرض انکا تنگ ہوجاے زائدوں میں زیادہ تنگی پیدا کریں تا اینکہ وہ دونوں مجتمع ہوجائیں پس مجری درمیانی ان دونوں کا بند ہوجاے اور جسوقت ان کیڑوں میں انقباض پیدا ہو اور اینٹھ کر چھوٹے ہو جائیں اور عرض انکا بڑھ جاے اور افتراق اور جدائی کیوجہ سے دونوں میں دوری پیدا ہو اسوقت مجری کھلجاے۔ جو مقدار بطن اوسط کی موخر دماغ سے متصل ہو وہ باریک اور مائل بہ تحدیب زیادہ ہو کہ موخر دماغ میں پوری پوری درست ہوکر سماجاتی ہو جیسے کوئی اور اندر گھسنے والی شے کسی سوراخ میں در آتی ہو اور مقدم اس بطن کا زیادہ تر وسیع ہو موخر سے اسکے بنا بر اس حیثیت کے جسکا دماغ احتمال کرسکتا ہو دونوں زائدتان مذکورہ کا نام زیب نہیں رکھا گیا ہو اور ان دونوں میں باہم کچھ تزائد اور زیادتی نہیں ہو بلکہ یہ دونوں مساوی ہیں تاکہ انکا بند ہونا اور پیچیدہ ہونا بہت درستی کے ساتھ ہو اور تاکہ قبول کرلینا تحریک کا ان دونونکو کسی سبب محرک سے ایسا یکسان ہو جیسے ایک ہی چیز میں حرکت واحدہ پیدا ہوتی ہو۔ فضول دماغی کے دور کرنیکے واسطے دو مجرے اور راہیں مخلوق ہوئی ہیں۔ ایک مجری تو بطن مقدم میں نزدیک اس حد مشترک کے ہیں جو درمیان بطن مقدم اور بطن اوسط کے ہے اور دوسرا مجری بطن اوسط میں ہو اور بطن موخر کیواسطے کوئی مجری جداگانہ اسواسطے نہیں ہو کہ وہ کنارہ پر واقع ہو اور چھوٹا بھی ہو اور سوراخ کا تحمل بھی نہیں کرسکتا ہو اور اسکے لیے بطن اوسط کے ایک ہی مجری کافی ہو دونوں میں مشترک ہو اور خصوصاً وہ مجری مخرج نخاع کا بھی مقرر کیا گیا کہ اسی مجری سے بعض فضول نخاع کی جدا ہو جاتی ہیں اور اسی مجری سے فضول نخاع دفع بھی ہو جاتے ہیں یہ دونوں مجری جسوقت دونوں بطنوں سے نکلتے ہیں اور دماغ میں نفوذ کرتے ہیں مائل ہوتے ہیں بطرف التقا اور ملجانے کے قریب ایک ہی منفذ کے ہو [illegible] اور گہرا ہو بعد اس منفذ کا حجاب رقیق ہو اور آخر یعنی تمامی اسکی وہی نیچے کا سرا اسکا ہو نزدیک حجاب سخت کے اور وہ جز آخری تنگ اسلیے ہوا کہ وہ جز مثل ٹونٹی کے ہو جو کشادہ جگہ مستدیر سے کسی محل تنگ تک شروع ہوکر پہونچی اور اسی جہت سے نام بھی اسکا قمع یعنی ٹونٹی رکھا گیا ہو مستنقع بھی اسے کہتے ہیں اسلیے کہ وہ آلہ پاک کرنے فضول کا ہو جب یہ ٹونٹی خواہ قمع سخت جھلی سے ملتی ہو اسجگہ ایک ایسے مجرے سے ملاقی ہوتی ہو جیسے کہ بیٹھی ہو

کر دونون طرف سے بھری ہوئی ہو اور یہ دونون طرف جو متقابل ہین ایک تو اوپر کیطرف ہو اور دوسری نیچے کیطرف اور یہ بیٹھی درمیان سخت جھلی اور مجرائے حنک کے ہو بھر ایسی جگہ وہ منافذ اور سوراخ پائے جاتے ہین جو نرم ہڈی مصفاۃ مین حنک کے اوپر واقع ہین **فصل تیسری بیان عام امراض سر کا** اور ان اسباب کا جو اسباب فاعلی امراض سر اور اعراض امراض سر کے ہین سو جب ہو جاننا اسبات کا کہ جو امراض سر کے شمار کیے گئے ہین وہ سب امراض سر کو عارض ہوتے ہین مگر ہماری غرض اسمقام پر لفظ سر بولنے سے یہ ہو کہ اس سے دماغ مراد لین اور حجاب دماغ کا ارادہ کرین اور اسمقام پر ہم بالونکے امراض سے تعرض کرینگے۔ اب ہم کہتے ہین کہ دماغ کو جملہ انواع سوء مزاج کے عارض ہوتے ہین اور آٹھون اقسام کے سوء مزاج دماغ مین پیدا ہوتے ہین مفرد اور مرکب با مادہ عام اس سے کہ وہ مادہ بخاری ہو خواہ اس مادہ مین قوام بھی ہو اور اکثر امراض رطوبت دماغ مین زیادہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ ہر ایک دماغ کی اصلی خلقت مین رطوبت ضرور ہوتی ہو اور وہ رطوبت محتاج اسکی ہو کہ یا تو رحم ہی مین جبتک جنین ہو منجملے خواہ اس زمانہ کے بعد تک بھی باقی ہے اور اگر یہ رطوبت باقی نرہے بری دشواری اور تیبس آفت کا سامنا ہوگا۔ ہر ایک قسم کا سوء مزاج یا تو جرم دماغ مین عارض ہوتا ہو یا گوشہ دماغ کے خواہ حجابہائے دماغی مین پیدا ہوتا ہو۔ امراض ترکیب بھی دماغ کو عارض ہوتے ہین یا تو مقدار مین مثلاً مقدار مناسب سے چھوٹا ہو جائے خواہ شکل مین کوئی مرض ترکیب پیدا ہو مثلاً شکل دماغ کی مجرائے طبعی سے بدل جائے اور اس تبدل کیوجہ سے افعال دماغی مین آفت پہونچے خواہ مجاری دماغ اور اوعیہ جیسے بطون وغیرہ بند ہو جائین اور یہ سدے جنمین سے انسداد مجاری وغیرہ کا جو پیدا ہوتا ہو یا تو بطن مقدم مین پڑتا ہو یا بطن موخر مین یا اینکہ دونون بطنونمین اور بہرحال کبھی ناقص ہوتا ہو اور کبھی پورا اور کامل ہوتا ہو یا اوردہ اور شرائین مین پڑتا ہو خواہ مقام روئیدگی عصب مین سدہ پڑتا ہو۔ یا مرض ترکیب اس طرح پیدا ہوتا ہو کہ جو رباطات اور بندش کی چیزین حجابہائے دماغ کی ہین وہ اتر جاتی ہین یا اینکہ افتراق اور جدائی اجزا دماغ مین پڑتی ہین اسوقت امراض اتصال دماغ مین بسبب انحلال فرد کے نفس دماغ مین پیدا ہوتے ہین خواہ شرائین اور اوردہ اور حجابہائے دماغ اور تجویف مین انحلال فرد کے واقع ہونے سے امراض اتصال پیدا ہوتے ہین اور اورام کے اقسام بھی دماغ مین عارض ہوتے ہین جسطرح کہ کبھی نفس جوہر دماغ متورم ہو جاتا ہو اور کبھی باریک جھلی یا گندہ جھلی مین ورم آجاتا ہو خواہ شبکہ اور بیرونی جھلی مین ورم پیدا ہوتا ہو اور ہر ایک قسم کے ورم کا مادہ اخلاط حارہ خواہ باردہ ہوتا ہو جو مادہ بارد متعفن ہو جاے اسکو اورام حارہ سے لاحق کرنا چاہیے یعنی اسکا فعل ورم حار پیدا کرنیکا ہو اور جو مادہ باردہ کہ سا کن ہے اور حرکت عفونت اسمین نہین ہو اسکا فعل ایسے اورام کے پیدا کرنیکا ہو جنکو اورام باردہ کہنا سزاوار ہو۔ امراض دماغی خاص بھی ہوتے ہین اور شرکت بھی ہوتے ہین بسبب مشارکت اور اعضا کے۔ اکثر دشواری او صعوبت امراض مشارکت مین ایسی بڑھ جاتی ہو کہ امراض مشارکت سے خاص امراض اصلی دماغی مہلک پیدا ہوتے ہین مثلاً اکثر امراض خوانیق اور دوات الجنب وادوثنا ایسا مہلکہ بطرف دماغ کے دفع کردیتے ہین اور اکثر کسی مریض کو سکتہ مہلک اسوجہ سے عارض ہوتا ہو کہ اسکے کسی عضو مشارک دماغ مین ایک طرح کی ایذا ہوتی ہے **فصل چوتھی بیان ان دلائل کا جنکے ذریعہ سے معرفت احوال دماغ کی درست ہوتی ہو** ہم کہتے ہین کہ مبادی اور احکام کلیہ کہ انسے معرفت احوال دماغ کی بنرلت پہونچ سکے یہ افعال حس ظاہری سے بھی ہو اور افعال سیاسیہ یعنی حس باطنی سے مثلاً فکر اور تذکر اور تصور اور وہم اور حدس سے بھی ہین اور افعال حرکت سے یعنے جو افعال قوت محرکہ کے ہین کہ بواسطہ عضل کے تحریک پیدا کرتی ہو انسے بھی معرفت احوال دماغ کی ہوتی ہو (۲) جو فضول دماغ سے برآمد ہوتے ہین انکے قوام اور رنگ اور مزہ سے مثلاً تیزی اور شوریت اور تلخی اور پھیکاپن سے خواہ ان فضول کی مقدار کثرت اور قلت کی رو سے انکی احتباس یعنی بند ہونے اور رک جانے سے بالالتفات یا بنظر موافقت ہوا اور طعام کے اقسام کی موافقت یا مخالفت سے خواہ اقسام تدبیر طعام اور ہواسے اور ضرر رسانی طعام اور ہوا وغیرہ کی دماغ کو کہ ان سب طرح سے بھی شناخت احوال دماغ کی ہوتی ہو (۳) سر کے بڑے اور چھوٹے ہونے اور اسکی خوبی صورت سے جو باب تشخوان مین بیان ہوئی ہو خواہ اسکی بدصورتی سے بھی شناخت احوال دماغ کی ہوتی ہو (۴) سر کی گرانی اور ہلکی سے بھی (۵) لمس سے (۶) سر کے رنگ سے اور سر کی رگونکے رنگ سے (۷) قروح واورام جو سر کی جلد مین عارض ہوتے ہین (۸) آنکھونکی رنگت سے اور آنکھونکی رگونسے اور آنکھونکی سلامت حال اور مرض اور آنکھونکے لمس سے احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہو (۹) خواب و بیداری سے (۱۰) بالونکے حال سے مقدار مین یعنی کمی خواہ کثرت مقدار خواہ موٹا ہونا اور باریک ہونا اور کیفیت شکل سے بالونکی مثلاً گھونگھر والے ہونا خواہ سیدھے سپاٹ ہونا اور رنگ سے بالونکے مثلاً سیاہ ہونا خواہ میگون یا سرخ ہونا خواہ جلدی سپید ہو جانا یا دیر مین سپیدی آنی بالونمین خواہ حالت صحت پر بالونکا پائدار رہنا

خواہ حالت صحت سے انکا جدا ہو جانا مثلاً پھٹ جانا خواہ پریشان ہو جانا یعنے ہر وقت پھولا رہنا خواہ بالونکا اکھڑ جانا اور گر جانا خود بخود اور دیگر حالات جو بالون سے متعلق ہین ان سب سے بھی شناخت احوال دماغ کی ہوتی ہے (۱) رقبہ یعنی گردن کے احوال سے مثلاً گردن کا غلیظ اور گندہ ہونا خواہ پتلا ہونا اور سلامت حال گردن کا خواہ ورم کا آمیز زیادہ پیدا ہونا اور خنازیر کا زیادہ برآمد ہونا یا کم پیدا ہونا اس سے بھی احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہے (۲) اسیطرح لہات یعنی کاگ اور لوزتین یعنی کانونکی لوین اور دانتون سے بھی احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہے (۳) اسیطرح حال سے قوی اور افعال اعضا عصبانیہ جو شارک دماغ ہین جیسے معدہ اور فم معدہ اور مثانہ سے بھی شناخت احوال دماغ کی ہوتی ہے اعضائے مشارکہ سے استدلال دو طرح سے کیا جاتا ہے ایک تو یہ کہ عضو مشارک دماغ کے حال سے جو کچھ دماغ کو عارض ہوتا ہے اسپر استدلال کیا جاتا ہے دوسرے انکے حال سے جنکی مشارکت سے دماغ کو الم اور ایذا پہونچتی ہے اسکو یہ دیکھتے ہین کہ وہ کونسا عضو اور کیا بیماری اسکو ہے اور کیونکر یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہے جسیقدر طریقے استدلال کے بیان ہوئے کبھی انکے ذریعہ سے کیفیت موجودہ اور حاضرہ پر استدلال کرتے ہین اور کبھی آیندہ جو امور اور حالات واقع ہونیوالے ہین انپر استدلال کیا جاتا ہے مثلاً مریض کا زمانہ دراز تک محزون اور غمناک رہنا مالیخولیا کے قریب الوقوع پر دلیل ہوتا ہے یا قطرب پر جو بہت جلد واقع ہوا چاہتا ہے یا بیجا غصہ جو کسی شخص کی عادت کے مناسب نہو صرع پر خواہ مالیخولیائے حار پر یا مانیا پر دلیل ہوتا ہے یا بیجا ہنسی اور بے سبب عروض حمق یا رعونت یا خمود پر دلیل ہوتی ہے

فصل پانچوین بیان کیفیت استدلال دلائل مذکورہ کا احوال دماغی پر

تفصیل ان طریقون کی جنکا شمار اوپر ہوا ہے ترتیب وار تا اینکہ آخر تفصیل تک یہ بیان پہونچ جائے

استدلال کلی افعال دماغی سے

جو استدلال از قسم افعال کے مذکور ہوا پس افعال دماغی اگر صحیح ہون سلامت دماغ کی دلالت پر معین ہونگے اور اگر افعال دماغ ماؤف ہون آفت پر دماغ کی دلیل ہونگے۔ افعال کی آفات تین قسم کی ہین جیسے ہمنے بیان کیا ہے ضعف اور تغیر اور تشویش ان سب کے بعد پھر بطلان۔ بیان عام افعال کے استدلال سے یہ ہے کہ نقصان افعال اور بطلان یہ دونون بسبب برودت کے ہوتے ہین اور روح دماغی مین جب غلاظت بسبب رطوبت کے آجائے خواہ سدہ منافذ روح مین پڑجائے اسوقت نقصان اور بطلان افعال پیدا ہوتا ہے۔ حرارت سے افعال کا نقصان یا بطلان نہین ہوتا ہے ہان اسقدر اگر حرارت بڑھ جائے کہ سقوط قوت ہو جائے اسکا تو حساب ہی نہین ہے تشویش افعال دماغی مین خواہ اور کوئی فتور جو مناسب حرکت کے ہے کبھی حرکت سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی خشکی اور یبوست سے

فصل چھٹی استدلال بذریعۂ افعال نفسانی

افعال حس ظاہری ہون خواہ باطنی اور حرکت اور خواب کے اقسام کہ یہی از قسم افعال سیاسیہ کے ہین ان افعال مین آفت پہونچتی جیساکہ معلوم ہوچکا ہے بطلان اور ضعف اور تشویش بس انھین صورتون سے ہوتا ہے۔ مثال اسکی حواس مین ہم بصارت سے شروع کرتے ہین۔ بصر مین آفت کبھی اسطرح پہونچتی ہے کہ بصارت باطل ہو جاتی ہے اور یا اسطرح کہ بصارت مین ضعف آجاتا ہے یا اینکہ فعل باصرہ مین تشویش پیدا ہوتی ہے اور مجرائے طبعی سے اسکو تغیر ہو جاتا ہے مثلاً جو شے خارج مین نہین موجود ہے اسکو تخیل کرتی ہے خیالات ورنگے خواہ بھنگے اوڑتے ہوے نظر آنے اور شعلہ اور دخان وغیرہ نابود چیزونکا دکھائی پڑنا کہ یہ سب اقسام آفات کے اگر خاصکر آنکھون مین انکا مادہ نہو ضرور آفت دماغی پر دلیل ہونگے۔ کبھی خیالات اپنے الوان سے بھی دلیل ہوتے ہین کسی معترض کو اسمقام پر زیبا ہے اگر یہ اعتراض کرے کہ خیال سپید بلغم کی زیادتی پر دماغ مین کیونکر دلیل ہو سکتا ہے اسلیئے کہ خیالات کا پیدا ہونا تشویش بصر مین داخل ہے اور ہمنے تشویش کی پیدایش حرارت سے قرار دی ہے ہم اس اعتراض کے جواب مین یہ کہینگے کہ یہ علامت یعنی تشویش افعال کی دلالت جو حرارت پر تجویز ہوئی ہے واسطے شناخت مزاج اصلی دماغ کے ہے نہ مزاج عارضی کے جو قوت باہرہ صحیحہ کی حرارت غریزی پر غالب ہو کر سوء مزاج طبعی اور اصلی کے پیدا ہو مراد یہ ہے کہ مزاج مرضی مین تشویش کا برودت سے پیدا ہونا اسکو ہمنے منع نہین کیا ہے۔ قوت سامعہ مین آفت پہونچنے سے دماغ کے حالات پر استدلال اسوجہ سے کیا جاتا ہے کہ مثلاً نزدیک کی آواز خواہ جہر یعنے بلند آواز کے سوا نہ سن سکے خواہ تشویش اسطرح کی پیدا ہو کہ جبکہ آوازکا وجود نہین ہے خود بخود سنائی پڑے جیسے کان گونجتا ہے از اینقبیل ہے کہ پانی کے گرنے کی سی آواز کانونمین آتی ہے خواہ گھونگھرونکے کا اثر آتا خواہ ڈھول خواہ دختونکے تتونکی کھڑکھڑاہٹ یا خفیف سی آواز ہوا اور غیرہ کی ان سب آوازونسے استدلال کیا جاتا ہے ایک یبوست مزاج دماغی پر جو مقام وسط وغیرہ مین عارض ہوا یا ریاح اور ابخرہ پر استدلال کیا جاتا ہے جو وسط دماغ مین محتبس ہون خواہ اسکی طرف صعود کر رہے ہون خواہ اور ریاحین جو ایسے مزاج دماغی پر دلالت کرتی ہین۔ یا یہ کہ بالکل قوت سماعت باطل ہو جائے ضعف اور بطلان سماعت اکثر بسبب کثرت برودت کے ہوتا ہے۔ اور جس شخص کو ہر وقت سننے آواز قریب کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دور کی آواز سن رہا ہے یہ نقصان بسبب

رطوبت دماغ کے ہوتا ہو قوت شامہ میں خلل تین طرح سے ہوتا ہو یا تو بالکل یہ قوت معدوم ہو جاوے یا ضعیف ہو جاوے یا سونگھنے میں تشویش واقع ہو بطور یکہ جن چیزونکا وجود خارج میں نہیں ہو بدبو ہون یا بدبونکی بو آپ ہی آپ دماغ میں پہونچے یہ بات اکثر دلالت کرتی ہو اس امر پر کہ ایک خلط مقدم دماغ میں محتبس ہو رہی ہو اسی کا فعل ہو کہ طرح طرح کی بدبو یا خوشبو خود بخود دماغ میں آیا کرتی ہو مگر یہ استدلال مشروط باین شرط ہو کہ ناک میں خاص کوئی ایسی چیز بدبو یا خوشبو موجود نہو. ذائقہ کا خلل اور لامسہ کا یہ دونون بھی مثل خلل شامہ کے اسباب میں ہوتے ہیں مگر ذائقہ اور لامسہ کا تغیر مجراے طبعی سے اکثر اوقات اسی پر دلالت کرتا ہو کہ کوئی فساد خاص ان دونونکے آلات قریبہ میں پڑ گیا ہو اور کمتر اسباب پر دلالت کرتا ہو کہ ان دونونکے فساد میں شرکت دماغ کی بھی ہو خصوصاً وہ خلل قوت لامسہ کا جو تمام بدن میں عام ہو مثلاً تمام بدن میں خدر کا پیدا ہونا اور سُن ہو جانا کبھی یہ حواس مذکورۂ بالا ایک خاص قسم کی قوت و ضعف میں مشترک ہو جاتے ہیں اور یہ شرکت ایک حالت خاص پر دلالت کرتی ہو جو دماغوں میں ہمیشہ رہتی ہو اور یہ کدورت اور صفائی سے تمثیل دیجا سکتی ہو اور یہ بھی لحاظ رہے کہ ہر ایک ضعف نفس کدورت نہیں ہو اسلیے کہ کمی نور ہمراہ صفائی کے بھی ہوتا ہو مثلاً کبھی انسان نزدیک کی چیز اور کم روشن قلیل الشعاع چیز کو بخوبی اور صاف دیکھتا ہو اور چھوٹی چیزیں اسی قسم کی یعنی کم روشن چیزونکو نزدیک سے دیکھ لیتا ہو پھر جب یہی چیزیں دور ہو جاوین خواہ انکی چمک اور روشنی بڑھ جاوے انکے دیکھنے سے عاجز ہو جاتا ہے پس اب اسوقت معلوم ہوا کہ کدورت اور صفائی کبھی یہ دونون ہمراہ ضعف کے ہوتی ہیں اور صفائی کبھی ہمراہ قوت کے بھی ہوتی ہو. لیکن کدورت ہمیشہ دلالت کرتی ہو ایک مادۂ رطوبی پر اور صفائی ہمیشہ دلالت کرتی ہو یبوست پر یہی کدورت مذکورۂ بالا کبھی مستحکم ہو کر اس سے مرض سدر پیدا ہو جاتا ہے جو دلالت کرتا ہو ایک مادہ بخاری پر جو رگہاے دماغ اور شبکہ میں موجود ہو ان جملہ اقسام آفات سے استدلال پر حکم کرنا بھی اسطرح پر ہو جو امر امور مذکورۂ بالا میں از قسم تشویش ہو وہ تو اکثر تابع مزاج حار یابس کے ہوتا ہو اور جو چیز از قسم نقصان یا ضعف ہو وہ اکثر تابع برودت کی ہوتی ہو ہان اگر اس ضعف یا نقصان کے ہمراہ بشدت ظہور فساد یا سقوط قوت کا ہو اسوقت اکثر یہ فساد حرارت سے پیدا ہو گا لیکن چونکہ حرارت قواے طبعی کی ملائم اور مناسب زیادہ ہے بہ نسبت برودت کے پس جبتک زیادہ مضرت و ضرر رسانی مزاج اصلی کی حرارت سے پیدا نہو اور زیادہ فساد مزاج کی حرارت کا باعث نہو قواے طبعی میں نقصان کی نوبت نہوگی پس ایسے وقت میں مناسب نہیں ہو کہ فقط اسی دلیل پر اعتماد کیا جاوے بلکہ اور دلائل مذکورہ جو ہر دو مزاج کیواسطے اوپر مذکور ہو چکے ہیں جن سے مزاج حار اور بارد پر استدلال کیا جاتا ہو اسکا بھی لحاظ کریں کبھی بطلان حواس زیادہ ہونے اسباب نقصان پر دلیل ہوتا ہو اگر یہ بطلان کسی سبب دماغی کی وجہ سے ہو اور آفات اور آلات جن سے فساد اور انقطاع اور سدہ وغیرہ پیدا ہوتا ہو انکی وجہ سے یہ بطلان نہ عارض ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ جن پردے آلات اپنی صلاحیت سے زائل ہو جاتے ہیں ان آفات کے سبب سے یہ بطلان عارض نہوا ہو یا بطلان کسی عضو حساس میں خاصکر موجود نہوے کہ اسوقت بھی تاکہ اسباب نقصان پر دلیل ہو گا بعض اعضاے حاسہ ایسے ہیں کہ جن سے دماغ زیادہ قریب ہو ایسے اعضا میں کثرت یہ بات ہوتی ہو کہ انکی آفت دماغ سے شرکت نہ رکھتی ہو جیسے شامہ اور سامعہ کہ اکثر آفات ان دونون عضو کے بدون تنقیہ و تعدیل مزاج دماغ نہیں زائل ہوتے. اور یہی سبب ہے یہ بات کا کہ سائر حواس پنجگانہ جسوقت تک محسوسات سے ایذا پاتے ہون دلیل اسی بات کی ہوتی ہو کہ انھیں حواس میں فقط کوئی آفت حرارت یا یبوست کی اسقدر پہونچتی ہو کہ منجر بسقوط قوت نہیں ہوئی. اور فساد سماعت اور نیز فساد شامہ یہ دونون اکثر اسی پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ سوء مزاج دماغ ہی میں پیدا ہوا ہو اور افعال سیاسیہ جو حواس باطنی سے متعلق ہیں انسے استدلال امراض دماغ کا اسطرح پر ہوتا ہو. وہم قوی اور حدس قوی تمام جوہر دماغ کی قوت مزاج پر دلالت کرتے ہیں اور ضعف وہم اور حدس اسباب پر دلیل ہوتے ہیں کہ دماغ میں کسی قسم کی آفت ہو جسکے مقام خاص کا علم موقوف اسباب پر ہو کہ اور افعال دماغ کا بھی اختلال ظاہر ہو جاوے تب وہ مقام ماؤف بعینہ معلوم ہو پس منجملہ اس افعال کے فساد قوت خیال اور تصور اور انکی آفتیں ہیں پس انکا قوی ہونا صحت مقدم دماغ کی دلالت پر معین ہوتا ہو اور یہ قوت اسوقت قوی ہوتی ہو جب انسان بخوبی یاد رکھنے اور پر صور محسوسات کے قادر ہو مثلاً اشکال اور صورتیں اور نقوش اور خلقت اور مزاقات اور آوازیں اور نغمہ وغیرہ کی حفظ پر قادر ہو اسلیے کہ بعض آدمی اس قوت میں ایسے قوی اور تام الخلقت ہوتے ہیں یا اینکہ کوئی فاضل ہندسی کسی شکل مخطوط میں نظر واحد کرتا ہو اسی نظر واحد سے اسکے نفس میں صورت اس شکل کی اور حروف اسکے سب مرتسم ہو جاتے ہیں اور اسے ایک ہی مرتبہ کے دیکھنے سے جس مسئلہ سے اس شکل کو تعلق ہو ابتدا سے انتہا تک

ب پر ظلم کر دیتا ہے پھر اسکو حاجت دوبارہ نظر کرنیکی نہیں ہوتی یہی حال ایک گروہ کا طرف نغمات موسیقی اور یہی حال ایک گروہ کا طرف امور مراقبہ کے ہے اور سوائے اسکے اور بھی چیزیں ہیں۔ اور اسی قوت سے بعض کو تعلق ہے اسلیے کہ بعض شناخت اپنی جودت میں خیال قوی کی محتاج ہے جو نفس میں بذریعہ لموسات کے مرتسم ہوتا ہے یہی قوت ایسی ہے جسمیں کوئی آفت عارض ہو مثلاً اگر بطلان فعل کی عارض ہو اسوقت یہ کیفیت عارض ہوگی کہ صورت خیال محسوس اس نسبت پر بعد زوال ہونیکے باقی نہیں رہتی ہے جو درمیان حاس اور محسوس کے اسی مانند تک ہونی چاہیے جبتک وہ حس کرسکے یا اینکہ ضعف اور نقصان یا کوئی تغیر خیال کو مجراے طبعی سے ہو دے بایطور کہ غیر موجود اشیا کا تخیل کرے یہ بات یعنی قوت خیال کا ضعف اور تغیر اور بطلان فعل اکثر اوقات افراط برودت ویبس مقدم دماغ پر دلالت کریگا یا رطوبت مقدم دماغ پر دلالت کریگا۔ برودت سبب ذاتی ان آفات کا ہے اور رطوبت اور یبوست بالعرض سبب ہوتی ہے اسلیے کہ یہ دونون مقدم کی جلا کرتی ہیں تغیر فعل اور تشویش افعال سیاسیہ کا اکثر زیادتی حرارت پر دلیل ہوتی ہے بنا بر اسی طریقہ کے جو قواے حاسہ ظاہر کے بیان میں لکھا گیا ہے کبھی یہ مرض صاحبان عقل کو اسقدر عارض ہوتا ہے کہ شناخت حسن و قبح کی پوری ہوتی ہے اور کلام کرنا انکا آدمیوں سے صحیح ہوتا ہے باوجود اس وصف کے پھر ایسے عقلا وا یک ایسے گروہ کو موجود سمجھتے ہیں کہ جنکا وجود نہیں ہے جیسے بھوت و پریت اور خیال کرتے ہیں ایسی آوازوں کو جو نا موجود ڈھول بجانے والی آتی ہوں۔ یا اور چیزیں چنانچہ جالینوس نے روفس طبیب کا حال اسی قسم کا بیان کیا ہے کہ اسے بطرحکا فساد دماغی عارض ہوا تھا از انجملہ فساد قوت فکریہ تخیل کا ہے یا تو بطلان تک پہونچا ہے اور اسکو زوال عقل کہتے ہیں اور یا ضعف ان دونوں قوتوں کا ہے اسکو حمق کہتے ہیں مبداء دونون مرض کا اور آغاز مقدم دماغ کی برودت سے یا وسط دماغ کی برودت سے ہوتا ہے یا انکی یبوست یا رطوبت اس بطن میں عارض ہے اس سے ہوتا ہے اور یہ حکم اکثریہ بنا بر قول بعض اطبا کے کیا گیا ہے یا تغیر یا تشویش قوت فکریہ میں یہانتک پیدا ہوتی ہے کہ غیر موجود اشیا میں فکر کیا کرتا ہے۔ اور غیر صواب امور کو صواب تصور کرتا ہے اسکو اختلاط عقل کہتے ہیں۔ یہ اختلاط عقل یا ورم پر دلیل ہوتا ہے یا مادہ صفراوی حار یا اس پر اور یہی جنون سبعی ہے اسمین اختلاط کے ہمراہ شرارت بھی ہوتی ہے یا مادہ سوداویہ پر دلالت کرتا ہے اسکا نام مالیخولیا ہے اسمین اختلاط عقل بدگمانی اور فکر لاحاصل کے ہمراہ ہوتا ہے اور یہ سب اخلاق رزیلہ اگر مائل بجنون ہوں زیادہ تر دلیل مادہ برودت پر ہونگے اور اگر مائل بحرارت غضب ہوں حرارت مادہ پر دلالت کرینگے مطابق ان فرقونکے جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے۔ اکثر یہ مرض بشرکت کسی اور عضو کے پیدا ہوتا ہے اور اس شرکت کی شناخت میں وہ دلائل جو بکار آمد ہوتے ہیں جنکو ہم آیندہ لکھینگے خلاصہ یہ ہے کہ جسوقت افکار میں حرکات سخت بکثرت واقع ہوں اور تشویشیں بھی زائد پڑنے لگیں اور طرح طرح کے افکار نئے نئے قسم کے ہوا کریں اسوقت حرارت مادہ سمجھنا چاہیے کبھی کبھی ایسا بھی واقع ہوتا ہے کہ تشویش فکر امراض باردہ میں ہوتی ہے جسوقت یہ امراض باردہ حرارت سے خالی نہوں جیسے اختلاط ذہن اکثر غش میں ہوتا ہے۔ از انجملہ وہ آفت ہے جو قوت ذکر میں پڑتی ہے اسطرح یا تو حافظہ میں ضعف ہو جاے یا بالکل باطل ہو جاے چنانچہ جالینوس نے حکایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک وبا اطراف حبشہ میں پیدا ہوئی تھی جسکا عروض ان لوگوں میں اس سبب سے تھا کہ بہت سے مردے سڑے ہوئے ایک کشت خون اور لڑائی کے بعد پڑے رہگئے تھے اور یہ وبا بلاد یونان تک پہونچ گئی تھی اہل یونان کو اس وبا میں یہ واقعات پیش آئے کہ انکو ایسا مرض نسیان عارض ہوا کہ آدمی اپنا نام اور اپنے بیٹے کا نام بھول گئے۔ اکثر اوقات جو ضعف قوت ذکر میں عارض ہوتا ہے بسبب ایسے فساد کے عارض ہوتا ہے کہ موخر دماغ میں برودت یا رطوبت یا یبوست سے پیدا ہو۔ یا ضعف حافظہ بسبب تشویش کے عارض ہو پس ایسے آدمی کو یہ بات واقع ہوتی ہے کہ یاد کرتا ہے اس چیز کو جسکا ذکر پہلے کچھ نہو اور پہلے سے وہ چیز معہود اور معین نہوئی ہو یہ تشویش مزاج حار مادی یا ساذج پر دلالت کرتی ہے اور مادہ یا بلغم لائق ہے کہ یہ تشویش پیدا کرے۔ یہ سب خرابیاں قوت ذکر میں رہتی ہیں جبتک اس مزاج نامناسب میں افراط اسقدر نہو کہ قوت حافظہ بالکل ساقط ہو جاوے۔ اب ہم اجمالاً بیان کرتے ہیں کہ بطلان افعال حواس مذکورہ بالا کا بیشتر بسبب غلبہ برودت کے جرم دماغ پر ہوتا ہے پس یہ پھیلاو اور غلبہ رفتہ رفتہ چند دنوں میں پیدا ہوتا ہے اور اکثر اس بطلان کو یبوست بسرعت پیدا کر دیتی ہے یا تجاویف دماغ پر غلبہ برودت سے یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی برودت ہمراہ رطوبت کے اسکا باعث ہوتی ہے اور کبھی غلبہ یبوست سے یہ بطلان پیدا ہوتا ہے یہی حال ضعف افعال حواس کا ہے جو بطلان کا مذکور ہوا ہے سواے غلبہ برودت اور یبوست کے بطلان یا ضعف افعال کبھی تو کسی ورم کی جہت سے ہوتا ہے یا مزاج صفراوی یا سوداوی کی جہت سے یا حر مجرد یعنی حرارت ساذجہ کے سبب سے ہوتا ہے خواہ بہلاے مختلفہ کے ذریعہ سے بھی استدلال کرنا مناسب ہے کہ اسمقام پر بڑھا دیا جاے اسلیے کہ کثرت زرد

چیزونکا یا گرم چیزونکا خواب مین دیکھنا غلبہ صفرا پر دلالت کرتا ہو اور اسیطرح بکثرت ان چیزونکا دیکھنا جو مزاج صفراوی کے مناسب ہون کہ ہم انکے جدا جدا شمار کرنیکے محتاج نہین ہین خوابہاے پریشان و مشوش حرارت اور یبوست پر دلالت کرتے ہین اسیطرح وہ خواب کہ جنکے دیکھنے سے آدمی ڈرے جو خواب بعد بیداری کے یاد نہ رہتے اکثر برودت اور رطوبت دماغ پر دلیل ہوتے ہین

فصل ساتوین بیان استدلال احوال حرکت سے اور جو چیزین مشابہ حرکت سے ہین مثل خواب و بیداری کے افعال حرکت سے

جو دلائل جنس افعال حرکت سے لیے جاتے ہین انمین سے بطلان و ضعف حرکت کو رطوبت فضلیہ پر دلیل سمجھنا چاہیے کہ آلات حرکت مین یہ رطوبت رقیق بکثرت آگئی ہو اور یہی دلالت ہوتی ہو کہ بطلان و ضعف حرکت کسی عضو مین کیون نہو آفت دماغ پر دلیل ہوتی ہو لیکن خاصکر وہ ضعف اور بطلان جو کہ تمام بدن مین ہو جیسے سکتہ مین یا ایک ہی جانب ہو جیسے فالج اور لقوہ نرم مین اسکی دلالت اس رطوبت پر خاص تر ہو کبھی دونون باتین بطلان و ضعف حرکت خاصکر جو سرد ماغ کی حرارت یا یبوست سے بھی پیدا ہوتا ہو یا ان اعصاب کی حرارت اور یبوست سے جو دماغ سے نکلے ہین لیکن یہ بات بعد امراض کثیرہ کے ہوتی ہو اور تھوڑی تھوڑی اور بہت دنون مین جاکر پیدا ہوتی ہو جو ضعف اور بطلان حرکت کسی ایک ہی عضو مین ہو جیسے استرخا وغیرہ پس یہ امراض مخصوص ایسے عضو سے اکثر ہوتے ہین کبھی یہ ضعف اور بطلان بسبب دفع ہونے فضلۂ دماغ کے ایسے عضو خاص کیطرف پیدا ہوتا ہو تغیر حرکت یا تو دفعتہً ہو پس یہ تغیر رطوبت پر دلالت کرتا ہو اور اگر تھوڑا تھوڑا ہو تو یبوست پر دلالت کریگا یعنی آلات حرکت کی یبوست پر جو تغیر حرکت دماغ سے خاص ہو مثلاً حرکات مصروع کا تغیر جو اس صرع مین ہوتا ہو جسکو تشنج عام کہنا چاہیے ایسا تغیر سوا رطوبت کے اور کسی وجہ سے نہین ہوتا ہو اسلیے کہ یہ تغیر دفعتہً پیدا ہوجاتا ہو یا بشارکت کسی اور عضو کے ہوتا ہو چنانچہ ہم اسکو اپنے مقام پر بیان کرینگے پس یہ تغیر صرع کی سدۂ غیر کاملہ پر دلالت کرتا ہو۔ دوسری مثال تغیر حرکات کی جیسے وہ رعشہ جو سر مین ہوتا ہو کہ یہ سب تغیر مادۂ غلیظہ پر اسی جانب دماغ کے دلالت کرتے ہین جسطرف یہ تغیر واقع ہون یا ضعف اور یبوست پر دلالت کرتے ہون کہ اگر بعد امراض سابقہ کے پیدا ہوے ہون اور تھوڑے عارض ہوتے جائین جو رعشہ ایسے عضا مین ہو جو دماغ سے دور ہین اسکا سبب یہی ہوگا کہ جسکو ہمنے چند مرتبہ بیان کیا یعنی اندفاع مادہ یا فضول کا دماغ سے۔ یہ سب حرکات جو اوپر مذکور ہوے خلاف مجراے طبعی کے ہین ہم یہی کہتے ہین کہ اگر کوئی آدمی خوشنما حرکات اپنے مزاج دماغی کیوجہ سے پیدا ہو یعنی خلقت مین اسکا دماغ حار یابس ہوگا اور اگر اسکے حرکات مین کسل اور سستی بر اصل خلقت ہو اسکا مزاج بارد رطب ہوگا اور اگر کسی آدمی کو کوئی مرض ہو اور حرکات اسکے مائل بطرف قلق کے ہون وہ مرض بھی حار ہوگا اور اگر حرکات اسکے لغو اور بیکار ہون یا حرکات مین سستی ہو اور قوت مین سقوط زیادہ نہو وہ مرض مائل بہ برودت ہوگا۔ اکثر مناسب اس مقام کے یہی ہوتا ہو کہ خواب اور بیداری کے حال سے استدلال کیا جائے **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ نیند ہمیشہ تابع مزاج رطب کے ہوتی ہو جو ارخا اور ڈھیلا پن پیدا کریگا یا تابع مزاج بارد کے ہوتی ہو جو حرکت مین قواے حسیہ کے جمود اور بستگی پیدا کرے یا تابع زیادہ تحلل ہونے روح نفسانی کی ہوتی ہو جو افراط حرکت سے عارض ہو یا تابع مندفع ہونے قوی کی طرف باطن کے ہوتی ہو کہ واسطے ہضم مادہ وہ قوی بطرف باطن جاتے ہین پھر انکے ہمراہ روح نفسانی بھی بہ تبعیت جاتی ہو پھر نیند آجاتی ہو جیسے بعد کھانیکے نیند اسی سبب سے آتی ہو پس جبتک نیند اپنے مجراے طبعی پر نہو اور تابع کسی تعب و حرکت کی ہو اس نیند کا سبب رطوبت یا جمود قوی ہوگا پھر اگر اسباب مجمدہ یعنی بستگی پیدا کرنیوالے نہوے ہون نہ افراط برودت پر وہ دلائل موجود ہون جنکا قریب ہم ذکر کرینگے ایسے نوم صحیح کا سبب رطوبت ہوتی ہو پھر بھی ہر ایک رطوبت کو واجب نہین ہو کہ نیند پیدا کرے اسلیے مشائخ باوجود اپنی رطوبت مزاج کے مدتون بیداری مین مبتلا رہتے ہین اور جالینوس کی راے مین مشائخ کو نیند نہ آنیکا سبب یہ ہو کہ انکے رطوبات بورقیہ کی کیفیت مقتضی بیداری مفرط کا ہوتی ہو اسلیے کہ وہ رطوبت ایسی ہو جسکی ایذا سے دماغ کو بیخوابی لاحق ہوتی ہو مگر یبوست ہر حال مین لامحالہ سبب بیداری کا ہوتی ہے۔ جو دلائل کہ جنس افعال طبعی سے ماخوذ ہین انکا ظہور فضول دماغی کی کمیت اور کیفیت سے ہوتا ہو یا ان فضول کے برآمد نہونے سے یا برآمد ہونے سے بطرف حنک کے یا ناک یا کان کے ہوتا ہو بیشتر سر پر چند قروح اور بثور اور ورم ظاہر ہوتے ہین اکثر بال اگ آتے ہین اسلیے کہ بالونکا اگنا بھی فضول دماغ سے متعلق ہو یا انکے جلد اگنے سے یا دیر مین اگنے سے بھی استدلال احوال دماغ پر کیا جاتا ہو اور نیز تمام وہ امور جنکو ہم اوپر اجمالاً شمار کرچکے ہین اب چاہیے کہ ہم ذکر کرین ان مسالک کو جو فضول کے نکلنے سے لیے جاتے ہین بشرطیکہ وہ فضول ایسے ہون جو انہین راہونسے نکلین جو اوپر مذکور ہوچکین گے یہی فضول اگر زیادہ نکلین مادہ ہاے مذکورہ پر دلالت اور اس سبب پر دلیل ہونگے جو کسی عضو خاص مین ان فضول کو زیادہ کرتا ہو چنانچہ اوپر معلوم ہوچکا ہو اور اسبات پر بھی دلیل کرینگے کہ قوت دافعہ دماغی مین ضعف نہین ہو لیکن اگر یہ فضول

نمکین یا کم نمکین اور اسکے ہمراہ گرانی سر پائی جائے یا کم کم چبھن جیسے چٹکی لینے سے ہوتی ہو پائی جائے یا لذع اور سوزش پائی جائے یا کھنچاؤ یا ہذیان اور لپک یا گھمنی
آنکھین یا کان کا بجنا پایا جائے یہ سب امور دلالت سدہ پڑ جانے پر کرینگے اور قوت دافعہ کے ضعیف ہونے پر اور دماغ کے مادہ سے ممتلی ہونے پر اب اس مادہ کی
جنس پر اسطرح پر استدلال کیا جاویگا کہ جس مادہ سے سوزش اور چبھن ایسی پیدا ہوتی ہو کہ جلائے دیتی ہو اور گرانی آسمین کم ہو اور آنکھ اور چہرہ کا رنگ زرد ہوگیا ہو تو
مادہ صفراوی ہو اور جس مادہ سے ضربان پیدا ہوا اور دماغ بوجھل ہوجائے اور چہرے اور آنکھ کا رنگ سرخ ہوجائے رگین سر کی پھول جائین وہ مادہ دموی ہو
جس مادہ سے کسل اور بلادت پیدا ہو چہرہ اور آنکھ کا رنگ رصاصی ہوجائے نیند اور چنیک بنی رہے وہ مادہ بلغمی ہو پھر اگر رنگ تیرہ ہوجائے اور فکر فاسد
ہوجائے اور سر کا بوجھ خفیف سا ہو نیند زیادہ غالب نہو اور تمام علامت مذکورۂ بالا کا وجود نہو تو یہ مادہ سوداوی ہو اگر کوئی شے اُن علامات مین سے ہمراہ طنین
اور دوار کے ہوا اور اسکا انتقال اور ہٹنا کسیطرف معلوم ہوتا ہو دلیل اسبات پر ہوگی کہ یہ مادہ ریح اور نفخ اور بخارات پیدا کرتا ہو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس مادہ کیواسطے
ایک حرارت ہو کہ آسمین اپنا فعل کر رہی ہو اگر احتباس فضول ہمراہ خفت اور ہلکی سر کی ہو علی الاطلاق یبوست پر دلالت کریگا۔ یہ جتنے قواعد ہمنے بیان کیے مخصوص
ہین مقدار خروج اور عدم خروج مادہ سے اب کیفیت مادہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے مثلاً جو مادہ کہ مائل بزردی اور رقت قوام اور حرارت اور تلخی اور
لذع یعنے سوزش کی ہو یہ دلیل اسکے صفراوی ہونے پر ہو اور جو مادہ مائل بسرخی رنگ اور شیرینی ہوا اور آنکھون اور چہرہ کا رنگ سرخ ہوجائے رگونکی پری نمایان
ہوا اور لمس گرم ہو یہ مادہ دموی ہو نمکین اور شیرین مادہ جسمین تمام علامات مذکورہ نہون یا بورقی مادہ ہمراہ لمس بارد کے خواہ ہمراہ لمس حار ایسے بلغم پر دلالت کرتا ہو
جسمین کسی حرارت نے فعل کیا ہو پھیکا غلیظ القوام بارد الملمس بلغم خام پر دلالت کرتا ہو یہ سب استدلال کے اقسام کیفیت سے ان فضول کی ہین جو دماغ سے
برآمد ہوتے ہین بذریعہ طعم اور لون اور لمس اور قوام لیکن خوشبو اور بدبو کی راہ سے پس بدبو مادہ یا تیز بو کا مادہ حرارت پر دلالت کرتا ہو اور جن فضول مین بو نہو اکثر
برودت پر دلالت کرتا ہو لیکن اسکی دلالت برودت پر مثل بدبو مادہ کے دلالت حرارت پر کلی نہین ہو جو چیزین جلد راس پر نمایان ہوتی ہین خواہ متصل جلد
کے قروح اور پھنسیان یا اورام پیدا ہوتے ہین انکو دلالت اکثر انہین مواد پر ہوتی ہو کہ پہلے دماغ مین تھے اور اب نکل آے اور دماغ پر انکو اسوقت کوئی علاقہ
باقی نہیں ہوچکا ہو کوئی دلالت واضح نہین ہوتی ہان اگر یہ اورام اور بثور زمانہ تزید مین ہون اسوقت البتہ کسیقدر حال دماغ پر انکی دلالت ہوگی پھر جو کہ
تو اسباب اورام حارہ باردہ اور اورام سوداویہ سے واقف ہو اور سرطانی اورام اور پھیلنے والے قروح یا نہین پھیلنے والے ان سب کے اسباب کو بخوبی جانتا ہو
پھر تجکو ان چیزون سے حال دماغ پر خواہ بالون پر استدلال کرنا کچھ دشوار نہین ہو۔ کتاب اول کلیات مین اسباب پیدا ہونے بالونکے معلوم ہوچکے اور سبب بالونکے
گھونگروالے ہونیکا اور سیدھے سپاٹ ہونیکا اور موٹے ہونیکا اور کم زیادہ ہونیکا اور جلدہی سپیدی آنیکا یا دیر مین سپید ہونیکا معلوم ہوچکا ہو اور قریب ہو کہ سبب بالونکے
پھٹ جانیکا خود بخود گزریگا یا بالونکے پریشان رہنے کا ابواب مخصوصہ کتاب زینت مین آتا ہو تجھین قواعد سے استدلال احوال دماغ پر بالونکے ذریعہ سے اور ہم اس
بیان کو اس مقام پر بخوف تطویل کثرت کلام محول کرتے ہین۔ جو علامات از قسم موافقت اور مخالفت کے ماخوذ ہین خواہ سرعت انفعال اور بدیر منفعل ہونے سے
ماخوذ ہین امور موافقہ اور مخالفہ یا اعتبار انکا ایسی حالت مین کیا جائے جو انکی اپنی اس صحت پر نہو جو انکی حسب حال ہر چیز مین ہونی چاہیے یا ان امور کا ایسے
حال پر لحاظ کیا جائے جسوقت اس شخص کو خروج صحت سے ہوا اور مزاج طبعی سے اسکو تغیر ہو رہا ہو حالت صحت کے موافق وہی امور ہین کہ جو مشابہ اسکے مزاج کے ہین
اور مزاج اسکا انہی سے پہچانا جاتا ہو پس مخالف اسکے اس حالت صحت مین وہ امور ہین کہ جو اسکے مزاج کی ضد پر واقع ہون لیکن جسوقت یہ شخص اپنی صحت سے خارج
ہوا اور مزاج اسکا اس سے متغیر ہو پس حکم موافقت کا بضد حکم سابق ہوا اور اوپر ہم کہہ چکے ہین اور بہت سے امور کلیہ بیان کر چکے کہ صحت تمام ابدان مین مزاج واحد پر نہین
ہوتی ہو اور یہ بھی ثابت کر چکے ہین کہ بعض بدنکی صحت ایسے مزاج پر قائم رہنے پر ہوتی ہو کہ اگر وہ مزاج دوسرے بدنمین ہو مرض پیدا کرے۔ لیکن واجب ہو کہ امور مخالفہ کا
اعتبار دوسری طرف بھی بقیاس ان امور مخالفہ کے کیا جائے جو اسطرف کیواسطے تجویز ہوے ہین۔ مراد یہ ہو کہ جو امور مخالفہ طرف صحت کے تجویز ہوے ہین انہین کے
قیاس سے امور مخالفہ مرض کے تجویز کرنے چاہیین تاکہ بحدس صائب وہ مقدار خاص معلوم ہو کہ جو اس مزاج کیواسطے لائق ہو اسلیے کہ افراط دونون قسم کی دونونکے
مخالف ضرور ہو اور دونون طرف سے ایذا دیتی ہو صحت مین تو اس مزاج کے جو خارج اعتدال سے ہو وہی چیز موافق ہو جو زیادہ بافراط نہو جو دماغ کہ اس مین

ہوے مزاج حار انکو ہیں بارد اور رطلا ہاے باردہ اور خوشبوہاے سرد سے کافوری ہوں یا صندلی یا نیلوفری وغیرہ ان سب سے نفع پاتا ہے اور جو چیزیں بدبو یا گندہ نہوں جیسے ٹھنڈے ہوے پانی جن میں گھاس پڑ کے سڑ گئی ہو یا کائی جم کر سڑاند آگئی ہو اُنسے بھی نفع پاتا ہے اور آرام اور سکون سے بھی نفع ہوتا ہے جس دماغ کو سوء مزاج بارد عارض ہو اُسکو نفع ان اشیا سے ہوتا ہے جو اضداد امور مذکورہ سوء مزاج حار ہیں لہذا ایسے شخص کو ہواے گرم سے نفع ہوتا ہے۔ اور پاکیزہ خوشبو کی چیزیں جو گرم مزاج ہوں خواہ بدبو اشیاء حارہ جنمیں قوت تحلیل و تسخین کی ہو اور بھی ریاضات اور حرکات سے ایسے شخص کو نفع ہوتا ہے جس شخص کو سوء مزاج یابس دماغ میں ہو اسکو ایذا استفراغ اور برآمد ہونے ان اشیاء سے ہوتی ہے جو اسکے دماغ سے نکلی ہیں اور جسکو سوء مزاج رطب ہو اسکو اخراج فضول دماغی سے نفع ہوتا ہے استدلال سرعت انفعالات سے دماغ کے اسطرف کرنا چاہیے مثلاً اگر کسی شخص کا دماغ بسرعت گرم ہوجاتا ہو یا بہت جلد سرد ہوجاتا ہو یہ بات دلیل ہوگی یعنی بسرعت دماغ کا گرم ہوجانا حرارت مزاج دماغ پر بشروط مذکورہ فن کلیات دلیل ہوگا۔ اور اسیطرح بسرعت دماغ میں برودت کا اثر کرنا برودت مزاج پر دلالت کریگا اسیطرح بسرعت دماغ کا خشک ہونا یبوست مزاج پر اور کبھی قلت رطوبت پر اور کبھی حرارت مزاج پر دلیل ہوتا ہے۔ مگر فرق ان تینوں دلالتوں میں یہ ہے کہ یبوست پر دلالت کرتے وقت ہمراہ اسکے اور علامات یبوست بھی موجود ہونگے مثلاً بیداری وغیرہ جنکا بیان ہم آیندہ علامات خاصۂ دماغی کے باب میں کرینگے۔ اور قلت رطوبت کیوجہ سے جو یبوست بسرعت پیدا ہو یہ یبوست انہیں احیان و اوقات میں ہوگی جسوقت کوئی حرکت عنیفہ یا حرارت شدیدہ پیدا ہوئی ہو خواہ کوئی اور ایسی ہی بات جو قائم مقام اسباب یبوست کے ہے جو اوپر مذکور بھی ہوچکے ہیں۔ پھر بھی جملہ اوقات میں ایسے مزاج کیواسطے دلائل یبوست کا ہونا کچھ ضرور نہیں ہے۔ جو سرعت یبوست دماغ کو بسبب غلبۂ حرارت کے لاحق ہوتی ہے اسکے ہمراہ اور جملہ علامات حرارت کا ہونا بھی ضرور ہے جو دماغ جلد نمناک اور مرطوب ہوجاتا ہو کبھی تو یہ کیفیت اُسے بسبب حرارت جوہر دماغ کے عارض ہوتی ہے اور کبھی بسبب برودت جوہر دماغ کے اور کبھی اسوجہ سے کہ مزاج جوہر دماغ کا اول مرطوب ہے اور کبھی اسسے بھی جلدی رطوبت کو قبول کرتا ہے کہ اسکا مزاج اصلی یابس ہے اب اگر بسرعت مرطوب ہونا حرارت کیوجہ سے ہو اسوقت اور علامات حرارت بھی موجود ہونگے اور پھر یہ ترطیب جو دماغ کو عارض ہوجاتی ہے اسکو دوام اور بکثرت پیدا ہونا عارض نہوگا مگر بعد حرارت مفرطہ کے جو دماغ میں پہونچکر جذب رطوبت کا بطرف دماغ کے کرتی ہے اور فضا دماغ کو اس سے بھر دیتی ہے پھر بعد جلب رطوبت کے جو حرارت نے کیا ہے اگر مزاج حار کا غلبہ باقی رہا ضرور اسکے عقب میں یبوست پیدا ہوگی بسبب نفض اور خارج ہوجانے انہی رطوبت کے اور اگر رطوبات کا غلبہ ہوگیا پھر تو دماغ بارد رطب ہوجائیگا۔ اور اگر دونوں برابر رہے یعنی حرارت اور رطوبت میں سے کوئی غالب نہوا عفونت پیدا ہوگی اور اکثر امراض عفنہ ایسے وقت پیدا ہونگے اور اورام بھی اکثر عارض ہونگے۔ اسلیے کہ یہ رطوبت منجذبہ کچھ رطوبت غریزی اور اصلی تو ہے نہیں بلکہ رطوبت غریبہ ہے لہذا اسمیں حرارت کا تصرف طبعی نہوگا بلکہ تصرف غریب جو خارج از اعتدال ہے وہی ہوگا اور اسی کو عفونت کہتے ہیں۔ اگر حدوث رطوبت کا دماغ میں برودت مزاج کیوجہ سے ہو یہ حدوث دفعی نہوگا بلکہ بعد گذرنے ایام اور زمانہ دراز کے ہوگا پھر اسکے بعد ترطیب بسرعت پیدا ہوگی مراد یہ ہے کہ برودت کے زمانہ اجتماع رطوبات میں البتہ دیر ہوگی اور بعد اجتماع رطوبات کے ترطیب دماغ بسرعت ہوجائیگی اور علامات برودت دماغ کے بھی موجود ہونگے اور اگر بسرعت قبول رطوبت دماغ کا بسبب نفس رطوبت مزاج دماغ کے ہو اس صورت میں بسرعت انفعال دو چیزوں میں سے کسی وجہ سے ہوگا یا اسلیے رطوبت تو فعل برودت کرتی ہے اور برودت کیوجہ سے فساد قوت ہاضمہ میں آجاتا ہے کہ اس فساد کے روسے جو شے دماغ میں اس قابل پہونچی ہے کہ بعد ہضم دماغی کے دماغ کی غذا بنتی ہے اب فساد ہضم کیوجہ سے خام رہجاتی ہے لہذا ترطیب دماغ اسی خام چیز سے ہوتی ہے پھر جسوقت یہ ترطیب جو دفعۃً پیدا ہوتی ہے اسکے ہمراہ سدہ بھی مجاری دماغ میں پیدا ہوجائیں اب فضول دماغی کا اخراج بھی بند ہوجائیگا اور یہی دماغ میں محتبس ہونگے پھر یہی کیفیت ہمیشہ اور لازم ہوتی ہے اور بطور دورہ کے گاہ بیگاہ نہیں ہوتی ہے اور نہ دفعۃً ہوجایا کرتی ہے بلکہ رفتہ رفتہ واقع ہوتی ہے۔ جو انفعال بسرعت رطوبت بوجہ یبوست کے ہوتا ہے کہ دماغ اپنی خشکی کیوجہ سے نشف رطوبت زیادہ کرلیتا ہے یہ انفعال دفعۃً پیدا ہوتا ہے اگر یبوست کا عروض بھی دفعی ہوا ہو اور نیز اسکے ہمراہ علامات یبوست دماغ کے جو اوپر مذکور ہوچکے موجود ہوتے ہیں اور یہ صورت انفعال مشابہ سرعت انفعال حرارت کے ہوتا ہے ایسے احوال کے جنمیں یبوست اور حرارت باہم مختلف ہوں اسمیں علامات خاصہ حرارت اور یبوست کے۔ یہ دلائل جسقدر سرعت انفعال اور بطوء انفعال کے لکھے گئے ضرور نہیں ہے کہ سرعت انفعال میں ضعف قوا

طبیعہ کا بھی لحاظ ہو خصوصاً تر طیب مین سرعت انفعال اسلیے کہ ضعف قوائے طبیعہ کا تابع ہوتا ہو کسی ایک سبب کے انھین اسباب سے اور انکے بعد عارض ہوتا ہو پس اسکا وجود ہمراہ اُنکے کیونکر ہوگا۔ تمام قسم مخالفات اور موافقات براہ کیفیت ہائے دماغی استدلال ہذا مین نہین ماخوذ ہوسکتی ہین بلکہ کبھی لحاظ امور موافقہ یا مخالفہ کا بنظر ہیئت اور حرکت کے بھی ہوتا ہو جیسے مریض اس وردسر کا جسکو بیضہ کہتے ہین چت لیٹنا تمام اوضاع پر اختیار کرتا ہو **فصل آٹھوین مقدار سر کیوجہ سے جو طریقے استدلال کے احوال دماغی پر ہین انکا بیان** سر کے چھوٹی مقدار ہونیسے خواہ بڑی مقدار ہونیسے جو معرفت اور شناخت کیجاتی ہو وہ یہ ہو کہ سر کا چھوٹا ہونا اصلی خلقت مین کمی مادہ کا سبب تجویز ہوا ہو جسطرح کہ سر کا بڑا ہونا بسبب کثرت مادہ کے ہوتا ہو یعنی مادہ نطفہ کا جسکی تقسیم براہ قسمت طبعی واسطے سر کے ہوئی تھی اسی مین کمی بیشی کیوجہ سے چھوٹا اور بڑا ہونا مقدار سر کا عارض ہوا پھر اگر یہ کمی مادہ ہمراہ قوت مادہ کے ہو اور قوت مصورہ اولی بھی قوی ہو اسوقت صورت اور شکل اس سر کی اگرچہ مقدار مین چھوٹا ہو اچھی ہوگی اور خرابی اور بدحالی اسکی کمتر ہوگی بہ نسبت اس سر کے جو کہ چھوٹا بھی ہو اور باوجود چھوٹے ہونیکے خرابی شکل کی آمین براہ اصلی خلقت کے ہو اور یہ امر دلیل اس سر کے ضعف قوت پر ہو پھر بھی اس قسم سر کی اگرچہ شکل اسکی اچھی ہو مگر دماغ کی ہیئت اور شکل کی خرابی سے خالی نہوگی اور قوائے دماغی مین اسکے ضعف بھی ہوگا اور مجاری قوائے سیاسیہ یعنی قوائے باطنہ اور قوائے طبعیہ مین اسکے تنگی ہوگی۔ اور اسیوجہ سے صاحبان علم فراست عصب کہتے ہین اور قیافہ کے علم سے حکم کرتے ہین کہ یہ آدمی کج اور چاپلوس ڈرپوک زود خشم ہوگا اور جملہ امور مین متحیر رہا کریگا۔ اور جالینوس کا قول ہو کہ سر کا چھوٹا ہونا بدحالی ہیئت دماغ سے خالی نہین ہو اور اگرچہ سر کا بڑا ہونا ہمیشہ اسکو دلالت دماغ کی جودت حالات پر بھی نہین ہو جبتک کہ بزرگی سر کی ہمراہ جودت شکل اور گردن موٹی اور سینہ کشادہ نہو اسلیے کہ سینہ کی کشادگی پشت کے بڑے ہونے اور اضلاع یعنے پسلیون کے بڑے ہونیکی تابع ہو اور پشت اور پسلیونکا بڑا ہونا تابع ہو نخاع کے بڑے ہونے اور قوی ہونیکے اور نخاع کا بڑا اور قوی ہونا قوت دماغ کے تابع ہو۔ اور اس صورت مفروضہ مین سر کی بزرگی سے جو دماغ کی خوشحالی پیدا ہوئی اسکا سبب یہ ہو کہ مادہ کی کثرت جب اسکے ہمراہ قوت اور زور از جانب قوت مصورہ بھی موجود ہو اسوقت سر کا اپنی اچھی ہیئت پر ہونا ضرور ہوگا۔ موکدات ان دلائل کے یہی ہو کہ اور اعضائے بدنی سے عضو سر کو مناسبت کا لحاظ کیا جائے پھر اگر اور اعضائے بدنی مین ضعف کے ہمراہ شکل سر کے جمع ہو اسوقت سر کی شکل بھی خراب ہوگی اور گردن ضعیف ہوگی اور پشت چھوٹی اور جو کچھ از قسم رباطات اور جلد وغیرہ کے محیط صلب کے ہو سب آفت رسیدہ اور جو چیز پشت سے اوگتی ہو اور پیدا ہوتی ہو وہ بھی ماؤف ہوگی۔ علاوہ برین کبھی سر کے زیادہ بڑے ہونے سے ایسی ایسی خرابیان پیدا ہوتی ہین جو خلاف امور طبعی کے ہین مثلاً رگونمین یہ بات عارض ہوتی ہو کہ اُنکے سر پھول جاتے ہین اور اسقدر بڑے ہوجاتے ہین جو خلاف مقدار طبعی کے ہو بلکہ وہ بزرگی سر کی بسبیل مرض اور بیماری کے ہوتی ہو اور سبب اس بزرگی سر کا ایک مادہ ہوتا ہو کہ وہ مادہ اپنی کثرت مقدار سے جوش مین آجاتا ہو اسیطرح سر کے بڑے ہونے سے اقسام وردسر کے ایسے عارض ہوتے ہین جنکا علاج دشوار ہو کبھی سر کے بڑے ہونے سے یہ بدحالی پیدا ہوتی ہو کہ یافوخ چھوٹا ہوجاتا ہو اور صیغ یعنی کنپٹی برودت سے پتلا اور غلبہ بھرا کے دماغ کے پیوستہ ہوجاتی ہو اب دلائل سر کے چھوٹے اور بڑے ہونے سے اور دماغ کی جودت اور خراب حالی اسوجہ سے تو معلوم ہوچکی منجملہ علامات جودت دماغ سے یہ بھی ہو کہ شراب کے بخارات سے منفعل نہوتا ہو خواہ ان چیزون سے منفعل نہو جنکو ہم بیان کرینگے ہمراہ بخارات مذکورہ کے بیان کے اور باوجودیکہ یہ سر بخارات غرابے سے تو متاثر نہوتا ہو مگر لطیف شراب سے اور شراب کی حرارت سے منفعل ہوکر ذہن مین اس شخص کے زیادتی پیدا ہوجاتی ہو **فصل نوین سر کی شکل سے جو استدلال کیا جاتا ہو** شکل سے سر کی جو دلائل ماخوذ ہین انکا ذکر اور بیان سر کی ہڈیونکے بیان مین ہوچکا ہو اور یہ امر وہان بیان ہوچکا ہو کہ شکل طبعی سر کی کونسی ہو اور خراب شکل سر کی کیسی ہوتی ہو اور یہی معلوم ہوچکا ہو کہ اگر خرابی شکل کی کسی جزو مین اجزائے سر کے عارض ہو لامحالہ اسی جزو کے افعال کی خرابی بہ ضرور خبر دیگی جالینوس نے کہا ہو کہ سقط اور مربع یعنے جس شخص کا سر نکلا ہوا ہو اور جو مغز ہمیشہ اور بہرحال قابل مذمت کے ہو اور جس شخص کے سر کے دونون کنارے اونچے ہون وہ بھی بُرا ہو مگر انکا افراط قوت اور زور سے فعل کرنے قوت مصورہ کے یہ فزونی طرفین کے پیدا ہوئی ہو اور اس افراط پر دلیل شکل سے گردن کی اور مقدار سے گردن اور سینے کے ہوتی ہو **فصل دسوین سر کے چھونے سے جو محسوس ہو اس سے استدلال** سر کی حالت پر از قسم گرانی اور سبکی اور حرارت خواہ برودت اور درد ہائے سر وغیرہ۔ گرانی سر اور سبکی سے سر کے استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہو کہ سر کا بھاری ہونا ہمیشہ سر مین کسی مادہ کی وجہ سے ثقل پر دلیل ہوتا ہو مگر مادہ صفراوی سے گرانی سر مین کم پیدا ہوتی ہو اور احتراق اس مادہ کا شدید تر ہوتا ہو۔ اور سوداوی مادہ سے گرانی سر کی زیادہ ہوتی ہو

بہ نسبت مادہ صفراوی کے اور دوسرے اسکی وجہ سے زیادہ پیدا ہوتا ہے اور دموی مادہ کا ثقل دونوں مادہ صفراوی اور سوداوی سے زیادہ ہوتا ہے اور ضربان اور درد آنکھوں کی جڑ میں ایسے مادہ کی وجہ سے اسلیے ہوتا ہے کہ یہ گرم ہی مادہ کا نفوذ انھیں مقامات میں ہوتا ہے اور سرخی بھی آنکھوں میں آجاتی ہے اور بشدت رگیں پھول جاتی ہیں بلغمی مادہ کا ثقل ہر قسم کے مادہ سے زیادہ ہوتا ہے اور درد اس مادہ سے کمتر لاحق ہوتا ہے بہ نسبت مادہ دموی اور صفراوی کے اور نیند اسمیں زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت مادہ سوداوی کے اور فکر میں بلادت اور نشاط میں کمی ہوتی ہے چھونے سے گرمی اور سردی کا سر میں محسوس ہونا اسکی دلالت کا یہ حال ہے کہ سر کے چھونے سے اگر گرمی محسوس ہو سر کی حرارت پر دلیل ہوگی اور اگر یہ حرارت مستمر رہے پس مزاجی ہے یعنی مزاج سر کا در اصل خلقت حار ہے اور اگر عارض ہو کر حادث ہوا اور ایذا دہی کرے تو یہ حرارت بھی عرضی ہے اور یہی حکم ہے سر کے بارد ہونیکا بطرف لمس کے اور اسیطرح سوکھا ہوا اور خشک سر اگر محسوس ہو بشرطیکہ برودت کسی امر خارجی سے نہ پہونچی ہو جو کہ خشکی زائد اور خشونت بے اندازہ پیدا کرتا ہے اور یہی حال سر کی رطوبت کا ہے اگر کسی امر خارجی سے یہ رطوبت نہ آئی ہو کہ اسنے عرق اور پسینا زیادہ پیدا کیا ہو اوجاع کا لہ وہ ہیں جنمیں تخیل یہ بات ہوتی ہے کہ آدمی کے سر میں کوئی شے آہستہ آہستہ مثل چونٹی کے چلتی ہے خواہ رینگتی پھرتی ہے اور سر کا بھیجا وغیرہ کھا رہی ہے اور اوجاع لذاعہ مادہ حادہ پر دلالت کرتے ہیں اور اوجاع ضربانی ورم گرم پر دلیل ہوتے ہیں اور تپ کا لازم ہونا ورم کے وجود پر تاکیدی دلالت کرتا ہے اوجاع ثقیلہ ضاغطہ یعنے ایسے درد جنمیں گرانی اور تنگی مجاری روح کی پیدا ہو دلالت کرتے ہیں کہ مادہ ثقیل اور بارد ہے اور جن اوجاع میں تمدد اور کھچاؤ پیدا ہوتا ہے انکی دلالت وجود ریح پر ہوتی ہے اور درد کا ایک جگہ سے دوسری جگہ سرک جانا ریحی مادہ کے وجود پر موکد ہوتا ہے جو درد ایسا ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ سر کو کہیں سے کوئی پھوڑتا ہے خواہ ہتھوڑی سے ٹھونکتا ہے ایسے درد سر کو دلالت بیضہ او شقیقہ مزمنہ پر ہوتی ہے۔ درد کو دلالت اپنی جہت اور سمت کی راہ سے بھی ہوتی ہے مثلاً جو درد سر شرکت معدہ کے ہوتا ہے وہ ایک جہت پر ہوتا ہے اور جو درد بشرکت جگر ہو وہ اور جہت میں ہوتا ہے چنانچہ اسکو ہم آیندہ مقامات میں بیان کرینگے۔ کبھی درد کے ہمیشہ رہنے سے بھی دلالت ہوتی ہے اسلیے کہ درد اگر مقدم سر یا موخر میں سر کے ہمیشہ رہے منذر ہوگا اُس بیماری پر جسکا نام قرانیطس ہے

فصل گیارھویں استدلال احوال ان اعضا کے جو مثل فروع دماغ کے ہیں

جیسے آنکھ اور زبان اور چہرہ اور مجاری انھیں اعضا کی اور دو کونین کا نکی اور رقبہ اور شریان۔ آنکھ کے ذریعہ استدلال کی یہ صورت ہے کہ چند طرق سے استدلال کیا جاتا ہے از انجملہ آنکھ کی رگیں اور آنکھونکی گرانی اور سبکی انھیں وجوہ سے احوال رنگ کا آنکھونکی زردی خواہ تیرگی یا سبزی رنگ خواہ سرخی چشم اور آنکھونکے لمس سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اور یہ سب طریقے قریب اسی استدلال کے ہیں جو نفس دماغ کے امراض پر ہوتا ہے کبھی آنکھوں کی جو رطوبت بہتی ہے اس سے امراض سر پر استدلال کرتے ہیں جیسے آنسو اور چیپڑ وغیرہ۔ اور آنکھوں پر چھپان پڑنے سے اور آنکھونکی تحدیق یعنی ہر وقت کھلے رہنے اور ڈھیلے کے ابھرے ہونیسے اور اور جو حالات آنکھونکی برہم زنی اور لحظہ لحظہ جھپکنا اور کھولنا پھر بند کرنے سے اور آنکھونکے اندھس جانے اور انکے پھر جانیسے اور بڑے اور چھوٹے ہونیسے اور دیگر اقسام کے الم اور دردہائے چشم سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اسلیے کہ آنکھونکی خشکی دماغ کی یبوست پر دلیل ہے اور آنسوؤں کا بہنا اور چیپڑ زیادہ برآمد ہونی بشرطیکہ خاص آنکھ میں کوئی مرض رمد وغیرہ کا نہو رطوبت مقدم دماغ پر دلیل ہوتا ہے۔ آنکھونکی رگونکا بڑا ہونا جوہر دماغ کی سخونت پر دلیل ہوتا ہے۔ آنسوؤں کا بہنا بدون کسی سبب ظاہری امراض حارہ میں اشتعال دماغ پر دلیل ہوتا ہے اور اورام دماغ پر خصوصاً اگر آنسوؤں کی روانی فقط ایک ہی آنکھ سے ہو جو وقت حدقۂ چشم کو چیپڑ اسطرح ڈھانپے اور بند کردے جیسے مکڑی نے جالہ لگایا ہے بعد ازاں پھر وہی چیپڑ خشک ہو کر آنکھ کے کنارے جمع ہونے لگے یہ بات عین وقت موت کے پیدا ہوتی ہے جب دونوں آنکھیں کھلی رہجائیں اور بند کرنیکو پلک نہ جھپکے جیسے مرض قرانیطس میں اور کبھی کبھی لیشرغس میں اور قرانیطس میں ہر وقت انحلال قوت کی جب یہ کیفیت آنکھونکی ہوتی ہے تو دماغ میں آفت عظیم کی موجودگی پر دلیل ہوتی ہے۔ بکثرت نگاہ جما کر ہر طرف دیکھتے رہنا اشتعال دماغ اور جراثیم اور جنون پر دلیل ہوتا ہے اور ایک ہی چیز کیطرف نگاہ جما کر دیکھنا اور اسی کو مبرسمہ کہتے ہیں مبرسمہ وسواس اور مالیخولیا پر دلالت کرتی ہے۔ کبھی حرکات چشم سے اوہام دماغی پر (جو اقسم اعتقادات غضب اور غم اور خوف کے ہوتے ہیں) استدلال کیا جاتا ہے قشف یعنی خشونت جلد اور رجوذ یعنی آنکھونکا اپنی جگہ رہنا اورام دماغ پر یا امتلاء اوعیہ دماغ پر دلیل ہوتا ہے۔ آنکھونکے ڈھیلونکا اندھس جانا جوہر دماغ کے زیادہ تحلل ہو جانے پر دلیل ہوتا ہے جسطرح کہ سہر اور قطرب اور عشق میں یہی کیفیت عارض ہوتی ہے اگرچہ ہیئت آنکھونکے اندر بیٹھنے کی ہر ایک مرض سہ گانہ میں جدا جدا ہوتی ہے چنانچہ اسکی تفصیل انھیں امراض کے

اور اب مین کیجائیگی اسطرح یہ کیفیت آنکھونکے اندر گھس جانے کی کبھی تو بلے دماغی اور ورم جھرہ دماغی پر دلیل ہوتی ہو زبان کے حال سے جو استدلال دماغ پر کیا جاتا ہے اسکی یہ صورت ہو کہ زبان اپنے رنگ کے ذریعہ سے اکثر احوال دماغی پر دلالت کرتی ہے چنانچہ زبان کی سپیدی لیثرغس پر دلیل ہوتی ہو یا اینکہ پہلے زبان کا زرد ہوجانا اور پھر دوبارہ سیاہ ہوجانا قرانیطس پر دلالت کرتا ہو یا جیسے کہ زبان پر زردی کا غلبہ اور زبان کے نیچے کی رگونکی سبزی مریض کے مصروع ہونے پر بالخصوص دلالت کرتی ہو زبان کے رنگ سے استدلال کرنا دماغی حالات پر ایسا درست اور صحیح نہین ہو جسطرح آنکھونکے رنگ سے استدلال احوال دماغی پر صحیح ہوتا ہو اسلیے کہ آنکھونکی رنگت کو خصوصیت دماغ سے بہت زیادہ ہو اور زبانکی رنگت سے کبھی احوال معدہ پر استدلال کرتے ہین لیکن اگر اور کسی طریقہ استدلال سے معلوم ہوجائے کہ دماغ ماؤف ہو اسوقت زبانکی رنگت سے بھی استدلال احوال دماغ پر کرنا کچھ بعید نہو گا چہرہ کے احوال سے جو استدلال احوال دماغ پر ماخوذ ہو ان مین رنگت چہرہ کی بھی ہو اور یہ بات معلوم ہوچکی ہو کہ ہر ایک رنگ کو خاص خاص مزاج پر دلالت ہوتی ہو چہرہ کی فربہی اور لاغری سے استدلال یون کیا جاتا ہو کہ چہرہ کا فربہ ہونا اور سرخی رنگ چہرہ کی خون کے غلبہ پر دلیل ہو اور چہرہ کی لاغری اور اسکے ہمراہ زردی رنگ کی غلبہ صفرا پر دلالت کرتی ہو اور لاغری کے ہمراہ تیرگی چہرہ کی غلبہ یبوست سودا پر اور چہرہ کی بھربھری جسکو تہبج کہتے ہین غلبہ خون اور مائیت پر دلیل ہوتی ہو مگر یہ استدلال اسوقت صحیح ہوگا جب پہلے معلوم ہوجائے کہ یہ احوال چہرہ کے عارضی ہین اور اصلی خلقت کے نہین ہین اور بعد اسکے استدلال کیا جائے اور یہ بھی معلوم ہوجائے کہ تمام بدن مین کوئی ایسا مرض نہین ہو جس سے تغیر سحنہ کا ہوتا ہو سواے دماغ کے کہ اسی مین یہ مرض ہو جس سے تغیر سحنہ کا ہوا ہو اسوقت ان اعراض سے چہرہ کے استدلال احوال دماغی پر کیا جائیگا۔ رقبہ یعنی گردن کے احوال سے استدلال احوال دماغی پر اس طرح کرتے ہین کہ اگر موٹی گردن ہو اور قوی ہو دماغی قوت کے قوی اور وافر ہونے پر دلیل ہوگی اور کوتاہی اور گردن کا پتلا ہونا ضعف قوت اور کمی قوت دماغ پر دلیل ہو اور اگر گردن خنازیر کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہو اور اورام کو زیادہ قبول کرتی ہو پس سبب اسکا ضعف قوت ہو جو گردن مین ہو۔ گردن اگر ان امراض سے بچی رہے ان سے بچنے کا اور ان امراض کے کشش کرنیکا سبب قوت گردن کی نہوگی بلکہ سبب ان امراض کے گردن مین کھچ آنیکا وہی ضعف قوت ہاضمہ دماغ کا ہو جو کسی قسم سے اقسام سوء مزاج ہاے دماغی کے پیدا ہوتا ہو اور اسکو ہم آیندہ بیان کرینگے اور ہاضمہ کے ضعف کے ہمراہ قوت دافعہ دماغ کے قوی ہونیسے یہ امراض بطرف گردن کے اتر آتے ہین اسلیے کہ نواحی عنق اور گردن کی جانب جو راہین بنائی گئی ہین انکو قابلیت ہو ان مواد کی جنکو دماغ دفع کرتا ہو اور یہ قابلیت بوجہ اس گوشت کے ہو جو نرم اور غددی ہو اور گردن مین اسکی خلقت ہوئی ہو یہی حال ان دلائل کا ہو جو لہاۃ اور لوزتین اور دندان سے ماخوذ ہین جو دلائل اعصاب عصبانی باطن سے ماخوذ ہوتے ہین پس انکا لینا اور دلیل گردانا بطور احکام مشارکت کے ہو یعنی مستقل دلائل نہین ہین اسلیے کہ نخاع جو ایک شے باطنی ہو اسکو دماغ سے شرکت ضرور ہو جیسے اگر ہمیشہ آفات اور سوء مزاجات نخاع مین رہین ضرور انکا اثر دماغ تک پہونچیگا اور جو مرض نخاع مین ہو کبھی دماغ تک آئیگا اور شبیہ بر عکس اسکے یہ ہوگا کہ دماغی امراض اور سوء مزاج دماغ کا اثر نخاع کو پہونچیگا اب نتیجہ تقریر یہ ہوا کہ اعصاب جسوقت قوی ہون اور گندہ ہون اور جن مسالک اور راہون پر انکی خلقت ہوئی ہو وہ بھی قوی ہون یہ بات دماغ کی قوت پر دلیل ہو اور اسکے خلاف کو ضعف دماغ پر دلالت ہوگی

فصل بارھوین استدلال اس عضو کے حالات سے جسکی شرکت سے دماغ متالم ہوتا ہو

سب سے زیادہ عضو مشارک دماغ کا ایذا دہی مین کہ جسکی شرکت سے دماغ کو زیادہ ایذا پہونچتی ہو معدہ ہو لہذا واجب ہے کہ معدہ کے حالات سے دماغ کے حالات پر استدلال کیا جاے اور شہوت معدہ اور ہضم کا حال اور ڈکار اور قراقر کی کیفیت اور ہچکی کی آمد اور متلی اور خفقان معدہ کی کیفیت ملاحظہ کرکے انھین اعراض سے معدہ کے حالات کو جیسا کہ اس مقام پر جہان ہم نے معدہ کے اعراض اور امراض پر کلام کیا ہو نظر کرین خواہ یعنی گرسنگی اور امتلاء یعنی شکم سیر ہونیکے اوقات کو لحاظ کرین اسلیے کہ مشارکات معدہ کے دماغ سے جو ہین وہ اسی وقت بخوبی ظاہر ہوتے ہین جبکہ معدہ پر ہو اور نفخہ معدہ مین پیدا ہو لیکن وہ مشارکات دماغ اور معدہ کے جو سبب حرارت کے ہوتے ہین اور بسبب مرہ صفرا کے اور وہ اقسام درد کے جو دماغ مین بشرکت معدہ کے پیدا ہوتے ہین اور بسبب شدت حس دماغ کے محسوس ہوتے ہین ایسے مشارکات کا ظہور بروقت خوا اور گرسنگی کے ہوتا ہو اکثر اوقات یہ ہوگا امتلاء معدہ سے مزاج دماغی کی تعدیل ہوجاتی ہو اور جو بخار حاد معدہ سے دماغ کو چڑھتا تھا بوجہ امتلاء معدہ اسکا انسداد ہوجاتا ہو سب سے زیادہ خاص تر لائق استدلال کے مقام درد کا ہو یعنی جس جگہ سے درد شروع ہوا اور جہان تک آیا

زبان کی رنگت سے احوال دماغ پر استدلال کا مضمون ہے ۔

پس جو درد کہ دماغ میں بشرکت معدہ ہوتا ہے اسپر استدلال اسطرح کرتے ہیں کہ وہ درد شروع یافوخ سے ہو کر دونوں کنپٹی اور کھوپڑی تک اُتر آتا ہے اور بروقت ہضم
معدہ کے اسمیں شدت ہوتی ہے کبھی سر کے امراض جگر کی مشارکت سے بھی پیدا ہوتے ہیں پس یہ اقسام درد بطرف یمین اور داہنی جانب سر کے مائل ہوتے ہیں جیسے
اگر اوجاع سر بشارکت طحال کے پیدا ہوں اسوقت بائیں طرف سر کے مائل ہونگے۔ کبھی مراق کی شرکت بھی دماغ کو ہوتی ہے اور ان اعضا کے جو قریب شراسیف کے ہیں
اسوقت درد ہائے دماغی کے جسقدر اقسام عارض ہونگے اگلے دھڑ کیطرف جو حصہ دماغ کا ہے اسی میں زیادہ ہونگے۔ کبھی رحم کی شرکت بھی دماغ کو ہوتی ہے پس ہمراہ امراض
رحم کے دماغ بھی ماؤف ہوگا خواہ اور اعضا جو قریب رحم کے ہیں انکے امراض سے دماغ کو ضرر پہونچیگا چنانچہ امراض رحم میں یہ شرکت مذکور ہوگی اور اسوقت قیام
درد سر کا ٹھیک یافوخ میں ہوگا۔ اکثر مشارکات دماغی جو اور اعضا کی شرکت سے مودی ہوتے ہیں انکا وقوع بسبب بخرہ کے ہوتا ہے جو کہ صعود کر کے انھیں اعضا سے دماغ
کے مقامات مذکورہ تک پہونچتے ہیں اب رہے ابخرہ کے صعود کی راہیں جدھر سے وہ ابخرے دماغ تک چڑھتے ہیں پس جو عضو متصل شراسیف کے اگلی جانب میں ہو اسکے بخرہ
کا صعود اسطرح محسوس ہوتا ہے کہ پہلے شراسیف میں تمدد اور کھچاؤ اوپر کیطرف محسوس ہو کر اور تو تریعنی تناؤ اور دھمک ان رگوں میں پیدا ہوتی ہے جو شراسیف کے متصل ہیں
اور ابتدا اور آغاز الم اور ایذا کا اگلی جانب سے دماغ کے ہوتا ہے اور جو اعضا مشارکہ دماغ کے پیچھے اور پشت سر کے پیچھے ہیں اور انکے بخارات کے صعود کرنے سے دماغ میں
کوئی مرض پیدا ہوتا ہے اسکی یہ صورت ہے کہ ابتدا ایذا پشت سے ہوتی ہے اور جو رگیں پشت سر کی جہت میں سر سے نیچے تمام جسم میں ہیں انہیں رگوں میں کھچاؤ اور ضربان پیدا ہوتا ہے
جب کوئی عضو مشارک دماغ کا اُسکے اعراض کا مشاہدہ ہو لازم ہے کہ ان اعراض کے ملاحظہ کرنے سے غرض اصلی دریافت کرنا حالات اس عضو مشارک کا بذاتہ نہو اور نہ اسکے
اصلاح کی تدبیر بالذات مقصود ہو بلکہ اسکے اعراض اور حالات وہی ملاحظہ کرنے چاہییں جو بسبب مشارکت دماغ کے پیدا ہوئے ہوں اور نہ محض مشارکت دماغ کو غرض
اصلی قرار دینا چاہیے اسلیے کہ اگر کوئی شخص غثیان اور متلی سے جو مثلاً ہمراہ درد سر کے ہو استدلال اس امر پر کرے کہ یہ مرض دماغی مثلاً درد سر بشرکت معدہ کے پیدا ہوا ہے
تو کچھ دور نہیں ہے کہ اس مستدل کو ایسے استدلال میں غلطی واقع ہو اور درحقیقت یہ بات ہو کہ مرض مذکور پہلے سے مین تھا یعنی پہلے درد سر عارض ہوا تھا اور خفیف تھا
یا پوشیدہ اسقدر تھا کہ اسکا اگر مذ مریض کو زیادہ پہونچتا نہیں تھا اور متلی جواب ظاہر ہونے لگی اسکا سبب یہ ہے کہ چونکہ دماغ سے معدہ کو شرکت ہے اور دماغ میں
ایک مرض پوشیدہ مدت سے موجود تھا اسی کیوجہ سے معدہ بھی بشرکت دماغ ماؤف ہو گیا۔ لہذا واجب ہے کہ اُن قواعد کلیہ کیطرف رجوع کریں جو کتاب اول فن کلیات میں
بیان ہوئے ہیں جنکے ذریعہ سے تفرقہ درمیان امراض اصلی اور امراض مشارکت کے کیا جاتا ہے **فصل تیرھوین دماغ معتدل المزاج کے دلائل** معتدل مزاج کا
دماغ وہی ہے جسکے افعال حواس خمسۂ ظاہری اور باطنی اور افعال قوائے محرکہ سب درست ہوں کہ جن چیزوں کو دماغ سے اخراج کر دینا چاہیے قوائے محرکہ انکا پورا پورا اخراج
کر دینا اور جنکو روکنا چاہیے انکا احتباس اور وہ دماغ اعراض موذیہ کے مقابلہ پر قوی ہو اور انکی ایذا کی برداشت کر سکتا ہو۔ بالوں کا رنگ سن طفولیت میں اشقر اور میگون
ہو اور احمر ناری بالوں کا رنگ سن ترعرع میں ہو اور سیاہی مائل ہو جائیں جسوقت بالوں کی خلقت کا زمانہ پورا گذر جائے سیدھے سپاٹ اور گھونگر والے بالوں کے بیچ کی
ہیئت بالوں کی رکھتا ہو بالوں کا جھڑنا اور گرنا خواہ زیادہ پائدار رہنا اسمیں درمیانی حالت ہونی چاہیے اور بہت گھنے بھی نہوں اور نہ بہت پاشان جوانی کا زمانہ
اس شخص کا سب اپنے وقت میں ہو اور پیری بھی اپنے ہی خاص وقت میں آجائے نہ جلدی پیر ہو جائے اور نہ جوانی تادیر رہے کہ اپنے اور زمانہ طبعی سے زیادہ زمانہ تک
جوان رہے۔ بالوں کے گرنے اور جھڑنے کا زمانہ جسکو صلع کہتے ہیں جلدی نہ آجائے۔ یہ علامات دماغ معتدل مزاج کے ہیں **فصل چودھوین دماغ کے مزاج ردی کے دلائل** جو بسبب خلقت اصلی ہوتے ہیں جالینوس کی رائے یہ ہے کہ حرارت دماغ سے اختلاط عقل اور ہذیان پیدا ہوتا ہے۔ اور مناسب ہے کہ انھیں
اعراض کے لواحق میں سے طیش بھی تجویز کیا جائے اور بہت جلد در آنا امور ابتدائی میں بے سوچے سمجھے اور طرح طرح کے ارادہ ہائے مختلف کرنے بھی اسی حرارت
کیطرف منسوب کرنے چاہییں اور برودت کی نسبت رائے جالینوس کی یہ ہے کہ اس سے بلادت اور سکون حرکت میں پیدا ہوتا ہے اسی کے لواحق میں بدفہمی
اور فکر کا تعذر اور کسل تجویز کیا ہے اور یبوست کی نسبت جالینوس تجویز کرتا ہے کہ سہر کا مرض اس سے پیدا ہوتا ہے اور بیداری کا زیادہ رہنا اسپر دلیل ہے۔ لازم
ہے کہ اس حکم میں جالینوس کی یہ شرط بڑھائی جائے کہ بشرطیکہ یہ سہر رطوبت ہائے بورقیہ سے پیدا نہوا ہو اور بیداری کے ساتھ سر میں گرانی اور ہر وقت فضول دماغی کا
اخراج ہوتا ہو خواہ اور امور جو دلائل رطوبت مالحہ اور بورقیہ کے ہیں موجود نہوں اسلیے کہ وہ دلائل خود جالینوس ہی کے قول سے بیداری پیدا کرتے ہیں جیسے

صعود ابخرات کی راہیں بطرف دماغ

مشائخ مین بیداری کا سبب جالینوس نہین رطوبات مالحہ بورقیہ کو خود کہتا ہو۔ رطوبت دماغ سے نوم غرق یعنی گہری نیند پیدا ہوتی ہو اور ہمکو بجاے خود یہان بھی وہی شرط کرنی لازم ہو یعنی یہ رطوبت مالحہ اور بورقیہ نہو۔ جالینوس کی راے ہو کہ سوء مزاج ساذج بلا مادہ کی علامت یہ ہو کہ سیلان فضول دماغی کا نہو اور سوء مزاج کے علامات موجود ہون اور سوء مادی کی علامت سیلان فضول کا ہو جسطرح کہ فضول کیون نہون اور مین کہتا ہون کہ یہ حکم بھی علی الاطلاق نکرنا چاہیے بلکہ عدم سیلان فضول بسبب تقع سدہ ہاے دماغی کے یا ضعف قوت دافعہ دماغی کے اگر نہو اور اسکی علامت وہی ہو جو ہم بیان کر چکے ہین اور اسکے بیان سے فارغ ہو چکے ہین۔ اب ہم ابتدا سے پھر کہتے ہین۔ حرارت مزاج دماغ کی علامت یہ ہو کہ اوائل ولادت مین سر کے بال بہت جلد نکل آئین خواہ شکم پر کے بال نکل آئین اور وہ بال پہلے ہی سے سیاہ ہون خواہ پہلے میگون ہو کر بہت جلد سیاہ ہو جائین اور پیچیدہ ہون اور جلدی صلع پیدا ہو یعنی بال جلد جھڑ جائین اور سر کا امتلا اور سرگرانی بہت جلد اسباب واقعہ سے ہو جایا کرے جیسے روائح وغیرہ اور تیز بو کے سونگھنے سے دماغ کو ایذا پہونچتی ہو نیند بہت کم آتی ہو اور باوصف کم آنے نیند کے سر ہلکا رہے دونون آنکھونکی رگین زیادہ نمایان ہون اور خوب کھچی ہوئی اور رام مین تقلب اور تختی جلد آجایا کرے۔ ارادونمین نا پختگی اور ضد کرنی اور ہٹ جیسے لڑکونکی کیفیت ہو کہ جو بات دلمین سما گئی اُسی کی ہٹ رہیگی اور ذرا سے حیلہ مین پھر دوسری ہٹ کرنے لگے لمس کرنے سے بھی حرارت کا احساس ہوتا ہو اور حمرت اور سرخی بھی اسپر دلیل ہو فضول جسقدر دماغ سے ریزش کرتے ہین پختہ اور نضج یافتہ ہوتے ہین اور تھوک کی راہ سے جو فضول گرتے ہین وہ بھی پختہ اور نضیج ہوتے ہین اور قوام ان فضول کا معتدل ہوتا ہو بقیاس اور فضول کے جو اور دماغ سے برآمد ہون یعنی ایسے دماغ سے جو گرم مزاج نہو۔ دماغ کے مزاج باردہ کے دلائل فضول کا زیادہ نکلنا شروط مذکورہ بالا پر یعنی ملوحت اور بورقیت کا نہونا۔ بالونکا سیدھا اور سپاٹ ہونا سیاہی بالونمین کمی کے ساتھ ہونی پیری کا جلد آجانا آفات کے انفعال اور اثر پذیر جلدی ہو جانا نوازل کی کثرت زکام ادنی سبب سے عارض ہونا آنکھون کی رگونکا مخفی اور پوشیدہ ہونا نیند کی زیادتی اسکی صورت پر ہر وقت رہے جیسے کہ ابھی سو کر اٹھا ہو اور نیند آنکھونمین بھری ہو پلکونکی حرکت مین سستی اور درنگ بوجہ بوجھل ہونیکے۔ ارادہ جو کریگا پختہ اور برقرار رہیگا جیسے مشائخ کے ارادہ کی بھی کیفیت ہوتی ہو۔ یابس مزاج کا دماغ اسکے دلائل یہ ہین کہ مجاری فضول پاک و صاف رہین اور حواس مین صفائی رہے کدورت نہ ہو جاگنے او بیداری ہمیشہ قوی ہو بال اسکے مضبوط ہون بہ دشواری اکثر سکین بالونکے نکلنے مین سن اول یعنی لڑکپن مین بوجہ دخانیت کے سرعت ہو اور صلع بھی جلدی عارض ہو اور وجود پیچیدگی بالونمین ہو دماغ کا مزاج رطب اسکے دلائل یہ ہین کہ بال سیدھے ہون اور دیر مین نکلین اور صلع بھی دیر مین عارض ہو حواس مین کدورت فضول اور نوازل کی کثرت ہو اور نیند گہری آیا کرے۔ حار یابس مزاج دماغ کے علامات اور دلائل یہ ہین کہ فضول برآمد نہون اور حواس مین صفائی بیداری پر قوی ہو نیند کم آتی ہو سن اول مین بالونکے نکلنے مین جلدی ہو اور بالونمین مضبوطی اور سیاہ رنگ ہونا گھونگھر والے ہونا اور صلع کا جلدی آجانا اور سر کا لمس گرم رہے اور سر مین خشکی کے ہمراہ سرخی نمایان ہو اور آنکھونمین بھی ایسیطرح خشکی اور سرخی نمایان ہو ارادونمین بناوٹ اور اظہار اور جلدی انکے وقوع مین کرتا ہو فہم اور یاد رکھنا مطالب کا قوت کے ساتھ ہو افعال نفسانیہ مین سرعت کرتا ہو۔ دماغ حار رطب مزاج کے دلائل یہ ہین کہ اگر یہ مزاج اعتدال سے زیادہ دور نہو یعنے حرارت اور رطوبت کا زیادہ غلبہ نہو اسوقت رنگ چہرہ کا خوشنما اور رگین نمایان ہونگی اور لمس گرم اور نرم ہوگا اور فضول زیادہ ہون اور بخوبی نضج یافتہ اور بال بہت سیدھے مائل بہ شقرت صلع جلدی عارض نہوگا گرم اور تر ہو جانا ایسے دماغ کو جلدی عارض ہو جاتا ہو۔ اور اگر حرارت اور رطوبت دماغ کے اعتدال سے زیادہ دور ہو ایسا دماغ سقم اور امراض کا قابل زیادہ ہوگا اور زیادہ تر قبول کرنیوالا انکایات و ایذا ہاے حرارت اور برودت کا اور امراض عفنہ بھی قبول زیادہ کرتا ہوگا اور بسرعت ایسے امراض جو ہر دماغ مین پیدا ہونگے حواس اس شخص کے ثقیل اور مکدر آنکھین و نون ضعیف نیند پر صبر نہ کر سکے گا خوابہاے پریشان دیکھا کریگا بارد یابس مزاج دماغ کے دلائل یہ ہین کہ سر کا لمس سرد ہو رنگ اسکا بجھا ہوا رگین سر مین اور آنکھونمین پوشیدہ بال اسکے دیر مین نکلین رنگ بالونکا اصہب ہو صلع دیر مین پیدا ہو خصوصاً اگر یبوست اسکی برودت پر غالب نہو برودت سے اُسکو ضرر پہونچتا ہو بشرطیکہ ملوحت اور بورقیت نہو حواس اسکے جوانی مین صاف ہون جب سن اسکا زیادہ ہو جاے جلدی ضعیف ہو جائیگا اور پیری آجائیگی او تشنج کے آثار ظاہر ہو جائینگے او تعفن او تقبض اطراف سر مین ہو جلد ہوگا یعنے جھریان چہرہ پر جلدی پڑینگی اور شیخوخت اُسکو جلدی آجائیگی صحت جسمانی مین اسکے اضطراب ہوگا کبھی تو اسکا سر ہلکا اور مسامات کھلے ہوے اور کبھی برخلاف اسکے سر بھاری اور مسامات سب بند بارد رطب مزاج کے

دلائل یہ ہین کہ نیند ایسے آدمی کو زیادہ آتی ہو اور گہری نیند سے سوتا ہو حواس اسکے ردی اور خراب ہوتے ہین کسلمند اور بلید الطبع ہوتا ہو سر سے اسکے فضول دماغی زیادہ برآمد ہوا کرتے ہین اور ربطو صلاح یعنی دیر مین بالونکا گرجانا بھی اسی پر دلیل ہوتا ہو اور نزلات مین جلدی گرفتار ہوجانا بھی اسکی علامت ہے۔ اورام وغیرہ کے دلائل کو مفصلاً ہم آیندہ ذکر کرینگے

فصل پندرھوین علامات امراض سر کے

ہر ایک مرض کے علامات جدا جدا ہم بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ بات اور اسکے پہلے دلائل مزاج دماغ کا باب جو گذرا ہو بمنزلہ نتیجہ کے ہو اُن اصول اور قواعد کلیہ کیواسطے جو احوال سر پر استدلال کیواسطے ہم نے لکھا ہو اور واجب ہو کہ یہ دلائل بخوبی محفوظ اور یاد رہین تاکہ ہر باب مرض مین انکے اعادہ اور مکرر بیان کرنیکی حاجت نرہے اور جتنے ابواب امراض نواحی سر کے ہم بیان کرتے ہین سب جگہ یہی قواعد اور انکے نتایج کا لحاظ ہو سکے۔ پھر ہم اگر کسی جگہ کسی قاعدہ کا اعادہ کرینگے تو اس سے غرض ہماری یہ ہوگی کہ وہ ذکر اجمالی معین ہو اور پر کیفیت رجوع کرنیکی طرف انہین قواعد کلیہ کے اور ابواب مین جو آیندہ آتے ہین کہ جنمین ہم نے اقتصار کیا ہو انہین قواعد پر جنکو اسی باب مین ذکر کیا ہو اسیطرح واجب ہے کہ طبیب اپنے نفس کو اسکا خوگر کرے کہ قوانین کلیہ کیطرف رجوع کرے معالجات جزئیہ مین امراض سر کے۔ سوا ان قواعد کلیہ کے جنکو ہمنے قوانین کلیات کے باب مین بیان نہین کیا ہو اور خاص انکا بیان کرنا ابواب امراض جزئیہ مین واجب تھا۔ علامت سوء مزاج حار بلا مادہ کی یہ ہو کہ اسپر التہاب و گرانی کا نہونا دلیل ہوتا ہو اور سہر قلق حرکات مین اور تشویش تخائیل یعنے پریشانی خیالات کی اور غصہ کا جلدی آجانا آنکھونکی سرخی اور مبردات کے استعمال سے نفع پانا اور مسخنات سے ضرر پہونچنا علامت سوء مزاج بارد بلا مادہ کی یہ ہو کہ برودت کا سر مین احساس ہو اور گرانی سر مین نہو کسل اور سستی ہو چہرہ کا رنگ سپید اور آنکھ کا بھی رنگ سپید تحلیلات مین کمی ہو یعنی کیطرف میلان طبع زیادہ ہو مسخنات سے نفع پہونچے اور مبردات سے ضرر پیدا ہو۔ علامات سوء مزاج یابس بلا مادہ کی سر مین سبکی ہو استفراغات کے اقسام پہلے ہو چکے ہون نتھنے خشک رہین بیداری کی زیادتی اور غلبہ ہے۔ علامت سوء مزاج رطب بلا مادہ کی کسل اور فتور یعنے سستی ہے اور گرانی کمتر ہو اور دماغ سے جو رطوبات بہتے ہین انمین کمی ہو خواہ اعتدال انکی مقدار مین ہو اور نسیان مین افراط اور نیند کا غلبہ۔ امزجہ مرکبہ کے علامات یعنی وہ امزجہ جنکا سوء مزاج مرکب بلا مادہ ہو یہ ہو کہ دونون مفرد سوء مزاج کی علامات کو ملاکر اسکی شناخت کرین۔ حرارت کے غلبہ پر جو ہمراہ یبوست کے ہو سہر اور اختلاط عقل سے استدلال کرنا چاہیے اور جب سہر کا غلبہ ہمراہ اختلاط عقل کے ہوتا ہو پس کیفیت مشابہ اس مرض کے پیدا ہوتی ہو جو بنام جمود مشہور ہو اور بیشتر اسی طرف انجام اسکا ہوجاتا ہو۔ رطوبت کا غلبہ اگر حرارت کے ہمراہ ہو اسپر استدلال غلبہ نوم سے کیا جاتا ہو مگر یہ نیند ایسی نہین ہوتی کہ زیادہ بیہوشی آئے۔ اور برودت کا غلبہ اگر ہمراہ رطوبت کے ہو نوم نسیانی کا غلبہ ہوگا اور اس علامت پر تمام دلائل جو مرکب دلائل مفردہ سے ہون اور ہم بیان کرچکے ہین انکو بڑھالینا چاہیے۔ مواد صفراویہ کے غلبہ کی علامت یہ ہو کہ ثقل اور گرانی ہوگی مگر کم ہو اور لذع اور التہاب و احراق شدید ہو دونون نتھنے خشک رہین اور پیاس زیادہ لگتی ہو بیداری اور چہرہ کی زردی اور آنکھین بھی زرد رہین دموی مواد کے غلبہ کی علامت یہ ہو کہ گرانی زیادہ ہو اور کبھی ہمراہ گرانی کے ضربان بھی رہتا ہو اور چہرہ پھولا ہوا اور آنکھین بھی پھولی پھولی معلوم ہوتی ہین اور رنگ چہرہ کا بھی سرخ ہوتا ہو رگین بھری ہوئی اور ابھری ہوئی اور سبات بھی رہتا ہو۔ علامات مواد باردہ بلغمیہ کے یہ ہین کہ برودت محسوس ہو اور جو ایذا سر کو پہونچے زمانہ دراز تک رہے اور مزمن ہوجائے چہرہ اور آنکھ کی رنگت مین سرخی کم ہو اور زردی بھی کم ہو اور گرانی سر مین محسوس ہو مگر یہ گرانی مادہ بلغمی کی زیادہ ہوتی ہو اور اسکے ہمراہ کسل اور بلادت اور سبات اور نسیان بھی ہوتا ہو اور چہرہ اور آنکھ کا رنگ سربی ہوتا ہو اور زبان کا رنگ بھی اسیطرح کا ہوتا ہو۔ علامت مواد سوداویہ کی یہ ہو کہ گرانی کم ہو اور بیداری زیادہ ہو وسوسہ اور فکر فاسد تیرگی رنگ کی چہرہ اور آنکھ اور تمامی اعضائے بدنی مین ہو۔ علامت اورام حارہ کی تپ کا لازم ہونا اور غل اور ضربان اور درد اسقدر کہ آنکھونکی جڑون تک پہونچتا ہو اور اکثر یہ ہو کہ جحوظ عینین پیدا ہوتا ہو اور آنکھین ابھر آجاتی ہین اور اختلاط عقل اور سرعت نبض اور حرارت یعنے گرمی نبض مین ہوتی ہو۔ پھر اگر یہ ورم نفس جوہر دماغ مین ہو نبض مائل بطرف موجیت کے ہوگی اور اگر ورم حجابہائے دماغ مین ہو الم اور ایذا زیادہ ہوگی اور نبض مائل منشاریت کیطرف ہوگی۔ اورام بلغمی کی علامت نسیان و سبات اور گرانی کی کثرت اور نبض موجی ورم کا ڈھیلا ہونا اور چہرہ کا تہبج۔ اورام سوداویہ کی علامت سہر اور وسواس جسکے ہمراہ ثقل محسوس ہو اور نبض کی صلابت اور ہم نے اس مقام پر ان دلائل کا ذکر چھوڑ دیا جو قسم دلائل ضعف دماغ اور قوت دماغ کے واجب الذکر تھے اور علامات خلط غالب کے مذکور کرنیکے لائق تھے اور یہ ترک کرنا ہمارا ایسے دلائل کو جو امراض خاصہ اور آلی مراض کے ہین جو بشرکت پیدا ہوتے ہین فقط اسی نظر سے ہو کہ ہم نے اعتماد کیا ہے

اپنے اس بیان پر جو ہمنے علامات کا باب صداع مین بخوبی کیا ہو بس لازم ہو کہ یہی جگہ لغو اور زائل کیا جائے کہ وہی مقام مناسب اور لائق وارد کرنے ان امور کا ہو اب لازم ہو کہ ہم اور ابواب کیطرف رجوع کرین

فصل سولھوین قوانین علاج کا بیان

ہم جسوقت ارادہ کرتے ہین کہ استفراغ کسی مادہ کا کرین اور ہمکو دلائل سے یہ ثابت ہوجائے کہ خون کی کثرت ہو اور اس خون مین سیطرح کا نقصان نہین ہو۔ اور کوئی مادہ کیون نہو ابتداے علاج ہم سر روکی فصد سے کرتے ہین اور سر کی ان رگون کی فصد کھولتے ہین جنکو فن کلیات کے باب فصد مین ہم نے بیان کیا ہو جیسے عرق جبہہ و رانف یعنی پیشانی اور ناک کی رگ اور اطراف گوش کی رگین اور واجب ہو کہ ان رگونکی فصد سے جذب خون کا خلاف جہت درد مین ہو یعنی داہنی طرف کے درد مین بائین طرف کی فصد اور بالعکس پھر اگر امر عظیم ہو یعنی مرض مین شدت ہو اور خون کا غلبہ زیادہ ہو دولاج کی فصد بھی کر دیتے ہین فصد کیطرف ہماری توجہ (باوجودیکہ اور اخلاط بھی غالب ہوتے ہین) ابتداً اسواسطے ہوتی ہو کہ فصد استفراغ کلی ہے اور مشترک جملہ اخلاط کیواسطے ہو پھر اگر فقط مادہ خون کا ہو فصد تمام ہی کافی ہوجاتی ہو۔ اور اگر مادہ اور اخلاط کا ہو نظر کرینگے اگر یہ مادہ تمام بدن کی شرکت سے ہو اسکا تنقیہ عام سے استفراغ کرینگے اسکے بعد تنہا فصد سر کرنے سے تنقیہ خاص کرینگے اور استفراغات کی تدابیر جو مختص بتنقیہ دماغ ہین نہین استعمال کرینگے اور اس تنقیہ خاص کو اقدام اور تقدیم ہرگز نکرینگے مگر بعد استفراغ تمام بدنکے اگر تمام بدن مین خلط غالب ہو اور تنقیہ عام یا خاص اسیوقت ہم کرتے ہین جب معلوم ہوجائے کہ خلط مین نضج آچکا ہو اور نضج کی شناخت ان رطوبات کے مشاہدہ سے کیجاتی ہو جو خارج ہوتی ہین کہ نہ زیادہ رقیق ہون اور نہ زیادہ غلیظ اور گاڑھی ہون۔ اور اگر مرض اپنے زمانہ منتہی کو پہونچ گیا ہو اور ہمنے پیشتر سے مادہ کے انضاج مین کی ہو اور قبل پورے ہونے زمانہ منتہی کے مروخات اور نطولات اور ضمادات منضجہ سے تدبیر کر چکے ہون ایسی صورتمین استفراغ فقط مادہ سر کا غرغرہ سے کرینگے بشرطیکہ ہمکو بھیپڑے کے ماؤف ہونیکا خوف نہو اور نوازل جو مشترک غرغرہ سے ہین از قسم خلط لاذع نہون اور نہ از قسم خلط حاد کے ہون اور نہ وہ آدمی جو مریض ہو امراض ریہ مین مبتلا ہونیکا زیادہ قابل ہو اور اس مریض کو ممکن ہو کہ اپنے بھیپڑے کی حفاظت خراب شے کے نزول سے کرلے اور پھر یہ بھی شرط ضروری ہو کہ سر کی حالت ایسی ہو کہ اسکا اہتمام زیادہ ضروری ہو بہ نسبت بھیپڑے کے۔ ایضاً ہم مشمومات اور سونگھانے کی دوائین جو مفتح ہون اور جنسے چھینک پیہم آئے اور سعوط یعنی ناس اور نطولات یعنی سر پر تریڑیا بھی استعمال کرتے ہین تاکہ مواد سر سے کسی اور طرف جذب ہوجائین اکثر ہم سر مونڈنے کے بعد سر پر ایسے ادویہ کا لیپ کردیتے ہین جو محلل اسی خلط کے ہون کہ سر مین موجود ہو جسوقت ہمکو ان ضمادات سے فاسد کردینے مزاج دماغ کا خوف نہو اور ہمکو امید اسکی ہو کہ مادہ نضج پاچکا ہو اور اب اسکا دفع ہونا آسان ہو اور ان شروط کے بعد پھر بھی ہمکو استفراغات باردہ صناعیہ مین اسکا بچانا ضرور مدنظر رہتا ہو کہ مادہ رقیقہ کا اسہال اور مادہ غلیظہ کا حبس نہوجائے یعنی ایسا نہو کہ رقیق مادہ تو خارج اور غلیظ مادہ رکسے ہے اور اس غرض تک پہونچنے کی تدبیر ہماری یہ ہو کہ پہلے ہم تلیین اور نرم کرنا مادہ کا ملینات منضجہ سے کرکے بعد ازان استفراغ مادہ کا کرتے ہین اور جب استفراغ بذریعہ مسہل کے کرچکے پھر اسکے بعد ملین ادویہ کا استعمال کرتے ہین۔ اور ہم مریض کو جہانتک ممکن ہو اس سے بھی بچاتے ہین کہ استفراغ اور تنقیہ اخلاط حادہ مین جو باضطرار ادویہ حارہ دینے کی حاجت ہوتی ہو اور بعض اوقات مین بدون ایسے ادویہ مسہلہ حارہ دینے کے چارہ نہین ہوتا جیسے ایارج اور سقمونیا اور تربد ہمراہ اسطوخودوس کے پس بعد استعمال ایسی ادویہ کے ہم خوف کرتے ہین کہ سوء مزاج حار باقی نہ رہجائے بلکہ ہم کوشش کرتے ہین کہ ہرگز یہ گرمی ادویہ کی باقی نرہجائے اسکا تدارک ہم اسطرح کرتے ہین کہ ان ادویہ کے استعمال کے بعد جب اسہال ہوچکے غرغرہ وغیرہ کراتے ہین پھر ضماد ایسے لگاتے ہین جو حرارت ادویہ کو دفع کردین۔ اور ان ادویہ مسہلہ کے استعمال مین ہم یہ احتیاط کرتے ہین کہ مادہ مریض سے جب پورا اطمینان ہوجائے کہ دوا اسکی اسے دیجائیگی اس سے ضرور اسکو اسہال ہوگا اور استفراغ مادہ موذیہ کریگی۔ تاکہ یہ دوا ایسی نہو کہ اسکا کھلانا پلانا ایسے مریض کو سبب اسکے ہلاک و رفساد کا ہو۔ پھر اگر اخلاط مین نضج نہو تدبیر انضاج ہم کرینگے اور ہر ایک خلط کے مناسب جو تدبیر اسکی نضج پانے کی ہو پہلے اسی کا استعمال کرینگے چنانچہ اسے ہم آیندہ بیان کرینگے اور اگر اخلاط موذیہ سر مین کسی عضو سافل سے صعود کرکے آتے ہون خواہ تمام بدن سے وہ بخارات صعود کرکے سر مین پہونچتے ہون انکو بجانب خلاف کے ہم جذب کرتے ہین مثلاً اگر اسافل سے خواہ تمام بدن سے بخارات صعود کرتے ہون حقنہ اور حمولات کا استعمال ہم کرینگے اور اطراف بدنکی بندش بٹیونسے کرینگے خصوصاً پاؤن کی بندش ضرور کرینگے اور اس عضو خاص کا استفراغ کرینگے جس سے کہ صعود مادہ کا سر مین ہوتا ہو مثلاً اگر وہ عضو جس سے کہ صعود مادہ کا بطرف سر کے ہوتا ہو معدہ ہو ایارج فیقرا سے اور اگر طحال ہو پس جو دوا کہ مسہل مختص بہ طحال ہو اس سے اور اسیطرح

جو عضو ہو اسکی وہی خاص دوا تجویز کرینگے جو اسی عضو سے مختص ہو یہ وہی قوانین کلیہ علاج کے ہین دربارہ مواد امراض سر کے۔ اور جو مادہ کہ استفراغ اسکا کیا جا اور بوجہ استفراغ کے سوء مزاج پیدا ہو اسکا علاج ہم بالضد کرتے ہین منجملہ اس مقام کے جہان مواد مختلفہ اقسام رطوبات کے سر مین مشترک ہوتے ہین وہ جگہ ہے بنا برائے اصحاب کی کے یعنے جو لوگ داغ لگانیکے ذریعہ سے علاج کرتے ہین) کہ کنارے کی انگلی اور کلمہ کی انگلی یعنی خنصر اور سبابہ جتنی جگہ کو محیط ہو اسطرح پر کہ اگر ناک کے کنارے کسی انگلی کو گردش دین جہانتک مقدم انگلی سر کو چھوے وہی جگہ مقام مواد مشترکہ کا ہے یا اسکے ایک ڈورا جسکا طول کان سے دوسرے کان تک ہو وہ ڈورا جہانتک سر کے مقامات کو مس کرے وہی مقام مشترک ہے اور چاہیے کہ سر کے بال پہلے مونڈ ڈالین اب لازم ہے کہ ہم تفصیلی بیان طرق معالجہ کا کرین۔ خونکا مادہ اگر تمام بدن مین ہو اور سر مین بافراط یہ مادہ حاصل ہو گیا ہو اسوقت فصد سر رو کی کھولنی چاہیے اور اگر ابھی سر مین یہ مادہ پیدا نہوا ہو مگر قریب ہو کہ حاصل ہو جائے گویا کہ طریق حصول مین آ چکا ہو اسوقت اکحل کی فصد کھولنی چاہیے۔ اور اگر خوف حصول مادہ کا ہو قبل ازینکہ حاصل ہوا ہو مثلاً جذب اخلاط گرد پیش کے مقامات مین سر کے ہوا ہو کسی امر خارجی کیوجہ سے یا ضرب وغیرہ کے سبب سے اسوقت باسلیق کی فصد کرنی چاہیے اور اگر زیادہ جذب کرنیکا ارادہ ہو صافن کی فصد کرنی چاہیے۔ اور کعب سے اوپر ایک بالشت ساق مین حجامت کرنی چاہیے اور پاونکی رگونکی فصد کرنی چاہیے اور اگر کوئی اور عضو سر کی مشارکت ہو جو رگ کہ دونو مین مشترک ہے اسکی فصد کرنی چاہیے۔ اور اگر ارادہ یہ ہو کہ دونو عضو کا استفراغ کیا جائے اور مادہ بھی دونون عضو مین پہونچگیا ہو یعنی سر مین اور عضو مشارک سر مین مادہ پہونچگیا ہو اور اگر ارادہ جذب مادہ کا کسی خاص جانب مین ہو اور عضو مشارک کا استفراغ بھی اسکے ہمراہ مطلوب ہو اس رگ کی فصد کرنی چاہیے جو عضو متقدم کے مشارک ہو مرض بڑا مین اور یہ جذب مادہ خلاف جہت آمین واقع ہونا چاہیے پھر جسوقت کہ توجہ معالج کی تنہا خاص بطرف سر کے ہو یا اسکہ خون اول ہی مرض سے فقط سر مین ہو پس جو مرض حجاب ہائے خارجہ قحف سے ہو جیسے امراض جزئیہ کے ابواب مین ہم ذکر کرینگے یا اسکے درد محسوس ہو قریب شئون اور درد ہونیکے اور ارادہ طبیب کا یہ ہو کہ علاج خفیف کرے اسوقت حجامت قریب فقرہ اذن اور گردن کی کرنی چاہیے۔ اور اگر مادہ اندر زیادہ ڈوبا ہو اور امید اسکے کچھ آنیکی بطرف خارج قحف کے نہو اسوقت پیشانی کی رگ کی فصد کیجائے اور اگر درد پس سر مین ہو بعد اخراج خون کے جسطرح سے ہو یعنے فصد سے ہو خواہ حجامت وغیرہ سے ایسے ادویہ کے غرغرہ یعنی مسہلہ کا استعمال کرنا چاہیے جنمین ہلیلہ و دھماسہ داخل ہون اگر اسکی حاجت باقی رہے اور حقنہ ہائے مناسبہ کا استعمال کیا جائے۔ اور اگر مرض صعب ہو جیسے سکتہ دمویہ مثلاً اسوقت ودج کی فصد کرنی چاہیے منضجات کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مادہ بلغمی ہو پس امہات ادویہ جو انضاج مین بلغم کے مستعمل ہوتی ہین انکا عام اثر یہ ہونا چاہیے کہ انمین تلطیف اور تقطیع اور تحلیل ہو جیسے مرزنجوش اور ورق غار اور شیح اور قیصوم اور اذخر اور بابونہ اکلیل الملک شبت بسفائج افتیمون اور یہ دونون پچھلی دوائین مادہ سوداوی سے زیادہ خصوصیت رکھتی ہین اور حاشا اور زوفا اور فودنج اور سداب اور برنجاسف اور جسقدر کہ ادویہ ہمنے تحلیل اور انضاج کی جداول اور نقشہ جات مین کتاب ادویہ مفردہ کے لکھی ہین ادویہ ہائے حارہ سے۔ پھر اگر تحصیل تدبیر یعنے انضاج کا پیدا ہونا مادہ بلغمی اور مادہ سوداوی مین مختلف ہو پس اسطرح سے کرنا چاہیے جسکو آیندہ بیان کرینگے۔ اور یہ ادویہ منضجہ واجب ہے کہ انکے درجات حرارت اور دیگر خواص کے درجہ بدرجہ بڑھتے جائین بقدر زیادتی کیفیت مادہ کے اور کمیت اسی مادہ کے پھر اگر مادہ کی مقدار بہت ہو اور کیفیت بھی اسکی شدید ہو اور یہ حارہ کو ہم قوی کرینگے کہ چوتھے درجہ تک کی گرم دوا دینگے جیسے عاقرقرحا اور فربیون وغیرہ۔ ہان اگر غلیان مواد کا خوف ہو اور یہ امر اسوقت ہوتا ہے جب مادہ کثیر ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر زیادہ گرم ہو اسکا حجم بڑھ جائیگا اور تمدد مولم یعنی کھنچاؤ ایسا جو ایذا دہندہ ہے پیدا کریگا اور ورم بڑھائیگا پس ایسے وقت مین واجب ہے کہ ہم استفراغ شروع کردین اور تھوڑا مادہ خارج کر کے پھر باقی کا انضاج اور اخراج کرین۔ نہایت صواب تدبیر انضاج مین اخلاط خام اور نرم کے یہ ہے کہ علاج اور تدبیر ضماد کی ادویہ معتدلۃ التسخین سے ہو اور ہدو یعنی آرام دہی اور تعصیب یعنی بندش ہٹی کی کرین تاکہ بآسانی نضج پا جائے۔ اور اگر مادہ قلیل ہو خواہ کیفیت مین ضعیف ہو اسوقت ہم اقتصار انھین ادویہ پر کرینگے جنمین زیادہ گرمی نہو اور لطیف حرارت انمین درجہ اولی تک کی ہو اور مادہ کمیت اور کیفیت مین متوسط ہو تو ادویہ متوسط پر اقتصار کرینگے۔ اور اگر مادہ سوداوی ہو ان ادویہ پر ہم اقتصار نکرینگے بلکہ درجہ حرارت ادویہ کے یہانتک بڑھائینگے جبتک تخفیف مادہ کی زیادہ نہو جائے خصوصاً اگر سودا غیر طبعی ہو بلکہ احتراقی ہو بلکہ مادہ سوداوی کے انضاج مین ہمکو حاجت بطرف تلیین اور ترطیب کے بالضرورہ ہوتی ہے پھر اسکے بعد ایسے منضجات محللہ جنکی لطیف تحلیل درجہ دوم خواہ درجہ سوم تک ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ ملینہ

مذکورہ بالا کو جو زیادہ قوی نہوں اور مرطب کو ادویہ حارہ کے ہمراہ جو تقطیع اور تحلیل کریں ملا کر استعمال کریں جو مادہ گرم ہو اسکا انضاج یہ ہو کہ قوام اسکا مجتمع ہو اور تفتیح و تقطیع بھی کیجاے اور یہ فائدہ ان سرد دواؤں سے حاصل ہوتا ہو جو مرطب بھی ہوں اور ان میں جلا اور غسل کی بھی قوت ہو جیسے آب جو اور شیر گوسپند تازہ مگر دودھ کا استعمال اُس شخص کیواسطے مضر ہو جسکے دماغ میں ضعف ہو اور درد سر قوی ہو اور منضجات بھی وہی مستعمل کرنے چاہییں جنمیں یہی شروط پاے جائیں اور جو شامے ایسے استعمال کرنے چاہییں جنمیں برگ بید سادہ اور بنفشہ اور نیلوفر اور عصی الراعی یعنی لال ساگ اور تمام ترکاریاں سرد جوش دیگئی ہوں اور کل یہ اشیا ادویہ مفردہ کی جدول اور نقشوں میں لکھی ہیں دیا نپر ملاحظہ کرنا چاہیے اور ان دواؤں کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ بھی شریک کرنا ضرور ہو اگر مادہ مذکورہ میں کسیقدر غلاظت ہو بابونہ اور خطمی بڑھانی چاہیے اور اگر مریض کو بیداری عارض ہو اور مرکوز خاطر یہ ہو کہ بیدار نرہے پوست خشخاش کا اضافہ کرنا چاہیے یہ بھی واضح ہو کہ سرکہ جمیع مواد سے خصوصیت رکھتا ہو اور اسکی حدت تھوڑی سی چیز کے ملانیسے ٹوٹ جاتی ہو اور باوجود زائل ہونے تیزی کے قوت غوص اور سرایت کرنیکی جو سرکہ میں ہو باقی رہتی ہو اور جن دواؤں کے ہمراہ سرکہ کا استعمال ہوتا ہو انمیں یہ قوت بذریعہ سرکہ کے پیدا ہوتی ہو کہ وہ سب بخوبی کہ اندر بدن کے غواص ہو جاتی ہیں یہ تدبیر شرکت سرکہ وغیرہ کی جب ہے کہ مادہ گرم کے انضاج وغیرہ میں سرکہ پیاز اور دوسری چیزوں کو اختیار کرنا چاہیے گرم روغن جسقدر کہ قرابادین میں مذکور ہو چکے ہیں اور جنکی ساخت پھول اور کلی سے ہوتی ہو خواہ گرم گیاہ سے وہ روغن تیار ہوں وہ مادہ بارد کے نضج میں بکار آمد ہیں اور اگر برودت مادہ میں شدید ہو خواہ کیست اور مقدار زیادہ ہو کہ اسکی تحلیل بدشواری ہو سکے پس وہ روغن مفید ہوگا جو مجموع یعنی گوند کی چیزوں جیسے مصطگی وغیرہ خواہ گرم خوشبودار چیزوں جو افاویہ کہلاتی ہیں مثل لونگ وغیرہ سے تیار کیا جاے اور روغن اب عنبق اور نرگس و سوسن اور زعفران و رغار اور مرزنجوش اور ناردین اور زیتون جنمیں سداب طب یعنی ہری تازی جوش دیگئی ہو اور ترفودنج یا سرسوں یا اور بابونہ پکایا گیا ہو خواہ ایسی چیزیں جو قرابادین میں بیان ہوئی ہیں اور نفط بھی یہی خاصیت رکھتا ہو مگر روغن بلسان چونکہ زیادہ لطیف ہو بہت جلد تحلیل کرتا ہو اسوجہ کھلا اور مالش میں اسکا نفع زیادہ اسقدر نہیں ہو جیسا لائق اسکی قوت کے ہو ہم مادہ کا مقابلہ بذریعہ استفراغ بھی کرتے ہیں اور اسکو بجانب مخالف جذب کرکے بھی اسکے جوش اور تیزی اور ضرر کو دفع کرتے ہیں اور جذب جانب مخالف یہ ہو کہ ہاتھ خواہ پاؤں کیطرف اس مادہ کو جذب کرتے ہیں اور جذب پر بجانب مخالف اس ترکیب سے بھی اعانت ہوتی ہو کہ ہاتھ خواہ پاؤں کی مالش نمک اور روغن بنفشہ خواہ روغن بابونہ وغیرہ سے بحسب مزاج کے کریں ایسے وقت یعنی جسوقت تدبیر اصلاح خواہ دفع مادہ کی ہم کریں اگر کسی ریاضت کا استعمال کیا جاے وہ ریاضت ایسی ہوتی ہو جسمیں سر کو ہر گز حرکت ہمراہ بدن کے نہونے پاے اور فقط نیچے کا بدن متحرک ہو اور یہ ریاضت ایسی ہو کہ آدمی کسی رسی وغیرہ سے لٹکے خواہ کسی دیوار سے چمٹے اور لپٹے کہ اسکے بدن کے اوپر کے اعضا متحرک نہونے پائیں اور فقط پاؤنکو ہلایا کریں اور تعب ریاضت کا پاؤنکو پہونچایا کریں اور یہ ریاضت بعد استفراغ کے ہو اطراف کی مالش اور انکا اوپر سے نیچے تک مضبوط باندھنا بھی یہی فائدہ رکھتا ہو خصوصاً بروقت غذا دینے کے کبھی فقط سر کا تنقیہ ریاضت خفیفہ سے کیا جاتا ہو جیسے مالش اور زبان کا خوب مشت مال کرنا خواہ سونگھنا وغیرہ استعمال چھوٹو ناک کے خاص تنقیہ میں داخل ہو جیسا آخر تشریح غش میں کیا جاتا ہو جو تدبیر دونوں فائدہ پر مشتمل ہو کہ اسکا امالہ اور استفراغ مع نضج کے ہو جاتا ہو وہ یہ ہو کہ حقنہ اور حمول اور مدرات کا استعمال کریں اور پسینا نکالنے والی تدبیر کا بھی استعمال کریں برطبق مادہ اور قوت مریض کے اور سب اقسام تدابیر قرابادین میں مذکور ہو چکیں ہیں جو مسہل ایسے ہیں کہ انسے استفراغ سر کے مادہ کا بشرکت تمام بدن کے ہوتا ہو وہ یہ ہو کہ حب ایارج اور حب قوقایا اور حب اسطوخودوس کا استعمال کریں اور یہ ادویہ ان اخلاط سوختہ کے مناسب ہیں جسپر غلبہ مرار کا ہو اور باوجود غلبہ مرار کے وہ مادہ غلیظ بھی ہو جیسے وہ مادہ بلغمی جسمیں صفرا بھی شریک ہو اور اس سے زیادہ خیساندہ صبر یعنے ایلوہ کا ہو جو آب کاسنی اور شربت فواکہ اور شربت بنفشہ سے ملا کر تیار ہو اور جوشاندہ افتیمون وغیرہ کا اور انکی تقویت سقمونیا وغیرہ سے بحسب حال بدن اور خلو اسکا تپ سے خواہ تپ کا بذیں ہونا اور موجب سن اور قوت کے پس یہ ادویہ اخلاط صفراوی رقیق کے مناسب ہیں ایارج ارکاغانیس اور ایارج روفس اور ایارج لوغاذیا اور ایارج جالینوس اور وہ حب جو لاجورد اور خربق سے بنائی جائیں جیسا ہم ذکر کرینگے اخلاط غلیظ اور سوداوی کیواسطے مناسب ہیں اسیطرح جس دوا میں اسطوخودوس شریک ہو اور ایسے مواد کے مناسب ہے کہ سکنجبین اور تخم ترب اور شحم حنظل کے ذریعہ سے قے کرائیں اور خواہ اور ادویہ جو اخلاط غلیظ اور بالزوجت کو بذریعہ قے کے اخراج کر دیتے ہیں جنکی صفت ہم کر چکے ہیں اور ان سب کا بیان قرابادین میں بتفصیل ہو چکا ہو با اینہمہ ان دواؤں کے بھی چند طبقات ہیں پہلے طبقہ میں وہ دوا ہو جو ایارج اور تربد اور افتیمون اور غاریقون اور جند بیدستر سے مرکب ہو اسکے بعد طبقہ حبوب کبابہ کا ہو اسکے بعد ایارجات اسکے بعد

دونوں خربق یعنی سیاہ کٹکی واسطے خلط سوداکے اور سپید خربق واسطے خلط بلغم کے مگر خربق کے استعمال مین احتیاط بھی ملحوظ رہے اور ضعیف دوا سے ابتدا کرنا وجہ سے ہے تنقیہ مین اور بتدریج دوائے قوی کا استعمال کرنا چاہیے تاانیکہ حال مرض کا جانا جائے کہ زائل ہوگیا یا ابھی باقی ہے۔ رقیق مسہل سر کے تنقیہ کیواسطے شبیارات جو سب کبار سے بنائے جاتے ہین تاکہ تھوڑا سا وزن دوا کا فعل اسہال بقوت کرے اور دیر تک ٹھہرنا اسکا مضر نہو اور مکروہ دوا نہ دیجائے اور اس دوا کو استعمال کرکے سو رہین تاکہ حرکت اور بیداری سے اسکا فعل باطل ہوجا اور گویا قانون و خمیرہ اسکا صبر اور ایارج ہے اور بعد اسکے مصطگی واسطے تقویت معدہ شریک کیجاتی ہے اور ہلیلہ باین غرض شریک کرتے ہین کہ بخار حاد معدہ سے اٹھکر دماغ تک نہ پہونچے۔ اگر اخلاط صفراوی کے اخراج کیواسطے شبیارات کا استعمال کیا جا سقمونیا وغیرہ بھی شریک کرلیتے ہین اور کبھی استعمال سقمونیا کا صبر سے مرکب دوا کے ساتھ واسطے تنقیہ سر اور معدہ کے کیا جاتا ہے اور اگر مرض دماغ کا بشرکت معدہ کے مانع تسخین بافراط معدہ مین ہو ان ادویہ کے زیادہ معدہ مین ٹھہرنے اور زیادہ ہیجان لانے سے مادہ سے احتراز کرکے اسقدر ٹھہرنیوالی دوا کا استعمال کرینگے جو تمام اور کمال تنقیہ سے قاصر ہو اور اگر اخلاط بلغمی کے اخراج کا معین درکار ہو تو شحم حنظل اور زنجبیل سے استعانت کرینگے اور تربد اور اسطوخودوس کو شریک کرینگے اور اگر اخلاط سوداوی کے اخراج کا معین درکار ہو تو تھوڑی سی خربق سیاہ اور افتیمون اور بسفائج بھی شریک کرلینگے اور ایسے حبوب کے بہت سے نسخہ قرابادین مین مذکور ہین انکے منافع اور اختیار کرنا اسی مقام پر سے ڈھونڈھنا چاہیے خاص تنقیہ کرنیوالی سر کے مادہ کی ادویہ منجملہ انکے غرغرے ہین اور گویا کہ آبکامے سب قسم کے غرغرون مین مستعمل ہوتے ہین اور اگر اخلاط مراری صفراوی ہون انکے استفراغ اور تنقیہ مین غرغرونکا استعمال بخوف نزول ان مواد کے بطرف سینہ کے مناسب نہین کہ یہ مواد اولا تو خود تیز ہوتے ہین اور بوجہ آمیزش ان ادویہ کے حدت انکی اور زیادہ ہوجاتی ہے اگر یہ ادویہ گرم ہون اسلیے کہ ادویہ ملطفہ صفراوی مادہ کی ترقیق اور تلطیف کرتی ہین اور معتدل مزاجکی دوا سے کچھ اثر مترتب نہین ہوتا اگر غرغرہ کے طور سے مستعمل ہو اگر اسطرحکی کوئی دوا اس قسم کی کسیقدر نافع ہو تو سکنجبین بزوری ہمراہ کاسنی کے تنہا خواہ سکنجبین عنصلی جو بشرکت سقمونیا اور آب لبلاب اور زلال آلو بخارا اور شربت بنفشہ اور زلال تمرہندی کے بنائی جائے خواہ اور چیزین قائم مقام انکے ہون اگر اخلاط مراری غلیظ ہون غرغرہ مری اور صبر سے خواہ سکنجبین بزوری اور سکنجبین عنصلی ہمراہ ایارج کے کرنا چاہیے اور اس دوا کو سقمونیا اور تھوڑے سے تربد سے قوی کرکے استعمال کرین اور زیادتی وزن سقمونیا اور تربد کی مناسب نہین ہے اگر اخلاط بلغمی غلیظ ہون ان ادویہ پر شحم حنظل اور زنجبیل اور اسطوخودوس اور تربد اور ایارج اکاغانیس اور قوسطوس کا اضافہ کرتے ہین اور کبھی احتیاج ہوتی ہے استعمال خردل یعنے رائی کی اور عاقرقرحا اور فلفل سفید مصطگی کے جو واسطے قوت بڑھانے ادویہ کے شریک کیجاتی ہے اگر اخلاط کی قوت مین شدت نہو اسیطرح کبھی عاقرقرحا کے ہمراہ فلفل اور زنجبیل اور درج ترکی بلکہ مویز منقے وغیرہ بھی چباتے ہین چھینک لانیوالی دوائین جنکو عطوسات کہتے ہین اخلاط مراری کیواسطے سرکہ کا بخار جسمین تھوڑی سی سقمونیا بھی شریک ہو اور قطاع ترش کا سونگھنا بھی بشرطیکہ اسکی بو تیز ہو اور بلغمی مواد کیواسطے کندش یعنی نکچھنی اور فلفل اور پیاز اور لہسن اور حرف اور رائی اور گرم مزاج کیواسطے تخم پیاز خواہ اور جو چیزین قائم مقام اسکے ہون اور کبھی ان دوائونکی ترکیب سے ضمادات اور طلا بنا کے کنپٹی پر رکھے جاتے ہین ناس کی دوائین چند قسم کی ہین بعض ادویہ سے تبرید اور ترطیب مقصود ہوتی ہے اور بعض ادویہ سے تحلیل مادہ کی اور بعض قسم ناس سے تقویت۔ اگر استعمال سعوطات محللہ کا واسطے تقویت کے کیا جائے انکا استعمال بتدریج کرنا چاہیے اور مرتبہ اول مین روغن گل خواہ لبن کے ذریعہ سے استعمال کرنا چاہیے اور دوسری مرتبہ آب برگ چقندر وغیرہ اور تیسری مرتبہ آب مرزنجوش وغیرہ اگر مبدا مادہ بخارات کا معدہ ہو پس جوہر خلط مین تامل کرنا چاہیے جو معدہ مین پیدا ہوا ہے اور اسکی شناخت ان قواعد سے کرنی چاہیے جو باب امراض معدہ مین آئندہ مذکور ہونگے۔ اور اسکے استفراغ کا طریقہ بھی وہین سے دریافت کرنا چاہیے اور اگر مادہ ایسا ہو کہ اسکے بخارات نہ نشین اور اسکے ریاح محتقن یعنے بستہ ہون اس مادہ کی تحلیل ایسے جوشاندہ سے واجب ہے جسمین شیح اور افتیمون اور حاشا وغیرہ وہ ادویہ جو مقامات مناسب مین اسی مادہ کے مذکور ہین داخل ہون اور روغن یاسمین اور غار مرزنجوش کا ٹپکانا کانمین بھی درکار ہے اگر جرم دماغ کی تقویت کا ارادہ ہو اور اخلاط مراریہ کے صعود کا منع کرنا بطرف دماغ کے مطلوب ہو کہ معدہ اور متصل معدہ کے اعضا سے بطرف دماغ کے چڑھنے نہ پائین ترش فواکہ کا کھلانا اس مراد کو پوری کریگا اور انار ترش خواہ سیب اور امرود اور انگور ترش خصوصا بعد طعام کے اس فائدہ کیواسطے کھلانا چاہیے۔ سدہ ہائے دماغ کا معالجہ ایسے نطول اور تریڑیسے ہمیشہ کرنا چاہیے جو تفتیح سدونکی کرین اور تریڑا

دینے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ اونچے سے پانی گرایا جائے کسی غرض کیواسطے تریڑا کیونکہ دیا جائے ایسے تریڑے کی قوت غوص اور سرایت کی بہت قوی ہوتی ہے اور سر کو وقت تریڑا دینے کے سیدھا رکھنا چاہیے تاکہ پانی کی دھار یافوخ اور سر کی گدی تک پہونچے پشت سر کے اوپر جہان سخت ہڈیان ہین۔ سدو نکا معالجہ چبانیوالی ادویہ اور حبوب اور شبیارات سے بھی ہوتا ہے اور محلل روغن بھی علاج سدو نکا ہوتا ہے اگر سبب الم اور اذیت سر کا ریاح معدہ کے ہون پہلے معدہ کو ریاح سے پاک کرے بعد ازان روغن بادام شیرین خواہ بادام تلخ لیسے جوشاندہ جسمین آب اصول اور حلبہ یعنی میتھی اور قرومانا وغیرہ جوش دیا جائے استعمال کرانا چاہیے اور روغن بید انجیر خیساندہ صبر کے ہمراہ بھی مناسب ہے اورام گرم کا علاج یہ ہے کہ معالجے کی ابتدا ایسی چیزون سے چاہیے جو حرارت کو فی الجملہ دفع کرین اور وہ ادویہ مذکورہ ہین کہ انکو سرکہ اور گلاب مین ملاکر استعمال کرنا چاہیے لیکن اگر ورم گرم مین درد شدید ہو اسوقت سرکہ کے استعمال سے احتراز واجب ہے اور ایسا ورم مین روغن گل سرد کیا ہوا بمقدار مناسب مفید ہوتا ہے مگر زائد مقدار مناسب نہین ہے اور اسمین تھوڑا سا سرکہ خواہ بہت سا ملاکر پیشانی اور سر مین لگایا جائے اور آب کوے سبز اور لونگ اور زعفران اور صندل اور شیاف مامیثا اور گل ارمنی اور عدس مقشر وغیرہ اور وہ جوشاندے جنمین قوابض باردہ پکائے جائین اور گرم سے قوی قابضات ایسے جنمین ترکیب ہوا از روے مزاج کے برودت سے جیسے جھاؤ وغیرہ اور جو دوائین کہ انمین برودت شدید ہو انسے پرہیز کرنا لازم ہے کہ انکے اجزا خشخاش اور افیون وغیرہ ہون مگر جسوقت کہ ایسی دواؤنکی حاجت شدید ہو خواہ درد بشدت ہو اور بابونہ سے قوت مخدرات کی اکثر باطل ہو جاتی ہے طول کے طور پر اگر مستعمل ہوتے کرنا امراض سر کے معالجہ مین کچھ مفید تدبیر نہین ہے ہان اگر بشرکت معدہ کے ہو اسوقت عمدہ تدبیرات سے قے بھی ہے جالینوس نے کہا ہے کہ صداع یعنے درد سر کی حاجت بطرف مخدرات مثل قولنج کے ہے اسلیے کہ قولنج کبھی اس درجہ شدت کو پہونچتی ہے کہ ہلاک کر دیتی ہے اور صداع اکثر اوقات ایسا شدید نہین ہوتا ہے اگر مواد مین حدت زیادہ ہو استعمال آب فواکہ مذکورہ کا کرکے پھر منضجات کا استعمال کرنا چاہیے جو واسطے مواد حارہ کے بیان ہو چکے بعد ازان ایسی چیزونکا استعمال کرنا چاہیے جنمین تھوڑی سی تحلیل کی قوت ہو جیسے وہ جوشاندہ جسمین کشک جو اور بیخ آس جوش دیجائے اور روغن بابونہ تازہ تنہا خواہ روغن گل ملاکر بموجب حدت مرض اور قوام مادہ اور برعایت قریب ہونے مرض کے منتہی سے خواہ دوری اسکی زمانہ منتہی سے استعمال کرنا چاہیے بعد ازان وہ جوشاندہ جسمین بیخ کرفس اور بیخ رازیانہ اور سبوس گندم اور تخم کرفس اور تخم رازیانہ اور میتھی اور خطمی اور اکلیل الملک اور اقحوان جو ایک قسم کا بابونہ ہے استعمال کیا جائے اور روغن کے اقسام سے روغن شبت وغیرہ تا اینکہ تحلیل مواد کا ہوجائے اور ایسے ادویہ ضمادات مرکب کرکے اور استفراغات ضروری ہین جب مادے کے ہین وہ ان تدبیرات سے پہلے کرلینی چاہیئین جسکے سر مین ورم صفراوی ہو اسکی غذا وہی چیزین ہین کہ جو سبک اور تر ہون اور ورم بارد کے معالجہ مین مثل اور اورام کے ابتدا استفراغ سے کرنی چاہیے اور اسکی دوائین وہ مستعمل کرنی چاہیے جسمین روغن بید انجیر اور روغن بادام تلخ اور فرفیون وغیرہ شریک ہو اور پینے کی دوائین جو مشہور ہین ایارج اصول کے نام سے اور ابتدا مین رادعات مین سے فقط روغن گل پر اکتفا کرنی چاہیے کہ اسمین ملطفات کی شرکت ہے جیسے حاشا اور فودنج و جند بید ستر ہر واحد بقدر نیم ماشہ کے خصوصا مرض لیٹرغس کیواسطے بعد ازان وہ منضجات جنمین ارخا اور قدرے تحلیل بھی ہو جنکا بیان ہو چکا ہے بعد اسکے اور قریب منتہاے مرض کے کل اقسام کے اورام باردہ مین اور حارہ مین مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے مگر بارد اورام مین مرخیات تامہ اور محللات قوی کا استعمال کرنا چاہیے خواہ وہ ادویہ جوشاندہ ہون یا ضمادات خواہ ازقسم روغن کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو کسی مرض مادی کی سر مین شکایت ہو اسکو شراب اور حمام مین زیادہ ٹھہرنے سے ضرر ہوتا ہے اور جسکے دماغ کے حجابون مین مرض ہو اسکو سرد پانی سے ضرر پہونچتا ہے فقط سوء مزاج کا معالجہ وہ چیزین جن سے تبرید حاصل ہو بقول اور روغن سرد کے اقسام سے کرنا چاہیے جیسے روغن گل اور روغن بید سادہ اور نیلوفر اور بنفشہ اور سب سے بہتر روغن گل اور روغن مغز کدو اور روغن تخم خشخاش اور بیشتر روغن بزر البنج کا بھی استعمال کرتے ہین جسوقت درد شدید ہو اور سب روغنون سے بہتر وہ روغن ہے جسمین زیت پخوکر زیتون خام سے ڈالا ہو اور اسمین نمکینی نہو اور جس چیز سے اسے پروردہ کرین اسکے پتے اسمین زیادہ پڑے ہون اور تر و تازہ ہون سرد ترکاری وغیرہ سب کی سب مفردات مین بالمفصل مذکور ہو چکی ہین جیسے کاہو اور خرفہ اور تراشہ کدو وغیرہ اور ایضا برگ بید سادہ اور برگ نیلوفر اور برگ مکو اور عصی الراعی یعنے لال ساگ اور حی العالم یا آب خیار اور آرد جو ہمراہ سرکہ کے اور گلاب اور کافور اور صندل اور اقاقیا اور لخلخہ روغن گل اور سرکہ سے کرنا چاہیے اس سے زیادہ ایسی دوا لخلخہ مین ڈالنی نہ چاہیے جو تخدیر اور بیہوشی روح مین پیدا کرے

اگر بروقت ضرورت شدید کے یہ بھی کہتے ہیں کہ سرکہ میں زیادہ تیزی اور تندی نہو اور سرکہ شراب میں ضرر زیادہ ہے ایضاً تحلخانہ لعاب اسبغول اور آب گشنیز خشک سا خواہ برگ گشنیز تازہ سے کرنا چاہیے ایسے سرد ضماد موخر دماغ میں جو مقام پیچھے کے اوپر کے گا ہے لگانا جائز نہیں اسلیے کہ یہ ضمادات نافع ہوتے ہیں بوجہ پہونچنے دماغ کے اس راہ سے جو یافوخ میں ہے خواہ بوجہ پہونچنے کے براہ درز اکلیلی کے۔ اگر پیچھے کیطرف پہونچیں اول تو خاص دماغ میں نہیں پہونچتی دوم جو مقام اگلے عصاب کا ہے اسمیں فساد پیدا ہوتا ہے منجملہ معالجات کے ایک معالجہ یہ بھی ہے سرد چیزیں خوشبو سونگھاتے ہیں اور ناس ایسے روغن کی دیتے ہیں خواہ ایسی ہی چیزوں سے عرق نچوڑ کر ناک میں ٹپکاتے ہیں غذا ان بیماروں کی مسور اور ریچ یعنی مونگ اور ساگ جو ایک خوشبو تی ہے اور بتھوا خواہ پالک اور طفشیل یعنے مسور بھنی ہوئی سرکہ میں پکائی جائے اور انہیں قبیل اور غذائیں اور یہی بقول اور ساگ اسکے بستر بیماری پر بجائے بچھونے کے بچھائے جاتے ہیں تاکہ سرد گھر میں سرد بچھونے پر جہاں شاخیں سرد مزاج درختوں کی مفروش اور گسترده ہوں اسکی جائے خواب ہو اور میں اجازت دیتا ہوں کہ آب برگ تلسی اور گل حنا بھی چھڑکیں اور مجھے گمان ہے کہ یہ تدبیر صائب ہے کہ مریض کے قریب شاہسفرم سو پانی چھڑکی ہوئی رکھی جائے اسیطرح سرد فواکہ اور یخ بستہ اور آب بستہ کے قریب مریض کا رہنا نافع ہے اگر ان اورام میں ہمراہ حرارت کے یبوست نہو بلکہ رطوبت بلا مادہ ہو اگرچہ یہ بات کم ہوتی ہے امراض دماغی میں اسوقت طلا ان فواکہ کے پانی سے کرنا چاہیے جنمیں قوت قبض کی ہو خصوصاً ابتدا اورام گرم میں اور سب مرضیا و دام دماغی کے حرکت نفسانی سے باز رکھے جائیں اور روشنی کیطرف بار بار دیکھنے آنکھ کے نہ پھیریں اور چمکتی ہوئی چیزیں اور خوشنما نہ دیکھیں اور سونگھنے کی تکلیف انکو نہ دیجائے بلکہ انمیں تخفیف ملحوظ رہے اگر سوء مزاج بارد ہو ایسے ضمادات اور شروبات جو گرم دواؤں سے مرکب ہوں استعمال کرنے چاہییں اور روغنہائے جاوا پرندوں کو ہو چکے خصوصاً روغن سلاب جو بہت گرمی پیدا کرتا ہے مستعمل رہے اور اگر اس روغن کی زیادہ تقویت مطلوب ہو فربیون کو اضافہ کریں دہن الغار اور مرزنجوش وغیرہ بھی مفید ہے اگر سوء مزاج بارد سوداوی ہو اور سودا طبعی خواہ بلغمی ہو اسکی تسخین اور ترطیب دونوں کرنی چاہیے اور اگر سودا احتراقی ہو اسوقت احتیاط رہے کہ جو چیز خشکی یا گرمی پیدا کرتی ہے اسکا استعمال نہونے پائے اور فقط مرطبات از قسم دودھ خواہ روغن کے اور نطول اور ضمادات اسی قسم کے استعمال کیے جائیں اور ایسی ہی غذائیں بھی کھلانی چاہییں پھر اگر ہمراہ برودت کے یبوست بھی ہو تدبیر میں ترطیب اور تسخین دونوں کا لحاظ رہے اور اگر ہمراہ برودت کے رطوبت ہو وہ غرغرے جاوا پرندوں کو ہو چکے استعمال کرنے چاہییں جنمیں نشف رطوبت یعنے رطوبت کا خشک کرنا بھی اور فائدہ حرارت کا بھی کرے اور انکا بیان جداول اور نقشوں میں ہو چکا۔ یہ بھی ایک عام قاعدہ ہے کہ تر چیزیں سر پر کسی چیز کی آڑ میں مستعمل ہوتی ہیں یعنے کپڑے وغیرہ میں لگا کر سر پر رکھی جاتی ہیں اسطرح پر کہ جرم کپڑے وغیرہ کا جلد سر اور جوہر دوا میں فاصل ہوتا ہے جیسا ہمنے بیان کیا ہے اور کسی قسم کی شئے ایسی جسمیں یہ تر چیزیں پکائی جائیں اختیار کیجاتی ہے خواہ کوئی چیز گوندھی ہوئی ہو یا کوئی کپڑا اونی تر کیا جائے کہ اس سے سر کو بطور ٹوپی کے چھپائیں اور اس تر دوا کا مقام دماغ تک پہونچنے کا مقدم سر ہو خواہ یافوخ کے قریب اور اگر تر چیز مثل دودھ کے ہو واجب ہے کہ اس سے سر کو آلودہ کرنے پر اکتفا نکریں بلکہ سر کو دھو ڈالیں اور خود اس دودھ کو اس مقام پر جہاں کپڑا وغیرہ بطور ٹوپی کے اڑھایا ہے بعینہ باقی نرہنے دیں اگر دیر تک باقی رہیگا متعفن ہو جائیگا بلکہ اسے لحظہ بلحظہ بدل ڈالیں اور بہتر یہی ہے کہ بعد سر کے بال تراشنے کے ایسی تدبیر کریں اسیطرح کل ضمادات اور مالش کی چیزیں بعد سر تراشنے کے استعمال کرنی چاہییں جن لوگوں کے سر میں بیماری ہو انکو غذا دینے کا اگر مادہ ہو پہلے اطراف بدن کی مالش کرنی چاہیے مگر سر کی جانب مالش خفیف ہو اور اسکی تقویت رادعات سے کرکے بعد ازاں بحسب مناسب وقت غذا دینی چاہیے جیسی مقدار مادہ کی ہو اور کیفیت مادے کی اوسیطرح اور تدبیر بھی کرنی چاہیے

مقالہ دوسرا اوجاع سر کے بیان میں

اور اسکے چند اصناف ہیں اور اس مقالے میں اڑتیس فصلیں ہیں

فصل پہلی صداع کے بیان میں

صداع سے مراد یہ ہے کہ اعضائے سر میں کسیطرح کا الم اور اذیت پہونچے اور سبب اس الم کے پہونچنے کا یا مزاج میں دفعتہ کوئی تغیر ہو جانے خواہ اختلاف مزاج میں دفعتہ حاصل ہو یا سبب الم کا تفرق اتصال پیدا ہونا اعضائے سر میں یا آنکہ تغیر مزاج اور تفرق اتصال دونوں جمع ہو کر سبب الم کے ہوں تغیر مزاج کی سولہ قسم جنکی تفصیل فصل دوسری تعلیم تیسری فن دوم کلیات میں بیان ہوئی اگر تغیر مزاج کا بوجہ رطوبت کے ہو سر میں اسکا اثر موجب اذیت نہیں ہوتا اسلیے کہ دماغ اصل میں خود ہی مرطوب ہے ہاں اگر رطوبت کسی مادے کے ہمراہ ہو اور اس مادے کو حرکت ہو کر تفرق اتصال پیدا ہو اسوقت یہ تغیر باعث الم و اذیت کا ہوگا تفرق اتصال کی کیفیت بھی کلیات کے فن میں بیان ہو چکی اور اسکے اقسام بحسب اقسام اسباب تفرق

اتصال فصل سولھوین جملہ دوم تعلیم اول فن ثانی مین مذکور ہوچکے اور یہ بھی ابھی مقام پر مذکور ہوچکا کہ دونون اسباب یعنی تغیر مزاج اور تفرق اتصال کا اجتماع ساتھ ہی اور ورام مین ہوتا ہی اور اورام کے اقسام بھی جسقدر ہین سب مذکور ہوچکے کہ وہ چار قسمین ہین اور یہ سب امور جیسے الم دماغی پیدا ہوتا ہی کبھی خاص جوہر دماغ مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی دماغ کی رگون مین اور کبھی اُن جھلیون مین جو استخوان قحف سے خارج ہین بوجہ ان علائق اور اتصال کے جو سب اعضاے دماغ مین ہین اور انکی تشریح مقام تشریح مین بخوبی ہوچکی پھر یہ سبب موذی کبھی ابتدا اسی عضو خاص مین ہوتا ہی اور کبھی بسبب شرکت دوسرے عضو کے جو اُس عضو کے شریک ہوتے ہین پیدا ہوتا ہی اور یہ عضو مشارک یا تو ایسا ہوتا ہی کہ پٹھے کی جڑین درمیان عضو مشارک اور دماغ کے پہونچتی ہین جیسے معدہ اور رحم اور حجاب اور دیگر اعضا جو ایسے ہین خواہ عضو مشارک مین اور دماغ مین رگونکی جڑین موجب اتصال ہوتی ہین جیسے قلب اور جگر اور طحال خواہ عضو مشارک کے قریب پٹھا شل اور اعضا کے ہوتا ہی جیسے ریڑھ کی ہڈی کے نیچے پٹھے کے موضوع ہی کہ اسکی آفت دماغ تک پہونچتی ہی خواہ عضو مشارک ایک جہت سے کسی اور عضو کا مشارک ہو اور دوسری جہت سے مشارک دماغ کا ہو جیسے مشارکت دماغ کی گردے سے اوجاع گردہ مین یا بوجہ مشارکت تمام بدن کے اذیت دماغ کو پہونچے جیسے حمیات مین اور جو الم دماغ کو فقط بمشارکت بعض اعضا ہوتا ہی اسکے دورے اور نوائب مطابق ادوار اور نوائب اسکے سبب کے ہوتے ہین جو عضو مشارک مین موجود ہی جیسے اگر صداع بشرکت معدہ کے ہو بروقت حدوث الم کے سر مین بھی اذیت پیدا ہوگی مثلاً اگر بوجہ انصباب مواد صفراوی کے معدہ مین کوئی الم پیدا ہوتا ہو خواہ اور قسم کے مواد کے انصباب سے بطرف معدہ کے یہ اذیت ہوتی ہو جب دورہ انصباب مادہ کا معدہ مین ہوگا اسوقت دماغ کو بھی خاص قسم کا الم عارض ہوگا اور جیسے دورہ اور تزید حمیات کے وقت دماغ کا الم بھی پیدا ہوتا ہو صداع کی تقسیم اور طرح سے بھی ہوتی ہی پس کوئی صداع کا سبب ایک صنف اسباب بادی یعنے خارجی سے ہوتا ہی جیسے صداع خمار کا جبتک صداع خمار باقی رہے اور اس دردسر کو زیادہ رسوخ اور ثبات ایسا نہو جائے کہ بعد زوال خمار کے بھی رہے خواہ وہ دردسر کو جو کسی گرم چیز کے کھانے وغیرہ سے پیدا ہو جیسا لہسن وغیرہ بعض قسم صداع کی وہ ہی جسکا سبب سابق ہوتا ہی دردسر پیدا اور جب دردسر پیدا ہوجاتا ہی جب وہ باقی رہتا ہی اور اسکی موجودگی سے پھر صداع بھی رہتا ہی ایک قسم کا صداع پہلے عرض کسی مرض کا ہوتا ہی بعد ازان خود مستقل مرض ہوجاتا ہی گو اصلی مرض زائل بھی ہوجائے اگر ایسا دردسر بعد حمیات حارہ کے باقی رہجائے امراض دماغی کے حدوث کی خبر دیتا ہی اور عجز طبیعت سے دفع کرنے مادے پر دلیل ہوتا ہی کہ تمام اور کمال مادے کو طبیعت بذریعہ رعاف وغیرہ کے دفع نہین کرسکتی خواہ اور امراض پر مخبر ہوتا ہی مثل سبات اور سکات اور جنون بعد استرخا اور صمم یعنی کری اور یہ دلالت بحسب جوہر مادہ صداع کے مختلف ہوتی ہی اقسام صداع کے ایضاً بنظر مقامات سر کے بھی ہوتے ہین اسلیے کبھی صداع سر کے ایک ہی جانب مین ہوتا ہی داہنے خواہ بائین اور ایسا دردسر اگر لازم اور بطور عادت کے ہو اسکا نام شقیقہ ہی اور کبھی دردسر مقدم سر مین ہوتا ہی اور کبھی موخر سر مین ہوتا ہی اور کبھی گرد تمام سر کے اور ایسا دردسر لازم اور معتاد ہو اسے بیضہ اور خودہ بھی کہتے ہین بنظر مشابہت اس ہتیار کے جس سے تمام سر پوشیدہ ہوجاتا ہی ایضاً صداع کا اختلاف بنظر شدت اور ضعف اور توسط کے بھی ہوتا ہی کہ بعض قسم کا صداع بہت شدید ہوتا ہی یہانتک اگر وہ دردسر کسی لڑکے کے یافوخ مین ہو جسکی ہڈی نرم ہی اسکو پھاڑ ڈالے اور درز مین شگاف پیدا کردے اور کوئی دردسر ضعیف ہوتا ہی جیسے اکثر لیثرغس مین دردسر میٹھا میٹھا ہوتا ہی اور ضعیف دردگرم کی بعض قسم لازم ہوتی ہی اور ایک قسم غیر لازم ہوتی ہی کبھی حس صداع کا سبب ضعیف ہی کسی شخص کو عارض ہوتا ہی اور محسوس ہوتا ہی اور بعض کو اسکی اذیت محسوس نہین ہوتی ہی محسوس اسکو ہوتا ہی جسکا دماغ قوی ہی اور جسکی حس دماغی ضعیف ہی اسے ایسے صداع کی مطلق حس نہین ہوتی ہی اور خلاصہ یہ ہی کہ جسکی حس دماغ قوی ہی اسے دردسر ادنی سبب مصدع سے پیدا ہوتا ہی اگرچہ وہ سبب کیسا ہی ضعیف کیون نہو اور حاصل یہ ہی کہ دماغ کا سریع القبول ہونا مصدعات سے یا بوجہ ضعف دماغی کے ہوتا ہی اور اسکا سبب کلیات مین بیان ہوچکا کہ ضعف دماغ تابع سوء مزاج کے ہی یا بوجہ قوت حس دماغ کے سرعت قبول ہوتی ہی پس ادنی سبب سے گو خفیف ہو متاذی ہوتا ہی ایضاً بعض اقسام صداع کے اور کچھ اعراض نہین ہوتے اور بعض قسم صداع کے اور اعراض پیدا ہوتے ہین جیسے صداع کی اذیت اور ضرر رسانی اور ورم پیدا کرنے اعصاب کی جڑون تک پہونچتی ہی پس تشنج پیدا ہوتا ہی خواہ اسکا ضرر معدہ تک پہونچتا ہی پس سقوط شہوت اور فواق یعنی ہچکی اور متلی اور ضعف ہضم وغیرہ پیدا ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ صداع مزمنی اور دیرینہ یا بلغمی ہوتا ہی یا سوداوی یا بوجہ ضعف سر کے

یا بوجہ ورم سخت کے جو شروع ہوا ہو خواہ ورم گرم جو سخت ہو گیا اور یہ قسم اکثر ہوتی ہے درد سر اور جمیع اعراض مین ایک در قسم کا اختلاف ہوتا ہے کبھی کوئی صداع یا غیر مسلم ہوتا ہے اور مسلم اُسے کہتے ہین جسکی تدبیر واجبی اور مناسب کا کوئی مانع نہو اور بعض قسم کا صداع غیر مسلم بلکہ ذو قرینہ ہوتا ہے یہ وہ قسم ہے کہ اسکی تدبیر مناسب کرنیکا کوئی مانع بھی ہو جیسے اگر درد سر کے ہمراہ نزلہ ہو کہ جو تدبیر واجبی صداع کی ہو سکے گرنہین نزلہ کو ضرر پہونچے ایضاً صداع کی تقسیم اور طرح سے بھی ہوتی ہے کہ بعض اقسام صداع کے صحیح مزاج کو عارض ہوتے ہین جسکے مزاج مین کسیطرح کا تغیر نہین ہے اور بعض اقسام صداع انھین لوگونکو عارض ہوتا ہے جو اور امراض اور انواع تغیرات مزاج مین گرفتار ہون بعض لوگ ایسے ہین کہ انھین استعداد صداع کی زیادہ ہے یہ وہ لوگ ہین جنکے سر مین ضعف اور جنکے اعضاء ہضم بھی ضعیف ہین کہ انکے سر مین بخارات ایسے پیدا ہوتے ہین کہ ان بخارات سے اخلاط مراری انکے معدہ پر گرتے ہین اسیوجہ سے صداع پیدا ہوتا ہے ایضاً بعض قسم کی چیزین کھانے پینے والی ایسی ہین جنسے صداع پیدا ہوتا ہے خصوصاً سلیخہ یعنی تج اور قسط یعنی کوٹ اور زعفران اور دارچینی اور رحاما اور جتنی ایسی چیزین ہین جنسے تبخیر پیدا ہوتی ہے گرم ہون خواہ سرد لیکن اگر ایک کے بعد دوسرے سے مخالف مزاج شے اول سے استعمال کیجاوے ایک دوسرے کی تبخیر کو باطل کر دیتی ہے پس منجملہ حار کے بعد منجملہ سرد اور بالعکس استعمال کرنے چاہیئین پھر اگر اذیت دہی ان اشیا کی بنظر کیفیت محض کے نہو بلکہ مقدار کی زیادتی سے تبخیر ہوتی ہو پس یہ تدبیر تعاقب مفید نہوگی یعنے چونکہ ایک کے بعد دوسرے کے استعمال سے مقدار کی زیادتی ہو جائیگی اور تبخیر بڑھ جائیگی اور ضرر پیدا ہوگا کبھی صداع بارد بوجہ احتقان حرارت کے فصل شتا مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی صداع اس جہت سے کہ شریان بخارات خبیثہ کو سر تک پہونچاتی ہے

فصل دوسری تفصیل مین اقسام اُس صداع کے جو سوء مزاج سے پیدا ہو

اب ایسا کلام کرنا چاہیے کہ اس مجمل بیان کی جو فصل اول مین گذر گیا ہے تفصیل کردے اور یہ تفصیل اولی ہے مجملاً مزاج کی یہ کیفیت ہے کہ مزاج گرم اور سرد اور مزاج خشک و تر مین کبھی ایسے آلام پیدا ہوتے ہین جنکا بیان قواعد کلیہ مین ہو چکا ہے اگرچہ خشک مزاج کو بنظر مزاج خاص کی ایذا دہی مین دماغ کی تاثیر بہت کم ہے اور مزاج رطب براہ رطوبت کے دماغ کو ایذا نہین دیتا ہے مگر یہ رطوبت جسوقت بوجہ کسی مادہ کے ہو کہ مادہ بوجہ رطوبت کے ایذا دہی کرے کہ اسمین تمدد پیدا ہو خواہ ریاح انھین کا کہ جبکے تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور گرم خشک مزاج خواہ سرد خشک یہ دونون بنظر کیفیت خاص کے ایذا دماغ کو دیتے ہین اور بوجہ حرکت کے کبھی جس سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اذیت دیتے ہین اور حار رطب خواہ بارد رطب مزاج سے کچھ اذیت دماغ کو نہین ہوتی نہ بوجہ حرارت اور برودت کے اور نہ بوجہ رطوبت کے مگر رطوبت اگر مادی ہو البتہ موذی ہوتی ہے مزاج حار کا سبب یا مادہ حار موذی ہے یا صفراوی یا مرکب ہے اور حدت پیدا کرتا ہے اور بوجہ کیفیت خاص کے التہاب پیدا کرتا ہے یا مادہ گرم کا سبب بخار گرم ہے یا سبب اسکا حرکت ہے جس سے تسخین پیدا ہو حرکت بدنی ہو خواہ نفسانی چنانچہ ہر ایک کے اقسام قواعد کلیہ مین بخوبی بیان ہو چکے سبب حرارت کا ملاقات آگ خواہ سوزش آفتاب کی ہو خواہ کسی گرم غذا کھانے سے یا کوئی دوا گرم کے استعمال سے یا قریب ہونا دماغ کا کسی ایسے عضو سے جو بوجہ مرض کے گرم ہو گیا ہو سرد مزاج کے اسباب اضداد اسباب گرم مزاج کے ہین اور انکا شمار ناظر کتاب ہذا بوجہ تقابل کے کر سکتا ہے اسباب مزاج یابس کے یا ایسی چیزین ہین خارجی جو خشکی پیدا کرین بوجہ تحلیل رطوبات کے خواہ بوجہ احراق اور جلانے کے جیسے باد سموم خواہ ایسی چیزین طبعی جنسے جمود رطوبت پیدا ہو خواہ امور عارضی جو دفعۃً عارض ہون خواہ رفتہ رفتہ عارض ہو کر غذا کو دماغ مین نافذ ہونے سے منع کرین اسوجہ سے اعضاء دماغی مین خشکی پیدا ہو خواہ مشروب چیزونکا استعمال ترک ہو خواہ رطوبت اصلی مین تحلل پیدا ہو خواہ اندرون جسم کے خشکی پیدا کرنے والی چیزین پیدا ہون بوجہ تحلیل یا استفراغ رطوبات کے یا اُن چیزونکی قوت مین تخفیف ہو جو غذا سے پیدا ہوتی ہین خشک ہو خواہ آپمین رطوبت کم ہو خواہ قریب ہونا ایسے اعضا کا جنمین خشکی عارض ہوتی ہے یا مشارکت دماغ کی ایسی اعضا سے حرکات بدنی اور نفسانی مین جو بافراط ہو اس سے تخفیف بطریق استفراغ اور تحلیل پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح جماع اور دار درا اور نزف الدم اور ریاضت قوی اور استفراغ ہر قسم کے کہ انمین سے وہ استفراغ ہین جو اعضاء سر مین پیدا ہون جیسے زکام اور نزلہ اور رعاف یعنی نکسیر اور کچھ آنا رطوبات کا بذریعہ سعوط اور چھینک لانیوالی دواے اور غرغرے منجملہ اسباب یبوست دماغ کے ہین مواد رطوبت کا منقطع ہو جانا اگرچہ بلا استفراغ ہے جیسے روزہ کا رکھنا خواہ ترک غذا کرنا خواہ مفقود ہونا غذا کا

فصل تیسری اقسام صداع کے جو بسبب تفرق اتصال کے ہوتا ہے

تفرق اتصال کبھی دماغ کے پردون مین عارض ہوتا ہے اور کبھی جوہر دماغ مین اور کبھی دماغی رگونمین اسی تفتت یعنی پارہ پارہ ہونا رگونمین پیدا ہو کبھی تفرق اتصال بوجہ حرکت بخارات اور ریاح کے ابتداً پیدا ہوتا ہے خواہ جب حرکت ریاح کو شدید ہو کبھی تفرق اتصال بسبب کسی خلط اکال یعنی شرانیوالی چیز کے پیدا ہوتا ہے

کبھی بوجہ چوٹ لگنے خواہ گر پڑنیکے خواہ کٹ جانیکے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہو اور جو تفرق اتصال اندرونی ہوتا ہو اکثر پھوڑا نہیں ہو اور بطور قرحہ کے باقی رہتا ہو اور سر میں اذیت دیتا ہو اور درد سر پیدا کرتا ہو اور ضربہ اور سقطہ کبھی ہلکا اور آسان ہوتا ہو کہ اسکا علاج ہو سکتا ہو اور کبھی اس درجہ کو پہونچتا ہو کہ دماغ بوجہ اسکے ہلنے لگتا ہو اور ہلاک کر دیتا ہو بعض اطبائے ہند نے ذکر کیا ہو کہ اکثر درد سر بوجہ پیدا ہونے کیڑوں کے اطراف سر میں عارض ہوتا ہو چونکہ وہ کیڑے حرکت کرتے ہیں اور اجزاے دماغ کو متفرق کرنیکے اور بوجہ اسکے کہ دماغ کو کھاے جاتے ہیں درد سر پیدا ہوتا ہو بعض لوگ حکماے ہند کے اس قول کو بعید از قیاس تجویز کرتے ہیں مگر اسکو بعید جاننا نچاہیے اسلیے کہ اکثر کیڑے درمیان مقدم اور اعلے خیشوم کے پیدا ہوتے ہیں پس یہ بھی ممکن ہو کہ نزدیک حجاب دماغ کے کبھی پیدا ہوں گو یہ امر بندرت واقع ہو مگر محال نہیں ہو

فصل چوتھی بیان میں صداع کے جو بوجہ ورم کے پیدا ہو

جس ورم سے درد سر پیدا ہو کبھی حجاب دماغ میں ہوتا ہو اگر یہ ورم گرم ہو سرسام حار اسکا نام ہو اور اگر بارد ہو لیثرغس کہتے ہیں یعنے نسیان اور کبھی ورم مرکب ہوتا ہو اور جس حال میں اس ورم کا مریض رہتا ہو اسکو سبات سہری کہتے ہیں اور کبھی یہ ورم سخت ہو جاتا ہو اور کبھی یہ ورم جوہر دماغ میں ہوتا ہو یا حار بلغمونی ہوتا ہو یا حمرہ یا بارد ہوتا ہو اور تفصیل جمیع اقسام کی بہت قریب آتی ہو اور یہ اورام اکثر اسطرح سے تحلیل پاتے ہیں کہ ناک کان وغیرہ میں پیپ خواہ صدید نکلتا ہو خواہ مادہ ورم مائی ہوتا ہو

فصل پانچویں بیان کیفیت عروض صداع مادی کا

مواد کے جمیع اقسام میں سے بعض قسم صداع کو بالذات پیدا کرتے ہیں اور بعض اقسام بالعرض صداع پیدا کرتے ہیں جو مادہ صداع کو بالذات پیدا کرتا ہو اسطرح پیدا کرتا ہو کہ دماغ کے مزاج میں تغیر پیدا کرے خواہ بالذات تفرق اتصال پیدا کرے اور تغیر مزاج میں دو طرح سے پیدا کرتا ہو یا بوجہ مجاورت اور قرب کے خواہ بوجہ تخلیف کے یعنے مادہ خود دفع ہو جاے مگر درد سر چھوڑ جاے مجاورت اسطرح سے ہوتی ہو کہ مادہ سر میں جو موجود ہو خلط حار ہو خواہ بارد کہ اسکی وجہ سے گرمی پیدا ہو خواہ سردی مگر ایسی گرمی اور سردی پیدا ہو کہ جسوقت خلط موذی دماغ سے نکلجاے پھر درد سر بھی پراگندہ خواہ فانی ہو جاے اور بعد اخراج مادہ کے کسیقدر زمانہ تک درد باقی نرہے اور جو مادہ بوجہ تخلیف کے صداع پیدا کرتا ہو اسکی یہ کیفیت ہو کہ جب اسکا مادہ دماغ میں پیدا ہو کر ثابت ہو جاے پھر اگر بذریعہ استفراغ وغیرہ کے وہ مادہ نکل جاے خواہ تحلل ہو جاے جب بھی کیفیت صداع کی باستواری باقی رہتی ہو مادہ کا سبب اسطے صداع کے بالذات ہونا بطور تفرق اتصال کے اسطرح پر ہوتا ہو کہ دماغ میں حرکت کرے اور آرے اور لذع پیدا کرے اور جوہر دماغ کو سڑاے جو مادہ بوجہ تحریک کے صداع پیدا کرتا ہو وہ اکثر ریاح کو برانگیختہ کرتا ہو خواہ مواد بارد جنمیں حرارت رہتی شامل ہو اور جو مادہ لذاع اور اکال ہوتا ہو وہ اخلاط گرم سے پیدا ہوتا ہو جو درد سر مادہ سے بالعرض پیدا ہوتا ہو جسوقت سدہ ورمی پیدا کرے کہ اسکے تابع تغیر مزاج پیدا کرتا ہو جیسا اوپر بیان ہوا اور اسکے تابع تفرق اتصال ہوتا ہو اسکی وجہ یہ ہے کہ جس مادہ کو طبیعت حرکت دے بوجہ دفع کرنیکے خواہ بوجہ اسکے کہ تمیز دے اور اسے بطور غذا کے تقسیم کرتی ہو اور یہ تحریک منافذ طبعی میں ہوتی ہو جسوقت وہ راہیں بند ہو جائیں طبیعت اپنے فعل سے باز رہیگی اور جب باز رہے اور فعل نکر سکے اسباب اور موانع سے مقابلہ کریگی کہ انکو ہٹادے اور مقابلہ کی وجہ سے منافذ میں تمدد اور کھچاو پیدا ہوگا اور تمدد سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہو سدے کبھی جوہر دماغ میں پیدا ہوتے ہیں اور کبھی ان رگوں میں جو کہ جوہر دماغ میں ہیں اور کبھی ان بطون میں جو جوہر دماغ میں موجود ہیں اور کبھی ان حجابوں میں جو دماغ میں ہیں اور سدے یا اخلاط کی لزوجت کے سبب پیدا ہوتے ہیں یا بوجہ غلاظت اخلاط کے یا بوجہ کثرت اخلاط کے اور لزوجت فقط بلغم میں پیدا ہوتی ہو اور غلاظت بلغم اور سودا دونوں میں پیدا ہوتی ہو اور بلغم بوجہ لزوجت اور غلاظت اور کثرت تینوں کیفیت کے سدے پیدا کرتا ہے اور سودا بوجہ غلاظت اور کثرت کے مورث سدہ کا ہوتا ہو اور صفرا فقط بوجہ کثرت کے سدہ پیدا کرتا ہو کیونکہ اسمیں غلاظت اور لزوجت نہیں ہوتی اسطرح خون بھی بوجہ کثرت کے سدہ پیدا کرتا ہو صداع جو بوجہ بحران کے پیدا ہو از قسم اس صداع کے ہو جو بسبب تحریک طبعی کے بطور دفع مادہ کے پیدا ہوتا ہو اور جو درد سر بعد ہضم طعام کے پیدا ہو وہ اس صداع میں داخل ہو جو بطور تمیز اور جدا کرنے طبیعت کے ہوتا ہو جس مادہ سے کسی عضو میں ایذا پیدا ہو اُسے قواعد کلیہ میں دیکھنا چاہیے کہ مذکور ہو چکا ہو مگر اسکے ملاحظہ کے وقت پہلے اس امر کو جان لینا چاہیے کہ وہ مادہ مدت سے پیدا ہو کر محتبس ہو رہا ہے یا بوجہ غذا امروزہ کے آج ہی پیدا ہوا ہو چنانچہ بعد ہضم کے کیموس ردی الجوہر اور بدکیفیت پیدا ہوتا ہو بوجہ کسی فساد کے جو نفس غذا ماکول میں ہو خواہ اس غذا کی ترتیب خوردش خواہ مقدار میں فساد ہو خواہ اسکے ہضم میں کسیطرح کا فساد پیدا ہو خواہ اور وجوہ فساد جو مقام غذا میں بیان ہو چکے فن کلیات میں اور ازین قبیل وہ صداع ہو جو لہسن اور پیاز اور رائی کی خورش سے پیدا ہو اور صداع خمار اور وہ صداع جو تناول سرد چیزوں کے سے پیدا ہو حرکات مواد کو جو اعضا میں ہوتے ہیں انکا بیان بھی قواعد کلیہ میں ہو چکا ہو یہ بھی منجملہ اُن چیزوں کے ہو جنسے

صداع پیدا ہوتا ہے اور ریح بوجہ تمدد اور کشش کے درد سر پیدا کرتی ہے اور تمدد اسوقت پیدا ہوتی ہے جب منفذ اور گذر ریح کا تنگ مخلوق ہو یا ایسی طرف نکاس چاہے ایک خاص وقت میں جو تنگ پیدا ہوا ہے اور وہ منفذ ریح کا غیر طبعی ہے بخارات سے بھی صداع پیدا ہوتا ہے یا بوجہ کیفیت بخار کے یا چونکہ بخارات اخلاط کے مقامات میں داخل ہو کر جگہ انکی تنگ کر دیتے ہیں پس اسوجہ سے اخلاط میں حرکت پیدا ہوتی ہے ریاح اور بخارات کبھی تمام بدن میں پیدا ہوتے ہیں اور خاص میں بھی کبھی پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بذریعہ سونگھنے کے خارج دماغ میں پہونچتے ہیں یا از طرف مسامات داخل دماغ میں پہونچتے ہیں اس سے درد سر پیدا ہوتا ہے اور ازین قبیل وہ صداع ہے جو بدبو سے یا خوشبو سے پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ریاح بلغمی اور بخارات بلغمی ثقیل ہوتے ہیں اور انکی حرکت بطی اور سست ہوتی ہے اور محتبس ہوتے ہیں اور ریاح سوداوی سے وحشت پیدا ہوتی ہے اور ٹھہرے ہوتے ہیں مقدار میں کم اور کیفیت میں بہت خراب اور اخلاط حادہ سے ریاح نہیں اٹھتے بلکہ بخارات پیدا ہوتے ہیں اور بخارات مادہ دموی کے خوشگوار ہوتے ہیں اور ضرر انسے کم پیدا ہوتا ہے اور مقدار انکی زیادہ ہوتی ہے اور صفراوی مادہ سے بخارات تیز اور جلتے ہوئے ہوتے ہیں یہ سب باتیں قابل یاد رکھنے کے ہیں

فصل چھٹی صداع شرکی کے اقسام کے بیان میں

جو درد سر شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہو انکی دو صورتیں ہیں یا بوجہ مشارکت مطلق کے ہو یا بجہت شرکت خاص کے مشارکت مطلق سے یہ مراد ہے کہ دماغ تک عضو مشارک کوئی شے جسمانی جزء کر کے نہ پہونچے بلکہ فقط اس عضو سے اذیت دماغ کو پہونچے اور مشارکت غیر مطلق یہ ہے کہ اس عضو سے دماغ تک ایک مادہ خلطی خواہ بخارات پہونچیں پہلی قسم یعنے مطلق شرکت کی مثال وہ صداع ہے جو تشنج اور کزاز اور تمدد اور ریاح اقرسہ اور اوجاع مفاصل میں خواہ نقرس اور عرق النساء قوی میں عارض ہوتا ہے اور کبھی حس کیفیت مشترک سے ایذا پیدا ہوتی ہے وہ کیفیت ساذج اور خالص ہوتی ہے خواہ کیفیات طبعی سے ہو یا غیر طبعی سے کہ غریب اور ردی ہو نہ اسکو منسوب بطرف حرارت کے کر سکیں اور نہ بطرف برودت کے جیسے کیفیات سمی زہر کے پس کبھی بعض اعضا میں ایک خلط سمی ہوتی ہے جسکا جوہر فاسد ہوتا ہے اور اسکی کیفیت کی برائی دماغ تک پہونچکر ایذا دیتی ہے اور کبھی موجب ایذا دہی مواد غریب ہوتا ہے کہ انکی طبیعت مخالف طبیعت جوہر دماغ کے ہوتی ہے اور انکی ایذا دہی کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ انمیں کوئی کیفیت شدید ہوتی ہے خواہ انکی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور کبھی ایذا دہی ایک مادہ غریب کرتا ہے جو بعض اعضا میں پیدا ہوا ہے اور اسکی پیدایش بھی غریب دور از طبیعت ہے اور فاسد بھی ہے جیسے اختناق رحم کا مادہ یا جسکو جماع کرنیکا زمانہ دراز گذرا ہو اور منی میں خواہ آلات میں رداوت پیدا ہو جائے خواہ مراق میں کوئی خلط ردی پیدا ہو یا اطراف میں کوئی خلط ردی پیدا ہو جائے اور کبھی کیفیت موذی کسی عادت پر چکی ہے بسبب حصول ایک مادہ موذی کے ہوتی ہے اور اسکی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ کیفیت معتاد جو چیز اطراف دماغ میں پائے اسکو فاسد کر دے یعنی جو مادہ جید اطراف میں پائے خواہ جو کچھ غذا سے جید سے دماغ میں پہونچتا ہے اسکو یہ کیفیت فاسد کر دے دوسری صورت یہ ہے کہ وہ کیفیت معتاد دماغ کو قابل مواد اور ردی کے کر دے اور قابل مواد ردی کے دو طرح سے کرتی ہے ایک تو یہ کہ دماغ کو قابل جاذب مواد کے کر دے مثلاً بوجہ اس کیفیت معتاد کے دماغ میں سخونت پیدا ہو جائے پس بوجہ سخونت کے مواد کو دماغ اپنی طرف جذب کرے دوسرے یہ کہ یہ کیفیت معتاد دماغ کو ایسا ضعیف کر دے کہ مقابلہ انصباب مواد کا دماغ نہ کر سکے پس چونکہ مادہ عضو ضعیف پر ضرور گرتا ہے انصباب مواد کا بطرف دماغ کے ہو جائے اور اصول کلی میں یہ بات مذکور ہو چکی ہے کہ جو عضو ضعیف ہو جاتا ہے جو مادہ اسکی طرف آتا ہے اسکو قبول کر لیتا ہے جو مشارکت دماغ کو تمام بدن سے پیدا ہوتی ہے یا کوئی کیفیت ایسی ہوتی ہے جو تمام بدن میں منتشر ہو یا کوئی مادہ تمام بدن میں پھیلا ہوا ہو جیسے حمیات میں ہوتا ہے اور صداع بحرانی اسی قسم میں داخل ہے جسوقت حمیات حادہ میں درد سر کی شدت ہو یہ شدت علامت ردی ہے بلکہ قاتل ہے اگر اسکے ہمراہ علامت ردی بھی ہوں اور تنہا درد سر میں شدت ہو بحران رعاف پر دلیل ہوتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ قے پر دلیل ہوتی ہے جو اعضا مشارک دماغ کے ہیں سب سے اول اور سب سے ادنی اور مناسب معدہ ہے اسلیے کہ معدہ میں اخلاط کا فضلہ باقی رہتا ہے خواہ اسمیں اخلاط پیدا ہوتے ہیں یا معدہ پر صفرا بطور دورہ کے خواہ بلا دورہ گرتا ہے یا امراز خلط معدہ کے ہوتا ہے اسطرح کہ انصباب مرار کا وعار غلیظ سے سوائے رقیق کے بطرف معدہ کے ہوتا ہے جسطرح کہ مفصلاً باب معدہ میں مذکور ہو گا یہ کہ معدہ میں احتباس ریاح کا ہوتا ہے یا معدہ سے بخارات اٹھتے ہیں پس صداع پیدا ہوتا ہے بخار اور اسکے درد سر پیدا ہوتا ہے اور برودت اسے بسرعت عارض ہوتی ہے اسلیے کہ اسکے اطراف میں تخلخل پیدا ہوتا ہے رحم بھی ایسا عضو ہے جسکو دماغ سے شرکت قوی ہے اور مراق کو مشارکت دماغ سے

ہے اور جگر اور طحال اور حجاب اور گردے اور تمامی اطراف بدن کے اور جانب پشت کے پہلے مشارکت دماغ کی وہ جھلی ہے جو استخوان قحف کو ڈھانپے ہوئے ہے اکثر صداع شرکی بروقت انتقال مادہ کے اور ورام اعضائے اندرونی سے ہوتا ہے جو مشارک دماغ کے ہین جسوقت ان مواد کو حرکت ہو

بیان عام ان علامات کا جو اقسام صداع پر دلالت کرتے ہین اور انکے اقسام کا

جو درد سر اسباب خارجی سے پیدا ہوتا ہے جیسے ضربہ اور سقطہ اور ملاقات اشیاء گرم خواہ سرد خواہ سموم گرم جلنے خشکی پیدا ہو یا ریاح تیز خوشبو ہون یا بدبو خواہ احتقان یخ کا ناک اور کانمین ایسے اسباب صداع پر استدلال انکے وجود خارجی سے ہوتا ہے اگر انکے وجود سے غفلت ہو جائے انکے آثار سے استدلال کرنا چاہیے جسطرح ہم بیان کرتے ہین اور جو درد سر بوجہ ضعف دماغ کے ہوتا ہے اسپر دلیل یہ ہے کہ تھوڑے سبب سے اسکا ہیجان ہوتا ہے اور حواس مین کدورت اور افعال دماغی مین آفت بھی اسکے ہمراہ ہوتی ہے اور جو درد سر قوت حس دماغ سے پیدا ہوتا ہے اسپر دلیل یہ ہے کہ دماغ بہت جلد اثر قبول کرتا ہے ادنی سبب کا جو دماغ مین محسوس ہو خواہ آواز ہو خواہ سونگھنے کی چیز ہو خواہ سوا انکے اور اشیاء مگر حس دماغ ذکی ہوتا ہے کند نہین ہوتا اور مجاری دماغ کے پاک صاف ہوتے ہین اور افعال دماغی مین کچھ آفت نہین ہوتی جو صداع تمامی اسباب مادی سے پیدا ہوتا ہے اسکے تمام اقسام مین گرانی سر مین موجود ہوتی ہے اور نتھنے مین تری بھی ہوتی ہے اگر مادہ تیز ہو باوجود ثقل کے سرخی اور حرارت بھی ہوتی ہے خصوصا جو مادہ غلیظ ہے اور کبھی اسکے ہمراہ ضربان اور دھمک بھی ہوتی ہے مگر رطوبت منخر کی بشرطیکہ مادہ غلیظ ہو کم ہوتی ہے اور ناک کا خشک ہونا ایسے صداع مین دلیل اسبابکا نہین ہے تاکہ مواد نہین ہے بشرطیکہ ثقل اور گرانی موجود ہو صفراوی مادہ لذع اور حرقت شدید سے خاص ہے اور نخس یعنے چبھنا کانٹو نکا ایسا بھی ہوتا ہے اور یہ امور بہ نسبت اور مواد کے صفراوی مین زیادہ ہوتے ہین اور نتھنے بھی خشک ہو جاتے ہین اور پیاس اور بیداری اور زردی رنگ کی اور گرانی آنکھ مین کم ہوتی ہے اور مادہ بارد پر دلالت لون سے اور درد کے مزمن ہونیسے اور لون یعنی رنگ سے بھی ہوتی ہے اگر یہ امتلاء اخلاط بوجہ تخمہ کے ہو اسپر دلیل سقوط اشتہا اور کسل ہوتے ہین اور مادہ رطب سرد ہو خواہ گرم اسپر سبات دلالت کرتا ہے بلغمی اور سوداوی مادہ سے دماغ کو الم نہین پہونچتا ہے اور یابس مواد کے ہمراہ ثقل کم ہوتا ہے اور بیداری زیادہ ہوتی ہے اور سر مادہ التہاب سے خالی ہوتا ہے اور فکر فاسد زیادہ ہوتی ہے اور رنگ مین تیرگی پیدا ہوتی ہے کبھی استدلال ہر خلط پر چہرہ اور آنکھ کے رنگ سے کیا جاتا ہے اور کبھی اگر قلیل مادہ ہو اس دلالت مین اختلاف ہوتا ہے اسکا سبب یا دفع ہونا خلط سوداوی کا بطرف عمق اور اندرون کے خواہ عمق مین محتقن ہونا یا جذب ہونا مواد حادہ سے آنکھ اور چہرہ کیطرف بوجہ درد کے ایسے مواد کا جو سرد ہون اور موجب درد کے نہون اسلیے کہ درد کا قاعدہ ہے جب کسی عضو مین پیدا ہوتا ہے بطرف اس عضو یا قریب کے جذب مواد کرتا ہے اور اگر ایسے وقت بطرف عضو کے خون کا جذب ہوتا ہے اور کبھی سوا خون کے اور خلط کا بھی جذب ہوتا ہے جو درد بوجہ ریاح کے پیدا ہوتا ہے اسمین گرانی کم ہوتی ہے اور تمدد زیادہ ہوتا ہے اور کبھی تمدد کے ہمراہ نخس اور چبھن بھی ہوتی ہے اور کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اکال مادہ جو عضو کو کھائے لیتا ہو اور ثقل ریحی مین ہرگز نہین ہوتا ہے کبھی صداع ریحی اور بخاری پر دوی اور طنین بھی دلالت کرتی ہے اور شیرا دواج مین پری پیدا ہوتی ہے اور اکثر صداع ریحی مین انتقال درد کا ایک مقام سے دوسرے مقام تک ہوتا ہے اور جسوقت بخارات بکثرت اٹھتے ہین ضربان شرائین مین بشدت پیدا ہوتا ہے اور تخیلات فاسد دماغ مین پیچیدہ ہوتے ہین اور اسکے ہمراہ سدر اور دوار بھی ہوتا ہے جو صداع مزاج ساذج یعنے بلا مادہ سے ہوتا ہے اسکی علامت احساس اسی مزاج خاص کا ہے مع عدم ثقل اور گرانی کے جو مادہ مین ہوتی ہے اور نیز خشکی ناک کی بھی صداع ساذج مین ہوتی ہے اسلیے کہ خشکی بینی کی ایسے صداع سے بہت مناسب ہے حرارت مزاج سے اگر صداع پیدا ہو مریض کو خود اور نیز جو شخص اسکے سر کو چھوے حرارت اور التہاب محسوس ہوگا اور سرخی چشم بھی موجود ہوگی اور سرد چیزونسے نفع ہوگا سرد مزاج سے اگر درد سر پیدا ہو پس حکم برعکس اول کے ہوگا اور چہرہ ایسے بیمار کا لاغر نہوگا اور نہ رنگ مین سرخی اور نہ درد مین افراط ہوگی اگرچہ درد مزمن ہو خشک مزاج کے صداع پر دلیل یہ ہے کہ اس سے پہلے کسیطرحکا استفراغ خواہ ریاضات خواہ بیداری بکثرت یا اور اقسام کے درد ہو چکے ہونگے اور انواع رنج اور غم کے بھی اس پر مقدم ہوتے ہین اور یہ بھی اس صداع کا خاصہ ہے کہ جب کوئی بات ان امور مذکورہ بالا سے پھر پیدا ہوگی زیادتی درد کی بھی اسکے ہمراہ ہوتی ہے جو صداع بوجہ مشارکت کسی عضو کے پیدا ہوتا ہے اسکا پیدا ہونا اور جاتا رہنا اور شدت اور ضعف سب امور بطور اسی عضو کے ہوتے ہین جسکی شرکت سے یہ درد پیدا ہوا ہے اور جسقدر الم اس عضو کو پہونچتا ہے خواہ اسکا الم باطل ہوتا ہے اسیقدر شدت اور خفت

صداع مین بھی ہوتی ہو اور اگر بشرکت نہو آفت تمام افعال دماغ مین ہوگی جیسے آنکھ کے تاریکی اور سبات اور ثقل دماغ اور تمام اعضا کا حال اچھا ہوگا اگر آفت نفس حجاب دماغی مین ہو اور آفت بھی قوی ہو اسپر دلیل یہ ہوتی ہو کہ آنکھونکی جڑ تک الم پہونچتا ہو اور اگر آفت باہری جھلی مین ہو یا اور کسی مقام مین آنکھون تک الم نہ پہونچےگا اور جلد کے چھونے سے درد پیدا ہوگا جو صداع بمشارکت معدہ پیدا ہوتا ہو اسپر دلیل ہو کرب و غشی کا پیدا ہونا اور غشی کے ساتھ اشتہا مین کمی خواہ بطلان اشتہا اور ہضم کی خرابی خواہ کمی یا بطلان ہضم بعد وجود دلائل مذکورہ سابق کے اور اگر معدہ پر انصباب مرار کیوجہ سے صداع عارض ہو بروقت خلوے معدہ کے ایسی درد سر مین شدت ہوتی ہو خواہ نہار منھ سونے سے یہ درد زیادہ ہوتا ہو کبھی صداع بسبب کسی ایسی چیز کے پیدا ہوتا ہو جو خاص دماغ مین ہو اسکی وجہ سے معدہ مین یہ کیفیات پیدا ہوجاتی ہین اور یہ آفات معدہ مین عارض ہوتی ہین بشرکت دماغ کے اور ایسی صورت مین ابتدا مرض کی معدہ سے نہین ہوتی ہو گو بعد ماؤف ہونے معدہ کے پھر صداع بوجہ فساد معدہ کے بھی پیدا ہوتا ہو لہذا واجب ہے کہ بخوبی غور کر لیا جاے کہ جو صداع بشرکت معدہ کے ہو ابتدا مرض کی سر سے ہو یا معدہ سے اور دونون عضو کا حال دریافت کرکے علاج مین دست اندازی کرنی چاہیے کہ احداث مرض اس عضو سے ہوگا جو سابق سے ماؤف ہو دماغ ہو خواہ معدہ۔ معدہ کے سابق ہونے پر کبھی بوجہ اختلاف حال ہضم اور اختلاف حال خلوے معدہ اور امتلاے معدہ سے استدلال کیا جاتا ہو اسلیے کہ الم معدہ کا اگر بوجہ صفرا کے ہوگا بروقت خلوے معدہ کے ہیجان الم کا ہوگا اور اگر بوجہ کسی خلط بارد کے ہوتا ہو حالت گرسنگی مین کم ہوتا ہو اور بھوک سے اسمین سکون پیدا ہوتا ہو اور شیر بوجہ جوع کے ایک بخار کا ہیجان ہوتا ہو کہ اس سے اذیت پیدا ہوتی ہو مگر باینہمہ کچھ کھانے سے اس الم مین تسکین تمام جمیع امور مین پیدا نہین ہوتی اور کبھی شاذ و نادر کھانے سے تسکین بھی پیدا ہوجاتی ہو پھر بھی التہاب و سوزش اور ڈکار سے ان دونون قسمون مین تفرقہ کیا جاتا ہو ڈکار کو جن امور پر دلالت ہو اپنے مقام خاص پر اسکا بیان آتا ہو اسیطرح ان دونون قسم مین تفرقہ بوجہ ان علامات کے کیا جاتا ہو جو باب معدہ مین مذکور ہونگے کبھی اسپر استدلال اُس شے سے بھی کیا جاتا ہو جو قے مین برآمد ہوتی ہو اور اختلاف صداع کا بروقت وارد ہونے کسی شے کے معدہ پر بھی اس قسم پر دلالت کرتا ہو اکثر لوگ ایسے ہوتے ہین کہ انکے معدہ پر صفرا یا سودا گرتا ہو پھر اگر درد سر مین شدت ہو اور کچھ کھالین صداع مین تسکین پیدا ہوتی ہو اسباب سے بھی یہی ثابت ہوتا ہو کہ یہ صداع بمشارکت معدہ کے ہو اکثر یہ صداع جب شروع ہوتا ہو جزو مقدم یافوخ سے شروع ہوتا ہو اور کبھی وسط یافوخ کیطرف جھکا ہوا شروع ہو کر بعد ازان نیچے اُترتا ہو جو صداع بشرکت جگر کے ہوتا ہو داہنی طرف کو مائل ہوتا ہو اور طحال کی شرکت سے درد سر اگر ہو بائین طرف مائل ہوگا اور جو صداع بشرکت مراق کے ہو آگے کیطرف زیادہ مائل ہوگا اور جو بشرکت رحم پیدا ہو عین وسط یافوخ مین ہوگا اور اکثر یہ درد سر بعد ولادت خواہ اسقاط یا احتباس حیض خواہ کمی حیض کے پیدا ہوتا ہو شناخت اس صداع کی جو بوجہ پیدا ہونے کیڑونکے دماغ مین بموجب قول حکماے ہند کے عارض ہوتا ہو یہ ہو کہ اکال اور اسوقت دماغ مین بوے بد آتی ہو اور درد سر مین شدت بروقت متحرک ہونے کیڑونکے پیدا ہوتی ہو اور بروقت ساکن ہونے دود کے درد بھی ساکن رہتا ہو اور جو درد سر بشرکت گردہ اور اعضاء پشت کے ہوتا ہو وہ مائل بطرف پشت کے زیادہ ہوتا ہو اور جو صداع بوجہ مشارکت اوجاع اور اعضا کے ہوتا ہو جسوقت اس عضو کے درد کا ہیجان ہوتا ہو اُسی وقت اسکی بھی زیادتی ہوتی ہے اور جو صداع ہمراہ حمیات اور بروز بحران ہوتا ہو وہ انھین اوقات مین پیدا ہوتا ہو اور جب انمین سکون پیدا ہو یہ بھی ساکن ہوجاتا ہو اور جب انمین ضعف پیدا ہو یہ بھی ضعیف ہوتا ہو کبھی انقباض اور سمٹنا بدن کا بروقت زیادتی حمی اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ اخلاط صفراوی بجانب دماغ متوجہ ہوے ہین اور کیا عجب ہو کہ درد سر پیدا ہو یا اگر صداع موجود ہو اسمین شدت عارض ہو اکثر اشیاء جیسے روانی شکم کی پیدا ہوتی ہو وہ بھی سبب حدوث درد سر کے ہوتے ہین اسلیے کہ وہ اشیا چونکہ تفتیح ان راہونکی کرتے ہین جن راہون سے بخارات اوپر صعود کرین اگرچہ خود وہ اشیاء گرم نہون جیسے سکنجبین وغیرہ اور شقیقہ کا بھی حال یہی ہو اور تدبیر لطیف مضر ہو اس شخص کو جسے درد سر عارض ہوا ہو بوجہ علاج غلیظ کے جو واسطے اصلاح مادہ صفرا کے مستعمل ہوا ہو اور کبھی صداع مین زیادتی خود بخود پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ اسوقت درد شدید ہوتا ہو پس شدت وجع کی صداع کو زیادہ کردیتی ہو۔ یہ سب باتین جو مذکور ہوئین انکو بخوبی معلوم کرکے یاد رکھنی چاہیین **فصل ساتوین علامات منذرہ صداع کے بیان مین جو امراض مین پیدا ہون** جو علامات ایسے ہین کہ اکثر انکی دلالت درد سر کی وجود سابق خواہ فی الحال یا آیندہ پر ہوتی ہو

انکا بیان بھی مناسب ہے اگر بول مشابہ خچر کے پیشاب کے ہو دلیل ہو کہ درد سر پہلے تھا اب نہین باقی ہو خواہ آیندہ ہونیوالا ہو سپید ہونا بول کا حمیات اور اوقات بحران مین دلالت کرتا ہو کہ مادہ مرض بطرف سر کے منتقل ہوا ہو اور یہ انتقال ضرور صداع پیدا کرتا ہو

فصل آٹھوین مین تدبیر کلی صداع کا بیان

یہ تو معلوم ہو کہ صداع کے علاج کا اہتمام بہ نسبت اور امراض کے زیادہ ہو اور وہ اہتمام یہی ہو کہ اسکا سبب دور کیا جاے اور مقابلہ سبب کا بالضد کیا جاے اور بعد ازان یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو امور درد سر کے ازالہ اور دور کرنے مین نافع ہین وہ یہی ہین کہ خورش مین کمی اور شرب و باشہ مین بھی کمی کرنی چاہیے اور کثرت نوم بھی مفید ہو اگرچہ کھانے مین کمی کرنے سے صداع حار کو ضرر ہوتا ہے جسطرح صداع مزمن کو زیادہ خورش سے ضرر پہونچتا ہو اور درد سر کے لیے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہو کہ جہانتک ممکن ہو آرام کرے اور جو چیز موجب حرکت اور تعب کی ہو مثل جماع وغیرہ کے اسے ترک کرے اور فکر اور تردد ہو تو مین ترک کرے اگر صداع مادی ہو تو یہی کوشش کرے کہ مواد بطرف اسفل جھکے اور ترآمین اگرچہ بذریعہ حقنہ کے اترین مگر واجب ہے کہ ادویہ حقنہ اتنے قوی ہون کہ انہین قوت اخراج مواد کی اطراف جگر اور معدہ سے ہو اور اجزا ایسے شریک ہون جنہین قوت جذب مادہ صداع کی بطرف اسفل کے پوری ہو جو قسم صداع کی سلیم ہو اسمین فقط پاؤنکی مالش کیجاتی ہو کہ اکثر جس شخص کو درد سر کی شکایت ہوتی ہو پاؤن ملتے ملتے سو جاتا ہو اور کبھی جب پاؤن بخوبی ملے جاتے ہین درد سر بھی کم ہو جاتا ہو اگر زیادہ استعمال طلا اور ضماد کا ہو اور مرض صداع کا مزمن ہو گرم ہو خواہ سرد پہلے سر کے بال تراشنا ضرور ہو یہ تدبیر بہت معین ہو قوت دوا کی نفوذ پر اور منجملہ معین چیزونکے ایک تدبیر یہ بھی ہو کہ یافوخ پر یعنی سر کے بیچ پر ٹوپی کی شکل خمیر کا ایک سانچہ سا بنا کر رکھین خواہ پشمینہ وغیرہ کی ٹوپی اڑھائین تاکہ جو دوا سر پر رکھی جاے اس ٹوپی مین رکی رہے اور گرنے نہ پاے اور رقیق دوا سیلان اور بہ جانے سے باز رہے اور بہت زیادہ ٹھہرنے دوا کے دماغ مین اسکو سرایت بخوبی ہو اور چونکہ یہ دوا اس ٹوپی مین بند ہو جائیگی اور اثر ہوا کا اس تک نہ پہونچیگا اسکے اثر کو ہوا باطل نکر سکے گی **فیلغریوس** حکیم نے کہا ہو کہ فصد عرق جبہہ کی اور بالتزام سر مین پچھنے لگانا سر کے نیچے تکیہ اور اطراف کی مالش اور انکو گرم پانی مین رکھنا اور تھوڑی سی تشنگی کرنا اور جو غذا نفخ اور تبخیر پیدا کرتی ہو اور دیر مین ہضم ہوتی ہو اسکو ترک کرنا اس شخص کو نافع ہو جو پسند کرے اسبات کو کہ اسکا درد سر زائل ہو اور پھر عود نکرے مین کہتا ہون اکثر آب گرم اطراف پر مریض صداع کے بہنے گرایا اور دیر تک گراتے رہے پس مریض کو ایسا معلوم ہوا کہ درد سر سے بطرف اطراف کے اترتا ہو اور کم بھی ہو جاتا ہے اور اگر اسیطرح اترتا رہے بالکل زائل ہو جاے **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ ترش غذا بیماران صداع کو موافق نہین ہو مگر جو درد سر شرکت معدہ کے ہو اور یہ غذا اس قسم کی ہو کہ فم معدہ کو گندہ کرے اور تقویت دے اور مرار کے گرنے کو روکے اور منع کرے اگر ہمراہ درد سر کے اور آلام ایذادہ پیدا ہون پس مبالغہ اور کوشش زائد دفع مین اس عارضے کے کرنی چاہیے کہ اکثر یہ امر عارضی بسبب زیادتی اصل مرض صداع کے ہوتا ہو جیسے بیداری کہ اگر بوجہ صداع کے بیداری عارض ہو اسکے بعد درد سر مین شدت ہو پھر یہ بیداری خود سبب زیادتی صداع کے ہو جاتی ہو پس حاجت اسکی ہوتی ہو کہ پہلے ازالہ صداع سے دفع بیداری کی تدبیر کیجاے پس اس مثال خاص مین واسطے دفع بیداری کے روغن کدو خواہ روغن بید سادہ اور روغن نیلوفر کا استعمال کرے اور دودھ کو کافور وغیرہ سے معطر کر کے بھی استعمال کرین اور کبھی ایسی بیداری کے علاج مین مخدرات کی ضرورت ہوتی ہو کہ اسوقت نیند آجاتی ہو جو صداع ایسا ہو کہ اسکے ہمراہ نزلہ ہو اسمین توجہ ایسی تدبیر کیطرف نکرنا چاہیے جس سے تبرید سر کی حاصل ہو خواہ سر مین ترطیب پیدا ہو روغن وغیرہ سے بلکہ بفراغ خاطر بطرف استفراغ کے متوجہ ہو کر تدبیر کرنی چاہیے اور اطراف کو مستحکم باندھ کر اور انکی مالش کرنی چاہیے اور انکو آب گرم مین رکھنا چاہیے اور اگر ارادہ ہو کہ سر پر ایسی چیز رکھے جسکی قوت باطن سر تک نافذ ہو یہ بھی ہو سکتا ہو سوا بطرف مقدم دماغ کے جس مقام پر درزاکلیلی ہو اور سوا مقام یافوخ کے کہ ان دونون مقام پر ہر چیز کا نفوذ بخوبی ہو جاتا ہو جیسا تشریح مین بیان ہو چکا اور مقام پر اسکی حاجت ہوتی ہو موخر دماغ مین جو ہڈی دماغ کو محیط ہو وہ سخت ہو اس جہت سے کوئی دوا وہان نفوذ نہین کرتی جسکے نفوذ کی ضرورت ہو کہ دماغ تک پہونچے پھر اگر زیادہ اہتمام شدید ایسے مقام پر دوا لگانے مین کیا جاے با اینہمہ ایسا نفع نہو گا جسقدر نفع مقدم دماغ پر دوا کے لگانے سے ہوتا ہو خواہ ٹھیک یافوخ پر لگانے سے جو فائدہ ہوتا ہو پھر اگر دوا مذکور سے تبرید پیدا ہوئی عصب کے مبادی اور جڑونکو ضرر پہونچے گا اور اصل نخاع کو مضرت پہونچے گی۔ صداع ضربانی کے ہمراہ کبھی ورم گرم یا ورم سرد ہوتا ہو اور صداع ضربانی ایسا ہوتا ہو جیسے نبض کی رگ دھکتی ہو اسطرح سر مین دھمک پیدا ہوتی ہو۔ پھر اگر سبب صداع ضربانی کا

مادہ گرم ہو ایسے مبردات کا استعمال کرنا چاہیے جسمین دودھ بھی شریک ہو اور حجامت فقرہ یعنے گریاکے جو پس سر ہو اور دونون کنپٹی پر جونک لگائی جائین اور اطراف کی بندش کیجاے اور اگر یہ صداع مادہ بارد سے پیدا ہوا ہو پس تدبیر کا میلان ایسی شے کیطرف ہو جو مادے کو پھیر دے اور اسکے ہمراہ ایسی دوا بھی ضرور ہو جسمین تقویت اور برودت ہو جسطرح روغنگل میں سداب اور پودینہ بھی شریک کیا جائے اگر یہ درد سر اتنا شدید ہو کہ لڑکونکے درزونمین سوراخ پڑجائین ایسے وقت اُنکے علاج میں بہتر یہ ہو کہ ہلدی باریک پیسکر روغنگل اور سرکہ ملاکر استعمال کرین مگر پہلے سر کو پانی اور نمک سے دھو ڈالین اور اگر استعمال سعوط قوی کا کرین جو محلل قوی ہون تدریج استعمال کرنا جیسا قواعد کلیہ میں بیان ہو چکا معالج کو واجب ہو کہ مخدرات کا استعمال تا امکان نکرے مگر ہم آیندہ بعض طرق ایسے لکھینگے کہ واسطے تسکین درد کے کبھی استعمال مخدر کا جائز ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ قے سے درد سر کا علاج نہین ہو سکتا ہو بلکہ قے کرنا مریض صداع کو نہایت مضر ہو مگر جو درد سر بشرکت معدہ کے ہو اسمین قے سے نفع ہوتا ہو جو درد سر بجانب پشت سر ہوتا ہو اگر اسکے ہمراہ تپ نہو اسکا علاج پہلے جوشاندہ مسہل سے بقدر قوت کے کرے بعد ازان فصد کرانی چاہیے جس شخص کا درد سر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہو اور برودت سے اس صداع میں تسکین پیدا ہو پس شاید اسکے حق میں پھر فصد ضرور ہو خواہ حجامت یعنے پچھنے لگانا تاکہ بوجہ ہمیشہ رہنے درد کے جذب فضول بطرف سر کے نہو جاے اور مرض میں زیادتی ہو **فصل نوین بیان میں اس صداع حار کے جو بلا مادہ ہو** جیسے دھوپ کی سوزش وغیرہ خواہ مادہ صفراوی اور دموی سے ہو غرض ایسے صداع کے علاج سے تبرید ہو اور ابتدا مین روغنگل خالص سے زیادہ نافع کوئی شے نہین ہے کہ اسمین عصارہ بقول بارد خواہ اصناف نباتات بارد کے عصارات ملاے جائین اور ایسی شے جس سے زیادہ نافع ممکن نہو یہ ہو کہ مریض دودھ اور روغن بنفشہ خواہ روغنگل کو ناک کیطرف سے دماغ میں چڑھاے مگر برف سے روغن کو سرد کر لینا ضرور ہو اور یہ بھی درست ہے کہ روغنگل اور سرکہ ملا کر سعوط کرین اسلیے کہ سرکہ بشرط مذکور نفوذ دوا پر معین ہوتا ہو اور بشیر سرکہ تھوڑا ساتھ پانی میں ملاکر پینا بھی بخوبی نافع ہوتا ہو جو درد سر بوجہ حرارت آفتاب کے پیدا ہو اسکا علاج بھی بعینہ یہی علاج ہو مگر ہوا کے اعتدال اور سرد کرنے میں اہتمام زیادہ درکار ہو اور ایسے مکانات کیطرف ٹھہرنا چاہیے اور جگہ ایسی اختیار کرنی چاہیے جو سرد ہون اور ضماد اور نطول اور مرخات یعنی مالش کی چیزین روغن وغیرہ سے جسقدر مستعمل ہون سب کا مزاج بھی سرد ہو اور بالفعل بھی بذریعہ برف وغیرہ کے سرد کیے جائین اسی طرح نشوقات یعنی اور شمومات یعنی سونگھنے کی چیزین اور سب کا بیان ہو چکا ہو اور واجب ہے کہ یہ مریض اور ہر قسم صداع حار کا بیمار ایسی حرکت سے احتراز کرے بحرکت ہوا اور چلانے اور چیخنے سے اور کثرت افکار اور جماع اور بھوک سے بھی پرہیز واجب ہے جو درد سر حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہو اگر ابتدا مین اسکا تدارک واجبی کیا جاے باسانی دفع ہو جاتا ہو اور اگر چندے اسکی تدبیر نہ کرین اور بجاے خود چھوڑ دین شاید اسکا علاج متعذر اور دشوار ہو جاتا ہو خواہ زیادہ اہتمام اسکے علاج مین کرنا پڑتا ہو اکثر جو صداع حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہو فقط اسیطرح کا نہین ہوتا جیسا حرارت آفتاب سے ہونا چاہیے یعنی فقط صداع ساذج نہین ہوتا بلکہ بخارات بھی اُٹھنے لگتے ہین اور اخلاط ساکن کو اس صداع مین حرکت پیدا ہو جاتی ہو یہ صداع محتاج ان استفراغات کا بھی ہوتا ہو جو اوپر مذکور ہو چکے بموجب شرط مذکورہ کے اور کبھی اگر ایسے صداع مین فقط بخارات اٹھین اور اخلاط مین حرکت پیدا نہو جب بھی حاجت استفراغ کی ہوتی ہو اور یہ بات اسوقت ہوتی ہے کہ امتلا پیدا ہو اور جذب اخلاط اور مواد کا مقامات الم مین ہو جیسا اصول کلیہ مین بیان ہو چکا اسوقت اگر استفراغ سے غفلت کیجاے اور خلط غالب کا اخراج نکیا جاے بہت جلد وقوع آفت سے امان نہوگی جسوقت سر مین التہاب شدید کسی قسم کے صداع حار مین پیدا ہو اور وہ التہاب حد سے متجاوز ہو جاے جو کے ستو اور اسبغول لیکر آب عصی الراعی مین گوندھ کر اور برف مین سرد کر کے ضماد کرنا چاہیے جو درد سر مادہ حارہ دموی سے پیدا ہو بہت جلد فصد لینی چاہیے اور بقدر حاجت اور طاقت خون نکالنا چاہیے اور اگر فصد ہاتھ کی رگونسے نہو اور اس سے مراد پوری نہو اور درد باقی رہجاے اور رگین سب کی سب بھری ہوئی نظر آئین اور سر چہرہ اور آنکھ مین امتلا معلوم ہو اسوقت واجب ہے کہ اس رگ کی فصد کرین جس سے خاص دماغ کا تنقیہ حاصل ہو جیسے ان رگونکی فصد جو ناک مین ہین دونون نتھنے کیطرف یا فصد ان رگونکی جو پیشانی مین ہین اسلیے کہ یہ رگین ایسی ہین کہ انکی فصد سے استیصال آلام سر کا ہوتا ہو یعنے جسقدر امراض مادی سر مین پیدا ہوتے ہین ان رگونکی فصد سے زائل ہو جاتے ہین مگر اس فصد مین جانب درد کے رعایت ضرور ہو اگر درد بطرف موخر دماغ کے ہوتا ہو پیشانی کی ان رگونکی فصد کرنی چاہیے جو انکی طرف مائل ہین اور درد کسی اور طرف ہو درد کی جانب مقابل کی رگ پیشانی کی **کھولنی چاہیے اگر جانب**

مقابل کی رگ پوشیدہ ہو اور معلوم نہو بدلے فصد کے پچھنے لگانے چاہیین حکیم ارکاغانیس کا قول ہو اگر اس تدبیر سے برآمد کار نہو پس واجب ہے کہ دونون شانون کے
درمیان پچھنے لگائے جائین اور بہت سا خون نکالا جاے اور مقام حجامت کو نمک سے پوچھنا چاہیے اور اوسی جگہ پشمینہ کا ایک ٹکڑا روغن زیتون مین بھگو کر
لگا دینا چاہیے پھر اوسپر دو تین دن کوئی دوا جراحی رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر فقط صداع کی اسی قسم سے خاص نہین ہو بلکہ جمیع اقسام دردسر کے جو پرانے ہون اور جنکا
مادہ خبیث ہو کسی قسم کا مادہ کیون نہو سب مین یہ تدبیر مفید ہو کبھی اس قسم مین دردسر کے اور جو قریب اسکے ہو فصد سافن سے بھی فائدہ ہوتا ہو اور حجامت ساق
بھی مفید ہوتی ہو یہ تدبیر بیمارونکے فصد وغیرہ کی ہو۔ اگر بول مین رسوب صفراوی نظر آئین استفراغ مادہ کا بھی ایسی دوا سے جو تلیین طبیعت کرے اور مزلق بھی ہو جائز
ہو جسکا ذکر ہم بیان صداع صفراوی مین کرینگے اور واجب ہو کہ ہمیشہ تلیین طبیعت کی تدبیر کرتے رہین امثال شوربا ہاے سفشوقیہ اور اجاصیہ کے یعنی وہ شوربے
جنمین آلو بخارا شریک ہون اور مسور اور ماش کا شوربا خواہ اور غذا جسمین جرم اسکا داخل نہو جائز ہو اور یہ بھی جائز ہو کہ ایسے بیمارونکا تغذیہ تجویز کرین
ایسی غذاؤن سے جو سرد ہون اور خون سرد مائل بہ یبوست اور غلاظت پیدا کرین اور وہ ایسی غذا ہونی چاہیے جسمین کسیقدر قبض بھی ہو جیسے سماقیہ اور رمانیہ اور
عدسیہ ہمراہ سرکہ کے اور عدس مقشر جسکی یخنی مین سرکہ پڑا ہو اور کل وہ چیزین جنسے قبض پیدا ہو اور انمین تلیین بھی نہو اور خشکی طبیعت پیدا کرین انسے احتراز واجب
ہو علاج مین امراض سر کے زیادہ حاجت تلیین طبیعت کی ہوتی ہو ایسے وقت مین تعدیل ان قابض غذاؤن کی سکنجبین اور شیرخشت سے اور جتنی چیزین
میٹھی ہین اور انسے تلیین طبیعت کی پیدا ہوتی ہو کرنی چاہیین۔ واجب ہے کہ یہ غذائین ایسی ہون کہ انکا کیموس اچھا بنے اور مقدار انکی کم ہو زیادہ مقدار نہ کھائی
جاے۔ جسوقت استعمال مروخات کا کیا جاے وہ چیزین اختیار کیجائین جنمین تبرید ہو اور ترطیب شدید نہو بلکہ کسیقدر رادع ہون اور قابض بھی ہون جیسے
آب انار یا عصارات سرد اور قابض فواکہ کے خواہ آب برگ یا بارالاصول یا لعاب اسبغول ہمراہ سرکہ کے یا آب عصی الراعی علاج اس دردسر کا جو مادہ
صفراوی سے پیدا ہو یہ ہو کہ اگر خون مین تھوڑی سی حرکت معلوم ہو اخراج تھوڑے سے خون کا کرین ورنہ ابتدا استفراغ کی ہلیلہ سے کرنی چاہیے اگر تپ ہو ایسی مزلقہ
دوائین جنمین خشونت ہو اور بشدت مادہ کو نچوڑین جیسے شیرخشت اور شربت فواکہ اور آب لبلاب یعنی عشق پیچان کا استعمال کرین اور کبھی شاہترہ سے
بھی استفراغ کیا جاتا ہو اور نرم اور خفیف حقنہ سے بھی کرتے ہین اگر مادہ صفراوی غلیظ ہو اور تمامی طبقات معدہ مین ڈوبا ہوا اور پھیلا ہوا ہو کہ قے کے
ذریعہ سے بخوبی نکل نہ سکے اور نہ بذریعہ مسہلات کے پھسل کر اخراج پاے خواہ طبیخ ہلیلہ جو قرابادین مین ایسے مادہ کیواسطے مذکور ہو اس سے کارروائی نہو
تبدل مزاج کا ایسی چیزسے جسمین تبرید اور ترطیب ہو تمام بدنکا بذریعہ ماکول و مشروب کے اور فقط سر کی تبرید اور ترطیب اگر سبب مرض کا فقط سر مین ہو اُن
معالجات سے جو قواعد کلیہ مین مذکور ہو چکے اور نیز جس ولسے علاج سوء مزاج یابس کا کیا جاتا ہو اور بموجب اسباب عام حرارت کے اور اسباب عام یبوست کے
ازالہ انہین اسباب کی رعایت کرین لطوخات یعنی چپیدہ کرنیکی چیزین جو صداع گرم مین نافع ہین منجملہ انکے قرص زعفران ہو اور بیداری کو مفید ہو نسخہ اس قرص
کا یہ ہو زعفران ۲ مثقال مرکی ڈیڑھ مثقال پھٹکری سفید ۸ مثقال پھٹکری زرد ۵ مثقال یہ سب چیزین بنرمی کوٹکر شراب مازو سے گوندھ کر قرص تیار کرین
اور بروقت حاجت کے تھوڑے سرکہ اور روغن گل مین گھول کر دونون کنپٹی پر طلا کرین حمیات مین جو صداع حار پیدا ہون اسوقت ایسی دواؤنکا استعمال
جو بخارات کو بچیدہ کرکے پھیر دین نا روا ہو اور فقط سرکہ اور گل سرخ کا سونگھنا ایسے دردسے عافیت پیدا کرتا ہے

فصل نوین بیانمین علاج صداع سرد کے جو بلا مادہ پیدا ہو یا مادہ بلغمی اور سوداوی سے پیدا ہو

ایسے دردسر مین تکمید اور سینکنا ایسی چیزونسے چاہیے
جو بالفعل سخونت پیدا کرین ان چیتھڑون سے جو گرم ہون اور باجرا گرم کیا ہوا اور نمک گرم کیا ہوا مگر باجرا لطیف اور زیادہ معتدل ہو کبھی ایسی حجامت
کو خصوصا جو لوگ اذیت سرما سے مریض ہوے ہون بشرطیکہ انکے بدن اخلاط سے پاک ہون اور خوف حرکت اخلاط کا نہو الغرض ان لوگونکو یہ تدبیر
نفع کرتی ہو کہ اپنے سرونکو دھوپ مین برہنہ کرکے کھڑے رہین تا اینکہ صحت حاصل ہو اور دردسر زائل ہو جاے بعض شخص کو اذیت سرما کی پہونچی ہو
واجب ہو کہ غذا اپنی کم کرے اور طبیعت کو بذریعہ اسہال کے نرم رکھے گو بذریعہ حقنہ کے اور حرکات بدنی اور نفسانی اور حرکات فکری مین ایسی تدبیر
کرین کہ اسے کرنی نہ پڑے اور شراب سرد کے استعمال سے اسکو باز رکھنا چاہیے اور ہواے سرد مین نکلنا اسپر حرام ہو۔ اور جمیع بیماران صداع بارد کو بعد تنقیہ کے

بشرط حاجت کے مروخات اور سعوط اور نشوق اور شموم اور نطول اور ضماد سخن مذکور مفید ہوتا ہو اور ایضاً ان لوگونکو شراب ریحانی جو رقیق اور قوی ہو ہمراہ بزور کے یعنے تخم کرفس اور رازیانہ اور تخم گندنا اور انیسون کے اور زیرہ اور دوقو اور قطراسالیون وغیرہ نافع ہو اور یہ دوا اسوقت مناسب ہو کہ اخلاط کی طرف سے اطمینان ہو کہ وہ معدہ مین آمادہ انتشار کے نہین ہین اور اسوقت مفید ہو کہ مریض تپ مین مبتلا ہو اور خوف شدت حمی کا پیدا ہوا و **ایضاً** انکو مفید ہو ضماد خردل کا اور کل ایسے ضماد مجمرہ خصوصاً جنمین رائی داخل ہو اور ثافسیا بھی شریک ہو اور اگر راکھ کو سرکہ مین ملا کر طلا کرین یہ بھی مجرب ہو اسیطرح مجلیتھ ہمراہ روغن بادام تلخ کے بطور چپڑنے کے بھی مجرب ہو مگر یہ سب دوائین بعد بال ترشوانے کے کرنی چاہیین لہسن کا کھانا بھی صداع بارد کو دفع کر دیتا ہو جو درد سر بوجہ مادہ بلغمی کے پیدا ہو اسکا علاج یہ ہو کہ بدن کو مادہ سے بذریعہ استفراغ کے پاک کرین اگر خلط مذکور تمام بدن مین ہو بعد ازان تقلیل غذا مین کرین اور تلطیف غذا کی بھی کرنی چاہیے جو بازیر یعنے مصالح گرم کہ انسے درد سر پیدا نہین ہوتا انکو استعمال کرین اور جو منضجات اوپر مذکور ہو چکے اور جو مسہلات اور ادویہ استفراغ کا بیان گذر چکا ہو انکا استعمال کرین مگر ابتدا اقل سے کرتے کرتے بڑھاتے جائین اسکے بعد وہ معالجات جو قواعد کلیہ مین بیان ہو چکے انکا استعمال کرین اور جو چیزین سکن اوجاع ہین اور جنسے فوراً تسکین درد مین پیدا ہوتی ہو انکا بھی استعمال کرین اور بھی جن چیزونکا استعمال علاج بارد اور علاج رطب مین واجب ہو اور استعمال تریاقات کا معاجین سے ہفتہ مین ایک مرتبہ کرین یہ بھی نافع ہو جو صداع بارد مادہ سوداوی سے پیدا ہو اسکے علاج مین بھی وہی تدبیر کرین جو قواعد کلیہ مین بیان ہو چکی ہو دربارہ فصد کے اگر حاجت فصد کی ہو مثلاً خونکا غلبہ ہو یا خون فاسد ہو گیا ہو اور دیگر استفراغات بھی درجہ بدرجہ کرین بعد منضجات مفصلہ بالا کے بعد ازان تبدیل مزاج بطریق مذکورہ کرین اور ایسی چیزونکا استعمال کرین جنسے خون صالح لطیف اور رطب اور رقیق پیدا ہو جس دوا سے اس درد سر مین زیادہ فائدہ ہوتا ہو حب قرنفل ہو اسکو ہم اس مقام پر لکھتے ہین اور حکیم ارکاغانیس نے باب فصد عام مین بیان کیا ہو بلکہ ہمنے بھی اسکا ذکر کیا ہو بطور طلا کے نافع ہین واسطے صداع بارد پہلے سر کے بال ترشین اسکے بعد دو مثقال فربیون اور ایک مثقال بورۂ ارمنی اور دو مثقال سداب بری یعنے سلی جنگلی اور ایک مثقال تخم حرمل یعنے اسپند اور دو مثقال رائی سب دوائین کوٹکر دو نامردہ کے پانی مین گوندھکر سر پر طلا کرین دوسرا نسخہ از قسم طلاء جید کے ہو فلفل ایک مثقال نقل روغن زعفران دو ماشہ فربیون تازہ ایک مثقال فضلہ کبوتر صحرائی دو مثقال سب کو جمع کر کے پرانے سرکہ مین پیسکر سر پر طلا کرین اس مقام پر جہان پر درد ہو **ایضاً** طلاء جید ہے فربیون اور نمک اور بورۂ ارمنی **ایضاً** فربیون مرکی الیوا صمغ عربی جند بید ستر زعفران فربیون انزروت قسط کندر آب سداب سے طلا تیار کرین دوسرا نسخہ از قسم طلاہاے جید کے ہو اور جو درد سر مزمن ہو خودہ اور شقیقہ باردہ کو بھی نافع ہو حجر مصری پیسکر طلا کرین دوسرا نسخہ ہو فلفل سپید اور زعفران ہر ایک دو درم فربیون یکدرم فضلہ کبوتر صحرائی ایکدرم اور نصف درم سرکہ مین گوندھکر پیشانی پر طلا کرین اور نسخہ ہو الیوا مرکی فربیون جند بید ستر افتیمون قسط عاقرقرحا اور فلفل شراب کہنہ کے ہمراہ طلا کرین **ایضاً** دواے فضلہ کبوتر دواے قوی ہو دوسرا نسخہ فلفل اور قرص زعفران ہر یک دو مثقال فربیون نصف مثقال اور مجموع کا نصف سرکہ لیکر بقدر حاجت استعمال کرین یہ سب دوائین جو مذکور ہوئین کبھی انکا استعمال آٹے مین گوندھکر ہوتا ہو اور کبھی دودھ مین ملا کر اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ مین اور کبھی پتلی کر کے مستعمل ہوتی ہین سعوطات یعنی وہ دوا جو خشک پیسکر ناک مین پہونچائی جاے اور درد سر بارد کو نافع ہو از انجملہ کلونجی ہو جسکا ذکر مفردات مین گذر چکا ہو از انجملہ مومیائی ہو ہمراہ جند بید ستر اور مشک کے بعض لوگونکا قول ہو کہ اگر سات پتیان نسرین کی اور سات دانہ رائی کو پیسکر ناس لین اس طرح پر کہ روغن بنفشہ بھی شریک ہو مفید ہوگا منجملہ مجربات کے مشک اور میعہ سائلہ اور عنبر بقدر روانہ مسور کے لیکر ناس لین اور ہر وقت ناس لیا کرین از انجملہ یہ دوا ہو کہ اگر ناس لین دماغ مین گرمی پیدا کرتی ہو اور استفراغ مادہ کا بھی کرتی ہو روغن شحم حنظل یا وہ روغن جسمین عصارہ قثاء الحمار یعنی جنگلی کریلہ شریک ہو ایک قوم کا یہ مقولہ ہو کہ دوا بہت مفید ہو کہ آب برگ حاج نچوڑ کر بے آمیزش پانی کے سعوط کرین اور صبح کو نہار منہ مین قطرہ اسکی ناک مین ڈالکر بعد ایک گھنٹہ کے روغن بنفشہ ٹپکائین اور سفیدباج جو خوب روغن دار ہو کھلایا جاے اس دوا کی بھی مدح اور ستائش اکثر لوگ اسی فائدہ مین کرتے ہین تلمہ گاو جو سرخ رنگ ہو تین درم اور مومیائی دو درم اور سک (جو ایک دواے مرکب ہے) ایک درم کافور نصف درم مجموع اجزاء سے سعوط تیار کرین دوسرا نسخہ ثافسیا ڈیڑھ مثقال شہد خالص ڈیڑھ مثقال آب برگ چقندر کے ساتھ ملا کر سعوط کرین دوسرا نسخہ فربیون اور اسکے دو ثلث برابر بازو آب برگ چقندر مین گوندھ کر ناک مین ٹپکائین دوسرا نسخہ بخور مریم

یعنے پنجہ مریم خشک آٹھ مثقال بورق اور سماق ہر ایک چار مثقال خشک پیسکر ناک مین پھونکین کسی نے کے ذریعہ سے اسطرحپر کہ بیمار اسکا سر پکڑے اور دوسری طرف کو ناک مین رکھکر زور سے سونگھے اور اوپر کو کھینچے دوسرا نسخہ کلونجی چار مثقال عصارہ قثاء الحمار دو مثقال نوشادر دو مثقال روغن چنبیلی یا روغن قثاء الحمار مین آمیختہ کرکے ناک کے اندر طلا کرین اور اسکی بو کو مریض بقوت سونگھے اگر اسکی ناک کیطرف سے بعد ایک گھنٹہ کے سر سے بہت سی رطوبت گرے گرم پانی سے ناک کو دھو ڈالے صفت اس روغن کی جنکی مالش سے ہمین اس شخص کے کیجاتی ہو جو صداع بارد مین گرفتار رہا اور اسکا بیان یہ ہو کہ جمیع ایسے روغن جو گرم ہین خواہ جن روغنو مین سویا اور فوتنج اور ودنا مرو اور شیح اور نمام اور سداب اور ورق غار پختہ کیے جائین خواہ وہ روغن جنکا بیان قواعد کلیہ مین ہوچکا ہے اور روغن بلسان کی کیفیت بھی وہی ہو جو اوپر مذکور ہوچکی اور ان روغنون سے سعوط اور قطور بھی ہوسکتا ہو کہ کانمین ٹپکاے جائین صفت نفوخ کے یعنی دوا جو پھونکنے کے ذریعہ سے دماغ تک پہونچے درد سر مزمن کو نافع ہو یہ دوا ہو کہ عصارہ قثاء الحمار اور کلونجی اور تھوڑا سا شافیثا لیکر پیسین اور ناک مین پھونکین اور بخور مریم اور نطرون اور عصارہ قثاء الحمار بیان **علاج صداع یابس کا** جو درد سر خشکی کے ساتھ مادہ صفراوی یا دموی سے پیدا ہوا ہو اسکا بیان اوپر ہوچکا فقط وہ صداع یابس جو بلا مادہ ہو اسکا بیان باقی ہو اول علاج اسکا یہ ہو کہ مریض کی تدبیر غذاے مرطب سے جسکا کیموس جید ہو کرین خصوصًا جو شے کثیر الغذا ہو جیسے زردی بیضہ خواہ شوربا ے چوزہاے مرغ وغیرہ جو فربہ ہون خواہ بچہ کبک و تیہو کے شوربے خواہ حریرہ جو روغن سے چکنے کیے جائین بعد ازان جانب حرارت اور برودت کیطرف سے میلان کرنا چاہیے اسطرف جو مناسب وقت اور مزاج کے ہو منجملہ ان چیزونکے جو نافع ہین استعمال سعوط کا جو مرطب ہو اور انمین ترطیب بذریعہ اچھے روغن کے پیدا ہوئی ہو جیسے روغن بادام اور روغن کدو وغیرہ اور اگر انمین سے کوئی شے محتاج تبرید ہو تو انمین کی ہو ایسے روغن ملانے چاہیین جو انکی تعدیل کردین کبھی خشکی سے نقصان واضح جو ہر دماغ مین پیدا کرتا ہو بوجہ اسکے ضعف اور ناتوانی جو اوجاع سے پیدا ہوتی ہو ایسے وقت واجب ہے کہ استعمال ایسے سعوط کا کرین جسمین حرام مغز استخوان گوسفند اور بچہ ہاے گاؤ کا اور چربی مرغ اور دراج اور تیہو اور بمدرو کے اور سگ آبی اور گوسفند داخل ہو سر پر ضماد فالودہ رقیق کا جو میدہ نخود اور جو سے بسبب حاجت بنا یا گیا ہو اور اسمین مصری خواہ قند بھی داخل ہو اور روغن بادام اور روغن کدو بھی شریک ہو یا پتلا آسمین سے یا فوخ پر گرایا جاے بشرطیکہ گرد یا فوخ کے ایک ٹوپی سے گوندھی ہوئی آٹے سے بنائی گئی ہو کہ اسمین جو شے رقیق سر پر ڈالی جاے ٹھہرے اور گرنہ جاے **علاج صداع ورمی کا** علاج اقسام صداع ورمی کا ہم جدا جدا ابواب جداگانہ مین ذکر کرینگے اس مقالہ مین جو اس مقالہ کے بعد ہو اور اسمین علاج سدہ کا مذکور اور علاج صداع سدہ کا بذریعہ انضاج کے اسطرحپر جو معلوم ہوچکا ہو کرے بعد ازان استفراغ کرنا چاہیے اور بعد ازان استعمال شبیارات کا اسکے بعد تحلیل سدہ کی بذریعہ نطول اور ضماد اور شموم اور غرغرہ کے کرنا چاہیے پھر انضاج دوبارہ کرکے پھر استفراغ اور تحلیل کرنا چاہیے اور یہی تدبیر برابر چلی جاے تا اینکہ درد سر زائل ہوجاے اور اسکی کیفیت تفصیلی معلوم ہوچکی ہو اپنے مقام خاص پر پھر اگر مزاج خلط موجود کا سر مین حدت رکھتا ہو اور سدہ غلیظ ہو علاج اسکا دشوار ہوگا ایسے وقت واجب ہو کہ استعمال تفتیح کا کیا جاے پھر مفتحات کے استعمال سے اگر صداع مین ہیجان پیدا ہو اور گرمی دوا کی سر کو مضر ہو اسکا تدارک ایسے مبردات سے کرنا چاہیے جنمین ارخا موجود ہو اور قبض نہو پھر جب حرارت مین سکون اور درد سر مین تسکین پیدا ہو از سر نو پھر مفتحات کا استعمال کرین اور ہمیشہ یونہی کرتے رہین تا اینکہ تفتیح سدہ کی ہوجاے اور ان سب امور کی تفصیل اوپر بیان ہوچکی ہو **علاج اس صداع کا جو سر کے ریاح اور ابخرہ محتقنہ سے پیدا ہوا ہے** اور اسکا سبب خارجی ہو جو صداع ریاح غلیظ سے پیدا ہو اسکے علاج مین اول ترک ان چیزونکا کرنا جو منفخ ہین جیسے جوز اور خرباے خشک اور رائی اور ایسی چیزین گرم ہون خواہ سرد ہون دونون کے استعمال سے اجتناب واجب ہو پھر بعد ازان استعمال نطولات اور ضمادات مذکورہ اور شمومات اور سعوطات جنکی تفصیل قانون کلی مین بیان ہوچکی ہو کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور مشک خاصکر ایسے درد سر مین سونگھنا چاہیے اگر نہار منہ حمام مین داخل ہو اس درد سر کے واسطے بہت نافع ہو اگر اس درد سر کا مبدا فساد معدہ کا ہو اسکے علاج مین جو استفراغات اوپر مذکور ہوچکے انکا استعمال کرنا چاہیے خصوصًا وہ نسخے جنمین روغن بید انجیر داخل کیا جاتا ہو خواہ اسکے بدلے روغن زیت کہنہ پڑا ہو اور معجون کمونی وغیرہ جو ادویہ باب امراض معدہ مین مذکور ہونگے انمین استعمال کرنا چاہیے اور تقویت سر کی بعد معالجہ کے روغن آس اور لاذن سے کرنی چاہیے اور روغن سوسن اور آب برگ سرو اور آب برگ اثل یعنے جھاؤ

اور ناگر موتھ سے اور ایسی دوائے جنمین تسخین و تحلیل ہو اور ان دواؤنکو اطراف مین استعمال کرتے ہین تاکہ جذب مادہ بطرف مخالف کرین جو صداع بوجہ بخارات کے عارض ہو اگر یہ الجزء خاص سر مین پیدا ہوتے ہین مریض کے معدہ مین نفخ اور قراقر نہوگا اور نہ کمی اور زیادتی صداع مین بروقت خلو معدہ اور امتلاء کے ہوا کریگی اور اسیطرح کی چیزین ایسی غذاؤنکے استعمال سے جو زیادہ بخار پیدا کرتی ہین خواہ انمین تبخیر کم ہی محسوس ہوگی بہر حال ایسے صداع کا علاج نطول مفردہ سے کرنا چاہیے اور تقویت سر کی ایسے ضمادوں سے جو محلل ہون اور تھوڑا قبض بھی انمین ہو کرین اور شمومات جو ملطف ہون بس انہین تدبیرات سے کفایت اس معالجہ مین ہوگی اور کچھ ضرورت نہین ہو اگر بخارات معدہ سے اٹھکر سر مین جاکر صداع پیدا کرتے ہون اسکا علاج ایسی دوائے جو معدہ کو تقویت دے جیسے مصطگی اور گلقند بعد اسکے کمونی وغیرہ کا استعمال کرین جب کھانا کھاکر تبخیر شروع ہو اور دردسر پیدا ہو چاہیے کہ لعاب اسبغول اور کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کرین پھر اگر خوف برودت معدہ کا لعاب اسبغول سے ہو اسکے عوض لعاب تخم کتان ہمراہ کشنیز خشک کے تناول کرین اور تقویت سر کی انہین دواؤن سے جو اوپر مذکور ہو چکی ہین کرنی چاہیے اور بعد اس علاج کے تسکین دردسر کی جس دوا سے پسند خاطر معالج ہو کرینگے خواہ از قسم نطولات اور شمومات موصوفہ بالا ہو خصوصا مرزنجوش کہ اکثر وہی تنہا بطور نطول کے صحت کامل کا سبب ہوتا ہے اور جذب کا استعمال بجانب مخالف کرنا لازم ہے جیسا مذکور ہوا اگر مادہ بخاری مین احساس حرارت زائد کا ہو اور علامات سے دریافت ہو کہ حرارت زائد ہے ایسے محللات سے پرہیز کرنا چاہیے جن مین تسخین زیادہ ہو جیسے فربیون وغیرہ اور اگر ابتدا علاج کی جذب بطرف خلاف سے کیجائے اسوقت ایسے محللات سے زیادہ اجتناب کرنا لازم ہے خواہ بذریعہ غرغرون کے شروع معالجہ مین ہو جب بھی بہت احتیاط ایسے محللات کی کرنی چاہیے اور بعد اسکے استعمال نطولات معتدل کا کرنا چاہیے

فصل گیارھوین علاج اس صداع کا جو ریحی ہو اور وہ ریح خارج سے سر مین نفوذ کرے

جو صداع ایسے ریح سے پیدا ہوا ہو کہ خارج سے وہ ریح داخل مین سر کے نفوذ کر گئی ہو پہلے اسکے علاج مین تامل کرنا چاہیے کہ وہ ہوا گرم فصل صیف کی ہے یا ہوائے سرد شمالی ہے پھر یہ دیکھنا چاہیے کہ سر مین کسطرف سے وہ ریح داخل ہوئی ہے اگر ہوائے گرم کان کی راہ سے سر مین داخل ہوئی ہے روغن بابونہ نیمگرم خواہ روغن خیری اور یا روغن شبت یعنے سویا جسکی گرمی روغن گل سے کم کردیجائے ٹپکایا جائے اسیطرح اگر وہ ہوائے گرم ناک کیطرف سے سر مین پہنچی ناک مین بھی یہی روغن ٹپکانا چاہیے اور نطول ایسی چیزونکے استعمال کرینگے جو بہ نرمی تحلیل ریح کی کردین بموجب بیان بالا کے پھر اگر اس ریح سے سوء مزاج حار سر مین پیدا ہوا اسکے علاج مین بہ نرمی ابتدا ایسی باردشے سے کرینگے جسکی برودت کم ہو اگر اس سے نفع نہو زیادہ تدبیر کرینگے اور اگر سرد ہوا سر مین داخل ہوئی ہے دونون قسم کے روغن یعنی گرم اور سرد انمین جسکا استعمال واجب ہے گرم کرکے تقطیر کرینگے مگر روغن مین جند بیدستر اور مشک تھوڑی خواہ بہت یعنی بقدر حاجت شریک کرینگے اور استعمال نطولات اور ضمادات مذکورہ کا بحسب حاجت کرین جسمین تحلیل کی قوت اور گرم مزاج ہون اور نضج طبیعت اور تلیین پیدا کرین

فصل بارھوین علاج مین اس صداع کے جو بخار بد کے سر مین پہونچنے سے پیدا ہو

اور اسیطرح اگر بخار ردی خارج سے سر مین پہونچے اور دردسر پیدا ہو اسکا علاج بھی کیا جاتا ہے مگر یہ بخار سرد بہت کم ہوتا ہے جیسے بخارات ان مواضع کے جہان سیاہ مٹی مین کائی پڑ گئی ہو کہ انکی تاثیر باردہ ہے اور اکثر بخارات گرم ہوتے ہین اور انکی تحلیل نطولات معتدل سے کرنی چاہیے اگر بخارات کثیرہ مین احتباس ہوا ہو اور سر مین سدد اور دوار پیدا کرین ایضا خوشبو کی چیزین معتدل جیسے گلاب یا روغن خواہ روغن نیلوفر و بنفشہ سونگھانا چاہیے اور اگر حرارت زیادہ محسوس ہو کافور و صندل تجویز کیا جائے اور حمام مین جاکر سر مین آب گرم اور خطمی کو ملین اور اگر بخارات باردہ سے دردسر پیدا ہو فائدہ مشک و جند بیدستر کے سونگھنے سے ہوگا اور یہی تدبیر کافی ہے اگر بخارات دخانی ہون ترطیب شدید کی احتیاج ہوگی بذریعہ دہان مذکورہ کے اور بذریعہ مرطبات کے جنکا شمار ہو چکا ہے اور ناک کا دھونا ایسے ہی ادہان سے اور استنشاق شدید اس زور سے کرنا کہ اوپر تک دوا پہونچے مگر دماغ مین چڑھ نہ جائے اور روکے رہے پھر نیچے اوتار لین اور پھر مکرر یہی تدبیر کرین اور ہمیشہ اسیطرح کرتے رہین اسیطرح گلاب و عرق بید سادہ اور آب کدو کا بھی استعمال کرین انہین عرق کے بخارات پر سر جھکائے اور دیر تک جھکائے رہے اگر ایسے بخارات سے کوئی آفت خواہ سوء مزاج دماغ مین پیدا ہو جیسے گندھک خواہ ہڑتال کے دھوئین سے پیدا ہوتا ہے کافور کو روغن کدو مین آمیز کرکے استعمال کرین تاکہ کافور سے تبرید اور روغن کدو سے ترطیب حاصل ہو اسیطرح کافور روغن کا ہو خواہ روغن بنفشہ مین ڈالکر بھی نافع ہے اور برگ بید سادہ اور خوشبو پھول سے بستر کرین

فصل تیرھوین بیان علاج اس دردسر کا جو خوشبو کے سونگھنے سے پیدا ہوتا ہے

جو صداع

روائح طیبہ سے پیدا ہوا گر اُنکی خوشبو سے حرارت کا ضرر پہونچا ہو اور یبوست پیدا نہوئی ہو اسکا علاج ایسی خوشبو کی چیزون سے جو سرد ہون کرنا چاہیے جیسے اگر مشک خواہ زعفران کے سونگھنے سے اثر حرارت سر مین پہونچکر صداع عارض ہوا ور باوجود حرارت کے خشکی کا ضرر بھی پیدا ہوا ہو پس فقط سرد و داشل کا فور کے کافی نہ سمجھنی چاہیے جیسے مشک کے سونگھنے کے صداع مین بیان کیا ہو بلکہ اگر ممکن ہو سرد تر روغن کا سعوط بھی کرائین تو یہ تدبیر کافی ہوگی اور اگر ممکن نہو کافور ایسے روغن مین ڈالکر استعمال کرین **فصل چودھوین علاج اس صداع کا جو بدبو چیزون کے سونگھنے سے پیدا ہو** اس صداع کا علاج ایسی خوشبو اشیاء کے سونگھانے سے کرنا چاہیے جسکا مزاج ضد مزاج ان بدبو چیزونکے ہو اگر ان بدبو چیزون مین اثر تخفیف کا ہو جو دماغ مین مستعمل ہوا سے مرطب ہے ناضرور ہو جیسے نیلوفر اور بنفشہ روغن بید پاکیزہ کو تمامی خوشبو اور بدبو جو بوجہ حرارت کے مضر ہین مزیت اور فوقیت ہو اسے جاننا چاہیے **فصل پندرھوین بیان مین علاج صداع خمار کے** درد سر جو بوجہ خمار کے پیدا ہو اول اسکے علاج مین تنقیہ معدہ کا کرنا لازم ہو خواہ بذریعہ قے کے سکنجبین اور تخم ترب اور عصارہ ترب سے اور خواہ سکنجبین اور آب گرم یا اور ادویہ مقی یعنی قے پیدا کرنیوالی جو نرم اور متوسط ہون اور قرابادین مین انکا ذکر ہو چکا ہو اور اگر قے کو مریض گوارا نکرے ایارج کے ذریعہ سے جو بشرکت سقمونیا قوی کیا گیا ہو مسہل دینا چاہیے تادیر تک دوا معدہ مین نٹھہرے اور اگر گرم دوائے مسہل کے استعمال سے کوئی مانع ہو مثلاً مرض حار ہو جوشاندہ ہلیلہ کابلی سے اور شربت فواکہ جو مسہل ہو اسے اختیار کرین اور اگر طبیعت کو یہ ادویہ بھی ناپسند ہون آب انار مین مع پوست اندرونی کے نچوڑ کر اور تھوڑی سی سقمونیا سے قوی کر کے استعمال کرین اور حرارت کا خوف کچھ نکرین پھر اگر بوجہ استفراغ کے پیدا ہوا اور اسپر دلیل ہو رنگین ہونا بول کا اور مختلف طور پر متلون ہونا اور اس مریض کے پاؤن نمک اور روغن بنفشہ سے ملے جائین اور اسکے اطراف پر نطول بابونہ کا استعمال کر کے حمام مین داخل کیا جاے اور اسکا سر روغن گل مین بشرطیکہ سرد کیا گیا ہو ڈبویا جاے لیکن بہت سرد نہو اور غذا انکی انگور اور مسور وغیرہ کے تجویز کیجاے اور کرنب کو ایک خاصیت عجیب ہو اس صداع کے علاج مین کہ بخار کو سر کی طرف چڑھنے کو مانع ہوتا ہو جالینوس کا قول ہو اگر اس مریض کو بچہ کبوتر سے غذا دین درد سر مین کمی ہوگی اور غالباً اسکا سبب یہ ہو کہ اس غذا سے خون رقیق پیدا ہوتا ہو اور اسکو تحلیل پر قوت زیادہ ہو اور فواکہ قابضہ بھی دینے ضرور ہین اور مشروبات مین فقط پانی پر اکتفا کرنی چاہیے لیکن اگر معدہ ضعیف اور خوف استرخا کا ہو اسوقت زیادہ سرد پانی سے ممانعت کرنی چاہیے اور آب انار ترش اور آب ریباس بالخصوص رب ریباس اور حماض اترج اور رب اترج اور بہی اور سیب اور سفوف کشنیز خشک ہموزن شکر ملا کر بھی مفید ہو ازین قبیل اور ادویہ مین قبض اور برودت ہو مفید ہین بعد اسکے انکے سلائیکی تدبیر کرنی چاہیے کہ عمدہ تدبیر اور اصل علاج ہو اگر ان تدابیر سے سکون درد مین نہو اسی دن دوبارہ اور دوسرے دن پھر بھی تدبیر کرین اور غذاے مبرد اور مرطب کھلائین اور تلطیف غذا مین بذریعہ زردی بیضہ کے کرین اور بہت سا آب گرم اسکے بدن پر ڈالین اور سولائیکی تدبیر مین زیادہ اہتمام کرین پھر جب تلی اسکی زائل ہو جاے بشرطیکہ پہلے سے تھی اور درد سر باقی رہے اسوقت روغن گل کا استعمال جو مذکور ہوا ہے ترک کرنا چاہیے کہ اب وہ مضر ہوگا اسلیے کہ اسکی حاجت فقط واسطے تقویت سر کے تھی اور بخارات کے صعود کے منع کی غرض سے اسکا استعمال تجویز کیا گیا تھا اب وہ ضرورت باقی نہین ہو ہان اب اسکے عوض روغن بابونہ کا استعمال کرنا چاہیے اور جسطرح سر کو روغن گل مین ڈبوتے تھے اب اس روغن مین غرق کرین تاکہ بخارات موجودہ کی تحلیل ہو جاے اگر بابونہ کا روغن کافی نہو پھر روغن سوسن کا استعمال کرین کہ یہ ضرور مفید ہوگا اور نہایت عمدہ ہو اور مجرب بھی ہو جسوقت خمار مین اختلاط پیدا ہو تھوڑا تھوڑا اسے مشی کرنا چاہیے اور جھولے مین بٹھا کر سلائین اور اسوقت اسکی غذا سمک رضراضی اور خصیہ مرغ ہمراہ سرد ترکاریون کے تجویز کرین اور بعد کھانا کھلانے کے اسکو مشی کرانا جائز نہین ہو بلکہ کھانے سے تین گھنٹہ کے بعد بلکہ مناسب یہ ہو کہ انتظار ہضم بذریعہ خواب اور سکون طویل کے کیا جاے تاکہ اسکے معدہ مین سبکی پیدا ہو اسکے بعد سکنجبین جو شکر سے بنی ہو اس مریض کو جو محرور ہو اور شہد سے بنی ہوئی سکنجبین مرطوب مزاج کو دینی چاہیے اور پھر دونون پاؤن کی مالش کراے اسکے بعد ایسی مشی کرے جس سے تعب پیدا نہو خواہ کوئی اور طرح حرکت ایسی کرے جو تعب پیدا نکرے اور علاوہ یہ ہو کہ سرکہ خالص اور سری سے پرہیز کرے اور بدون اسکے استعمال کے چارہ نہو تو بمجبوری اس سرکہ کا استعمال کر سکتا ہو جو زیادہ ترش نہو اور جب تھوڑی سی مشی کر چکے آبزن اور حمام کا بھی استعمال کرانا چاہیے اور آخر کار یہ تدبیر ہو کہ نطولات معتدلہ سے تر ٹپکے سر پر دیے جائین جنکی تحالیل باعتدال ہو اور سبک لحوم غذا مین تجویز کیے جائین **صفت دواے خمار** تخم کاسنی تخم کرنب اور زرشک بیدانہ سماق عدس مقشر گل سرخ طباشیر ہموزن لیکر سفوف بنائین اور تین سفوف مین ایک قیراط کافور ملا کر تناول کرین

اور بہ رقہ ایک اوقیہ آب انار خواہ آب ریباس خواہ حماض اترج تجویز کرین

فصل سولھوین علاج صداع کا جو بوجہ جماع کے پیدا ہو

اگر جماع بکثرت کرنے سے دماغ مین خشکی پیدا ہو کر صداع پیدا ہو اسکا علاج صداع یابس کے ہمراہ بیان ہو چکا وہی کرنا چاہیے بعد ازانکہ امالہ طبیعت مرطبات سے کیا جاے اور اگر صداع اس سبب سے پیدا ہو کہ بدن اخلاط سے ممتلی تھا اور حالت امتلا مین حرکات بدنی اور نفسانی جیسے حرکت جماع کی مرکب واقع ہوے اور بخارات خبیثہ اس حرکت سے برانگیختہ ہون اور اسی جہت سے صداع پیدا ہو پس جسے ایسا درد سر عارض ہو اور امتلا بھی اسکے بدن مین ہو ابتدا معالجہ کی فصد سے بشرط وجوب کرے بعد ازان اگر واجب ہو اسہال کیا جاے بعد اسکے تقویت دماغ کی مقوی روغن سے مثل روغن گل اور روغن آس سے کرنی چاہیے اور قوی جوشاندہ جنمین گل سرخ اور آس سے پختہ کیے جائین اور غذا جو بسرعت ہضم ہو اور اسکا کیموس جید ہو کھلانی چاہیے اور جماع کو ترک کرے پھر اگر چارہ نہو بروقت خلوے معدہ کے ہرگز جماع نہ کرے

فصل سترھوین بیانمین علاج اس صداع کے جو ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہو

اور تدبیر اس شخص کی جسکے دماغ مین ضرب یا شکستگی پیدا ہو واجب ہے کہ پہلے قصد معالجہ مین اس شخص کے سر مین درد بوجہ ضربہ اور سقطہ کے پیدا ہو کہ پہلے تا امکان درد مین تسکین پیدا ہو اور مادہ جس مقام پر الجھا ہوا ہو وہانسے دور کیا جاے خواہ بذریعہ استفراغ کے خواہ بذریعہ جذب کے بجانب مخالف تاکہ ورم پیدا نہو اور جراحت اگر پیدا ہوئی ہو اسکا علاج ایسا کرین کہ اندمال ہو جاے اور تاوقتیکہ سوء مزاج ثابت ہے اندمال چونکہ ممکن نہین ہے اسلیے اسکی تعدیل بھی برابر کرنی چاہیے اور اندمال کی بھی تدبیر چلی جاے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر ایسے شخص کو آفت حمی کی پہونچے اور اختلاط عقل عارض ہو پس ورم شروع ہوا ہے پس اول سعی اور کوشش یہی ہے کہ فصد سرو خواہ ہفت اندام کی کرین تاکہ ورم زیادہ نہو اور اگر امتلاے اخلاط ہو حقنہ کا استعمال کرنا چاہیے گو فقط شحم حنظل سے ہو لیکن اگر تپ ہو حقنہ کو معتدل کر لینا چاہیے اگر مریض احتقان کو پسند نہ کرے حب قاقیا سے استفراغ کرنا چاہیے بشرطیکہ تپ نہو اور بروقت تپ کے خواہ ایسی حرارت کے جو حمی سے کم ہو بہر حال استعمال مسہل کا ضرور ہے اور استفراغ واجب ہے تاکہ ورم سے امان حاصل ہو بعد ازان دیکھین کہ اگر زخم پڑ گیا ہے پہلے اسکا علاج کرین اور تعدیل مقام جراحت کی اسقدر ضرور کرنی چاہیے کہ علاج قبول کرے اور اگر جراحت نہو مقام ماؤف مین ضماد مقوی لگانا چاہیے آس اور بید سادہ کے پانی سے خواہ دونون کے روغن اور روغن سوسن اور روغن گل اور ان روغنون مین ایسی چیزین ملائین جنمین تھوڑا سا قبض اور تحلیل لطیف ہو جیسے گل سرخ اور اکلیل الملک [illegible] گل ارمنی اور شب یمانی ہمراہ شراب ریحانی کے اور کبھی ضماد مین فقط روغن پر اقتصار کرتے ہین اور کبھی روغن نیم گرم سر پر گرا لیتے ہین اور [illegible] درد اور خوف ورم کے روغن کا سرد کر لینا ضرور ہوتا ہے خواہ ایسے روغن کا استعمال واجب ہوتا ہے کہ بسرعت تبرید پیدا کرے حمام اور شراب اور غضب سے اور ایسی غذا سے جو منجر اور مسخن ہو پرہیز کرنا واجب ہے اور اگر ورم مقام مین چوٹ کے پیدا ہوتا ہے اسوقت استعمال قوابض قوی کا ضرور ہے جنمین تبرید بھی قوی ہو جیسے پوست انار اور گلنار اور مسور اور گل سرخ اور سر پر نطول انھین چیزون کو جوش دیکر کرین اور ثفل سے ضماد کرین بعد استعمال ایسی چیزون کے پھر وہ اجزا تجویز کرین جنمین باوجود اس اثر کے کسیقدر تلطیف بھی ہو جیسے مرو اور جھاؤ اور بہ اور کندر اگر چوٹ ایسی لگی ہو کہ تمام سر مین جنبش پیدا ہو بہت جلد اسطوخودوس ہمراہ پانی یا شراب العسل کے پلانا چاہیے کہ اسی علاج سے نجات ہو جائیگی اور صحت حاصل ہوگی یہ بھی جاننا کہ اگر چوٹ کا صدمہ حجاب دماغ تک پہونچے اسوقت زیادہ ہوتا ہے اور اگر بسبب ضربہ کے دماغ سے خون نکل آے مرغ کا مغز کھلانا مفید ہے جسقدر بہم پہونچے اسکے بعد آب انار ترش اور جب ورم مین تحلیل پیدا ہو مغز مرغ کھلانے کی کثرت کرنی چاہیے تیسرے دن کے بعد اور نیز بعد فصد کے بھی اسکا استعمال بکثرت چاہیے

فصل اٹھارھوین بیان علاج صداع ضعفی کا

سر کے ضعیف ہونیکی وجہ سے اگر درد سر پیدا ہو پہلے اس سوء مزاج کی تدبیر ضرور ہے جس سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا ہے اور سر کی تقویت ایسی چیزون سے جو مقوی سر کی ہین جیسے وہ غذا خوشبو ہو اور اسمین تلطیف اور قبض بوجہ اجتماع اسباب محرکہ کے ہو اکثر جو سبب فاعلی صداع کا بروقت ضعف سر کے پیدا ہوتا ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ معدہ مین اخلاط ردی حارہ یا غیر حارہ مجتمع ہوتے ہین ایسے وقت مین ضرور یہی ہے کہ تنقیہ اور استفراغ معدہ کا جن دواؤن سے مناسب ہو کیا جاے اور غذا ایسی نہ دیجاے کہ جو خلط اس سے پیدا ہو اسمین قوت متحلل ہونیکی اور ہضم ہو جانیکی نہو اگر دونون صفت کی غذا ممکن نہو تو پہلے صفت یعنے متحلل ہونیکی قوت کا ضرور خیال کرنا چاہیے غذا کا وقت عمدہ یہی ہے کہ بعد فراغ حمام کے کھلائی جاے اور غذا انکی سبک ہونی چاہیے اور

انکے طعام مین قسب (جو ایک قسم کا خرما سخت ہے) اور روغن زیتون ہمراہ پنیر کے کچا کرنا چاہیے تاکہ فم معدہ مین قوت پیدا ہو بقراط حکیم مطلق شراب کے استعمال کی اجازت انکو دیتا ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ پانی ملا کر دینی چاہیے خواہ شراب رقیق ریحانی ہو خواہ رقیق مین پانی ملا ہو اور روٹی کے ساتھ متناول کرین

فصل انیسوین علاج اس صداع کا جو قوت حس سے پیدا ہو سر کے حس قوی کے پیدا ہونے سے جو صداع پیدا ہو اسکا علاج یہ ہے کہ حس مین کسیقدر کمی پیدا کیجائے اسطرح پر کہ دماغ کی غذا مین تغلیظ کرین اور ہریسہ جو نخود اور جو سے تیار ہون اور گوشت گاؤ بشرط قوت ہضم کے کھلائین یا وہ غذا جو کا ہو اور خرفہ کے ساگ اور گوشت ماہی سے بنے اسے کھلائین مشیر بعض مخدرات جیسے شربت خشخاش کا بھی استعمال کرتے ہین اور کبھی بطور طلا کے اسکا استعمال کیا جاتا ہے

فصل بیسوین علاج صداع عرضی کا حمیات خواہ اور امراض حادہ مین جو صداع بالعرض پیدا ہوتا ہے وہ صداع کبھی بروقت اشتداد مرض خواہ بشدت نوبت مرض مین لاحق ہوتا ہے اور بعد زوال شدت کے دردسر بھی زائل ہو جاتا ہے اور حمیات مین جو صداع عرضی پیدا ہوتا ہے اس سے کبھی مریض کو ایسی بے چینی اور قلق عارض ہوتا ہے کہ اس قلق کی جہت سے اصل مرض یعنی تپ مین زیادتی ہو جاتی ہے اور اسپر دلیل کمی بول کی دفعۃً اور بول کا ہمرنگ ہونا خچر کے پیشاب سے ہوتی ہے لیکن مشابہت خچر کے بول کی بھی ظاہر کرتی ہے کہ فی الحال صداع موجود ہے اور کبھی یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ دردسر زائل ہو چکا اسلیے واجب ہے کہ اور دلائل خاص کیطرف رجوع کرین اور تدبیر مناسب اس صداع کی یہ ہے کہ سر کو روغن زیتون مین ڈبوئین جو روغن گل معتاد سے بنایا گیا ہو اور سرکہ مین کلخیہ پکا کر گرم فصل شتا مین اگر تپ نرم اور خفیف ہو اور فصل صیف مین خواہ بروقت شدت حمی کے سرد کرکے اور نطول سے بھی نفع ہوتا ہے اگر جو اور خشخاش اور بنفشہ اور گل سرخ کو پانی مین جوش دیکر تریڑا دین اور یہ نطول اسوقت کرنا چاہیے کہ بخارات کی حدت سے ایذا پہنچے اور اگر کثرت بخارات موجب ایذا کے ہو اسوقت یہ نطول اور تدبیرات مذکورہ جائز نہین ہین بلکہ بروقت کثرت اخلاط کے استفراغ کرنا اور محللات کا استعمال برفق کرنا چاہیے مثلاً روغن زیتون مین نمام اور عصی الراعی اور مرزنجوش کو جوش دیکر استعمال کرین اگر معلوم ہو کہ تحلیل اس مادہ کی ایسی دوا سے ہو جائیگی حتی کہ بعض قدماے اطبا نے بابونہ سے طلا تجویز کی ہے اور اگر باضطرار احتیاج مخدرات اور منومات کے ہو وہ بھی کرنا جائز ہے مگر احتیاط شرط ہے کبھی سویق جو اور اسبغول کے استعمال سے ابتداے مرض مین ارتفاع مواد کو منع کرتے ہین اور کبھی کشنیز کے استعمال سے اور روغن گل سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اور کبھی حجامت بھی اس غرض کو پورا کرتی ہے اور اطراف کو باندھنا اور مالش کرنی بھی مفید ہے اور مخمور کے صداع کی جو تدبیر بیان ہو چکی اسکا استعمال بہت ہی عمدہ ہے اگر اطراف کی بندش کا ارادہ ہو پس واجب ہے کہ انہین سرکہ سے نکالکر آب گرم مین رکھین پھر ان سب تدبیرون سے سکون درد نہ ہو تو سر کے بال تراش کر بابونہ اور خطمی اور بنفشہ اور مشک خالص کا ضماد کرین اور یہ ضماد بعد حلق راس کے کرنا چاہیے اور مشیر حاجت حجامت کی بھی ہوتی ہے اور جونک لگانا بھی پڑتا ہے کبھی تپ خواہ کوئی اور مرض ہو تو زائل ہو جاتا ہے مگر صداع باقی رہجاتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ سرد تر غذا کھلائین اور سر کی تقویت روغن گل اور روغن بابونہ سے کرین اور دن بھر مین دو مرتبہ ہاتھ پانون پر گرم پانی ڈالین صبح اور شام اور مالش روغن بنفشہ کی کرین بعد جب اخلاط بحسب علامات کے ظاہر ہو ملطفات سے اعانت کرین

فصل اکیسوین بیان علاج صداع بحرانی کا جب بحران مرض مین صداع عارض ہو دیکھنا چاہیے کہ مریض کو متلی ہے اور سانس الٹی پلٹی چلتی ہے اور ہونٹھ پھڑکتا ہے اور دوار عارض ہے یا نہین خلاصہ یہ ہے کہ اگر علامات سیلان مادہ کے بجانب تحت پائے جائین اعانت طبیعت کی تلئین پر کرین ایسی دواؤن سے جنمین خفیف ازلاق ہو جیسے شربت آلو بخارا یا زلال آلو بخارا کہ جلاب مین بھگویا جائے بعد غرغرے کے تاکہ خوب اثر کرے اور شربت بنفشہ اور شربت تمر ہندی اور شیرخشت جو وزن مین کم ہو یعنی بقدر پانچ درم کے دینی چاہیے از قبیل اور سبک دوائین جو انکے قائم مقام ہون پھر اگر مریض کے اطراف گردے مین یا پسلیونکے نیچے پشت کیطرف گرانی پیدا ہو خلاصہ یہ ہے کہ میلان مادہ کا بول کیطرف ہو تو مدر ادرار کی سکنجبین جسمین دو درم تخم خربزہ اور اسکا نصف تخم خیارین ڈالا ہو استعمال کرین اور یہی کھلائین کہ بخارات کو منع کرتی ہے اور ادرار بھی کرتی ہے اگر آنکھونکے سامنے شعاع یا سرخی یا زرد خیالات پیدا ہون اور درد تک باقی رہین اور رعاف پیدا نہو سرکہ کی بو اور اسکے بخارات سے چھینک پیدا کرنی چاہیے اور اسکی ناک مین پھونکنا چاہیے یا کوئی سخت چیز ناک مین پھیرنی چاہیے یا اسکی آنکھ آفتاب کے سامنے کیجائے اگر ممکن ہو کہ اسکی تیزی تحمل کرسکے اور اسکی طرف بتامل دیکھ سکے پھر آنکھ ادھر سے ہٹالے اور اگر نبض مین ڈھیلا پن ہو اور جلد مین نرمی تو ایسی چیزونکی مالش کرنی چاہیے کہ جن سے پسینا برآمد ہو اور پلانا بھی اور سر پر لگانا بھی اسی قسم کی دواؤنکا چاہیے مگر ان دوائونکا

ستعمل ہونا ضرور ہے۔ اور اگر لذع یا درماندگی کا کان کے نیچے یا نیچے کنارہ بینی کے پیدا ہوا ایسے ضماد جو کہ جاذب ہون لگانے چاہئین جیسے پودینہ کرفس پرانا مسکہ کبھی احتیاج خالی پہنچنے کی بھی ہوتی ہے تاکہ مادہ دماغ سے اُتر کر جدھر متوجہ ہے پہونچ جاے اور ورم پیدا ہو **فصل بائیسوین بیان مین علاج اُس صداع کے جو سر مین کیڑے پڑنے سے پیدا ہو** جیسے بعض ہندنے دعوے کیا ہے ابتدا اس دردِ سر کے علاج مین بدن کے تنقیہ سے کرکے اسکے تھوڑے سے ایارج فیقرا سے دماغ کا تنقیہ کرین اور ہفتہ مین چند مرتبہ یہی تدبیر کرنی چاہیے اور اسکے بعد وہی غذا اور دوا جو فصل نتن انف یعنے ناک کی بدبو مین مذکور ہوگی استعمال کرین اور کل وہ چیزین جو پیٹ کے کیڑونکو قتل کرتی ہین جیسے آب برگ شفتالو آب بیخ توت اور صبر وغیرہ اسکے بعد سعوط اور عطوس جو دماغ کا تنقیہ کرتا ہے اور آیندہ اسکا بیان ہوگا استعمال مین لاوین **فصل تیئیسوین بیان علاج اُس صداع کا جو بعد نوم کے پیدا ہوتا ہے** اسکا علاج تمام بدن کے تنقیہ اور سر کے تنقیہ سے جیسا معلوم ہوچکا ہے کرنا چاہیے اور دونون کنپٹیون پر اور پیشانی پر راکھ اور سرکہ کا لیپ کیا جاے افضل یہ ہے کہ راکھ انجیر کی لکڑی کی ہو **فصل چوبیسوین علاج صداع شرکی کا** جو دردِ سر مشارکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہے اسکے علاج مین پہلے ایک قول جامع ہم کہتے ہین کہ جمیع اقسام صداع شرکی مین جس عضو کی شرکت سے یہ دردِ سر پیدا ہوا ہو اُسکی طرف متوجہ ہوکر پہلے اس عضو کا استفراغ مخصوص کرکے اسکا مزاج بدل دیا جاے اور بروقت اس تدبیر کے تقویت سر کی مقویات سے کرنی چاہیے تاکہ زیادہ قبول مادہ کو نکرے۔ اگر زمانہ ابتدا مین دردِ سر ہو سرد دواؤن سے تقویت کرنی چاہیے جیسے روغنگل اور سرکہ اور بعد زمانہ ابتدا کے اگر مادہ گرم ہو اور کیفیت مین تیزی ہو یہی تدبیر روغنگل وغیرہ کی بعینہٖ شیہ کرنی چاہیے اور اگر مادہ بارد ہو روغن بابونہ یا دہن آس یا وہ روغن جسمین صمغ سرو بھگویا جاے یا برگ سرو سے بنایا جائے یا آب برگ سرو اور جھاؤ سے بنا ہو بکم استعمال کرنا چاہیے جب تدبیر عضو خاص سے فراغت ہوچکے اب دیکھنا چاہیے کہ یہ دردِ سر عارضی بذات خود مرض مستقل ہوگیا ہے اور اسکا سبب سر مین ٹھہر گیا یا نہین اور مادہ اور کیفیت مین فرق سمجھ لینا چاہیے اور جیسا معلوم ہو ویسی تدبیر کرنی چاہیے جو دردِ سر ساق کی مشارکت ہو اور مریض کو ایسا محسوس ہو کہ کوئی چیز ساق سے اٹھکر سر تک آتی ہے اسکے علاج مین بشرط امتلاء مادہ واجب ہے کہ فصد سافن کی اور حجامت ساقین کی کرنی چاہیے اور بدن کا تنقیہ حب اسطخیقون سے کرنا چاہیے اور اگر امتلا ظاہر نہو ساقین کو بیخ ران تک باندھین اور دونون قدم کی مالش نمک اور روغن خیری سے کرین۔ اور اگر وہ مقام جہان سے مادہ مرتفع ہوتا ہے پہچان لیا جاے اُسکو داغ دینا چاہیے اور قرحہ ڈالنے والی دوا کا استعمال کیا جاے تاکہ ریم پیدا ہو جو دردِ سر بسبب صعود بخارات کے اعضا بدن سے پیدا ہو اگر اسکا سبب فقط صعود بخارات کا ہو دورہ سے پہلے فواکہ تناول کرنے چاہیے اگر اس سے فائدہ نہو آب سرد گو نہار منہ ہو پینا چاہیے اکثر ایسے اوقات فواکہ مین سے بہی اور دھنیا مفید ہوتی ہے کہ وہ مانع صعود بخار کو بھی ہے یہی حال اُس دردِ سر کا ہے جو بمشارکت جگر پیدا ہو اور ادرار اور جگر پر ضماد بحسب مادہ لگانا بھی مخصوص اس درد مین نافع ہے سر مین جو ضعف بوجہ مشارکت معدہ کے پیدا ہو اور اسکی جہت سے صداع ہو کبھی یہ ضعف فم معدہ کے ضعیف ہونے سے پیدا ہوتا ہے کہ فم معدہ مواد کو قبول کرتا ہے اور کیموس آنمین فاسد ہوجاتا ہے مگر یہ دردِ سر اکثر بروقت گرسنگی کے پیدا ہوتا ہے۔ ایک لقمہ آب انگور یا آب سیب یا رب وغیرہ مین ڈبو مین یا رب فواکہ مین جو قابض اور خوشبو ہون بھگوکر کھلائین اور حریرہ گیہون کی روٹی کا یا چنے کے آٹے کا آب انار وغیرہ مین ترش کرکے استعمال کیا جاے اگر ان چیزونکا بکثرت استعمال ہو فم معدہ مین قوت آجائیگی جبکہ ان چیزونکا استعمال ہوتا ہے اگر اسی زمانہ مین متلی پیدا ہو شاید کہ قے صفراوی عارض ہوگی اور جو صفرا معدہ پر گرتا ہے اس سے راحت حاصل ہوگی پھر اگر معدہ مین برودت ہو ان چیزونمین مصلح گرم شریک کرنا چاہیے اور لقمہ بھی سکنجبین مین بھگونا چاہیے اور اگر ترشی اور مصلح کی تیزی مریض کے مناسب نہو اور دردِ سر کی اذیت زیادہ ہو لقمہ کو جلاب سادہ مین بھگوئین خواہ مصلح بھی بحسب حال شریک کرین ایضاً مریض اگر قبل دورہ صداع کے کچھ کھالے یا کسی قسم کا حریرہ پی لے بہت منتفع ہوتا ہے اگر انحدار طعام اور ہضم طعام محسوس ہو چاہیے کہ ایسی چیز تناول کرے جو قبض پیدا کرے جیسے ایک لقمہ روٹی کا رب فواکہ مین یا خود فواکہ روٹی ہمراہ قسب اور زیتون کے اور جو صداع بسبب اخلاط معدہ کے پیدا ہو اول تنقیہ معدہ کا کرنا چاہیے اور بعد تنقیہ کے و نیز بروقت تنقیہ غذاے لطیف پسندیدہ خفیف الہضم جسکا کیموس جید ہو کھلائین بعد اسکے کسیقدر غذاے کثیف تجویز کرین لیکن اسیقدر جو بنظر وقت اور طاقت کے واجب اور مناسب ہو مگر آمین بھی تحلیل ہضم اور شکم نرم کرنیکی صفت ہو

اگر غذا ئے جید متصف بصفات مذکورہ بالا دستیاب ہو فقط وہی غذا جسمین تولید خون جید کی صفت ہو اختیار کرین گے گو وہ صفات نہون بہترین اوقات تغذیہ ہی کہ بعد دخول حمام کے واقع ہو ایسی بیماری کے حق مین مناسب یہی ہی کہ انکے بخارات بدنکے خفیف کیے جائین اور اگر اخلاط انکے صفراوی ہون جو علاج قانون کلی مین اوپر بیان ہو چکا ہی وہی کرنا چاہیے اور تقویت دماغ کی روغن گل اور روغن آس سے بھی ملحوظ رہے اگر اخلاط بلغمی ہون اور ریاح شدید کا ہیجان ہو پھر ایسے مقویات جو شدید ہون اور ملطفات بھی استعمال کرینگے اگر اس تدبیر سے ازالہ مرض نہو ایارجات کبیر ہمراہ جوشاندہ افتیمون کے استعمال کرین ایسے دردِ سر کے علاج مین دونون کنپٹیون کے شریان کا قطع کرنا بھی نافع ہو اور خفیف داغ دینے سے اسی مقام پر بشرطیکہ سر جل نہ جائے مگر دونون شریان پر آلہ چسپیدہ ہو جائے اکثر شریان کو قطع کرکے رطوبت جاری کر دیتے ہین خواہ قطع شریان کرکے یونہین چھوڑ دیتے ہین یا اسپر داغ بھی لگا دیتے ہین داغ دینے کا اچھا طریقہ یہی ہی کہ شریان کو نمودار کر دین یعنی اس مقام کی جلد الگ ہٹا دین تاکہ اثر حرارت کا جلد تک نہ پہونچے اور جلنے کا داغ کنپٹی پر نہ پڑے اور نشتر وغیرہ کے دستہ خواہ دنبالہ سے گرم کرکے داغ لگانا چاہیے پھر بھی اگر ممکن ہو خصوصاً فصل صیف اور شدت سرما مین داغ دینے سے احتیاط اور اجتناب بہتر ہی۔ اور بعد داغ دینے کے واجب ہی کہ غذا از قسم حریرہ کے تجویز کیجائے اور دس دن تک کوئی چیز چبانیوالی اُسکو نہ دیجائے اور گرمیو نمین اُسکی غذا کا وقت ٹھنڈا تجویز کیا جائے اور بہت کلام کرنیکی ممانعت رہے۔ اسیطرح ادویہ قابضہ شرائین پر چسپان کرنی چاہیے اور انمین انزروت اور زعفران بھی شریک کیا جائے اور قرابادین مین اسکا بیان ہوا ہی کبھی شرائین پر اسرب یعنی سیسا چپٹا کرکے رکھتے ہین اور ایک پٹی سے خوب کسکر باندھتے ہین تاکہ حرکت شریان کی اور دھمک برطرف ہو کہ اس سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہی اسیطرح بجائے سیسے کے فقط ایک ٹکڑا لکڑی کا باندھنا بھی مفید ہوتا ہی اس قسم کے صداع کیواسطے داغ قوی تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو سر پر دوسرا صدغین پر جو ابھی مذکور ہوا تیسرا اس فقرہ پر جو پس سر واقع ہی یعنی وہ مقام جہان گڑھا سا پڑ جاتا ہی شراب کا استعمال اس مریض کو ہر حال مین مضر ہی۔ اور اگر سبب صداع کا بخارات کا … ہو معدہ سے ہو وہ صداع اُسی قسم مین داخل ہو جو ہمنے اوپر بیان کیا یعنی اعضا سے بخارات چڑھنے سے جو صداع پیدا ہوتا ہی اُسکا جیسا علاج اوپر مذکور ہوا ہی وہی علاج اسکا بھی کرنا چاہیے۔ اور ازین قبیل وہ صداع بھی ہی جو پانی پینے سے پیدا ہوتا ہی کہ یہ بھی ضعف معدہ سے پیدا ہوتا ہی اور اسکا علاج عمدہ یہی ہی کہ شراب ریحانی تھوڑے سے پانی مین ملاکر پیئین اور آبِ قہوہ پانی بھی شریک کرین جو اسکے پینے مین روزمرہ آتا ہو تاکہ معدہ پر کچھ اذیت نہ پہونچے جو دردِ سر بشرکت گردہ اور مراق کے ہوتا ہی یا رحم وغیرہ کی شرکت سے پیدا ہو اسکے علاج مین تدبیر وہی کافی ہی جو اول کتاب مین ہم کہہ چکے اور حمیات مین جو صداع عارض ہوتا ہی اسکا علاج بھی بیان کر چکے

فصل پچیسوین بیان مین علاج گرانی سر کے گرانی سر کو فائدہ استفراغ سے ہوتا ہی اور استعمال شبیارات کا بھی مفید ہی اگر گرانی سر کی بوجہ غلبہ خون کے ہو پہلے فصد سر رو کی کرین اُسکے بعد عرق جبہ کی فصد کرنی چاہیے خصوصاً اگر گرانی سر کی پشت سر مین ہو ایضاً فصد عروق کی اور اس شریان کی جو دونون کانون کے پیچھے ہین خصوصاً اگر گرانی سر کی آگے کی طرف ہو بہت مفید ہے

فصل چھبیسوین علاج اُس دردِ سر کا جسکا نام بیضہ اور خوذہ ہی چونکہ یہ درد تمام سر مین ہوتا ہی اسواسطے اسکو بیضہ اور خوذہ کہتے ہین یہ دردِ سر ثابت اور برقرار رہتا ہی اور دیر تک رہتا ہی اور مزمن ہوتا ہی اور ہر ساعت اسکی سختی مین ہیجان ہوتا ہی تھوڑی سی حرکت یا تھوڑی سی شراب پینے سے یا تھوڑی سی چیز سنجر کھانے سے درد مین شدت ہوتی ہی اگر اس مریض کے پاس کوئی چلا کر بولے بلکہ اکثر اوقات متوسط آواز بھی ناگوار ہوتی ہی اور درد مین شدت ہوتی ہی تا اینکہ مریض کو بولنا کسی شخص کا بالکل ناگوار ہوتا ہی اور روشنی آفتاب وغیرہ کی اور آدمیونمین بیٹھنا اسکو برا معلوم ہوتا ہی تنہائی اور تاریکی اور ہر طرح کی راحت اور چپ لیٹنا اسکو مرغوب ہوتا ہی اس مرض کے بیمارونکو جن چیزونسے اذیت پہونچتی ہی وہ مختلف طور کی ہوتی ہین بعض لوگونکو کوئی چیز اذیت دیتی ہی اور بعض کو دوسری چیز مگر اس کیفیت مین سب برابر ہین کہ ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا سر ہتھوڑی یا گھن سے کوئی شخص توڑ رہا ہی یا کسیطرح کھینچ رہا ہی یا کوئی سر کو پھاڑے ڈالتا ہی یہ درد سم آنکھ کی جڑ اور دن تک پہونچتا ہی جالینوس کے نزدیک سبب کھینچنے والا اس درد کا ضعف دماغ ہی یا دماغ مین شدت حس پیدا ہونے اور سبب مولد اس درد کا خلط ردی یا ورم حار یا ورم بارد ہوتا ہی علاوہ اسکے یہ ہی کہ اکثر ورم سخت سے یہ دردِ سر پیدا ہوتا ہی اور اکثر یہ ورم وسط حجاب مین ہوتا ہے استخوان قحف سے خارج ہو یا داخل یہ بات اوپر معلوم ہو چکی کہ جسوقت سبب صداع کا ورم وغیرہ ہو لیکن اُس حجاب کا ورم جو اندر قحف کے ہے

اس درد کا حس اس طرح پر ہوگا جیسے آنکھ تک یہ درد پھیلا ہوا ہو اسلیے کہ جو جھلی عصبہ مجوفہ پر شامل ہو اسکا ایک جز و حدقہ چشم تک پہونچا ہوا ہو اور اگر ورم حجاب خارجی قحف مین ہو اُسکا درد ہاتھ کے چھونے سے محسوس ہوگا اور مریض کو ناگوار ہو کہ اس مقام تک ہاتھ پہونچے اکثر یہ درد سرامراض سابقہ سے پیدا ہوتا ہو جو امراض کہ جوہر دماغ اور دماغ کے حجابہاے دخلی اور خارجی کو اسقدر ضعیف کردین کہ تھوڑیسی حرکت سے ایذا پہونچنے لگے اور تھوڑیسی حرکات بدنی غذائی یا بخاری اور حرکات خارجی سے اذیت پہونچے اور ایسا ضعف ہو جاے کہ دماغ فضول موذی کو قبول کرلے بعض اطبا بیضہ مین شروط مذکورہ بالا کی رعایت نہین کرتے بلکہ ہر ایک درد جو تمام سرکو شامل ہو اُسکو بیضہ کہتے ہین خارج قحف ہو یا دخل بخارات معدہ سے پیدا ہو یا سر کے بخارات سے خلط صفراوی ہو یا ورم فلغمونی نفس دماغ مین ہو یا دماغ کے پردو مین کہ اسوقت ہمراہ گرانی سر کے ضربان ہوگا یا ورم حمرہ کو کہ اسوقت ہمراہ التہاب ورسوزش کے لذع بھی بدون ثقل کثیر کے پیدا ہوگا یا اور اخلاط سے ورم ہو مگر ہمراہ نہو اور گرانی زیادہ محسوس ہو اور اس مقام پر علامات اخلاط باردہ کے پاے جائین تو علاج بہرحال ہر ایک کا حسب اسکے سبب کے کرینگے لیکن نام بیضہ کا باصطلاح ماہران فن اسی درد کیواسطے مخصوص ہو جسمین شرائط مذکورہ صدر موجود ہون **علاج** اگر معلوم ہو کہ خون کی کثرت ہو اور سبب اولی خواہ سبب محرک وہی خون ہو فصد کرنی چاہیے لیکن اگر دلائل برودت اخلاط موجودہ پر قائم اور زمانہ مرض کا طولانی ہوچکا ہو اور پہلے استعمال ادعات کا ہوچکا ہو اسوقت ایسے نطولات کا استعمال کرینگے جسمین تھوڑے سے محللات سخنہ بھی ہون اور کسیقدر قوت قبض بھی انمین ہو مثل قفاح اذخر اور بابونہ اور پودینہ وغیرہ تمامی وہ اجزا جنکا بیان قانون عام مین بخوبی ہوچکا ہو اور پھر رفتہ رفتہ محللات قوی کا اضافہ کرتے رہین اور استفراغ مناسب بھی ضرور کرنا چاہیے اور استعمال حب ایارج ہمراہ مصطگی کے زیادہ نافع ہو اور ہر تین شبو مین ایک شب اسکا استعمال ضرور کرنا چاہیے اور حب قوقایا اس صداع کے استفراغ مین ضرور مستعمل ہے اگر دوا قوی کی احتیاج ہو بعدہ جوشاندہ خیارشنبر ہمراہ چار مثقال روغن بیدانجیر کے استعمال کرین **یہ بھی** جاننا ضرور ہو کہ بعد استفراغ کے تنقیہ دماغ اور حجابہاے دماغ کا ایسی دواؤن سے جو مقوی دماغ ہون کرنا چاہیے ازانجملہ وہ شمومات ہین جنمین مشک اور عنبر شریک ہو اور کافور بھی داخل کرتے ہین اور شبیر ہمراہ ان ادویہ کے صبر بھی داخل ہوتا ہو تاکہ تقویت اور تحلیل ساتھ ہی حاصل ہو اور بالتزام ضمادات حارہ اور مخدرہ جو اوپر بیان ہوچکے لگاے جاتے ہین جب زمانہ انحطاط مرض کا پہونچے اور کمی ظاہر ہو حمام اور ضماد قوی کا استعمال کرین مگر زمانہ ابتدا مین خواہ اگر مادہ حارہ سبب مرض کا ہو وہی تدبیر کرینگے جو قانون عام مین تدبیر دماغ کی مذکور ہوئی ہو اور چند روز متواتر آب خیارشنبر اور روغن بادام کا استعمال ضرور ہو کبھی انکو سعوط مومیائی اور روغن بنفشہ کا بھی مفید ہوتا ہو **یہ بھی** جاننا ضرور ہو کہ بیضہ جب مزمن ہوجائے اور زمانہ دراز گذرجکے پھر مزاج مین برودت پیدا ہوتی ہو گو ابتدا مین اسکا سبب حار ہو اور یہ بھی ضرور ہو کہ بیضہ مزمن کا ازالہ ایسی دواسے ہوتا ہو کہ جسمین تحلیل قوی اور تسخین شدید ہو کبھی ایسے لوگونکو سعوط اقراص کوکب اور سلیسا اور دواء المسک وغیرہ کا مفید ہوتا ہو کہ ایسی کوئی دوا شیر مرضعہ دختر مین گھولکر سعوط کرا مین خصوصا بروقت شدت وجع اور بیداری کا غلبہ ہو۔ داغ دینا اور فصد شرائین خواہ شریان جبہہ کا قطع بیضہ مین وہی فائدہ رکھتا ہو جو صداع کہنہ مین اوپر مذکور ہوچکا۔ غذا ایسی دینی چاہیے جو زیادہ تبخیر نہ کرے تاکہ انکہ مسور بھی گو کہ اسکی تبخیر بہت کم ہو یہ بھی نہ دینی چاہیے کو اُنکے ہمراہ روغن بادام بھی شریک کرین اسیطرح شوربائے بقول مگر غذاے مبرد مین استعمال ان چیزونکا کچھ مضر نہین ہو اسلیے کہ بخارات انکے بدن مین کم پیدا ہوتے ہین طلا اس مرض مین کبھی ایسے چاہیے جو کسیقدر مخدر ہون مگر غرض اصلی یہی ہو کہ تحلیل پیدا ہو ازانجملہ یہ طلاے مخصوص ہو۔ افیون دم الاخوین زعفران صمغ عربی کہ اس سے کنپٹی پر طلا کرین اگر ضرورت تخدیر پیدا کرنیکی ازانجملہ زعفران مازو قرص کوکب کہ اس سے تمام جبہہ پر طلا کرنا چاہیے اور قرابادین اور ابواب ادویہ مفردہ مین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اور ادویہ مفصلاً وہان مذکور ہین

فصل ستائیسوین شقیقہ کے بیان مین

شقیقہ کو آدھا سیسی بھی کہتے ہین اور یہ درد سر کے ایک طرف اٹھتا ہو اور جالینوس اسکی تعریف یون کرتا ہو کہ یہ درد بھترا رہتا ہو اور اصلی مقام اسکا وسط سر مین ہو۔ کبھی اس درد کا سبب اندرون قحف کے ہوتا ہو اور کبھی اُس جھلی مین جو قحف پر لپٹی ہوئی ہو اور اکثر کنپٹی کے عضل مین اسکا سبب ہوتا ہو۔ اور جو سبب خارج قحف پیدا ہوتا ہو اُس سے جو شقیقہ پیدا ہوتا ہو اسمین ایسی شدت ہوتی ہو کہ سر کا چھونا دشوار ہوتا ہو۔ مواد اس صداع کے یا اسی مقام خاص مین سے پیدا ہون خواہ وہ اور شرائین خارجہ سے آتے ہون خواہ نفس دماغ اور دماغی حجابون سے براہ اُن درزون کے پہونچین جو فصل اول مقالہ اولی مین اس

کتاب کے بیان ہو چکے ہین۔ اور کبھی یہ صداع ان بخارات سے پیدا ہوتا ہو جو تمام بدن سے مرتفع ہوتا ہو خواہ کسی عضو خاص سے جو اسی نصف جانب سر کے واقع ہو جدھر شقیقہ پیدا ہوتا ہو۔ اکثر شقیقہ کے دورے ہوتے ہین اور اکثر تو یہی ہو کہ اسکی پیدایش اخلاط سے ہوتی ہو اور کوئی شقیقہ ایسا نہین ہوتا ہو جسکے واسطے کسیقدر سوء مزاج مفرد ہو اور جو شقیقہ اخلاط سے پیدا ہوتا ہو کبھی وہ اخلاط گرم ہوتے ہین اور کبھی بارد ہوتے ہین اور کبھی ریاح اور بخارات ہوتے ہین اور ان سب اسباب کے علامات متعدد مقامات پر مذکور ہو چکے اگر سرد اخلاط خواہ ریاح اور بخارات سے شقیقہ پیدا ہو تو انہین گرمی پہونچنے سے سکون و خفت پیدا ہوتی ہو اور تمدد و قریب اور گرم شقیقہ مین لمس سر کا گرم رہتا ہو اور کنپٹیان دھکتی رہتی ہین اور مبردات کے استعمال سے راحت پہونچتی ہو ایضاً شقیقہ بارد مین برودت محسوس ہوتی ہو اور گرم مین حرارت پیدا ہوتی ہو اور یہ بات بروقت اشتداد وجع کے دونون قسم مین ہوتی ہو **علاج** علاج شقیقہ کا فصد سے بطریقہ مذکورۂ بالا کرنا چاہیے خصوصاً فصد عرق جبہہ کی اور کنپٹی کے رگون کی فصد اور اسہال اور حقنہ اور جذب مخالف جانب کیطرف بنا بر رعایت انھین قواعد کے کرنا چاہیے جو قانون عام مین مذکور ہین شقیقہ حار مین خیساندہ صبر کاسنی مین جسطرح قرابادین مین درج ہو مفید ہوتا ہو اور مقدار شربت اسکی ایک اوقیہ سے ڈیڑھ اوقیہ تک جائز ہو اور فصد جبہہ اور فصد ناک کے رگونکی اس سے زیادہ مفید ہو اور بروقت دورہ کے تبدیل مزاج کی تدبیر کرنی چاہیے اور دورہ سے پہلے تنقیہ کرنا چاہیے۔ اگر مادہ گرم ہو مخدرات صدغین پر فربیون اور پوست بیخ تفاح اور شبث اور بنگ اور کافور سے استعمال کرین اور تبرید مقام درد کی جسطرح قانون عام مین لکھی ہو کرنی چاہیے کبھی وہ میاہ ہو جس سے کتاب لکھی جاتی ہو جدھر درد ہو اس پیشانی پر لگانیسے نفع ہوتا ہو از انجملہ زعفران ہے جو ارباب شقیقہ کے جبہہ پر لگانی چاہیے اور سداب و نعناع سے ضماد بنا کر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہو اسیطرح طلا قرص پونس کا جو قرابادین مین مذکور ہے اسیطرح استعمال ضماد لب غار اور برگ سداب ایک جزء اور رائی نصف جزء پانی مین پیسکر طلا کرین اس سے بھی عمدہ قیروطی جو ذراریح سے تیار کیجاے کہ اسکے استعمال سے مقام استعمال پر دانہ دانہ سے پڑجاتے ہین خواہ وہ قیروطی جو ثافسیا سے (جو سداب بری کا گوند ہو) تیار کرین کہ اسکی منفعت داغ دینے کی منفعت سے برابر ہو۔ اور اگر مادہ بارد ہو اور برودت بھی شدید ہو فربیون اور رائی اور عاقرقرحا وغیرہ سے ضماد کرنا چاہیے جو شقیقہ مزمن ہو اور زمانہ دراز گذر چکا ہو پھر وہ بہر حال سرد ہو اور محتاج تحلیل مادہ اور تسخین قوی کا ہو اور بہتیرے طلا اور نطولات مشترکہ اور خاص مرض شقیقہ کے قرابادین مین ذکر کیے ہین انھین کا استعمال کرنا ضرور ہو اگر استعمال طلا کا بعد تنقیہ بدن کے اتفاق ہو پہلے مالش اس کنپٹی کے عضل کی جدھر درد ہوتا ہو رومال خواہ انگلی سے بروقت دورہ کے کرکے بعد ازان طلا کا استعمال کرین اگر ارادہ تخدیر پیدا کرنیکا ہو اور اگرچہ وجع ضربانی کی شدت ہو کنپٹی کے شریان پر اس جگہ جدھر درد زیادہ ہو فربیون اور انزروت اور رقوالبش کے طلا کرنیسے فائدہ ہوتا ہو اور اسی مقام شریان پر سیسہ اور درست کی ہوئی لکڑی بطور چنچھ کے مفید ہے اگر مستحکم بندش کرین تاکہ شریان کی جنبش جو باعث وجع ضربانی کے ہو کم ہو جاے جیسا کہ اوپر کی فصل مین بمقام داغ دینے کے بیان ہو چکا۔ بعض متقدمین نے شقیقہ مزمنہ کیواسطے ایک نسخہ مجرب نافع لیسے ذکر کی ہو کہ وہ دوا انھین ایک عورت سے بہم پہونچی تھی صفت اسکی یہ ہو قثاء الحمار اور افسنتین کو آب خالص اور روغن زیتون مین جوش دین تا اینکہ مہرا ہو جاے اور گھل جاے بعد ازان جس جانب درد ہو پہلے زیت اور اسی پانی سے نطول کرین بعد ازان ثفل کو بطور لیپ کے ضماد کرین یہ حکیم کہتا ہو کہ اس دوا کا استعمال جسوقت کیا فوراً شقیقہ برطرف ہو جاتا ہو تپ یا ہو یا نہو ضماد مین رائی سے بہتر کوئی ضماد نہین ہو جب مرض مین طول ہو ثافسیا کا ضماد کرنا مفید ہوتا ہو اور پوست بیخ کبر اور فربیون پیسکر شراب ریحانی مین گوندھکر ثافسیا بھی اسمین شریک کرین کہ یہ علاج عظیم النفع ہو منجملہ اس علاج کے جو بہت مفید ہو یہ ہو کہ حمام مین داخل ہو کر بکثرت گرم پانی کے بخارات پر سر جھکاے رہین اسکے بعد روغن پستہ سے سعوط کرین کہ اس ترکیب سے درد شقیقہ کا مادہ اپنے مقام سے بھر کر شانون تک آجاتا ہو پھر وہ نسخہ قرابادین اور وہ اجزاء مفردہ جو جداول مفردات مین درج ہین تلاش کرکے استعمال کرنے چاہیین

فصل اٹھائیسوین ورم اور اسکے تفرق اتصال کے بیان مین

پہلے ذکر قرانیطس کا ہم کرتے ہین قرانیطس سرسام گرم کو کہتے ہین یعنے ورم گرم جو دماغ کے باریک پردہ خواہ گندہ پردہ مین ہو اور جرم دماغ مین ورم نہو اگرچہ کبھی جرم دماغ مین ورم عارض ہوتا ہو بعض اطبا نے جو ایسا گمان کیا ہے

کہ نفس جوہر دماغ میں ورم نہیں ہوتا ہے یہ گمان غلط ہے اس شخص کی دلیل یہ ہے کہ جو شے نرم ہو جیسے جوہر دماغ خواہ سخت ہو جیسے ہڈی اس میں تمدد اور کشش نہیں ہوتی اور جس شے میں تمدد اور کشش نہو اس میں ورم بھی نہیں ہو سکتا اور غلطی صغری میں اس قیاس کے یہ ہے کہ جو شے نرم اور بالزوجت ہو اس میں تمدد ہوتا ہے اور ہڈی بھی متورم ہو جاتی ہے اور اس حکم کا خود جالینوس مقر ہے۔ دانتوں کے باب میں اس قول کو ہم مفصلاً بیان کرینگے ہم یہ کہتے ہیں کہ جو شے غذا کو قبول کرے اس میں تمدد ضرور پیدا ہوگا اور بوجہ غذا کے بڑھنے کے پھر حسب غذا سے اسکا جوہر اصلی مقدار میں بڑھتا ہے فضلہ کیوجہ اس میں زیادتی پیدا ہونے کو کون مانع ہے اور ورم کی وہی زیادتی ہے جو فضلہ کی جہت سے ہو۔ لیکن اگرچہ دماغ کا جوہر بھی متورم ہوتا ہے مگر قرانیطس اور سرسام مخصوص ورم حجاب کو کہتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ورم گرم ہو اگرچہ بعض مواضع استعمال میں اطلاق اس لفظ سرسام کا جوہر دماغ کے ورم پر بھی ہوا ہے مگر یہ استعمال بعد نقل کے ہے اس عرض لازم سے جو ہذیان اور اختلاط عقل مع حرارت محرقہ کے ہو پس اطلاق اور استعمال عامی اس لفظ کا اختلاط اور ہذیان پر ہے اور استعمال اصطلاحی یعنی عرف اطبا میں اس ورم پر بھی اطلاق سرسام کا کرتے ہیں بطور تسمیہ معروض باسم عرض کے اور وہ عرض نسیان ہے جو باعث اختلاط اور ہذیان کا ہوتا ہے اور وہ سرسام بارد ہے جسے لیثرغس بھی کہتے ہیں اور جس وقت لفظ سرسام بطور عرف عام کے استعمال کیا جائے اس میں یہ سرسام دماغی بھی داخل ہے وہ بھی سرسام ہے بعض آدمی چونکہ لغات سے واقف نہیں ہوتے انکا گمان یہ ہوتا ہے کہ برسام نام اسی ورم کا ہے اور کہتے ہیں کہ سرسام بہ نسبت برسام کے زیادہ استحقاق رکھتا ہے کہ اس ورم کو کہیں حالانکہ یہ قول انکا محض لغو ہے اسلیے کہ برسام لفظ فارسی ہے بر کی لفظ فارسی میں بمعنے سینہ کے ہے اور سام بمعنے ورم کے پس برسام سینہ کے ورم کو کہنا چاہیے اور لفظ سر فارسی بمعنے راس کے ہے عربی میں اور سام وہی ورم پس سرسام بقلب اضافت بمعنی ورم سر کے ہے۔ سرسام حمیات میں بھی پیدا ہوتا ہے اور ورم معدہ کے اخلاط سے جو محترق اور سوختہ ہو جاتی ہیں یہ ورم بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اطراف سر کے ورم خارجی سے بھی سرسام پیدا ہوتا ہے خواہ اطراف سر کے خارج جو غشا یعنی جھلی ہے اسکے ورم سے سرسام پیدا ہوتا ہے۔ اور جو سرسام ہمراہ برسام کے ہوتا ہے وہ بشرکت حجاب دماغ اور اورام حجاب اور تمامی عضلات صدر کے ہوتا ہے اور نیز وہ سرسام جو ورم مثانہ اور ورم معدہ میں ہوتا ہے۔ لفظ سرسام میں جو اشتراک لفظی پیدا ہوا ہے اسی سے اسکے بیان میں ارباب تصنیف مختلف ہوتے ہیں جیسے بیانات مصنفین کے لیثرغس کی لفظ میں مختلف ہیں جسے ہم سرسام بارد ابھی کہہ چکے۔ مگر سرسام حقیقی وہی ہے باصطلاح اطبا ماہرین جو صدر فصل میں لکھا گیا کبھی جوہر دماغ بھی اگر متورم ہو جاتا ہے وہ سرسام نہایت ردی ہے اور جوہر دماغ کا ورم بوجہ مشارکت حجاب خواہ بوجہ انتقال اور ورم کے بطرف جوہر دماغ کے پیدا ہوتا ہے اور چوتھے دن قتل کرتا ہے اگر یہ چوتھا دن گذر جائے پھر نجات کی امید ہوتی ہے اکثر جو مریض سرسام میں مرتے ہیں نفس کی آفت سے مرتے ہیں یہ ورم جوہر دماغ کے مختلف مقامات میں پیدا ہوتا ہے بحسب اجزاء دماغ کے اور بطون دماغ کے اور کبھی ساتھ ہی دو بطن میں ورم پیدا ہوتا ہے خواہ تینوں بطن میں یکبارگی ورم پیدا ہو جاتا ہے اور اکثر عمود اس ورم کا یعنے وہ مقام جہاں سے ابتدا ہو کمی اور بیشی ہوتی ہے متصل تجویف مقدم کے تا تجویف اوسط ہوتا ہے مبدا اور سبب اس ورم کا خون ہوتا ہے خواہ صفرائے صحیح یعنے غیر متعفن یا خاص خواہ حمی صحیحہ خواہ صفراء محترقہ مائل بسودا اور یہ قسم زبون ہے شاید ورم دماغی اکثر خون صفراوی سے ہوتا ہے اور خون محض سے نہیں ہوتا ہے خواہ صفرائے محض سے ہوتا ہے اور شاید کہ نجات اس مرض سے اکثر بذریعہ عرق خواہ رعاف ہی کے ہوتی ہے اور اکثر حجاب کا ورم ہمراہ ان رگوں کے ہوتا ہے جو سر سے باہر نکلی ہیں اور انکے ورم میں درزیں سر کی پھول جاتی ہیں جس سرسام میں اختلاط عقل کے ہمراہ بکا اور ضحک ساعت بساعت ہو وہ نہایت ردی ہے۔ اگر ذات الریہ کا انتقال طرف سرسام کے ہو شدت حرارت خلط کی اسپر دلیل ہوگی اسیطرح اگر ذات الریہ بطرف سرسام غیر حقیقی کے منتقل ہو جائے۔ اگر یہ بات عارض ہو کہ ثقل اور گرانی اطراف سر اور درد یہ میں ہر وقت ہے اور بعد ازان تشنج اور قے زنگاری پیدا ہو اسیوقت مریض ہلاک ہوتا ہے اور زیادہ مدت مہلت کی ایسے وقت بشرطیکہ قوت قوی ہو ایک دن خواہ دو دن کی ہوتی ہے زیادہ تر امید نجات کی قرانیطس کی اس قسم میں ہوتی ہے کہ مریض بعد خفت خمار کے ہر وقت ہذیان اور بیہوشی کے جو جو حرکات اور کلمات کہتا اور کرتا ہو تعیین یاد کرے اور اس میں غلطی نہ کرے اور اگر اس مرض میں اموریدوس عارض ہو یعنے خون بواسیر کا جاری ہو جائے دلیل محمود ہے جس وقت صاحب برسام کی آنکھیں بند ہو جائیں اور بعد ازان قے صفراوی عارض ہو اور ضعف بھی اسے ہو اسی دن مر جائے گا اور اگر قوت وفا کرے دوسرے روز

ضرور مریگا۔ کبھی ایسا مریض دیکھا نہیں گیا کہ اسکے اطراف دماغ مین ورم ہو اور بول بھی اسکا مائی ہوتا ہو یعنی مادہ بتمامہ متوجہ بطرف اعلی کے ہو اور پھر وہ مریض بچ جاے اور نجات پاے۔ اکثر تو قرانیطس بوجہ سیلان بواسیر کے زائل ہوجاتا ہو اور کبھی ایسے مادہ مین برودت پیدا ہوکر بطرف لیثرغس کے منتقل ہوجاتا ہو اور کبھی اگر قرانیطس سے نجات بھی ملتی ہو انجام کار مین دق خواہ جنون پیدا ہوتا ہو اور اکثر انتقال غیر حقیقی کا بطرف سرسام حقیقی کے ہوجاتا ہو اور مشائخ بہت کم قرانیطس سے نجات پاتے ہین بعض اطبا اسکے مدعی ہین کہ بشیتر ایک مرض ایسا عارض ہوتا ہو شبیہ قرانیطس کے بدون تپ کے اور تپ سے خالی ہونا دلیل ہوتا ہو کہ ورم بھی نہین ہے اسی شخص کا قول ہو کہ اگرچہ ورم اور تپ اسمین نہوتا ہو قلق زیادہ اور اچھل پھاند مریض بہت کرتا ہو اور قرار بہت دشوار ہوتا ہو بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ دیوار کو پھاند جائیگا اور اسکا ضجر شدید اور تنگی نفس اور پیاس شدید ہوتی ہو اور جب پانی پیتا ہو گلے مین پھنستا ہو اور قے ہوجاتی ہو یعنی وہی پانی گر پڑتا ہو اسی طبیب کا مقولہ ہو کہ اکثر یہ مرض اسی دن قتل کر ڈالتا ہو اور بشیتر چارون کی مہلت ملتی ہو اور نجات اس سے کسیکو ملتی نہین بلکہ مریض کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہو اور زبان بھی سیاہ ہوجاتی ہو۔ اور آنکھین خشک ہوکر ٹھہرجاتی ہین اور ایسے بیمارون کی حالت مظلوم فریادی کی سی ہوجاتی ہو اسکے بعد انکے حرکات مین ترقی پیدا ہوتی ہو اور انکی نبض ساقط ہوجاتی ہو اور مرجاتے ہین اور اکثر یہی ہو کہ انکی موت بوجہ اختناق کے ہوتی ہو ابھی دوڑتے پھرتے تھے یکایک دیکھو تو گر پڑے اور مر گئے اس مرض کے وجوہ اور عروض مین کچھ عجب نہین کہ دماغ کو شرکت کسی اور عضو کریم سے ہو جیسے عضل النفس ہین اگر تشنج عظیم عارض ہو خواہ کسی اور طرح کا فساد اس عضلہ مین پیدا ہو جس سے خناق کا عروض ہوجاے اور دماغ کو اسکے ایذا پہنچے اسوقت دماغ کو شرکت ہوگی اور فاسد ہوجائیگا اور اختلاط عقل پیدا ہوگا اور پیاس کا غلبہ بوجہ خشکی اطراف سر اور حلق اور سینہ کے بھی ہوگا

فصل انتیسوین بیانمین علامت مشترکہ کے

جو علامات تمام قرانیطس حقیقی کے ہین انمین سے ایک تو یہ ہو کہ حمی لازم ہوتی ہو اور یبوست اس تپ مین زیادہ ہوتی ہو کہ اکثر دوپہر کو تپ کی زیادتی ہو اور ہذیان مین کبھی افراط اور کبھی خفت پیدا ہوتی ہو بلکہ جاتا رہتا ہو اور کلام کرنا ناگوار ہوتا ہو اور اگر کلام کرے کسل اور ماندگی پیدا ہوتی ہو اور عقل مین اختلاط پیدا ہوتا ہو اور اکثر یہ اختلاط قریب روز چہارم کے عارض ہوتا ہو اور عبث اور بیکار اطراف سے بازی کرتا ہو اور کھیلتا ہو اور نفس مین اضطراب غیر منتظم ہوتا ہو اور لیکن سانس بڑی بڑی لیتا ہے اور شراسیف مین امتداد اوپر کیطرف زیادہ ہوتا ہو اور اکثر اعضا مین اختلاج پیدا ہوتا ہو کہ قبل امتداد شراسیف اور اسکے ہمراہ اور اسکی وجہ سے اعضا پھڑکتے ہین اور اکثر ہمراہ اسکے نیند بھی پیدا ہوتی ہو مگر مضطرب کہ جب نیند سے چونکتے ہین چلاتے ہین اور کبھی سوتے ہین اور کبھی بیدار رہتے ہین پھر نیند بھی مضطرب اور مشوش ہوتی ہو کہ خیالات اور اوہام فاسدہ اور خوفناک پیدا ہوتے ہین اور جاگنے کے وقت چیختے ہوے اٹھتے ہین اور بروقت بیدار ہونیکے بشیری اور اور جسارت امور عظام پر اور غضب عادت سے زیادہ اور ناگواری روشنی اور شعاع شمس کی پیدا ہوتی ہو اور خشونت زبانمین پیدا ہوتی اور دانت سے زبان کاٹتے ہین اور بشیتر زبان پر ورم پیدا ہوتا ہو اور اکثر آواز بند ہوجاتی ہو اور پانی کی خواہش کرتے ہین مگر تھوڑا سا لیتے ہین اور خواہش بھی زیادہ نہین ہوتی اور اکثر انکے اطراف سرد ہوجاتے ہین بدون کسی برودت خارجی کے جو اطراف کو سرد کردے بول ان مریضون کا مائل بلطافت اور رقت ہوتا ہو اور نبض انکی صلب بوجہ ورم کے جو عضو عصبی مین پیدا ہوا ہو اور سخت ہو بوجہ صلابت رگون کے اور قوت نے ضعیف ہوکر مادہ کو نبض کی قوت مین کسیقدر افزائش پیدا کی ہو لیکن اگر قریب بہلاکت ہونگے اسوقت قوت نبض مین نہوگی ہان اگر اسوقت بھی نبض قوت کو مجتمع کرے اور شدت پیدا کرے اور اخیر حرکت انقباض نبض کی اور اسیطرح آخر انبساط زیادہ سریع ہوتا ہو مگر اس نبض کی نشاریت کسیقدر موجیت سے خالی نہین ہوتی اسلیے کہ جوہر دماغ رطب ہے کبھی انکی نبض مین عرض بھی چندمرتبہ پیدا ہوتا ہو اور عظیم بھی ہوجاتی ہو بنظر کسی حاجت کے اور متواتر بھی ہوجاتی ہو اور اجزا و وضع مین اختلاف بھی پیدا ہوتا ہو اور مرتعش بھی ہوتی ہو اور مرتعش ہونا اس نبض کا منذر بغشی ہوتا ہو لیکن ایک قسم خاص کا ارتعاش جو بوجہ صلابت رگ کے ہو کہ وہ دلیل غشی پر نہین ہوتا۔ ارتعاش کا موجب صلابت رگ کی ہوتی ہو اور قوت کا قوی ہونا اور اسیوجہ سے منذر بغشی نہین ہو کبھی انکی نبض مین تشنج پیدا ہوتا ہو اور یہ نبض منذر بتشنج ہوتی ہو اگر کسی شخص مین علامات امراض حادہ کے اور نیز حمیات سخت کے علامات موجود ہون اور طبیعت مین قبض پیدا ہو پس یہ خاص علامت ایسی ہو کہ منذر بہ سرسام ہو اور گویا کہ یہ علامت منذرات قوی سے ہو واسطے عروض سرسام کے قرانیطس سے پہلے اور اسکے عروض سے مقدم یہ بات پیدا

ہوتی ہے کہ قریب کی چیز کو فراموش کرتا ہے اور بے سبب جی ولی ملال عارض ہوتا ہے اور خواب بُرے بُرے اور درد سر زیادہ اور گرانی اور امتلا پیدا ہوتی ہے اور چہرہ
کا رنگ خود بخود صاف ہو جاتا ہے اور بیداری میں طول پیدا ہوتا ہے اور نوم میں اضطراب اور ان اعراض میں شدت اسوقت تک رہتی ہے جبتک مواد متوجہ بطرف
دماغ کے ہوتے ہیں اور دماغ کی رگوں میں بھرتے رہتے ہیں اور ہر طرف اور جانب دماغ میں یہ مواد دوڑا کرتے ہیں پھر جب زمانہ حدوث قرانیطس کا قریب پہونچا
اور مادہ دماغ میں جاگزین ہو گیا درد پشت سر کیطرف سے نزدیک قفا کے شروع ہوتا ہے خصوصاً صفراوی سرسام میں اور جب سرسام پیدا ہو گیا اور دماغ میں
ورم آگیا پہلے کیفیت یہ ہوتی ہے کہ مریض کی آنکھیں خشک ہو جاتی ہیں اور آنکھونکی خشکی زیادہ ہوتی ہے بعد ازان آنسو جاری ہوتے ہیں خصوصاً دمین سے
کسی ایک آنکھ سے اور اکثر آنکھ کی رگون میں سُرخی شدید پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی اس سرخی کے بعد چند قطرہ خون ناک سے ٹپکتے ہیں اور اکثر یہ لوگ اپنی آنکھونکو ملا کرتے
ہیں اور بطرف سکون اور آرام کے انکا میلان خاطر زیادہ ہوتا ہے حتے کہ تمام بدن کو آرام میں رکھتے ہیں مگر دونون ہاتھونکو البتہ حرکت دیا کرتے ہیں کبھی بیکار
ہلایا کرتے ہیں اور کبھی کچھ چنتے ہیں خواہ کپڑے میں شکن ڈالا کرتے ہیں اور یہ حرکات کبھی آنکھ بند کر کے کرتے ہیں اور کبھی بروقت ان حرکات کے تیز نگاہ کر کے
اور آنکھیں نکالکر اور دل تنگی اور چلانا بھی عارض رہتا ہے کبھی کلام فصیح سے بھی انکو کسل پیدا ہوتا ہے کہ زبان کو ہلانا نہیں چاہتے اور کبھی تقطیر البول انہیں
عارض ہوتا ہے اسطرح کہ انکی خبر انکو ہوتی ہے اور کبھی خبر بھی نہیں ہوتی اور قطرات بول کے ٹپکتے رہتے ہیں مگر یہ بات حمیات کے ہمراہ دلالت قوی سرسام حاضرہ
کرتی ہے اور جو آلام اور تکلیفات انکے اعضا میں ہوتے ہیں انسے یہ لوگ غافل ہوتے ہیں بلکہ اگر بدرشتی اور سختی کوئی شے انکے اعضا میں کر کے مس کرائی جاے
انکی بھی انہیں مطلق خبر نہیں ہوتی اور نہ اس عضو کو ہٹاتے ہیں۔ اب ہم بیان تفصیلی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ورم سر کی جانب مقدم میں متخیلہ کو فاسد کر دیتا
ہے اور ایسے بیمارون کا یہ حال ہوتا ہے کہ پھونسڑے کپڑونکی درزونکے یا سپید جون جنکو چیلڑ بھی کہتے ہیں چنا کرتے ہیں اور تنکے دیوار کے خواہ دیوار کے مثل اور
چیزونکے چھوڑا یا کرتے ہیں اور ایسے اشباح اور صورتونکا خیال کرتے ہیں جنکا وجود نہو اور اگر ورم وسط میں دماغ کے ہو فکر فاسد ہو جاتی ہے اسلیئے کہ جو عمل
فکری کرتا ہے اسمین خلط پیدا ہوتا ہے اور ہذیان اور بیجا الفاظ ایسا مریض زیادہ بولتا ہے اور اگر ورم متصل موخر سر کے ہو جو شے دیکھتا ہے فراموش کرتا ہے اور
فی الحال بھول جاتا ہے تا انیکہ اسکی یہ نوبت ہوتی ہے کہ ابھی ایک شے طلب کی ہے اور جب وہ شے سامنے لیجاتے ہیں اسے یاد نہو گا کہ اسنے طلب کی تھی اور کبھی جیسا
کہ طسلا خواہ طشت مانگتا ہے اور جب لاتے ہیں اسے یاد نہیں رہتا اور اگر تینون مقام میں سر کے یعنے تمام سر میں ورم پیدا ہو یہ سب علامات یکجا پیدا ہوتے ہیں
اور اگر با اینہمہ جوہر دماغ میں بھی ورم پیدا ہو چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھیں باہر نکل آتی ہیں اور سرخی بھی زیادہ ہوتی ہے اگر مادہ دموی ہو اور زرد ہو جاتی
اگر مادہ صفراے خالص ہو اور جو ورم بشرکت اور اعضا کے ہو اسپر یہ دلیل ہوتی ہے کہ دفعتہً پیدا ہو جاتا ہے اور اسکی شدت وغیرہ تابع اسی عضو کے ہوتی ہے
اور اسکی نوبت بھی ہمراہ شدت نوائب اسی عضو کے ہوتی ہے اور کمی بیشی اسکی ہر طرح تابع کمی بیشی اسی عضو کی ہوتی ہے جسکی شرکت سے یہ ورم پیدا ہوا ہے
خاص دماغی سرسام تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے اور لازم ہوتا ہے یعنے ہر وقت اسکے اعراض جو پیدا ہوئے ہیں باقی رہتے ہیں اور سرسام حقیقی کے علامات پہلے
پیدا ہو لیتے ہیں اسکے بعد اصل مرض کا ظہور ہوتا ہے اور غیر حقیقی میں پہلے وہ امراض پیدا ہوتے ہیں بعد ازان سرسام عارض ہوتا ہے اور اسکے علامات ظاہر ہوتے ہیں
جو سرسام بوجہ ورم حجاب حاجز کے ہوتا ہے اور بوجہ عضلات سینہ کے اس سے پہلے علامات برسام کے پیدا ہوتے ہیں اور نیز علامات ذات الجنب یا قسم وجع
یعنے پہلو میں درد چبھتا ہوا بروقت تنفس کے اور ضیق النفس اور نبض منشاری اور سرفہ خشک پہلے اور بعد ازان ترکھانسی اکثر اوقات اور نفث مدہ وغیرہ اور
اسکا سکون بروقت حمی لازمہ کے جسکی حرارت زیادہ نواحی سینہ میں ہو پیدا ہوتا ہے اور حقیقی سرسام میں اطراف سر میں حرارت زیادہ محسوس ہوتی ہے
اور زیادہ تر دو نواحی شراسیف میں محسوس ہوتا ہے اور پر کیطرف اور یہ بھی ایک خاص علامات سے ہے کہ درد سر میں کھوپڑی کے اوپر ایسا ہوتا ہے
کہ تمام سر میں اسکا شمول نہو اور نہ اسکے اعراض عظیم ہون اور نہ علامات مذکورہ سابقہ بحسب تجربہ زیادہ ہوتے ہیں اور سانس اس شخص کی مختلف
طور پر چلتی ہے کبھی ضعیف ہو کر متواتر ہو جاتی ہے اور کبھی عظیم ہو جاتی ہے مگر صغیر اور ضعیف زیادہ رہتی ہے اور کبھی ٹھنڈی سانس لیتا ہے قرانیطس حقیقی
اور واقعی میں نفس زیادہ عظیم ہو جاتا ہے دونون قسم کے سرسام قوت اختلاط میں شریک ہوتے ہیں لیکن جو سرسام تابع کسی عضو کے ہو یعنے غیر حقیقی اسمین

اور حقیقی مین فرق یہ ہی کہ تابع کی قوت اور اسکے تپ کی قوت تابع کسی دوسرے عضو کی ہوگی اور خفت اسکی بھی تابع اسی عضو کے ہوتی ہی اور جو سرسام تابع کسی عضو کے ہو جو قسم اول مین ہے اسمین حساس لذع کا ہوتا ہی اور تشنگی اور پیاس اور تلخی منھ کی بھی ہوتی ہی اور جو سرسام اور اعضا کے ورم سے پیدا ہوگا اسکا حال ان اعضا کے احوال سے معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اگر ان اعضا کے اورام بخوبی ظاہر اور جلی ہوں اختلاط عقل اور سرسام کی نوبت نہ پہونچے گی پس پہلے اسی کو بخوبی جاننا چاہیے **اب لازم ہی کہ ہم** علامات اقسام سرسام حقیقی کے بیان کرین پس ہم کہتے ہین کہ جو سرسام حقیقی اور دموی سے پیدا ہو پس بعد علامات عامہ اور مشترکہ کے اول یہ علامت ہی کہ ضحک بیجا عارض ہوگا اور قطرات خون کے رعاف مین برآمد ہونگے اور نفس عظیم ہوگی اور آنکھون مین آنسو بھرے رہینگے اور گرتے رہینگے اور کیچڑ آنکھ سے زیادہ نکلیگی اور اگر کبھی بیداری عارض ہوگی ایسی زیادہ نہوگی اور زبانکی خشونت اس قسم مین مائل بسرخی ہوگی اور سرخی مائل بسیاہی ہوکر پھر زبان سیاہ ہوجائیگی اور زبان بھاری بھی ہوگی کہ اکثر کلام کرنیسے کسل پیدا ہوگا اور جو خیالات اسکے سامنے پیدا ہونگے سرخ رنگ ہونگے اور چہرے کی رگین سرخ اور آنکھین بھری ہوئی اور بیٹھنے مین اسکے افزائش اور بے حاجت سویا کریگا اور اگر مادہ صفراوی ہوگا مگر صفرا صحیح تو یہ مریض بیدار اکثر رہیگا اور بیداری مین خفت ہمراہ غثیان اور تشنگی شدید کے پیدا ہوگی اور زبان مین خشونت زیادہ ہوگی اور رنگت زبانکی زرد ہوگی پھر سیاہ ہوجائیگی اور تپ مین شدت ہوگی اور حرص آنکھونکے چھونیکی زیادہ ہوگی اور خیالات زرد ہوتے رہین گے اور اخلاق ایسے مرضا کے درندونکے ایسے ہوتے ہین اور تیزی اور حرص خصومت اور جھگڑے پر ہوتی ہی اور جب کلام کرتے ہین جیسے کسی سے لڑتے ہین اور ناک سے خون وغیرہ نکلتا رہتا ہی خصوصا اطراف بینی سے اور پیشانی ان لوگونکی اوپر کیطرف زیادہ کھچی جاتی ہی اور جو سرسام صفرائے محترقہ سے پیدا ہوا اور یہ نہایت ردی اور مہلک ہوتا ہی اول علامات اسکے بشرطیکہ اسکے عوارض سب پیدا ہوجائین یہ ہی کہ ہمراہ جنون کے دل تنگی اور نفس عظیم اور آنکھونمین کدورت مشابہ غبار لگے اور گویا وہی غبار رہا ہی سرسام کے انتقال کے علامات پس اگر لیثرغس کیطرف منتقل ہوا اور یہ انتقال بہت اچھا ہی کہ اسمین امید صحت اور بقائے حیات کی زیادہ ہوتی ہی اسکی نشانی یہ ہی کہ آنکھین اندر کیطرف گھسی جاتی ہین اور آنکھونکا بند رہنا زیادہ پیدا ہوتا ہی اور لعاب دہن زیادہ بہتا ہی اور نبض مین بطوء اور نرمی پیدا ہوتی ہی. علامات انتقال سرسام کے بطرف شقاقلوس اور ورم جوہر دماغ کے یہ ہین کہ علامات شقاقلوس کے ظاہر ہوجائین اور آنکھونکی سیاہی غائب ہوجاے اور بعض اوقات سپیدی دکھائی دے اور سوائے چت کے اور طرح لیٹنے سے انکار کرے اور پیٹ مین نفخ پیدا ہوا اور شراسیف مین تمدد اور کشش نمودار ہوا اور اعضا مین اختلاج پیدا ہو. دق کیطرف سرسام کا انتقال اگر ہو اسکی علامت یہ ہی کہ آنکھین اندر کیطرف گھس جائین اور تپ مین نرمی پیدا ہوجاے اور تمام بدن مین تحولت یعنی بے رونقی اور خشکی پیدا ہوا اور نبض صغیر اور سخت ہوجاے تشنج کیطرف انتقال سرسام کی علامت یہ ہی جو باب تشنج مین ہم نے بیان کی ہی

فصل تیسوین

علاج جملہ اقسام سرسام کا جتنے اقسام سرسام کے حقیقی ہین انکا علاج مشترک یہ ہی کہ فصد سر رگ کی لین اور بمقدار صالح خون نکالین بلکہ بہت زیادہ خون کا نکالنا بہتر ہی اور فصد مین عجلت کرنی چاہیے کہ ادھر اخلاط کی آمد بطرف سر کے دریافت ہوا اور فورا فصد لیجاے بشرطیکہ فصد سے کوئی مانع قوی نہو اور یہ بھی واجب ہی کہ اسکے فصد کے وقت شناخت کرلین کہ غش مین پڑا ہی یا نہین. اور جب قریب بغشی کے پہونچے اسوقت خون کو روکدین اور اس امر کی شناخت مین بہت سے تدابیر درکار ہوتی ہین اسلیے کہ اس مرض مین چونکہ غشی خود بخود پیدا ہوا کرتی ہی پس ثبوت اسبات کا کہ بوجہ فصد کے غشی پیدا ہوئی البتہ گونہ دشوار ہی اور یہی وجہ ہی کہ جب یہ لوگ غشی سے افاقہ پاتے ہین انکی کیفیت اسوقت کی حالت غشی کی کیفیت سے کمتر متمیز ہوتی ہی لیکن نبض کے ذریعہ سے البتہ دلالت اور امتیاز کامل ہوسکتی ہی اسلیے کہ جب نبض کی یہ کیفیت ہو کہ مرتعش ہوجاے اور انخفاض نبض مین پیدا ہوا اور اختلاف بلا نظام نمودار ہوتا اینکہ ایک قرعہ عظیم اور دوسرا صغیر ہونے لگے یہ کیفیت نبض کی قریب زمانہ غشی پر کامل دلیل ہوتی ہی اور پٹی باندھنے مین بھی واسطے فصد کے احتیاط کامل چاہیے کہ ایسی مضبوط اور مستحکم بندش کیجاے کہ مریض کے حرکات اور اچھل کود سے جو حالت بیخودی اور زوال عقل مین کرتا ہی پٹی کھل نہ جاے اسلیے کہ بیشتر یہ مریض خود بھی اسکی پٹی کو بخیال فاسد کھولکر پھینکدیتا ہی. اور بعد شناخت اسامور مذکورہ بالا کے اگر قوت قوی ہو فصد رگ جبہہ کی لینی چاہیے بشرطیکہ حال اور قوت بھی اس رگ کی فصد کو واجب کرے اور اگر قوت مساعد نہو خواہ حال

مریض کا اس قابل نہو کہ فصد ہاتھ کے رگ کی کھولی جاے خواہ اگر ہاتھ کی فصد بھی ممکن نہو کہ اسے دل تنگی اور قلق شدید پیدا ہوتا ہو پس فصد جبہہ کی کرنی لازم ہو اور پہلے فصد سے اسکے سر پر روغن گل اور سرکہ سرد کیا ہوا لگانا چاہیے اور اسیطرح جمیع عصارات باردہ جنکا ذکر مفصل اوپر ہوچکا ہو اور خاص صفراوی سرسام مین ضماد سر کا برگ علیق یعنی توت سہ گل سے کرنا بہت نافع ہو اور معتدل جگہ اسے ٹھہرائین جہان کی ہوا معتدل ہو اور فرش ساج کا وہان ہو نہ اس جگہ چمکتی ہوئی اور براق چیزین ہوں اور نہ تصویرات موجود ہون کہ اسکے خیالات ایسی چیزونکی طرف زیادہ رہتے ہین اور ایسے اشیا کا حریص رہتا ہو اور انمین تامل کیا کرتا ہو اور اس تامل سے اسکے دماغ اور حجب دماغ کو ایذا پہونچتی ہو۔ اور اسکے مسکن اور بستر کے قریب مشمومات باردہ مثل نیلوفر اور بنفشہ اور گل سرخ اور کافور وغیرہ جو قانون عام مین مذکور ہوچکے رکھنے چاہیین اور اسکی صحبت مین اسکے یار صادق جنکے مزاج مین ظرافت اور خوش طبعی ہو اور جنھین مریض دل سے چاہتا ہوئے اور جنھین اسکے حال پر شفقت بے اندازہ ہو موجود رہین خواہ جن لوگونسے بیمار کو شرم اور حیا عارض ہوتی ہو وہ لوگ اسکے جلیس گردانے جائین کہ انکے رعب اور لحاظ سے تخلیط اور اضطراب حرکات سے باز رہے جو اسکے حق مین مضر ہین اور اسکی نیند پیدا کرنے مین زیادہ کوشش کرین کو بتقویت افیون وغیرہ کے ہو جو پیشانی وغیرہ پر لگائین خواہ ناک مین لیکن افیون کا استعمال اُسوقت چاہیے کہ قوت قوی ہو ورنہ ہرگز جائز نہین ہو کہ مہلک ہے بلکہ اگر ضعف ہو سوا افیونکے اور چیزین مخدر اور منوم جیسے شربت خشخاش وغیرہ کا استعمال کرین اور سر پر ضماد کاہو کا اور تخم خشخاش آب جو مین شریک کرکے لگائین اور فصد جہانتک ممکن ہو ٹالتے رہین اگر تاخیر فصد کے کوئی ضرر متحمل نہو مگر یہ تامل ابتداے مرض مین دو تین روز مناسب ہے اور جب ہوچکے خونکے زیادہ نکالنے مین مبالغہ نہ کرین تاکہ بدن مین اسقدر خون باقی رہے جسکے زور سے طبیعت قوی رہے اور بحرانات مرض سے مقابلہ کرسکے اور معدہ مین غذا باقی نرہنے کا بھی اہتمام کرین اگر قوت مرض اسکے مناسب ہو اور بعد فصد کے خاص اسکی طرف زیادہ توجہ درکار ہو اسلیے کہ تدبیر صائب یہ ہو کہ نرم حقنہ سے جذب مواد بطرف اسفل کرین جیسے روغن گل ہمراہ آب جو کے خواہ پانی روغن زیتون ملاکر اور اگر بوجہ عصیان طبیعت وغیرہ کے اس سے زیادہ قوی اجزا کی حقنہ مین ضرورت ہو مگر نرمی کی صفت مفقود نہو وہ بھی جائز ہو اور جسطرح بنے جذب مواد بطرف اسفل کے کرنا چاہیے خواہ پاتونکی مالش سے خواہ انپر گرم پانی ڈالنے سے یا انکو مستحکم بندش کردیسے بلکہ سینگی توڑنیسے خصوصًا بروقت تپ اترجانیکے اور قبل از وقت شدت حمی کے۔ اگر انکی تپ کی یہ کیفیت ہو یعنی لازم اور بحال واحد نرہتی ہو پس اکثر حجامت درمیان دونون شانونکے واجب ہوتی ہے اول مین تدبیر لطیف غذا کی ایسے مرض مین اسقدر کرنی چاہیے کہ فقط سکنجبین شکری پر اکتفا کرین اور پھر تغلیظ تدبیر کرتے جائین مگر دونون تدبیرونمین رعایت قوت اور مرض کی برابر ملحوظ رہے۔ اور جسقدر ابتداے مرض مین اعراض مرض کے شدید ہون تلطیف غذا کی زیادہ کیجاے بشرطیکہ خوف سقوط قوت کا نہو کہ اسوقت پوری دینی چاہیے اور بہت سرد پانی سے اسکو پرہیز کرانا لازم ہو خصوصًا اگر ورم حجاب حاجز خواہ حشا مین ہو اور جب مرض مین انحطاط اور کمی شروع ہو رفتہ رفتہ تدبیر افزایش غذا کی کرین اور کدو کے ہمراہ اور سرد تر کاریان کھلانی چاہیین اور ایسے وقت میدہ کی روٹی خوب سرد پانی مین بھیگی ہوئی بہت مفید ہوتی ہو اور جلاب برف مین سرد کیا ہوا بھی مفید ہو ابتداء مرض مین صرف رادعات کا استعمال مناسب ہو ہان اگر سرسام کی وہ قسم ہو جسمین وہ رگین متورم ہون جو سر سے نکلتی ہین ہمراہ حجاب کے اسی قسم مین حاجت ابتدا مین ایسے اجزا کی ہوتی ہو جنمین تھوڑا سا ارخا اور تسکین درد بھی ہو بعد ازان قوابض کی حاجت ہوتی ہو مگر حقنہ کا استعمال برابر جاری رہے۔ اسکے بعد اکثر وہ نطول بار دجنمین قبض نہو اور انمین خشخاش واسطے نوم پیدا کرنیکے اور اسکی اصلاح بابونہ سے کرین تاکہ تھوڑی سی تحلیل بھی پیدا ہو جب ایسے علاج سے مرض مین کمی پیدا ہو اور ہذیان باقی رہجا سر پر دودھ پستان سے دوہین کہ اگر قوت قوی ہو شیر بزنا اور بشرط ضعف قوت شیر دختر اور جب دودھ دوہنے کو ایک گھنٹہ گذر جاے نطولات معتدلہ کا جنمین بنفشہ اور اصل السوس اور بابونہ اور تمام مبردات شریک ہون استعمال کرین جیسے بقراط کی قرابادین مین مذکور ہوے اگر مرض مین طول ہوجاے اور ان معالجات سے فائدہ کچھ نہو خواہ مادہ ثقیل ایسا ہو کہ اس سے سبات پیدا ہوتا ہو اور حد ابتدا سے گذر گیا اور سکون بہ نسبت حرکت کے زیادہ ہوتا ہو سوقت مبردات کے استعمال سے احتراز واجب ہو اور خاصکر خشخاش سے بلکہ نطولات مین ایسے وقت بعد روز ہفتم کے تمام روز فودنج اور سداب اور عصارہ نعناع اکلیل الملک تجویز کرین اور سر پر لعاب تخم کتان اور روغن زیت اور پانی رکھین اور تمام بدن کو روغن گرم خوب سا ملتے رہین کہ اسمین ڈوبا ہوا رہے اور

جب بعد روز ہفتم کے ارادہ حفظ قوت کا ہو خواہ بعد اس مدت کے حفظ قوت کا ارادہ کرین تھوڑی سی شراب پانی سے ملی ہوئی پلائین اور اکثر اسکے پینے سے قے پیدا ہوتی ہے کہ اس سے نفع ہوتا ہے اور بعض بیمارونکو پانی کسی روغن سرد و تر مین ملا کر پلاتے ہین تاکہ بآسانی قے ہوجاے اگر بوجہ فقدان عقل و ادراک و غلبہ بیہوشی کے پیشاب کرتے ہون اور جسمین ضعف پیدا ہو چاہیے کہ انکے مثانہ پر روغن نیمگرم کی مالش کرین اور فضل روغنی ہے خواہ مثانہ پر بابونہ کو جوش دیکر نطول کرین بعد اسکے مثانہ کو دبائین تاکہ بول کا ادرار ہو اور بیطر حکی اعانت انکی ہر وقت کرتے رہین اور مثانہ کو دباتے رہین جسوقت امید بول کرنیکی ہو پھر اگر یہ تدبیر بکار آمد نہو اور اخراج بول کا نہو جو نطولات مدر بول مذکور ہین انکو استعمال کرین اگر ہاتھ پاؤن زیادہ پٹکتے ہون اور کروٹین زیادہ لیتے ہون کہ اس انکو ضرر زیادہ پہونچتا ہے اسیوقت انکے ہاتھ پاؤنکو باندھنا ضرور ہے خصوصا بروقت فصد کرنیکے کہ زیادہ واجب ہے۔ اگر زخم ابھی آلہ ہوا اور بھرنہ آیا ہو پھر جب خوب سا اختلاط کا زمانہ پہونچ جاے اور جہل مرض سے نکل آئین یعنے افزایش مادہ وغیرہ کا وقت گذر جاے اور اختلاط اور کمی بخوبی محسوس ہو انکی تدبیر مثل تدبیر ناقہین کے کرنی چاہیے اور جھولے گہوارے تیار کرکے انکو جھولائین اور ہوا خواہ یخ بستہ خواہ گرم ہوا اور لوبے اور دھوپ سے انکو بچانا چاہیے ایسا نہو کہ کسی مرض پیدا ہو۔ اور اگر انہین حمام کرانے کا خواہ نہلانے کا قصد ہو آب شیرین جسمین گرمی نرم ہو نہلا کر انکے سلانے کا قصد زیادہ کرین کہ سولانے کے منافع زیادہ ہین اور گوشت سبک سریع الہضم کھلانے مفید ہین یہ بیان عام سرسام کے علاج کا بطور شرکت تھا اب جو تفرقہ صفراوی اور دموی کے علاج مین ہے وہ یہ ہے کہ صفراوی کے علاج مین زیادہ حاجت اسہال کی ہے اور فصد کی حاجت کم ہے اور اسہال خلط صفراوی کا ایسے اجزا سے کرنا چاہیے کہ بسہولت دفع ہو اور وہ ادویہ از قسم مزلقات لطیفہ ہین جو مذکور ہوچکین اور خونکے صاف کرنیوالی دوائین اور انمین شاہترہ بھی شریک ہو سکتا ہے اگر طبیعت کا مجیب ہونا ہر حال مین دریافت ہو اور شیر سقمونیا بھی داخل کرتے ہین جسوقت اسبابکا اطمینان ہو کہ طبیعت مجیب ہے اور عادت مریض کی بعض طبیعت کی نہین ہے۔ اور صفراوی سرسام مین اسقدر فصد قوی نہین کھولنی چاہیے کہ قریب غشی کے نوبت پہونچے بلکہ ایسی فصد کھولنی چاہیے جو لائق بحال قوت ہو اور غش مین نہ ڈالے اور بعد از فصد استفراغ مادہ کا اسہال سے کرینگے اور غذاے بارد رطب اختیار کرینگے اور دموی سرسام مین سرد غذا مناسب ہے اور رطب نہین درکار ہے اور قابض ہونا غذا کا جائز ہے بعد انفراغ کے مسہلات کے جیسے غذاے حصرمی اور رمانی اور سفرجلی اور کفاحی اور صفراوی سرسام قابل استعمال ایسی غذا کے نہین ہے بلکہ اسمین ایسی غذا جو کدو سے بنے خواہ کشک جو یعنے جو مقشر سے اسلیے کہ جو کی بھوسی بھی قابض ہے۔ اور اسفیدباج اور قطب اور ماش وغیرہ اور ان غذاؤنکو سرکہ سے ترش کرنا چاہیے یا نشوق یعنے آلو بالو خواہ آلوے بخارا سے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ سرسام صفراوی میں احتیاج اطفاے حرارت کی زیادہ ہوتی ہے اور دموی مین احتیاج تحلیل کی زیادہ ہے اور بتبرید سے خدر صفراوی مین زیادہ نکرنا چاہیے بنسبت دموی کے اور نہ آب سرد سے اسقدر اجتناب صفراوی مین درکار ہے اور توجہ معالج کی بطرف پیدا کرنے نیند کے زیادہ درکار ہے کہ نطولات مرطبہ کے ذریعہ سے خواہ روغن کا ہو اور کدو کے لگانے سے جسطور پر پیدا ہوسکے خواہ سعوط ہی فائدہ کے استعمال کرنے سے اور جو سرسام بوجہ صفراے سوختہ کے پیدا ہوا ہے اسمین ترطیب کیطرف توجہ زیادہ کرینگے اور جتنے سرد اور مرطب تا امکان زیادہ استعمال کرینگے

فصل کتیسوین فلغمونی کے بیانمین

جو ورم فلغمونی جوہر دماغ مین عارض ہو اکثر اسکا عروض متعفن خون سے ہوتا ہے کہ جوہر دماغ مین ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی زہراے دماغ کو متفرق اور جدا کرکے شبکہ دماغی مین تخلخل پیدا کر دیتا ہے سر کا حال یہ ہوتا ہے جیسے پھٹا جاتا ہے اور اسمین شگاف پیدا ہوا چاہتا ہے اور درد کی بہت ہی شدت ہوتی ہے اور آنکھین سرخ ہوکر باہر نکل آتی ہین اور لون رخسارہ بھی سرخ ہوجاتے ہین اور یہ سرخی ویسی نہین ہوتی جیسے کہ رخسارہ کے بھل ہونے سے پیدا ہوجاتی ہے اور سرخی مین رخسارونکی بے ترتیبی ہوتی ہے یعنے جہان زیادہ چاہیے وہان کم اور برعکس۔ یہ ورم اکثر تیسرے روز قاتل ہوتا ہے اگر تین دن گذر جائین بچنے کی امید ہوگی **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ یہ مرض زیادہ سخت نہین ہے ورنہ یہ عضو شریف اسقدر اسکا تحمل نکرسکتا اس ورم کا علاج مثل علاج سرسام کے اور کسیقدر بنسبت سرسام کے اسکا علاج قوی ہونا چاہیے۔ اور فصد اس رگ کی جو زیر زبان ہے زیادہ نافع ہوتی ہے مگر یہ فصد بعد مشترک عروق کے فصد کے جو سرسام مین بیان ہوچکی ہین کرنی چاہیین اور نیز بعد فصد اور رگونکے جو ایسے اورام مین باب کلیات مین بیان ہوچکی ہین

فصل تیتیسوین حمرہ دماغی اور قوبا کے بیانمین

کبھی نفس دماغ مین حمرہ اور قوبا یعنے داد پیدا ہوتا ہو اور درد شدید اور سوزش بے اندازہ ظاہر ہوتی ہو مگر چہرہ پر اثر برودت کا ظاہر ہوتا ہو اسلیے کہ حرارت اس ورم مین کم ہوتی ہو اور زردی بھی چہرہ پر آجاتی ہو اسیوجہ سے اور خصوصاً آنکھ مین زردی زیادہ پیدا ہوتی ہو بعد ازان دفعۃً آنکھ مین گرمی پیدا ہوتی ہو اور سُرخ ہو جاتی ہین لیکن اکثر تو یہی ہو کہ آنکھین زردی مائل ہوتی ہین اور منھ کے اندر خشکی زیادہ ہوتی ہو اور اس ورم مین مثل فلغمونی کے سبات نہین ہوتا ہے مگر اعراض اس ورم کے خوفناک زیادہ ہوتے ہین اور تپ مین شدت بھی زیادہ ہوتی ہو اور اسکا علاج مثل علاج صبار کے ہو اور اکثر تیسرے دن تحلیل ہوتا ہو اور جو تین دن بچگیا پھر نجات کی امید ہو۔ لڑکونکے دماغ مین حمرہ جب پیدا ہوتا ہو سر کا چاند بیٹھ جاتا ہو اور گڑھا پڑجاتا ہو اور دونون آنکھین بھی اندر کیطرف گھس جاتی ہین اور زرد ہوجاتی ہین اور تمام بدن خشک ہوجاتا ہو اسوقت کا علاج یہ ہو کہ زردی بیضہ اور روغن گل سر کے گڑھے پر بھر کے بعد لگایا جاوے اور عصارات بقول باردہ کے جو مرطوب ہین سر پر رکھے جائین خصوصاً آب کدو وغیرہ جیسا معلوم ہو چکا

فصل تینتیسوین صبار کے بیان مین

صبار اجنون مفرطہ ہو جو سرسام گرم صفراوی مین پیدا ہوتا ہو تا اینکہ مریض باوجودیکہ مبتلاے سرسام ہو ہذیان اور بیہودہ گوئی مثل مجنون کے کرتا ہو اور اضطراب و تشویش بھی ہوتا ہو۔ اور قرانیطس خالص بعد ہذیان کے ہوتا ہو اور بعد اختلاط عقل کے اور اسکے ہمراہ جنون نہین ہوتا پھر اگر جنون بھی ہو اسے صبار اکہین گے قرانیطس نہ کہین گے اور شاید مانیا بھی یہی ہو مگر قرانیطس سے مرکب ہوگیا ہو جیسے قرانیطس گویا مالیخولیا کی قسم ہو جو ورم اور تپ سے مرکب ہو جاے کہ اکثر اسمین پہلے جنون ہو کر پھر ورم اور تپ پیدا ہوتی ہو اور صبار اجب ہی پیدا ہوگا کہ قرانیطس صفراے خالص اور محترقہ سے پیدا ہوا ہو اسلیے کہ یہ خلط جسوقت دفع ہوئی اور جنون اسنے پیدا کیا پس اول وصول مین اسکے خواہ بعد وصول کے فوراً صبار اپیدا ہوتا ہو اور اسکی پیدایش کا سبب ہوتا ہو قرانیطس مین جنون ورم سے عارض ہوتا ہو اور صبار امین جنون اور ورم دونون معاً مادہ سے پیدا ہوتے ہین اور نہ جنون سبب ورم کا ہوتا ہو اور نہ ورم سبب جنون کا اگرچہ ہر ایک انمین سے سبب زیادتی دوسرے کا ہوتا ہو جب صبار اکا ظہور شروع ہوتا ہو بیداری طول اور نیند مین اضطراب پیدا ہوتا ہو اور فزع یعنے خوف خواب مین ہوتا ہو اور کودنے اور اوچکنے کی نوبت پہونچتی ہو اور سانس زیادہ اور بیہم چلتی ہے اور نسیان غالب ہو جاتا ہو اور جواب نامناسب بہ نسبت سوال کے دیتا ہو اور آنکھونمین سرخی اور انمین اضطراب اور گرانی اور گویا کہ دبہ خوردہ رو غن کے ہین اور کبھی دونون آنکھون مین بموجب بیان بالا کے زردی بھی ہوتی ہو اور تمدد کا احساس نزدیک قفا کے ہوتا ہو اور درد ایسا جو صعود بخارات سے پیدا ہوتا ہو اور دونون آنکھونسے یا ایک سے آنسو بھی روان رہتے ہین بدون ارادہ کے جب مرض مستقر ہوا اور ٹھہرا تپ مین سختی اور خشونت اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور پھر آخر مرض مین جاکر حرکات جنون مین ضعف پیدا ہوتا ہو وہ حرکت اعضا مین ثقل تا اینکہ پلکونکی حرکت بھی بھاری ہوتی ہو اور جنون مین سے فقط ہذیان باقی رہ جاتا ہو اور کلام کرنے مین کمی اور عجز اور اکثر توجہ اسکا کپڑونسے پھونسڑے اور جون چننے مین خواہ تنکے چننے کیطرف رہتا ہو اور بعض مین منع اور صفرا و صلابت بوجہ تپ کے زیادہ ہوتی ہو۔ کبھی صبار اکی بعض قسم خالص نہین ہوتی یا بوجہ حالات کلام اور یاد وغیرہ خواہ اور حرکات مین اختلاف ہوتا ہو پس کبھی منتظم ہوتے ہین اور کبھی غیر منتظم علاج صبار اکا بعینہ مثل علاج سرسام صفراوی کے ہو مگر اسمین ترطیب کی زیادتی درکار ہو اور ہاتھ پاؤنکی بندش یا ستواری ضرور ہو

فصل چونتیسوین لیثرغس کے بیان مین

سرسام بارد کو لیثرغس کہتے ہین یونانی زبان مین اور اسکا ترجمہ عربی مین نسیان سے کیا جاتا ہو اور لیثرغس اس ورم بلغمی کو کہتے ہین جو اندرون قحف یعنے کھوپڑی کے ہو اور یہی سرسام بلغمی ہو۔ اکثر یہ ورم مجاری جوہر دماغ مین ہوتا ہو اور پردونمین خواہ جوہر دماغ مین نہین ہوتا اسلیے کہ بلغم کمتر مجتمع ہو کر جھلی کے اندر نفوذ کرتا ہو کیونکہ جھلیان سخت ہین اور بلغم نرم ہے اور پردونمین خواہ جوہر دماغ مین اسوجہ سے نافذ نہین ہوتا کہ جوہر دماغ خواہ بلغم مین لزوجت ہو اور لزوجت مانع نفوذ ہو جیسے کہ ورم سخت اکثر صفراوی ہوتا ہو اور کمتر بلغمی ہوتا ہو اسلیے کہ جوہر صفاقی اور جوہر عصبی مین نفوذ بلغم کا بہت کم ہوسکتا ہو۔ علاوہ یہان یہ بھی کمتر ہوسکتا ہو کہ ان دونون سے یہ کم ہو اور ممکن یہ ہو کہ یہ ورم جوہر دماغ مین بھی ہو اور حجاب ہاے دماغی مین بھی یہ مرض پیدا ہو۔ لیثرغس کا یہ نام باعتبار اسکے عرض کے ہو اسلیے کہ لیثرغس یعنی نسیان اس مرض کو لازم ہوتا ہو اور اسکے نام مین اکثر اطبا کو خطا واقع ہوئی ہو اور یہی وجہ ہو کہ انھین دریافت نہوا کہ یہ عرض نسیان کا اس مرض سے پیدا ہو

جو ورم بارد سے موجود ہوا ہو بلکہ انھین ایسا دیکھا ہوا ہو کہ وہ نفس نسیان کو مرض تجویز کرتے ہین پھر یہ بھی ہو کہ بعض اطبا ہر ایک ورم بارد کا نام لیثرغس رکھتے ہین یعنے جو ورم بارد دماغ مین ہو وہ لیثرغس ہو اگرچہ ورم بارد سوداوی ہو خواہ بلغمی ہو لیکن اکثر لوگ اور متقدمین لیثرغس فقط ورم بلغمی کو کہتے ہین اور اگر دونون کا نام لیثرغس اصطلاح مین رکھا جاے تو اسمین کیا ضرر ہے. مادہ لیثرغس بلغمی کا قریب مادہ سدر کے ہوتا ہے لیکن اسکا مادہ مستحکم زیادہ ہوتا ہے مگر اس مرض کی پیدایش جمیع ایسی چیزون سے ہوتی ہے جنکے استعمال سے خلط بلغمی پیدا ہوا اور اسمین تخیر بھی ہو اسیواسطے اکثر اسکی پیدایش پیاز کھانے سے ہوتی ہے اور تجربہ سے بھی جو بکثرت پیدا ہو یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور بکثرت مشروبات کے استعمال سے اور زیادہ فواکہ کھانے سے **علامت** اس مرض کی صداع خفیف اور حمی نرم اسلیے کہ تپ کوئی ورم اندرونی خالی نہین ہوتا بشرطیکہ وہ ورم خلط متعفن سے پیدا ہوا ہو اور اسی علامت سے اس مرض اور سبات مین تفرقہ کیا جاتا ہے ہان تپ اسکی نہایت نرم ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغمی ہے اور بیشتر یہ تپ محسوس بھی نہین ہوتی اور لیثرغس کے ہمراہ سبات ثقیل بھی ہوتا ہے کہ ادھر مریض نے آنکھ کھولی اور پھر فورا بند کر لیتا ہے اور نسیان بھی اسکے ہمراہ لازم ہے اور سانس پھولی ہوئی اور دیر مین آتی ہے اور ضعیف ہوتی ہے اور یہ سب امور مع اندک ضعف کے ہوتے ہین اور تھوک منھ سے زیادہ نکلتا ہے اور جمائی بھی بہت لیتا ہے اور بار بار منھ کھولتا ہے اور پھر بند کرتا ہے اور کبھی جمائی لینے کے بعد اسکا منھ کھلا ہوا رہجاتا ہے بوجہ غلبہ نسیان کے کہ وہ منھ بند کرنا بھول جاتا ہے خواہ اسے منھ کے بند کرنے مین کسل دامنگیر ہوتا ہے خواہ اسکا ارادہ یہی ہوتا ہے کہ تھوڑی دیر تک منھ کھلا رہے. بوجہ شرکت معدہ کے اسکو ہچکی بھی آتی ہے زبان مین سپیدی پیدا ہوتی ہے جواب دینے مین کسل پیدا ہوتا ہے اور پلکون کی حرکت مین بھی کسل معلوم ہوتا ہے عقل مین اختلاط اور براز اکثر تر اور پتلا ہوتا ہے اگر کبھی قوام مین براز کے خشکی پیدا ہوئی تو بمقدار معتدل خشکی ہوتی ہے پیشاب اسکا مشابہ بول حمیر یعنے خچر کے ہوتا ہے اور کبھی کپکپی اور اطراف مین عرق بھی پیدا ہوتا ہے نبض ان لوگون کی بخلاف نبض صاحب قرانیطس کے عظیم اور متفاوت بطی اور زلزلی یعنی ہلتی ہوئی اور متموج شبیہ نبض ذات الریہ کے ہوتی ہے اور بطوء مین کمتر اور تفاوت مین شدید اور اختلاف مین کمتر اسلیے کہ اذیت قلب کو اس مرض مین کمتر پہونچتی ہے اور اس مرض مین دو قسم نبض کی جیسے واقع فی الوسط کہتے ہین زیادہ پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ قوت حیوانی اس مرض مین سلیم رہتی ہے اور تپ مین کمی ہوتی ہے اسلیے کہ قلب سے اس مادہ کو بعد اور دوری ہے اور سبات زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ اسی جگہ یعنے دماغ مین ہے اور ذات الریہ مین ورم ریہ سے مادہ بطرف دماغ کے چڑھتا ہے اگر ہم فرض کرین کہ مادہ سوداوی کے ورم کو بھی لیثرغس کہتے ہین اسکی علامت یہ ہے کہ درد شدید اور دل تنگی اور ہذیان اور آنکھ کھلے ہوے مبہوت اور اگر لیثرغس جو ہر دماغ مین ہو سبات بہت کم زیادہ اور دشواری مین زائد اور زبان سپید زیادہ ہوتی ہے اور آنکھین باہر کیطرف نکلی ہوئی ہین اور بلبلہ ابلی پڑتی ہین اور بدشواری حرکت پیدا ہوتی ہے اور اگر حجاب دماغ مین ورم ہو درد شدید اور حرکات مین خفت اور بیکلی اور احتباس بول اکثر پیدا ہوتا ہے بوجہ نسیان کے اور نیز بوجہ آن عضل کے جو بول کے گرانے مین کام دیتے ہین اور منجملہ ان علامات کے جو آدمی کو لیثرغس کیطرف لیجاتے ہین یہ ہے کہ اختلاج سر مین بکثرت ہو اور کسل اور گرانی بھی زیادہ ہو اور جسوقت اعراض لیثرغس کے شدید ہون اور عرق زیادہ نکلے پس وہ قاتل ہے اسلیے کہ عرق مسقط قوت ہے جسوقت سانس پھیل جاے اور اعراض مین انحطاط پیدا ہو لیکن انجام کار مین سلامتی مریض پیدا ہوگی اور خصوصا اگر اورام پس گوش پیدا ہون اسلیے کہ اکثر بحران اس مرض کے انھین اورام سے ہوتے ہین **علاج** اگر کوئی مانع نہو پہلے فصد سے ابتدا کرنی چاہیے اسکے بعد حقنہ ہاے حادہ کا استعمال کرکے جذب مواد بطرف اسفل کے کرنا چاہیے اور اسکو قے کرانی چاہیے اسطرح پر کہ ایک پر مین رائی اور شہد لگا کر حلق مین ڈالین اور قے کرائین اور ایسے مکان مین جو خوب روشن ہو اسے ٹھہرانا چاہیے اور زیادہ پینکی خواہ اونگھ مین ہر وقت آنکھین بند کیے پڑے رہنے سے اسے باز رکھنا چاہیے اور جب وہ اونگھے باضرار بار بار جگایا اور ہوشیار کر دیا جاے. اور ابتداے مرض مین مادہ کو روغن گل اور سرکہ سے روکنا لازم ہے یعنی اسکی مالش ان دواؤن سے بعد ابتداے مرض کے کرنی چاہیے اور بعد دو دن کے اسمین جند بیدستر اور سرکہ عنصل بھی شریک کیا جاے اور بار دشئے اسکو بہت کم پلانی چاہیے خصوصا ابتدا اور انتہا مین علی الخصوص انتہا آخر زمانہ مین اسکی احتیاط ضرور ہے. اور بخوبی ممانعت رہے کہ ایسی چیز مستعمل نہو. پھر بعد اس مالش کے تمریخ بدن کی روغن زیتون اور اجوائن اور تخم بادریان اور فلفل اور عاقرقرحا سے کرینگے خواہ ایسی ہی خشک اور دواؤن سے اور نطول ایسے قوی استعمال کرین جو تحلیل کی قوت زیادہ رکھتے ہین اور شمومات اور عطوسات اور لطیف غرغرہ جنکا بیان ذکر قانون عام مین ہو چکا ہے

استعمال کرین۔ اگر عنصل تر و تازہ کا اسکے سر پر استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور تمامی ایسی چیزین جو محمر ہین یعنی جلد مین سُرخی پیدا کرتی ہین خون کو جذب کر کے وہ بھی اور خردل کا لطوخ بھی استعمال کرنا چاہیے اور اطراف اسکے اسقدر ملے جائین اور اسقدر دبائے جائین کہ سُرخ ہوجائین اور انکی دلک اور دبانے سے مریض کو خوب اذیت محسوس ہو کہ اس سے بھی نفع عظیم پیدا ہوتا ہے اور اگر گہری غنودگی مین پڑجائے بالونکو زور سے کھینچنا چاہیے اور ایک ایک بال پر سیدھا کھڑا کیا جائے اور سر کے پیچھے نزدیک نقرہ کے محاجم پچھنے چسپان کرین بہتر ہے مگر خالی پچھنے بلا شرط لگانے چاہیین اور کبھی بھرے ہوے پچھنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے جس وقت خون نکالنے کی ضرورت ہو اگر کسی ایسے مریض کو غذا دینے کی ضرورت ہو آب ترمس اور آب نخود ہمراہ آب کشک کے دینی چاہیے اور بعد غذا دینے کے اطراف کے دبانے پر اہتمام کرنا چاہیے چند ساعت تک تاکہ جذب بخار کا اوپر کی طرف نہونے پائے اگر بوجہ طول مرض کے مسہل کی حاجت ہو خصوصاً جب ارتعاش مفاصل وغیرہ پیدا ہو اور ہاتھ پاؤن ہلا کرین مین ماشہ جند بیدستر اور تھوڑی سی سقمونیا کہ ایک دانق سے کم ہو دینی چاہیے اور اگر افراط اور زیادتی حمی کا خوف ہو سقمونیا کو ترک کر کے فقط جند بیدستر کو دینا چاہیے اور فقط تبدیل مزاج مریض پر اکتفا کرنا بہتر ہے عمدہ استفراغات سے یہ ہے کہ حقنہ کا استعمال کیا جائے اور اگر باضطرار سوائے حقنہ اور طرح کے مسہل کی ضرورت ہو ایارج فیقرا ایکدرم اور ربع درم شحم حنظل اور ثلث درم بلیلہ اور ایک دانگ مصطگی بشرطیکہ حمی شدید نہو اور اجابت کا بھی وثوق پورا ہو دینا چاہیے اور اگر بنظر عادت مریض خواہ اور وجوہ سے اجابت ہونیکی پوری امید نہو باوجود پانے مسہل کے حمول اور شیاف کا بھی استعمال کیا جائے تاکہ دونون قسم کی دوا سے اجابت ضرور پیدا ہو جائے اور بعد استعمال دوائے مسہل کے مریض کو بیدار اور ہوشیار کرتے رہین اور بہ تکلف قضائے حاجت پر اسے آمادہ کرین اگر باوجود پیدا ہونے حاجت مریض براہ نسیان بول اور براز کے دفع کو بھول جاتا ہے چاہیین پر یعنی دو رگین جو ناف کے دونون طرف واقع ہین اور نیز شکم پر نطول ایسے پانی سے کرین جسمین بابونہ اکلیل الملک بنفشہ بیخ سوسن جوش دیا ہو اور مثانہ کو خوب دبائین اور بول کو دبا دبا کر نکالین پھر مرض زمانہ منتہی کو پہونچے جھولے اور گھولے جیسے اوپر مذکور ہوچکا استعمال کرین اور مریض کو تھوڑی سی ریاضت کرائین اور جو تدبیر نقیہ لوگونکی ہے وہی تدبیر انکی نسبت جاری رکھین

فصل پینتیسوین اُس پانی کے بیانمین جو اندر قحف کے پیدا ہو

کبھی اندر قحف کے یعنے استخوان سر کے رطوبات مائی ایسے مجتمع ہوجاتے ہین اور کبھی قحف کے باہر انکا اجتماع ہوتا ہے خارج قحف اگر مجتمع ہون انپر دلالت وہ امور کرتے ہین جنھین ہم بیان کرینگے اور اندر قحف کے یعنے اوپر اُس جھلی کے جو سخت ہے اگر اجتماع رطوبات مائیہ ہو گرانی سر مین پیدا ہوگی اور آنکھ بند کرنے مین دقت اور دشواری ایسی پیدا ہو کہ بند کرنا ممکن نہین ہوتا اور آنکھ مین رطوبت زیادہ بھری رہتی ہے اور ہمیشہ آنسو روان رہتے ہین اور آنکھین کھلی رہ جاتی ہین اور اس مرض کا علاج کچھ ہو نہین سکتا ہے

فصل چھتیسوین خارج کے اورام اور خارج قحف کے پانی اور لڑکون کے عطاس کے بیانمین

کبھی اُن حجابونمین جو خارج سر سے ہین اورام حارہ خواہ بارد پیدا ہوتے ہین اور کبھی اجتماع پانی کا سر مین خصوصاً لڑکونکے سر مین عارض ہوتا ہے اور جوانون کو بھی کبھی کیفیت عارض ہوجاتی ہے سبب اس مرض کا یہی ہے کہ بہت سے رطوبات درمیان قحف اور جلد کے خواہ درمیان دو حجابون کے جو خارج دماغ ہین مجتمع ہوجاتے ہین اور اسیوجہ سے اس مقام مین سر کے ایک پستی سی پیدا ہوتی ہے اور بکا یعنے رونا اور بیداری پیدا ہوتی ہے اور لڑکونکو یہ مرض اکثر بوجہ خطائے قابلہ کے پیدا ہوتا ہے کہ وہ براہ خطا اور نادانی سر کو اس زور سے دباتی ہے کہ اسکے اجزا مین جدائی اور تفرقہ پیدا ہو کر رگون کے منہ کھل جاتے ہین اور جلد کے نیچے سے خون رقیق مائی سیلان کر کے اپنی جگہ پہونچ جاتا ہے اور کبھی اور قسم کے رطوبات سوائے رطوبات مائی کے بھی پیدا ہوجاتے ہین پس اگر رنگ جلد سر کا بحال خود باقی ہو اور شئے مجتمع ملتے اور سرکتے ہوئے اور دبتے ہوئے نظر آئے یہ پانی سر مین بھرا ہوا ہے اور اگر رنگ جلد کا متغیر ہوجائے اور ملمس صحیح ملمس کے مخالف ہو اور مقام اجتماع مین ایک قوت سے ہو اور بیٹھنے اور سر کنے پر امتناع ہو خواہ کسیطرح کی لذع یا درد پیدا ہو ورم خارج قحف مین لڑکونکے سر مین جب پانی پڑجاتا ہے اور اکثر یہ پانی لڑکونکے سر مین پیدا ہوتا ہے اسکی زیادتی اور کمی کی شناخت ضرور کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ اندر سے باہر کو آجاتا ہے یا نہین اگر ایسی صورت ہو اور کثرت سے آتا ہو اسکا بھی علاج ہو نہین سکتا ہے اور اگر تھوڑا سا ہو اور جلد خواہ استخوان قحف سے لپٹا ہوا ہو اُسکو عرض مین چاک کر کے نکال لینا چاہیے خواہ اگر کچھ زیادہ ہو

دوطرف چاک کرینگے کہ دونون زخم آپس مین متقاطع ہون خواہ تین طرف متقاطع چاک کرین اگر مقدار اس سے بھی زیادہ ہو اور جسقدر پانی بھرا ہوا ہو اسے نکال ڈالین اور اسکے بعد پٹی وغیرہ سے خوب درست کرکے اسطرح بندش کرین کہ زخم کے منہ باہم وصل ہوجائین اور تین دن تک روغن زیتون اور شراب اُس پر ٹپکائین اور تیسرے روز بندش کھول کر مراہم اور فتیلہ سے زخم بھرنیکا علاج کرین اگر اسکی حاجت ہو خواہ ٹانکین لگائین اور رسی دیکر زخم کو اگر فقط ٹانکے سے کفایت ہوتے معلوم ہو پھر مرہم وغیرہ کی کچھ حاجت نہین اور اگر گوشت بھرنے مین اور اوگنے مین دیر ہو بس اطبا ایسے وقت ہڈی کا چھیل ڈالنا تجویز کرتے ہین کہ خفیف خفیف چھیل ڈالین تاکہ گوشت بہت جلد پیدا ہو اور اگر بہت ہی کم ہو فقط تحلیل خلط ایسے ضماد سے جو مانع زیادتی کا ہو کافی ہوگی اور اورام گرم کی شناخت اور اورام سرد کی بخوبی اوپر کے فصول سے ہوچکی ہو کہ لمس اور لون سے بخوبی معرفت ہوسکتی ہو اور سرد گرم جو چیز ورم تک پہونچے اسکی موافقت اور ناموافقت سے شناخت ہوسکتی ہو اور جمیع اقسام مین ورم کے ایک الم اور اذیت ایسی پیدا ہوتی ہو کہ قحف مین ضغطہ اور تنگی پیدا ہو کر یہ الم پیدا ہوتا ہو جب مقام ورم کو مس کرین الم اور اذیت پیدا ہوگی علاج اُن اورام کا بعینہ وہی کرینگے جو سرسام کا علاج ہو اور اتنا خیال ضرور چاہیے کہ چونکہ یہ اورام خارج از قحف ہین ادویہ قوی بھی مستعمل ہوسکتے ہین اور ضرر کا امان ہو اگر دوا قوی مستعمل ہو حجامت کا فائدہ ان اورام مین فصد سے یقیناً زیادہ ہو لڑکون کو متواتر چھینک جو عارض ہو چاہیے کہ انکی مرضعہ اور دودھ پلانیوالی کو آب جو خواہ آب سویق کھلائین اگر لڑکے کو دست آتے ہون اور تھوڑی سی طباشیر بریان کرکے و نیز تخم خرفہ بریان استعمال کرین اسلیے کہ اس مرض مین اسہال کا عارض ہونا بہت برا ہو ایضاً مرضعہ کو چاہیے کہ گرمی سے اور گرمی پیدا کرنیوالی چیزونسے پرہیز کرے اور یافوخ پر بنفشہ سرد کیا ہوا رکھے کہ بہت سود مند ہو

فصل سینتیسوین سبات سہری کے بیان مین

بعض اطبا اسکو شخوص سے بھی نامزد کرتے ہین اور یہ صحیح نہین ہو بلکہ شخوص ایک قسم جمود کی ہو مین کہتا ہون سبات سہری وہ مرض ہو جو سرسام بارد اور سرسام حار سے مرکب ہوتا ہو اسلیے کہ یہ ورم دونون خلط یعنے بلغم اور صفرا سے پیدا ہوتا ہو اور سبب اسکی پیدائش کا یہ ہو کہ امتلا دونون اخلاط کا آلات مین ہوتا ہو اور کثرت خورش اور زیادتی مشروبات کی ہمراہ سکر کے اسکا باعث ہوتی ہو کبھی دونون خلط مین توجہ تساوی کیفیت کے اعتدال ہوتا ہو اور کبھی ایک خلط انمین سے دوسرے پر غالب ہوتی ہو اسوقت غالب کے خلط علامات زیادہ ہوتے ہین اگر خلط بلغم کا غلبہ ہو اسوقت اس مرض کا نام سبات سہری رکھا جاتا ہو اور اگر صفرا غالب ہو سہر سباتی کہتے ہین اور کبھی اس مرض مین یہ بات ہوتی ہو کہ بعض اوقات مین خلط صفراوی غالب ہوجاتی ہو اور کسی وقت غلبہ بلغم کو ہوتا ہو بلغم کے غلبہ کے وقت سبات اور ثقل اور کسل پیدا ہوتا ہو اور آنکھونکا بند رہنا اور جواب کلام بناگواری دینا اور اگر دیا بھی تو جیسے کوئی ٹالتا ہو اور سوچ سوچ کے بے پروائی سے دیتا ہو اور صفراوی خلط کا فعل یہ ہوتا ہو کہ بیداری اور ہذیان اور تیز نگاہ سے دیکھنا برابر علی الاتصال اور گہری نیند خواہ بیکلی پیدا نہین ہونے پاتی ہو بلکہ ہر وقت بیکلی کے آگہی افعال اور حرکات آواز وغیرہ برباقی رہتی ہو پھر جب بلغم کا غلبہ دوبارہ ہوتا ہو سبات ثقیل اور پلکونکا بند ہوجانا جسوقت کھولنے کا ارادہ کرے پیدا ہوتا ہو اور پھر صفرا کا غلبہ جب پیدا ہو بہت جلد متنبہ ہوجاتا ہو اگر کوئی اسے جگائے اور آگاہ کرے اور ہذیان شروع ہوجاتا ہو اور قصد حرکت کا کرتا ہو اور آنکھ بھی کھولتا ہو مگر دیکھنے کی طور کی کیفیت پیدا نہین ہوتی اور نہ بند ہونیکی سی صورت ہوتی ہو بلکہ اوپر کی پلک فقط اٹھ جاتی ہو اور جیسے اصحاب سرسام کی آنکھ ہوتے کھلنے مین ہوتی ہو وہی صورت اسکی آنکھ کی بعینہ ہوتی ہو اور خواہش اسکی بھی رہتی ہو کہ ہر وقت لیٹا رہے اور رجوع وضع طبعی لیٹنے کی ہوتی ہو اسکے خلاف طور پر لیٹنے کی خواہش کرتا ہو اور چہرہ پر اسکے تہیج پیدا ہوتا ہو اور رنگ چہرہ کا بسرخی اور سبزی مائل ہوتا ہو علاوہ برآن اکثر حالات مین اسکی پلک اوپر کیطرف کھچتی رہتی ہو پھر جب آنکھ کھولتا ہو مثل اصحاب شخوص اور جمود کے آنکھ کھولے ہوئے رہ جاتا ہو اور کسی طرف نگاہ نہین جماتا اور اگر کچھ کلام کرتا ہے کلام اس کا منتظم اور تمام نہین ہوتا اور پانی اسکے حلق سے نہین اترتا بلکہ ٹھہرا رہتا ہے یہانتک اکثر نتھنون کیطرف سے گرپڑتا ہو اور اسیطرح اگر حریرہ وغیرہ کوئی پتلی غذا کھلائی جاے اسکا بھی اُترجانا دشوار ہوتا ہو اور جب یہ نوبت پہونچے زبون حالی اسکی زیادہ سمجھنی چاہیے اکثر اسے احتباس بول اور براز بھی عارض ہوتا ہو ساتھ ہی خواہ بول اور براز مین کمی

پیدا ہوتی ہو اور ضیق نفس بھی پیدا ہوتا ہو اور کبھی اس مریض کے آثار مشابہ مریض اختناق رحم کے ایسے ہوجاتے ہین مگر فرق یہ ہو کہ اختناق رحم مین چہرہ بحالت خود باقی رہتا ہو اور تمام علامات اختناق رحم کے جو اسکے مقام خاص مین مذکور ہین وہ بھی فارق ہوتے ہین ایک یہ بھی فرق ہو کہ اس مرض مین اگر کسی بات کی خبر مریض کو عین حالت بیہوشی مین کرین ہو سکتا ہو اور اگر سمجھنے دین تو سمجھ بھی سکتا ہو اور مختنق باختناق رحم کو یہ بات ممکن نہین ہو یہ مریض لیثرغس سے بھی مشابہ ہو لیکن اتنا فرق ہو کہ جیسا لیثرغس کے مریض کا بحال خود باقی رہتا ہو اس مریض کا چہرہ ویسا باقی نہین رہتا لیکن متغیر ہو جاتا ہو **ایضًا** ان بیمارون کو سہر اور آنکھ کا کھولنا بدون دیکھنے کے کیفیت کے جیسے اوپر ابھی مذکور ہوا عارض ہوتا ہو اور تپ اِن مین شدید ہوتی ہو. اور قرانیطس سے بھی اس مرض کو مشابہت ہی فرق یہ ہو کہ سبات اس مرض مین زیادہ ہوتا ہو اور ہذیان کم نبض اس مریض کی سریع اور متواتر بسبب ورم کے ہوتی ہو اور تیز بسبب ورم کے ہوتی ہو اور نیز بسبب اخلاط جمودی کے نبض مین سرعت اور تواتر پیدا ہوتا ہو اسیوجہ سے صاحب لیثرغس کی نبض سے جدا ہوتی ہو اور عریض اور قصیر بسبب بلغم اور ورم بلغمی کے ہوتی ہو اس جہت سے مخالف نبض قرانیطس کے ہوتی ہو اور قصیر ہونیکی جہت سے نبض عریض ہوجاتی ہو پھر یہ بھی بات ہو کہ اس مریض کی نبض نسبت لیثرغس کے قوی زیادہ ہوتی ہو اور قرانیطس کی نبض سے ضعیف ہوتی ہو اور نبض مین امتداد اور تشنج متفاوت نہین ہوتا جیسے اختناق رحم کی نبض اور نہ قوت اس نبض کی ثابت ہوتی اور نہ انتظام سے یہ نبض خارج ہوجاتی ہو ایسی کہ نہایت منتظم ہوجاے جیسے کہ اختناق رحم مین بلکہ قوت ساقط ہوتی ہو اور نبض متواتر ہوجاتی ہو **علاج** علاج مشترک اس مرض کا فصد ہو جیسے کہ قانون عام مین مذکور ہوچکا اسکے بعد حقنہ کا استعمال کہ اسکی زیادتی اور تیزی اور نرمی بقدر مادہ کے تجویز کرنی چاہیے بذریعہ علامات مذکورہ کے اور جیسا معلوم ہو ویسا کرنا چاہیے اگر بلغم کی زیادتی ہو اسکی تدبیر کرینگے اور اگر صفرا زیادہ ہو اسکا علاج کیا جاے اور غذا سے بھی ممانعت کیجائیگی جیسا قرانیطس مین بیان ہوچکا خصوصًا اگر سبب مرض کا کثرت طعام ہو اسیطرح اگر سبب اکثار طعام ہو مریض کو قے کرائین اور طعام اور غذا سے معدہ کو خالی کرکے پھر اور تدبیرات کرینگے اور اگر بسبب سکر اور مستی شراب کے یہ مرض پیدا ہوا ہو تا وقتیکہ سکر برطرف نہو جاے کچھ علاج نہ کرینگے اور بعد افاقہ کے بیہوشی سے فقط مرطبات سر پر اقتصار کرینگے اور اخیر مین وہی علاج جو آخر خمار مین کیا جاتا ہو کرینگے. اس مرض کے جمیع اقسام نطولات اور ضمادات اور عطوسات مذکورۂ بالا مین مشترک ہین اسیطرح استفراغات شروبی جو لطیف ہین خواہ لطیف اقسام کے حقنہ جیسے اوپر مذکور ہوچکے وہ بھی باشتراک جمیع اقسام مین بکار آمد ہین اور یہ سب دوائین اس مرض مین اتنی قوی نہونی چاہئین جسقدر کہ قرانیطس مین قوی ہوتی ہین اور نہ اسقدر جیسے اُس لیثرغس مین جو بوجہ شخوص کے پیدا ہو لیکن اُن دواؤن مین ترکیب ایسا سب ایسی درکار ہو جو دونون مادہ کے مناسب ہو یعنے صفرا اور بلغم دونون کی رعایت ملحوظ رہے اور غالب وہی اجزا ہون جو خلط غالب معلوم ہو قانون عام مین ان سب امور کی تفصیل بطور واجب بیان ہوچکی ہو. اس مرض کے نطولات مین جسوقت خلط صفراوی غالب ہو برگ بید سادہ اور بنفشہ اور اصل السوس اور جو مع بابونہ کے اور اکلیل الملک اور شبت داخل ہونا چاہیے. اور بیشتر شربت خشخاش بھی پلانا چاہیے اگر خوف غلبۂ بلغم کا نہو اور اسکے پلانے سے غرض یہ ہوتی ہو کہ نیند پیدا ہو پھر اگر دونون مادہ برابر ہون مرزنجوش اور شیح ارمنی زیادہ کرنی چاہیے اور اگر غلبۂ بلغم کا ہو ورق غار اور سداب اور فودنج اور زوفا اور جند بیدستر اور صعتر اضافہ کرین اور یہی حال ضمادات اور حقنہ کا بھی ہو اور بلحاظ قواعد مذکورہ قانون کا بھی ضرور ہو اور ان ضمادات کو انتخاب کر لینا قرابادین سے بھی ممکن ہے آخر مرض مین اور بعد انحطاط مرض کے نطولات باردہ سے اجتناب بہتر ہو اور فقط ان ملطفات پر اقتصار کرنا چاہیے جو مذکور ہوچکے اور پرہیز بھی جلا جاے اور تدبیر انہین کی جاری رہے

فصل اڑتیسوین شجہ اور قطع جلد سر کے بیان مین

اور جو کچھ قائم مقام اسکے ہو سر مین جو تفرق اتصال واقع ہو اسکی چند صورتین ہین یا فقط جلد سر کی ہٹ جاے اور گوشت تک اثر پہونچے خواہ ہڈی تک بھی اثر اسکا پہونچ جاے اور موضع ہونیکی ہڈی کھل جاے خواہ متصل ہو کہ ہڈی پہنچ جاے خواہ سمحاق ہو اور سمحاق کے اقسام مین سے ایک چوٹ کا نام قطرہ بھی ہو اور اسکی صورت یہ ہو کہ حجاب اور پردہ دماغ کھل جاے اور اسمین ورم پیدا ہوجاے اور چربی اسطرح پر نکل آئے کہ اسکی صورت مثل قطرہ یعنے سماروغ کے جسے ہندی مین کھمبی چہتر اور بعض اطراف مین کھمبی کہتے ہین ہوجاے اور ایک قسم کی سر کی چوٹ کا لامہ بھی نام ہو کہ اسکا منہ سخت ہوتا ہو اور ایک اور قسم کو جائفہ کہتے ہین اور اسی قسم مین خطرہ اور اندیشہ زیادہ ہے

جو زخم دماغ کی جھلی تک پہونچ جاتا ہے بطرف جانب ماؤف کے استرخا اور جانب مقابل مین چوٹ کے تشنج پیدا ہوتا ہے اور اگر قطع کی نوبت بطون دماغ تک پہونچے بلکہ رقیق پردہ کی حد تک پہونچکر ٹھہر جائے بہتر ہے اور امید اصلاح کی ہو سکتی ہے اور اگر جوہر دماغ تک صدمہ قطع کا پہونچے حمی اور قے صفراوی پیدا ہوتی ہے اور کمتر نجات ملتی ہے ایسی قسم مین ہلاکت سے زیادہ سلامت حال اوسی قسم کی چوٹ مین ہوتی ہے جسکی شکل شل قطرہ کے ہو اور مقام اسکا دونون بطن مقدم مین ہو اور تدارک بھی فورا کیا جائے اسوقت درست ہو کر مل جاتا ہے. اور جو شعبہ بطن موخر کے دونون حصہ سے کسی حصہ مین پہونچے اسکے علاج مین صعوبت ہے اور بطن اوسط کی چوٹ اور شگاف کا علاج اس سے بھی زیادہ دشوار ہے اور ہیئت اصلی اور طبعی کیطرف اسکا عود کرنا مشکل ہے اور بعید از قیاس ہے ہان اگر تھوڑا ہو اور جلد اسکی تدبیر کیجائے کسیقدر اصلاح اور ملانیکی تدبیر شاید ایسے وقت کچھ موثر ہو خواہ بہت جلد ایسی تدبیر کرین کہ ورم پیدا ہونے پائے تفصیل معالجہ کی ہمنے جرحہ جہت شجی کے علاج مین ذکر کی ہے کتاب چہارم مین جہان ذکر قروح کا ہے اور علاج کسر کو باب کسر اور جبر مین بیان کیا ہے. اطبا کے علاج کسر قحف مین جو منقلع ہو یعنی جسمین کاسہ سر اوتر جائے اور اسی کو شجہ منقلعہ بھی کہتے ہین دو مذہب ہین بعض کی رائے یہ ہے کہ ایسے شجہ کا علاج ان اجزا سے کرنا چاہیے جو سکون شدید پیدا کرین اور الم اور درد کو بڑھنے نہ دین اور بعض کی رائے یہ ہے کہ ایسی دواؤنکا استعمال کرین جو تجفیف زائد پیدا کرتے ہین اور بعد قطع کر ڈالنے اور کھڑے ہوے جیز کے اور کاٹ ڈالنے ٹوٹے ہوے اور کھینچ لینے شکستہ کے استعمال ادویہ جذاب کا از قسم مرہم وغیرہ کے اسی مقام پر اوپر کیطرف استعمال کرتے ہین اور سرکہ اور شہد وغیرہ بھی استعمال مین رکھتے ہین. اور صحت اور سلامت مریض دوسری قسم کے معالجین کے ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت پہلی قسم کے علاج کے اور کچھ مقام تعجب نہین ہے اسلیے جالینوس نے کہا ہے کہ مزاج ہڈی اور جھلی کا خشک ہے

مقالہ چوتھا بیان مین امراض سر کے اور ان امراض کے جنکی مضرت افعال حس اور افعال سیاسی مین زیادہ ہے اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین

فصل پہلی سبات اور نوم کے بیان مین

سبات اس نیند کو کہتے ہین جو بافراط ہو اور اسمین ثقل اور گرانی بھی ہو پھر ہر ایک نیند ثقیل کو سبات نہین کہتے بلکہ جسکے ثقل مین مدت اور کیفیت بھی ساتھ ہی پائی جائے یعنے مدت ثقل کی طولانی ہو اور ہیئت نیند کی اقوی ہو اسطرح پر کہ جاگنا دشوار ہو اگرچہ بار بار جگایا جائے نوم کی ایک قسم طبعی ہوتی ہے یعنے اسکی مقدار اور کیفیت بطور طبیعت کے ہوتی ہے اور ایک قسم نیند کی ثقیل ہوتی ہے اور ایک قسم سبات مستغرق جسے گہری نیند اور بیخبر ہو کر سونا بولتے ہین مگر مجملا یہ ہے کہ نیند کے جمیع اقسام مین روح نفسانی آلات حس اور حرکت سے اطرف مبدا کے رجوع کرتی ہے اور اسیوجہ سے آلات حس اور حرکت کے اپنے افعال سے بالفعل معطل اور بیکار ہو جاتے ہین سوائے چند حرکات اور افعال کے جنکا بقا دوام حیات ضرور ہے اور زندہ اور مردہ کا تفرقہ انہین افعال کیوجہ سے ہو سکتا ہے جیسے آلات حس اور سانس لینے کے نوم طبعی علی الاطلاق وہی نیند ہے جسمین روح نفسانی اندر کیطرف بروقت کم ہونے روح حیوانی کے چلی جائے اور بتبعیت روح حیوانی کے نفسانی روح بھی اندر کو جاتی ہے جسطرح حرکات لطیف اجسام کے باہم آمیختہ اجسام کثیف سے بنظر ضرورت خلا کے پیدا ہوتے ہین اور ہمراہ اجسام لطیفہ کے اجسام کثیفہ بھی چڑہ جاتے ہین جیسے پانی کھینچنے والی کل مین کیچڑ اور ریت وغیرہ بھی چڑھ آتی ہے اور اکثر اندر جانا اس روح کا واسطے راحت کے بھی ہوتا ہے اور یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ روح اندر جسم کے جا کر یکجا ہو اور غذا پائے اور اسمین نمو پیدا ہو اور زیادہ ہو جائے اور اسکا جوہر ذاتی بڑھ جائے اور جسقدر بروقت بیداری کے متحلل ہو کر کم ہو گئی ہے اسکے عوض اتنی اور پیدا ہو جائے اس سے پچھلی صورتکے قریب حال اس شخص کی نیند کا ہے جو بیمار ہو اور زمانہ انحطاط اسکے مرض کا قریب پہونچے کہ ایسے شخص کو گہری نیند اسی جہت سے آتی ہے اور یہی نیند اسکی بیماری کے سکون پر دلیل ہوتی ہے مگر ایسی نیند اگر صحیح آدمی کو عارض ہو دلیل خوبی پر نہوگی اور جس شخص کے بدن سے استفراغ اخلاط خوب سا کیا جائے بذریعہ دوا کے بعد استفراغ تام اور نقاہ کامل کے نوم غرق پیدا ہوتی ہے اور مفید بھی ہوتی ہے اور تقویت اسکی زیادہ کرتی ہے کبھی نوم غیر طبعی بھی علی الاطلاق عارض ہوتی ہے جیسے اگر بافراط تحلل روح کا اندر جسم کے ہو بیرونی روح بطرف مبدا اگر رجوع کرتی ہے اسلیے کہ جو روح تحلل سے باقی اندر رہگئی ہے اسے اسقدر انبساط کی گنجایش نہین ہے اور اسکی زیادتی مقدار اسقدر کم ہو گئی ہے کہ بقدر کفایت باقی نہین ہے کہ سب جگہ پہونچ سکے جسطرح تحلل روح کا حرکت کیوجہ سے ہوتا ہے کہ بعد تحلل کے بوجہ کمی روح اندرونی کے روح بیرونی اندر کیطرف رجوع کرتی ہے خواہ بروقت ضعف قوی کے جو تعب پیدا ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ روح نفسانی کا بافراط استفراغ ہو جاتا ہے اس نظر طبیعت مین حرص پیدا ہوتی ہے کہ باقیماندہ روح کو روک لیتی ہے تا اینکہ غذا سے کسیقدر مدد پہونچے اس غیر طبعی نیند مین اور پہلی قسم کی نیند مین فرق یہ ہے کہ جسطرح بدن صحیح طالب غذا کا واسطے قائم ہونے بدل ما یتحلل طبعی کے ہوتا ہے اور جو بدن بوجہ اسہال اور نکلنے اخلاط کے بدن سے طالب غذا کا

بوجہ کمی اخلاط کے ہوتا ہے اسیطرح پہلی قسم کی نیند جو طبعی ہے وہ بدلہ تحلل بیداری کا چاہتی ہے اور بیدا امر طبعی ہے اور دوسری قسم کی نیند غیر طبعی بدلہ تحلیل تعب اور ماندگی کا طلب کرتی ہے اور یہ خواہش غیر طبعی ہے کبھی سبات غیر طبعی بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی بر سبیل اطلاق کے عارض ہوتا ہے اسکے عروض کی یہ کیفیت ہے کہ رجوع روح نفسانی کا آلات حس وحرکت سے بسبب کسی ایسے امر کے ہو جو مبرد ہے یعنے برودت پیدا کرتا ہے اور جوہر روح کی ضد ہے خواہ وہ سبب خارج بدن سے عارض ہو خواہ کوئی دواے مبرد کا استعمال ہو کہ اسکا اثر داخل جسم سے تبرید پیدا کرے اور اس سبب کے جہت سے آلات کو برودت حاصل ہو کہ مانع نفوذ روح حیوانی بطرف آلات کے ہو یعنی جو روح حیوانی آلات مین موجود ہوا سے بطور لائق نفوذ ہونے سے روکے خواہ اسی روح موجود کے گرنے کو آلات مین سست کردے اور جس مزاج کی جہت سے قبول قوت نفسانی کا مبداء سے ہوتا ہے اسے فاسد کردے پس جو روح باقی ہے وہ اندر جانے سے باز رہے بوجہ ضد مزاج کے اور اسکا انبساط بھی مبتلد اور کند ہو جاے اور خدر یعنے سن کا پیدا ہونا اسیطرح ہوتا ہے اور کبھی بوجہ پیدا ہونے کسی امر مرطب کے جو آلات مین ترطیب پیدا کرے جوہر روح کو مکدر کردے اور مسالک کو بند کردے اور جوہر عصب مین ارخا پیدا کرے اور عضل مین بھی ارخا پیدا کرے یعنے ایسا ارخا پیدا ہو جاے کہ اسکے بعد سدہ پیدا ہو جاے اور چسپیدگی ایک دوسرے مین ایسی پیدا ہو کہ نفوذ روح کو مانع ہو اسلیے کہ جوہر روح کا غلیظ اور مکدر ہو گیا ہے اور آلات مین بوجہ رطوبت کے فساد پیدا ہوا ہے اور جمیع آلات ڈھیلے اور مسترخی ہو گئے ہین اور یہ وہی نیند ہے جو بروقت سکر اور مستی کے پیدا ہوتی ہے اور اسی نیند کے قریب وہ بھی نیند ہے جو بسبب تخمہ کے اور بوجہ زیادہ بھرنے طعام کے معدہ مین عارض ہوتی ہے اور ان لوگون کا سبات بذریعہ قے کے دفع ہو جاتا ہے اور یہی دونون سبب اکثر سبات کے عارض ہونیکے ہوتے ہین بشرطیکہ ان دونون کے وجود مین استحکام ہو جاے اور کبھی برودت اور رطوبت دونون ملکر ساتھ ہی سبب نوم کے ہوتے ہین مگر ان دونون مین مقدم سبب برودت ہوتی ہے اور رطوبت اسکی معین ہو جاتی ہے جسطرح اجتماع حرارت اور یبوست کا سہر مین ہوتا ہے اور سبب حقیقی اس جگہ سہر مین وہی حرارت ہے اور یبوست اسکی معین ہے سبات کے اور بھی اسباب ہین از انجملہ اشتداد نوائب حمی کا اور متوجہ ہونا کل طبیعت کا اور صلاح مرض کی اور طبیعت نیچے مادہ کے تنگی اور کشمکش مین ہوتی ہے پھر اسوقت روح نفسانی بھی طبیعت کے پیچھے اسی جگہ جا پہونچتی ہے جیسا بعض اطبا نے کہا ہے خصوصًا اگر مادہ تپ کا بلغمی ہو اور بارد ہو اور سخونت اسمین فقط بوجہ عفونت کے پیدا ہوئی ہو۔ اور کبھی بوجہ رداءت اخلاط اور بخارات کے جو بطرف دماغ کے صعود کرین نیند پیدا ہوتی ہے جبکہ معدہ کے بخارات مقدم دماغ کیطرف صعود کرین خواہ ریہ کے بخارات امراض ریہ مین بطرف دماغ کے چڑھین اور اسیطرح سائر اعضا کے بخارات کا یہی حال ہے کبھی بوجہ کثرت تولد دیدان اور حب القرع کے بھی سبات پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ تنگی مین پڑجانے دماغ کے نیچے استخوان قحف کے خواہ صفح قحف کے خواہ بشرہ اور پوست کے نیچے دماغ تنگ ہو جانے سے نیند پیدا ہوتی ہے اور یہ تنگی اسوقت ہے جب کہ سر مین کسیطرح چوٹ لگے اور جو بطن زیادہ سبات بروقت قطع کے پیدا کرتا ہے وہی ہے جو بروقت تنگی کے زیادہ سبات پیدا کرے کبھی نیند اور سبات بجہت درد شدید کے اس ضرب سے جو عضلات صدغ کو پہونچے پیدا ہوتی ہے خواہ بوجہ مشارکت اذیت فم معدہ خواہ رحم کے پیدا ہوا اسلیے کہ ایسے اوقات مین دماغ منقبض ہو جاتا ہے اور مسالک روح حساس کے بند ہو جاتے ہین اور اسطرحکا انسداد ہوتا ہے کہ اسمین حرکت روح کی دشوار ہوتی ہے بطرف ظاہر کے اور کبھی بوجہ ضعف روح اور تحلل روح کے بھی سبات پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ انبساط روح کا متعسر ہوتا ہے اور پھر چونکہ جو حواس بروقت سبات خواہ نیند کے معطل ہوتے ہین ایک تو بصارت ہے اور دوسرے سماعت لہذا واجب ہے کہ جو آفت مقدم دماغ مین پہونچے جہان ان دونون حس کا مبدا ہے اسی آفت سے نوم خواہ سبات پیدا ہون اور اسکی شرکت سے فساد تخیل بھی ہوتا ہے اسلیے کہ اگر مقدم دماغ صحیح اور سالم رہے اور آفت فقط موخر دماغ مین پہونچے سماعت اور بصارت مین آفت کا پہونچنا کچھ ضرور نہوگا اور نہ یہ دونون حس بیکار اور معطل ہونگے اور نہ وجود نوم کا ہوگا بلکہ بطلان حرکت خواہ بطلان لمس کا البتہ پیدا ہوگا اور حواس بحال خود ثابت رہینگے جسطرح کہ امراض جمود اور شخوص مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ اور ضرر سبات کا حس مین بہ نسبت حرکت کے زیادہ ہوتا ہے حس بالکل باطل ہو جاتی ہے اور حرکت بالکل باطل نہین ہوتی کہ حرکت تنفس مین سالم رہتی ہے یہ بھی واجب ہے کہ جو سدہ مرض سبات مین پڑے سدہ تامہ نہو اور نہ زیادہ کثیف ہو ورنہ تنفس مین ضرر پہونچے گا اور ہر ایک سبات ایک مزاج خاص سے متعلق ہوتا ہے برودت سے اسکا تعلق پہلے ہوتا ہے اور رطوبت سے دوبارہ کبھی بطرف سبات کے اور امراض مثل ذات الجنب اور ذات الریہ وغیرہ کے منتقل ہو جاتے ہین

بعض آدمیوں کے اخلاط میں حبس ہوتا ہے اور انکی تیزی میں شکستگی ہوتی ہے کہ زیادہ ایذا نہیں پہونچاتی پس ایسے شخص پر نعاس یعنی آمادگی نیند کا غلبہ ہوتا ہے ادھر لیٹا اور قصد لینے کے اور حرارت غریزی اندر جسم کے چلی جاتی ہے اور اندرون جسم کے پھیلکر ابخرۂ دماغی کو ہیجان میں لاتی ہے اسی جہت سے اسکو نیند نہیں آتی خصوصاً جسکا مزاج خشک ہو اور جب نیند کے آنے میں کمی واکثر ہونے لگے کسی مرض کے پیدا ہونیکی خبر دیتی ہے آب انار ایسی چیز ہے کہ دیر تک معدہ میں ٹھہرتا ہے اور بخارات معدہ کو دماغ کیطرف چڑھنے سے منع کرتا ہے اور سہر یعنے بیداری سے رستگاری دیتا ہے ہمنے اوپر بیان کیا ہے کہ غذا کے استعمال کے بعد کس ہیئت پر لیٹنا چاہیے اور اب پھر کہتے ہیں کہ بکثرت چت لیٹنا پشت میں سستی پیدا کرتا ہے اور پشت کے جوڑ بند ڈھیلے کر دیتا ہے پھر اسکے علاج میں بکثرت استعمال انتصاب یعنی سیدھے کھڑے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے اور دھوپ میں سونا سر کیواسطے برا ہے اور چاندنی میں سونا خون کے خالص پیدا ہونیکو مضر ہے اس جہت سے کہ جمیع اخلاط میں حرکت پیدا کرتا ہے اور خرخرہ بھی پیدا کرتا ہے سبب خرخرہ کا یہ ہے کہ فم معدہ چسپیدہ ہو جاتا ہے پس آواز بدن ہمراہی رطوبت کے نہیں نکلتی اور رطوبت کے ساتھ جب نکلتی ہے تو خرخرہ پیدا ہوتا ہے

علامات اگر سبات بجہت برد ساذج یعنے بلا مادہ کے پیدا ہوا ہو اور برودت خارجی ہو اسکی علامت یہ ہے کہ پیچھے اس برودت شدید کے عارض ہوتا ہے جو سر میں خارج سے پہونچا ہو یا بجہت برودت اندرونی بدن اور دماغ کے سبات عارض ہوا اور چہرہ اور پلکوں میں تہبج نہیں ہوتا اور رنگ مائل بسبزی اور نبض متمدد و مائل بصلابت جسمیں تفاوت شدید ہو پیدا ہوتی ہے اگر سبات کسی مشروب دوا کی برودت سے جو مخدر بھی ہو پیدا ہو جیسے افیون اور بنج اور بیخ یبروج تخم لفاح جوز ماثل اور فطر اور دودھ جو معدہ میں پھٹ جاے یا کشنیز تر یا اسبغول بمقدار کثیر ایسے سبات پر استدلال بذریعہ ان علامات کے کیا جاتا ہے جنکا بیان باب سموم میں ہم کرینگے اور یہ بھی علامت ایسے وقت میں پائی جاتی ہے کہ ایسے سبات کے ہمراہ چند اعراض اور بھی ہوتے ہیں جیسے اختناق یا سبزی اور سردی اطراف میں پیدا ہوتی ہے زبان میں ورم ہونا بوے دہن کا متغیر ہو جانا نبض کا ساقط ہو جانا کہ ظلی ضعیف ہو جاے متفاوت نہو بلکہ متواتر نہو جیسے دوری متواتر ہوتی ہے اور ظلی اگر متفاوت ہو اسکے تفاوت میں نظام اور ثبات نہو بلکہ کبھی تفاوت چھوڑکر تواتر پیدا ہو اور کبھی تواتر سے پھر تفاوت کیطرف پہونچے اسوقت معلوم ہو جاتا ہے کہ انہیں ادویہ باردہ میں سے کوئی چیز کھالی ہے یا پی گیا ہے اور اسکا علاج اسی طور پر کیا جاتا ہے جو باب سموم میں مذکور ہوگا بعض آدمیونکا یہ قول ہے کہ جو سبات برودت ساذج سے پیدا ہوتا ہے وہ بہت خفیف ہوتا ہے بہ نسبت اس سبات کے جو مادۂ رطب سے پیدا ہو یہ قول بخوبی صحیح نہیں ہے بلکہ اکثر وہی سبات جو برودت ساذج سے پیدا ہوتا زیادہ قوی ہوتا ہے تمامی اقسام اس سبات کے جو برودت جوہر دماغ سے پیدا ہوں خواہ کسی دوا مشروب کی برودت سے عارض ہوں ان اقسام کے تابع فساد ذکر بھی ہوتا ہے اور فساد جگر بھی لاحق ہوتا ہے۔ اگر سبات کی پیدائش رطوبت ساذجہ بلا مادہ سے ہو اسکی علامت یہ ہے کہ علامات غلبۂ خون خواہ ثقل یا غلبۂ بلغم کے نہ پاے جائیں اور بلغم کیوجہ سے جو سبات پیدا ہو اسکی شناخت تقدم امتلا اور پہلے سے تخمہ پیدا ہونا خواہ کثرت استعمال مشروبات کا اور نبض کی نرمی اور موجی ہونا اور نبض میں عرض پیدا ہونا اور ایضاً سبات کا مستغرق جمیع اوقات میں ہونا یعنے گہری نیند ہر وقت بنی رہے اور گرانی بھی ہو اور چہرہ کا رنگ سپید اسیطرح آنکھ اور زبان میں بھی سپیدی پیدا ہو اور سر میں بوجھ پیدا ہو اور پلکوں میں تہبج پیدا ہو اور لمس سر کا سرد رہے اور قبل حدوث اس مرض کے جو تدبیر غذائی وغیرہ کی ہو اس سے بلغم پیدا ہونیکی امید ہو اور سن بھی ایسا ہو خواہ بلد اور شہر ایسا ہو کہ اسمیں بلغم پیدا ہو اور سوا ان علامات کے اور علامات جو بلغمی ہیں وہ بھی ذریعہ شناخت ہو سکتے ہیں جو سبات خلط خون سے پیدا ہوتا ہے اسکے علامات یہ ہیں کہ اوداج یعنی رگوں میں انتفاخ پیدا ہو کہ پھولی ہوئی نظر آئیں اور آنکھیں اور رخسارے اور گال سرخ رہیں اور سر وغیرہ میں گرمی محسوس ہو جیسے اور امراض دموی میں بیان ہو چکی اور اگر بلغم اور خون ساتھ ہی مجتمع ہو جیسے گلابی رنگ میں سرخی اور سپیدی کا اجتماع ہو جاتا ہے اسوقت علامات قرانیطس اور لیثرغس اور سبات سہری کے ساتھ ہی مجتمع ہونگے۔ اور اگر سبات سہری میں بخارات بدن کے اٹھکر سر میں یکجا ہوتے ہوں جیسے حمیات میں اور خصوصاً بروقت دورہ یہ خواہ جب ریہ میں ورم پیدا ہو خواہ معدہ کے بخارات اٹھکر دماغ میں مجتمع ہوتے ہوں ہر ایک قسم بخارات کو اسکی خاص علامت سے پہچان لینا چاہیے مثلاً اگر معدہ سے بخارات آتے ہیں انکے پیشتر سدر اور دوار اور دوی اور طنین اور خیالات پیدا ہونگے اور بروقت گرسنگی کے انکے صعود میں خفت ظاہر ہوگی اور امتلاے طعام کے وقت زیادتی پیدا ہوگی اور اگر اطراف ریہ سے آمد بخارات کی ہو خواہ سینے سے اس کے پہلے وجع ثقیل اور درد اطراف صدر میں اور ضیق نفس اور سرفہ وغیرہ

عارض ہونگے خواہ اور اعراض فوات کنجبب ورذات الریہ کے ظاہر ہونگے اسیطرح اگر جگر سے یہ بخارات آتے ہون انکے بیشتر دلائل امراض جگر کے اور اگر رحم سے بخارات صعود کرین امراض رحم کے دلائل موجود ہونگے اور اسی قسم کا امتلاء جو رحم وغیرہ مین ہوتا ہے پیدا ہوگا اور جو سبات ضربہ اور سر مین صدمہ چوٹ کے پہونچنے سے خواہ کنپٹی کے صدمہ سے عارض ہو اسکی شناخت اپنے خاص سے ہوتی ہے سبات اور سکتہ مین فرق یہ ہے کہ سبات کا مریض بات بھی سمجھتا ہے اور بیدار بھی ہوتا ہے اور حرکات اسکے آسانی نسبت احساس کے ہوتے ہین اور سکتہ کا مریض اسکے حس اور حرکت دونون باطل ہوتے ہین اور مجملی فرق درمیان مریض سبات اور غش کے مریض مین جو بوجہ ضعف قلب کے ہو یہ ہے کہ مسبوت کی نبض قوی اور مشابہ نبض صحیح لوگونکے ہوتی ہے اور نبض غشی کی بہت ضعیف اور باصلابت ہوتی ہے۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ غشی تھوڑی تھوڑی پیدا ہوتی ہے اور اسمین تغیر لون کا بطرف زردی کے ہوتا ہے اور مشابہ لون موتی یعنے مردونکے رنگ کے اور برد اطراف بھی ظاہر ہوتا ہے اور سبات مین تغیر لون کا جو ہوتا ہے اسمین حسن زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور چہرہ اور ناک مین یکبارگی خفت ظاہر نہین ہوتی اور اسکا سحنہ سوتے ہوے آدمی کے سحنہ سے زیادہ مخالف نہین ہوتا سوا اسکے کہ تھوڑا سا تہیج اور انتفاخ یعنے پھول جانا چہرہ کا البتہ زیادہ بہ نسبت نائم کے ہوتا ہے مسبوت اور اس مریض مین جسے اختناق رحم عارض ہو یہ فرق ہے کہ مسبوت کو فہم کلام کی قوت ہوتی ہے اور بہ تکلف کلام بھی کرسکتا ہے اور مرض اختناق رحم کی عورت بہت دشواری سے بات کو سمجھتی ہے اور کلام کی قدرت ہرگز نہین ہوتی اور مسبوت پر بالتخصیص حرکت گردن اور سر کی اور حرکت پاؤنکی آسان ہوتی ہے اور حس بھی ان مقامون مین ہوتی ہے اور پلکون کے کھلنے مین بھی آسانی بہ نسبت اختناق رحم کے ہوتی ہے اور اختناق رحم ایسے سبب سے ہوتا ہے جو دفعۃً پیدا ہو اور اسکا غلبہ بڑھتا جاتا ہے تاکہ منقضی ہوجاے یا قتل کرے۔ اور سبات کبھی ممتد ہوتا ہے اور بسکا اثر اور مستغرق ہونا رفتہ رفتہ ہوتا ہے اور نیند سے پہلے شروع ہوتا ہے مگر نوم ثقیل ہوتی ہے ہان اگر سبب سبات کا برودت ہو کہ اسوقت سبات بھی دفعۃً پیدا ہوتا ہے اور جھٹ پٹ واقع ہوتا ہے تاکوئی دوا کا استعمال ہوا ہو کہ اسکے حدوث مین بھی جلدی ہوتی ہے اور اسکا علم بھی یقینًا ہوجاتا ہے اور مخفی نہین رہتا علاج

سبات اور گہری نیند کا جو حمیات مین پیدا ہو جو سبات کسی عضو کے مرض کا عرض ہو اسکے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ اسی عضو کی نفقہ کرین تدبیر مناسب سے تاکہ اس عضو کا تنقیہ ہوجاے اور جو سوء مزاج اس عضو کو عارض ہے وہ زائل ہوجا اور دماغ کی تقویت کی ایسی صورت تجویز کرین کہ اس مادہ کو قبول نہ کرے مثلًا روغن گل اور سرکہ بکثرت استعمال کرین تاکہ تنہا روغن کیوجہ سے جو نیند پیدا ہوتی ہے اسے سرکہ منع کرے اور فواکہ قوی کے عصارات کا استعمال کرین اور اسکے بعد نطولات محلل اگر دماغ مین کوئی شے محتبس ہوئی ہو اور یہ سب چیزین قانون عام مین مذکور ہوچکی ہین اور جو سبات حمیات اور تپ کے دورے مین پیدا ہوتا ہے اسمین بہت جلد اطراف کی بندش کرے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر ہمیشہ کرنی چاہیے اور سرکہ کا بخار بھی سونگھایا جاے اور سرکا پسینہ کسیطرح نکالین مثلًا روغن گل اور سرکہ بافراط ملکر خواہ آب انگور اور آب انار یا اور قسم کے قابضات کا استعمال کرین اور جو سبات کسی دوا مخدر کے استعمال سے پیدا ہو اسکا علاج خاص وہی کرنا چاہیے جو کہ اس مخدر کا علاج ہے اور اسی مخدر کا تریاق جو کچھ مقرر ہوا ہے اسکو استعمال کرنا چاہیے جیسے کتاب پنجم مین ہم بیان کرینگے جو سبات برودت خارجی کے پہونچنے سے عارض ہو اسکا علاج تریاق کبیر اور مثرودیطوس اور دواء المسک کا استعمال کرنا اور سر پر نطول اس پانی کا جسمین سداب اور جند بیدستر اور عنصل جوش دیا ہو اور اسیطرح عاقرقرحا بھی شریک کرین اور سر مین تمریخ یعنے مالش روغن بان اور روغن ناردین کی جند بیدستر ملاکر اور روغن مشک اور روغن قسط بھی داخل کرنا چاہیے ہمراہ جند بیدستر کے اسیطرح ضماد جو مرکب جند بیدستر اور عنصل اور مشک سے ہو کہ جند بیدستر دو جزو اور عنصل ایک جزو اور تھوڑی سی مشک ڈالکر لیپ کرین اور مشک ہمیشہ ہر وقت سونگھاتے رہین۔ اور جتنی چیزین تسخین دماغ کی اوپر جابجا مذکور ہوچکی ہین انمین سے جو جو قوی التاثیر چیزین ہین انکا استعمال کرین اور نرم خواہ ضعیف الاثر کا استعمال اسوقت نکرین۔ جو سبات بوجہ غلبۂ خون کے پیدا ہو اسکے علاج مین بہت جلد فصد قیفال کی اور حجامت ساق کی کرنی چاہیے اور حقنہ معتدل کا بھی استعمال ضرور ہے اور تلطیف غذا کی بھی کیجاے اور آب نخود کا بھی استعمال مفید ہے اور جو سبات غلبۂ رطوبت سے پیدا ہو مگر رطوبت سازج یعنے بے مادہ کے ہو اسکے علاج مین وہ ضماد جنکی ترکیب جند بیدستر اور نفاح اذخر اور قسط اور جوز السرو اور ابہل اور فربیون

اور عاقرقرحا سے ہو استعمال کرنے چاہیئین اور سبک غذا کھلائین اور راوہان اور نطولات سے اجتناب کرین مگر بعد احتیاط تام کے اسلیے کہ جو ترطیب روغن کی ہو قوت ادویہ کو فنا کردیتی ہو ہان اگر قوت دوا کی ایسی ہی قوی ہو اسوقت مضائقہ نہین ہو یہ بھی واجب ہو کہ سر کی مالش کرین اور اسقدر مالش ہو کہ سرخ ہوجاے اور مشک کا سونگھنا بھی مستعمل رہے۔ اور جو سبات بوجہ رطوبت مادہ بلغم کے پیدا ہوا سوقت پہلے استفراغ مادہ کا بذریعۂ حقنہ قوی کے کرکے ایسی تدبیر کرین کہ قے کرائین اور چونکہ یہ سبات بوجہ اجتماع بلغم کے معدہ مین اکثر پیدا ہوتا ہو اسلیے واجب ہو کہ تنقیہ معدہ کا بلغم سے اسطرح کرین کہ قطع مادہ ہوجاے جیسا ہم باب امراض معدہ مین ذکر کرینگے اور نطول منضجہ جو قوی ہون اور سعوط اور عطوس اور غرغرہ جو سب کے سب اوپر کے مقام مین مفصل بیان ہوچکے ہین قانون عام کی فصل مین اسیطرح وہ تدابیر جیسے آواز کرخت مریض کو سنائین خواہ ایسی شے اسے دکھلائین جسکے دیکھنے سے مغموم ہو ضرور کرنی چاہیے اسلیے کہ غم کا پیدا کرنا ایسے امراض مین جو فکر کو ضعیف کردیتے ہین اور قوت فکریہ مین جمود اور بستگی پیدا کرتے ہین تحریک نفس پیدا کرتا ہو اور بوجہ عروض غم کے صلاح از سر نو حاصل ہوجاتی ہو۔ منجملہ اُن ادویہ کے جو بیداری پیدا کرین یہ ہو کہ نتھنے مین سبز پھٹکری طلا کرین اور چہرہ پر سرکہ ملین اور نیچے کے اعضا کو مضبوط اور درشت باندھین اور چھینک لانیوالی چیزین استعمال کرین

فصل دوسری بیداری اور سہر کے بیان مین

یقظہ یعنے بیداری خواہ جاگتے رہنا وہ حالت ہو جو ہر حیوان ذی روح کو بروقت قائم ہونے روح نفسانی کے عارض ہوتی ہو جب کہ قیام اس روح کا بطرف آلات حس اور حرکت کے ہو اور ان آلات کو انکے خاص افعال مین استعمال بھی کرے اور سہر کے معنے یہ ہین کہ بیداری مین افراط پیدا ہو اور منشا افراط بیداری کا یا رطوبت بورقی یعنی وہ رطوبت شور جو دماغ مین متمکن ہو جیسے بڈھون مین یہی منشا بیداری مفرط کا ہوتا ہو خواہ بوجہ درد کے بیداری پیدا ہو خواہ بوجہ فکر زائد کے پیدا ہو اور بعض اقسام سہر بوجہ روشنی اور نور کے اور مکان کی چمک اور مستنیر ہونے سے پیدا ہوتے ہین جو لوگ مستعد سہر کے ہون ایسے مکان مین رہین اور بعض اقسام سہر کے بوجہ بدہضمی کے پیدا ہوتے ہین اور کثرت امتلا اسکی باعث ہوتی ہو اور ایک قسم بیداری کی اس چیز کے استعمال سے پیدا ہوتی ہو جو نفخ پیدا کرے اور تشویش اخلاط اور پریشانی خواب کی اس سے پیدا ہو اور بروقت خواب یعنی بحالت نوم فزع اور خوف اسکے استعمال سے عارض ہو جیسے باقلا وغیرہ بعض قسم سہر کی بوجہ صعود بخارات یا ایسکے جیسے لذع دماغ مین پیدا ہو اور درد عارض ہو بھی عارض ہوتی ہو اور جو بیداری مفرط مشائخ کو عارض ہوتی ہو اسکا سبب انکے اخلاط کی بورقیت اور اخلاط کا نمکین ہوجانا اور انکے جوہر دماغ کی یبوست ہوتی ہو بعض اقسام سہر کے بوجہ ورم سوداوی خواہ ورم سرطانی جو اطراف دماغ مین پیدا ہو عارض ہوتے ہین۔ یہ بھی اطبا کہتے ہین کہ جسکو سہر عارض ہو اور بعد ازان کھانسی پیدا ہو وہ مرجائیگا ہمنے فصل اول مین اسی مقالہ کے خواہ فن کلیات مین جہان ذکر نوم کا کیا ہو علامات ضروری کا بھی ذکر بیان کردیا ہو

علامات اُس سہر کے جو بسبب یبس کے یعنی خشکی بلا مادہ عارض ہو اور حرارت اس یبوست کے ہمراہ نہو یہ ہین کہ حواس اور سر مین خشکی ہوتی ہو اور آنکھین اور زبان اور نتھنے بھی خشک ہوجاتے ہین اور سر مین گرمی خواہ سردی کی حس باقی رہتی ہو اور جو بیداری حرارت اور یبوست کے ملکر پیدا ہوتی ہو اسکی علامت یہ ہو کہ خشکی کے ہمراہ التہاب اور سوزش بھی پائی جاے اور کبھی پیاس کا غلبہ اور احتراق آنکھونکی جڑ مین ہو۔ اور جو بیداری بوجہ بورقیت اخلاط کے ہو اسکی علامت یہ ہو کہ نتھنون مین تری بنی رہے اور آنکھ سے کیچڑ نکلے اور تھوڑی سی گرانی اور ثقل بھی سر مین پیدا ہو اور نیند سے بہت جلد بیدار ہوجاے اور بروقت بیداری کے بستر خواب سے اچھل پڑے خواہ کود کر فرش خواب سے الگ ہوجاے اس بیداری پر تدبیر سابق غذائی خواہ اور طرحکی تدبیر جو مولد ایسے اخلاط کی ہو دلیل ہوتی ہو اور سن شیخوخت مثلاً کہ یہ بھی دلیل اسی بیداری پر ہو اور جو مکان کی روشنی سے بیخوابی پیدا ہوتی ہو خواہ کسی غذا سے عارض ہو اسکی شناخت اسی کے سبب خاص سے ہوتی ہو۔ اور جو بیداری بوجہ ورم سوداوی کے پیدا ہو اسکی علامت مکرر بیان ہوچکی جہان جہان ذکر ورم کا آتا ہو۔ اور جو بیداری افکار اور ترددات سے عارض ہو خواہ حمیات حادہ کی وجہ سے بیداری پیدا ہو اسکی علامت وہی سبب خاص ہو جو ہمراہ مرض کے موجود ہوتا ہو

معالجات جس بیداری کا سبب یبوست ہو اسکے علاج مین مریض کو چاہیے غذاے مرطب کا استعمال کرے اور استعمال حمام معتدل بالخصوص کرے اگر حمام سے بھی نیند پیدا نہو واضح ہوگا کہ اس شخص کا مزاج بدنی معتدل نہین ہو اور نہ اسکا مزاج جید اور درست ہو بلکہ اسپر یبوست کا غلبہ زیادہ ہوگیا ہو خواہ اخلاط فاسدہ اُسکے بدن مین اسقدر موجود ہین کہ انکی

حمام سے ثوران اور جوش پیدا ہوتا ہے ایسے مریض کو فکر اور جماع کا ترک قطعاً کر دینا چاہیے اور تعب کو ترک کر کے سکون اور راحت کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمیشہ وہی روغن جو اوپر مذکور ہو چکے ہین ان مین سر کو ڈبونا چاہیے یعنی اسقدر روغن کا استعمال کرین کہ تمام سر ڈوبا رہے اور دودھ بھی سر پر دوہا کرین اور وہی نطولات مرطبہ کا استعمال کرتا رہے اور استنشاق اور سعوط بھی اور انہین روغن کی کانون مین تقطیر کرتا رہے خصوصاً روغن نیلوفر اور تخصیص اسکا سعوط اور غسل قدم مین مالش اور جو بیداری بوجہ یبوست کے مع حرارت کے ہو اسکی تدبیر اس سے زیادہ بارد رطب دوا سے کرنی چاہیے جیسے تراشہ کدو و خرفہ اور لعاب اسبغول و عصی الراعی حی العالم وغیرہ منجملہ منوم کے غذائے لذیذ اور رقیق ہے ایسے ہی منجملہ علاج ہے اور تال اسکا کھلا ہو جیسے ہرج نامے سرود کا ترانہ ہوتا ہے اور تال برابر ہو کہ سانس اور سکتہ نہ ہو اسی وجہ سے پانی گرنے کی آواز جو بلندی سے نشیب مین گرتا ہے خواہ درخت کے پتون کی کھڑکھڑاہٹ بروقت چلنے ہوا کے منوم نہین ہے یعنی ان دونون صورتون مین چونکہ فرحت اور دل تنگی برابر پیدا ہوتی ہے لہذا منوم نہین ہین جو بیداری بوجہ درد کے پیدا ہو اسکی تدبیر یہی ہے کہ وجع مین تسکین پیدا کرین اور جو علاج مخصوص اس درد کا ہے اسکے باب مین مذکور ہے اور جو بیداری حمیات مین پیدا ہو اسکی تدبیر بھی وہین مذکور ہوگی باکثر دیاقوزہ سے بھی نیند پیدا کرتا ہے اور منہ کا دھونا اور نطول چہرہ پر کرنا اور کنپٹی اور پیشانی پر روغن خشخاش بافراط لگانا خواہ روغن کاہو اس سے بھی نیند پیدا ہوتی ہے حریرہ مین تخم خشخاش سپید کا استعمال بھی مفید ہے اور شیرہ وہ ادویہ مخدرہ جنکا ذکر قرابادین مین آتا ہے بھی مستعمل ہوتی ہین اور قرص زعفران جو صداع حار کی فصل مین مذکور ہو چکا اگر اس قرص کو عصارہ خشخاش خواہ ایسے گلاب مین کہ جسمین خشخاش پکایا ہو جوش دیا ہو بھگو کر پیشانی پر طلا کرین بہتر ہوگا منجملہ مجربات کے یہ دوا ہے سلیخہ اور بابونہ اور زعفران کو روغن گل مین تر کر کے ناک مین یہ روغن لگائین اسیطرح جو طلا پوست خشخاش اور بیخ بیروج سے بنا کر دونون کنپٹیون پر لگائین وہ بھی مجرب ہے اور اس دوا کے سونگھنے سے بھی نفع بین ہوتا ہے ان بیمارون مین جو شخص مقدار یک حبہ کرسنہ یعنی مشر کا استعمال کرے فوراً سو جائیگا اگر اخلاط غلیظ کے صعود سے بطرف دماغ کے سہر پیدا ہوا ہو پیشانی پر بابونہ اور مسفنیج کا ضماد کرنا چاہیے محموم وغیرہ اور بیمارونکی نیند پیدا کرنیکے واسطے یہی ایک تدبیر جید ہے کہ اطراف کو زور سے باندھین جو تکلیف دہ ہو اور درد پیدا کرے اور اسکے سامنے چراغ روشن کر کے حاضرین اور موجودین کو حکم دیا جائے کہ خوب زور زور سے باتین کرین اور تھوڑی دیر کے بعد ہاتھ پانو کی بندش کھول دیجائے اور یکبارگی سب خاموش ہو جائین بس مریض سو جائے گا مترجم کہتا ہے زمانہ حال مین اس تدبیر کی کم بھی دریافت ہوئی اور خط چراغ کیطرف اگر مریض بغور دیکھے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ اور کم سے کم دس منٹ مین نیند پیدا ہو جائیگی اور خاص مجرب اور ایجاد مترجم سے گل جامنی اور گل نیلوفر کا عرق کھینچکر کسی برتن مین مثل گیلاس وغیرہ کے رکھکر دکھلانے سے بھی فوراً نیند پیدا ہوتی ہے اور کل منوم جو حمیات کی فصل حمے غب مین بیان ہوگا وہ بھی بغایت مجرب ہے اور اسکے موجد مجمع فضائل اور منبع فواضل برادرم حکیم سید برکت علیخان جلیپوری ہین اور دیگر اعمال مسمریزم جو فن جدید دریافت ہوا ہے تنویم کے بارے مین نہایت مفید اسکے قواعد مین سوائے اور امراض کے حصے کہ سن شیخوخت کا سہر بھی دفع ہوتا ہے متن جو بیداری رطوبت بورقی اور شورے پیدا ہوا اسکے علاج مین تیز انگبین شے کھانے سے پرہیز واجب ہے اور نمک اغذیہ اور گوشت لطیف سے شوربا جسمین نمک پھیکا ہو کھلانا چاہیے اور جب شب بیداری سے استفراغ کرنا لازم ہے اور ہمیشہ سر مین روغن بکثرت لگانا مگر وہ روغن شیرین اور نیمگرم ہون اگر ایسا مرض بیداری کا سن شیخوخت مین پیدا ہو تو اسکا علاج دشوار ہوتا ہے تاہم استعمال نطول کا جسمین صعتر اور بابونہ اور اقحوان جوش دیا ہو ہر شب کرنا ضرور ہے کہ اس سے اچھی طرح نیند آجائیگی اسیطرح روغن اقحوان خواہ روغن ایرسا یعنی بیخ سوسن کا استنشاق کرین خواہ روغن زعفران کا کبھی جب مریض سہر کی انحلال قوت کا خوف ہوتا ہے باضطرار افیون بمقدار ایک قیراط کے کھلانی پڑتی ہے تاکہ نیند پیدا ہو اور جسے یہ مرض بافراط اور بشدت عارض نہو اسکو بعد تعب اور ریاضت اور استحمام کے ایسی چیز کھانی جو سدد ہو اسکے بعد طعام کا استعمال کرنا کافی ہوتا ہے کہ بعد ان تدبیرات کے فوراً نیند آجاتی ہے

فصل تیسری آفات ذہن کا بیان

جتنے ضرر افعال دماغی مین واقع ہوتے ہین انکی شناخت تین طرح سے ہوتی ہے اگر مریض کی حس صحیح اور سالم ہو اور اشیاء اور تماثیل اشیاء کو جاگتے اور سوتے وقت ٹھیک ٹھیک خیال کرتا ہو مگر جو چیزین خواب یا بیداری کے اوقات مین دیکھے انہین بیان نہ کر سکے اور بروقت بیان کے تعبیر ان اشیائے مرئی خواہ مسموعہ کے قادر نہو اور وہ چیزین اسکی یاد سے جاتی رہین تو اس شخص کی قوت ذکر مین آفت پہونچی ہے اور محل اسکا موخر دماغ ہے اور اگر غیر مناسب باتین کہے

اور جو چیزین قابل پسند کے نہین ہین انھین دوست رکھے خواہ جن چیزون کا طلب کرنا عقلاً اچھا نہین ہو انھین طلب کرے اور جن چیزون کی صنعت خوب نہین ہے انھین بنائے اور جن چیزون سے احتیاط اور حذر کرنا اچھا نہین ہو انسے حذر کرے اور فاد روبیت پر مردیات کے نہو ایسے شخص کی فکر مین آفت ہوگی اور محل آفت بطن اوسط دماغ کا ہے اور اگر باتین جیسی چاہئین ویسی ہی صحیح ہون اور قول و فعل مین کوئی آفت تازہ پیدا نہوئی ہو بلکہ وہی استواری اور عملگی جیسی چاہیے قول اور فعل مین باقی ہو مگر خیالات اشیاء محسوسہ کا اکثر اوقات کیا کرے اور کپڑون سے روئین خواہ جون چنتا رہے اور ناموجود اشخاص کو دیکھے اور آگ خواہ شعلہ ہاے روشن اور غیر موجود نظر آئین خواہ اور چیزین بے اصل محض دکھلائی دین خواہ تخیل اشباح کا سوتے جاگتے کیا کرے ایسے شخص کے خیال مین آفت ہوگی اور موضع آفت بطن مقدم دماغ کا ہے اور اگر ان تینون صورتون سے دو خواہ تین مجتمع ہون آفت دو بطن خواہ بطون ثلاثہ مین ہوگی اگر بوجہ نقصان قوت ذکر کے آفت فکر مین پیدا ہو اسکا اتنا ضرر نہین ہے جیسے بوجہ فکر کے آفت ذکر مین بہ تبعیت عارض ہوا ان تینون صورتون مین اگر فساد ذکر خواہ فکر یا خیال مین بطور نقصان کے پیدا ہو اسکا منشا برودت سمجھنا چاہیے اور اگر نقصان تشویش اور اضطراب کا پیدا ہو اسکا سبب حرارت ہے بعض اطبا نے زعم کیا ہے کہ ان قوتون کا نقصان کبھی بوجہ نقصان جوہر دماغ کے بھی ہوتا ہے اور یہ گمان بھی چندان بعید نہین ہے پھر جمیع اقسام مذکورہ بالا کا سبب ابتدائً جوہر دماغ مین ہوتا ہے خواہ کسی اور عضو مشارک سے شروع ہو کر دماغ تک پہنچتا ہے اور کبھی سبب خارجی ضربہ اور سقطہ بھی ہوتا ہے **معالجات** ان سب اقسام کے قانون عام یعنے فصل ستم مقالہ اولی مین بیان ہو چکے اور جو نقشہ جات امراض اعضاء راس کے جداگانہ لکھے ہوے ہین انسے التقاط کرنا چاہیے اور کتاب دوم ادویہ مفردہ مین بہت سے بیان ہو چکے ہین جو ان امراض کے جملہ اقسام کو مفید ہین وہان سے سوچ سمجھکر نکالنا چاہیے اور جو غذا مین انکو مضر ہین وہ بھی مذکور ہو چکی ہین انسے پرہیز کرنا چاہیے

فصل چوتھی اختلاط و ہراقی و ہذیان کا بیان

اختلاط ذہن و ہذیان منجملہ امراض دماغی کے ہے جو بوجہ دماغ کی آفت کے پیدا ہو اسکا سبب مرہ سودا ہوتا ہے یا خون گرم جو ملتہب ہو خواہ صفرا خواہ صفراے دموی یعنی مرہ حمرا خواہ حرارت سادہ بلا مادہ خواہ گرم سبب اختلاط کا ہو مگر اس قسم کے اختلاط مین لیا اکثر ہوتی ہے یا خشکی یا یبوست جو بوجہ مقدم ہونے سہر اور بیداری خواہ فکر وغیرہ کے عارض ہو الغرض ایسی چیز کہ خشکی پیدا کرے اور دماغ سے وہ رطوبت غریزی جسکے ذریعہ سے طریقہ عقل کی حفاظت ہوتی ہے فنا ہو جاے اور اگر اختلاط بوجہ مشارکت کسی دوسرے عضو کے پیدا ہو خواہ تمام بدن کی شرکت سے ہو عضو مشارک جیسے معدہ خواہ فم معدہ اور مراق خواہ رحم اور تمام بدن کی شرکت کی مثال جیسے حمیات مین اختلاط عارض ہوتا ہے اور یہ سب اقسام شرکی خواہ بوجہ کسی کیفیت سازج کے ہون جو عضو مشارک سے دماغ تک پہونچے جیسے پاؤن کی انگلی سے اٹھکر سر تک پہونچے خواہ ہاتھ مین سے بوجہ ورم کے کوئی کیفیت سر تک جاے خواہ اور اعضاے جو مزاج فاسد رکھتے ہون اور انمین ورم بھی ہو یا اختلاط بخار گرم صفراے اور بلغم سے متعفن ہو گیا ہو اور حدت اسمین پیدا ہو گئی ہو عارض ہو بہت اسلم اور بے خطر اختلاط عقل کی وہ قسم ہے جسکے ہمراہ ضحک اور سکون ہو اور نہایت بد وہ ہے جسمین اضطراب اور رو تنگی اور اقدام یعنی در آنا مہالک مین ہو **علامات** واضح ہو کہ جس شخص کے بدن مین کسی قسم کا درد ہو اور پھر وہ شکایت درد کی نہ کرے اور نہ اس شخص کو درد محسوس ہو ضرور اختلاط عقل مین گرفتار ہے بول ذہنی حمیات مین اکثر دلیل اختلاط عقل پر ہوتا ہے جو اختلاط عقل خلط سوداوی سے عارض ہوتا ہے اسکے ہمراہ غم اور ظنون فاسدہ خواہ اور علامات مالیخولیا بھی ہوتے ہین جو باب مالیخولیا مین ہم لکھین گے پھر اگر سوداے صفراوی سے پیدا ہو اخلاق سبعی یعنے درندون کے سے عادات اور اطوار پیدا ہوتے ہین اور حمیات خواہ بیدھڑک ہر ایک کام مین در آنا اسکا شیوہ ہوتا ہے اور اگر سوداے دموی طرب اور ضحک کے ہمراہ رگون کا پر ہونا خون سے ہوتا ہے صرف خلط صفراوی سے اگر پیدا ہوا التہاب اور حرارت لمس اور دل تنگی اور بد خلقی اور اضطراب شدید اور خیالات آتشین اور شرارہ کا آنکھ کے سامنے نمودار ہونا اور آنکھون کے کویون مین سوزش اور جلن اور رنگ مین زردی سر مین یا التہاب پیشانی کی جلد مین تمدد اور کھچاؤ آنکھون کا اندر کیطرف گھس جانا پیدا ہوتا ہے اور ہر وقت جیسے مقاتلہ کے واسطے اچھلتا اور کودتا ہے جو اختلاط عقل خلط حمرا سے یعنے صفراے دموی سے عارض ہوتا ہے اسمین یہ اعراض زیادہ شدید اور بہت سخت ہوتے ہین اسیطرح وہ عقل جو حمیات مین عارض ہوتا ہے اسکے اعراض بھی ایسے ہی شدید ہوتے ہین اور سب سے زیادہ حمیات وبائی کا اختلاط عقل شدید ہے جو اختلاط حرارت اور یبوست

بلا مادہ سے پیدا ہوں جسمین ثقل اور علامات مواد مذکورۂ بالا نہین ہوتے اور نہ وہ علامات ظاہر ہوتے ہین جو ابواب سابق مین ہر ایک مادہ کے بیان ہو چکے
بلغم با عفونت اور تیزی سے جو اختلاط عارض ہو تو ہمین مریض کو رزانت اور آہستگی ہوتی ہے اور اپنے حوائج ضروری خود ہی کرتے رہتے ہین اور ہر وقت کام
مین مشغول رہتے ہین مگر انکے سر بھاری ہو جاتے ہین اور سبات مین مبتلا ہوتے ہین بوجہ مادہ بلغمی کے جس طرح بالعرض حرارت بلغم سے بوجہ عفونت کے اختلاط
عقل پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ اصل مادہ بلغم کا فعل حرارت نہین ہے اسی وجہ سے بنظر خواص اصلی کے سبات پیدا ہوتا ہے اور بنظر حرارت عارضی کے اختلاط عقل
یہ لوگ جس چیز کو گرفت کرتے ہین اس سے خود ہی الگ ہو جاتے ہین خواہ الگ کر دیتے ہین اور کبھی ان پر ایک حالت عجیب طاری ہوتی ہے
کہ اپنے کو دواب یعنی چوپایہ خواہ پرند تجویز کرتے ہین خلاصہ یہ ہے کہ اگر اختلاط عقل بوجہ حرارت اور یبوست کے عارض ہو اسکو دلالت سہر اور بیداری پر ہوتی ہے
اور اگر حرارت اور رطوبت سے خون کے خواہ حرارت عارضی بلغم سے عارض ہو اسپر سبات اور نیند دلالت کرتی ہے جو اختلاط عقل کہ اسکا سبب صعود بخار کا کسی عضو خاص
سے بطرف دماغ کے ہو اسکا حال اسی عضو متالم سے خواہ اگر تمام بدن کے بخارات سے پیدا ہو تمام بدن کے حالات سے دریافت ہوتا ہے جسطرح حمیات مین یہی صورت
ہوتی ہے اور یہی عضو خواہ بدن کے اعراض سے یہ بھی پہچانا جاتا ہے کہ یہ مرض مادی ہے یا سانج خواہ مادہ بخاری ہے اور جمیع اقسام مشارکت کے علامات باب
صداع مین بیان ہو چکے وہان سے دیکھو **معالجات** مالیخولیا کے ہمراہ جو اختلاط عقل پیدا ہو اسکا علاج باب مالیخولیا مین مذکور ہوگا۔ مادہ دموی سے جو اختلاط
پیدا ہو فصد بہت جلد لینی چاہیئے اسیطرح تمامی وہ امور جیسے تعدیل اور تبرید خون مین پیدا ہوتی ہے جھٹ پٹ استعمال کرنے چاہیئن اور خون کا قوام درست
کیا جاوے۔ اور جو اختلاط بوجہ خلط صفراوی کے پیدا ہو خواہ حمراسے اسکے علاج مین بہت جلد استفراغ کرنا لازم ہے اور تبدیل مزاج خواہ تمام بدن یا فقط سر
کی واجب ہے اور جو تبریدات اور مرطبات قانون عام مین بیان ہو چکے ہین انکا استعمال کرنا چاہیے اور ضمادہاے سر جیسے اوپر مذکور ہو چکے بعد سر مونڈنے
کے استعمال کرین پھر اگر روز بروز بعد تدبیرات کے شدت اور قوت بڑھتی جاوے جو تدبیر برسامیا کے علاج مین بیان ہوئی وہی یہان بھی کرنی چاہیے اختلاط حار
کی اصلاح مین قیروطی اور روغن گل اور سرکہ یافوخ پر لگانا بہت نافع ہے خواہ روغن بنفشہ اور دودھ بشرطیکہ تپ نہو ملا جاوے یا روغن گل اور روغن خشخاش بعد اطمینان
اس امر کے کہ جو بخارات اس دوا کے استعمال سے پلٹ جائینگے ضعیف اور کمزور ہونگے اور اگر کسی عضو رئیس خواہ شریف کیطرف پھر جائینگے کچھ ایسے مضر نہونگے
ہمراہ اختلاط کے سہر بھی ہو اسوقت کوئی ضماد نافع نہوگا کبھی حقنہ ہاے حادہ اور تیز سے اختلاط پیدا ہوتا ہے اور زیادہ ہو جاتا ہے ایسے وقت زیادہ جذب مادہ کا
بذریعہ حقنہ کے جائز نہین ہے بلکہ ان تیز حقنون کے بعد حقنہ نرم کا استعمال کرنا چاہیے جو اختلاط شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہو تو ہمین استعمال تقویت سر کا اور کسی
تبرید اور جذب مادہ کا بطرف مخالف سر کے چاہیے اور یہ سب قاعدے کلی اور جزئی کلیات سے لیکر یہان مکرر معلوم ہو چکے ہین اگر ہمراہ اختلاط کے
ضعف قوت نہو چاہیے کہ مریض کو طمانچہ مارین اور زور سے طمانچہ منہ پر لگائین اور بشیتر طمانچہ کا مارنا واجب و ضرور ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ اسکی
عقل پھر پلٹ آئے۔ اور کبھی سر کا داغ دینا بھی واجب ہو جاتا ہے اگر یہ تدبیرات مفید نہون مگر داغ بشکل صلیب ہوتا ہے یعنی اس شکل پر × اگر جوشاندہ
کلہ و پارچہ حیوانات سر پر ڈالین اور فاشرا یعنے ہزار فشان کو بجنسہ خواہ اور پھلونکے ہمراہ استعمال کرنا اس مرض سے نجات دیتا ہے اگرچہ چند روز پیہم استعمال
کیا جاوے شیری خاوے کی اسکے ہمراہ خاص ہے اور جسمین عیب ہے اسے پوشیدہ کر دیتی ہے **فصل پانچوین رعونت اور حمق کا بیان** اختلاط
ذہن اور رعونت اور حمق مین اگرچہ دونون آفت عقل سے پیدا ہوتے ہین اور دونون کا سبب بھی کبھی درمیان بطن اوسط دماغ کے ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ
اختلاط ذہن سے جو آفت افعال فکریہ مین پیدا ہوتی ہے وہ آفت تغیر افعال کی ہے اور رعونت اور حمق مین نقصان افعال خواہ بطلان پیدا ہوتا ہے اور
ایک حالت مشابہ خرفیت کے یعنے ایسی عادت پیدا ہوتی ہے جو خرق عادت پر دلیل ہوتی ہے جیسے خرافت یعنی وہ بے عقلی جو پیرانہ سالی مین پیدا ہوتی ہے
خواہ بچون کی عقل اور بچپن کے ایسے افعال اور حرکات کرتا ہے یہ بات تو بھی اختلاط عقل کی عنوان کے فصل مین بیان ہو چکی ہے کہ اصناف آفات
افعال دماغی کے تین ہین لیکن رعونت اور حمق کا سبب فاعلی برودت سانج بلا مادہ کے ہوتا ہے خواہ برودت کے ہمراہ یبس بھی ہوتا ہے کہ زمانہ دراز
مین یہ مزاج بارد خواہ بارد یابس جو ہر بطن اوسط دماغ کے غالب ہو جاتا ہے یا برودت بلغمی یعنے برودت اور رطوبت تجاویف اوعیہ دماغی

مین بھرتی ہو اس مرض کا سبب منحصر برودت مین جو ہوا اور حرارت کی جہت سے یہ مرض عارض نہین ہوتا اسکی دلیل یہ ہو کہ اس مرض مین نقصان اور بطلان افعال پیدا ہوتا ہو جو مشابہ سکون کے ہے اور حرارت فکر کے افعال سے متعلق ہو کہ مشابہ حرکت کے ہو یعنے حرارت مین بطلان افعال نہین ہو سکتا اسیقدر حرکت خواہ وجود افعال گو بطور تغیر کے ہو ضرور ہونا چاہیے کہ اسیوقت کسیقدر حرکت روح دماغی کو ایسی ہوگی جو مقدم دماغ کو موخر دماغ تک متحرک کریگی یا موخر کو مقدم تک حرکت دیگی اسلیے کہ حرارت ہمراہ حرکت کے ہوتی ہو اور حرکت کی معین ہو اور جمود خواہ بطلان افعال حرکت بلکہ حرارت کو مانع ہو اور اسکی مناقض ہو اور اسیوجہ سے مزاج دماغ کے اس حصہ کا یعنے بطن اوسط کا مائل بحرارت رکھا گیا اور درمیان موضع حرارت اور موضع برودت کے وسط قرار دیا گیا تاکہ اسکو رجوع تخیل سے بطرف تذکیے ہوتا رہے تخیل اور تذکر کا بیان فن کلیات مین ہو چکا ہو اور جسطرح یہ افعال بطون دماغ سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی تفصیل مذکور ہو چکے **علاج** رعونت اور حمق کا یہی ہو کہ دماغ کی تسخین کیجاے اگر برودت ساذج سے پیدا ہوا ور تسخین اور ترطیب دونون کرینگے جبکہ ہمراہ برودت کے یبوست بھی ہو خواہ تحلیل رطوبات موجودہ دماغ کی ادویہ کبار سے جنکے نسخے قرابادین مین مذکور ہین از قسم ایارج اور شبیارات کے اور سکنجبین عنصلی سے خواہ تخم ترب سے قے کرائین اگر اسیطرح کا مادہ بھی خواہ شرکت معدہ کی مگر قلب کی تنبیہ اور تقویت کی رعایت بھی ضرور ہمراہ اس تدبیر کے کرینگے مثل دواء المسک وغیرہ سے خواہ مثرودیطوس اور مفرح وغیرہ کے اب زیادہ تطویل اسکے معالجہ مین نہ کرینگے اسلیے کہ اوپر کے ابحاث مین قواعد کلیہ اور جزئیہ بخوبی ایسے بیان ہو چکے ہین جو لائق اس مرض کے ہین ہان اس مریض کا مسکن اور بود و باش کا مقام روشن تجویز کرنا چاہیے تاریک اور اندھیرا گھر اسکے لائق نہین خلاصہ تدبیرات یہ ہو کہ تیقظ اور سہر اور غذاے لطیف اور قلیل اور گرم غذا نہ اسقدر کہ جوش اور غلیان پیدا کرے خواہ تبخیر زیادہ بڑھ جاے بلکہ گرم لطیف اور بے ضرر تزکیہ اور صفائی ذہن کی پیدا کرتی ہو اور ذہن کا دشمن اس سے زیادہ کوئی چیز نہین ہو کہ غذاے لذیذ اور رطوبات نا ملائم سے امتلا ہے یبوست سے ذہن کو فقط یہی ضرر ہوتا ہو کہ بافراط سرعت حرکت اور انتقال ذہن پیدا ہوتا ہو اور چونکہ قلت روح کی زیادہ ہوتی ہو اسوجہ سے اختلال روح کا تھوڑی سی حرکت سے پیدا ہو جاتا ہو

فصل چھٹی فساد ذکر کے بیان مین

یہ مرض نظیر اس عقل کے ہو جو رعونت اور حمق مین ہوتا ہو مگر فساد ذکر موخر دماغ سے پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ فساد ذکر مین خواہ کسی فعل کے افعال موخر دماغ مین نقصان پیدا ہوتا ہو خواہ بطلان جمیع کا ہو جاتا ہو اس مرض کا سبب اول جالینوس کے نزدیک برودت بلا مادہ خواہ برودت ساذج اور یبوست ملکر ہوتا ہو کہ اسوقت مثل اشیاے محسوسہ کے منطبع یعنے منقش نہین ہوتے۔ یا رطوبت خواہ برودت ملکر ہوتا ہو کہ اسوقت اگرچہ انطباع صور محسوسات تو ہوتا ہو مگر یہ انطباع چونکہ سریع الزوال ہو اسی جہت سے وہ صورتین یاد نہ رہین گی پھر اگر برودت کے ہمراہ یبوست ہو تو سہر اور بیداری دلیل ہو اور یہ بھی دلیل ہوگی کہ امور ماضیہ تو یاد رہین مگر جو امور حالیہ مین انکے یاد کرنے پر قادر نہو گا اگر یہ مرض بوجہ رطوبت کے ہو سبات اسپر دلیل ہوگا اور گذشتہ امور ہرگز یاد نہ ہونگے اور شاید سوانح حالیہ اور واقعی یاد کر سکے اور بنسبت امور ماضی کے یہ امور زیادہ کرے گا۔ اگر اسمین برودت ساذج ہو خدر اور سدر بھی پیدا ہوگا۔ اور کبھی بوجہ یبوست مع حرارت کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہو اسوقت اختلاط ذہن بھی اسکے ہمراہ ہوتا ہو اور یہ حرارت اور یبس یا دماغ کے کسی جز مین ہوتا ہو یا اسکے کسی بطن مین بطون سہ گانہ سے خواہ کسی ظرف مین اوعیہ دماغی سے ہوتا ہو۔ اور کبھی یہ مرض بوجہ اخلاط خواہ اور سوء مزاج کے ہوتا ہو جو صدغین یعنی دونون کنپٹیون مین پیدا ہوا اور وہان سے دماغ تک اون اخلاط خواہ سوء مزاج کا اثر پہونچے۔ یہ صورت بعض متقدمین اطبا نے ذکر کی ہو اور بروقت تحریر اور امتحان کے صحیح اور درست ٹھہری اور مشاہدہ مین آچکی ہو اب کسی طرح کا اشتباہ وقوع مین اس قسم کے فساد ذکر کے ہمکو نہین ہے اور اکثر نسیان بھی عارض ہو جاتا ہے یعنے جو امور یاد ہون وہ بھی فراموش کر دیتا ہے تنہا فساد ذکر بلا اختلاط اور نسیان کے بدون برودت اور رطوبت کے پیدا نہو گا۔ اور کبھی اورام دماغی سے خصوصًا اورام باردہ سے فساد ذکر عارض ہوتا ہو **یہ بھی جاننا** ضرور ہو کہ نسیان اور فساد ذکر اگر بحالت صحت عارض ہو منذر امراض قوی کا ہوتا ہو جیسے صرع اور سکتہ وغیرہ **علامات** جو قواعد اوپر بیان ہوے ہین انہین یاد کرکے اسکے علامات پیدا کرنے چاہیین کچھ تکرار اور اعادہ کی ضرورت نہین ہو کہ ہر ایک مرض مین وہی علامات بار بار لکھے جائین **معالجات** جو فساد ذکر حرارت اور یبوست کے ہمراہ ہو اسکا علاج بہت آسان ہے

اور اسکا علاج وہی تبرید اور ترطیب ہو جو مکرر بیان ہو چکی اور جو بیوست سے پیدا ہو آمین غذا بیمار کو مرطب و معتدل حرارت او برودت آمین دیجاے اور ریاضت اطراف سر کی مالش اور دابنے سے کرنی چاہیے اور ایک کپڑے کھرے اور باخشونت سے مالش کرین اور دونون ہاتھ اور دونون پانٔون ملا ئمین حاصل یہ ہو کہ جو ریاضت زیادہ سخت ہو بلکہ تھوڑی مقدار کی اور جسقدر غذا مین زیادتی ہو اسیقدر ریاضت بھی بڑھتی جاے اور آسایش اور نوم اور حمام بھی بقدر لائق روز بروز کمی و بیشی سے کرانا چاہیے اور تسخین سر کی بذریعہ ضمادہ نسخہ جو معروف ہین کیجاے انکے ذکر کو مکرر ہم کیون کرین اور سینگیان خالی لگانی چاہین اور جن دواؤن سے سرخی سر کی جلد مین پیدا ہو انکو ملین اور بشیر دو جگہ داغ دینے کی بھی ضرورت ہوتی ہو پس گردن اور آب لا لیسے جنمین بابونہ اکلیل الملک پایہ گوسفند جوش دیا جاے مفید ہین روغن سوسن اور نرگس اور شب بو کا استعمال کرین جو رعونت اور حمق مادہ بارد رطب سے پیدا ہو پہلے تنقیح مادہ کا کرکے استفراغ کرنا چاہیے ان ادویہ سے جو اوپر معلوم ہو چکی ہین اور جس گھر مین روشنی زیادہ ہو آمین مریض کی سکونت تجویز کیجاے اور ابتدا ایسے استفراغ سے لازم ہو جو خفیف ہون جیسے ایارج اور شحم حنظل اور جند بیدستر بعد ازان رفتہ رفتہ ایارجات کبار کا استعمال کرنا چاہیے پھر اگر سوء مزاج حار کیطرف سے اطمینان ہم پہونچے معجون بلادر کا استعمال کرین کہ یہ معجون تقویت ذہن مین بدرجہ قوی ہو۔ اور حافظہ کو بہت فائدہ بخشتی ہو **ایضاً** تمام مسخنات جو کہ مجمر ہون یا غرغرے اور شمومات جو معلوم ہو چکے ہین استعمال مین رہین تخفیف رطوبت مین زیادہ مبالغہ نہ کرین اور اسکا لحاظ رہے کہ تخفیف اس حد تک پہونچے جس سے غلظ رطوبات اصلی دماغ کے ہو جاے کہ اسکے بعد برودت مزاج عارضی پیدا ہو اسلیے کہ اس جہت سے نسیان مین زیادتی ہو جائیگی اور مسکرات سے خواہ ایسے مقامات سے جہان گذر ہوا کا زیادہ ہو اور زیادہ امتلا اور پرخوری سے مریض کو بچانا ضرور ہو اور پانی کے نہلانے سے کمال اجتناب در کار ہو گرم پانی تو اسوجہ سے مضر ہو کہ ارخا اور سستی پیدا کریگا اور سرد پانی خدر اور سُن پیدا کرتا ہو اور روح حساس دماغی کی آمین مضرت ہو اگر ایسے بیمار کے بدن مین امتلا پیدا ہو تلطیف تدبیر بذریعہ تقلیل غذا کے خواہ اور طریق سے بعد ظہور امتلا کے کرنی چاہیے اور جو غذا معدہ مین جمپٹ جاتی ہو خواہ ثقیل غذا اور مخدر خواہ غذاے مبخر سے بھی ہر وقت احتیاط واجب ہے اور شراب امتلا بہت مضر ہو ہان تھوڑی سی شراب نفس مین نشاط پیدا کرتی ہو اور روح کو تقویت دیکر تزکیہ روح پیدا کرتی ہو اور زیادہ پانی پینے کی حاجت بعد شراب پینے کے باقی نہین رہتی بہت پانی پینا بھی ان مرضا کے حق مین نہایت درجہ مضر ہو اور قیلولہ کثیر یعنے دوپہر کو زیادہ سونا بھی خصوصاً امتلاے معدہ پر مضر ہو اور زیادہ بیداری سے روح مین ضعف پیدا ہوتا ہو اور تحلیل ارواح ہو جاتی ہو اور باوجود ان مضار کے دماغ مین بخارات بھر جاتے ہین ان بیماریون کے علاج مین وج ترکی مربے یعنے پروردہ خواہ مربے دار فلفل بوزن ایکدرم مجرب ہو اور یہ بھی تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ یہ دونون مربیات حفظ کی قوت بھی زیادہ کرتے ہین اور تنبہ اس قوت کا بڑھاتے ہین یہ دوا بھی مجرب ہو چکی ہو کندر سعد فلفل ابیض زعفران مرکی ہموزن لیکر شہد مین معجون بنائین اور ہر روز بقدر ایک درم کے استعمال کرین **ایضاً** مجرب ہو فلفل دو جزو زیرہ دو جزو شکر طبرزد تین جزو لیکر استعمال کرین **ایضاً** ہر روز نہار منہ یہ دوا استعمال کرین کندر ۳ ماشہ فلفل ۱ ماشہ مجموع ساڑھے چار ماشہ ہوے **ایضاً** زیرہ پانچ حصہ فلفل یک حصہ وج ترکی دو حصہ سعد کوفی دو حصہ ہلیلہ سیاہ دو حصہ عسل بلادر یک حصہ اور دو چند مجموع ادویہ کے شہد لیکر معجون تیار کرین۔ ادویہ مفردہ کے باب مین ملاحظہ کرنے سے جہان پر نقشہ جات لکھے ہوے ہین اور امراض سر کی خاص دوائین مذکور ہوئی ہین وہان سے ادویہ مجربہ اس مرض کے مل سکتے ہین مکان اور نشستگاہ اس مریض کی ایسی چاہیے جہان روشنی ہو جو رعونت اور حمق کہ سبب امراض دماغ کے عارض ہو اسکا علاج وہی ہو جو قرانیطس اور لیثرغس اور سبات سہر کا علاج ہو

فصل ساتوین فساد تخیل کا بیان

یہ مرض بھی انھین اسباب اور علامات مذکورہ سے پیدا ہوتا ہو جو ابواب مقدم مین بیان ہو چکے لیکن آفت کا مقام اس مرض مین مقدم حصہ دماغ کا ہو۔ اور فساد کی صورت کبھی یہ ہوتی ہو کہ جو شے دیکھی خواہ سنی نہ جاے اسے خیال کرے اور یہ کیفیت بروقت غلبہ صفرا کے مقدم دماغ پر ہوتی ہو خواہ سوء مزاج حار بلا مادہ غالب ہو خواہ یہ صورت فساد تخیل کی ہو کہ تخیل مین نقصان پیدا ہو جاے یا امور تخیلی کے تخیل سے ضعیف ہو جاے اور خواب اچھے اور برے کسی قسم کے نہ دیکھے خواہ بہت ہی کم خواب دیکھے اور جو دیکھے خواب مین بھول جاے خوا

صور محسوسات ہر قسم کی فراموش کرے اور انکا تخیل نکرے اسکا سبب بعینہ وہی امور ہین جو نقصان ذکر کے مذکور ہو چکے اور جسطرح نقصان ذکر اکثر برودت اور رطوبت سے ہوتا ہو اور کمتر یبوست سے اسکے برعکس فساد تخیل اکثر یبوست سے پیدا ہوتا ہو اور کمتر رطوبت سے اسلیے کہ یہ بطن یعنی بطن مقدم لین اور نرم پیدا کیا گیا تاکہ بسرعت انطباع اور انتقاش صور خیالیہ کا ہوا کرے اور وہ بطن یعنے بطن موخر بہ نسبت اسکے سخت ہو اسواسطے کہ جو چیزین منطبع ہو جائین اسلیے زوال اور محو کو دشوار ہی ہو پس دونون بطن کے حالات اور انفعالات مین عکس واقع ہو۔ فساد ذکر کا معانی محسوسہ مین ہوتا ہو اور نسبت ترکیب مین ان معانی کے اور فساد تخیل کا محسوسات اور اشباح محسوسات مین پڑتا ہو اسبات کا مفصل بیان اور صناعت مین کیا جاتا ہو یعنے صناعت اخلاق مین سب سے پہلے اور نہایت کامل دلیل اسبات پر کہ مرض رطوبت سے ہو خواہ یبوست سے نیند کا حال ہو اور بیداری اور آنکھ اور ناک کی خشکی خواہ رطوبت اور حال زبان کی خشکی اور رطوبت کا اگر مرض فساد تخیل کا ہو نہ اینکہ تخیل مین نقصان ہو گیا ہو تو اسوقت اسکی شناخت کہ مادہ سوداوی ہو یا صفراوی کچھ دشوار نہین اور یہ بھی آسان ہو کہ مادی ہو یا ساذج یہ سب امور اوپر کے مباحث کے ملاحظے سے بخوبی معلوم ہو سکتے ہین اور معالجات بھی وہی ہین جو اوپر کے ابواب مین بیان ہوے لیکن اسکا علاج قریب جانب مبدا حس کے کرنا چاہیے اور اگر حاجت دلک اور مالش خواہ سینگی لگانے کی مقدم دماغ مین بحسب قواعد مندرجہ صدر کرنا چاہیے کہ وہی تدبیر ہو **فصل آٹھوین مانیا اور داء الکلب کا بیان** مانیا کا ترجمہ زبان عربی مین جنون سبعی سے کیا گیا اور داء الکلب مانیا کی ایک قسم خاص ہو کہ اسمین غضب کے ہمراہ لعب اور عبث یعنے کھیلنا اور بے فائدہ حرکات کرنا بھی ہوتا ہو اسیطرح ایذا دہی کے ہمراہ مہربانی بھی ہوتی ہے جیسے کتون کی بھی یہی عادت ہوتی ہو کہ بھونکتے بھی ہین اور کھیلتے بھی ہین **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ مادہ فاعلی جنون سبعی کا وہی مادہ ہوتا ہو جو سبب مالیخولیا کا ہو اسلیے کہ یہ دونون مرض سوداوی ہین فرق یہ ہو کہ اکثر جنون سبعی کا مادہ وہ سودا محترق ہو جو صفرا سے جلکر پیدا ہوا ہو اور یہ نہایت ردی ہوتا ہو اور مالیخولیا کا مادہ اکثر سودا طبعی ہوتا ہو خواہ سودا احتراقی مگر بلغم یا خون شیرین سے جلکر پیدا ہوا ہو کمتر یہ بات ہو کہ بلغم محترق سے جنون سبعی پیدا ہوا گرچہ مالیخولیا اس سے پیدا ہوتا ہو اور اکثر حدوث مالیخولیا کا بوجہ حصول مادہ سوداوی کے اوعیہ دماغ مین ہوتا ہو اور مانیا کا حصول بوجہ وجود مادہ کے مقدم دماغ اور جوہر دماغی مین ہوتا ہو اسلیے کہ وصول اس مادہ کا دماغ تک مثل وصول مادہ قرانیطس کے ہوتا ہو مالیخولیا کے ہمراہ بدگمانی اور فکر فاسد اور خوف اور سکون ہوتا ہو اور اضطراب شدید نہین ہوتا اور مانیا مین یہ سب امور بھی ہوتے ہین اور زیادہ بران اوچھل بھاند اور حرکات بیجا اور عبث اور درندون کے خصال اور نگاہ ایسی جو مشابہ آدمیون کی نگاہ کے نہو بلکہ انکی نگاہ اور نظر بہت مشابہ درندون کی نظر سے ہوتی ہو اور باوجودیکہ جنون مین مانیا اور قرانیطس کیسان ہین پھر بھی فرق یہ ہو کہ مانیا مین حمی نہین ہوتی اور قرانیطس بدون تپ کے نہین ہو سکتا اور داء الکلب ایک قسم مانیا کی ہو کہ اس قسم مین معاشرت اور اختلاط ہم جنس کا اور کشتی اور جسمانی زور اور طاقت کرنا آپسمین اور مساعدت اور زور بازو اور مددگار ہو جانا اور موافقت کرنا اشخاص سے پیدا ہوتا ہو اور اس مرض مین اعتقاد فاسد اور بد نہین ہوتا ہو جیسا کہ مانیا مین ہوتا ہو شاید یہ مرض دموی ہو کہ اکثر یہ خواص خون کے مادہ کے ہین اور اکثر یہ مرض فصل خریف مین پیدا ہوتا ہو بوجہ رداءت اخلاط کے اور کبھی ربیع اور صیف مین بھی عارض ہوتا ہو اور جب ہوا اوتر ہی چلے اس مرض مین ہیجان بوجہ پیدا ہونے خشکی کے جو باد شمالی سے پیدا ہوتی ہو زیادہ ہوتا ہو اکثر یہ مرض بواسیر اور دوالی کے پیدا ہونے سے جاتا رہتا ہو اور اگر بعد اس مرض کے استسقا پیدا ہو یہ مرض جاتا رہیگا بوجہ پیدا ہونے رطوبت کے خصوصا اگر سبب اس مرض کا جگر کی حرارت ہو خواہ یبوست سے جگر کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اکثر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتا ہو اور قے کے عارض ہونے سے شفا ہو جاتی ہو **علامات** مانیا کی بالاجمال اور مانیا کے اصناف اور اقسام کے علامات تفصیلی کا بیان مجملی علامات مانیا کے یہ ہین کہ افعال باطنی مین تغیر پیدا ہو جاے اور افعال حرکت مین بھی تغیر واقع ہو اور تغیر اسیطرح کا ہو جو اوپر مذکور ہو چکا جو علامات منذرہ اور مخبر وقوع مانیا کے ہین وہ یہ ہین کہ مثلا کابوس کے ساتھ حرارت دماغ کی پیدا ہو خواہ دونون قدم خون سے بھر جائین اور سرخ ہو جائین خواہ خون عورت کے پستان مین بستہ ہو جاے کہ یہ دونون باتین ایسے حرکات پر دلالت کرتی ہین جنسے خون مین فساد پیدا ہوتا ہو اور قدمین کا امتلا خون سے کبھی اسپر دلیل ہوتا ہو کہ قریب ہوتا ہو کہ فساد خون کا کسی ایسے عضو مین واقع ہو جسمین حرارت عزیزی قوی نہین ہو جو خون کے اصلاح کی تدبیر جید کر سکے

بلکہ اس عضو ضعیف مین خون کا ایک ایسا فساد ہو نیوالا ہو جس سے دماغ کو کسی قسم کی ایذا پہونچے گی اگر پہلے علامت آخر مانیا مین پائی جاوے اسکے زوال کی امید سطرح کرنی چاہیے جیسے عروض دوالی سے کرتے ہین اکثر مانیا امراض حادہ مین دلیل بحران پر ہوتا ہو پھر اگر اور دلائل جید ایسے پاے جائین جنکی دلالت جودت بحران پر ہو خود مانیا کے بحران پر وہی دلائل دلیل جید ہونگے کبھی شدت مانیا کی خود اپنے بحران پر دلیل ہوتی ہو جو مانیا سوداے محترقہ سے پیدا ہوا ہو اسمین جنون اور سبعیت کے ساتھ فکر اور سکون بھی ہوتا ہو اور یہ سکون دیر تک ٹھہرتا ہو پھر اگر حرکت کرے اور کچھ بات کرے شروع مین عاقلانہ اور متفکر ہو کر بات کرتا ہو پھر جب مکرر سہ کرر کلام کر چکا چپ نہوگا اور نہ سکوت اسکا ممکن ہوگا اور نحافت بدن کی اس قسم مین زیادہ ہوتی ہو اور رنگ سیاہی مائل اور خواب بُرے بُرے اور کبھی گھٹی سے کبھی ہوتی ہو کہ زمین مین جوش آجاے۔ جو مانیا سوداے صفراوی سے ہوتا ہو اسمین انتقالات بطرف شر اور برائی کے جھٹ پٹ ہوتی ہین اور اس شر سے ٹھہرا دینا بھی بہت جلد ہو سکتا ہو اور شر اور کینہ کی بات اسکو اسقدر یاد نہین رہتی جیسے اس مریض کو یاد رہتی ہو جسے سوداے محترقہ سے یہ مرض لاحق ہوا اور سکون اسے کم ہوتا ہو اور حرکت زیادہ اور دلتنگی اور اضطراب بھی زیادہ ہوتا ہو **معالجات** اگر امتلاے اخلاط معلوم ہو فصد فوراً لینی چاہیے اور اگر غلبہ صفرا کا معلوم ہو تمام بدین بذریعہ رنگ وغیرہ کے اسوقت طبیخ افتیمون کی خواہ طبیخ اہلیلہ اگر صفراے سوداوی ہوا اور اگر سوداے خالص طبعی ہو پس اکثر حاجت استفراغ کی بذریعہ افتیمون ساذج بوزن آٹھ درہم ہمراہ سکنجبین کے اور حجر لاجورد کے ہوتی ہو اسکے بعد بطرف تنقیہ خاص سر کے توجہ کرین اگر سر مین امتلاے خون ہو یا سودا کا ہو اس رگ کی فصد کرین جو زیر زبان ہو اور ہمیشہ تنقیہ سر کا اس حب سے کرنا چاہیے ایارج افتیمون اسطوخودوس ملہ ایک جزو سقمونیا نصف جزو ہلیلہ ایک جزو مجموع ادویہ کی ایک بڑی گولی بنا کر بعد استفراغ کلی یعنے فصد اور استفراغ عام کے جو فصد سے پہلے مذکور ہو چکا متفرق شبوں مین بوزن دو درم کے دینا چاہیے یعنے کبھی کھلائین اور پھر ناغہ کرین اور پھر کھلائین اور دورہ اور تعیین نہ کرین ایک یہ حب بھی بہت نافع ہے افتیمون بسفایج ہر ایک پنجدرم حجر ارمنی ایکدرم نمک ہندی شحم حنظل ۲ درم ہلیلہ آملہ حاشا خربق سیاہ ہر یک تین درم تربد نیم درم سکنجبین عسلی ہلیلہ کابلی ایکدرم اسطوخودوس دس درم معجون بنا کر استعمال کرین غرغرہ مین جو ادویہ استعمال کرین سکنجبین اور سقمونیا ملا کر غرغرہ کرین حب شبیار کی افراطاً استعمال مین نکرین بلکہ اسکا استعمال اسی وقت تک کرنا درست ہو جبتک خفت ظاہر نہو پھر اگر کسیطرح کا سوء مزاج گرم اس دوا کے استعمال سے پیدا ہو جاے ترک کر دینا چاہیے اور بعد استفراغ کے توجہ تبرید اور ترطیب پر بذریعہ نطولات وغیرہ کرنا چاہیے اور کبھی حاجت ایسی ہوتی ہو کہ ایک دن مین پانچ مرتبہ نطول کرنا پڑتا ہے اور سر پر طبیخ کلے پاے کا طلا کرنا چاہیے اور دودھ دوہنا بھی ضرور ہو اور مسکہ بھی سر پر رکھنا مفید ہو مگر ترطیب مین اہتمام بنسبت تبرید کے زیادہ کرنا چاہیے پھر اگر ایسی دوا جسمین ترطیب شدید ہو سواے ادویہ باردہ کے اور مزاج کی دستیاب نہو لاچار انھین ادویہ مین بابونہ شریک کرکے استعمال کرینگے۔ اور کبھی مریض پر نوم پیدا کرنیکی غرض سے دیاقوزہ کا استعمال کرنا پڑتا ہو اسکی یبوست کے دفع کے غرض سے آب انار شیرین بغرض ترطیب پلانا چاہیے خواہ آب آلوے بخارا الغرض تلیین طبیعت کے بدرقہ کرین خواہ آب جو پلائین اور نطول خشخاش کو جوش کرکے واسطے تنویم کے تجویز کرین لیکن بہتر یہ ہو کہ تھوڑا سا بابونہ بھی داخل کر دین اور سر پر دودھ دوہین اور روغن بھی اس باب مین زیادہ نافع ہین اور جب استعمال نطولات اور سعوطات مرطبہ کا ہو چکے پھر ایسی تدبیر کرین کہ نیند پیدا ہو جاے اور وہ تدبیر ایسے روغن کے ساتھ پیدا کرتے ہین خواہ ایسے نطولات سے جو نیند پیدا کرین خصوصاً روغن کاہو کہ سبات کو پیدا کرتا ہو اشربہ یعنے پلانیکی چیزین ایسی ہون جنسے فائدہ ترطیب حاصل ہو جیسے آب شعیر وغیرہ اور جو چیز قائم مقام سکنجبین کے ہو خواہ اسمین تلطیف و تخفیف اور تقطیع ہو اسکا پلانا مضر ہو اور جب طبیعت مین قبض معلوم ہو فوراً حقنہ کرنا لازم ہو تاکہ بخارات موذی سر تک نہ چڑھ جائین بوجہ گرانی شکم کے پانی جوان لوگون کو پلایا جاے اسمین بیج رازیانہ دشتی اور تخم رازیانہ اور بیج کرمتہ البیضا جسے فاشرا بھی کہتے ہین جوش کرنا چاہیے کہ یہ بہت نافع ہو اور مقدار شربت اس پانی کی ۴ ماشہ ہو اگر بنظر بدبو خواہ بدذائقگی یا اور کسیوجہ سے نہ پیئین انکے کھانے مین یہ جوشاندہ یا خفا ڈال دینا چاہیے مریض کے پاس اور اسکی صحبت مین وہ لوگ بیٹھین جنسے شرم اور حیا مریض پر پیدا ہو اور جنکی ہیبت مریض پر بخوبی اثر کرے اور دونون ران اور پنڈلیان ہر وقت بندھی رہین تاکہ بخارات بجانب اسفل جذب ہوا کرین۔ اگر خوف اسبات کا ہو کہ اپنے اوپر کوئی صدمہ زخم وغیرہ کا پہونچاے گا زیادہ استواری سے

ملہ کہ مخفف ہیں من کل واحد کا جسکے معنے ہر ایک کے ہیں یعنی ایارج افتیمون اور اسطوخودوس ہر ایک ایک جزو ۱۲

بندش کیجاے اور کسی قفس خواہ کٹھرے وغیرہ مین بند کر کے اونچی جگہ لٹکا دینا چاہیے جیسے ہنڈولا خواہ جھولا ہوتا ہو اور غذا انکی مرطب بالفعل ہر حال مین تجویز کیجاے۔ مگر مزاج بھی اسکا مرطوب ہونا ضرور ہو۔ باانہمہ یہ بھی ضرور ہو کہ وہ غذا ایسی نہو جس سے سدہ پڑجاے جیسے نشاستہ اسواسطے کہ ایسی غذا انکو بہت مضر ہو اور جس چیز سے ادرار بول بکثرت ہو وہ بھی انھین نہ دیجاے کہ ضرر پہونچے گا اور تمام تدبیرات علاج اور پرہیز کے جو مالیخولیا مین کرنے چاہیین انھین درکار ہین اور مالیخولیا کے باب مین انکی تفصیل بخوبی مذکور ہوگی۔ اور جب مرض کا زمانہ انحطاط ہو پہنچے پھر اسوقت اگر تھوڑی سی شراب جسمین بہت سا پانی ملا ہو دیجاے کچھ مضر نہین ہو کہ اس سے ترطیب اور نوم پیدا ہوگی۔ اور جتنی چیزین گرم اور مسخن ہین انسے احتیاط ہر وقت واجب ہو

فصل نوین مالیخولیا کے بیان مین

مالیخولیا اس مرض کو کہتے ہین جسمین گمان اور فکر صحیح اور طبعی باقی نہرہے اور فساد ظن اور فساد فکر اور خوف اور زبون حالی پیدا ہو اور منشا اس ابتری اور خرابی کا ایک مزاج یا خلط سوداوی جس سے روح دماغی مین توحش پیدا ہو کہ اندر دماغ کے یہ خلط ہوکر خوف پیدا کرے جسطرح ظلمت خارجی سے دم گھٹتا ہو اور خوف پیدا ہوتا ہو اور پھر چونکہ مزاج خلط سوداوی کا بارد یابس مخالف مزاج روح کے ہو جو حار رطب ہے باین لحاظ روح مین بوجہ تضاد مزاج کے ضعف بھی پیدا ہوتا ہو جیسے شراب خواہ اور کسی شے کا مزاج گرم اور تر مناسب مزاج روح کے ہو اس سے روح کو تقویت حاصل ہوتی ہو پھر اگر مالیخولیا مین وحشت اور اوچھل پھاند بھی ہو اور شرارت اور ایذا دہی بھی پیدا ہو اُسے مانیا کہتے ہین مالیخولیا اسی مرض کو کہتے ہین جسکا حدوث سودا غیر محترقہ سے ہو پھر سبب مالیخولیا کا یا خاص جوہر دماغ مین ہو یا دماغ سے خالی ہو اگر دماغ مین ہو وہ بھی یا برودت اور یبوست سادج بلامادہ ہو کہ یہ مزاج جوہر دماغ خواہ روح دماغی جو روشن ہو اُسین نفوذ کر کے تاریکی اور گرانباری پیدا کرے خواہ مادہ بارد یابس دماغ مین پیدا ہوا ہو پھر یہ مادہ یا دماغ کے عروق مین اور مقامات سے آتا ہو اور جب ان رگون مین پہونچے مستحیل بسوداویت ہو جاے بوجہ احتراق کے ان رگون مین خواہ ٹھکر اور دب جانے کے چنانچہ اکثر ایسا ہی واقع ہوتا ہو خواہ مادہ جرم دماغ مین سما گیا ہو خواہ یہ مادہ اپنی کیفیت مخالف کیوجہ سے دماغ کو ایذا دیتا ہو اور براہ جوہر مادہ بھی دماغ کو ایذا پہونچتی ہو کہ اسکا انصباب یعنی ریزش بطون دماغ مین ہوتی ہو اور یہ بات اکثر بوجہ انتقال صرع کے پیدا ہوتی ہو پھر جو مالیخولیا کہ اسکا سبب خارج دماغ سے ہو اور بشرکت کسی اور عضو کے وہ سبب دماغ کیطرف مرتفع ہوتا ہو خلط ہو خواہ بخار مظلم ہر حال یا تمام بدن پر چونکہ غلبہ مزاج سوداوی کا ہوا ہو اسی جہت سے دماغ کیطرف بھی نکایت پہونچتی ہو خواہ طحال مین احتباس سودا کا ہوا ہو اور طحال اسکے تنقیہ اور اخراج سے عاجز ہے یعنی خون سے اسکا جذب بخوبی نہین کر سکتی یا اسنکہ طحال مین ورم پیدا ہوا ہو خواہ ورم نہین ہو مگر کوئی اور آفت پیدا ہوئی ہو یا بسبب شدت حرارت جگر کے یہ آفت پیدا ہوئی ہو خواہ یہ عضو جسکے بخارات خواہ مواد موذی دماغ کے ہون پردہ مراق ہو کہ اسکے فضول غذاے متراکم اور تو بتو ہوکر جو اخلاط اس غذا سے پیدا ہون سوختہ ہو جائین اور بطرف خلط سوداوی کے مستحیل ہو جاتے ہین اور اسیوجہ سے مراق مین ورم پیدا ہو جاے خواہ ورم پیدا نہو مگر بخار مظلم اور تیرہ مراق سے اٹھکر دماغ تک پہونچتا ہو اور اس قسم کو نفخہ مراقیہ اور مالیخولیاے نافخ اور مالیخولیاے مراقی کہتے ہین اور یہ قسم اکثر بوجہ ورم ابواب کبد کے پیدا ہوتی ہو کہ اسوقت خون مراق کا سوختہ ہو جاتا ہو اور مستحیل بسوداویت ہو جاتا ہو اور اسیکو جالینوس مالیخولیاے مراقی کا سبب قرار دیتا ہو اور روفس حکیم اس قسم کا سبب شدت حرارت جگر اور شدت حرارت امعاء کی تجویز کرتا ہو اور ایک قوم سبب اس مالیخولیا کا وہ سدہ قرار دیتے ہین جو ماساریقا نام کی رگون مین پڑتے ہین اس جہت سے غذا ان لوگون کے عروق مین نفوذ نہین کرتی پس غذا مین فساد مذکور پیدا ہوا ہو جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ یہ قسم بوجہ ورم کے پیدا ہوتی ہو اسکی دلیل یہ ہو کہ طعام انکے امعا مین دیر تک ٹھہرا رہتا ہو اور خام ہوتا ہو اور اکثر کسیطرح کا تغیر طعام مین پیدا نہین ہوتا ہو پس یہ ورم گرم نہوگا کیونکہ پیاس اور تپ اور قے صفراوی اور جو لوازم اورام حارہ احشا کے ہین اس ورم کے ہمراہ نہین ہوتے کبھی سبب تولد اس مرض کا خارج دماغ مین اور مبدا تولد اس مرض کا اندر دماغ کے ہوتا ہو جیسے اگر معدہ مین ورم گرم ہو اسکے بخارات رطوبات دماغی کو جلا دیتے ہین اسیطرح ورم رحم اور اورام دیگر اعضا کے جو مشارک دماغ کے ہین کہ انسے بھی بعینہ یہی کیفیت پیدا ہوتی ہو۔ جو مالیخولیا برودت اور یبوست سادج بلامادہ سے پیدا ہوا اسکا سبب سوء مزاج سوداے قلب کا ہوتا ہو مادی ہو خواہ بلامادہ کہ اس سوء مزاج قلب کی دماغ بھی شرکت

کرتا ہو یا بن وجہ کہ روح نفسانی متصل بروح حیوانی کے ہو اور روح نفسانی کے جوہر سے اسکا جوہر پیدا ہوتا ہو اور چونکہ بوجہ سودا مزاج قلب کے روح نفسانی فاسد ہو جاتی ہو پس روح حیوانی میں بھی فساد پیدا ہوتا ہو اور اس روح کا مزاج فاسد سوداوی دماغ کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہو اور مائل بسوداویت مزاج دماغ کا بھی ہو جاتا ہو کبھی اور اسباب جو برودت اور یبوست پیدا کرتے ہیں اور وہ فقط قلب میں پیدا نہیں ہوتے بلکہ اور مقامات میں پیدا ہوتے ہیں مگر قلب کی شرکت ضرور ہوتی ہو بلکہ شاید زیادتی ان اسباب کی قلب ہی میں ہوتی ہو الغرض ایسے اسباب سے بھی مالیخولیا پیدا ہوتا ہو اور چونکہ شرکت قلب کی ضرور ہوتی ہو اسیواسطے علاج میں اس مرض کے ہمراہ علاج دماغ کے علاج قلب کا ضرور کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ قلب کا خون اگر صیقل یعنے چمکتا ہوا پتلا اور صاف اور فرح یعنے خوشنما ہو دماغ کے فساد کا مقابلہ کر کے اصلاح اسکی کر دیتا ہو کچھ اسکا بھی عجب نہیں کہ مبدا اس فساد کا قلب اگرچہ استحکام اس مرض کا دماغ میں ہوتا ہو اسلیے کہ یہ بھی دور از قیاس نہیں ہو کہ پہلے مزاج قلب کا فاسد ہو جاتا ہو اسکے بعد بہ تبعیت قلب کے مزاج دماغ میں بھی فساد عارض ہوتا ہو یا یہ کہ دماغ کے فساد سے مزاج روح کا فاسد ہو جاوے اور اسیوجہ سے قلب میں وحشت پیدا ہو کر جو چیز قلب سے بطرف دماغ کے جا کر نفوذ کرتی ہو اسے فاسد کر دے اور دماغ کی اعانت کرے اسکے فاسد ہونے پر کبھی آخر میں امراض مادی کے خصوصا وہ امراض مادی جو حادہ ہیں مالیخولیا پیدا ہو جاتا ہو اسوقت اس مرض کا پیدا ہونا علامات موت سے ہے اور ایسا مریض بعد عروض مالیخولیا کے اکثر موت کو اور مرے ہوے آدمیوں کو بہت یاد کرتا ہو خلاصہ بیان یہ ہو کہ خلط سوداوی کی پیدائش بکثرت کبھی بسبب اس عضو کے فساد کی ہوتی ہو جو غذا میں فاعل ہو یعنے جگر ہیں کہ جسوقت خون کو جلا دے خواہ دفع فضول سوداوی سے عاجز ہوا اور یہ صورت تولد سودا کی بہت کم واقع ہوتی ہو اور کبھی خلط سودا کا تولد بکثرت بسبب اس عضو کے ہوتا ہو جو بمنزلہ سانچہ اور رگھ کے واسطے سودا کے ہو جیسے طحال کہ جسوقت دفع فضول سوداویہ اور جذب ثقل خون سے عاجز ہو سودا زیادہ پیدا ہوگا یعنے جسوقت طحال خون کے ثقل اور درد کو جگر سے جذب نہ کرے یا جو کچھ جگر سے جذب کرے اسکے فضلہ کو جدھر دفع کرنا چاہیے دفع نہ کر سکے جب بھی سودا بکثرت پیدا ہوگا کبھی کسی عضو میں بھی سودا کی پیدائش ہو جاتی ہو کہ یا یہ عضو اپنی غذا کو زیادہ سوختہ کر دیتا ہو خواہ اپنی غذا کے فضلہ کے دفع پر قادر نہیں ہوتا کہ اسوقت جزو لطیف اس غذا کا تحلل ہو جاتا ہو اور جزو کثیف متعکر اور تہ نشین

آسیب زدگی جن اور پری سے مالیخولیا کا پیدا ہونا

ہو کر سودا بن جاتا ہو خواہ یہ عضو بشدت غذا میں برودت اور خشکی پیدا کر دے کبھی خاص قسم کی غذا سے تولد سودا کا بکثرت ہوتا ہو بعض اطبا کی یہ رائے ہو کہ مالیخولیا آسیب جن اور پری کیوجہ سے پیدا ہوتا ہو۔ اور ہم کو اسکی کچھ پروا نہیں ہو کہ جن کی شرکت سے مالیخولیا ہوتا ہو یا نہیں ہوتا بہر حال چونکہ اس مقام پر تعلیم مسائل طب کی ہم کرتے ہیں وجود جن اور انکی ایذا دہی کا انکار خواہ اقرار کا یہ مقام نہیں ہو۔ پھر اتنا ہم ضرور کہتے ہیں کہ اگر جن کے آسیب سے بھی پیدائش مالیخولیا کی ہوگی اس سے خالی نہیں ہو کہ وہ جن مزاج مریض مائل بسوداویت کر دیتا ہو پھر سبب قریب مالیخولیا کو بشرکت جن ہو یہی خلط سودا ہوگا چاہے یہ خلط جن پیدا کرے خواہ کوئی اور شے علاوہ جن کے اس خلط کو پیدا کرے منجملہ قوی اسباب کے تولید مالیخولیا میں افراط غم اور خوف بھی ہوتا ہو۔ اور یہ بھی ضرور معلوم ہو کہ جس سودا سے مالیخولیا پیدا ہوتا ہو وہ سودائے طبعی ہوتا ہو خواہ بلغم اگر مستحیل بطرف سودا کے بوجہ تکاثف خواہ احتراق کے ہو جاوے اگرچہ اس پچھلی صورت کا وقوع شاذ و نادر ہے۔ یا خون کا استحالہ اگر بوجہ تکاثف کے بدون احتراق شدید کے بطرف سودا کے ہو جاوے وہ بھی سبب مالیخولیا کا ہوتا ہو لیکن خلط صفرا میں اگر احتراق پیدا ہوا اس سے مانیا پیدا ہوگا جو مالیخولیا سے بڑھ کر بد ہو اور فقط مالیخولیا پر اقتصار نہ ہوگا۔ ہر ایک قسم سودا کی جسوقت دماغ کے ان مقامات میں پیدا ہو خواہ پہونچے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اس سے مالیخولیا پیدا ہوتا ہو مگر اقسام جو نہایت ردی ہو اقسام سودا ہو اس سے مانیا پیدا ہوتا ہو بہت سالم مالیخولیا کی دو قسم کی ہو جو دردے خون کے پیدا ہوا اور جسکے ہمراہ فرحت بھی ہو اور اکثر مالیخولیا کا زوال بواسیر جاری ہونے سے اور دوالی کے پیدا ہونے سے ہو جاتا ہو۔ اور مالیخولیا کا عروض سفید رنگ اور فربہ آدمیوں میں کم ہوتا ہو اور گندم گون کثیر الشعر لاغر اندام میں زیادہ پیدا ہوتا ہو اور جسکا قلب زیادہ گرم ہو اور دماغ میں رطوبت ہو اسے بھی یہ مرض زیادہ عارض ہوتا ہو اسلیے کہ حرارت زائدہ قلب کی مولد سودا کی قلب میں ہوتی ہو اور دماغ بوجہ زیادتی رطوبت کے قابل تاثیر سودا کا بخوبی ہوگا۔ جن لوگوں کی زبان سے حرف را مہملہ لام ہو کر ادا ہو خواہ سین کو ثاء منقوطہ یا کاف کو جیم بولیں اور انھیں کو لثغ بھی کہتے ہیں ایسے لوگ بھی مالیخولیا پر مستعد اور بالطبع اس مرض کے قابل ہوتے ہیں اور جنکی زبان اکثر خشک ہے خواہ آنکھ

شدت حرارت بوجہ سرخی چہرہ کے ہو اور گندم گون لوگ جنکے بالونکی کثرت ہو خصوصًا جنکے بال سینہ پر زیادہ ہون اور جنکے بالونمین سیاہی بوجہ گندہ ہونیکے زیادہ ہو اور جنکی رگین چوڑی ہون اور ہونٹھ موٹے ہون اسلیے کہ بعض انمین سے ایسے ہین جنکے قلب مین حرارت بڑھی ہوئی ہو اور بعض ایسے ہین کہ انکے دماغ مین رطوبت زیادہ ہو جیسا کہ جلد اول فن کلیات مین بیان ہوا۔ اور اکثر ظاہر مین یہ لوگ بلغمی معلوم ہوتے ہین۔ مالیخولیا کا مرض مردونمین اکثر ہوتا ہو اور عورات مین فحش اور بدتر ورسن کہولت اور شیخوخت مین اسکی کثرت ہوتی ہو۔ اور جاڑونمین کمی اور گرمی اور صیف مین زیادتی اور ربیع مین بھی ہیجان اسکا زیادہ ہوتا ہو اسلیے کہ ربیع مین ثوران اخلاط کا اسطرح ہوتا ہو کہ سودا کو خونسے یہ فصل ملا دیتی ہو کبھی ہیجان اس مرض کا بادوار ہوتا ہو کہ بروقت دورے کے سودا مین ہیجان اور ثوران خواہ جوش پیدا ہوتا ہو۔ جو شخص مستعد مالیخولیا کا ہو اسپر کیفیت اس مرض کی ہر وقت غم یا خوف خواہ بیداری مفرط کی فورًا طاری ہوجاتی ہو خواہ اگر سیلان اور روانی خون معتاد مین احتباس پیدا ہولیتے سوداوی جسکا خوگر ہو رک جاے خواہ اور امور ازین قبیل عادت کے برخلاف پیدا ہون جب بھی اس مرض کے آثار اُسپر ظاہر ہوجاتے ہین **علامات** ابتداے مالیخولیا مین گمان ردی اور خوف بلا سبب پیدا ہوتا ہو اور غصہ بہت جلد آجاتا ہو اور تنہا خلوت مین بیٹھنے کی رغبت پیدا ہوتی ہو اور اختلاج اور دوار اور دوی اور طنین کا پیدا ہونا خصوصًا مالیخولیاے مراقی مین۔ پھر جب مرض مستحکم ہوگیا ڈرنا اور بدگمانی اور غم اور وحشت اور کرب اور ہذیان بیہودہ گوئی اور آرزو کثرت جماع کی بوجہ کثرت ریح کے اور طرح طرح کے خوف ہونیوالی چیزونکے خواہ ناشدنی سے مگر اکثر خوف ایسے امور کا ہوتا ہو کہ عادت انسان کی انسے ڈرنے پر جاری نہوا اور یہ اقسام خوف کے معین نہین ہین ولجنون انھین معنون پر کہا گیا ہو۔ بعض کو خوف ہوتا ہو ایسا نہو مجھ پر آسمان ٹوٹ پڑے اور بعض ایسا خیال کرتے ہین کہ مجھے زمین نہ نگل جاے بعضون کو خوف کسی بادشاہ کا ہوتا ہو اور بعض کو خوف کسی جن کا ہوتا ہو بعض مبتلاے مالیخولیا کو چورون کا خوف غالب ہوتا ہو اور بعض ایسا خیال کرتے ڈرتے ہین ایسا نہو کوئی درندہ انپر جھپٹے اور اذیت دے۔ کبھی گذشتہ امور کو اس خوف کے پیدا کرنے مین تاثیر ہوتی ہو۔ پھر کبھی ایسے امور کا خیال کرتے ہین کہ ظاہر مین وہ موجود نہین اور انکے سامنے موجود ہین۔ کبھی اپنے کو بادشاہ تصور کرتے ہین۔ اور کبھی شیر خواہ بھیڑیا خواہ کوئی اور درندہ خیال کرتے ہین خواہ بھتنا یا شیطان بن جاتے ہین خواہ طیور کے اقسام مین اپنے کو داخل سمجھتے ہین خواہ کوئی مصنوعی برتن خواہ بنائی ہوئی کل اپنے کو جانتے ہین پھر انھین مین سے بعض کو ہنسی زیادہ آتی ہو خصوصًا جسے مالیخولیاے دموی عارض ہوا اسلیے کہ اسکے خیال مین اکثر وہی امور جاگزین ہوتے ہین جنسے لذت حاصل ہو اور سرور پیدا ہوتا ہو۔ اور بعض مرضا رویا کرتے ہین خصوصًا جنکا مادہ محض سوداوی ہو اور بعض مرضا کو موت کی محبت زیادہ بڑھ جاتی ہو اور بعض کو موت کی دشمنی پیدا ہوجاتی ہو جو مالیخولیا خاص اسکا سبب دماغ مین ہو اسکی علامت افراط فکر اور دوام وسواس اور ہمیشہ ایک ہی شے کیطرف دیکھنا خواہ ہر وقت زمین کیطرف نظر جمانا اور چہرہ کا رنگ و نیز آنکھ اور سر کا رنگ بھی اُسپر دلالت کرتا ہو اور سر کے بالونکا سیاہ اور کثیف ہونا اور پہلے اس مرض کے بیداری مفرط اور فکر کا پیدا ہونا اور دھوپ سے بھاگنا خواہ اور امراض دماغی کا پہلے عارض ہونا اور جو علامات مالیخولیاے شرکی کے آیندہ ہم لکھینگے پس انمین کسی علامت کا موجود نہونا اور اگر علاج کرین اور تنقیہ بھی کیا جاے فائدہ کا ظاہر نہونا اور اعراض کا عظیم اور شدید ہونا یہ سب امور دلیل ہین کہ مادہ خاص دماغ مین ہو۔ اگر تمام بدن کی شرکت سے مالیخولیا پیدا ہوا اسکی علامت یہ ہو کہ تمام بدن کا رنگ سیاہ ہوگا اور بے رونق ایسا جیسے مرض سل مین بے آب و تاب ہوتا ہے اور جو فضول معدہ اور طحال سے نکلتے ہین انکا احتباس ہو خواہ بذریعہ ادرار اور براز اور رحم کے دفع ہوتے ہون وہ بھی رک جائین اور کثرت احتباس حیض کی اور بدن پر بالون کا زیادہ ہونا اور بہت سیاہی بالونکی اور پہلے اس مرض سے استعمال بُری غذاؤنکا جنسے تولد سودا ہوتا ہو جنکا بیان کتاب دوم مین ہوچکا جن امراض عام کے بعد مالیخولیا پیدا ہوتا ہو جیسے حمیات مزمنہ خواہ حمیات مختلطہ کا پہلے بدنمین ہونا یہ سب علامات اسکے ہین کہ مالیخولیا تمام بدن کی شرکت سے ہو۔ طحال کی شرکت سے اگر مالیخولیا پیدا ہو اسکی علامت یہ ہو کہ اشتہا بڑھ جائیگی۔ اسلیے کہ سودا کا انصباب اور گرنا معدہ پر زیادہ ہوگا اور ہضم مین کمی بوجہ برودت مزاج کے اور بائین طرف قراقر زیادہ ہوگا اور جرم طحال پھول جاے گا اور یہ بات انمین ضرور ہوتی ہو اور شبق شدید پیدا ہوتا ہو بوجہ نفوذ طحال کے اور کبھی ایسے مالیخولیا کے ہمراہ حمی ربع بھی ہوتی ہو۔ اور کبھی طبیعت نرم ہوتی ہو اور کبھی بوجہ لذع سودا کے الم پیدا ہوتا ہو اگر معدہ کی

شرکت سے مالیخولیا پیدا ہوگی علامات وہی ہین جو ورم معدہ کے علامات باب معدہ مین مذکور ہونگے اور اس قسم کی زیادتی بروقت تخمہ اور بدہضمی اور امتلاے معدہ کے ہوتی ہی اور بروقت ہضم کے بھی مرض مین زیادتی ہوتی ہی اور اکثر ہیجان مرض کا کھانا کھانے کے بعد سے تا وقت ہضم کے رہتا ہی خواہ بھوک جبتک نہ پیدا ہو سوزش باقی رہیگی اور بعد ہضم جید کے سکون ہوجاتا ہی اگر ورم گرم ہو التہاب اور سوزش مراق کی اسپر دلیل ہوگی اور قے صفراوی اور پیاس بھی پیدا ہوگی اکثر مریض مالیخولیا کا تلی کے مرض مین ضرور مبتلا ہوتا ہی۔ اور مالیخولیاے مراقی کی شناخت یہ ہی کہ مراق مین گرانی پیدا ہو اور پردہ مراق اوپر کیطرف کھچا کرے اور ابکائی آیا کرے اور خبث نفس اور فساد ہضم اور کھٹی ڈکار تھوک منھ سے تر نکلا کرے اور کبھی قے ایسی کھٹی ہو جس سے دانت کھٹے ہوجائین اور قرقرہ اور خروج ریح کا اور تلہب یعنے تنور بدن خواہ سینہ بھڑکا کرے معدہ مین خواہ درمیان دونون شانون کے درد پیدا ہو خصوصًا بعد طعام کے اور قبل ہضم کامل کے کبھی قے مین بلغم ترش صفراوی بھی برآمد ہوتا ہی اور کبھی ترش ایسا جس سے دانت کھٹے ہوجائین۔ اور مریض کو یہ اعراض بعد کھانے کے بلکہ کھانے سے چند گھنٹہ کے بعد عارض ہوتے ہین اور اسکا براز بلغمی ہوتا ہی۔ اور جسقدر قوت ہضم اسکی درست رہے مرض مین خفت رہتی ہی۔ اور جتنا فساد ہضم پیدا ہو شدت مرض کی ہوجاتی ہی کبھی مراقی مالیخولیا سے پہلے ورم مراق کا پیدا ہوتا ہی اور کبھی ہمراہ مرض کے بھی ورم مراق کا ہوتا ہی اور مراق مین اختلاج بھی ہوتا ہی مگر بعض اوقات اور تخمہ اور عسر ہضم سے یہ مرض بڑھتا ہی ہم یہ بھی کہتے ہین کہ جس سودا کیوجہ سے مالیخولیا عارض ہوا ہو وہ سودا اگر دموی ہی فرح اور ضحک ہوگا اور اسپر غم شدید طاری نہوگا اور اگر سودا بلغمی ہو کسل اور قلت حرکت اور سکون لازم ہوگا اور اگر صفراوی سودا ہو اضطراب اور تھوڑا سا جنون مثل مانیا کے ہوگا اور اگر سودا صرف ہو تو مین فکر زیادہ ہوگی اور عداوت کم ہوگی اگر جسوقت حرکت کرے اسوقت دلتنگی اور کینہ کشی مثل حالت ہوشیاری کے ہوگی **معالجات** اس مرض کے علاج مین بہت جلد متوجہ ہونا چاہیے اور اسقدر اہتمام کرنا چاہیے کہ مرض مستحکم نہوجاے اسواسطے کہ ابتدا مین اسکا علاج آسان ہوتا ہی اور بعد استحکام کے پھر صعوبت اور دشواری زیادہ ہوجاتی ہی اور بہرحال جسوقت اتفاق علاج کا ہو مریض کی فرحت اور سرور خواہ طرب اور عیش کی تدبیر لازم ہی اور غذا عمدہ جسکا کیموس جید بنے اور معتدل حرارت اور برودت مین اور مرطب زیادہ ہون اور بدن کے فربہ کرنیکی تدبیر غذا ہاے مناسب سے چلی جاے اور حمام بھی ایسا کہ جس سے فربہی پیدا ہو قبل غذا کے کرانا چاہیے۔ اور مکان مریض کے ہوا کی ترطیب کرین اور بچھونے پھولون کے بچھائین خلاصہ یہ ہی کہ خوشبو سونگھانے کا ہر وقت التزام کرین پھولون کی خوشبو خواہ خوشبو روغن۔ اور سر پر مریض کے آب نیمگرم جسمین حرارت زیادہ نہو دور سے گرائین اور جب حمام سے برآمد ہو اور پیاس کی شکایت کرے اسوقت تھوڑا پانی پلانا کچھ برا نہین ہی اور مالش ایسی جس سے بدن فربہ ہو بھی کرتے ہین اس طریقہ سے جو فن کلیات مین بیان ہوا ہے اور ترطیب مزاج پیدا کرنے کیطرف بہ نسبت تسخین کے توجہ خاطر زیادہ رہے اور جماع سے خواہ زیادہ پسینہ نکلنے سے اجتناب کرانا چاہیے۔ غذا مین اسکے باقلا اور گوشت بریان اور مسور اور کرم کلہ اور شراب غلیظ کا ہرگز لگاؤ نہونے پاے۔ اور شراب تازہ بھی ممنوع ہی اور جو چیز نمکین خواہ نمک شور اور تیز تند ہو اور جو شے زیادہ کھٹی ہو بلکہ چکنی اور میٹھی چیزونکا استعمال کرنا چاہیے جب انکے سولانے کا ارادہ ہو سر پر نطول آب خشخاش اور بابونہ اور اقحوان کا کرین اسلیے کہ نیند سے بہتر انکا کوئی علاج نہین اور جو فساد استعمال خشخاش سے یبوست کا پیدا ہوتا ہی اُسکی تلافی نیند سے ہوجاتی ہی۔ اگر مالیخولیا سوء مزاج سازج سے پیدا ہوا ہو اور وہ سوء مزاج برودت اور یبوست کا ہو چاہیے کہ قلب کی تسخین کی تدبیر کرین۔ خواہ مفرحات سے خواہ دواء المسک اور تریاق اور مثرودیطوس وغیرہ سے اور سر کا علاج اُسی تدبیر سے کرین جو فصل رعونت مین اسی مقالہ کے مذکور ہوا ہی قوی قسم مالیخولیا کی وہ ہی جو بعد کسی مرض حار کے عارض ہو اسکا علاج ایسا آسان ہوتا ہی کہ فقط بذریعہ نطولات کے دفع ہوجاتا ہی لیکن اگر مالیخولیا ایسے مادہ سوداوی سے عارض ہو جو دماغ مین جاگرفتہ ہو اُسکے علاج مین مدار کار تین باتون پر ہی اول استفراغ مادہ کا اور کبھی حقنہ کے ذریعہ سے خواہ بذریعہ قے کے استفراغ کراتے ہین البتہ جسکا معدہ ضعیف ہو اسے قے کرانی جائز نہین ہی خصوصًا اس مرض مین قطعًا ناجائز ہی بلکہ مالیخولیاے مراقی مین بھی بشرط ضعف معدہ قے کرانی درست نہین ہی۔ دوسرے ہمراہ استفراغ کے ترطیب بھی ہمیشہ چلی جاے نطولات خواہ ادہان وغیرہ سے جو گرم ہون اور ملائمین بابونہ اور شبت اور

اکلیل الملک اور سنبل سوسن آسمان گونی شریک کرین تاکہ خلط مین غلاظت پیدا نہو جاے کہ محض تحلیل سازج سے جسمین تلطیف نہو تغلیظ پیدا ہوتی ہی اور ایسی تغلیظ بوجہ ایسی ترطیب کے نہ کرین جسمین تحلیل نہو بلکہ جسطرح ترطیب پیدا کرتی ہی تحلیل بھی پیدا ہو جاے اگر سودا مین حرارت نہو شیح ارمنی اور ورق غار اور فودنج بھی شریک کرسکتے ہین بارعایت ترطیب اور کچھ پروا نہین ہی اور نہ کچھ خطرہ ہی اور غذا ایسی جو کیموس محمود پیدا کرے جیسے سمک رضراضی اور سبک سریع الہضم گوشت جو کتاب دوم مین مذکور ہو چکے اور بعض اوقات شراب سپید جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو نہ اینکہ شراب کہنہ قوی کا استعمال کرین۔ تیسری تدبیر تقویت قلب کی اگر مزاج مین قلب کے برودت محسوس ہو مفرحات حارہ کا استعمال لازم ہی اور اگر اندکے مائل بحرارت مزاج قلب کا ہو مفرحات معتدل اور اگر حرارت قلب کی شدید ہو مفرحات باردہ جنکی برودت بافراط نہو اور ان امور کی یعنے کیفیت حرارت اور برودت قلب کی شناخت نبض کے ذریعہ سے کرنی چاہیے اب ہم تفصیل ان تدبیرات کی جدا جدا بیان کرتے ہین۔ استفراغ کی نسبت یہ مناسب ہے کہ اگر رگون مین امتلا کسی قسم کا محسوس ہو اور سودا دموی ہو تو اکحل کی فصد کھولنی چاہیے بلکہ ابتدا فصد سے ہر حال مین مناسب ہے ہان اگر فصد سے خوف ضعف شدید کا ہو اُسوقت ترک کرنا ممکن ہی خواہ یہ دریافت ہو کہ مواد کم ہی اور فقط دماغ مین مادہ ہی اور خشکی مزاج پر غالب ہی پھر جب فصد کھلے اور خون رقیق برآمد فقط اسیوجہ سے فصد کو بند نہ کرین اسلیے کہ اکثر پہلے خون رقیق ہی نکلتا ہی اسکے بعد خون غلیظ برآمد ہوتا ہی اور اسیواسطے چوڑی فصد کھولنی مناسب ہے تاکہ رقیق ٹپک کر بشرط باریک ہونے فصد کے خون غلیظ بند ہو جائیگا اور شر اور فساد بڑھ جاے گا۔ یہ بھی نظر کرین کہ سر کے کونسی طرف زیادہ گرانی ہی جدھر بوجھ زیادہ معلوم ہو اسی طرف کی باسلیق کھولدینی چاہیے اور کبھی حاجت دونون باسلیق کے کھولنے کی ہوتی ہی اگر باسلیق کی فصد کھولنے کا موقع ہوتا ہی۔ کہتے ہین کہ پیشانی کی رگون کی فصد سے تحریک زیادہ ہوتی ہی۔ اگر علامات تمام بدن مین عام ہون اور باینہمہ خلط درحقیقت سوداوی ہو اور مائل بطرف برودت کے اسکا استفراغ ان حبوب سے جو افتیمون اور صبر اور خربق سے تیار ہون کرنا چاہیے اور ابتدا مین انضاج خلط کا کرکے شروع استفراغ ادویہ خفیفہ سے جسمین افتیمون اور شحم حنظل اور تھوڑی سی سقمونیا پڑی ہو کرنا چاہیے اسکے بعد افتیمون اور غاریقون۔ پھر جب اس استفراغ سے بھی برآمد کار نہو ایارجات کبار پھر اسکے بعد بھی اگر حاجت باقی رہے خربق کا استعمال کرین مگر خوف اور احتیاط سے اور حجر لاجورد اور حجر ارمنی اور ان دونون سے گولی بنا کر بے خوف استعمال کر سکتے ہین۔ اکثر استعمال ان ادویہ کا ماء الجبن مین سبیل تمامتر مفید ہوتا ہی بشرطیکہ مقدار دوا مستعمل کی کم ہو پھر جب ان تدابیر سے بھی فائدہ مترتب نہو از سر نو استفراغ بترتیب مذکور شروع کرین اور ہر ہفتہ مین ایکمرتبہ استفراغ واقع کرنا چاہیے کہ ایک مرتبہ لطیف حبوب جو عمل اسہال مین درمیانی قوت پر ہون اور درمیان ان تدابیر کے اطریفل افتیمونی کا بھی استعمال چلا جاے اطریفل ہمراہ افتیمون کے بانیطور خاص ان بیماریون کے علاج مین مجرب ہی نسخہ اطریفل ۳ درم افتیمون ایکدرم ایارج نصف درم۔ اور ہر مہینے مین ایک مرتبہ ایارجات کبار اور حبوب کبار سے استفراغ کرنا چاہیے تا اینکہ مرض کا زوال ہو جاے قے کا بھی استعمال خصوصاً اگر معدہ مین کوئی شے ایسی معلوم ہو جس سے مرض مین زیادتی ہوتی ہو اور معدہ بشدت ضعیف نہو۔ واجب ہی کہ قے اسے پانی پلا کر کرائی جاوے جنمین فودنج اور کنگر زد (جو ایک قسم کی مٹی مقی ہو) اور تخم ترب جوش دیا ہو عصارۂ ترب جسمین خربق ڈالدیا ہو اور چندروز اسمین پڑا رہے تاکہ قوت خربق کی اسمین آجاے ہمراہ سکنجبین کے پلا کر قے کرائین خواہ وہی مولی جسمین خربق چھوڑ کر رکھی ہو بعد احراق خربق کے سکنجبین مین بھگو کے کھلائین اور قے کرائین۔ اور چاہیے کہ مقدار عصارہ کی ایک استار یعنے بوزن ۴ ماشہ ہو اور سکنجبین تین استار یعنے ۱۲ ماشہ ہو اور اس وزن سے کمی اور بیشی بقدر قوت اور طاقت موکول ہی بتجویز طبیب کے لیکن اگر خوف ضعف قوت کا ہو خربق کا استعمال جائز نہین ہی جب قے سے خواہ تنقیہ سے فراغ ہو جاے اصلاح قلب کی جو تدبیرات اوپر مذکور ہو چکے ہین انھین کا استعمال کرین یہ اطریفل افتیمونی جو مذکور ہوا ہی اس مرض کے علاج مین مجرب ہی جب مرض پرانا ہو جاے بذریعہ خربق کے قے کرانی چاہیے اور رجانے والی چیزین اور غرغرے جو معروف اور مشہور ہین اور قرابادین مین مذکور بھی ہونگے انھین استعمال کرین اور شمومات خوشبو اور مشک اور عنبر اور گرم دوائین خوشبو اور عود کا سونگھانا لازم ہی۔ پھر اگر مادہ مائل بصفرا ہو طبیخ افتیمون اور حب اسطمخیقون معتدل استعمال کرین اور کبھی استفراغ صفراے محترقہ کا ایسی دوا سے کیا جاتا ہی جو اسکے استفراغ خاص مین بیان کیا گیا ہی۔ ترطیب مین زیادتی کرنی چاہیے

اور سکنجبین میں بھی۔ علاوہ یہ ہے کہ اگر استعمال نطولات کا کیا ہو یا ہونہ کے ہے اسکی آمیزش نطولات میں جائز نہیں ہے اور فقط سر دا سکا استعمال
سر پر بھی درست نہیں ہے بعض قدماء اطبانے ایسے مقام پر اس دوا کی ثنا زیادہ کی ہے کہ ہر شب کو پرانا سرکہ خصوصا خل عنصل پلا یا کریں۔ مگر مجھے اس مرض
مین سرکہ کے ضرر کا خوف زیادہ ہے ہاں اگر اسبات کا اطمینان ہو کہ مرض صفراے محترقہ سے پیدا ہوا ہے اور صفراے حارسے عارض ہوا ہے کہ اسوقت سرکہ
سے بہتر اس مرض کیواسطے کوئی شے نہیں ہے خصوصا خل عنصل خواہ سکنجبین جو خل عنصل سے بنائی گئی ہو اور اسیطرح بعض قدماے اطبانے ایسے مقام پر
تعریف اس دوا کی کی ہے کہ ہر روز صبر تھوڑا سا استعمال کرے خواہ جس پانی مین تین اوقیہ افتیمون یعنے بوزن ۸ تولہ ۶ ماشہ ۵ سرخ اور دس قیراط عصارہ
افسنتین جوش دیا ہو اسمین سے تھوڑا سا ہر روز پی لیا کرے جس سرکہ مین جعدہ یعنے پرسیاوشان اور زراوند دخل ہو وہ بھی اس مرض مین بشرطیکہ
صفراوی ہو مفید ہے۔ اور اگر مرض بشرکت طحال کے ہو اور مادہ بھی طحال مین ہو جب بھی سرکہ فائدہ مند ہے۔ واجب ہے کہ اسکے مشام کو خوشبو کرینگی ترکیب
ایسی چیزون سے کرین جسمین کافور اور مشک اور تمام روائح باردہ مع روغن بنفشہ کے پڑین۔ اور جنکی بو پر یبوست کافور اور مشک کی غالب نہو بلکہ
رطوبت بنفشہ وغیرہ کی غالب ہو خواہ اور خوشبودار چیزین مثل نیلوفر وغیرہ کے جو سرد ہین انکی بو غالب ہو خلاصہ یہ ہے کہ خشک چیز کی خشکی خلط سودا
کے منافی ہے اسکا خیال رہے کہ خوشبودار چیزون میں ایسی چیز کی خوشبو غالب رہے جو مرطوب ہے۔ اگر سبب مالیخولیا کا ورم مقعد ہو خواہ اور ورم اندرونی
یا کوئی اور مزاج حار جو احشا مین پیدا ہو خواہ کوئی اور مزاج محترق احشا کا موجب مالیخولیا کا ہو اسکا تدارک کرینگے اور سر کی تبرید اور ترطیب
مین مبالغہ کرکے سر کی تقویت زیادہ کرینگے تاکہ جو اثر موذی اس مقام سے سر مین آتا ہے بوجہ زیادتی روا دسکے قبول نکرے۔ پھر اگر سبب مالیخولیا کا
مراق مین ہو اور ریاح اور قراقر پیدا ہوا اور ورم مراق کا حار ہو پہلے علاج اسکے ورم کا کرینگے اور ورم کی تحلیل جسطرح واجب ہے کرینگے جسطرح باب امراض
اورام مین مذکور ہوگا اور سر کی تقویت بخوبی کرتے رہین گے اور تیل مین سر کو خوب تر کرینگے کہ ہر وقت سر تیل مین ڈوبا رہے اور مرطبات قوی کا استعمال
واسطے تقویت سر کے کرینگے اور محجمہ با شرط بغرض استفراغ خون کے لگائین اور جگر کی تسخین ایسے حالات مین کبھی نہ کرین بلکہ جہانتک ہوسکے تبرید مین جگر
کی اہتمام اور مبالغہ کرین اور خوب تدبیر اسکی تبرید کی کرتے رہین اگر معلوم ہو کہ جگر مین گرمی ہے اور خون کو جلا دیتا ہے بوجہ اپنی حرارت کے اور طحال کے
بھی تقویت کرنی چاہیے اور مراق پر محاجم اور دوا خردل وغیرہ رکھین تاکہ طحال سے مادہ بطرف دماغ کے نہ پہونچے۔ پھر اگر مراق کا مزاج بارد ہو
اور نفخ بھی بنا رہے اور ورم ہو خواہ شعلہ سا مراق سے اٹھتا ہو جو شاندہ افسنتین خواہ عصارہ افسنتین جیسا بیان ہو چکا استعمال کرین اور معدہ پر نطولات
گرم جو مکرر بیان ہو چکے ہین استعمال کرنا چاہیے اور انھین ضمادات سے لیپ بھی کرنا چاہیے۔ اور ضمادات مین تخم فنجنکشت اور تخم سداب اصل
سوسن آسمان گونی اور شجرہ مریم تجویز کرین اور دیر تک ضماد لگا رہے اور جب لیپ چھوڑالین اسی مقام پر روئی خواہ پشم دھنا ہوا خواہ ٹکڑا اسفنج کا
آب گرم مین ڈبو کر رکھین۔ رائی کے ضماد کا استعمال مراق اور مابین دونون شانون کے نافع ہے۔ اور ضمادہاے حکیم دورد یموس بھی اسیطرح نافع ہین
جیسے قرابادین مین مذکور ہونگے۔ اگر معدہ پر محاجم بلا شرط لگائین یہ بھی مفید تدبیر ہے۔ بشرطیکہ ورم خواہ درد معدہ کا مانع استعمال محاجم کا نہو۔ اکثر
صاحبان مالیخولیاے مراقی ایسی سرد چیزون سے جو ترطیب بھی پیدا کرتی ہون نفع پاتے ہین اسلیے کہ ترطیب کو خلط سوداوی سے ضد ہے اور
ایسی دوا کا فائدہ اسوجہ سے ہوتا ہے کہ تولید ریح اور بخار کو چیزین مانع ہوتی ہین اور جو اذیت بوجہ صعود بخارات کے دماغ کو پہونچتی ہے بعد استعمال
ان ادویہ کے مفقود ہو جاتی ہے اگرچہ بوجہ برودت ادویہ کے حقیقت مین انکا نافع ہونا خلاف قیاس ہے اور قاطع مرض سوداوی نہین ہے کیونکہ
برودت ادویہ خلط سوداوی سے مماثلت رکھتی ہے۔ مگر اتنی منفعت ان ادویہ کو ضرور ہے کہ جو شے بارد رطب ہوتی ہے اس سے خلط بارد یابس یعنے
سودا پیدا نہین ہوسکتا اور یبوست سوداے موجود کی گھٹ جاتی ہے۔ اور رطوبت پیدا ہو جاتی ہے اور بعد تولید رطوبت کے چونکہ سہل القبول ہو جاتی ہے
حرارت غریزی اور طبیعت کا اثر اسپر بخوبی ہو کر اصلاح کیفیت برودت کر لیتا ہے پس زوال مرض بھی ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس
تدبیر سے تغلیظ مادہ اور تولید بلغم کی ہو بیشتر ایسی ہی تدبیر سے تولید سوداکی ہو جاتی ہے اور یہ تدبیر بمنزلہ اسی تدبیر کے ہوتی ہے جو سودا پیدا کرینگی

تدبیر ہی اور تدبیر لطیف بھی چونکہ احتراق پیدا کرتی ہی یعنے کم غذا دینے سے چونکہ رطوبات بدنی متحلل ہو ہو کر سوختہ ہوتے ہین باین نظر کبھی ایسی لطیف تدبیر بھی معین تولید سودا پر ہوتی ہی۔ اگر کسی شخص کی قے خواہ براز مین خلط بلغمی کا اخراج ہو اور نفع کرے طبیب کو فریفتہ ہونا نہ چاہیے اور مخرجات بلغم تائید مین طبیعت کی استعمال کرنا مفید نہو گا اسلیے کہ استفراغ بلغم کا نافع نہین ہوتا بلکہ اس مریض کے بدنمین چونکہ اخلاط بکثرت بھرے تھے اور گنجایش مین اخلاط کے انضغاط خواہ تنگی پیدا ہوتی تھی اسواسطے سہل الدفع خلط کا اخراج ہو جانے مین کسیقدر خفت کا نفع حاصل ہوا۔ نافع بالذات اس مرض مین یہی ہی کہ خلط سوداوی کا اخراج ہو خواہ براہ طبیعت خواہ براہ صناعت اور تدبیر کے **قانون** علاج مالیخولیا کا یہ ہی کہ ترطیب مین زیادہ توجہ کرین اور مبالغہ ملحوظ رہے اور اخراج مین خلط سودا کے کسیطرح کی کمی نہونے پاے۔ اور جسوقت شکم مین اصحاب مالیخولیا کے طعام فاسد ہو فوراً قے کرا کر اسے نکالڈالنا چاہیے خصوصاً جسوقت منھ مین ترشی کا ذائقہ پیدا ہو کہ ایسے وقت پر ضرور ہی کہ انھین قے کرانے پر آمادہ کرین اور جسطرح ہو سکے قے کرادین اور جبتک طعام فاسد بذریعہ قے کے دفع نہو جاے طعام جدید انپر حرام ہی۔ اور جوارشات مقوی فم معدہ کی کھلانا چاہیے۔ اور ہمیشہ طعام فاسد پر غذا سے انکو بچانا ضرور ہے واجب ہی کہ مریض مالیخولیا کا ہر وقت کسی شغل مین مصروف رہے اسکی صحبت مین ایسے لوگ جنکا دباؤ اور لحاظ کسیقدر مریض پر ہو موجود رہین خواہ جن لوگون کی صحبت سے اسکی طبیعت خوش ہو وہ لوگ یار بے تکلف اور رفیق اسکے رہین اور شراب سپید جسمین تھوڑا سا پانی ملا ہو بقدر معتدل پلائی جاے اور خوش آواز گانا بھی سنایا جاے اور کسیوقت تخلیہ اور فراغ نہ کرنے پائین اسلیے کہ تنہائی سے زیادہ مضر انکو کوئی چیز نہین ہی اکثر یہ لوگ غمناک ہو جاتے ہین اور ایسی چیزون سے رنجیدہ ہوتے ہین جو انھین از قسم عوارض اور سوانح درپیش ہوتے ہین۔ اور کسی بات کا خوف انھین پیدا ہوتا ہی اسیطرف مشغول ہو کر فکر اور توحش سے جدا ہو جاتے ہین اور اسیوجہ سے انکو شفا حاصل ہو جاتی ہی اسلیے کہ فقط فکر اور سوچ سے انکا الگ ہو جانا اور کسیقدر فکر کا برطرف ہو جانا یہی علاج کامل انکا ہی۔ اور دوسرا اصل علاج یہی ہی کہ انکی فکر کسیطرح زائل ہو جاے کسی حیلہ سے کیون نہو **مترجم کہتا ہی** اسیوجہ سے بعض لوگ جو حاضرات وغیرہ کرتے ہین آسیب کے دھوکے مین اکثر مجانین خصوصاً نسلون کو اچھا کر دیتے ہین سبب یہی ہی کہ انکی فکر اور تشویش پر انکو بوجہ ان تدبیرات کے جو تعلق امور نفسانی سے رکھتے ہین اور مسمریزم کا فن انکے بیان کا خوب حاوی ہی۔ غالب ہو جاتے ہین اور انکی قوت متفکرہ بلکہ اکثر قوتین مطیع عامل کی ہو جاتی ہین پس مرض مالیخولیا کا فقط اسی تدبیر سے دفع ہو جاتا ہی اور کامل علاج مالیخولیا کا بقول شیخ یہی ہی کہ انکی فکر کی تدبیر کیجاے گو ترطیب وغیرہ بھی بذریعہ دوا کے ہوتی رہے۔ لیکن جسقدر فائدہ ایسی تدبیرات سے نمایان ہوگا دوا سے اتنا نہو گا۔ چنانچہ آج کل کے حکما یورپ خصوصاً فرانس کے وہ حکیم جو اس عمل کو بخوبی جانتے ہین کس عمدگی سے علاج مالیخولیا کا کرتے ہین اور راقم خاکسار بھی کسیقدر تجربہ کر چکا ہی اور مفید ہوا ہی اور ہوتا ہی **متن** اگر بسبب بند ہونے کسی ادرار کے مثلاً حیض خواہ خون بواسیر وغیرہ کے مرض مالیخولیا کا پیدا ہوا ہو انکے جاری کرانے اور کھولنے کی تدبیر پہلے کرنی واجب ہے پھر اگر قوت اشتہا ساقط ہو جاے خواہ اس شے محتبس کے کھولنے سے یا خود بخود مرض نہایت ردی ہی اور خشکی کا غلبہ زیادہ ہو گا یعنے ایسے مزاج پر خشکی غالب ہو گی۔ اور اگر بدنمین کسیطرح کے قروح باوجود حدوث مالیخولیا کے بشرط سقوط قوت کے پیدا ہون موت قریب ہی جس شخص کے بدنمین خلط سوداوی متحرک ہو وہ شخص علاج پذیر باسانی ہوتا ہی اور جس شخص کے بدنمین خلط سوداوی ہو وہی مریض مالیخولیا کا ہی جسکی قے خواہ براز سے اخراج خلط سوداوی ہوا کرے خواہ بول مین اور جلد کے رنگ مین خواہ بہق اور کلف اور قروح اور خارش اور دوالی اور داء الفیل اور سیلان مقعد وغیرہ مین خلط سودا نکلتی رہے کہ ان سب صورتون مین دریافت ہوتا ہی کہ وہ مریض خواہ اسکی طبیعت قابلیت تمیز سودا کی خون سے رکھتی ہی۔ اور انمین سے کسی خروج کا پایا جانا علامت خوبی کی ہی۔ اگر کسی مریض کو انمین سے بعد اسہال کے خواہ بعد کسی قسم کے استفراغ کے تشنج عارض ہو تو انھین یبوست کا عارض ہونا زیادہ اولی ہی بہ نسبت اور بیماریون کے جو مبتلاے تشنج بعد استفراغ کے نہون۔ ایسے لوگ جنھین تشنج پیدا ہوتا ہے نیم گرم پانی مین بٹھاے جائین اور روٹی جلاب مین بھگو کر انھین کھلانی چاہیے کہ اس جلاب مین تھوڑی شراب بھی ملی ہو خواہ شراب مین پانی ملا کر بعد اس روٹی کے پلانی چاہیے بعد اسکے نیند انپر طاری کیجاے اور جب سو چکین حمام کرا کے فوراً غذا دینی چاہیے

فصل دسوین قطرب کے بیان مین

قطرب بھی مالیخولیا کی ایک قسم ہی۔ اور اکثر یہ مرض ماہ شباط مین جو خریف کا مہینہ ہی پیدا ہوتا ہی۔ اور آدمی کا حال اس مرض مین یہ ہو پہنچتا ہی کہ زندہ آدمیونکی

صورت دیکھکر بھاگتا پھرتا ہے اور مردہ آدمی کو خواہ قبرونکو دوست رکھتا ہے اور جس شخص کو یکبارگی جھپٹ کر گرفت کرلیتا ہے اس سے برے طور سے پیش آنیکا قصد کرتا ہے۔ اور رات کو باہر نکلتا ہے اور دنکو چھپا ہوا تنہا کبھی بیٹھا رہتا ہے اور یہ سب حرکات اسکے اسی غرض سے ہوتے ہین کہ تنہائی پسند ہوتی ہے اور آدمیون اور انکی صحبت سے دوری مرغوب ہے اور باوجودیکہ رات کو نکلتا ہے پھر بھی ایک ساعت خاص مقام پر نہین ٹھہرتا ہے بلکہ ہر وقت ٹہلتا ہوا اور چلتا پھرتا رہتا ہے اور چلنا بھی ایک طرز خاص یا کسی طرف نہین کبھی ادھر کبھی ادھر اور اسے خبر نہین ہوتی کہ مین کدھر جاتا ہون اور منشا اس مشی اور تردد کا آدمیون سے خوف کرنا ہوتا ہے۔ اور کبھی بعض مریض ایسے غافل اور بیخبر ہوتے ہین کہ آدمیون سے خوف کرنیکی بھی انکو خبر نہین ہوتی اور اسقدر شعور انھین باقی نہین ہوتا ہے کہ جو کچھ مشاہدہ کرین اور دیکھین اسے پہچان لین خواہ معلوم کرلین باوجود اس غفلت اور بیحواسی کے نہایت ترش رو اور خشک مزاج کارہ ملاقات سے زندہ آدمیون کی اور بہت ہی متاسف اور محزون اور زرد رنگ خشکیدہ زبان تشنہ کام ہوتا ہے۔ اور پنڈلیون پر ان بیمارون کے ایسے زخم پیدا ہوجاتے ہین جو مندمل نہین ہوتے اور مندمل ہونے کا سبب وہی مادہ فاسد انکے ہوتے ہین اور چونکہ زیادہ چلتا پھرتا رہتا ہے اسوجہ سے جو زخم پڑتے ہین مندمل نہین ہونے پاتے اور مواد سوداوی ہر وقت بطرف پانون کے اترا کرتے ہین خصوصاً چونکہ وہ بیخبر چلتا ہے ہر وقت ٹھوکر کھا کر گرتا ہے اور اسکے قدم کو لغزش ہوا کرتی ہے اس صدمہ سے اور بھی زخم پڑ جاتے ہین۔ خواہ اسکی یہ دیوانی صورت دیکھ کر کتے بھونکتے ہین اور کاٹ کاٹ کھاتے ہین اس سے زخم بکثرت ہوجاتے ہین اور انصباب مادہ کا بطرف ساقین کے اسوجہ سے اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور دوا از قسم مرہم وغیرہ چونکہ استعمال نہین کیجاتی ہے یہ بھی زیادہ باقی رہنے قروح کا سبب قوی ہے۔ آنکھین اس مریض کی خشک رہتی ہین کہ انمین آنسو نام کو نہین ہوتے اور باعث خشکی کے ضعف بصر بھی لازم ہوتا ہے اور اندر کیطرف آنکھین دھنسی ہوئی اور یہ حال آنکھونکا اسیوجہ سے ہوتا ہے کہ یبوست مزاج پر انکے غالب ہوتی ہے اس مرض کا نام قطرب اسواسطے رکھا گیا ہے۔ کہ یہ مریض گریز اسطرح کرتا ہے کہ اسکا کچھ انتظام درست نہین ہوتا ہے اور مختلف طور پر چلتا پھرتا ہے اور بسا اوقات ٹھہر جاتا ہے اسے شناخت نہین کرتا ہے اور جس شخص کے خوف سے کسی طرف گریز کا قصد کرتا ہے چونکہ اسکے حواس باطل ہوتے ہین اور حافظہ کم اور رائے صائب مفقود ہوتی ہے اسیوجہ سے ایک سمت خاص مین چلتا ہے ناگاہ اور دوسرا شخص ملتا ہے اس سے پھر بھاگتا ہے اور از سر نو گریز شروع کرتا ہے اور قطرب ایک چھوٹا کیڑا ہے پانی کے اوپر دوڑتا پھرتا ہے۔ اور ہندی مین اسکو بیٹر کو اکہتے ہین اسکا یہی حال ہے کہ پانی پر کسی جگہ خاص مین نہین ٹھہرتا ہے اور دوڑتا پھرتا ہے اور بے نظم حرکات اسکے ایسے تیز اور چست ہوتے ہین اور کبھی ڈوب جاتا ہے اور پورا ڈوبا نہین کہ پھر اوپر آتا ہے اور دوڑتا ہے اور پھر بھاگتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ قطرب ایک اور جانور چھوٹا سا ہے کہ وہ استراحت نہین کرتا ہے۔ اور بعض کا مقولہ یہ ہے کہ قطرب غول بیابانی کے نر کو کہتے ہین اور بعض کا قول ہے قطرب اس بھیڑیے کو کہتے ہین جسکے بال جھڑ گئے ہون خواہ اسکی داڑھی گر گئی ہو۔ ہماری غرض کے مناسب ان چار معنون مین پہلے دو معنے ہین سبب مرض قطرب کا سودا اور صفرائے سوختہ ہوتا ہے **علاج** اس مرض کا علاج بعینہ وہی ہے جو علاج مالیخولیا کا مذکور ہوا اگر سودا اور صفرا کا احتراق سبب مرض ہو تو فصد مین اسکے زیادہ مبالغہ کرنا لازم ہے تاکہ خون بکثرت نکل جائے اور نوبت غشی کی پہونچے اور غذائے محمودہ سے تدبیر کرنی چاہیے اور حمام بھی خوشگوار مستعمل رہین اور تین دن ماء الجبن پلاکر اسکے بعد ایارج ارکاغانیس حکیم کے ذریعہ سے استفراغ کرین اور پھر اسکے سولانے کی تدبیر کرین اسکے بعد تقویت قلب کرنی چاہیے بعد ازانکہ استفراغ ہوچکے اور تقویت قلب کی تریاق وغیرہ سے کرین۔ اور باانیہمہ زیادہ خیال ترطیب کا رہے۔ اور نطولات ایسے جنسے نیند پیدا ہو برابر کرتے رہین تاکہ ان ادویہ سے تسخین پیدا نہو یعنے وہ بوجہ استفراغ مادہ کے باوجود حرکات اور ریاضات چونکہ ضرور پیدا ہوگی لہذا اسکی حفاظت کی بھی تدبیر ملحوظ رہے۔ بلکہ اسکے قلب کی تسخین ایسی دواؤن سے کرین جو تقویت قلب اور ترطیب بدنی بھی پیدا کرے اور نیند بھی اسی دوا سے پیدا ہوا کرے تاکہ اسکا مزاج معتدل ہوجائے اور پورا علاج اس شخص کا یہی ہے کہ نیند آجائے اور گہری نیند پیدا ہوجائے۔ اور کبھی کبھی افتیمون کا بھی استعمال کیا جائے تاکہ طبیعت اسکی ٹھہر جائے اور فکر منقطع ہو اور جب کوئی علاج نافع نہو براہ تادیب اسے مارنا چاہیے اور ادب دینا چاہیے کہ بدن مین درد پیدا ہو اور سر پر چوٹ زیادہ لگے کہ اسکے صدمہ سے کسیقدر فکر لاطائل کو چھوڑ دیگا اور یافوخ پر داغ دیا جائے

اس تدبیر سے افاقہ ہوگا پھر اگر بعد افاقہ کے مرض عود کرے پھر داغ دینگے

فصل گیارھوین عشق کے بیان مین

عشق وسواسی مرض ہے مشابہ مالیخولیا کے اس مرض مین آدمی اپنے نفس کو مشتاق کر لیتا ہے اور فکر کو ایک صورت محبوب واقعی خواہ محبوب فرضی پسند کرنے پر اور اسپر فریفتہ اور والہ اور شیدا ہونے پر ہر وقت متوجہ کرتا ہے اور یہ فکر اسکی اسکے حواس کو مغلوب کر دیتی ہے اور کبھی اس فکر پر معین اسکی شہوت بھی ہوتی ہے اور کبھی فقط صورت پرستی ہوتی ہے شہوت کو کچھ دخل نہین ہوتا **علامات** آنکھین اندر کو گھس جاتی ہین اور خشک رہتی ہین آنسو سوائے بروقت بکا کے اور کسی وقت نہین نکلتے اور آنکھوںمین تری بھی نہین ہوتی پلکین ہر وقت حرکت کرتی رہتی ہین اور صورت آنکھون کی ایسی ہوتی ہے جیسے بروقت مستی کے کسی ایسی چیز کو دیکھ رہا ہے جو لذیذ ہو خواہ کوئی ایسی بات سن رہا ہے جسکے سننے سے خوشی پیدا ہو خواہ مزاح کرتا ہے۔ سانس عاشق کی بہت منقطع ہوتی ہے۔ اور الٹی سانس زیادہ آتی ہے اسی جہت سے ٹھنڈی سانس اور دراز ہوتی ہے۔ عاشق کی خوشی اور ہنسی اور غم اور بکا کی حالت ہمیشہ متغیر رہتی ہے خصوصًا بروقت سننے غزل عاشقانہ کے اور بالتخصیص جسوقت غزل خواہ واسوخت مین ذکر ہجر اور فراق یا رجفا کار اور بیان ایام جدائی کا ہو۔ عاشق کے بدن کے سب اعضا لاغر ہوتے ہین سوائے آنکھ کے کہ باوجودیکہ اندر گھسی ہوئی ہوتی ہے مگر پلکین موٹی اور سوجی ہوئی اور بال پلکونمین زیادہ اور آنکھین موٹی ہوتی ہین اسلیے کہ اکثر بیداری مین رہتا ہے اور یاد محبوب اسے سونے نہین دیتی اور بیداری کی وجہ سے بخارات اسکے سر پر پہونچتے رہتے ہین شکل اور شمائل عاشق کے نظم واحد پر نہین رہتے اسی طرح نبض بھی اسکی منتظم نہین ہوتی بلکہ مختلف بے نظام کے ہوتی ہے جیسے نبض صاحب ہم اور فکر مند لوگون کی۔ اور جسوقت اسکے روبرو ذکر اسکے معشوق کا کیا جاوے اُسوقت نبض مین تغیر زیادہ ہوتا ہے اور بروقت وصال محبوب کے اگر نصیب ہو نبض کا تغیر دفعۃً ہو جاتا ہے۔ اسی دلیل خاص سے شناخت ہو سکتی ہے کہ اسکا معشوق کون ہے اسکے علاج کی تدبیر یہ بھی ہے کہ اسکے معشوق کو معالج پہچان لے۔ اور شناخت کا حیلہ یہ ہے کہ بہت سے آدمیون کے نام اسکے سامنے لینے چاہیئن اور بار بار نام لیا کرین اور نبض پر ہاتھ رکھا ہو جسکے نام پر نبض مین اختلاف زیادہ پیدا ہو اور مکرر ایسا ہی اختلاف پایا جاے پھر وہ لاکھ چھپاے مگر اسکا معشوق وہی ہوگا۔ نام سے معشوق کے نبض کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ نبض شبیہ نبض منقطع کے ہو جاتی ہے اور بحال خود عود کرتی ہے جب نام معشوق کا اسطور سے دریافت ہو جاے اور یہ معلوم نہو کہ اسکا مکان اور شہر کونسا ہے خواہ اسکا پیشہ کیا ہے اور صناعت کونسی ہے اور نسب اسکا کیا ہے اور اس نام اور نسب اور پیشہ اور حرفہ کے چند لوگ ہون اسوقت یہ سب قیود اس نام پر جدا جدا اضافہ کرکے امتحان کرین اور دیکھین کہ جب تمام عوارض مخصوصہ سے ملکر یہ نام عاشق کے سامنے لیا جائیگا اسوقت انکی کیا صورت ہوتی ہے اور نبض کا حال کیسا ہوتا ہے اور دلپر کیا گذرتی ہے ٹھنڈی سانس کا ضبط کیونکر ہوتا ہے یقین تو یہی ہے کہ ہرگز طبیب کو بعد رعایت ان شروط کے غلط واقع نہو اور پہچان لے اور پھر جب خاص شکل اور شمائل اس محبوب کی جسکی تھوڑیسی شناخت ہو چکی اور اسکا شعار بیوفائی اور غداری خواہ وفا اور حیا جو کچھ خاص اسکے صفات ہون اور جس ناز اور ادا سے وہ متصف ہو خواہ جس خاص عضو یا فعل جسمانی خواہ اخلاق کا یہ مریض کشتہ اور فریفتہ ہو الغرض جب یہ امور بھی اُسکے نام اور نسب اور شہر اور بلد اور شکل اور شمائل پر اضافہ کرکے سامنے عاشق کے مذکور ہونگے پھر کسیطرحکا شبہ تعیین معشوق مین نرہیگا ہم نے اس طریقہ خاص سے شناخت کی ہے اور مکرر تجربہ اسکا کیا ہے اور ایسی ایسی جگہ اس تجربہ نے کام دیا ہے جہان فائدہ اس شناخت کا زیادہ تھا پھر اگر سوائے وصل اور جمعیت عاشق اور معشوق کے سوا اور کوئی چارہ کار نظر نہ آے اور کسیطرحکی حرمت شرعی مثل زنائے محصنہ خواہ اغلام وغیرہ مانع وصال نہو بہتر یہی ہے کہ تدبیر وصل کی بر نہج شرعی اور مرسوم ملت مریض کی کردیجاے کہ اس تدبیر سے ہمنے اسقدر سلامت حال اور صحت بدنی کا عود فورًا ہوتے دیکھا ہے کہ قوت دفعۃً فورًا عود کرتی ہے اور گوشت اور خون بدستور بڑھ جاتا ہے بلکہ بقدر حالت صحت کے ہو جاتا ہے حالانکہ مرتبہ ذبول کو لاغری پہونچی ہو اور بہت سے امراض صعب اور مزمن کا گزر اسکے جسم پر پہونچ گیا اور ایسے حمیات طویل مین مبتلا ہو چکا ہو بسبب ضعف قوت کے جو شدت ضعیف عشق کی جہت سے عارض ہوئی ہو پھر ادھر وصال معشوق نصیب ہوا اور تھوڑے سے زمانہ مین ایسا تنا ور اور قوی ہو جاتا ہے کہ دیکھنے والون کو تعجب عظیم پیدا ہوتا ہے اور حکیم دانشمند جسکو تصرفات نفسانی اور اطاعت کا حال واسطے نفس کے معلوم ہے اسکا استدلال اس مسئلہ خاص پر زیادہ ہوتا ہے اور

انکو تعجب نہین کرتا ہو **مترجم** کہتا ہو اس مقام پر شیخ کو فقط اتنا ہی کہدینا باقی ہو کہ نفسانی قواعد سے علاج کرنا بہ نسبت قواعد ظاہری کسقدر عجیب ہے مین نے جسقدر تجربہ کیا ہو اس سے بہ نسبت امراض دماغی کے بالخصوص جو فوائد مشاہدہ مین آئے انکا بیان مبالغہ سے خالی نہین ہو **متن** یہ شفاے عاجل بعد وصال کے جو ہوتی ہو اس سے ہم اسبات پر استدلال کرتے ہین کہ طبیعت ہماری اوہام نفسانیہ کی زیادہ مطیع ہو جب تو اسقدر تصرف کامل بلکہ ایجاد فانی جواہر کا مثل لحم اور دم وغیرہ کے بلا مدد خارجی کردیتی ہو اور جتنی غذا اور تغذیہ کے بعد اسقدر تسمین اور خوشحالی ہونی چاہیے اس سے بہت کم مقدار اور زمانہ مین اسکا پیدا ہونا کیسا امر عجیب ہے **علاج** عشق کا علاج خاص یہ ہو کہ تامل کیا جاے اور دیکھا جاے اگر عاشق کی حالت کسی خلط کے احتراق تک پہونچی ہو پس اس خلط کی شناخت بذریعہ علامات عامہ معلومہ کرنیکے بعد اسکا استفراغ کرنا چاہیے۔ بعد ازان مریض کی ترطیب اور تنویم کیطرف مشغول ہونا چاہیے۔ تغذیہ انکا غذا ہاے محمودہ اور جیدہ سے کیا جاے اور انھین حمام بھی کرایا جاے مگر وہی حمام جو مرطب ہو اور جسکے طریقے معلوم ہو چلے۔ ایک یہ بھی تدبیر انکے معالجہ کی ہو کہ عاشق انواع خصومات اور منازعات اور دیگر اشغال مین مشغول رکھا جاے اور ہر قسم کے مشغلون مین مبتلا رکھا جاے تاکہ وہ اپنے خیالات اور افکار خاص کیطرف متوجہ نہونے پاے بسا اوقات اس حیلہ سے وہ اپنی اس فکر خاص کو بھول جاتے ہین جسنے انکو بیمار کر رکھا ہو۔ یا انکے علاج مین یہ حیلہ کیا جاے کہ وہ معشوق موجود کے علاوہ کسی دوسرے پر عاشق کرا دیے جائین جس تک وصول اور دسترس بحسب شریعت حلال و مباح ہو پھر قبل ازینکہ یہ دوسرا عشق مستحکم اور پایدار ہو جاے اور بعد ازانکہ معشوق اول سے قطع تعلق اور دل جو ہو جاے اس دوسرے سے بھی انکے فکر و خیال کو مناسب حیلون سے قطع کر دیا جاے اگر مریض اور مبتلاے عشق کوئی شخص عاقل و دانا ہو پس اسکی تدبیر وعظ و پند سے کیجاے اور اسطرح سے کہ اسکی اس حرکت پر تمسخر اور استہزا کیا جاے اور اسکو یہ بات سمجھائی (کہ تیرے خیالات اور افکار محض امور وسواسی از قسم جنون و خیالات فاسدہ کے ہین) نفع عظیم بخشتی ہو اسلیے کہ اس قسم کی گفتگوؤن کو اسبارہ مین بہت کچھ اثر ہو نیز یہ بھی ایک عمدہ تدبیر ہو کہ بیماران عشق پر بوڑھی کٹنیان ایسی مسلط اور انکی ہمنشین کیجائین جو عاشق کے دلمین معشوق کیطرف سے نفرت و بغض پیدا کردین باینطور کہ اسکے روبرو معشوق کی برائیان اور بدحالیان ذکر کرین اور ایسی باتون کی حکایت کرین جو فیمابین عاشق و معشوق نفاق و جدائی ڈالدین۔ اور بھی اس کی جفاؤن اور معشوق کی بے نہایت کج ادائیون کو خوب اچھی طرح سے بیان کرتی رہین کہ ان حیلون سے عاشق کو تسلی اور تسکین اکثر حاصل ہوتی ہو اگرچہ کبھی شاذ و نادر اس طریقہ سے اور انکو اسی معشوق کی صحبت پر آمادگی اور برانگیختگی پیدا ہوتی ہو منجملہ مفید اور سودمند حیلونکے یہ بھی ہو کہ یہی کٹنیان اور عجائز معلومہ معشوق کی صورت کو روبرو عاشق بیان کرین اور اسکو نہایت بدہئیت اور قبیح المنظر صورت سے تشبیہ دین اور اسکے خط و خال اور عارض وغیرہ کو بُری طرح بیان کرین اور خاص اس طریقہ کو ہر وقت مرعی رکھین اور ہمین مبالغہ کرتی رہین اسلیے کہ یہ تو انکا پیشہ ہی ہو اور ان عورتون کو بہ نسبت رجال کے فن مذکور مین مہارت اور مشاقی تام حاصل ہوتی ہو سوا مخنثین اور ہیجڑون کے کہ انکو البتہ کٹنے پن مین ایسی مداخلت ہوتی ہو جو کٹنیون کی کاریگری سے کچھ کم نہین ہوتی۔ کٹنیون کو یہ بات بھی حاصل ہو کہ کوشش کرکے رفتہ رفتہ عاشق کے دل کو کسی دوسرے معشوق کیطرف پھیر دین بعد ازان اس ترغیب اور تعشیق کو قبل از استحکام اور پایداری موقوف کر دین منجملہ ان شواغل کے جو ازالہ مرض مذکور مین مفید ہین یہ ہین کہ عاشق کی صحبت مین حسین اور خوش رو کنیزین رکھی جائین اور وہ انکے ساتھ بکثرت جماع کرتا رہے اور انکا گانا اور سرود ترانہ سنا کرے اور کبھی انکے ساتھ خوش طبعی اور مزاح و طرب کیا کرے گروہ عشاق سے بعضے ایسے ہوتے ہین کہ انکو طرب اور سماع (یعنے گانے کا سننا) مرض عشق مین تسلی اور تسکین دہ ہوتا ہو اور بعضونکا مرض اور بیماری اس سے اور زیادہ ہوتی ہو پس چاہیے کہ طبیب بخوبی حال مریض دریافت کرکے اسکی اجازت دے اسیطرح صید و شکار اور دیگر اقسام لعب کے اور بادشاہونکی طرف سے پے در پے عطا اور انعامات کا ہونا اسیطرح تمام قسم کے غم و رنج جو عظیم ہون کہ ان سب تدبیرون سے مریض عشق کو تسلی حاصل ہوتی ہو۔ اکثر حاجت اسکی ہوتی ہو کہ ان لوگون کی تدبیر وہی کیجاے جو صاحبان مالیخولیا اور مانیا اور قطرب کے لیے مقرر ہو۔ اور اسکی بھی احتیاج ہوتی ہو کہ ایارجات کبار سے انکا استفراغ کیا جاے اور اقسام مرطبات جنکا ذکر ہوچکا انسے انکی

ترطیب کیجائے اور یہ تدابیر اسوقت کرنی چاہیین جب انکی شکل اور شمائل اور انکی سحنہ بیماران مالیخولیا وغیرہ کے مشابہ ہوجائین واجب ہے کہ معالج ہمیشہ انکے ابدان کی ترطیب کرتا رہے

پانچوان مقالہ ایسے امراض دماغی کے بیان مین جنکی آفت افعال حرکت ارادی مین ہوتی ہو اور اسمین چند فصلین ہین

فصل پہلی دوار کے بیان مین

دوار کو ہندی مین گھمنی کہتے ہین اور صورت اسکی یہ ہوتی ہو کہ مریض خیال کرتا ہو کہ سب چیزین اسکے سامنے جسقدر ہین گھوم رہی ہین اور چکر مین ہین یا اسکا دماغ اور بدن بھی گردش کر رہا ہو یہی خیال کرتے کرتے اسکی یہ کیفیت ہوجاتی ہو کہ اپنے جسم کو سنبھال نہین سکتا اور گر پڑتا ہو اور اکثر بولنا اور بات کرنی بھی اسے ناگوار ہوتی ہو خواہ اور کسی کا بولنا ناگوار ہوتا ہو اور خود بخود اسپر یہ کیفیت طاری ہوتی ہو جیسے کوئی چکر کھاتے کھاتے گر پڑے اور اپنے سنبھالنے پر قادر نہو کہ نہ کھڑا رہ سکے اور نہ سیدھا بیٹھ سکے خواہ آنکھ کھول سکے سبب اسکا یہ ہو کہ روح بطن دماغ اور دماغ کے آوردہ وشرائین مین ہو اسپر وہ کیفیت خود بخود طاری ہوتی ہو جو کیفیت بروقت گھوم جانے صحیح آدمی کی اس روح پر طاری ہو اور جسوقت کوئی صحیح آدمی متصل چکر لگائے اور گھومتے گھومتے جو حال اسکے دماغ کا ہوتا ہو وہی حال اس مریض کا بدون گردش کے ہوتا ہو صرع اور دوار مین فرق اتنا ہو کہ دوار دیر تک ٹھہرتا ہو اور مرگی دفعتہ عارض ہوتی ہو اور مریض گر پڑتا ہو گو ٹھہرا ہو اور ساکن ہو اور بعد گرنے کے پھر افاقہ بھی ہوتا ہو اور سدر اس مریض کو کہتے ہین کہ جب آدمی کھڑا ہو آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آجائے اور گرنے پر آمادہ ہوجائے جب اس مرض مین شدت ہوتی ہو مشابہ صرع کے ہوجاتا ہو مگر اسکے ہمراہ تشنج نہین ہوتا جیسے صرع مین تشنج ہوتا ہو یہ دوار کی بیماری کبھی کسی شخص کو اس جہت سے عارض ہوتی ہو کہ بہت گھومے اور چکر لگاتا رہے کہ اسکی وجہ سے بخارات اور ارواح بدنی مین بھی چکر پیدا ہوتا ہو جیسے کسی طشت مین پانی بھر کے پھرائین اور دیر تک پھراتے رہین پھر جب ٹھہرالین تو پانی وغیرہ جو اسمین بھرا ہو دیر تک پھرتا رہیگا جب روح مین گردش پیدا ہوتی ہو اسکے خیال مین ایسا گذرتا ہو کہ سب چیزین جو اسکے سامنے ہین وہ بھی گردش کر رہی ہین اسلیئے کہ دو چیزون مین سے ایک کی گردش سے حرکت دوری کا تخیل یکسان ہوتا ہو یعنی اگر ہمارا بدن خواہ ہمارے بدن کی ارواح کو حرکت دوری ہو جب بھی اور اگر اشیاء عالم کی گردش کرین تب بھی ہمکو ایک ہی سی نسبت اور اک حرکت دوری مین ہوگی حرکت دوری کا محسوس ہونا اسطرح پر ہوتا ہو کہ شے مقابل کے اجزا کی نسبت دیکھنے والے کے حساب سے بدل جائے اور تبدیل نسبت شے مرئی کی بروقت حرکت ارواح کے ویسی ہی ہوتی ہو جیسے بروقت گردش اشیا کے ہوتی ہو آسمانکی گردش اور زمین کا سکون خواہ زمین کی گردش اور آسمانکا سکون بھی اسیطرح یکسان نتائج احکام ہیئت مین تجویز کیا گیا ہو بہ نسبت ناظر کے ۔ اور چونکہ مقابلہ حاس اور مدرک کا بروقت حرکت اشیا کے بھی ویسا ہی بدلتا ہو جسطرح اگر اجزاء حاس کے متحرک ہون لہذا فقط گردش سے ارواح کی دوار پیدا ہوتا ہو ۔ دوار کا پیدا ہونا کبھی پھرتی اور گھومتی ہوئی چیزون کیطرف دیکھنے سے بھی ہوتا ہو جیسے بعض لوگونپر ہنڈولا دیکھنے سے خواہ کوئی اور پھرتی ہوئی کل کے ملاحظے سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اسکی وجہ یہی ہو کہ پھرنے والی شے کی صورت نفس مین بطور رسوخ کے مرتسم ہوجاتی ہو اور ہمنے طبعیات مین بیان کیا ہو کہ جتنے افعال حسی ہین سبکا تعلق آلات جسمانی سے ہو اور ان سب آلات مین اول اور اولیٰ تر روح حساس یعنی روح حیوانی ہو کہ اس سے تعلق ان افعال کا اول اور ذاتی ہو اور یہی روح مین ہر ایک ہیئت فعل جسمانی خواہ صورت حرکت باقی رہ جاتی ہو بعد اسکے کہ شے متحرک خواہ فاعل سے وہ حرکت اور فعل جدا جدا ہوجائے بشرطیکہ وہ محسوس قوی ہو یعنے وہ فعل اس سے بقوت صادر ہوا ہو اسلیئے کہ ہر ایک محسوس کا اثر ہمارے آلات حس مین یہی ہوتا ہو کہ اسکی ہیئت مثالی ہمارے آلہ حس تک پہونچتی ہو ۔ اور اس ہیئت کا ثبات اور برقرار رہنا خواہ ہمارے حس سے زائل اور معدوم ہونا بمقدار قبول آلہ حس اور قوت محسوس کے بنظر اسی ہیئت کے ہوتا ہو چنانچہ ہیئت روشن چیز کی بعد اسکے کہ ہماری نظر سے غائب ہوجائے تھوڑی دیر تک اسکی روشنی ہمارے خیال مین قائم رہیگی خواہ سریع الحرکت اور ازین قسم بہت سے امور بدیہی اسکی مثال ہوسکتے ہین مگر اسکی شرح اور بیان شافی کا مقام فن طبعیات ہو طبیب کو مسلم ماننا اس حکم کا کافی ہو ۔ پھر جب یہ بات مسلم ہوچکی کہ اثر آلہ حس کا محسوسات سے بنظر ہیئت مثالی کے بقدر قبول اور انفعال آلہ حس کے ہوتا ہو ۔ اور یہی واضح ہو کہ جسقدر بدن ضعیف زیادہ ہوتا ہو اسیقدر اسکو انفعال اور قبول آثار خارجیہ سے زیادہ ہوتا ہو اور اس حکم کا تجربہ اور مشاہدہ

ضعیف بیمار نہین کرنا چاہیے کہ بعض بیمارون کا ضعف مین یہ حال ہوجاتا ہو کہ تھوڑی سی حرکت خفیف سے اُنپر دوار کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہو اور زیادہ
بتکلف شدید کی اُنکے حرکت دینے مین حاجت ہوتی ہو تاکہ انکی روح کو اذیت اور انفعال اور جنبش عارض ہوجائے نتیجہ یہ ہوا کہ بعد مقاسات امراض
اور ضعف بدن کے پیدا ہونا دوار کا اندک سبب سے ہوتا ہو کبھی مرض دوار کا اسباب بدنی سے بھی پیدا ہوتا ہو اور وہ اسباب خواہ بالفعل موجود ہین بطرح
کہ جوہر دماغ مین اوقسم بخارات پیدا ہو کر رگونمین دماغ کی اوترتے ہون خواہ دماغ کے اعصاب مین ٹھہرے ہون خواہ اخلاط کچھ ایسے ہون جو دماغ مین محتقن
ہون اور ہر جنس سے ہون کہ تھوڑی سی حرکت سے خواہ اندک حرارت سے اُن بخارات وغیرہ مین تخیر پیدا ہوجا پھر جسوقت ان بخارات مین حرکت پیدا ہوئی اپنی حرکت سے
بخارات اس روح نفسانی کو بھی متحرک کرتے ہین جو ان گونمین قائم ہو اور انھین گونمین تفضیح پاتی ہو اور بعد نضج کے اس مقام سے جوہر دماغ مین جاتی ہو اور وہان
ہوکر عصب کے ذریعہ سے تمام بدنمین متفرق ہوتی ہو **ایضاً** کبھی چونکہ دماغ مین بخارات بکثرت محتقن ہوتے ہین اور مختلف مقامات سے بخارات دماغ تک
پڑھ کر پہونچتے ہین اور دماغ مین مستقر ہوجاتے ہین اور وہین باقی رہجاتے ہین اور یہ بخارات کبھی مرض حار متقدم سے اور کبھی مرض بارد سے جو پہلے دوار
پیدا ہوا تھا اسکی جہت سے دماغ مین ٹھہر جاتے ہین پھر چند ریاح خام ایسے پیدا ہوتے ہین کہ انکو قوت منضجہ حرکت دیتی ہو خواہ قوت محللہ ان ریاح کو متحرک
کرتی ہو اور اس جہت سے بخارات مذکورہ مین بھی حرکت پیدا ہو کر دوار پیدا ہوتا ہو۔ اور کبھی تحریک دوار کی بخارات دماغی سے نہین ہوتی بلکہ ایک قسم کا
سوء مزاج مختلف ایسا دفعۃً پیدا ہوتا ہو کہ اس سے ہیجان حرکت مضطربہ کا روح مین پیدا ہوتا ہو۔ اور یہ اضطراب حرکت کسی متحرک جسمانی کیوجہ سے نہین ہوتا
کہ اس محرک سے کوئی شے از قسم بخار وغیرہ مختلط ہو اور مل جائے جیسے پانی مین بروقت جوش اور ابلنے کے بوجہ اختلاط آگ اور پانی کے یہ حرکت مضطربہ
پیدا ہوتی ہو۔ اور کبھی دوار بوجہ ایک محرک خارجی کے جو روح کو متحرک کرے بھی پیدا ہوتا ہو مثلاً سر پر کوئی چوٹ کا صدمہ پہونچے خواہ کھوپڑی
ٹوٹ جائے تا اینکہ دماغ مین تنگی پیدا ہوتی ہو۔ اور روح ساکن بھی گھٹ کر بتبعیت اس انضغاط کے حرکات مختلفہ دائرہ یعنے گھومنے والی حاصل کرتی
ہو اور بطور موج اور لہرون کے روح مین یہ حرکت پیدا ہوتی ہو جیسے پانی مین کوئی ڈھیلا وغیرہ پھینکین اور لہرین پیدا ہوتی ہین خواہ کسی لاٹھی وغیرہ سے
پانی مین تھپیڑ لگے کہ اسوقت موج پانی کی مستدیر اور گول اٹھتی ہو۔ اور جب پانی مین ایسے صدمہ سے تموج پیدا ہوتا ہو پھر جسم لطیف ہوائی یعنی روح مین اس
تموج کا پیدا ہونا بشل ایسے ہی حرکات اور صدمات کے زیادہ اولی اور انسب ہے لیکن چونکہ خود ہوا کا جسم بوجہ شدت لطافت کے محسوس بحس بصر نہین ہوتا
اسلیے کہ اسکے امواج خواہ تموج جو اعراض جسمانی ہین وہ بھی محسوس نہین ہوتے اور جیسے غیر محسوس ہونا ہوا کا بحس بصر مقتضی اسکی غیر موجودگی کا نہین ہے
اسیطرح اسکے تموج کا بھی حال ہو کبھی دوار کی پیدائش ایسے بخارات سے ہوتی ہو جو دماغ کیطرف صعود کرتے ہین اور بروقت انکے چڑھنے کے دوار پیدا ہوتا ہو
اور اگرچہ بخارات جوہر دماغ مین پیدا نہون اور نہ جوہر دماغ مین پہلے سے محتقن ہون لیکن جسوقت صعود ان بخارات کا ہوتا ہو روح دماغ کو حرکت دیتے ہین اور
ان بخارات کا صعود خواہ پہلے سے منافذ عصب کی راہ سے ہوتا ہو۔ اسوقت معدہ اور مرارہ بتوسط معدہ کے اور مثانہ اور رحم اور حجاب کے ہوتا ہو جسوقت ان اعضا
مین کچھ امراض پیدا ہون خواہ ان اعضا کے اخلاط مین حرکت پیدا ہو۔ اور اکثر صعود ایسے بخارات کا معدہ سے ہوتا ہو اور بعد اسکے اکثر رحم سے ایسے بخارات
اٹھتے ہین اسواسطے کہ رحم کو قابلیت وصول کی زیادہ ہو خواہ اور وہ اور شرائین سے خواہ وہ رگین غائر اور پوشیدہ ہون خواہ ابھری ہوئی اور ظاہر ہون
ایسے بخارات صعود کرتے ہین مادہ ان بخارات کا کبھی صفرا ہوتا ہو اور کبھی بلغم۔ دوار بلغمی صرع سے بہت مشابہ ہوتا ہو۔ اکثر سدر اور دوار کی کیفیت مسدر
اور مدیر ہین یعنے اس کیفیت مین جس سے اندھیرا آنکھون کے آگے پیدا ہو خواہ آنکھونکے سامنے چیزین پھرتی نظر آئین الغرض یہ کیفیت مشارکت بوجہ مادہ کے
نہین ہوتی بلکہ ایک قسم خاص کی اذیت دماغ تک ایسی پہونچتی ہو کہ اسکی کیفیت سے سدر اور دوار ساتھ ہی پیدا ہوجاتے ہین مثلاً حالت گرسنگی اور
بھوک مین بعض آدمیونکو ایسی ہی اذیت پہونچتی ہو۔ اور بعض آدمی بھوک کی برداشت نہین کر سکتے۔ اسلیے کہ انکا فم معدہ متاذی ہوتا ہو۔ اور اسکی شرکت
سے دماغ کو بھی ایذا پہونچ جاتی ہو لہذا وہ بے طاقت ہوجاتے ہین کبھی دوار اور سدر بطریق بحران کے بھی عارض ہوتا ہو جو دوار متواتر ہو اور خصوصاً
مشائخ مین منذر بسکتہ ہوتا ہو۔ اسیطرح جو دوار کسی عضو مین خدر لازم ہونیکے بعد پیدا ہو وہ بھی منذر بسکتہ ہو کبھی دردسر کے پیدا ہونے سے دوار

زائل ہوجاتا ہی۔ اور کبھی دوار کے عروض سے درد سر زائل ہوتا ہی **علامات** جو دوار آدمی کو حرکت دوری کرنیسے اور چکر لگانیسے پیدا ہو خواہ چکر کرنیوالی چیزونکے دیکھنے خواہ گھڑی اور سیدھی چیزونکے ملاحظہ سے پیدا ہو اسکی علامت موجودہ ہی موجود اور ظاہر ہوتی ہی اسیطرح جو دوار کسی چوٹ وغیرہ کی جہت سے عارض ہو وہ بھی سبب محسوس سے پیدا ہوتا ہی جو دوار بسبب بخارات کہنہ اور قدیمہ کے خواہ جدید بخارات نفس دماغ مین پیدا ہوکر عارض ہو اسوقت مرض دوار کا دائمی اور مستقل ہوگا کسی اور مرض کے تابع نہوگا اور کسی اور عضو کے مرض سے دورہ گھومنے کا نہوتا ہوگا اور نہ اسکی یہ کیفیت ہوگی کہ بروقت امتلاء کے ہیجان مرض کا ہو اور بروقت خلو معدہ کے سکون ہو اور اس دوار مین یہ بھی ہوگا کہ اس سے پہلے اوجاع سر اور دوی اور طنین اور گرانی سر بھی پیدا ہوگی اور آنکھونمین تاریکی ثابت رہیگی اور حواس مین کمی حتی کہ ذوق اور شم مین بھی نقصان ہوگا اور شریانات مذکورہ بالا مین ضربان شدید پیدا ہوگا اور ثقل شامہ بھی عارض ہوگا۔ پھر جو خلط دماغ مین خواہ سوائے خلط دماغی کے اور کسی جگہ جہان سے بخارات دماغ مین آتے ہین وہ دونون بلغم ہون اسوقت ثقل اور جبن اور کثرت نوم اور دشواری حرکت اور دیگر علامات بلغمی بھی موجود ہونگے جنکا ذکر تفصیلی قانون عام مین ہوچکا ہی۔ اگر وہ خلط خواہ ریاح وغیرہ صفراوی ہون بیداری مفرط اور التہاب اور سوزش محسوس ہوگی بدون ثقل زائد کے اور خیالات زرد پیدا ہونگے جنکا رنگ سونے کا ایسا ہوگا۔ اور اگر وہ خلط خون ہوگا رگین پھولی ہوئی اور چہرہ اور سر اور آنکھین سرخ اور گرم اور گرانی اور ماندگی اور نیند اور ضربان یعنی دھمک پیدا ہوگی۔ اور اگر سوداوی ہو ثقل باندازہ زائد اور بیداری اور بالونکا اور سیاہ چیزیان اور دخانکا اور فکر فاسد اور تمام علامات سودا کے جو اسی فصل مین بیان ہوچکے ہین پیدا ہونگے جس دوار کا سبب معدہ سے پیدا ہوا ہو اسمین بطلان اشتہا اور آفت معدہ مین اور فساد ہضم اور خفقان اور فتور نفس یعنے سانس مین سستی اور معدہ کا الٹ پلٹ کرنا اور اذیت سر کا میلان مقدم سر اور وسط سر کیطرف ہوگا۔ اور کچھ بعید نہین کہ یہ اذیت مؤخر دماغ تک بھی پہونچے اور درد کی کیفیت مین اختلاف اسطرح پر ہوگا کہ کبھی زیادہ ہوگا جب معدہ ممتلی ہو اور کبھی ٹھہر جائے کہ جسوقت معدہ خالی ہو اور تخمہ اس سے پہلے عارض ہوا ہوگا اور معدہ مین درد اور نفخ بھی ہوگا بعض اوقات مین اور بطریق شرکت عصب کے پیدا ہوگا اور قبل اسکے خواہ آخر مین جب شدت مرض کی ہو یافوخ کے پیچھے جہان نبت روح سادس کا ہی ٹھونگے درد پیدا ہوگا اور اسیطرح اطراف قفا مین درد ہوگا۔ اگر دوار بوجہ رحم کے پیدا ہو اس سے پہلے اختناق رحم اور احتباس منی اور حیض اور نیز ورم رحم پیدا ہوگا اسیطرح اگر مثانہ سے دوار پیدا ہوا ہو۔ اور اگر مبدا مرض دوار کا جملہ اعضا ہون وہ عضو جو سرچشمہ اور معدہ غذا ہی وہ مبدا دوار واقع ہو جیسے جگر خواہ مبدا مرض معدن روح مثل قلب کے ہو اسوقت نفوذ مادہ فاعلہ دوار کا انھین عروق کیطرف سے ہوگا جو قلب خواہ جگر سے دماغ مین پہونچے ہین خواہ وہ رگ جو پس گوش ہی خواہ وہ رگ جو قفا مین ہی۔ الغرض علامت ایسے وقت یہی ہوتی ہی کہ ضربان شدید اس رگ مین پیدا ہوگا۔ اور وہ رگ کھنچکر تن جائیگی جو گردن مین واقع ہی۔ اور ایسا درد جو معتدبہ ہو رقبہ مین نہوگا اور عصب رقبہ خواہ اعصاب مین بھی درد شدید نہوگا۔ جسوقت شرائین بیرونی جو نزدیک قفا کے ہین متمدد ہون اور اگر نبض کو بذریعہ ہاتھ کے خواہ بذریعہ رباط عجمی کے ملنے سے منع کرین خواہ اسرب کے ذریعہ سے حرکت کو منع کرین خواہ اسپر تو انبض کو طلا کرین جو مذکور ہوچکے ہین اور اس تدبیر سے کچھ درد مین پیدا ہو پس صاف ظاہر ہوگا کہ مادہ مرض انھین کی راہ سے آتا ہے ورنہ ان شرائین کیطرف سے مادہ کا آنا نہین ہی بلکہ اور طرق سے مادہ کی آمد و شد ہی۔ اسیطرح دوسری رگ وغیرہ مین بھی تجربہ کرنا چاہیے پھر دوسری رگ کے امتحان سے بھی درد مین خفت نہ پائی جائے تو وہ مادہ غائر یعنے اندرونی رگو نمین ہوگا۔ جو دوار بوجہ سوء مزاج مختلف کے ہی اسکی شناخت ضعف دماغ اور مقدم ہونے ان اسباب کے جو اوپر مذکور ہوچکے ہوتی ہی اور اسیطرح برودت خواہ حرارت جو دفعتہ خارج سے پیدا ہو خواہ کھانے پینے کی اشیاء گرم یا سرد کا استعمال ہوا ہو اسکے بعد بھی دوار پیدا ہوتا ہی جس شخص کو مرض سدر کا ہو شراب سے کچھ اسے نفع نہین ہوتا جسقدر اسکو نفع پانی پینے سے ہوتا ہی یہ بھی **جاننا ضرور ہی** کہ سدر اور دوار کا زمانہ جب طولانی ہوجائے ضرور یہ مرض بادہ ہی۔ جو دوار بروز بحران کسی مرض کے واقع ہو اسکی علامت بھی ظاہر ہوتی ہے **معالجات** جو دوار بوجہ گردش اور دوران انسان کے پیدا ہو خواہ گھومنے والی

چیزون کیطرف دیکھنے سے خواہ بلند مقام سے نیچے کی چیزون کے نظر کرنے سے پیدا ہو اسکا علاج سکون اور قرار اور نوم سے پہلے کرنا چاہیے اگر اس سے سکون مرض مین پیدا ہو تو ترش چیزین جو قابض ہون انکا استعمال کرین اور ایسی ترش چیزونمین لقمہ توڑ توڑ کر ڈالین اور تناول کرین اور جو دوار کہ خون کے مادہ سے پیدا ہو خواہ اخلاط محترقہ بدنی سے اسکی تولید ہوئی ہو اسکا علاج سر رو کی فصد سے شروع کرین اور بعد اس فصد کے جو رگ ساکن پس گوش ہے اسکی فصد کرین کہ یہ فصد افضل علاج ہے واسطے جمیع اقسام دوار کے جو مادی ہون اور کبھی اس رگ پر داغ بھی لگا دیتے ہین خصوصًا جس دوار کا سبب صعود ابخرہ ہو کسیطرف سے بدنکے اور حجامت بھی مفید ہوتی ہے اگر نقرہ پر گردنکے پیچھے استعمال کرین اور سر پر بھی حجامت کرنا مفید ہے. اور اگر ہمراہ خون کے اور قسم کے اخلاط بھی آمیختہ ہون خواہ اور قسم کے اخلاط سوائے خونکے سبب عروض دوار کے ہون چاہیے کہ فورًا استفراغ مادہ کا بذریعہ حب ایارج اور خیساندہ صبر کے کرین. اگر اخلاط حادہ ہون خواہ جوشاندہ ہلیلہ یا جوشاندہ افتیمون اور حب اصطمحیقون سے استفراغ کرین. اگر اخلاط مختلف ہون اور بعد استفراغ کے حقنہ کا استعمال کرین اسطرح پر کہ قنطوریون اور حنظل کو پانی مین جوش دیکر حقنہ کرین اسکے بعد سر اور نقرہ پر حجامت کرین اسکے بعد استعمال غرغرونکا کرین. اور عطوس کا بھی استعمال مفید ہے اور شموم جنمین مشک اور جند بیدستر اور مرزنجوش اور کلونجی داخل ہو بھی اُسے مفید ہے جسوقت نوبت مین ہیجان ہو بذریعہ مالش اسافل کے استعانت کرنی چاہیے. اگر سبب دوار کا معدہ اور اخلاط معدہ کے ہون اسوقت قے کا استعمال کرنا چاہیے ایسے پانی سے جسمین شبت اور مولی داخل ہوا اور جسمین شہد اور نمک اور تمامی مقیات معتدل شریک ہون پھر اسکے بعد استفراغ حب قوقایا سے کرنا چاہیے اگر قوت قوی ہو خواہ حب ایارج اور خیساندہ صبر کا استعمال کرین اگر قوت مین کمی ہو. اور اگر یہ معلوم ہو کہ اخلاط تلخ اور ساذج ہین اُس وقت طبیخ ہلیلہ ہمراہ شاہترہ کے دینا چاہیے. اور ان اخلاط کی شناخت دلائل مذکورہ جو اس قسم کے ہین انسے ہوئی ہے. خواہ جو امراض معدہ مین مذکور ہین انسے معلوم کرنا چاہیے. اور اگر کسی اور عضو سے یہ مرض پیدا ہو اسی عضو کا علاج جیسا اسکے امراض مین مذکور ہوا ہے اور جو علاج اس عضو کا واجب ہو اسکا استعمال کرنا لازم ہے. اور ابتدا مین دوار کے تقویت سر کی روغن گل سے جسمین تھوڑا روغن بابونہ شریک ہو کرنی چاہیے اور بعد استحکام کے تنہا روغن بابونہ سے تقویت سر کی کرنی چاہیے. اور اگر دریافت ہو کہ مادہ مرض کا فقط سر مین ہے سر پر حجامت کرین اور نیز حجامت نقرہ مذکورہ کی بھی کرنی ضرور ہے خواہ اور مقامات کی حجامت جو مثل انھین مقامات کے ہون مفید ہوگی اور جدھر مواد کا استقرار اور میلان دریافت ہو اسیطرف حجامت کا موقع ہے چنانچہ قانون عام مین بیان ہو چکا. اور اگر معلوم ہو کہ سبب دوار کا سوء مزاج مختلف ہے اسوقت پہلے شناخت سبب کی بخوبی کرکے اور اسکی علامت اچھی طرح انھین قواعد عام اور خاص سے دریافت کرکے علاج اسکا بالضد کرنا لازم ہے اسقدر کہ سوء مزاج دفع ہو کر اعتدال مزاج طبعی پیدا ہو جائے. اور اگر سبب دوار کا ضربہ اور سقطہ ہو پہلے چوٹ اور زخم کا علاج خاص جو معلوم ہے کرکے بعد ازان ملاحظہ کرین کہ اگر بعد اچھے ہو جانے ضربہ وغیرہ کے پھر بھی دوار باقی رہے خاص دوار کا علاج جو اوپر مذکور ہوا ہے کرین دوار کے مریض پر واجب ہے کہ ہر ایک چیز جو جلد جلد پھرتی ہو جیسے پھرکی خواہ لٹو یا کمہار کا چاک انکی طرف دیکھنے سے احتراز کرے. اور بلندی سے نیچے کیطرف زمین پست خواہ نیچی زمین کو دیکھنا خواہ پہاڑون کی چوٹی اور ٹیلون سے اور اونچی اونچی چھتون سے نیچے کیطرف دیکھنے سے پرہیز کرے. جو سدر اور دوار بوجہ خلوے معدہ کے عارض ہو اسکی تسکین کیواسطے چند لقمہ ب فواکہ خواہ آب فواکہ مین ڈبو کر استعمال کرین خصوصًا آب انگور ترش مین ڈبو کر کھلانے سے نفع بین پیدا ہوگا

فصل دوسری لوی کے بیان مین

اور اسکو بیچذق بھی کہتے ہین فارسی مین اسکا ترجمہ پیچ دہ اور عربی مین مقطوع العصب یعنے پٹھا کٹا ہوا اور لوی کے معنے پیچیدگی کے ہین اور اصل مرض کی یہ صورت ہے کہ کبھی بوجہ تواتر امتلاء وغیرہ کے عضلات خواہ عروق مین ایک حالت ماندگی کی ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اسمین رگین کھنچنے لگتی ہین اور جمائی اور انگڑائی بکثرت آتی ہے یا بوجہ کہ مزاج، ورد بخارات کی اسوقت کثرت ہوتی ہے. اور چہرہ اور آنکھین سرخ ہو جاتی ہین اور ایسا تمدد رگونمین خواہ عضل وغیرہ مین پیدا ہوتا ہے کہ آدمی دوھرا ہوا جاتا ہے اور پیچیدگی بدنمین پیدا ہوتی ہے کہ کبھی انگڑائی لیتے ہوئے داہنی طرف اور کبھی بائین طرف جھکا جاتا ہے. اور بانہیم متواتر خمیازہ لیتا ہے پھر بھی وہ آرام جو بعد انگڑائی لینے کے پیدا ہونا چاہیے پیدا نہین ہوتا اور دوھرا ہونے اور پھر انگڑائی لینے کو جی چاہتا ہے اگر یہ حالت

زیادہ پیدا ہو ضرور امتلاء بدن پر اخلاط سے دلالت کریگی اور اسوقت استفراغ خلط دموی اور صفراوی کا ضرور کرنا چاہیے اور سرد پانی کا بھی پلانا اکثر ایسی حالت مین تسکین دیتا ہو اسلیے کہ جوش اخلاط کو فوراً فرو کر دیتا ہو اور روح ترکی بالخاصہ اس مرض کے دور کرنے مین مفید ہو جبکہ استعمال کرین خواہ بطور سفوف کے فائدہ اسکا اسوجہ سے ہو کہ ریح مغلی یعنے جس ریح مین جوش خروش اور زیادتی ہو اسکو روح ترکی تحلیل کر دیتی ہو اسیطرح کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کرنے سے بھی فائدہ عظیم ہوتا ہو۔ حمامی یعنے جو لوگ حمام مین نہلانے وغیرہ کا پیشہ کرتے ہین انھین اس مرض کے ازالہ کی ایک تدبیر خاص معلوم ہو وہ تدبیر یہ ہو کہ مریض کے ہاتھ کو رگ سباتی پر زور سے باندھ دیتے ہین اور اس بندش سے ایسی اذیت پہونچتی ہو کہ قریب بغشی کے مریض پہونچ جاتا ہو اور شفا حاصل ہوتی ہو شاید اس تدبیر کے نجح ہونے کا یہ سبب ہو کہ جو روح دماغ تک چڑھتی ہو آمین انزعاج اور ناگواری پیدا کر کے اسے تحلل شدید اور درشت مواد پر استیلاء اور غلبہ پیدا کرتی ہو کہ اس غلبہ کیوجہ سے تحلیل ریاح خواہ مواد کی ہو جاتی ہو۔ مگر اس تدبیر مین اندیشہ بھی ہو اور خلاف احتیاط کے ہو واجب ہو کہ اسپ ہاتھ اس سے زیادہ نہ ٹھہرانا چاہیے کہ اسکی برداشت مریض سے دشوار ہو اور اپنے تئین سنبھال سکے

فصل تیسری کابوس کا بیان کابوس وہ بیماری ہو کہ آدمی کو سوتے کے ساتھ ہی خیالات گرانی اور بوجھ کے پیدا ہوتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اسکے سینہ پر کوئی چڑھا ہوا ہو اور جیسے کوئی اسکو فشار مین گرفتار کر رہا ہو اسوقت سانس رک جاتی ہو اور آواز بند ہو جاتی ہو اور حرکت بھی نہین کر سکتا ہو اور قریب اسکے پہونچتا ہو کہ اختناق اور گلو فشردہ ہو جاے اسلیے کہ مسامات بند ہو جاتے ہین اور جب دورہ اس کیفیت کا تمام ہو جاتا ہے دفعۃً بیدار اور متنبہ ہوتا ہو۔ کابوس مقدمہ تین بیماریون کا ہو یعنے اسکی موجودگی آیندہ زمانے مین تین بیماریون سے کسی ایک مرض کے وقوع کی خبر دیتی ہے صرع خواہ سکتہ خواہ مانیا مگر ان تینون کے ہونے کا مقدمہ کابوس اسوقت ہوتا ہو جب یہ مرض بسبب مواد مزدحم یعنی یکجا اور فراہم شدہ کے ہو اور غیر ایسے اسباب سے نہو۔ مگر کابوس کا عروض اکثر اوقات بخارات مواد غلیظہ دموی خواہ بلغمی یا سوداوی سے ہوتا ہو۔ کہ یہ بخارات بطرف دماغ کے صعود کرتے ہین اور انکا صعود دفعۃً ہوتا ہو اسوقت جبکہ حرکت بیداری جو محلل بخارات ہو آمین سکون پیدا ہو اور ہر ایک خلط کا بخار اپنے خاص رنگ سے متخیل ہوتا ہو سرخ خواہ سپید خواہ سیاہ جیسا مادہ ہوگا وہی رنگ نظر آئیگا اور ہر ایک خلط کی علامت قواعد مذکورہ سے واضح ہو سکتی ہو کبھی برودت نوم کے یہ مرض برودت شدیدہ سے جو دماغ کو پہونچے پیدا ہوتا ہو کہ یہ برودت دماغ کو فشردہ کرتی ہو اور اسکے مسامات مین تکثیف پیدا کرتی ہو اور قبض خواہ کھچاو دماغ مین پیدا ہوتا ہو اور وہی خیالات بعینہ جو اوپر بیان ہوئے متخیل ہوتے ہین۔ مگر یہ صورت بدون ضعف دماغ کے پیدا نہین ہوتی **ایضاً** کبھی بوجہ حرارت خواہ سوء مزاج دماغ کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہو **معالجات** فصد اور اسہال جو خاصہ ہر خلط کا ہو کرین۔ اور اگر اخلاط مین غلاظت زیادہ ہو مسہل خاص نافع ہو نسخہ خربق ایکدرم سقمونیا ۱۲ درم شحم حنظل چوتھائی درم اور دو دانگ افتیمون اگر قوت قوی ہو ان دواؤن سے علاج کرین ورنہ حب لاجورد خواہ حب اصطمخیقون کا استعمال مناسب ہوگا ایارج کبار ایارج فیقرا الحمار خواہ ایارج روفس خاصکر مفید ہو اسکے بعد تقویت سر کی بطرح قانون عام مین مذکور ہوئی ہو کرنی چاہیے منجملہ ادویہ کے اگر حب فادانیا ہمیشہ استعمال کرین بہت نافع ہو۔ اگر کابوس بوجہ برودت کے جو دفعۃً دماغ کو پہونچے پیدا ہو اور ایسے خیال کو پیدا کرے چاہیے اسکے علاج مین روغنہاے گرم جو قابض ہون خواہ ضمادات محمرہ کا استعمال کرین اور ازین قبیل اور جو چیزین جو خارج سے لگائی جاتی ہین انھین کا استعمال کافی ہو اور انکا ہر جگہ بیان مکرر کرنا کچھ ضرور نہین ہو کہ بخوبی مذکور ہو چکے ہین

فصل چوتھی صرع کا بیان صرع مرگی کو کہتے ہین اور مرگی وہ بیماری ہو جسکا مادہ اعضاء نفسانیہ کو افعال حس و حرکت سے مانع ہوتا ہو اور انتصاب یعنے سیدھے کھڑے ہونے کو بھی منع کرتا ہو مگر پورے طور پر منع نہین کرتا یعنے ایسا نہین ہوتا کہ بالکل یہ افعال باطل ہو جائین بلکہ کسیقدر باقی بھی رہتے ہین اور یہ خرابی ان افعال مین بوجہ ایک سدہ کے واقع ہوتی ہو اور اکثر سبب موقوع سدہ کا ایک تشنج عام سے ہوتا ہو جو بوجہ ماؤف ہونے بطن مقدم دماغ کے عارض ہوتا ہو اور اسی جہت سے یہ سدہ پیدا ہو جاتا ہو مگر پورا سدہ نہین پڑتا ہو ایسا کہ نفوذ قوت حس اور حرکت کو اسی بطن مین خواہ اور اعضا مین بالکل منع کرے اور روکے اور متصل بلا انقطاع حرکت و حس کو معدوم کر دے اور کھڑے ہونے سے بھی باز رکھے اور آدمی کو قدرت اسکی باقی نرہے کہ تا بقاے سدہ مذکور

سیدھا کھڑا نہو سکے اور اپنے بدن کو درست اور راست کر سکے۔ پھر چونکہ تشنج کے جمیع اقسام جیسا ہم بیان کرینگے خواہ بوجہ امتلا کے پیدا ہوتے ہیں خواہ بوجہ یبوست کے خواہ بوجہ ایک تقبض یعنے کھچاؤ کے جو اعصاب وغیرہ میں پیدا ہو کر ایذا دہی کرے پیدا ہوتے ہیں اسیطرح صرع کے بھی اقسام انہیں اسباب تشنج سے پیدا ہونگے لیکن صرع کی پیدایش اس تشنج سے جو بوجہ یبوست کے عارض ہو نہیں ہوتی اسلیے کہ صرع کا عروض دفعتہ ہو جاتا ہے اور تشنج یبس رفتہ رفتہ بتدریج پیدا ہوتا ہے ایک یہ بھی دلیل ہے تشنج یبسی کے علت نہونے پر واسطے صرع کے کہ دماغ میں اسقدر یبس پیدا نہیں ہو سکتا ہے کہ تشنج پیدا ہو اور بدن بحال خود صحیح باقی رہے اور حیات بدنی کا ازالہ نہو جاوے بلکہ ایسی یبوست جس سے دماغ میں تشنج پیدا ہو سکے ہنوز پیدا نہو گی کہ نوبت ہلاکت بدن کی ہو جائیگی۔ اب فقط وہی دو قسمیں تشنج کی جن سے صرع کی پیدایش ممکن ہے باقی رہیں یعنے امتلا اور تقبض۔ تقبض دماغ میں کسی شے موذی کے دفع کرنیکے واسطے پیدا ہوتا ہے مثلاً کوئی بخار دخانی خواہ کوئی کیفیت لاذع یعنے سوزش پیدا کرنیوالی خواہ کوئی رطوبت ردی الجوہر کے ہٹانے کیواسطے دماغ میں کھچاؤ پیدا ہو خواہ کوئی خلط کثیر ایسی ہے جو سدہ غیر تام پیدا کرے بطون دماغ میں خواہ پٹھوں کے مقام روئیدگی کی جڑوں میں کبھی یہ تشنج بوجہ حرکت کسی خلط کے جو موجی ہو خواہ بوجہ غلیان اور جوش بوجہ حرارت زائد کے جو بوجہ پڑنے سدہ کے پیدا ہوتا ہے کہ اسوقت نفوذ قوت حس اور حرکت کا بمقدار طبعی نہیں ہو سکتا ہے اسوجہ سے بھی تشنج پیدا ہوتا ہے اور چونکہ قوت حس اور حرکت کا نفوذ ایک مقدار معین پر نہیں ہوتا اسی جہت سے اعضا کی حس اور حرکت بالکل معدوم نہیں ہوتی خواہ کوئی ریح غلیظ منافذ روح دماغی میں محتبس ہو جاتی ہے جو مورث تشنج مذکور ہو کر صرع پیدا کرے چنانچہ رائے حکیم ارسطاطالیس کی یہی ہے کہ کبھی ایسی ریح بھی سبب عروض صرع کی ہوتی ہے اگر دماغ میں کوئی خلط مانع نفوذ قوت حس و حرکت پیدا ہو اسوقت دماغ میں باوجود الم کیفیت کے انقباض بھی پیدا ہو گا تاکہ دفع موذی کا بذریعہ اس انقباض کے کرے جیسا معدہ کا حال بروقت ہچکی اور متلی کے یہی ہوتا ہے۔ خواہ جیسے اختلاج اسوقت پیدا ہوتا ہے جب دفع کسی مادہ کا کسی عضو سے طبیعت کرتی ہے اسلیے کہ تقبض اور انعصار یہ دونوں حرکت گویا اصل کلی اور قاعدہ ہیں ہر ایک عضو کے موذی کے دفع کرنے میں انکے ذریعہ سے کارروائی ہوتی ہے دماغ میں اگر بغرض دفع موذی کے تقبض پیدا ہو پس ضرور ہے کہ اسکا تقبض اور کھچاؤ اور اعضا کے کھنچنے کے برابر نہو گا اسلیے کہ یہ عضو اشرف ہے اور جو اعضا عصبانی ہیں سب میں کسیقدر اثر دماغ کے تقبض سے پہونچیگا پس جسوقت دماغ میں تقبض پیدا ہوا اسکے حرکات مختلف طور پر ہونگے اور بتبعیت تقبض دماغ کے اعصاب میں چہرہ وغیرہ کے بھی تقبض پیدا ہو گا اور ان پٹھوں کے حرکات بھی مختلف ہونگے اور یہی سبب مریض کے مصروع ہونے یعنے گر پڑنے کا ہوتا ہے۔ اور بعد اس تقبض کے افاقہ اور جلد جانا مرض کا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ وہ خلط موذی بعد ان حرکات کے دفع ہو جاتی ہے خواہ ریح موذی متحلل ہو جاتی ہے یا وہ شے موذی کسی قسم کی ہو ایسی دفع ہو جاتی ہے کہ بالفعل اسکی اذیت باقی نہیں رہی پھر جب اسکی ایذا دہی ہو گی پھر یہی کیفیت طاری ہو گی صرع میں جو تشنج اور اعضا کیطرف نازل ہوتا اسکا بھی سبب یہی ہے کہ جو مادہ دماغ میں بھر جاتا ہے خواہ جو اذیت دماغ کو امور مذکورہ بالا سے پہونچتی ہے اسکی جہت سے پٹھوں کو بھی وہی ایذا لاحق ہوتی ہے اور یہ پٹھے سے جو اعضائے عصبانی اس ایذا میں دماغ کے شریک ہوتے ہیں اور جو حال دماغ کے تشنج اور تقبض وغیرہ میں ہوتا ہے وہی حال ان اعضا کا انہیں وجوہ سے ہوتا ہے اولاً تو یہ اعضا جوہر دماغ کے تابع ہیں اور دوسرے دماغ کی ایذا سے انہیں بھی ایذا پہونچتی ہے اور تیسرے ان اعضا میں بھی امتلا اسی خلط سے ہو جاتی ہے جو دماغ سے دفع ہو کر اعضائے مذکورہ تک پہونچتی ہے اسلیے کہ انکے مبادی کا عرض بڑھ جاتا ہے اور طول میں ان مبادی کے تقلص یعنے سمٹنا پیدا ہوتا ہے صرع میں ایسے وقت تشنج پیدا ہو کر اس اذیت کا دفع حاصل ہوا اور استرخا کے ذریعہ سے انبساط پیدا ہو کر اور دراز ہو کر کیونکر اندفاع اس اذیت کا ہو اسکی دلیل یہ ہے کہ ایسے وقت دماغ کو خواہش بھی ہوتی ہے کہ خاص اپنے مقام سے کسی شے موذی کو دفع کر دے اور جو چیز موجب ایذا ہے اسے الگ ہٹانا اور دفع کر دینا کسی چیز کا بدون انقباض اور انعصار یعنے بدون تنگی پیدا کرنے اور نچوڑنے کے نہیں ہوتا ہے۔ جو تشنج مادی ہو اسکو حمی پیدا ہونے سے نفع ہوتا ہے اور صرع بھی تشنج مادی ہے پس بحکم ضرب ثالث شکل اول خواہ رابع کے نتیجہ یہ ہو گا کہ صرع کو بھی حمی سے نفع ہو گا اورام اگر مرض صرع میں پیدا ہوں اس مرض کو دفع کر دینگے اور صرع کے مادہ کو کم کر دیتے ہیں۔ اکثر انتقال صرع کا بطرف مالیخولیا کے بھی ہوتا ہے۔ اور مالیخولیا کا انتقال بطرف انتقال صرع کے ہوتا ہے۔ بعض لوگوں نے ایسا خیال کیا ہے کہ صرع کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو مادہ سے پیدا نہیں ہوتی ہے اگر اسکی یہ مراد ہے کہ فقط تجرد

خواہ کوئی اور کیفیت موذی دماغ تک پہونچکر مرض صرع کا پیدا کرتی ہو اور کسی قسم کا مادہ دماغ مین پیدا نہین ہوتا البتہ اس قول کے معنے صحیح ہین اور کچھ
اصلیت ہوسکتی ہو اور اگر اسکی مراد یہ ہو کہ فقط نفس مزاج سازج یعنے فقط یہی سوء مزاج دماغ مین پیدا ہو کر مرض صرع کو پیدا کرتا ہو یہ بات محض بیوجہ اور
بے اصل ہو اسلیے کہ یہ کیفیت اگر ایسی ہو کہ دماغ اس سے متکیف ہوگیا اور اپنی کیفیت کیطرف دماغ کو اس سوء مزاج نے پھیر لیا ہو اسوقت لازم یہ
ہوگا کہ صرع کو لزوم اور دوام مشروط پیدا ہو اور فوراً زوال کیفیت مصروع کا نہو سکے حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ مصروع فوراً سنبھل جاتا ہو اور کیفیت ردی کا
زوال دفعۃً ہو جاتا ہو اس سے معلوم ہوتا ہو کہ وجود سبب بھی دفعی ہو لازم نہین ہو اور وہ سوء مزاج جسکا یہ قائل مدعی ہو صرع کا سبب نہین ہوسکتا
اگر یہ مزاج سازج ایسا غالب ہو کہ اسکے راسخ شدت نکایت سے نوبت قتل اور ہلاکت مریض کی پہونچے ایسی کیفیت نفس دماغ مین حاصل نہین ہوسکتی بلکہ
کوئی مادہ خواہ کیفیت کسی مادہ کی اور جا سے دماغ تک پہونچتی ہو جب یہ ہلاکت پیدا ہوتی ہو خواہ جوہر متحلل تولد لیسے مضر مزاج کا نہین ہو۔ زبد یعنی
کف منہ سے مصروع کے بروقت دورے کے جو برآمد ہوتا ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ حرکت نفس مین اضطراب پیدا ہوتا ہو نہ اینکہ اختناق اور گھٹنا پیدا ہوا اور
یہ اضطراب بھی ہی ہو جو حرکت اضطرابی تشنج سے پیدا ہوتا ہو اور سکتہ مین بوجہ اختناق کے پیدا ہوتا ہو اور بوجہ استکراہ نفس کے۔ اب خلاصہ یہ معلوم ہوا کہ
صرع اس تشنج کو کہتے ہین جو خاص دماغ مین پیدا ہوا اور تشنج وہ صرع ہو جو خاصکر کسی ایک عضو معین مین پائی جاے۔ اور گویا کہ عطاس یعنی چھینک
مین حرکت صرع ضعیف کی ہوتی ہو۔ اور گویا کہ صرع بڑی چھینک خواہ عطاس کبیر کو کہتے ہین مگر فرق یہ ہو کہ عطاس کا دفع اکثر مقدم دماغ مین بوجہ
قوی ہونے قوت کے ہوتا ہو اور مادہ عطاس کا بھی ضعیف ہوتا ہو اور صرع مین دفع مادہ خواہ شے موذی کا جسطرح ممکن اور سہل ہو بطریت اور بسہل
ہوتا ہو۔ اوپر کے بیانات سے یہ بھی اچھی طرح دریافت ہوتا ہو کہ صرع اگر خاص جوہر دماغ مین ہو اسکا سبب ضرور ایک مادہ ایسا ہوگا جسکی
پیدائش ایک ریح کی ہوتی ہو جو مجاری حس اور حرکت مین محتبس ہو جاے خواہ دونون بطن مقدم کو کسیقدر یہ ریح بھر دے۔ پھر یہ مادہ یا خون ہے جو
غالب اور کثیر ہو خواہ بلغم ہو یا سودا خواہ صفرا ہے مگر صفرا ہونا اس مادہ کا بہت کم ہوتا ہو اسکی قلت کے بعد کم خون محض کا ہونا ہان وہ خون جسکا مزاج مائل
بسوداویت ہو خواہ بلغم ان دونون کا سبب ہونا واسطے مصروع کے زیادہ متصور ہوتا ہو۔ لیکن سبب اکثری فقط رطوبت ہوتی ہو خواہ رطوبت
مائل بسوداویت اسلیے کہ غالباً عروض صرع کا مادہ بلغمی سے ہوتا ہو بقراط کہتا ہو کہ جو بکیر کہ اکثر مصروع ہو جسوقت اسکا دماغ چاک کرکے دیکھا جاے ضرور
دماغ مین ایک رطوبت پائی جاتی ہو اور وہ رطوبت ردی اور بدبو ہوتی ہو صرع کا جو سبب دماغی ہو اوسکی نسبت بطرف ضعف ہضم کے ہوتی ہو یعنے
دماغ کا ضعف ہضم پھر یہ ضعف ہضم دو حال سے خالی نہین ہو یا جوہر دماغ اور دماغ کے بھیجے مین ہو اور یہ قسم نہایت درجہ ردی اور فاسد ہو خواہ یہ
ضعف ہضم دماغ کی جھلیون مین ہو اور یہ قسم خفیف اور سبک ہوتی ہو صرع سوداوی جو قوی ہو زیادہ ردی ہوتی ہو اگرچہ اکثر پیدائش مرض صرع کی
مادہ بلغمی سے ہوتی ہو اسلیے کہ سوداوی مادہ روح کی آمد و شد کا مانع بقوت ہوتا ہو اور بوجہ یبس کے سدہ بھی سخت اور قوی ہوگا۔ جو صرع بعض اطبا
کی اصطلاح مین ام الصبیان کہلاتی ہو زیادہ قاتل ہوتی ہو اسیطرح اگر دورے صرع کے پیہم آنے شروع ہون وہ بھی قاتل ہو جس صرع کا سبب کسی
اور عضو مین ہو اسکی صورت یا تو اس طرح ہوگی کہ اس عضو سے بخارات موذی اٹھکر دماغ تک پہونچین خواہ ریاح موذی اٹھین اور ایذا دہی ان بخارات
اور ریاح مین بجہت مقدار کی قلت اور کثرت کے نہو بلکہ انکی کیفیت ایسی ردی ہو کہ اس سے جو کیفیت دماغ مین پہونچے موذی ہو یا بوجہ کیفیت
کرنے کے تکاثف اسکا بعد اجتماع کے ایسا ہو کہ اس سے ایک مادہ پیدا ہو جاے اور اپنے قوام سے خواہ جو ریح اس مادہ سے اٹھے اس سے ایذا دہی
کرے خواہ دماغ کیطرف ایک بخار یا ریح موذی کی کیفیت پہونچے اور اسکی مقدار دماغ تک جاے اور اس کیفیت سے انجماد خواہ بستگی جوہر دماغ
مین پیدا ہو خواہ احتراق رطوبت مین دماغ کے پہونچے بوجہ اسی کیفیت صاعدہ کے خواہ اس کیفیت کی سمیت اور رداءت جوہر کی ایسی ہو جو موذی
دماغ کی ہو۔ خواہ ایک محض کیفیت سادہ بطرف دماغ کے پہونچے خواہ ایسی چیز دماغ کیطرف صعود کرے جو بنظر کیفیت اور کمیت دونون طرح موذی
ہو۔ پھر جس عضو کے بخارات دماغ مین پہونچکر مورث مرض صرع کے ہوتے ہین بوجہ کثرت کے یا جمیع بدن کے بخارات ہون فقط معدہ یا فقط طحال کے

یا مراق کے بلکہ تمامی اعضاے بدنی مین یہ بات فرداً فرداً بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ اسیطرح جو بخارات ردی اگو ہر موذی دماغ کا ہو وہ بھی تمام بدن کے ہر عضو سے اٹھ سکتا ہے حتی کہ پاؤن خواہ ہاتھ کی انگلی سے بھی ممکن ہے اور سبب اس صعود بخارات کا کبھی احتباس خون خواہ کسی خلط کا کسی ایسے منفذ اور راہ مین ہوتا ہے کہ بوجہ سدہ بڑھ جانے کے وہ راہ اسقدر تنگ ہوجاتی ہے کہ بخوبی نفوذ خون اس خلط کی گنجائش نہین ہوتی اور اسیوجہ سے حرارت غریزی کا پہونچنا ہوت تک موقوف ہوتا ہے اور موت اس عضو پر واقع ہوتی ہے اور اسکا استحالہ ایک کیفیت ردی کیطرف ہوتا ہے اسیوجہ سے بطور دورہ کے اس عضو متعفن اور بدبو سے ایک کیفیت سمی خواہ بخاری اُٹھتا ہے اور دماغ کو ایذا دیتا ہے۔ یا اس عضو تک کوئی سم اور زہر پہونچکر ایسا اثر کرتا ہے کہ اُسکے پٹھے کو اذیت پہونچاتا ہے۔ مثلاً بچھو کا ڈنک کسی عضو کے پٹھے مین سمیت ایسی پیدا کرے اور بواسطہ پٹھے کے وہ سمیت دماغ تک پہونچکر ایذا دہی کرے بای نظر دماغ مین تشنج اور انقباض پیدا ہو اور حرکات دماغ سے اختلاف شدید پیدا ہوجاے جیسے معدہ مین یہ کیفیت بروقت تناول کسی شے حاد اور لاذع کے پیدا ہوتی ہے۔ اکثر یہ ستعمال زمانہ خلوے معدہ مین واقع ہو اور فوراً ہچکی آنے لگتی ہے خواہ اگر فم معدہ کی حس قوی ہو۔ فواق ایک قسم کا تشنج جو معدہ مین پیدا ہوتا ہے اور دماغ مین اگر ایسا انقباض خواہ تشنج مثل فواق کے اسیطرح کے سبب سے پیدا ہو اسوقت بتبعیت دماغ کے جمیع اعصاب مین انقباض اور تشنج پیدا ہوگا۔ جالینوس نے حکایت کی ہے کہ خاص اُسی کو بعد کھانے فلافلی کے ہچکی عارض ہوتی تھی پھر بعد اسکے شراب کا استعمال کرتا تھا تاکہ فم معدہ اسکی حدت اور تیزی سے متاذی ہو۔ ہم نے بچشم خود اسی کے قریب اور شخص پر یہی کیفیت طاری ہوتی مشاہدہ کی ہے۔ جالینوس وغیرہ نے بھی حکایت کی ہے اور ہمنے خود بھی ملاحظہ کیا ہے کہ اکثر مصروع کے پاؤن کے انگوٹھے سے ایک چیز سرد مثل ہوا کے اٹھتی تھی اور دماغ کیطرف چڑھتی تھی جب یہ شے اسکے قلب اور دماغ مین پہونچی صرع پیدا ہوتی تھی۔ جالینوس کہتا ہے کہ ایسے مریض کے ساق پر جب زور سے پٹی باندھ کر خوب کس دیتے تھے اور یہ ترکیب زمانہ نوبت سے پہلے عمل مین آتی تھی اکثر تو یہی دیکھا کہ دورہ رک گیا ورنہ خفت دورہ مین ضرور پیدا ہوتی تھی ہمنے اسی صرع کے اقسام شرکی مین عجائب امور کا ملاحظہ کیا ہے یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض بیمارون کے ابہام پر داغ دیا ہے اور کسی اور انگلی پر داغ دیا جہان مادہ صرع صعود کرتا تھا اور مریض کو شفا حاصل ہوگئی۔ ازین قبیل وہ بھی صرع ہے جو بوجہ دیدان یعنے چھوٹے کیڑے اور لانبے جنھین ہرد ہے کہتے ہین پیدا ہوتی ہے۔ خواہ حب القرع سے یعنے وہ کیڑے جنکو کدو دانہ کہتے ہین عارض ہوتی ہے ایک قسم کی مرگی ایسی بھی ہے جو غشی کے ہمراہ پیدا ہوتی ہے شاید اطبا اسے صرع کے اقسام سے خارج سمجھین گے حالانکہ وہ اقسام صرع مین داخل ہے مثل اسکے وہ بھی صرع ہے جسکا اختناق رحم نام رکھتے ہین۔ وہ اسطرح سے پیدا ہوتی ہے کہ اگر عورت کا خون حیض بند ہوجاے اور اپنے وقت مناسب پر بند نہو اور خون مذکور رک کر متعفن ہوجاے خواہ اسکی منی مین حبس پیدا ہو بوجہ ترک جماع کے اس حبس سے خون خواہ منی اسکی رحم مین بند اور متعفن ہوکر ایک کیفیت سمی پیدا کرتی ہے اور اسکے حرکات اور بخارات بطور دورہ کے خواہ پیہم ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اکثر اوقات وہی بخارات بطرف قلب اور دماغ کے چڑھتے ہین اور اس عورت پر کیفیت صرع کی طاری ہوتی ہے اسیطرح بعض مردون کو بھی کبھی بوجہ ترک جماع وغیرہ یہ کیفیت پیدا ہوجاتی ہے کہ انکے اوعیہ منی مین زیادہ مقدار منی کی یکجا ہوکر آپس مین تراکم اور تردد پیدا ہوکر تحلیل بطرف کیفیت سمی کے ہوجاتی ہے اسوقت جو حال عورت کا اوپر بیان ہوا اس مرد کا حال بھی وہی ہوتا ہے اسی طرح بعض عورات کو ایام حمل مین بھی صرع کا مرض عارض ہوتا ہے اور بعد وضع حمل کے جب خون نفاس کا اخراج ہوا خود بخود صرع زائل ہوجاتی ہے بعض معتبرین نے ہمسے بیان کیا کہ اکثر صرع کی ابتدا انقطاع شہوت سے بھی ہوتی ہے اور بعض اقسام مرگی کے مثانہ سے پیدا ہوتے ہین۔ جو صرع معدہ اور مراق سے پیدا ہوتی ہے خواہ بوجہ تخمہ کے جسکی جہت سے رگون مین سدہ پیدا ہوکے عارض ہو کہ اسوقت بوجہ سدہ کے غذاے محمود وہان تک نہین پہونچتی ہے خواہ پہونچکر فاسد ہوجاتی ہے خواہ محمود پہونچکر مختنق اور بند ہوجاتی ہے۔ اور بوجہ سدہ کے چونکہ بخوبی قوت منضجہ کی رسائی نہین ہوتی لہذا وہ غذاے محمود فاسد ہوجاتی ہے۔ اور اکثر اسیوجہ سے قے بھی عارض ہوتی ہے اور طعام غیر منہضم برآمد ہوتا ہے بہرحال صرع خواہ بشرکت کسی عضو کے ہو یا بلاشرکت عارض ہو مبدا قریب اس مرض کا دماغ ہے خواہ بطن مقدم دماغ کا خواہ اور بطون ہمراہ بطن مقدم کے اسلیے کہ اول جو آفت معتد بہ اور واقعی پڑتی ہے وہ حس بصر اور سماعت مین پڑتی ہے اور حرکات عضل وجہ اور جفن یعنے اور پلکون کے عضلات مین نمودار ہوتی ہے اکثر تمام حواس اور اعضاے متحرکہ آفت رسیدہ ہونے مین شریک ہوتے ہین اسلیے کہ شارکت آفت مین جملہ بطون کو نہوتی فہم اور ادراک مین بطلان نہوتا اور تنفس کا ضرر متقدم

تشنج پر ہوتا جسکے بعد صرع واقع ہوتی ہے یعنی صرع مین اکثر یہی ہوتا ہے کہ پہلے تشنج واقع ہو لیتا ہے اسکے بعد مریض مصروع ہو کر گر پڑتا ہے اسلیے کہ تشنج مین استحکام ہو لیتا ہے اُسی کے بعد صرع پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب موذی دماغ دفع ہو جاتا ہے خواہ ریاح موذیہ کی تحلیل پیدا ہو گئی افعال حس اور حرکات بحال خود عود کرتے ہین۔ اور کبھی منخرین خواہ ایک ہی نتھنے کیطرف سے بعینہ شے موذی دفع ہو کر برآمد ہو جاتی ہے اور معائنہ مین آجاتی ہے خواہ بطرف حلق کے ریزش اسکی معلوم ہوتی ہے لیکن اکثر صرع کا حدوث بدون تشنج محسوس کے بھی ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جس مادہ سے صرع پیدا ہوتی ہے وہ رقیق ہوتا ہے۔ لیکن اسمین کثرت اتنی ہوتی ہے کہ بوجہ کثرت امتلاء کے اذیت رسانی دماغ کی پیدا ہوتی ہے کوئی غلظت خواہ رداوت مادہ مین ایسی ہوتی ہے جو اسقدر ایذا دہی کرے کہ اس سے تشنج اور انقباض دماغی پیدا ہو لڑکونکو صرع بوجہ رطوبت زائد کے جو انکے دماغ مین ہے اکثر عارض ہوتی ہے کبھی تو اول ولادت خواہ ایام رضاع مین یہ مرض لڑکونکو عارض ہوتا ہے اور کبھی جب سن ترعرع کو پہونچین اسوقت مصروع ہوتے ہین۔ اگر تدبیر صائب انکے معالجہ مین ہو اکثر یہی ہے کہ مرض بالکل زائل ہو جاتا ہے ورنہ سن شباب تک باقی رہتا ہے مگر واجب ہے کہ انکی نسبت ایسی تدبیر کا لحاظ کیا جاے کہ قبل انبات یعنے پختہ دانتون کے نکلنے کے۔ خواہ قبل از برآمد ہونے ریش وبروت کے یہ مرض اُنکا زائل ہو جاے۔ جو لڑکے ایسے ہین کہ اُنکے اطراف سر مین قروح اور اورام پیدا ہوتے ہون خواہ نتھنے انکے ہمیشہ بہا کرین انسے یہ مرض دور ہے یعنی کمتر انھین اس مرض کا ضرر پہونچے گا کیونکہ رطوبات انکے دفع ہو جاتے ہین۔ دماغ کی اصل خلقت مین ایسی رطوبت ہے کہ اسکے حق مین یہی درکار ہے کسی نہ کسیطرف سے اسکا تنقیہ ہوتا رہے۔ کبھی رحم مادر مین اسکا تنقیہ ہو جاتا ہے اور کبھی بعد ولادت کے اخراج اسکا ہوتا ہے۔ اور کبھی بعد ولادت بھی تنقیہ اس رطوبت کا نہین ہوتا ہے۔ پھر اسوقت ضرور صرع عارض ہوتی ہے۔ اکثر جو صرع لڑکونکو عارض ہوتی ہے اسکا علاج آسان ہوتا ہے۔ اور کبھی بعد بلوغ کے خود بخود زائل ہو جاتی ہے بشرطیکہ کوئی سوء تدبیری ایسی نہو جو مادہ صرع کی معین ہو یعنے جو رطوبت مادہ مرض ہے اسکی زیادتی اس تدبیر سے پیدا ہو خواہ علاج متروک رہے کہ لامحالہ مرض اپنی شدت پر باقی رہیگا۔ شبان اور جوانونکو بھی اکثر صرع عارض ہوتی ہے۔ اگر جوانونکی صرع مین کثرت دورات کی بعد پچیس برس کے سن کے ہو اور مرض دماغی ہو یعنے بشرکت اعضاے دیگر نہو بلکہ خاص جوہر دماغ سے پیدا ہوا ہو صرع لازم ہوتی ہے۔ اور اسکا زوال تا بمرگ نہوگا اور نہایت درجہ اثر دوا کا خواہ غایت معالجہ کی انکی نسبت یہی ہے کہ مرض کی اذیت کسیقدر کم رہے خواہ نوبت صرع مین بطوء اور درنگ پیدا ہو بقراط نے حکم قطعی دیا ہے کہ تا بمرگ صرع زائل نہوگی۔ مشائخ کو صرع بوجہ سدہ کے کمتر عارض ہوتی ہے۔ کبھی صرع کے اسباب مذکورہ بالا کی اعانت کچھ اور قسم کے اسباب خارجی بھی کرتے ہین مثلاً زیادہ خوری طعام اور شراب کی خواہ بحالت تخمہ کے خورش کا واقع ہونا خواہ دھوپ مین زیادہ چلنا پھرنا کہ اسکی جہت سے جذب مواد کا بطرف سر کے ہوتا ہے یا بوجہ کہ یہ فعل انتشار مواد کو دونون جانب اور تحت بدن سے منع کرکے اوپر کیطرف حرکت دیتا ہے اور جماع کثیر بھی انھین اسباب معین مین داخل ہے۔ اور سکون اور خوش عیشی اور آرام طلبی اور ریاضت مین کمی بھی اسمین داخل ہے از انجملہ امتلاء بدن خواہ معدہ پر ریاضت کا استعمال کرنا کہ اس جہت سے اخلاط مین تحرک بطرف متخلل ہونیکے پیدا ہوتا ہے۔ مگر یہ تحلل پورا اور تمام نہین ہوتا ہے اور تجویفات بدنی کو رطوبات سے بھر دیتا ہے منجملہ اسباب مذکورہ کے وہ امور ہین جو قلب کو ضعیف کردین جیسے خوف خواہ دھمکی خواہ کوئی شخص زور سے چیخے اور یکبارگی چلاے خواہ پانی کی آواز دریاے مہیب سُنائی دے منجملہ اسباب مذکورہ کے صوم اور فاقہ کشی اس شخص کو جسکا معدہ ضعیف ہو مگر یہ جتنے اسباب مذکور ہوئے ہین یہ اسباب بعیدہ ہین کہ انسے اسباب قریبہ کی پیدائش ہوتی ہے اور وہ اسباب قریبہ مورث مرض صرع کے ہوتے ہین ہم ایسے اسباب کے ذکر کیواسطے جداگانہ ایک باب مقرر کرتے ہین کہ وہان پر انکی تفصیل بخوبی کرین گے بعض لوگ کہتے ہین کہ مصروع اگر بھیڑ کی کھال بعد ذبح کے فوراً نکالی گئی ہو اور ہنوز گرمی اسکی باقی ہو پہن لے اور پہنکر پانی مین اترے فوراً دورہ صرع کا واقع ہوگا اسیطرح اگر شاخ گوسپند اور مر اور حاشا کی دھونی مصروع کے قریب دیجاے اور ان چیزونکا دھوان اسکے دماغ تک پہونچے فوراً دورہ واقع ہوگا۔ اکثر زوال صرع کا ایسے حمیات سے بدل جاتا ہے جسکی اذیت اور تکلیف مریض زیادہ اٹھا رہا ہو خصوصاً وہ حمیات جو زمانہ دراز سے لاحق ہون اور بالتخصیص حمی ربع چونکہ طولانی ہوتی ہے اور مادہ سوداوی کا انضاج کردیتی ہے۔ اور لرزہ کے بھی صرع کو دور کرتا ہے۔ اسلیے کہ لرزہ سے جو چیز دماغ مین چسپیدہ ہوتی ہے اوکھڑ جاتی ہے اور دفع ہو جاتی ہے اور جو فضول دماغی چسپان ہوتے ہین انھین پریشان

کر دیتا ہے اور جو پسینا بعد لرزہ کے برآمد ہوتا ہے وہ ان رطوبات کو پریشان کر دیتا ہے اور جسطرح سکتہ سے اکثر فالج پیدا ہوتا ہے اسیطرح صرع کا بھی انجام اکثر
فالج کیطرف ہو جاتا ہے۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ صرع بلغمی کے ہمراہ فقط ارتعاش اور اضطراب اسوجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ مادہ بلغمی اسدرجہ کثیف نہیں ہو سکتا
ہے کہ مجاری میں سدہ ڈالکر بالکل بند کر دے اور سوداوی مادہ البتہ چونکہ اسمیں کثافت زیادہ ہوتی ہے سدہ پورا ڈالدیتا ہے۔ اور بخوبی مجاری کو بند کرتا ہے اسوجہ سے
اس مادہ میں اضطراب پیدا نہیں ہوتا ہے خواہ کم پیدا ہوتا ہے۔ بعض کی رائے برعکس اس رائے کے ہے وہ کہتے ہیں جس مادہ سے اضطراب زیادہ پیدا ہو
مناسب یہی ہے کہ اسکی مقدار قلیل ہو جیسے خلط سوداوی قلیل المقدار ہوتی ہے اور مجاری میں نفوذ بھی اسکا کم ہو سکے۔ ہمارے نزدیک دونوں قول
ایسے نہیں ہیں کہ انمیں سے کسی ایک پر بھی یقین کریں۔ روفس حکیم نے یہ کہا ہے اگر برص ابیض گردن مصروع کے پیدا ہو دریافت ہوگا کہ مادہ صرع کا
متحلل ہو کر دفع ہو گیا اور مریض کو شفا حاصل ہو گئی۔ اور اکثر صرع کی تحلیل خواہ انتقال اس مادہ کا بطرف فالج خواہ مالیخولیا کے ہوتا ہے **مستعد اور آمادہ
صرع پر کون لوگ ہوتے ہیں** جن لوگوں کے سر میں رطوبت ہے جیسے لڑکے خواہ جنکی تدبیر مرطوب ہو رہی ہو جیسے وہ لوگ جو تخمہ میں گرفتار ہوں یا
جو لوگ ایسے بلاد میں رہتے ہیں جہاں جنوبی ہوا بکثرت چلتی ہو کہ یہ ہوا رطوبت کو سر میں بھر دیتی ہے اور نسوان اور اکثر انمیں صرع پیدا کرتی ہے اسیطرح جسکے
بدن میں خون کم ہو اور رگیں اسکی تنگ ہوں وہ بھی آمادہ اس مرض کے ہوتے ہیں **علامات** کہتے ہیں کہ مشترک علامت مصروع کی یہ ہے کہ زبان اسکی زرد
ہو اور رگیں سبز ہوں یعنے جو رگیں زبان کے نیچے ہیں وہ سبز ہوں اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ قبل عروض اس مرض کے کوئی تغیر بدنی اس شخص کو عارض ہوتا ہے
جو تغیر اسکے مزاج سے پیدا ہو یعنے وہ تغیر کسی امر خارجی کیطرف منسوب نہیں ہوتا ہے خصوصاً جب اس شخص پر غضب طاری ہو اور اسکے شکم میں نفخ پیدا ہو
اور نیز قبل مرض صرع کے ضعف حرکت زبان میں پیدا ہوتا ہے اور خوابہائے ردی خواہ بدخوابی اور نسیان اور فزع اور خوف اور جبن اور خبث نفس اور
تنگی سینہ میں اور غضب اور حدت۔ ہر ایک قسم اس مرض کی علاج پذیر نہیں ہے صرع موذی وہی ہے جس سے پہلے سہر شدید اور اضطراب کثیر اور
قوی عارض ہو اور اسکے بعد سکون شدید دیرپا جسمیں زیادتی شدید ہو اور ضرر نفس میں بھی عارض ہو کہ یہ امور کثرت مادہ اور ضعف قوت پر دلالت
کرینگے۔ اگر امتحان اس امر کا منظور ہو کہ خاص سر میں مادہ مرض ہے خواہ اور اعضا کی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اسوقت بخوبی تامل کرنا چاہیے کہ سر میں گرانی
ہر وقت یکساں موجود رہتی ہے۔ اور دوار اور ظلمت آنکھ میں اور گرانی حواس میں اور ثقل زبان اور اضطراب حرکات اور زردی چہرہ بھی یکساں اور ہمیشہ رہتی ہے
اگر یہ علامات موجود ہوں اور انکے ساتھ اختلاط عقل اور نسیان دائمی اور بلادت اور رعونت بھی ہو اور کسی عروض میں اعراض مذکورہ سے کمی اور قلت
ہر وقت خلاء معدہ کے نہوتی ہو خواہ بعد نرم ہونے طبیعت کے خواہ کسی استفراغ کے بعد جو غیر استفراغ دماغی ہو یہ کمی پیدا نہو پس یقیناً مادہ مرض خاص
دماغی ہے۔ پھر اگر اعضائے عصبانی میں خواہ طحال یا جگر میں اور نہ کسی اطراف اور مفاصل میں کوئی آفت معلوم ہو اور نہ بیمار کو کوئی شے بطرف سر کے
کسی عضو سے چڑھتی ہوئی محسوس ہو اسوقت اس گمان کی زیادہ صحت پیدا ہوگی کہ خاص دماغ میں مادہ مرض پیدا ہوا ہے۔ علامت اس صرع کی جو سہل الدفع
اور آسان ہے یہ ہے کہ اسکے اعراض اسلم اور کم خطر ہوں اور مریض کی عقل بعد فراغ کے دورہ سے بہت جلد صحیح ہو جاتی ہو اور ادھر افاقہ ہوا اور خجالت اور ندامت
مریض کو ان حرکات بے اختیاری کو یاد کرکے بہت پیدا ہو جو حالت دورہ میں اس سے سرزد ہوئے تھے اور اگر چھینک لانیوالی چیزیں خواہ اور مشمومات اسے
سونگھائے جائیں افاقہ بہت جلد پیدا ہو خواہ جن چیزوں سے قے پیدا ہوتی ہے اگر اسے دیجائیں اسطرح پر کہ اسکے حلق میں داخل کیجائیں۔ خواہ اسے قے عارض ہو خواہ نہو
مگر ظہور افاقہ کا بخوبی ہو جائے وہ بھی صرع سخت میں مبتلا نہوگا۔ جو صرع صعب اور دشواری سے علاج پذیر ہوتی ہے۔ اسکی علامت یہ ہے کہ عسر نفس اور
اضطراب طویل اور اسکے بعد جمود اور سکون بھی طولانی سونگھانے کی چیزوں سے خواہ چھینک لانیوالی دوا سے افاقہ کم پیدا ہو اور اس قسم سے کمتر دشواری
میں وہ صرع ہے جسمیں اضطراب گو طولانی ہو مگر جمود طبع طولانی نہو خواہ جمود طولانی ہو مگر اضطراب میں طول کم ہو جس صرع کی علت ریح غلیظ ایسی ہے جو دماغ
میں پیدا ہوتی ہے۔ اسکی شناخت یہ ہے کہ عین وقت نوبت میں خواہ قریب دورہ کے گرانی سر میں پیدا نہو بلکہ ایک قسم کی دوی یعنے گونجنا اور تمدد پیدا نہو
اور تشنج اسمیں بشدت نہیں ہوتا۔ جس صرع کا سبب بلغم ہے اسمیں لعاب دہن زیادہ گرم اور کف دار اور غلیظ ہوتا ہے۔ اور بول میں ایک شے مثل آبگینہ کے

دکھائی دیتی ہے جیسے پگھلا ہوا شیشہ اور جبن اور فزع ایسی مرگی میں مریض پر زیادہ غالب ہوتا ہے اور ترسناکی اور کسل اور ثقل اور نسیان بھی غالب ہوتا ہے اور قے بلغمی سے خواہ کف کے رنگ سے بھی شناخت اس قسم کی ممکن ہے اور خون کے رنگ سے بھی شناخت کر سکتے ہیں۔ کبھی بماہ سن اور بلد کے بھی استدلال مادہ بلغمی پر ہوتا ہے۔ اور جو اسباب سابق میں تولید بلغم کے از قسم غذا وغیرہ خواہ اور تدبیرات ہو چکے ہوں وہ بھی اسپر دلیل ہوتے ہیں اور زیادہ سکون اور آرام سے زیادتی بلغم پر استدلال ہو سکتا ہے اور چہرہ کا رنگ خواہ آنکھوں کا بھی اسپر دلیل ہو سکتا ہے۔ اسیطرح اور سب علامات جو قانون عام میں مذکور ہو چکے انسے شناخت صرع کے بلغمی ہونے پر کر سکتے ہیں پھر اگر بلغم خام اور بارد ہو اور اسمیں کسیقدر آمیزش خلط حار کی خواہ کسی قسم کی حرارت نہو نسیان اور بلادت اور گرانی سر اور نیز تمام بدن کی گرانی ہمراہ صرع کے ہوگی اور سبات اکثر اوقات پیدا ہوگا اور صرع میں خواہ مریض کے گر پڑنے میں ارخاء اور اعصاب کا ڈھیلا ہونا اور ضعیف ہو جانا زیادہ نظر آئیگا۔ یہ قسم صرع کی نہایت ردی اور بد ہے جسکا مادہ بلغم شور اور محترق ہوتا ہے اسمیں سبات بہت کم اور برودت دماغ میں خفت اور حرکات میں سلامت زیادہ ہوتی ہے۔ سوداوی صرع کی علامت بحسب اختلاف مواد سوداوی کے مختلف ہے اگر سودا ایسا ہے کہ مثل خون سیاہ کے خواہ تیز اور سوختہ ہے خواہ ترش ایسا ہے کہ اگر ایک قطرہ اسکا زمین پر گرے زمین میں جوش پیدا ہو بہرحال جس مریض کو صرع سوداوی ان اقسام کا ہو اسکی طبیعت اختلاط ذہن سے خالی نہیں ہوتی اور میلان اسکی طبیعت کا بطرف مالیخولیا کے ہوتا ہے گویا ایک قسم کا مالیخولیا اسے عارض ہے اور بعد افاقہ کے بھی اسکا ذہن صاف اور عقل صحیح اور درست نہیں ہوتی ہے سوداوی خلط کا استدلال چہرہ اور آنکھ کے رنگ سے بھی کیا جاتا ہے۔ اور نتھنے کی خشکی اور زبان کی یبوست اور پہلے سے ایسی تدبیر کا واقع ہونا جو خلط سوداوی پیدا کرتی ہے یہ علامات بھی موجود ہوتے ہیں پھر اگر سودا خون طبعی کا درد اور عکر ہو اور اسی کیوجہ سے صرع پیدا ہوئی ہو اسوقت ہمراہ صرع کے استرخاء اور قلت کلام اور کسیقدر سکون اضطراب فعال میں بھی پایا جائیگا اور مریض کے افکار میں سکون اور نرمی ہوگی یعنی زیادہ توحش افکار میں نہوگا اور اگر صفرائے محترق سے سودا پیدا ہو کر سبب صرع کا ہوا ہے اور اسیکو سودائے حریف کہتے ہیں۔ ایسے مریض کے اختلاط عقل میں کیفیت جنون کی پیدا ہوگی اور کلام بکثرت کرتا رہیگا اور چلانا اور چیخنا زیادہ عارض ہوگا اور بروقت دورے کے گرنے میں اضطراب پیدا ہوگا اور خفت دورے میں ہوگی اور زوال اس حالت کا بہت آسانی سے ہو جائیگا یعنی دورے کا زوال آسان ہوگا۔ اور کبھی اسکے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہے خصوصاً اگر سودا رقیق ہو زیادہ غلاظت اسمیں نہو۔ اور اگر سودائے دموی ہو یعنے خون سے پیدا ہو کر سبب صرع کا ہوا ہے اس مریض پر اکثر احوال میں ضحک پیدا ہوگا اور ہنستا رہیگا۔ ہر ایک شخص کو شناخت جوہر مادۂ سوداوی کی اسطرحپر کہ اسکے اصناف اور انواع مخصوصہ کو جدا جدا پہچانے ممکن ہے اسطرحپر کہ جو ثفل کو ملاحظہ کرے اگر دُرد تہ نشین ہوتا ہے وہ سودائے طبعی ہے۔ اور اگر شبیہ ثفل نبیذ کے ہو وہ سودائے محترق اور سوختہ ہے خواہ اسمیں خشونت ہو وہ کھٹا ہوتا ہے اور حلق میں خشونت پیدا کرتا ہے اور چھیل ڈالتا ہے اور یہ کیفیت اسکی نہایت برودت اور یبوست پر دلیل ہوتی ہے خواہ ترش اور رقیق ہو کسیقدر کف خواہ اسمیں بھی ہو یہی سودا زمین پر گرنے سے جوش پیدا کرتا ہے خواہ غلیظ ہوتا ہے اور اسمیں رغوہ یعنے پھین نہیں ہوتا ہے۔ علامت اس صرع کی جسکا سبب مادہ خون کا ہے اسکی نسبت ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر جوش خون سے حس صرع کا پیدا ہو اور جوش حرکت سے فقط یہ کیفیت طاری ہو کچھ زیادتی مقدار خون اسکا باعث نہو اسوقت رنگ بدن اور چہرہ کا چنداں متغیر نہوگا اور نہ اوداج اور رگیں اسقدر پھولینگی جو کثرت خون میں پھولتی ہیں اور کیفیت اختناق کی ایسی قلیل دورے کے خواہ قبل اوقات عروض صرع کے کیفیت اختناق کی پیدا ہوگی۔ مگر ثقل اور بلادت اور استرخاء اور تھوک کا زیادہ نکلنا اور مخاط یعنے حلق سے بلغم برآمد ہونا جیسا بلغمی میں ظاہر ہوتا ہے پیدا ہوگا لیکن اسمیں کسیقدر گرمی بھی ہوگی اور آنکھوں میں سرخی اور سر پر بخارات دموی چڑھیں۔ اگر بوجہ کثرت مقدار خون کے صرع پیدا ہو علامات دموی مذکورہ بالا کے ساتھ بڑی رگوں کی خون سے خصوصاً اوداج کا پر ہونا اور قبل اس مرض کے ایک حالت مثل اختناق کے پیدا ہونی یہ بھی ہوگی۔ اور جو صرع مادہ صفراوی سے پیدا ہو اگرچہ اس قسم کا وجود کم ہوتا ہے اور عجب ہوتا ہے اسکی علامت یہ ہے کہ ایذا اور کرب میں شدت ہوتی ہے اور تشنج کم ہوتا ہے اور مدت دورے کی تھوڑی مگر حرکات میں اضطراب زیادہ ہوتا ہے صفراوی قے اور التہاب اور شدت اختلاط عقل اور زردی آنکھوں کی بھی اسپر دلیل ہوتی ہے جس صرع کا وجود معدہ کے سبب سے ہوتا ہے اسکی علامت اختلاج فم معدہ خصوصاً اگر غذا میں تاخیر ہو اور لرزنا اور رعشۂ بدنی اور ہلنا زیادہ بروقت دورے

کے اور چلانا اور چیخنا خصوصاً ابتدا مین جسوقت دورہ کی آمد ہو اور روانی شکم و ادرار بول اور مذی اور منی کا زیادہ برآمد ہونا اور خفقان اور درد سر بشدت دا دورہ صرع کا بخفت ہوتا ہو خواہ بآسانی زوال اُسکا ہوجاتا ہو اور دورہ سے نجات آسانی سے ہوجاتی ہو جسوقت استعمال قے کا کرین۔ و نیز دیگر حالات جو فساد معدہ پر دلیل ہین وہ بھی پیدا ہوتے ہین اور صرع کی زیادتی اور کمی بموجب آلودگی اور صفائی معدہ کی ہوتی ہو کبھی صرع معدی بوجہ کثرت دوا اور پے در پے واقع ہونے دورانات کے ہلاکت مریض کی پیدا کرتی ہو کبھی صرع بوجہ زیادتی اس مادہ کے پیدا ہوتی ہو جو معدہ مین بھرا ہوا ہو خواہ اسکے بخارات زیادہ اٹھکر سر تک پہونچتے ہین اور یہ مادہ بلغمی ہوتا ہو اکثر اوقات بلغم صرف ہوتا ہو اور بیشتر اسمین اور کسی خلط کی بھی آمیزش ہوجاتی ہو بہرحال اگر بسبب کثرت خلط معدہ کے صرع پیدا ہو اسکے علامات یہ ہین کہ اوقات امتلا مین خواہ اوقات تخمہ مین عارض ہو اور بوقت خلوے معدہ اور گرسنگی کے خواہ بروقت گرانی شکم جو کسی غذا کیوجہ سے لاحق ہو صرع مین خفت پیدا ہو اور تخمہ کے بعد اکثر پیدا ہو پھر اگر یہ مادہ بلغمی یا صفراوی سے آمیختہ ہو پیاس اور لہیب یعنی سوزش خواہ بھڑک اور لذع اور احتراق بھی عارض ہوگا۔ اور اگر بلغم مین آمیزش خلط سوداوی کی ہوگی کثرت اشتہا اکثر اوقات پیدا ہوگی اور مزہ منھ کا ترش ہوگا اور قلق اور وسواس بھی پیدا ہوگا تاہم علامات بلغم کے ہرحال مین غالب ہونگے۔ ایک قسم کی صرع معدی کی وہ ہو کہ رداءت سے اس خلط کے جو معدہ مین بھری ہوئی ہو صرع پیدا ہو بوجہ کثرت مقدار کے اسکے علامات یہ ہین کہ دورہ صرع کا اوقات خلوے معدہ مین پیدا ہو اور جسوقت مادہ فم معدہ کو خالی پاوے اسوقت دورے کی شدت ظاہر کرے اور جب غذا کا استعمال ہو دورہ موقوف ہوجاوے بشرطیکہ اچھی غذا موافق طبیعت کے کھلائی جاوے پھر اگر یہ خلط ردی صفرا خالص ہو اسکی شناخت انھین دلائل سے کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوچکے اور بارہا انکا ذکر ہوا ہو اگر صرع بشرکت مراق کے پیدا ہو اسکی علامت کھٹی ڈکار اور نفخ اور قراقر جو درد پیدا کرے اور دیر تک ٹھہرے اور اسمین سکون دیر مین پیدا ہو اور مراق مین التہاب بھی عارض ہوگا۔ اور کبھی اسکے ہمراہ درمیان دونو شانون کے درد بھی اٹھا کرتا ہو مگر یہ درد کھانے سے تھوڑی دیر کے بعد پیدا ہوتا ہو۔ اور بدون ہضم طعام کے موقوف نہین ہوتا اور پھر جب کھانا کھایا جا عود کرتا ہو۔ اور اگر کبھی بروقت خلاء معدہ کے یہ درد عارض ہو اکثر بروقت قبض اور صلابت طبع کے عارض ہوگا اور جب طبیعت مین نرمی پیدا ہوگی باطل اور زائل ہوجائیگا۔ ان بیمارون کو اکثر قے غیر منہضم طعام کی ہوتی ہو۔ اسلیے کہ ہم نے بیان کردیا ہو کہ انکی غذا بوجہ فساد کے اور نیز بند ہونے راہ کے بجنسہ واپس آتی ہو۔ یہی مراق کی شرکت مین کبھی جو بخار مراق سے اٹھکر صرع پیدا کرتا ہو صفراوی ہوتا ہو اور اسکی شناخت بوجہ اس التہاب کے ہوگی جو ایسے بخار کے اٹھنے سے پیدا ہوتا ہو اور رنگ کی زردی اور اختلاط عقل جو مائل بطرف دلتنگی کے ہو خواہ بطرف عنت یعنے وہ ماندگی یا عبث بیکار افعال اور حرکات کے طرف میلان بھی ہوگا۔ اور بعض اقسام صرع مراقی کے بوجہ بخار سوداوی کے پیدا ہوتے ہین اسکے ہمراہ ایک شعبہ مالیخولیا کا بھی نمایان ہوگا اور جبن اور خبث نفس اور خوف بوجہ ظلمت اور تیرگی مادہ کے بھی عارض ہوگا۔ جس صرع کا سبب اور مادہ جگر مین ہوتا ہو خواہ تمام بدن مین ہو اسپر لون اور شعر یعنے بال اور جلد کی خشکی اور سوختگی خواہ ڈھیلاپن اور فربہی یا لاغری اور کثرت تمدد کا ہونا بوجہ بخار خون کے دلیل ہوگا اور نبض اور بول اور حالات غذا کے جو پہلے استعمال مین آچکی اور کیفیت تدبیرات سابقہ بھی دلالت کریگی۔ اور جو شے مستفرغ ہوا کرتی تھی اسکا محتبس ہونا اور معدہ خواہ رحم مین رک جانا خواہ پسینا نہ برآمد ہونا اور ازین قبیل اور بھی امور اس صرع پر دلیل ہوتے ہین۔ پھر اگر یہ شے محتبس مادہ دموی مائل باحتراق ہو رنگ مین سرخی اور موجب عرق کی پیدا ہوگی اور بروقت گرنیکے دورہ مین ہنستا ہوا گریگا۔ اور اگر یہ مادہ صفراوی خواہ بلغمی ہو اسکی علامات مذکورہ بالا سے شناخت ہوسکتی ہو۔ جس صرع کا سبب مشارکت رحم کی ہو ضرور ہو کہ احتباس خون حیض خواہ احتباس منی ہوگا خواہ کچھ رطوبات بطرف رحم کے گرتے ہونگے مگر اس مرگی مین پہلے دورہ کے درد پیڑو کا خواہ درد دونون کش ران جنھین گلاری کہتے ہین اور اطراف پشت کا درد اور رحم مین گرانی پیدا ہوگی۔ اور صرع جو مشارکت سے طحال کے خواہ بوجہ صلابت طحال کے عارض ہو اسکے ہمراہ قراقر بطرف طحال کے اور نفخہ طحال بھی ہوگا اور مشارکت تمام بدن کی اسکے ساتھ ہوگی۔ اکثر اوقات مین جو صرع بوجہ کسی مادہ سمی کے پیدا ہو اور بواسطہ عصب بعض اعضا کے وہ اثر سمی دماغ تک پہونچتا ہو اگر مبدا اس سم کا خارج بدن سے ہو اسکی علامت ظاہر ہوگی مثلاً بچھو وغیرہ نے کاٹا ہو خواہ رتیلا خواہ شہد کی مکھی نے اگر ایسے جانور زہرناک کے ڈنک کا اثر پٹھے پر پہونچتا ہو صرع پیدا ہوتی ہو

اور اگر یہ مادہ کسی باطن جسم مین ہو اسکے بخارات اٹھکر دماغ تک پہونچین او صرع پیدا کرتے ہین اس طرح کہ اسکی آنکھونکے سامنے تاریکی سی پیدا ہوتی ہو اوتی ہو جب سے گر پڑتا ہو اور یہ عضو جہان سے مادہ کے بخارات اٹھتے ہون ہاتھ خواہ پشت خواہ عانہ ہو خواہ اوجھ مین سے کوئی عضو ہو جیسے معدہ اور رحم جو صرع دیدان یعنے کیڑون کیوجہ سے پیدا ہوتی ہو اسمین سیلان لعاب ور دیدان کا گرنا خواہ حب القرع یعنے کدو دانہ کا اخراج ہوگا **بیان ایسے اسباب کا جو صرع پر محرک ہین** منجملہ ان اسباب کے یہ بھی ایک سبب ہو کہ ایسی ہوا مین منتقل ہو جو صرع کے پیدا ہونے پر معین ہو جسطرح صرع کے دور ہونے اور زوال کے اسباب مین وہ سبب ہو کہ ایسی ہوا مین چلا جاے جو صرع کے دور کرنے پر معین ہو۔ جو گرمی بافراط ہو دھوپ کی خواہ آگ کی اسی طرح جو برودت بحد افراط ہو اور جماع بافراط کرنا یہ بھی صرع پر معین ہوتا ہو۔ کبھی بکثرت بارش باران اور ہواے شمالی اور جنوبی کا ساتھ ہی چلنا بھی صرع کے دورے پر معین ہوتا ہو۔ باد شمالی اور بلاد شمالی اس جہت سے معین ہوتے ہین کہ اس ہوا سے خواہ شمالی بلاد مین احتقان مواد ہوتا ہو اور تحلیل مواد کو یہ ہوا مانع ہو اور باد جنوب خواہ بلاد جنوبی چونکہ تحریک اخلاط کرتے ہین اور دماغ کو اخلاط سے پُر کر دیتے ہین اور اخلاط مین رقت پیدا کرکے انھین پراگندہ کرتے ہین اسوجہ سے صرع کے حدوث پر معین ہین۔ جاڑون کی فصل مین ہیجان صرع کا اکثر ہوتا ہو جیسے باد شمالی سے بھی صرع ہیجان مین آتی ہو اور خریف مین چونکہ اخلاط فاسد ہوتے ہین اسوجہ سے صرع کا ہیجان ہوتا ہو۔ بلاد شمالی مین اگرچہ حدوث مرض صرع کا کم ہوتا ہو مگر جب ہوتا ہو تو اکثر قاتل اور مہلک ہوتا ہو اسلیے کہ ان بلاد مین بدون پیدا ہونے سبب قوی کے صرع عارض نہین ہوتی ہو۔ خوشبو رائحہ بھی اکثر اس مرض کی تحریک کرتے ہین اور بسرعت حرکت کرنیوالی چیزونکی طرف خواہ حرکت دوری کرنیوالی اشیا کا ملاحظہ مثل لٹو اور چاک کمہار وغیرہ کے بھی حدوث مرض صرع پر معین ہو اور اونچی جگہ سے نیچے کو دیکھنا بھی اسی قسم مین داخل ہو اور زیادہ دیر تک حمام مین قبل ہضم غذا کے ٹھہرنا اور گرم پانی کا سر پر ڈالنا خواہ ایسی چیزونکا استعمال جیسے خون بخاری اور دی پیدا ہو جیسے شراب کہنہ جسمین درد زیادہ ہو یہی اس مرض کیواسطے مضر ہو اور شراب تازہ جو ابھی بخوبی صاف نہوئی ہو اور کسی تدبیر سے ٹپکا کر خوب صاف نہوئی ہو اور شراب خالص جو کہنہ ہو اور دماغ کو زیادہ گزند اسکا پہونچے۔ اور کرفس مین بالخاصیت یہ امر ہو اسیطرح مسور مین بھی چونکہ خون سوداوی پیدا کرتی ہو یہی اثر ہو کہ مصروع کو مضر ہو۔ ہان اگر کشک جو مین اسکو ملا کر استعمال کرین اسوقت بوجہ ترطیب کے یہ ضرر برطرف ہو جاتا ہو باقلا اور ثوم یعنے لسن چونکہ سر مین بخارات بھر دیتا ہو۔ اور علے ہذا پیاس کی بھی یہی کیفیت ہو کہ اسکی رطوبت سے جو ہر ردی دماغ مین پیدا ہو کر بھرجاتا ہو اور دودھ کا بھی ایسا ہی ضرر ہو اور اقسام حلاوی یعنے مٹھائی خواہ حلوے کے اقسام سب کے سب اور زیادہ تر وہ حلوے مرغن جو غذا مین داخل ہین اسیطرح جو چیز غلیظ اور نفاخ اور قبض پیدا کرنیوالی اور سرد مزاج ہو اسیطرح جو شے حاد اور حریف ہو جیسے مرچ وغیرہ ہیضہ چونکہ اخلاط بدنی کو برانگیختہ کرتا ہو اور اخلاط کو حرکت دیتا ہو وہ صرع کا محرک ہو اور اسیطرح تخمہ اور بدہضمی اور بیداری بیش از حد خواہ آلام نفسانی جو قوی ہون از قسم غم اور غضب اور خوف کے **ایضًا** جو انفعالات اور اثر حواس ظاہری کو بقوت پہونچین مثلاً مہیب اور سخت آوازونکا سننا جیسے بادل گرجنے کی آواز خواہ طبل اور بڑے ڈھول کا بجانا خواہ شیر کا گونجنا اور جس آواز مین جھنکار پیدا ہو جیسے جھانجھ کی آواز اور جو آوازین باریک اور سخت ہون جیسے کواڑ کی چول تنگ بولتی ہو خواہ جسمین گھسنا کا زیادہ ہو جیسے کواڑ کے پٹ کھولنے اور بند کرنے مین آواز دیتے ہین اسیطرح زیادہ روشن چیزونکا دیکھنا جیسے بجلی کو تڑپتے خواہ گرتے ہوے دیکھے خواہ جرم آفتاب کیطرف نظر کرے اسیطرح تیز اور تند ہوا کا اسکے بدن سے لگنا جیسے آندھی وغیرہ مین سامنے کھڑا رہے کہ ان چیزون سے بھی صرع کو ہیجان ہوتا ہو اسیطرح اگر بوجہ امتلاء معدہ کی ریاضت کرے خواہ اس غرض سے کہ تحلیل مادہ ممتلی کی ہوجاے یا کوئی اور غرض ہو اس سے بھی صرع مین ہیجان ہوتا ہو **ایضًا** جماع بھی انھین چیزون مین داخل ہو جو صرع پیدا کرتی ہین۔ ہمنے کتاب ادویہ مفردہ مین ایسی دوائین بہت سی لکھی ہین جو صرع پیدا کرتی ہین اور جنکے ذریعے سے آدمی کے مصروع ہونیکی شناخت بخوبی ہوجاتی ہو یہ ادویہ خانہ امراض راس مین تلاش کرنی چاہیین۔ مثلاً قنہ یعنے بارزد کی دھونی خواہ مرد یا بکری کے سینگ کی یا گھابن کرنیوالے بکرے کی کلیجی کھانا اور اسکی خوشبو سونگھنا اس سے بھی صرع کی شناخت ہوتی ہو اسیطرح اگر مرکی ناک مین ڈالین فوراً حال مریض مصروع کا دریافت ہوجائیگا **علاج** لڑکین مین جب صرع پیدا ہوا سکا علاج ضروری یہ ہو کہ غذا مرضعہ کی لطیف مائل بحرارت کیجاے اور

اسکا بھی خیال رہے کہ اس غذا سے کیموس جید بنے۔ اور جو چیز ایسا دودھ پیدا کرتی ہو جسکی مائیت زیادہ ہو خواہ شیر فاسد یا غلیظ پیدا کرتی ہو اس سے پرہیز کرے اور اسکا خیال رہے کہ مرضعہ سے کوئی ہم بستر نہونے پائے اور نہ وہ حاملہ ہونے پائے یہ تدبیرات وہ ہین جو متعلق مرضعہ سے تھین۔ اور طفل مصروع کو ایسے مقامات مین نہ لیجائین جہان تنگی اور دل گرفتگی پیدا اور ناگواری خاطر کا باعث ہو جیسے وہ مقام جہان آوازین ہولناک ہون یا محسوسات مذکورہ بالا کا سامنا ہو مثلاً آواز طبل اور چمک بجلی کی اور جھنکار جھانجھ کی خواہ مجمع ایسے آدمیونکا جو چلا رہے ہون اور چیختے ہون اور شور و غوغا پیدا ہو جیسے بازار وغیرہ نیز اس طفل کو بیداری مفرط اور غضب اور خوف اور سردی خواہ گرمی زائد سے بھی بچانا واجب ہے اور بدہضمی مین اسکا مبتلا ہونا مضر ہے اور قبل کھانا کھلانے کے کسیقدر ریاضت بحسب حال برفق و نرمی کرائی جاے اور بعد طعام حرکت کسی قسم کی کیون نہو اسے نہ کرنی چاہیے پھر اگر اسکے قویٰ متحمل استفراغ دوائی کے ہون جن ادویہ سے بلغم رقیق کا استفراغ ہو جاتا ہے انکا استعمال کرنا چاہیے گاہ بگاہ اگر ماء العسل ایسے لڑکون کو پلائین بہت نفع کرتا ہے اور گلقند جسکی ساخت شکر خواہ شہد سے ہو انکے استعمال مین رہے اور سداب خواہ اور اقسام کے ملطفات کا سونگھانا بھی مفید ہے اسلیے کہ سونگھانا ان چیزونکا جو آیندہ سطور مین لکھی جاتی ہین کبھی اسی سے فقط کارروائی ہو جاتی ہے اور کسیطرح کی تدبیر کی حاجت باقی نہین رہتی۔ جمیع اصناف کے مصروع کی عام تدبیر یہ ہے کہ غذاے محمود جنمین ترطیب بدرجہ مناسب ہو استعمال کرین اور جو چیزین بافراط ترطیب پیدا کرتی ہین انسے پرہیز کرین۔ اور سوء ہضمی سے ہمیشہ بچتے رہین تدبیر حفظ کی یہ ہے کہ سیر ہونے سے پیشتر کہ ابھی کسیقدر اشتہا باقی ہو کھانے سے ہاتھ کھینچ لین جس شخص کی عادت ایک وقت کھانیکی نہو بلکہ آٹھ پہر مین دو دفعہ خواہ تین وقت کھاتا ہو اسکی غذا دینے کا طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ دنکو اور تین مرتبہ شب کو اسے غذا دیجے اگر مجموع مقدار غذا کی اوقات مذکورہ مین اس حساب سے تقسیم کیجاے کہ اسکی پوری بھوک سے کم ہو مثلاً اگر دو بار غذا کھاتا ہو دو بار کو چھ وقت پر تقسیم کرین خواہ اس سے کم و بیش اور شب کو ریاضت لطیف کرا کے غذا دینی چاہیے اور شراب بکثرت پلانی بہت مضر ہے کہ اس سے دماغ کا امتلا زیادہ بڑھتا ہے پھر اگر وہ ایسا خوگر شراب کا ہے کہ بدون استعمال کے چارہ نہین ہے بنا چاری تھوڑی سی شراب کہنہ جو مروق ہو اور رائل بعفوصت جائز ہے اور نہایت درجہ مضر انکو شراب بعد حمام کے ہے اسیطرح بعد ایسی سردی کے جو یکایک پہونچی ہو اسکے بعد بھی شراب نہایت مضر ہے انپر واجب ہے کہ اپنے سر کو ہمیشہ حرارت مفرط اور برودت زائد سے بچاتے رہین اور زیادہ دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین۔ مصروع پر یہ بھی واجب ہے کہ لحوم غلیظ سے کلیۃً احتراز کرے خواہ جو لحوم تغذیہ بقوت کرتے ہین اور جمیع اقسام کی مچھلی سے پرہیز کرے بلکہ جتنے جانور چوپاے ہین اور قد انکے بڑے ہین ان سب کے لحوم سے پرہیز کرے اور چوزہ ہاے مرغ اور کبک اور تیہو اور گنجشک خانگی خواہ کوہی سے غذا مقرر کرین اور چکاوک اور بگلا اور بزغالہ اور آہو اور خرگوش کے لحوم سے غذا اختیار کرین بعض اطبا نے یہ بھی کہا ہے کہ خنزیر صحرائی کا گوشت بہت نافع ہے مصروع کیواسطے۔ اور گوشت گوسپند کی بھی مدح انکے واسطے کرتے ہین کہ اسمین تخفیف زیادہ ہے اور ترطیب کم ہے اور حلوے اور جتنی چکنی چیزین انکے حق مین مضر ہین۔ مصروع کو جمیع بقول اور سبز ترکاریان قطعاً چھوڑ دینی چاہیین خصوصاً کرفس کا ترک بہت ضرور ہے کہ اسمین خاصیت ایسی ہے کہ صرع پیدا کرتی ہے پھر اگر ایسا موقع ہو کہ بدون استعمال بقول کے چارہ نہو چاہیے کہ شاہترہ سبز اور کاسنی کا استعمال کرے بعض اطبا کاہوے سبز کا استعمال بھی بوقت ضرورت و اضطرار جائز جانتے ہین مگر مجھے کچھ خوب پسند نہین ہے اسیطرح کشنیز سبز کا استعمال بھی اچھا تجویز کیا گیا ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ صعود بخارات کو بطرف سر کے مانع ہے مگر مین اسکو ناپسند کرتا ہون اور اسکی کثرت استعمال کو انکے حق مین برا جانتا ہون ہان اگر صرع دموی خواہ صفراوی ہو کچھ مضائقہ نہین ہے چقندر پانی مین اوبالا ہوا جسکی اصلاح روغن زیت اور مری وغیرہ سے کیجاے اور قبل غذا کے واسطے تلیین طبیعت کے استعمال کیا جاے البتہ جائز ہے۔ سداب از قسم بقول ایسی چیز ہے کہ بنظر اپنے رائحہ اور بو کے مصروع کو نافع ہے خصوصاً اگر شبت اور سداب انکے کھانے مین شریک ہو بہت نافع ہوگا جتنے فواکہ رطب ہین اور اسیطرح جو فواکہ غلیظ ہین انسے بھی احتراز واجب ہے ہان بعض فواکہ جنمین قوت قبض کی زیادہ ہے اگر قبل غذا کے باین غرض کھلاے جائین کہ فم معدہ کو مضبوط کر دین تاکہ غذا کا انحدار بخوبی ہو جاے اور طبیعت مین بالعرض نرمی پیدا ہو اور بخارات کا صعود بطرف دماغ کے بوجہ استواری فم معدہ برطرف ہو جاے البتہ ایسے فواکہ اگر بمقدار قلیل اور خفیف الوزن مستعمل ہون بہتر ہے جتنی غذائین ثقیل اور دیر ہضم از قبیل شلغم اور مولی کرم کلہ گاجر وغیرہ کے ہین انکا ترک بھی ضرور ہے۔ اسی طرح جو چیز حریف اور مبخر ہو خردل یعنی رائی کی تخم بھی مصروع کو ایذا دیتی ہے اور فضول ردی بطرف دماغ کے ایسے اٹھاتی ہے جنسے دماغ کو گزند پہونچتا ہے اور انکی بو

مین ایسی حرقت اور سوزش ہوتی ہو کہ جس سے ایذا پہونچتی ہو مصروع کو سکر اور مدہوشی سے بھی اجتناب ضرور ہو اور جن مقامات مین ہوائین تند چلتی ہون وہان ٹھہرنا مضر ہو اور امتلا یعنے معدہ کا پُر کرنا بھی مضر ہو اور پانی سے غسل کرنا بھی نہ چاہیے اور بکثرت نہانا بھی مضر ہو۔ آب گرم سے نہانا اسلیے مضر ہو کہ اس سے ارخا بدن مین پیدا ہوتا ہو اور سرد پانی چونکہ مخدر ہو لہذا روح حساس کو ضرر پہونچتا ہو۔ اگر مصروع کے معدہ مین امتلا طعام سے پیدا ہو فوراً قے کر ڈالے اور اسکے بعد ترطیب لطیف غذائی استعمال کرے یہ بھی واجب ہو کہ جو غذا یبوست پیدا کرتی ہو اور ثقل اور گرانی زیادہ کرتی ہو خواہ اسمے تخدیر کا اثر ہوتا ہو خواہ زیادہ منجر ہو اس سے بھی پرہیز کرے شراب سے امتلاء معدہ بہت ہی مضر ہو ہان مقدار قلیل سے انبساط نفس اور تقویت روح کی حاصل ہوتی ہو اور تزکیہ نفس کا بھی فائدہ ہوتا ہو اور استثنا شراب سے مراد یہ ہو کہ پانی بکثرت نہ پلایا جاے اسلیے کہ بکثرت پانی کا پینا بہت ہی مضر ہو اور قیلولہ کثیر یعنے دنکو سونا بھی مضر ہو حاصل یہ ہو کہ جب زیادہ سوئیگا ضرر ہوگا رات ہو یا دن خصوصاً اگر امتلاء معدے کے وقت سو رہے اور بافراط بیداری سے روح ضعیف ہوجاتی ہو اور تحلل روح کا بھی بیداری مفرط سے زیادہ ہوتا ہو۔ اسیوجہ سے دماغ مین بخارات بھر جاتے ہین سب سے پہلے تدبیر معالجہ صرع کی یہی ہو کہ جو جو چیزین محرک صرع کی ہین انسے احتراز کرے اور انکا بیان اوپر ہم کرچکے ہین۔ اور سکون اور آرام مصروع کے حق مین زیادہ مناسب اور اولی ہو۔ پھر اگر احیاناً حاجت ریاضت کی ہو بعد اسکے کہ استفراغ اور تنقیہ بدن کا بموجب بیان سابق ہوچکا ہو واجب ہے کہ استعمال ریاضت کا بوقت امتلاء معدہ اسقدر ہو کہ تھکنے اور ماندگی کی نوبت نہ پہونچے۔ اور بعد ریاضت کے کسیقدر سستالے اور آرام لے لے۔ اور یہ بھی ضرور ہو کہ ریاضت اسی قسم کی جو کھڑے کھڑے اور بدن کے راست ہونیکی حالت مین ہوسکتی ہو۔ اور جہانتک نرمی ریاضت مین ہوسکے اسکا لحاظ ضرور ہو۔ اور اسمین زیادہ حرکت بھی نہ کرنی پڑے کہ اس سے جذب مواد بطرف سر کے پیدا ہوگا۔ اور بروقت حرکت دینے اعضاے اعالی کے اگر ممکن ہو اسافل کو حرکت دے۔ جو چیز جذب مادہ اعلی سے بطرف اسفل کے کرتی ہو۔ از انجملہ ایک یہ بھی تدبیر ہو کہ پانونکو اوپر سے نیچے کیطرف ملتے ہوے چلے آئین۔ اور شروع مالش کا صدغین سے ہو خواہ کنپٹی کے قریب سے کہ موٹے اور کھرے کپڑے سے اسقدر مالش کرین کہ جلد مین سرخی پیدا ہوجاے اور بتدریج صدغین سے اترتے اترتے پنڈلیون تک اترین اور جب کپڑا جلد پر رگڑین بہ نسبت اول کے دوبارہ زیادہ زور سے مالش کرین اور تا زمانہ اختتام اس مالش کے سر مصروع کا سیدھا کھڑا رہے کسیطرف کج اور خمیدہ نہو اور بعد اس مالش کے مصروع سے کہین کہ مشی کرے مگر یہ بھی واجب ہو کہ تا زمانہ ریاضت اثناے سانس لینے اور آرام کرنیکی مہلت دین تاکہ نفس اسکا درست ہوجاے اور اضطراب مین سکون پیدا ہو اور بعد ازان اسی مقام سے پھر ریاضت شروع کرین جہان سے چھوڑی تھی۔ جب سارا مادہ بطرف اسفل کے جذب ہوجاے اور کسیطرح سے اسکی شناخت بھی ہوجاے پھر اسکے سر کے مالش کی اجازت دیسکتے ہین تاکہ بذریعۂ دلک کے تسخین سر مین پیدا ہو اور مزاج سر کا بدل جاے۔ محجمہ سر پر لگانا اور داغ کا استعمال بھی سر کے گرم کرنیکے واسطے بہت مفید ہو۔ اور بعد از تنقیہ اور اسہال کے جب چند روز راحت اور آرام کے اندر گذر جائین پھر حمام مین داخل کرنا کچھ مضائقہ نہین ہو اور پچھنے انکے شراسیف کے نیچے لگاے جائین اور سر کی تسخین کی وہی تدبیر مذکورہ بالا کرین۔ کبھی بروقت نوبت مصروع منہ مین ایک چیز گول مثل گرہ کے رکھ دیتے ہین جو اوپر اور نیچے کے دانتونکے بیچ مین ٹھہر جاتی ہو تاکہ دانت سے دانت اڑ نہ جائین اور زبانکے کٹ جانیکی بھی اس تدبیر سے حفاظت بخوبی ہوتی ہو۔ اگر کوئی گیند بالونکا تیار کیا جاے وہ پُر تکلیف ہوگا اور بہت کار برآری اس سے نہوگی علاج استفراغ بموجب مادہ کے شروع کرین اور جسقدر قلت اور کثرت وغیرہ مادہ کی مظنون ہو اسیطرح کا استفراغ بھی کرین اور بعد تنقیہ عام کے خاص تنقیہ سر کا ایسے غرغرہ سے کرین جو مادہ کو جذب کرسکے بشرطیکہ صرع دوری ہو اور بوقت کثرت اخلاط کے عارض ہوتی ہو اور فصل ربیع مین احتیاطاً بھی استفراغ مادہ کا کرنا ضرور ہو۔ اور جو خلط غالب صرع کی مورث ہو اسی کے اخراج کا قصد زیادہ کرین اور اگر کوئی مانع فصد کا نہو ضرور فصد بھی کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ فصد مصروع کی ربیع مین خصوصاً پانونکی فصد بہت نافع ہوتی ہو جسوقت تدبیر دماغ کی بدرجۂ غایت نہ پہونچے چنانچہ ہم آگے بیان کرینگے۔ اور اگر وقت نوبت اور دورے کا پہونچ گیا ہو اور قے کرانی مریض کو ممکن ہو اسطرح کہ ایک پر کو روغن سوسن مین ڈبو کر منہ مین داخل کرے بہت اچھا ہو خصوصاً اگر معدہ کی شرکت سے صرع لاحق ہوئی ہو

فی الحال قے کرنے کا فائدہ ظاہر ہوگا اگرچہ قے کی افراط صرع دماغی کو مضر ہے ہر وقت دورہ کے اور غیر وقت میں بھی وجور یعنے قطرہ قطرہ ٹپکانا جندبیدستر اور حلتیت کا سکنجبین عسلی میں نافع ہے اور نفوخات صرع کے شحم حنظل اور قثاء الحمار اور عصارہ قثاء الحمار کا اور نوشادر کلونجی کندش خربق سپید اور فلفل زنجبیل مرزنجوش جندبیدستر اسطوخودوس ہر ایک تنہا بھی اور مرکب کرکے کسی نے کے ذریعہ سے ناک میں پھونکا جاتا ہے اور حلتیت اور زفت اور قطران بھی ازین قبیل ہے اور بخورات یعنی دھونی کی ادویہ میں فادانیا مفید ہے اور مشمومات میں سے سداب ایسی دوا ہے کہ عین دورہ کے وقت اور بوقت راحت اسکے سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہے اور جنہوں نے لاذنیا کے آرد جو اور سرکہ شراب میں گوندھ کر نفاخات بنانا پسند کیا ہے اور ہمیشہ انکا سونگھنا تجویز کرتا ہے مشروبات میں سکنجبین عنصلی خاصکر ہر روز پلانی چاہیے اور اسیطرح شربت افسنتین اور طبیخ زوفا اور جو کا خواہ سکنجبین یہ اجزا شریک کریں اور سکنجبین عنصلی آب گرم کے ہمراہ جائز نہیں اور آب سرد کے ہمراہ گرمیوں میں پلانی چاہیے۔ مروخات جیدہ میں بعض لوگ تجویز کرتے ہیں مغ ساق بچہ گاؤ کو روغن گل میں ملاکر مالش کریں کنپٹی اور درز پر جو سر میں ہیں اور سینہ پر فادانیا کی تعلیق یعنے کسی ڈورے وغیرہ میں باندھ کر لٹکانا اوائل اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ صرع کے دورے کو روکتی ہے مجھے ایسا خیال ہے کہ فادانیاے رومی جو تر ہو اسمین یہ خاصیت زیادہ ہوگی جو دوا ہمیشہ بطور مشروب کے مستعمل ہونی چاہیے وہ یہ ہے کہ غاریقون اور بیخ زراوند مدحرج اور سیالیوس اور سقوردیون اور فادانیا کو جب استعمال بطور مشروب کریں چاہیے کہ شام کے وقت کریں پختہ تجربہ ہوا ہے کہ فقط فادانیا کا بوقت مذکور استعمال کرنا اور دنیادرطوس اسکے صبح کو دو مرتبہ اور پھر سوتے وقت استعمال کرنا صرع سے نجات دیتا ہے بعض اطبا نے پسند کیا ہے کہ ہر روز دو مرتبہ زبدالبحر کو پلایا کریں اور جندہ یعنے پرسیاوشان بھی پلائیں کہ جندہ بالخاصیت اس مرض کو مفید ہے اور خنثی یعنی برگ سیرش پلانا بھی مفید ہے اور منجملہ ادویہ کے جو مصروع کو نافع ہیں دوا اسقیل ہے بہمین صفت استعمال کریں اور اسکا نسخہ یہ ہے کہ اسقیل جسے ہندی میں کانده اور کندری کہتے ہیں اور اسی برتن میں جسمین پہلے سے رکھی تھی رکھکر اسکا منہ باستواری بند کریں اور چالیس روز تک اسی میں پڑی رہنے دیں اور ابتدا اس تدبیر کی طلوع شعری عبور سے بیس روز پہلے جو مطابق ماہ ہندی چند روز ماہ ساون کے باقی رہیں وہ وقت ابتداے عمل ٹھہرتا ہے کرنی چاہیے اور وہ برتن دھوپ طرف ترچھا کھڑا کرنا چاہیے اور تھوڑی تھوڑی دیر اس برتن کو الٹ پلٹ دینا چاہیے جیسا طریقہ تعفین اور حل کا ارباب اکسیر کے نزدیک مقرر ہے کہ چوتھے روز خواہ ساتویں روز برتن کو ہلا دیتے ہیں تاکہ اجزا دوا کو حرارت یکساں پہونچے ورنہ نیچے پیندے کیطرف خواہ پہلو کے اجزا اور وسط ظرف کے اجزا میں وصول حرارت کا اختلاف ہوگا اور دوا میں خامی اور نقصان پیدا ہوگا جب ایک چلہ پورے چالیس دن کا گذر جاے اور شاید ماہ کنوار بھی آدھا بیچھے تک ختم ہوگا تب برتن کو نکالیں اور جوڑا اسکا کھولیں یقین ہے کہ بشرط درستی تدبیر مذکورہ بالا اسقیل پختہ اور مہرا ہو جائیگی۔ اور یہ ادنی درجہ ہے ورنہ شاید محلول ہو کر شکل پانی کے ہوجاے بہرحال اسقیل کو نچوڑیں اور اسکا عصارہ شہد میں آمیختہ کرکے بقدر ایک چمچہ کے استعمال کریں اگر جلد اس دوا کا بنانا مرکوز ہو پانی میں بذریعہ طبخ کے تحلیل کریں **مترجم کہتا ہے** میں نے اکثر تجربہ کیا ہے کہ چھ گھنٹہ میں خواہ نو گھنٹہ میں شے مطلوب کا حل پانی کے جوش کے ذریعہ سے ہوجاتا ہے اور جو فائدہ چالیس دن کی تحلیل کا ہے وہی آنین حاصل ہوتا ہے طریقہ اس حل کا معروف ہے اور شیخ الرئیس اپنے رسالہ میں جو علم صناعت میں تصنیف کیا ہے خاص اس طریقہ کو لکھتا ہے کہ مثانہ تور میں دوا کو بھر کے پانی کی دیگ میں ڈالدیں اور جوش دیا کریں کہ محلول ہوجاے اور مترجم نے بھی تجربہ کیا ہے **فقط** الغرض پانی کے ذریعہ سے تحلیل اسقیل کرکے سکنجبین عسلی تیار کریں مصروع کیواسطے ادویہ جیدہ میں سے ایک دوا یہ ہے سیالیوس تین مثقال حب الغار تین مثقال زراوند مدحرج دو مثقال بیخ فادانیا دو مثقال جندبیدستر اقراص اسقیل ہر واحد ایک مثقال ان ادویہ کو شہد کف نکالکر ملائیں اور معجون تیار کریں اور ہر روز ہمراہ سکنجبین کے استعمال کریں۔ **ایضاً** مصروع کو انتقال یعنی تبدیل آب و ہوا خواہ تبدیل سن اور فصل کی بھی مفید ہے جیسے سن صبی سے سن شباب میں داخل ہونے سے اکثر یہ مرض خود بخود زائل ہوجاتا ہے اور اسیطرح تبدیل آب و ہوا سے اگر کسی ایسی جگہ لیجائیں جہاں کی ہوا لطیف اور نظیف ہو ضرور نفع پہونچے گا۔ اگر مصروع کے کسی عضو میں کبھی خواہ تشنج عارض ہو بذریعہ مالش کے اسے برابر کرینگے اسطرح پر کہ آب گرم اور روغن کی مالش کریں اور بہت زور سے دبائیں۔ اور اگر صرع دماغی ہو بہتر یہ ہے کہ استفراغ مادہ کا خربق سے کریں خواہ جو دوا قوت میں مثل خربق کے ہو اور

شحم حنظل اور سقمونیا اور ایارج کا استعمال کرنا چاہیے اور طبیخ غاریقون بھی مستعمل رہے اور سال بھر مین مسہل پر مسہل برابر چلے جائین تب زوال مرض کی امید ہوگی اور اگر فصد کرنی بنظر کسی خلط کے واجب ہو اسوقت ایک ہی رگ کی فصد پر اکتفا نہ کرین بلکہ قیفالین کی فصد معا کھولکر ان رگونکی فصد کھولین جو زبان کے نیچے واقع ہین۔ اور کبھی حجامت نقاکی واسطے جذب دماغی مادہ کے ہر ہفتہ مین کیجاتی ہے اگر بنظر مزاج دماغ خواہ ضعف دماغ کے مانع حجامت سے ہو اور کبھی کثرت فصد کی حاجت ہوتی ہے اگر ایسا منظور ہو پہلے فصد کھولکر مریض کو ایک ہفتہ راحت دین اور اسکے بعد اسہال ادویہ مشروب سے اور حقنہ سے کرین اور حقنہ ہاے قوی کا استعمال کرنا چاہیے جنمین قنطوریون اور شحم حنظل اور خروع یعنی بید انجیر شریک ہو بعد ازان پھر راحت اور آرام مریض کو دیکر حجامت کاہل پر کرین اور نیز حجامت سر اور مغا کچہ قفا اور ساق کی کرین۔ پھر ایک ہفتہ راحت دیکر مسہل دین اور اسیطرح ہموارہ راحت اور آرام دے دیکر تنقیہ اور حجامت کا استعمال کرتے رہین تا اینکہ تنقیہ کامل ہو جاے اور بعد تنقیہ کامل کے استعمال غرغرون اور عطوسات کا اور ایسی چیزونکا استعمال جنسے خاص سر کا تنقیہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کے مباحث مین مفصلا بیان ہو چکا۔ اگر مصروع کو ناس شلیثا اور اسکے بعد شاہانک جو مشابہ قیسوم کے ہوتی ہے اور آب مرزنجوش جسے دونا مروا کہتے ہین دیا جاے نافع ہوگا۔ یہی پر ضرور ہے کہ اگر دورہ کا وقت اور دن معلوم ہو بروقت دورے کے معدہ غذا سے خالی ہو اور اگر مصروع سے ہو سکے اور زیادہ ناگوار نہو کہ قبل از طعام نمکین مچھلی وغیرہ سے قے کر ڈالے پس مناسب ہے۔ اور بعد تدبیرات متقدم الذکر کے پھر مزاج دماغ کی تبدیل مسخنات قوی سے جنکا ضماد مستعمل ہوتا ہے جیسے رائی وغیرہ کرنی چاہیے۔ اور سداب سونگھانا چاہیے۔ مگر تبدیل مزاج کے واسطے دفعۃ مسخنات قویہ کے استعمال پر جسارت نہ کرنی چاہیے بلکہ بتدریج تسخین بڑھانی لازم ہے اگر ان ادویہ کے استعمال سے کسی قسم کا ضرر افعال دماغی مین پیدا ہو مریض کو راحت و آرام دینے کے بعد چندے انکا استعمال ترک کر دیا جاے۔ جس صرع کا مادہ بلغمی ہو عمدہ استفراغ اسکا یہی ہے کہ ایارج حنظل اور ایارج ہرمس سے استفراغ کرائین اور اگر ایارج ہرمس کا استعمال ہر روز نصف درہم صبح کو اور اسیقدر شام کو کرین فائدہ عظیم ہوگا۔ اور اگر ہمراہ مادہ بلغمی کے امتلاے کلی یعنی عام اخلاط کا تمام بدن مین ہو پھر فصد کا استعمال بموجب بیان بالا کرانا واجب ہے اور نافع ہے اسیطرح ایسے وقت استعمال تربد اور غاریقون اور اسطوخودوس اور بسفایج اور ہلیلہ کا مناسب ہے اور مروخات مین سے مغز ساق گاؤ روغن گل کے ہمراہ فقرات اور اضلاع صدر پر استعمال کرنا چاہیے اگر صرع کا مادہ صفراوی ہو تبرید اور ترطیب کیطرف توجہ کرنی چاہیے خصوصا بذریعہ حقنہ کے اور اگر صفراے محترق ہو اسکا حکم صرع سوداوی کا ہے خواہ درمیان سوداوی اور صفراوی جو درمیانی تدابیر ہین انکے استعمال پر توجہ ملحوظ رہے جس صرع کو ام الصبیان کہتے ہین شاید وہ از قسم صرع صفراوی ہوتی ہے اور بعض اطبا کی راے یہی ہے کہ وہ صفراوی ہوتی ہے اسیوجہ سے اسکے علاج مین آبزن کی تجویز ہوتی ہے اور سعوطات باردہ جو رطب بھی ہون اور اسیطرح دودھ کا سر پر گرانا اور تمام بدن کی ترطیب کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور اگر صبی کو مرض ام صبیان کا ہوتا ہے اسکے مرضعہ کے دودھ کی تدبیر کیجاتی ہے اور مرضعہ کے سکونت کا مکان نہایت سرد جیسے سرداب یعنی تہ خانہ وغیرہ تجویز کیا جاتا ہے۔ مگر یہ تجویز بعض اطبا کی بہ نسبت ام صبیان کے شاید اسوجہ سے ہو کہ اسے صرع صبا را خواہ مانیا تجویز کرتا ہو مگر محققین اطبا کے نزدیک اس نام سے ام صبیان مشہور نہین ہے۔ اور اگر بعض اعضا مین التوا اور خم خا تشنج پیدا ہو اسوقت روغن اور آب نیمگرم سے مالش مفید ہوتی ہے اور خوب اچھی طرح عضو مذکور کو دبا کر سیدھا کرنا چاہیے اگر صرع معدی ہو اسوقت استفراغ عمدہ یہی ہے کہ شحم حنظل اور اسطوخودوس سے تنقیہ کرائین اور سال کے اندر چند بار مسہل کا استعمال کرین اور ہر ایک تنقیہ معدہ کے بعد تقویت معدہ کا التزام کرین اور سواے ایسی غذا کے جو سریع الہضم ہو اور جید الکیموس ہو اور کوئی غذا کا استعمال نہ کرین۔ اور یہ غذا بھی جسطور سے ہم امراض معدہ مین بیان کرینگے استعمال کرین اور جودت ہضم کے پیدا ہونیکی ہر طرح فکر کرین۔ اور اکثر معدہ کو غذا سے خالی دیر تک رہنے دیا کرین۔ اور جو قسم صرع کی بروقت گرسنگی کی دورہ کرتی ہو اسکا علاج اسیطور پر کرین جو باب صرع وغیرہ مین اوپر مذکور ہو چکا ہے جو صرع بوجہ صعود کسی شے بخاری وغیرہ کے ایک عضو معین سے بطرف سر کے پیدا ہوتی ہے اسکی تدبیر یہ ہے کہ اس عضو سے اوپر چاک نشترہ وغیرہ سے کر دین جسوقت نوبت کا زمانہ قریب ہو اور جو خلط خاص اس عضو مین ہے اسکا استفراغ خاص جسطور سے ممکن ہو کرین اگر قوت ادویہ کی اس عضو تک پہونچ سکے ورنہ قرحہ اور زخم ڈالکر ریم وغیرہ کیطرف سے

اس مادے کو بہادین مگر یہ تدبیر بروقت سکون اور فرو ہونے دورہ کے کرنی چاہیے. خواہ احتراق مادہ کا طلاء ادویۂ محرقہ سے جیسے ثافیا اور فربیون وغیرہ کے کرین. ایسی ادویہ کو ناظر کتاب نقشہ حصہ دوم مین تلاش کرسکتا ہو. کبھی اس عضو کے قرحہ ڈالنے مین اسقدر زیادہ اہتمام درکار ہوتا ہو کہ بہت تیز اور سخت ادویہ جیسے ذراریح اور لبیخ جسے اٹومری کہتے ہین اور فضلہ بلادر کا استعمال ضرور ہوتا ہو. جو صرع تمام بدن کی صعود بخارات کیوجہ سے پیدا ہوا سکے علاج مین بعض اطبا کا قول یہ ہو کہ اگر شریان سباتی کے قطع مین خوف نہوتا اور بعد قطع خون کا بند کرنا آسانی ممکن ہوتا اور تبرید دماغ اور انقطاع روح کا نہوتا کہ جسکے بعد سکتہ پیدا ہوجاتا ہو تو اس تدبیر سے بہتر ایسی صرع کے ازالہ تام کی کوئی تدبیر نہ تھی. اور میرا قول یہ ہو کہ اگر رگ سباتی کا قطع مستلزم اتنے مضار کا ہو. اور اسوجہ سے ممکن نہین کہ اسپر جسارت کیجائے جو شرائین دماغ کیطرف چڑھتے ہین انکے قطع مین یہ خطرہ نہین ہو پس شاید اس تدبیر کا بھی نفع عظیم ہو. جمیع قواعد مذکورہ بالا کو بخوبی معلوم کرکے علاج مین صرع کے دست اندازی کرنی چاہیے

فصل پانچوین سکتہ کے بیان مین

سکتہ کے یہ معنی ہین کہ اعضا حس و حرکت سے معطل اور بیکار ہوجائین اور وجہ تعطل کی یہ ہوتی ہو کہ مجاری روح مین سدہ وغیرہ پڑکے روح حساس کی آمد و شد کی راہ بند کردے پھر اگر روح حساس کے ہمراہ آلات حرکت اور آلات تنفس بھی معطل ہوجائین خواہ ضعیف ہوجائین اور بہ آسانی تنفس نہو سکے بلکہ بروقت تنفس کے کف اور جھاگ بھی برآمد ہوا ہو ہین اور رک رک کر سانس برآمد ہو اور آواز ایسی نکلے جیسے گلو فشردہ خواہ ذبیحہ کی ہوتی ہو یہ سکتہ بہت سخت اور اس سے جان بری دشوار ہوتی ہو اور اس سے دلالت ہوتی ہو کہ قوت محرکہ اعضائے نفس کی ضعیف ہوچلی ہو. اس سے بہت سخت اور دشوار سکتہ کی وہ قسم ہو کہ نہ سانس برآمد ہو اور نہ کف پیدا ہو اور نہ غطیط یعنے آواز کا خرخرہ پیدا ہو اور اگر آفت سدہ کی تنفس کو نہ پہونچے اور حلق کی راہ ایسی صاف ہو کہ جو دوا ٹپکائی جاے وہ اتر سکے اور ناک کیطرف باہر نکل نہ آے یہ قسم اگرچہ بہ نسبت قسم سابق کے امید نجات کی زیادہ رکھتی ہو تاہم خطرعظیم سے خالی نہین ہو. بقراط کا قول ہو کہ اگر سکتہ قوی ہو اس سے نجات محال ہو اور اگر ضعیف ہو جب بھی نجات مریض کی آسان نہین. یہ انسداد مجاری جو اس مریض مین ہوتا ہو اسکا وجود دو صورت سے خالی نہین ہو یا انطباق کے طور سے یا امتلا کیطرح سے. انطباق یعنے چپیدہ ہوجانا اسطرح سے ہوتا ہو کہ دماغ تک کوئی ایسی شے ایذا دہندہ پہونچے کہ اسکی وجہ سے حرکت انقباضی دماغ مین پیدا ہو خواہ جو کیفیت دماغ تک پہونچے اسکی وجہ سے قبض اور تکثیف پیدا ہو بوجہ اسکے کہ اس شے کی خواہ اس کیفیت کی طبیعت مین برودت شدید موجود ہو اور امتلا کبھی ایسا ہوتا ہو کہ مورم یعنے ورم پیدا کرتا ہو اور کبھی ورم پیدا نہین کرتا ہو. امتلائے مورم ایسا ہوتا ہو کہ اس مقام خاص مین ایک مادہ ایسا حاصل ہوتا ہو کہ بوجہ پری اسی کے سدہ پڑجاتا ہو اور مجاری کی تسدید بوجہ تمدید کے ہوجاتی ہو ایسے امتلاء سے جو قسم سکتہ کی پیدا ہوتی ہو صعب اور دشوار ہوتی ہو یہ مادہ حار ہو خواہ بارد. اور جو امتلاء بلا ورم ہو اور اکثر یہی امتلا موجود ہوتا ہو اسکی بھی یہ صورت ہو کہ یا نفس دماغ مین خواہ قریب اسکے مجاری روح دماغی مین ہوتا ہو. اور یہ خلط کبھی خون ہوتا ہو کہ بطرف بطون دماغ کے گرتا ہو یا خلط بلغمی ہو اور یہ خلط غالبًا اور اکثر اوقات سبب انسداد اور سکتہ کی ہوتی ہو. اور جو مادہ مجاری روح سے دماغ تک پہونچتا ہو اسکا حدوث اسوقت ہوتا ہو جسوقت بوجہ کثرت امتلاء کے شرائین اور عروق بوجہ کثرت امتلاء کے اور کثرت خون کے بند ہوجاتے ہین پھر اسوقت روح کو راہ نفوذ کی نہین ملتی اور بیدرنگ مختنق ہوجاتی ہو اور وہی کیفیت عارض ہوتی ہو جو کیفیت دونون رگ سباتی کے باندھنے سے پیدا ہوتی ہو کہ سقوط حس اور حرکت پیدا ہوتا ہو. اسلیے کہ ایسے انسداد کا وجود اگر کسی بدنی مادہ کیوجہ سے ہو وہ بھی یہی کیفیت پیدا کرے. یہ سب اقسام سکتہ کے اور اسکے اسباب کی تفصیل ہو. کبھی اطبا لفظ سکتہ سے فالج مراد لیتے ہین یعنے وہ فالج عام جو دونون جانب مین بدن کے عارض ہو اگرچہ اعضا بدن کے سب درست ہون اور کبھی سکتہ سے استرخا ہر ایک شق اور جانب کی مراد لیتے ہین جو اس شق خاص مین واقع ہو اور کلام بقراط مین بھی ان معنو ںکا استعمال وارد ہوا ہو. اور کبھی ایسا سکتہ پیدا ہوتا ہو کہ مردے مین اور مسکوت مین کسیطرح کا تفرقہ باقی نہین رہتا ہو نہ اسکی سانس جاتی ہو اور نہ اسکی نبض مین حرکت ہوتی ہو اور نہ کسی ذریعہ سے شناخت ہوسکتی ہو کہ یہ شخص زندہ ہو یا مرگیا. ہم نے خلق کثیر کو مبتلا اسی قسم مین سکتہ کے دیکھا ہو. یہ لوگ ایسے تھے کہ انکی سانس رک گئی تھی اور نبض مین سقوط بتمامہ پیدا ہوگیا تھا شاید ایسے لوگ جو زندہ رہتے ہین انکی حیات کا سبب یہی ہے

کہ حار غریزی انکا زیادہ محتاج ترویح کا نہین ہوتا اور نہ بخارہ دخانی کے دور کرنے کی ضرورت ہوتی ہو از طرف حار غریزی کے کہ اسکی جہت سے زیادہ سانس کی درآمد برآمد ہو اور یہ عدم احتیاج اسوجہ سے عارض ہوتی ہو کہ برودت حار غریزی کو عارض ہوتی ہو نہ اسقدر کہ حرارت غریزی کو بالکل فنا کردے اور نہ اتنی کم کہ حاجت ترویح اور نقص بخارات کے باقی رہے ہیں واسطے شارع علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ ایسے مردے جنکی موت مشکوک ہو اور سکتہ سے مشتبہ ہو انکے دفن مین تاخیر مستحب ہو جبتک کہ انکا حال حیات اور موت بخوبی منکشف نہو جاے کم سے کم دو دن اور زیادہ مدت یہ ہو ستر گھنٹہ تک انتظار کرین۔ سکتہ کا انجام اور انحلال بطرف فالج کے ہوتا ہو اسواسطے کہ جب طبیعت دفع مادہ کا دونون طرف نہ کرسکے گی پھر جو بدن کی شق زیادہ قابلیت قبول مادہ کی رکھتی ہو اسیطرف اس مادہ کو گراے گی خواہ جو شق زیادہ ضعیف ہوگی اُدھر گراے گی اور مجاری کے شگافونسے مادہ کو دفع کرکے دماغ اور بطون دماغ سے دور ہٹادیگی۔ کبھی شناخت اسباب کی کہ سدہ جو موجب سکتہ کا ہو بطون دماغ کو شامل ہو اسطرح ہوتی ہو کہ اگر فقط موخر دماغ مین سدہ ہوتا جس متعلق مقدم دماغ سے ہو اسکا بطلان نہوتا خواہ چہرہ سے متعلق حس کا بطلان ایسے سدہ سے جو عام جمیع کو نہین ہو نہین ہوسکتا تھا بقراط نے کہا ہو جس صحیح آدمی کو دفعۃً درد سر عارض ہو کر سکتہ عارض ہوجاے وہ شخص قبل روز ہفتم کے مرجاے گا مگر اُنکا اس مابین مین اسے تپ لاحق ہو کہ اسکی حیات کی امید کرسکتے ہین یعنی تپ کیوجہ سے امید ہو کہ تحلیل سدہ کی ہوجاے اور سکتہ زائل ہوجاے

یہ بھی جاننا ضرور ہے اکثر سکتہ انھین لوگونکو عارض ہوتا ہو جنکے دانت نکل چلکین اور سن زیادہ ہو خواہ وہ لوگ جنکے بدنمین رطوبت زائدہ ہو خواہ کوئی تدبیر مرطوب کرتے ہون خصوصاً اگر باوجود رطوبت کے برودت بھی ہو۔ پھر اگر کسی حار مزاج یا خشک مزاج کو سکتہ عارض ہو نہایت درجہ کی دشواری واقع ہوگی اسلیے کہ مضرت اس مرض کی ایسے مزاج کو بدون سبب عظیم کے نہین پہونچتی ہو اور سبب عظیم کا دفع بھی صعب اور دشوار ہوتا ہو اور ایسے سبب کے عروض سے مزاج بعد بعید رکھتا ہو اور متحمل بھی نہین ہوتا ہو کمتر عروض سکتہ کا بوجہ حرارت کے ہوتا ہو۔ فالج کا مادہ جب بدن کے دونون جانب مین منتشر ہوتا ہو سکتہ پیدا ہوتا ہو جیسے سکتہ کا مادہ جب کم ہوجاے کسی شق مین بدن کے فالج پیدا کرتا ہو اکثر سبب مورث سکتہ دونون بطن موخر دماغ مین ہوتا ہو اگر ہمراہ سکتہ کے تپ بھی غالباً ورم بھی ضرور ہوگا۔ جن لوگون کے خون مین غلبہ سوداویت کا ہو اور احتیاج فصد کی انھین زیادہ ہوتی ہو اور کثرت فصد سے انھین نفع بین حاصل ہوتا ہو کبھی جب فصد کسی مقام عصبی کی کھولی جاے اور نشتر براہ غلط عصب تک پہونچ جاتا ہو فوراً سکتہ انھین عارض ہوتا ہو اسیطرح استعداد سکتہ دوری کے بوجہ استعمال ادویہ حارہ حادہ کے ہوتی ہو اور علت عروض سکتہ کا بدورہی دواؤن کے استعمال سے اسلیے ہوتا ہو کہ اخلاط جو پورے بھرے ہوے ہین انمین قابلیت پیدا ہوجاتی ہو اور اسکی تفصیل کسیقدر کلیات اور کتاب دوم مین جہان ذکر ادویہ حارہ حادہ کا ہو ہم کرچکے ہین انھین مقامات مین دیکھنا چاہیے

علامات فرق درمیان سکتہ اور سبات کے یہ ہو کہ سکوت کی آواز مین غطیط پیدا ہوتی ہو اور سانس مین اسکے آفت رفتہ رفتہ پیدا ہوتی ہو اور سبوت یعنے جسکو سبات بوجہ برودت کے عارض ہوا سکو یہ بات دفعۃً عارض ہوتی ہو سکتہ مین اکثر اوقات صداع اور انتفاخ اوداج یعنے پھولنا وداجین کا اور دوار اور سدر اور تاریکی بصر اور اختلاج تمام بدنمین عارض ہوتا ہو اور سوتے وقت دانت پیستا ہو اور کسل اور بدن زیادہ بھاری رہتا ہو اور بول مرض سکتہ مین زنگاری خواہ سیاہ برآمد ہوتا ہو اور اسمین رسوب مثل نشارہ یعنے برادہ کے خواہ نخالی یعنے مثل سبوس کے ہوتے ہین۔ جو سکتہ بوجہ اذیت کسی ضربہ خواہ سقطہ کے اور بشارکت ماؤف ہونے کسی عضو کے پیدا ہو اُسکی شناخت انھین قواعد سے جو بار بار امراض شرکی مین مذکور ہوچکے ہین اور جو سکتہ بوجہ ورم کے پیدا ہو کسیقدر تپ سے خالی نہین ہوتا ہو اور جو علامات اورام کے ہین وہ بھی مقدم سکتہ پر ہوتے ہین اور جو سکتہ بوجہ غلبہ خون کے ہو اسپر غلبۂ خون کے علامات جو کرر مذکور ہوچکے دلالت کرینگے اور چہرہ مین سرخی اور دونون آنکھین زیادہ سرخ ہونگی اور اوداج اور رگہاے گردنمین تمدد اور کشش ایسی ہوگی کہ تنی ہوئی رہین گی اور فصد زمانہ دراز سے نہ کھلی ہوگی اور جو چیزین مولد سودا ہون ان کا استعمال مرض سے پہلے ہوچکا ہوگا اور بلغم سے جو سکتہ پیدا ہو اسپر سپیدی اور آنکھونکا رنگ اور تھنونکی تری وغیرہ دلیل ہوگی جیسے اوپر جابجا مذکور ہوچکا۔ اگر ہمراہ تشنج کے دوار لازم پیدا ہو اور بتکرار عارض ہوتا ہو منذر بسکتہ ہو

معالجات جو سکتہ کسی اذیت خارجی کی وجہ سے عارض ہو اسکا علاج یہی ہو کہ امر بادی اور خارجی کی تدبیر ایسی کرین کہ برطرف ہوجاے۔ اور جو سکتہ بشرکت کسی عضو کے پیدا ہو اسی عضو کی تدبیر مناسب کرنی چاہیے کہ جسکی شرکت سے پیدا ہوا ہو جسطرح قانون عام مین بیان ہوچکا

اور دیگر مقامات مین امراض شرکی مین بھی مذکور ہوچکا. اور کثرت خون سے جو سکتہ پیدا ہوتی تدبیر یہ ہو کہ فصد فوراً کھولدیجاے اور خون بمقدار کثیر نکالا جاے کہ فی الحال افاقہ ہوجائیگا. اور بعد فصد حقنہ اُن اجزا سے جو اوپر مذکور ہوچکے کرنا چاہیے کہ مادہ مرض سر سے نیچے اُتر آئے. اور غذا مین تدبیر لطیف کرنی چاہیے کہ فقط جلاب و ماءالشعیر کی جو قسم رقیق ہو وہی مستعمل ہو اور ماءالجبن کا بھی استعمال کو ین اور جن چیزون سے تقویت دماغ کی پیدا ہو انھین سے کھانا مین و تغیین کسی قسم کی پیدا نہ کرین جیسے بخوبی ان تدابیر کا بیان ہوچکا ہو جو سکتہ مادہ بلغم سے پیدا ہوا گر با اینہمہ علامات خون کے بھی موجود ہون جب بھی فصد کرنی چاہیے اور بعد فصد کے حقنہ کا استعمال کرین مگر حقنہ قوی ہون اور قوی شیاف کا حمول کرایا جاے جسمین صموغ اور تلخہ کا ہو اسکے بعد جرعہ جرعہ ایسی چیز پلائین جسکا نگل جانا آسان ہو جو حبوب کہ معتمد او خیطر انکے استعمال کے لائق ہین انمین سے حب فرفیون ہو. اور ان تدبیرات کے بعد انکے سر اور عضاء اعالی کی تکمید کمادات مسخنہ سے کرین اور وہ نطولات استعمال کرین جنکے اجزا حشائش مسخنہ ہون مثل شبت اور شیح اور مرزنجوش اور برگ اترج اور نرنج اور حاشا زوفا اکلیل الملک صعتر قیصوم اور ایسے روغن جنمین قوت اور اثر نہین حشائش کا اور روغن سداب مین عاقرقرحا اور جند بیدستر اور جاوشیر کو ملا کر استعمال کرین اور تمام بدنمین روغن زیت کو جسمین گندھک بھی پڑی ہو ملین اور اگر کمادات قرنفل اور ہال یعنے خیربوا اور بسباسہ اور جوزبوا او وج سے کرین بہت صائب تدبیر ہو اور پاؤن کی مالش روغن حار سے جو بالفعل بھی گرم ہو اور آب گرم اور نمک سے کرین اور تمریخ مہرۂ گردن کی میعہ اور زنبق سے کرین اور حبل نخاع یعنے سر کے چاند پر خردل اور سکبینج اور جند بیدستر اور فرفیون کی مالش کرین ادہان جیدہ مین مسکوت کو یہ روغن مفید ہے کہ قثاء الحمار کا روغن تیار کرین خواہ روغن سداب یا روغن اسقیل تازہ جو زیت کہنہ مین چالیس دن بھگو کر تیار کیا ہو خواہ زیت مین پکا کر اسقیل کا اثر نکال لیا ہو اور طریقہ اسکا یہ ہو کہ روغن زیت کا کسی قسط خواہ مقدار معین سے لیکر دو اوقیہ اسقیل ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قابل ملنے کے ہوجاے اور ملکر اسکا اثر نکال لین اسیطرح روغن عاقرقرحا بھی دونون طرح سے تیار کرین یعنی خواہ چالیس روز بھگو کر یا جوش دیکر بنائین. مگر جو روغن کہ اسکا استعمال کرنا منظور ہو اسمین تھوڑا موم ضرور شریک کرین تاکہ بدنمین کسیقدر ٹھہرے اور بوجہ چکنائی کے پھسل نہ جاے اور مروخات کی ابتدا دواے ضعیف العمل سے کرنی چاہیے. اگر ضعیف القوت دوا سے برآمد کار ہوجاے بہتر ہو ورنہ قوت ادویہ کی زیادہ کرنی چاہیے. اور انتقال ضعیف سے بطرف قوی کے بطور مناسب کرینگے. اور جب استفراغ مسکوت کے مادہ کا بذریعہ حقنہ وغیرہ کے ہوچکے پھر کچھ مضائقہ نہین کہ اسکی ناک کے قریب ایسی چیزین لیجائین جن سے عطسہ پیدا ہوتا ہو خصوصاً کندش جسے نکچھکنی کہتے ہین خواہ اور سعوطات قوی یا قوی روغن اسی قسم کے. اور لوہا گرم کرکے انکے سر پر خود کیطرح رکھنا چاہیے اور سر پر ضمادات محللہ جو اوپر جا بجا مذکور ہوچکے ہین لگانے چاہیین. اور اگر ممکن ہو ایک پر روغن سوسن اور زیت مین ڈبو کر قے کرائین خصوصاً اگر انکے معدہ مین کسیقدر امتلا محسوس ہو خواہ سکتہ سے پیشتر تخمہ ہوچکا ہو کہ ایسے وقت انتفاع قے کا زیادہ ہوگا قے کرانے مین ایک اور قسم کا فائدہ ہو کہ ابکائی اور بہ تکلف قے برآمادہ ہونیسے سر کے مزاج مین گرمی پیدا ہوتی ہو پس اگر سکتہ برودت اور رطوبت سے عارض ہوا ہو ضرور نفع ہوگا ریاح جو انکے بدنمین ہون اُنکے اخراج کی تدبیر بھی ضرور ہو کہ انکے اخراج سے خفت پیدا ہوتی ہو. کبھی بہت جلد انکے منہ مین گول شے داخل کردیجاتی ہو جیسے مصرع کیواسطے اسکی صفت ہم بیان کرچکے تاکہ حالت سکتہ مین انکے دانتونکو ضرر نہ پہونچے جب کسیقدر کیفیت سکتہ کی طاری ہونے لگے اور گمان فاق کا ہو واجب ہو کہ تھوڑا سا روغن بید انجیر جو آب سداب مین پختہ کیا ہو بمقدار دو درم کے ہمراہ ماءالاصول کے دیا جاے اور رفتہ رفتہ مقدار مین زیادتی کیجاے تاکہ پانچ درم تک نوبت پہونچے. اور اگر استفراغ ممکن ہو بمقدار ایک بندق تریاق خواہ مثرودیطوس خواہ شلیثا اور انقرویا او زنجبیلا انکے حلق مین ٹپکایا جاے اور ادویۂ مفردہ سے جند بیدستر ایکمثقال ہمراہ ماءالعسل خواہ سکنجبین کے اگر پینے کی طاقت ہو بقدر ایک با تملکے پینے کی چیز مناسب انکے واسطے تنہا ماءالعسل یا اسمین ادویہ بقدر حاجت کے شریک کرکے مناسب ہو پھر جب ورکسیقدر خفت پیدا ہو غرغرے اور عطوسات کا استعمال کیا جاے. اور پچھنے پس گردن اور فقرہ پر بھرے ہوے یا بلا شرط یعنے خالی لگاے جائین جبکہ مادہ ہوا اور گہوارہ مین بٹھا کر انھین بآسانی جھلانا چاہیے اور بعد تین ہفتہ کے حمام کرانا چاہیے اور بروز حمام تمریخ ادہان گرم سے کرنی چاہیے بعد تنقیہ کلی کے انکے واسطے غرغرہ مفید ہے کہ طبیخ حاشا اور زوفا

اور فوتنج اور صعتر وغیرہ سرکہ مین جوش دے کر تھوڑا سا شہد ملا کر غرغرہ کرائین خواہ آب چقندر مین عاقرقرحا اور مویزج اور حاشا اور سماق جوش دین اور اس سے قوی تر یہ ہی کہ فلفل دار فلفل زنجبیل مویزج بورہ ارمنی گل سرخ کو کوفتہ کر کے سکنجبین مین آمیختہ کر کے شیاف تیار کرین اور انکا استعمال خواہ بطور مضغ اور چبانے کے ہو یا بطور غرغرے کے طبیخ زوفا اور مصطگی مین ملائین قریب اسی کے فائدہ مین اگر استعمال ہو سکے یہ بھی دوا ہی کہ فلفل اور دار فلفل اور خردل اور فوتنج کا استعمال منجملہ مضوغات کے یہ ہی کہ فوتنج اور مویزج اور فلفل اور مرزنجوش اور خردل کو جدا جدا خواہ یکجا کر کے چبائین اور نمین گل سرخ بھی ملا لین اور سماق کا استعمال پر ضرور رہی اور روح ترکی تنہا اس مرض کو زائل کر دیتی ہی اور اسکی تاثیر بھی قوی ہی اگر او ہان حارہ سے جو قوی التاثیر ہین تدہین کرین کہ انسے تقویت روح کی ہوتی ہی یعنے جو روح اعصاب مین ہی انکو یہ روغن قوی کرین اور جو فضول بہت پرانے نہون خواہ انکی تحلیل مین کسیطرح کی درشتی نہونے پاے انکو تحلیل کر دین۔ اسکا فائدہ بھی بہت ہی جیسے روغن سوسن اور اسکے بعد روغن مرزنجوش اور روغن بابونہ اور روغن شبت اور آخر خصوصا ایسے روغن کا سر پر ملنا کہ اس تدبیر پر تمام امراض راس مین اعتماد ہی خصوصا جب ان دہان مین کسیقدر اثر او روح زوفا اور حاشا اور صعتر وغیرہ کی بھی ہو سکتے کے مریضونکی غذا نسبت ارباب صرع کے زیادہ لطیف ہونی چاہیے۔ راے صائب یہ ہی کہ انکو انکی غذا مین فقط روٹی ہو اور انجیر خشک کے ساتھ روٹی کا استعمال بہت اچھا ہی اور بعد کھانیکے کسی مشروب کا استعمال انکے حق مین نہایت درجہ مضر ہی۔ اور جب اٹکو کچھ کھانیکا قصد کرین اس لیے کسیقدر ریاضت خفیف کر لینے مین کوئی مضائقہ نہین ہی اور جو اعضا مسترخی ہو گئے ہین انکو کسیقدر حرکت دین اور جب غذا کھا چکین یا کہ بعد بہت جلد سونے کا ارادہ نکرین بلکہ اپنا ٹھہرین کہ معدہ سے اتر جاے اور ہضم شروع ہو اسلیے کہ حالت نوم مین بخارات غیر منہضم ایسے اٹھین گے کہ غذا ہضم سے باز رہیگی اور ہضم غذا محمود کو ایسے بخارات کے منع کرتا ہی بعض اطبا ایسے مریضوں کے حق مین صعتر ہمراہ عدس کے پسند کرتے ہین اور زبیب اور بادام اور انجیر زرد اور ازین قسم اور فواکہ جنکا ثقل انکے مناسب حال ہی بھی تجویز کرتے ہین اور شراب جدید انکو ناموافق ہی کہ اسمین فضول زیادہ ہوتے ہین اور شراب کہنہ چونکہ سریع النفوذ ہی اور دماغ تک اسکا اثر جلد پہونچ جاتا ہی اور دماغ مین نرمی پیدا ہوتی ہی بلکہ انکے واسطے ایسی شراب جو نہ جدید ہو اور نہ عتیق بلکہ بین بین ہو درکار ہی۔ مسکوت کو جب تپ عارض اسکی تدبیر مین توقف کرنا چاہیے تاکہ حقیقت حال کا انکشاف ہو جاے۔ اور بہتر گھنٹہ یعنے تین شبانہ روز کا انتظار کرنا چاہیے کبھی یہ تپ بطور بحران کے ہوتی ہی اگر اتنی دیر تک توقف کے بعد حال بخوبی معلوم ہو جاے کہ یہ تپ بحرانی نہین ہی بلکہ کسی ورم خواہ کسی مادہ کی عفونت سے پیدا ہوئی ہی پس یہ تپ مہلک ہی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سکتہ اور فالج مین چونکہ مجاری اور منافذ تنگ ہو جاتے ہین اسیوجہ سے ادویہ مستفرغہ مسہلہ وغیرہ سے خاص مادہ مرض کا استفراغ دشوار ہوتا ہے لہذا ضرر استفراغ کا زیادہ اور فائدہ کم ہوتا ہے۔ یہ سب قواعد اچھی طرح معلوم کرنے چاہیین

فن دوسرا امراض عصب کے بیان مین

اس فن مین ایک ہی مقالہ ہی **مقالہ پہلا** عصب یعنے پٹھے کا محل نشو اور جگہ پیدایش اور اسکی تقسیم اور شکل اور طبیعت اور تشریح یہ سب امور فن کلیات کے فصول اور ابواب مناسب مین مذکور ہو چکے اب ہم امراض عصب کا بیان یہان پر کرتے ہین۔ امراض عصب تین قسم کے ہوتے ہین۔ امراض مزاجی امراض آلیہ اور انحلال فرد جو تفرق اتصال کی قسم خاص ہی بہ نسبت عصب کے پٹھونکے افعال طبعی اور افعال حس اور افعال حرکت تینو مین آفت پیدا ہوتی ہی جو محرک سخت اور تند ہین انھین احداث امراض عصب مین اتنا زیادہ دخل ہی کہ اور اعضا کے امراض پیدا کرنے مین اتنا دخل انکو نہین ہے اسلیے کہ اعصاب خود آلہ حرکات ہین محرک عنیف کی مثال یہ ہی کہ مثلاً کسی رسی کو بڑے زور سے کھینچنا خواہ کسی گرانبار شے کو اٹھانا اور اسیطرح جس حرکت مین تمدید قوی خواہ عصر اور تقبض پیدا ہو وہی مثال محرک قوی اور ضعیف کی ہی۔ ایسے محرک کے ضرر پر استدلال کی ابتدا پٹھے کے افعال حس اور حرکت سے و نیز اس کی نرمی اور سختی سے کرتے ہین اور دماغ کی مشارکت اور فقرون کی شرکت جو عصب سے ہی اور جو اوجاع عصب مین پیدا ہوتے ہین و نیز جو مواد کہ عصب سے مخصوص ہین انسے بھی استدلال کیا جاتا ہی اکثر اور بیشتر وہ علامات جنکے ذریعہ سے احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہی

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض : 03447227224
سدرہ طاہر : 03340120123
حسنین سیالوی : 03056406067
Imagitor

وہی ہین جو ضرر افعال اور تغیر لمس سے تعلق رکھتے ہین اور جب عصب کے مرض مین اشتباہ ہو کہ رطب ہے یا خشک ہے انکی شناخت کیفیت عروض سے کرتے ہین کہ اگر دفعۃً عارض ہوا ہے بیشک رطب ہے اور عضو ماؤف کی کیفیت جذب رطوبات مین بھی ملاحظہ کرتے ہین خصوصاً روغن کو اگر جذب کرے بلاشک مرض یابس ہے بشرطیکہ وہ عضو کسی گرمی خارجی سے گرم نہ کیا گیا ہو اور بعد تنقیہ کے ریاضت کرانی تبدیل مزاج کا افضل طریقہ ہے بشرطیکہ وہ ریاضت مناسب اور خاص اسی عضو کے ہو جیسے کلیات مین بیان ہو چکا۔ اعصاب کے تنقیہ مین جو حاجت بنظر تبدیل مزاج کے ہوتی ہے پس اکثر کل مادہ کے استفراغ کی ضرورت اسوقت ہوتی ہے اگر مادہ بارد ہو اور ایسے مادہ کے ادویہ مستفرغہ قوی دوائین ہین جیسے شحم حنظل اور خربق وغیرہ خصوصاً خربق سپید کے ذریعہ سے جب سے قے کرائی جاے اور فربیون اور لاتبغ اور سکبینج اور تمام صموغ قویہ اور ایارجات کبار جو قوی ہین اور استفراغ لطیف واسطے بلغم کے حمام یابس سے اور ریاضت معتدل سے ہوتا ہے جو ادویہ عصب کے مزاج کو بدل دین انکا ذکر دماغ کی بحث امراض مین ہو چکا خصوصاً جو چیز کہ اُنمین دہنیت ہے خواہ وہ خود دہن کے قسام سے ہین۔ اور اگر چربی کا استعمال کیا جاے سباع اور درندہ جانورون کی چربی مفید ہوگی اور روغنہاے گرم کا ملکہ یعنے در دجیسے ہندی مین اتل چھٹ کہتے ہین جیسے ملکہ زیت خواہ ملکہ روغن بان کہ یہ سب امراض بارد عصب کے مناسب ہین اور انکی صلابت کو نرم کردینگے۔ روغن قسط اور روغن جند قوی جسکو بسکھپر کہتے ہین امراض بارد عصبانیہ کیواسطے خصوصیت رکھتا ہے۔ بعد ان ادویہ کے نطول اور عصارات بحسب مزاج کے مفید ہین گر انکے قوی ہونے کی زیادہ ضرورت ہے اور مبالغہ اور اہتمام زائد ان امراض کی تدبیر مین بھی کرنا چاہیے یعنی نفوذ دوا کا زیادہ ہو خواہ بذریعہ تحلیل کے خواہ تفتیح مسامات کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر امراض عصب مین بقصد علاج کے موخر دماغ جو منبت اعصاب ہے اسی کا قصد کیا جاتا ہے سواے اس مرض کے جو چہرہ مین ہو اسکے بعد جو عصب عضو مریض کی حرکت پوری کرتا ہے اُسکا قصد کیا جاتا ہے عصب کو بہت سی چیزین مضر ہین اور بہت سی چیزین مفید بھی ہین۔ اور اکثر ایسی اشیا کا بیان نقشہ جات ادویہ مفردہ مین ہم کرچکے ہین اور اسکا اعتبار اسکے خاص احوال اور امراض مین کیا جاتا ہے جو عصب سے متعلق ہون جو چیزین مقوی اعصاب ہین مشروبات مین انکی مثال جیسے دح مرزی اور جندبیدستر حب الصنوبر دماغ خرگوش صحرائی بریان اسطوخودوس خاصکر بمقدار شربت ان اجزا کی خواہ فقط اسطوخودوس کی ایک درہم گولی بناکر تنہا خواہ ہمراہ شراب عسل کے استعمال کرین۔ اور ریاضت بدرجۂ اعتدال بھی اعصاب کو مفید ہوتی ہے۔ اور ادہان حارہ کی مالش بھی مفید عصب کو ہے مضرات جیسے جماع بحد افراط اور کثرت کے اور امتلا معدہ پر سونا اور بہت سرد پانی خواہ برف کا پانی۔ اور بکثرت پانی کا استعمال کرنا اور سکر اور شراب کثیر اسلیے کہ بوجہ شدت لذع کے مضر ہوتی ہے۔ اور چونکہ استحالہ اسکا طبیعت خل اور سرکہ کیطرف ہوتا ہے برودت پیدا کرکے مزاج عصب کی منافی ہوتی ہے اسیطرح جو شے ترش اور نفاخ ہو اور بقوت مبرد ہو وہ بھی مضر ہے اور کثرت فصد کی بھی ضرر کرتی ہے۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ اس مقالہ مین وہ امراض عصب کے بیان کرین جو مزاجی اور سددی ہون اور جو اورام اور قروح اعصاب مین پیدا ہوتے ہین انکا بیان کتاب چہارم مین کیا جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب سرد عصب کو باین وجہ مضر ہے کہ اسکو ہضم رطوبات سے عاجز کردیتا ہے اور جب ہضم رطوبات نہوا ویسی ہی خام بلانضج باقی رہتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ غاریقون مقوی عصب ہے اور اسمین تحلیل پیدا کرتی ہے اور تنقیہ فضول عصب بھی کرتی ہے

فصل پہلی فالج اور استرخا کا بیان

لفظ فالج کا اطلاق کبھی بلاقید اور بدون تخصیص کے ہوتا ہے اور کبھی تخصیص بطور محقق ہوتا ہے مطلق فالج سے مراد استرخا کسی عضو کا ہوتا ہے کسی جانب مین ہو خواہ طرفین مین اور مخصوص فالج وہی ہے کہ ایک جانب مین بدن کے سر سے پاؤن تک جتنے اعضا طولاً واقع ہین سب مین استرخا واقع ہو اور اسی خاص قسم سے فالج کے ایک قسم وہ بھی ہے کہ اسکی ابتدا گردن سے ہو اور چہرہ اور سر مین کچھ آفت نہ پہونچے اور دونون صحیح ہون۔ اور ایک وہ قسم ہے کہ از سرتا پا کوئی آفت سے محفوظ نہو اور زبان عرب اور انکے محاورہ مین لفظ فالج کے یہی معنی ہین جو پہلے ہین اسلیے کہ لفظ فالج کی مشتق فلج سے ہے اور اسکے معنے دو حصہ برابر کرنا خواہ تنصیف کرنیکے ہین۔ جب فالج کے معنے مطلق استرخا کے مراد ہون کبھی اس سے وہ بھی قسم مراد ہوتی ہے کہ دونون شق مین بدن کے عام ہو سواے اُن اعضاے سر کے کہ اگر انمین بھی آفت ہوتی ہے پھر سکتہ مین اور اسمین کچھ فرق نہ باقی رہتا۔ اسیطرح مطلق فالج کی ایک وہ بھی قسم ہے کہ ایک ہی انگلی بےحس ہوجاے۔ یہ بات تجربی معلوم ہے کہ حس اور حرکت کا

بطلان اسیوجہ سے ہوتا ہو کہ روح حساس اور محرک کا نفوذ اور پہونچنا بطرف اعضا کے بند ہوجاے خواہ پہونچنا روح کا بند نہو مگر اس عضو مین ایسا فساد ہو کہ اثر اس روح کا قبول نہ کرسکے۔ اور فساد مزاج عضو کا کبھی بوجہ حرارت کے ہوتا ہو اور کبھی بوجہ برودت کے بھی ہوجاتا ہو خواہ رطوبت کا غلبہ یا خشکی کی زیادتی سے فساد عضو مین پیدا ہوتا ہو لیکن افراط حرارت اگر کسی عضو مین ہو شاید مانع حس اور تاثیر روح کو بدرجہ غایت نہو گی جیسے ارباب ذبول اور مدقوقین کی کیفیت مشاہدہ مین آتی ہو کہ باوجودیکہ حرارت انکے اعضاے اصلی مین بدرجۂ غایت ہوتی ہو تاہم انکی حس اور حرکت باطل نہین ہوتی۔ اور یہی صورت غلبہ یبوست کی بھی ہو کہ مانع حس اور حرکت اور قبول تاثیر روح کی نہین ہوئی ہان غلبہ برودت اور رطوبت البتہ اگر مزاج مین کسی عضو کے ہو اکثر مانع حس وحرکت ہوگا اور یہ بات از روے دلیل کے بھی چندان بعید نہین ہو۔ اسلیے کہ برودت مزاج روح کی ضد ہو۔ اور روح مین تخدیر پیدا کرتی ہو اور رطوبت چونکہ عضو مرطوب المزاج کو آمادہ بلادت اور کندی پر کرتی ہو باینوجہ مانع حس وحرکت ہوگی اگرچہ ضد مزاج روح کی نہین ہو۔ اب یہ امر محقق ہوگیا کہ بعض اسباب بطلان حس اور حرکت سے غلبہ برودت اور رطوبت ساذجہ کا ہو جو بلا مادہ ہو۔ مگر ایسی برودت اور رطوبت کے ضرر کی تلافی مین فقط تسخین کافی ہوتی ہو۔ اور شاید یہ برودت اور رطوبت ساذج تمام بدن مین عام نہین ہوتی خواہ شق واحد مین ہو اور دوسری جانب مین نہ ہو بلکہ اگر ایسی برودت اور رطوبت پیدا ہوگی فقط ایک ہی عضو مین پیدا ہوگی۔ گمان غالب یہ ہو کہ جو فالج اور استرخا اکثر پیدا ہوتا ہو اسکا سبب یہی ہو کہ احتباس روح کا ہوجاے۔ اور احتباس روح بسبب انسداد اور احتراق مسام کے اور بند ہوجانے ان مسامات کے ہوتا ہو جنکی راہ سے روح بطرف اعضا کے پہونچتی ہو اور منشا اس انسداد کا قطع یا کٹ جانا ہوتا ہو پھر انسداد کبھی بطریق انقباض مسام کے ہوتا ہو اور کبھی اسطرح پر کہ خلط آکر مسامات مین راہ کو روک کر مانع نفوذ ہوتی ہو۔ اور کبھی دونون باتین جمع ہوجاتی ہین اور یہ اجتماع ورم مین پیدا ہوتا ہو پس سبب استرخا اور فالج کا جو انقطاع آمد شد روح کا اعضا سے کرتا ہو یہی ہو کہ انقباض مسام مین پیدا ہو اور امتلاء مادہ مسامات مین ہوجاے خواہ ورم اور انحلال فرد عارض ہو۔ اور اگر انسداد آمد وشد روح کی بوجہ بندش سخت کے جو بدن کے اوپر کیجانب ہو پیدا ہو اس جہت سے جو استرخا اور بطلان حس وحرکت عارض ہوتا ہو وہ ایک امر عارضی ہو اور فقط بندش کے کھل جانے سے اسکا زوال ہوجاتا ہو اور زیادہ تدبیر خواہ علاج کی ضرورت نہین ہوتی ہو۔ اور کبھی استرخا خواہ انقطاع مذکور بوجہ انضغاط شدید کے عارض ہوتا ہو جیسے بروقت ضربہ اور سقطہ کے تنگی مسامات مین پیدا ہو خواہ اگر فقرات بدن کے کسیطرف جھک جائین اور مائل ہوجائین یا کسی ایک جانب سے فقرات ٹوٹ جائین داہنی طرف کے خواہ بائین جانب کے پس اسیوجہ سے اس عصب مین انضغاط اور تنگی پیدا ہو جو ان فقرات سے نکلتا ہو مگر یہ انضغاط بطور تمدید کے پیدا ہوگا نہ یہ کہ ضغطہ پیدا ہو اسلیے کہ فقرون کے ملنے کی صورت یہ ہو کہ دونون طرف پیش اور پس مخارج عصب نہین ہین کیونکہ مخارج عصب جیساکہ اوپر معلوم ہوچکا ہو جہت پیش اور پس سے نہین ہین۔ کبھی انقباض مسام بوجہ غلیظ ہوجانے جوہر عضو کے پیدا ہوتا ہو جو امتلاے شاذ یعنے مانع نفوذ روح ہو اسکا وجود بوجہ ایسے مواد رطب وسیال کے ہوتا ہو جس سے عضو معلوم بھیگ جاتا ہو اور اسکے بھیگنے اور تر ہونیکے بعد یہ مادہ شگافون مین عصب کے جاری ہوتا ہو خواہ مبادی اعصاب مین اور اعصاب کے شعبون مین پہونچکر ٹھہر جاتا ہو اور جس راہ سے روح کی آمد ورفت ہو اسے بند کردیتا ہو ورم کا حال بھی ایسا ہی ہو کہ جب کبھی منابت اعصاب یعنے مقام روئیدگی مین پھکے عارض ہو خواہ جو شعبہ اعصاب کے ہین انمین پیدا ہو اس جہت سے منافذ بند ہوجائین۔ پٹھے کے کٹ جانیکی یہ کیفیت ہو جو پٹھا طول مین قطع ہوجاے اس سے کسیطرح کا ضرر حس وحرکت کو نہین پہونچتا اور اگر عرض مین عصب مقطوع ہو حس وحرکت کو مانع ہوگا انھین اعضا کی جو کسی شق مین جسم کے واقع ہین اور ان اعضا کی جو مجاری متصل درمیان عضو مذکور اور لیف مقطوع کے ہین انھین مجاری کے ماؤف ہونیسے حس وحرکت باطل ہوگی اب اس جگہ یہی جاننا ضرور ہو کہ نخاع کا حال دو حصون مین منقسم ہونے کا مثل دماغ کے ہو اگرچہ حس کو تمیز اس انقسام کی نہین ہو اور کیونکر تقسیم نخاع کی دو حصون مین نہو حالانکہ نخاع بھی دماغ کی دونون قسم سے اگتا ہو اور شئے واحد کے دو نبت نہین ہوسکتے۔ اور جب نخاع کے دو حصہ ثابت ہوے پھر کیا بعید ہو کہ ایک حصہ کی بوجہ قوت اور کمی استعداد قبول مادہ مرض کے طبیعت حفاظت صحت پر کرے اور دوسرا شعبہ خواہ حصہ نخاع کا جو ضعیف ہو

خواہ انمین قبول مواد کی لیاقت زیادہ ہو اسطرف مادہ کو گرائے اور اسیطرح یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ صدمہ ضربہ اور سقطہ کا ایک شعبہ مین نخاع کے پہونچے خواہ جو شعبہ اس
حصہ سے دماغ کے متصل اور قریب ہو جدھر فضلہ دماغی مجتمع ہوا ور بوجہ اس قریب کے اسی شعبہ کیطرف طبیعت دفع فضول دماغی کرے۔ عاقل کو سزاوار
نہین ہو کہ فالج کے مادہ کا اختصاص ایک ہی شق بدنمین خیال کرکے تعجب کرے اور اسلیے کہ طبیعت کو باذن اپنے خالق تعالی شانہ کے ایسی قدرت ہو
کہ اس سے باریک تر امور مین تمیز اور امتیاز کر لیتی ہو اور جس شخص کو وہ قواعد اور احکام جو فن کلیات مین اسقسم تصرفات طبیعہ کے ہمنے بیان کیے ہین جو منافع
اور دیگر مختلف التاثیر مین جو فعل طبیعت کا مذکور ہوا ہو بخوبی یاد ہون وہ کبھی اس مادہ کی ریزش سے ایک جانب مین سوائے دوسری جانب کے متعجب
نہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اکثر مادۂ رطب بطرف اطراف کے بوجہ غلبۂ حرارت کے انھین اطراف پر گرتا ہو خواہ بوجہ کسی حرکت ناگہانی کے اسقسم خوف
یا بیتابی اور غضب اور حزن اور غم کے یہ مادہ دفع ہوتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اگر آفت خواہ مادہ جو موجب فالج ہو کسی پوری شق مین بطون دماغ کے
پورا ممتلی ہوا س سے جس شق مین بدن کے یہ مرض پیدا ہوگا تمام شق اور جانب کو ماؤف کریگا اور چہرہ کی شق بھی ماؤف ہوجائیگی اسیطرح اگر مجاری شق واحد
دماغ کے یہ مادہ موجود ہو جب بھی یہی صورت ہوگی اسیطرح دونون جانب مین بطون دماغ کے خواہ دونون شق کے مجاری مین یہ مادہ ہوسکتہ پیدا ہوگا بعد
اگر یہ مادہ نزدیک نبت نخاع کے ہو تمام بدن مفلوج ہوگا اور اعضائے وجہ مفلوج نہونگے اور بیشتر باوجود مفلوج ہونیکے جلد مین سر کے خدر بھی پیدا ہوتا ہے
بشرطیکہ نفوذ حس ممتنع ہوا سواسطے کہ سر کی جلد مین عصب حساس عنق سے آتا ہو جیسا کتاب اول کے فن تشریح مین بیان ہوچکا اور نبت نخاع کی کسی شق
مین یہ مادہ ہو اس شق مین بدن کے تمام و کمال مرض پیدا ہوگا سوائے چہرہ کے اور اگر نبت عصب سے اتر کے یہ مادہ ہو اور مستغرق ہو یعنی بخوبی ہو خواہ
ایک ہی شق مین اس مقام کے ہو اور مستغرق نہو اسوقت استرخا یا فالج اُس عصب مین اُس شق کے ہوگا جو متصل اس مقام کے ہو اور اگر نبت عصب
مین نہو بلکہ یہ مادہ کسی عصب مین ہو فقط وہی عضو مفلوج یا مسترخی ہوگا جو اس عصب سے خاص ہو بشرطیکہ تمام عصب مین مادہ ہو اور اگر یہ مادہ نصف
مین عصب کے خواہ کسی حصہ مین مجموع عصب کے ہو استرخا اور فالج اسیقدر حصہ مین عضو کے ہوگا جس سے قوت حرکت کی اس عضو اوف مین آئی
تھی اور اب بوجہ مادہ خواہ انحلال فرد یا ورم اس حرکت مین نقصان پڑگیا ہو بعض قسم فالج کی بطور بحران مرض قولنج کے ہوتی ہو اور اکثر ایسے فالج مین حس
باقی رہتا ہو اسلیے کہ یہ مادہ اعصاب حرکت مین ہوتا ہو اور اعصاب حس مین نہین ہوتا بعض اوائل اطبانے ذکر کیا ہو کہ جب قولنج بعض شق مین شقین جسم
سے عام ہو اکثر قاتل ہوتا ہو اور اگر کسیکو نجات ایسے قولنج سے ملتی ہو فقط اسیوجہ سے ہوتی ہو کہ فالج سے بحران ہو اور طبیعت اس مادہ قولنج کو جسکی ردی
امعاتک آتی تھی بطرف خارج کے دفع کرے اور چونکہ غلظ اس مادہ مین زیادہ ہوتا ہو اور بذریعۂ عرق اور پسینہ کے باہر نہین نکل سکتا لہذا اعصاب مین پوشیدہ
ہو کر فالج پیدا کرتا ہو اور اکثر ایسے فالج مین حس بحال خود ثابت رہتا ہو ایک فالج کی قسم وہ بھی ہو جس سے بحران امراض حادہ کا ہوتا ہو کہ مادہ کا انتقال
بطرف اعصاب کے ہوتا ہو اور یہ بحران اسوقت ہوتا ہو کہ طبیعت بوجہ ضعف کے جو بنظر سن مریض خواہ ضعف مرض کے قادر استفراغ تام پر نہو اسوقت
دفع ناقص کرکے فالج وغیرہ پیدا کردیتی ہو۔ اکثر فالج کے عروض کا زمانہ بروقت شدت برودت کے فصل زمستان مین ہوتا ہو اور کبھی فصل ربیع مین بھی
فالج عارض ہوتا ہو جیسے حرکت امتلائے مادہ کی ربیع مین ہوتی ہو۔ بلاد جنوبی مین جن لوگون کے سن پچاس برس خواہ اس سے قریب ہو چکے ہین انھین کو
یہ مرض لاحق ہوتا ہو بسبب کثرت نوازل کے جو انکے سرون سے دفع ہوتے ہین اور نوازل کی کثرت کا سبب یہ ہو کہ مزاج جنوبی رطوبات سے
سرون کو پُر کر دیتا ہو نبض مفلوج کی ضعیف بطی متفاوت ہوتی ہو اور جب قوت کو مرض گھٹا دے اسوقت ضعف اور تواتر بھی پیدا ہوتا ہو اور
بعد انبض مین فترات غیر منتظم پیدا ہوتے ہین۔ بول مفلوج کا اکثر اوقات ابیض اور زیادہ سرخ ہوجاتا ہو جب کبد مین اسقدر ضعف پیدا ہو کہ
تمیز خون کی مائیت سے نہ کرسکے خواہ رگونمین بوجہ ضعف کے جاذب خون کی قوت باقی نہ رہے یا کوئی درد ہمراہ فالج کے پیدا ہوا کوئی اور مرض اسکے ہمراہ
لاحق ہو کبھی مفلوج کی جانب صحیح ایسی گرم ہوتی ہو جیسے آگ بھڑک رہی ہو اور شق مفلوج اتنی سرد ہوتی ہو گویا کہ برف ہو رہی ہو اور شق باردکی
نبض ساقط معلوم ہوگی جیسا کہ قاعدہ برودت یہی ہو کہ مانع حرکت ہوتی ہو اور بیشتر یہ برودت اتنی زیادہ ہوتی ہو کہ اس طرف کی آنکھ چھوٹی ہوجاتی ہو

اگر اعضائے مفلوج کی رنگت مثل صحیح اعضا کے ہو اور زردی اعضا میں پیدا ہو جائے اور نہ زیادہ ضمور اور لاغری عارض ہو اسکی صحت کی امید زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ اگر رنگ زرد ہو جائے خواہ عضو مفلوج لاغر ہو جائے کبھی انتقال بطرف فالج کے سکتہ او صرع اور قولنج اور اختناق رحم اور نیز حمیات اور اورام سے بھی بطور بحران کے ہوتا ہے اور جو فالج فقرون کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے عارض ہو اکثر مہلک اور قاتل ہوتا ہے اور جو فالج ایسے صدمہ سے عارض ہو جسمین عصب زیادہ کوفتہ نہو جائے وہ بھی کبھی زائل ہو جاتا ہے اور اگر زیادہ کوفتہ ہو جائے امید صحت کی نہین ہوتی اور جس قسم مین امید صحت کی ہو ابتدا مین اسکا علاج کرنا چاہیے۔ اور انبساط مادہ فالج کا بطرف سکتہ کے اور مادہ سکتہ کو بطرف فالج کے سکتہ کی فصل مین ہم بیان کر چکے **علامات** جو فالج بوجہ التوائے عصب خواہ سقطہ او ضربہ یا قطع عصب کے ہو اسپر دلالت سبب کی بہی ہے کہ دفعتہ عارض ہوتا ہے اور کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی اور جو قبول اثر علاج کرے یقین کرنا چاہیے کہ قطع عصب سے پیدا نہین ہوا ہے بلکہ ورم وغیرہ سے عارض ہوا ہے اور اگر بسبب ورم گرم کے فالج عارض ہو اسکی علامت یہ ہے کہ تمدد اور وجع اور تپ بھی ہوگی اور اگر ورم صلب سوداوی سے ہو لامسہ سے دریافت ہوگا اور عصب مین یکبستگی بخوبی محسوس ہوگی۔ اور اگر درد قبل از عروض فالج کے ہوا ہو پس اکثر یہ بعد ضربہ اور سقطہ اور التوا اور ورم حار کے ہوتا ہے اور اگر ورم رخو اور نرم سے عارض ہوا ہو اسپر استدلال شاق اور دشوار ہے۔ لیکن تمیع احوال مین خفیف درد اور خدر اور تپ نرم سے خالی نہین ہوتا اور جب زیادہ حرکات خواہ اغذیہ منافی کا استعمال ہوتا ہے کمی بیشی درد مین پیدا ہوتی ہے۔ اور دفعتہ ایسا فالج عارض نہین ہوتا ہے اور ان سب امور کے بعد ایک شناخت یہ بھی ہے کہ بیمار کو بر وقت ارادہ حرکت کے اسی مقام متورم مین ایک مانع حرکت کا دفعتہ محسوس ہوتا ہے۔ جو فالج بوجہ کسی رطوبت فاش اور محلی ہوئی کے پیدا ہو مریض کو احساس سبب کا بخوبی عضو مفلوج مین ہوتا ہے۔ اور جو فالج بوجہ غلاظت عصب کے پیدا ہو اسپر دلیل یہ ہے کہ اگر بہ تکلف خود بیمار اس عضو مین قبض پیدا کرے یا کوئی اور قبض پیدا کرے پھر اس عضو کا پلٹنا اور بطرف انبساط اور استرخا کے رد کرنا بہت دشوار ہوتا ہے اور اعضا بدن کے اسقدر نرم نہین ہوتے جیسے فالج مطلق مین نرم ہوتے ہین۔ اور اگر مادہ فالج مین خون بھی داخل ہے اور داج کی سرخی اور عروق اور جسم کی کیفیت اسپر دلیل ہوگی اور بعض مین بھی امتلا زائد پایا جائیگا اور سب دلائل کثرت خون کے جو مکرر مذکور ہو چکے موجود ہونگے۔ اگر مادہ رطوبت سے تنہا فالج پیدا ہو سپیدی رنگ کی اور ترہل اسپر دلیل ہوگا۔ اور اگر قولنج کے بعد خواہ حمیات حادہ کے فالج عارض ہوا سپر خود یہی امراض دلیل ہونگے اور اگر سبب فالج کا سوء مزاج سادج بلا مادہ ہے بارد ہو خواہ رطب وہ بھی دفعتہ عارض نہوگا اور نہ اور علامات مادی اسوقت پائے جائینگے اور بذریعہ لمس کے اسپر حکم قطعی کرینگے خواہ اور اسباب موثر جو عضو خاص مین موجود ہونگے انسے استدلال کیا جائیگا بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر لڑکا پیشاب برنگ سبز کرے یہ رنگ منذر فالج یا تشنج کا ہوتا ہے **معالجات** واجب ہے کہ پانچون امراض عصب یعنی خدر اور تشنج اور رعشہ اور فالج اور اختلاج مین فصد اصلاح موخر دماغ کا رہے اور بعجلت استعمال ادویہ قوی کا اوائل مرض مین نہ کرنا چاہیے یعنی چہارم اور ہفتم تک قوی دوا کے استعمال مین تاخیر مناسب ہے اور اگر مرض قوی ہو روز چہاردہم تک بھی تاخیر مناسب ہے اور اس زمانہ مین اقتصار ادویہ ملطفہ پر کہ جنسے تلئین حاصل ہو اور اسہال بذریعہ حقنہ کے اس زمانہ مین بہتر ہے اور بعد اس زمانہ کے استفراغ مادہ کا بذریعہ مستفرغات قوی کے کرین۔ غذائی تدبیر یہ ہے کہ اول ظہور مین اس مرض کے مفلوج کو ماء الشعیر اور ماء العسل دو دن خواہ تین دن دینا چاہیے۔ اور اگر قوت متحمل ہو روز چہاردہم تک اسی پر اکتفا کرین اور اگر تحمل دشوار ہو سکے خفیف گوشت طائرون کا کھلائین اور بھوکا رہنا مریض کا زیادہ ملحوظ خاطر رہے اور خشک غذا پر زیادہ خوگر کرین اور بعد غذا کے پیاسا دیر تک رکھین اور لب منو بر کبار سے تنقل کرنا بالخاصیت انکو مفید ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پانی انکے حق مین شراب سے زیادہ بہتر ہے اسلیے کہ شراب کا نفوذ اعصاب مین زیادہ ہوتا ہے اور زیادہ مقدار شراب کی بیشتر ترش ہو کر مزاج سرکہ کا پیدا کرتی ہے اور سرکہ اعصاب کو سب چیزون سے زیادہ مضر ہے جو فالج بوجہ التوا اور انضغاط کے عارض ہو اسکا علاج جیسا ہم باب لتوا مین آیندہ اوراق مین لکھتے ہین کرنا چاہیے۔ اور اگر بوجہ ضربہ اور سقطہ کے فالج پیدا ہوا اسکا علاج دشوار ہے اور بہر حال بروقت معالجہ کے اسکا خیال کرنا چاہیے کہ اس چوٹ سے التوا حادث ہوا یا ورم خواہ جذب مادہ کسی مقام خاص مین ہو گیا ہے۔ اور جو ضرر ثابت ہو اسی کا علاج کرنا چاہیے

جیسا اسکا علاج واجب ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسے فالج میں دوا کو مقام ضربہ اور خاص چوٹ کی جگہ پر رکھیں اور جہانسے اُس پٹھے کا مبدا ہے جو اس عضو مفلوج تک آیا ہے اسی مبدا پر دوا لگائیں اور خاص عضو مفلوج پر لگانا دوا کا کچھ اتنا نافع نہیں ہوتا کہ اسکا نفع بقدر معتد بہ ظاہر ہو البتہ مناسبت عصب بننے جہانسے یہ پٹھے اُگتے ہیں اُن مقامات پر دوا لگانا مفید ہے کیسی ہی دوا کیون نہو خواہ مقصود اس سے ورم کو منع کرنا ہو خواہ ارخا اور ڈھیلا کرنا خواہ تسخین اور تبدیل مزاج اس سے مطلوب ہو اور نشتر قریب عضو ضرب رسیدہ خواہ عضو مفلوج اور متورم کے جب تحلیل شروع ہو پچھنے لگانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ خون کو دوسری طرف جذب کریں خواہ ظاہر بدن کیطرف خون نکل آئے۔ اگر سبب فالج کا استرخا عصب ہو اور فالج حقیقی یہی ہے اسکا علاج بعد تدبیر مشترک کے جو اوپر بیان ہو چکا یہ ہے کہ استفراغ مادہ بموجب طرق مذکورہ بالا جو مواد رقیق کے استفراغ کے بارہ میں گزر چکے ہیں کریں اور کچھ زیادتی اور کمی آہین جائز نہیں ہے سب سے زیادہ نافع انکے مادہ کے استفراغ کیواسطے حب فربیون اور حب بیمارستانی اور حب شیطرج اور حب منتن اور ایارج ترس ہے اور خربق سپید کا جرم خواہ عصارہ مولی اسکا اثر بھگونے کے ذریعہ سے شریک کریں اسیطرح تمام مقئیات مفلوج کو نافع ہیں اور کبھی اسکے علاج میں تدریج کرتے ہیں کہ رفتہ رفتہ ایک انگ تریاق سے شروع کرکے تھوڑا تھوڑا روز بڑھاتے ہیں مگر ایک درہم سے زیادہ مقدار نہ دینی چاہیے۔ اور کبھی کچھ مقشر اور شکر بھی تریاق میں شریک کرتے ہیں اور کبھی سکنجبین اور جاؤشیر مسلم شراب العسل میں بمقدار ایک باقلا کے دیتے ہیں اور یہ دوا انکو زیادہ نافع ہے اور واجب ہے کہ حقنہائے قوی سے انکا تنقیہ کیا جائے اور شیافات قوی کا حمول کریں اور انکے مواد کا امالہ بطرف اسفل جس طرح ممکن ہو کیا جائے۔ اور فقرات پر تمریخ ادہان قویہ کی بھی ضرورت ہے اور مروخات حارہ اقسام ادہان اور ضمادات کے خواہ ایسے ضمادات کہ ملتے ملتے سرخی جلد میں پیدا ہو اور انکا ذکر کیا ہو چکا ہے خصوصا یہ مالش اُسوقت پر ضرور ہے جب حس میں بطلان واقع ہوا ہو اور بیخ سوسن نہایت عمدہ دوا ہے اور سرخی اسطرح جلد میں پیدا کرنی چاہیے کہ دوا کے ملنے سے جلد سرخ ہو جائے۔ اگر عضلہ کے سرے پر خالی پچھنے لگائے جائیں اور بلا شرط ہون یہ بھی تدبیر نافع ہے لیکن اس تدبیر کا وقت استفراغ مادہ کے ہے تاکہ عضل میں تسخین پیدا ہو جائے اور کبھی محجمہ با شرط کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن پچھنے ایسے چاہییں کہ منہ انکے تنگ ہون اور بہت سی آگ میں گرم کیے جائیں اور زیادہ زور سے چوسنا چاہیے اور بعد چوسنے کے جھٹ پٹ چھڑا لینا چاہیے اور استعمال محجمہ کا ہو چاہیے کہ مختلف مقامات میں بوضع محاجم کیا جائے اگر استرخا مقامات کثیرہ میں ہو اور متفرق مقامات جسم کے مسترخی ہون اور اگر زیادہ مقامات میں استرخا ہو پھر ایک مقام پر وضع محاجم کافی ہوگا اور بعد پچھنے اکھاڑنے کے زفت رومی اور صمغ صنوبر کا استعمال کرنا چاہیے اور ضمادات حارہ جنسے تحمیر جلد کی ہوتی ہے جیسے آرد شلیم جسے ہندی میں سن منا کہتے ہیں خواہ آرد بیخ سوسن شہد ملا کر خواہ ضماد خردل کا بھی نافع ہے اور جو ضماد مستعمل ہو جب اسکی قوت ضعیف ہو جائے پھر از سر نو بدلکر دوسرا استعمال کرین تا اینکہ عضو مفلوج سرخ ہو جائے اور آبلے نمودار ہون اور ضماد شیطرج کا بھی نفع عظیم ہوتا ہے اور یہ ضماد نزدیک اکثر اطبا کے تافسیا اور خردل کے ضماد سے بے پرواہ کرتا ہے اور ضماد زفت کا بھی نافع ہے خصوصا اگر نطرون اور کبریت شریک ہو۔ مالش روغن زیت انطرون اور سیاہ کبریتی اور آب دریا کے بھی مفید ہے اور نطول ایسے جو ملطف ہون۔ اور اگر حس میں ضعف ہو تو اکثر ضماد قوی مضر ہوتا ہے گو عضو ماؤف کو حس اس ضرر کا نہو اور اسکا ضرر اسقدر آفت برپا کرتا ہے کہ قرحہ شدیدہ پیدا ہوتا ہے بایں لحاظ ضرور ہے کہ اس سے احتراز کرین اور اثر ضماد کی کیفیت مین تامل کرتے رہین جب سرخی پیدا کر دے اور جلد پھول جائے ایسی سرخی کے ساتھ کہ جلد سے تجاوز کر کے وہ سرخی اندر جلد کے نہ پہونچے اور اگر یہ نرمی پائین وہ سرخی متفرق ہو جائے اور اس جگہ سپیدی آجائے خواہ سرخی جلد سے زیادہ بطرف داخل کے نہ پہونچے کہ دبانے سے سرخی الگ نہو اور اپنی جگہ باقی رہے اور گرمی بھی اس مقام کی بخوبی ظاہر ہو اسوقت ٹھہر جانا چاہیے اور مالش سے ہاتھ روک لینا مناسب ہے۔ اسکی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ تبدیل ضماد کی ہر وقت کرتے رہین اور حالت جلد کا امتحان کیا کرین اگر مشاہدہ کیفیت سے ٹھہر جانا مناسب معلوم ہو مالش ترک کرین ورنہ اگر ضرورت اعادہ کی ہو دوبارہ ضماد کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نکچھنی پیکر اُنکی ناک میں پھونکنا بہت نافع ہے اسیطرح جو اور دوا ایسی ہو کہ اس سے چھینک پیدا ہو کہ اسکے ذریعہ سے تنقیہ دماغ کا ہوتا ہے اور جو مادہ مورث مرض ہے اسکی توجہ بطرف جہت مفلوج کے رک جاتی ہے اور برائی

شراب بمقدار قلیل بہت نافع ہو جملہ امراض عصب کو اور مقدار کثیر نہایت درجہ مضر ہو اور استعمال قے تریاقی کا جو مزمن ہو بھی نافع ہو اسیطرح رفتہ رفتہ ایارج کا استعمال جسمین جند بیدستر ہموزن کی بھی شرکت ہوتا اینکہ نوبت پانچ درہم مجموع ایارج اور جند بیدستر کے ہمراہ دس درہم ماءالعسل کے پہونچے۔ اسیطرح استعمال روغن بیدانجیر کا ہمراہ ماءالاصول کے زیادہ نافع ہو بعض اطبانے علاج فالج کا اسیطرح کیا کہ ہر روز ایک مثقال ایارج کو ایک مثقال فلفل کے ساتھ کھلایا اور شفا حاصل ہوئی یہ بھی واجب ہو کہ جب اس قسم کی ادویہ کا استعمال کرین پھر اسکے بعد پانی ہرگز نہ پلائین تاکہ دوا معدہ مین تادیر باقی رہے اور کبھی بوجہ ترک آب کے پوری ایکدن ایک دوا باقی رہتی ہو اور بعد اس زمانہ کے اسکا اثر ظاہر ہوتا ہو۔ اور کبھی شب کو ایک مثقال فلفل ہمراہ ایک مثقال جند بیدستر کے بھی استعمال کرتے ہین مگر اس مرض کیواسطے تریاق اور مثرودیطوس اور شلیثا اور خصوصًا انقردیا سے بڑھکر کوئی دوا مفید نہین ہو اور حلتیت بھی زیادہ نفع کرتی ہو خواہ بطور مشروب کے مستعمل ہو یا ضماد کرین خصوصًا ایک دن دو مرتبہ استعمال کرین اور رتہ یعنی بندق ہندی بھی عجیب النفع ہو۔ اور جب دوا کیوجہ سے عضو مین قابلیت حس وغیرہ کی پیدا ہو جائے خواہ دوا کا حس کر سکے اسوقت ریاضت عضو کی بھی ضرور ہو اور اسے سمیٹنا اور پھیلانا بھی چاہیے تاکہ پوری عافیت عود کرے اور کبھی گرمی پہونچانے خواہ تپ آجانے سے بھی انکو نفع پہونچتا ہو۔ اور چلا کر کچھ پڑھنا اور زور سے ادائے حروف اپنے مخارج سے کرنا یہ بھی مفید ہوتا ہو۔ اور بعد استفراغ کے بشرطیکہ اس سے فائدہ بھی ظاہر ہو حمام یابس کا استعمال زمانہ طولانی تک کرتے ہین یعنے دیر تک اسمین ٹھہرتے ہین خواہ میاہ حمات مین سکون اختیار کرتے ہین اور آخرکار بعد استفراغات مفیدہ کے جب تحلیل بقایائے مواد کی ضرورت ہو چاہیے کہ فقط محللات ملینہ سے تدبیر نہ کیجائے بلکہ کچھ ایسے بھی اجزا ہون جنمین کسیقدر قبض بھی ہو اسیواسطے چاہیے کہ تحلیل آب افیون اور میعہ اور اذخر اور جند بیدستر وغیرہ اجزائے حارہ قابضہ سے کرین۔ اور جو فالج بعد قولنج کے پیدا ہو اسمین وہ دوا جو بشرکت جوزرومی بنائی جاتی ہو نافع ہو اور اُسکا نسخہ قرابادین مین لکھا ہو اور جو دوا ان زیادہ قوی نہ ہون اور جسکے اجزائے انکی ترکیب نہو وہ نافع ہین جیسے روغن سوسن اور روغن ناردین اور روغن بیدانجیر اور روغن نرگس اور روغن زنبق اور روغن جوزرومی کا اس مرض مین مجرب ہو چکا ہو اور اسیطرح روغن نرجس جو صمغ بلادر نسخہ سے مرکب ہو کہ یہ بھی نافع ہوا ہو بالخاصہ اور ایک جماعت کثیرہ کو نفع ہوا ہو ایسی تدبیر سے جو مقوی اور مبرد ہو اور ریزش مادہ کو منع کرے۔ اور اگر اس مرض کا علاج اجزائے حارہ سے کرین ضرور زیادتی مرض مین ہو جاتی ہو وجہ اسکی یہی ہو کہ مادہ رقیق مین بوجہ اجزائے حارہ کے انبساط ہوتا ہو۔ اور اگر اجزائے باردہ سے تدبیر کرین قوت عضو کی بوجہ برودت کے زیادہ ہو کر حجم مادہ کا صغیر ہو جاتا ہو اور چھوٹا ہوتے ہوتے تلاشی اور فنا کی نوبت پہونچتی ہو تسخین زائد مین بہ نسبت ان بیمارون کے مبالغہ مناسب نہین ہان اسکی احتیاج ہو کہ اُن دواؤن مین کسیقدر قوت اور اثر مثل بابونہ اور اکلیل الملک مرزنجوش نعناع اور فوتنج کا ہو اور دیگر ادویہ تخفیف الحرارت مثل انخین ادویہ کے بمقدار قلیل شریک رہین اور جن ادویہ مین تھوڑی سی تبرید ہو مثلاً رب السوس تخم کاسنی وغیرہ وہ بھی مستعمل رہین ایسی چیزین اگر مستعمل رہین گی خوب مفید ہونگی جو فالج قطع عصب سے عارض ہوا اسکا علاج یقینًا محال ہو اور جو فالج برودت مزاج سے پیدا ہو مسخنات معروفہ سے تبدیل مزاج کرنی چاہیے اور جس شخص کے مزاج مین یہ برودت بوجہ کثرت استعمال پانی کے ہوئی ہو چاہیے کہ استعمال حمام یابس کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اگر فالج کے ہمراہ حمی بھی عارض ہو پہلے علاج تپ کا کرینگے اور سکنجبین ہمراہ گلقند کے ایسے وقت بہت عمدہ دوا ہے نافع ہو کہ دونون مرض کے مناسب ہو

فصل دوسری تشنج کے بیان مین

تشنج ایک مرض عصبی ہو کہ عضل اپنے مبادی کیطرف متحرک ہونیکو چاہتا ہو پھر اسکا انبساط اور پھیلنا نہین ہو سکتا پھر ایسے وقت کبھی اُسی حال پر باقی رہ جاتا ہے اور کبھی باسانی اسکا پلٹ کر پھیلنا ممکن ہوتا ہو جیسے جمائی اور ہچکی مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہو اور سبب تشنج کا کبھی کوئی مادہ ہوتا ہو اور کبھی کوئی غیر مادہ ہوتا ہو مثلاً حرارت خواہ یبس اور مادہ اور مادہ تشنج کا اکثر بلغم ہوتا ہو اور کبھی خلط سودا بھی موجب تشنج کی ہوتی ہو اور کمتر خون بھی کبھی موجب تشنج کا ہوتا ہو جیسے اورام عضل مین جسوقت مادہ ورم مین تحلیل پیدا ہو لیف عصب کشادہ ہو کر عرض مین زیادہ ہو جاتی ہو

اور طول مین گھٹ جاتی ہو جو تشنج مادی ہو یا اسکا مادہ تمام عضل مین ہوتا ہو اور یہ بات اسوقت ہوتی ہو جب تشنج بدون ورم کے ہو خواہ مادہ تشنج کا عضلہ کے ایک ہی جز مین حاصل ہو مگر اس جز وکی تبعیت سے تمام اجزا مین تشنج پیدا ہو جیسے تشنج روی مین جب ایسے مادہ سے پیدا ہوا ہو کہ بوجہ چوٹ وغیرہ کے کسی مقام پر گرا ہو خواہ بوجہ قطع یا کسی اور سبب سے اسباب ورم کے گرا ہو یہ بھی کچھ بعید نہین ہو کہ بعض اقسام تشنج کے فقط ریح نافخہ سے پیدا ہون بشرطیکہ وہ ریح کثیف ہو میری تجویز یہ ہو کہ ایسا تشنج اکثر عارض ہوتا ہو اور فی الفور زائل بھی ہو جاتا ہو تشنج مادی کبھی بوجہ انتقال کسی مادہ کے عارض ہوتا ہے جیسے بعد حوانیق اور ذات الجنب اور سرسام کے پیدا ہوتا ہو جو قسم تشنج کی بوجہ فقدان مادہ اور رطوبت اور غلبہ یبوست کے عارض ہوتی ہو اسکی صورت یہی ہوتی ہو کہ طول اور عرض دونون جہت مین انقباض پیدا ہوتا ہو اور بریان ہونے مین گوشت کی جو کیفیت ہوتی ہو کہ اسکے اجزا دونون جہت مین سمٹتے جاتے ہین وہی کیفیت اس تشنج مین بھی پیدا ہو جاتی ہو جیسے لسن کو جب آگ مین ڈالو تو کھنچتا اور ٹوٹتا ہو وہی حال یہان بھی پیدا ہوتا ہے یہ بات سب پر ظاہر ہو کہ اوتار جسم کے زمانہ شتا مین واسطے ترطیب کے چھوٹے نہین ہوتے ہین اور گرمیو مین بغرض تخفیف کے انمین کوتاہی پیدا ہوتی ہے اسی طرح کا حال ٹھونکا بھی ہو کبھی تشنج غیر مادی بسبب کسی شے موذی کے جس سے عصب کو تنفر ہوتا ہو پیدا ہوتا ہو کہ اسوقت عصب نفرت کرکے اسکے دفع کیواسطے مجتمع ہو جاتا ہو اور یہ سبب یا وجع موذی ہو جو اکثر بوجہ کسی خلط لاذع کے عارض ہو یا کوئی کیفیت سمی ہو کہ اس سے تشنج پیدا ہو جیسے اگر کسیکو بچھو کے ڈنگ کا صدمہ پہونچے خواہ برودت شدید ہو کہ اسکے جہت سے عصب اور عضل مجتمع ہو جائین اور یہ برودت انمین تکثیف اور بعض سرے تک پیدا کردے اور جسطرح استرخا کہ اعضا مین مختلف طور پر واقع ہوتا ہو بحسب اختلاف مبادی اعضا کے اسیطرح تشنج بھی مختلف طور پر ہوتا ہو اور یہ قیاس اتحاد استرخا اور تشنج کا جب ہو کہ تشنج گردن سے اوپر ہو خواہ آگے پیچھے کیطرف ہو خواہ جبہہ مین ہو یا رقبہ کے اور کسی اور جگہہ مین تشنج امتلائی رطب کا سبب ذاتی رطوبت ہو اور برودت اُسکے اجماد اور تغلیظ پر معین ہو کر انبساط کو منع کرتی ہو اور حرارت اور یبوست بطور مبالغہ کے معین تحلیل رطوبت پر ہوتی ہو جو مادہ مورث تشنج کا ہوتا ہو اس سے فقط تشنج پیدا ہوتا ہو اور خا کا سبب نہین ہوتا اسلیے کہ وہ غلیظ ہوتا ہو اور بھی اسلیے کہ وہ مادہ جوہر لیف کے اندر بطور سریان اور حلول کے داخل نہین ہوتا اور اجزا لیف کے ہر ایک حصہ مین سرایت نہین کرتا اسطرحپر کہ انمین منقسم ہو جاے اور ان لیف کے شگافو نمین پہونچکر مانع و مزاحم آمد اور شد روح وغیرہ کا ہوتا ہو تشنج گویا صرع ایک عضو خاص کی ہو جیسے صرع تشنج تمام بدن کا ہو اور فرق صرع اور تشنج مین عموم اور خصوص کا ہو کہ صرع تمام بدن مین عام ہوتی ہو اور تشنج کسی عضو خاص مین پیدا ہوتا ہو۔ دوسرا فرق یہ ہو کہ وہ صرع کا بسرعت زائل ہو جانا اور بطور دورہ کے یہ مرض پیدا ہوتا ہو اور تشنج دیرپا بھی ہو اور بلا دورہ کے بطور لزوم کے ہوتا ہو اور سوائے اسکے اور طرح کے فرق بھی ہین کہ باب صرع مین معلوم ہو چکے۔ ایک قسم کا تشنج رطب دودھ پلانیوالی عورات کو مجاورت پستان سے عارض ہوتا ہو اور لبنیت سے ترطیب اوتار ہو کر جو دودھ کہ اوتار پستانمین بوجہ برودت کے پیدا ہوتا ہو۔ اور سکارئی یعنی مست شرابخوار و نکو بھی تشنج رطوبی لاحق ہوتا ہو اور لڑکو نکو بھی یہی قسم بوجہ رطوبت مزاج کے عارض ہوتی ہو مگر بیشتر اطفال کو حمیات حارہ مین یا بروقت قبض طبیعت کے خواہ جب بیداری مفرط پیدا ہو یا بکثرت بکا کرین اور ہر وقت روتے رہین ایسے اوقات مین تشنج عارض ہوتا ہو ایضاً خفیف حمیات مین بھی کبھی تشنج لڑکو نکو عارض ہوتا ہو حاصل یہ ہو کہ اطفال کا مبتلائے تشنج ہونا ایک امر آسان ہو اسلیے کہ انکے دماغ کی قوتین ضعیف ہوتی ہین اور اعصاب و عضلات مین بھی ضعف ہوتا ہو اور زوال تشنج اطفال بھی سہل ہو کہ اُنکے جگر اور قلب مین قوت ہوتی ہو اور انکے اخلاط چندان غلیظ ایسے نہین ہوتے کہ جنکا تحلل دشوار ہو اسوجہ سے بہت جلد تشنج یا بس سے نجات پاتے ہین کہ رطوبت انمین جھٹ پٹ پیدا ہو جاتی ہو اور غذائے لبن بھی مرطب اُنکے استعمال مین ہمیشہ رہتی ہو اور جو لوگ سن بلوغ کو پہونچ جائین انمین تشنج کا عروض دشوار ہو اور بعد عروض کے زوال مرض بھی چندان آسان نہین ہوتا۔ با اینہمہ پھر اطفال کو کبھی بعد حمیات حارہ کے ایسا تشنج سخت عارض ہوتا ہو جنکی علامات ہم آگے ذکر کرتے ہین کہ اس سے کمتر جانبر ہوتے ہین اور بہت کم رستگاری پاتے ہین لیکن جبکا سن سات برس سے متجاوز ہو جاے اسے تشنج بدون عروض حمی حادہ کے نہین لاحق ہوتا ایک قسم کا تشنج بوجہ خوف کے بھی عارض ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہو کہ روح جو تمام جسم مین پھیلی ہوئی ہو دفعتہً اندر جسم کے چلی جاتی ہو اور عضل محرک جس

کیفیت پر یہی اسی حالت پر باقی رہجاتے ہین مثلاً اگر عضل نے حرکت اپنے مبداء کیطرف شروع کی تھی یہان ہیئت کذائی رہ جاتا ہو اور حرکت انبساطی پیدا نہین ہوتی (اور نہ استرخاء پیدا ہوگا) کبھی ایک قسم کا تشنج اسیطرح پیدا ہوتا ہو کہ آدمی کسی عضو پر ٹیک لگائے اور زور دیکر بیٹھے خواہ کھڑا رہے یا لیٹے اور چونکہ وہ عضو اسوقت متقبض اور سمٹا ہوا ہوتا ہو اور رُخ اسکا مائل بمرکز ہوتا ہو اسیوجہ سے مادہ کا انصباب بوجہ جذب مرکزی کے اسمین مادہ ہوکر مادہ اسمین محتبس ہوجاتا ہو پھر وہ عضو اسی ہیئت اور انداز پر سمٹا ہوا رہجاتا ہو جس وضع پر بروقت اعتماد اور ٹیک لگانے کے رکھا گیا تھا مترجم کہتا ہو اسیطرح بعض فقراے ہنود جو خاص قسم کی عبادت مین ہاتھ اُٹھاے رہتے ہین اور کبھی مٹھی بند رکھتے ہین اور زمانہ دراز تک یہی حالت مین بسر کرتے ہین اور روح بحرکت طبعی وہانتک بوجہ منع جذب مرکزی کے نہین پہونچتی ہو صلابت اور سختی اور تشنج اور خدر پیدا ہوتا ہو اور یہ مثال عکس مثال مندرج المتن کی ہو متن کبھی عروض تشنج کا بجہت چوٹ لگنے کے ہوتا ہو خواہ کوئی گران اور وزنی چیز اٹھاے خواہ سخت گہوارہ یا بستر پر سو جاے اور یہ تشنج خود بخود زائل ہوجاتا ہے اور کبھی یہ خدر جو بوجہ تشنج کے لازم ہوتا ہے کسی عضو مین بوجہ انصباب مادہ کے اور مزاحمت روح متحرک کے پیدا ہوتا ہو جبکہ مادہ مذکورہ نفوذ روح کو مانع ہو پس حرکت انبساطی کا امکان باقی نہین رہتا اور پھر جب قوت عضو کی عود کرتی ہو اور مادہ مذکورہ کو متفرق کردیتی ہو حرکت انبساطی بھی خود بخود عود کرتی ہو اور تشنج زائل ہوجاتا ہو کبھی بوجہ امتداد اور پھیلا دینے عضو کے بھی تشنج پیدا ہوتا ہو اور یہ تشنج اکثر بعد نوم کے واقع ہوتا ہو جسوقت آدمی سوتے سے جاگے کہ اسوقت جو اعضا مقبوض اور سمٹے ہوے ہوتے ہین انمین تمدد بھی پیدا نہین ہوسکتا اسلیے کہ روح صافی بروقت نیند کے چونکہ اسمین کسل پیدا ہوتا ہو باین سبب تکلیف انبساط کی بوجہ پھینچی استبطان یعنے اندر جانے کے نہین اٹھا سکتی تشنج یابس کی ایک قسم بعد شراب دواے مسہل کے ہوتی ہو اور یہ مہلک ہو اسیطرح جو تشنج یابس کسی استفراغ طبعی خواہ صناعی کے بعد عارض ہو وہ بھی ردی ہو۔ ایک قسم تشنج یبسی کی بعد حمیات حادہ کے ہوتی ہو خصوصاً حمیات سرسام مین۔ اور بدن کے حرکات جو سخت ہین خواہ حرکات نفسانی جو درشت ہین انکے بعد بھی تشنج یبسی لاحق ہوتا ہو جیسے بیداری مفرط اور غم اور خوف اور اس قسم سے نجات کمتر ہوتی ہو اور کبھی ایک قسم کا تشنج جو حمیات مین عارض ہوتا ہو وہ زیادہ ردی نہین ہو اور یہ وہ قسم ہو کہ حمیات کیوجہ سے مواد اوپر ہوکر عصب اور عضل تک پہونچتے ہین خصوصاً جبکہ بدن مواد سے پُر ہو اور کبھی یہ تشنج حمیات مین بشرکت فم معدہ کے عارض ہوتا ہو۔ اور بذریعہ قے کے زائل ہوجاتا ہو اسطرح کا تشنج جو حمیات مین ہو مگر اتنا ردی نہین ہو اور نہ اسکا زوال چندان دشوار ہو ہان صعب اور ردی حمیات مین وہی تشنج ہو جو حمیات محرقہ اور سرسام مین عارض ہو جنمین تجفیف عصب اور عضل بلکہ تجفیف رطوبت دماغ کی ہوجاتی ہو اور رطوبت غریزی کا فنا پیدا ہوتا ہو اور اسوجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہو اور جسوقت یہ تشنج پیدا ہوتا ہو بسرعت پیدا ہوتا ہو اور زوال بھی اگر ہوتا ہو بہت جلد ہوتا ہو اور سبب اس تشنج کا یبوست دماغ کی بسبب ضعف کے ہو کہ اسکی وجہ سے رطوبت اعصاب اور نخاع کی بھی کم ہوکر انقباض اعصاب مین پیدا ہوتا ہو پھر اگر اعانت طبیعت کی اسطرح کرین کہ اسمین کافی قوت افادہ رطوبت دماغ کے پیدا ہوجاے اور اس رطوبت سے مدد اعصاب ونخاع کو بذریعہ دماغ کے پہونچے دوبارہ بلکہ از سر نو اعضا مین کیفیت انبساط کی پیدا ہوگی گو بتکلف اور قصداً پہلے انبساط پیدا کیا جاے اور پھر رفتہ رفتہ از خود پھیلین گے۔ اسیطرح جو تشنج بوجہ شدت برودت کے عارض ہوتا ہو وہ بھی اکثر یہ بوجہ برودت دماغ کے لاحق ہوتا ہو اور بوجہ مشارکت دماغ کے جو عضل تشنج سے ہو پیدا ہوتا ہو تشنج موذی اور تکلیف دہ وہی ہو جو یبوست سے پیدا ہو اسی قسم مین ایک تشنج وہ بھی ہو کہ یبوست بوجہ جمود اور تنگی رطوبت کے جسکی جہت سے جسم مین رطوبت کی کمی آجاے یا زیادہ تکاثف واقع ہو پیدا ہوتا ہو جیسے بروقت شدت برد کے جمود واقع ہوتا ہو یا جیسے کوئی شخص استعمال ادویہ مخدرہ کا مثل افیون وغیرہ کے کرے جو تشنج بوجہ ایذا اور اذیت کے ہوتا ہے جیسے تشنج بعد استعمال خربق کے جب اسہال زیادہ ہو عارض ہوتا ہو بوجہ یبوست کے اور یہ تشنج موذی ہو۔ اور ایک تشنج بعد از اسہال اور بعد شرب خربق کے پیدا ہوتا ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ چونکہ خربق کی کیفیت مضاد ہو اور سمی ہو عصب کو اذیت شدید اسقدر پہونچتی ہو کہ اسکی وجہ سے اینٹھنا ہے اور انقباض پیدا ہوتا ہو از ین قبیل وہ تشنج بھی ہو جو زنجاری قے کرنے سے پیدا ہو اور اس خلط سے فم معدہ کو زیادہ ایذا اور گزند پہونچے خواہ وہ

تشنج جو بسبب قوت فم معدہ کے بروقت انصباب مرار کے اُسپر عارض اور اسیطرح جو تشنج بمشارکت دماغ کے رحم اور مثانہ کے امراض مین عارض ہو اور جو تشنج بچھو کے کاٹنے سے خواہ رتیلا اور سانپ کے عصب پر کاٹنے سے پیدا ہو خواہ عصب کے مقطوع ہونیسے خواہ عصب کے سڑ جانیسے لاحق ہو خواہ کسی مرض معدی یا مرض رحمی خواہ دیگر اعضائے عصبی کے امراض سے پیدا ہو قریب انھین اقسام کے وہ تشنج ہے جو بوجہ دیدان کے لاحق ہو منجملہ تشنج ردی کے وہ اقسام ہین جو خاصکر ہونٹھ اور پلک اور زبان مین پیدا ہون پس معلوم کرنا چاہیے کہ سبب اس تشنج کا دماغ مین ہے۔ اگر بروقت تشنج کے بدن آگے جھکے تشنج عضلات مقدم جسم مین ہوگا اور اگر پیچھے کیطرف میلان جسم کا ہو تشنج عضلات خلف مین ہوگا اور اگر دونون طرف بدن جھکے پس دونون طرف کے عضلات مین تشنج ہے جیسے فالج کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے۔ کبھی کسی تشنج مین ایسی شدت ہوتی ہے کہ گردن بھری ہوئی اور پیچیدہ ہوئی جاتی ہے۔ اور دانت بر دانت بیٹھ جاتے ہین اور پسے جاتے ہین۔ اور جو شخص تشنج کیوجہ سے مرجاے اور گرمی اسکے بدن مین ہنوز باقی ہو جاننا چاہیے کہ بوجہ اختناق کے مرگیا ہے اور اختناق سے مرنیکی وجہ یہ ہے کہ عضل تنفس مین تشنج پیدا ہو کر اسکی حرکت باطل ہوگئی ہے جو تشنج تابع کسی جراحت کے ہو قاتل ہے اور علامات موت مین اسے شمار کرنا چاہیے۔ مگر یہ حکم اکثری ہے **علامات** نبض مین ارباب تشنج کے تمدد مختلف پیدا ہوتا ہے اور اختلاف صعود و نزول کا مراد ہے جیسے تیر جب کمان سے چھوٹے اور اسکے رودہ مین الجھکر وہین پھنس جاے اور ٹھہرا ہے اسیطرح تشنج کے جوڑ بند کے حرکات سرعت اور بطوء مین مختلف ہوتے ہین اور رگ مین گرمی بہ نسبت اور رگونکے زیادہ ہوتی ہے اور جرم عرق کا مجتمع ہوتا ہے جسطرح لرزہ مین یکجا ہو لیکن یہ اجتماع مثل اجتماع نبض منضغط کے نہین ہے اور نہ ایسا اجتماع جو بوجہ صلابت کے طول مین ہوتا ہے اور نہ ایسا اجتماع جو بروقت ورد احشا کے ہوتا ہے بلکہ یہ اجتماع ایسا ہوتا ہے جسطرح رودہ کے اجزا مجتمع ہو جائین اور طرفین اسکے متمدد ہون۔ ہم وجع کے علامات و امارات جو تشنج مین عارض ہوتا ہے بعد چند سطور کے لکھین گے جو قسم تشنج کی امتلا کیوجہ سے ہو اسکی علامت یہ ہے کہ دفعتہ پیدا ہوا اور عضو تشنج پر جو چیز از قسم روغن وغیرہ کے لگائی جاے اسے جلد جذب نہ کرے ہان اگر کسی قسم کی گرمی قریب زمانہ تدہین کے اس عضو کو پہونچی ہو اسوقت کا جذب معتبر نہین ہے جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہوتا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا لاحق ہوتا ہے اور عقیب امراض استفراغی کے کسی قسم کا استفراغ کیون نہو خواہ بعد استفراغ دوا کے یا بعد ہیضہ خواہ بعد اس استفراغ کے جو از خود براہ دفع طبیعت ہو بلا مرض کے عارض ہوتا ہے۔ اور جو تشنج از جہت اذیت لاحق ہوتا ہے اسکی شناخت کسی سبب خارجی سے جو موذی ہے کیجاتی ہے خواہ استعمال شربات کا جیسے فربیون اور خربق وغیرہ اور یہ بھی طریقہ ہے کہ اگر معدہ کی اذیت سے تشنج پیدا ہوگا اسکی شرکت سے پہلے اذیت دماغ کو ہوگی اور اسکے بعد عصب کو ایذا پہونچے گی اور قبل اس ایذا کے متلی اور کرب اور معدہ کا انعصار یعنے وہ ایذا جو نچوڑنے مین پیدا ہوتی ہے پہونچے گی اور کبھی یہ ایذاے معدہ تا بقاے تشنج قائم رہیگی۔ اور کبھی یہ تشنج بعد قے زنجاری اور کراثی کے عارض ہوگا اسیطرح جو تشنج بوجہ قوت حس فم معدہ کے ہو کہ جب اسپر مادہ کا انصباب ہوگا اسیوقت تشنج ہوگا لیکن اذیت فم معدہ کی اور لذع اس تشنج پر مقدم ہوگی کبھی ایسا تشنج امراض رحم اور مثانہ وغیرہ مین عارض ہوتا ہے جسوقت ان امراض مین درد ہو اور اسکے ہمراہ الم اور وجع شدید بھی ہوتا ہے اور اس سے عضو تشنج مین قبل تشنج کے آفت ظاہر ہوتی ہے اب انھیں اقسام تشنج کے دو حال سے خالی نہین۔ یا تشنج کے ہمراہ الم نہو یا الم تشنج سے پیدا ہوگا۔ اور تشنج الم سے پیدا نہوا ہو۔ جو تشنج الم سے پیدا ہو اسکی شناخت اوپر کے بیانات سے کرنی چاہیے۔ اور منجملہ دیگر دلائل کے حدوث تشنج پر نبض کا صغیر ہونا اور پہلے متفاوت ہو کر پھر حالت سابق پر آجانا۔ اور اکثر چہرہ بھی سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھون مین حول یعنے کژ چشمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور میلان یعنے جھکنا کسیطرف آنکھونکا اور تنفس مین انقطاع واقع ہوتا ہے اور پے درپے سانس کا چلنا بھی عارض ہوتا ہے۔ اور کبھی ضحک بھی عارض ہوتا ہے مگر ضحک اصلی اور آگہی طبیعت سے نہین ہوتا ہے پھر کم ہو جاتا ہے۔ اور بول مین بھی کبھی احتباس پیدا ہوتا ہے اور کبھی نہین بھی ہوتا ہے اور ایسا برآمد ہوتا ہے جیسے مائیت خون کے جابجا بلبلے حباب دار نمودار ہوتے ہین۔ اور ہچکی اور بیداری مفرط اور درد سر رعشہ اور درد گردن کے جوڑ کے نیچے درمیان کتفین کے بھی لاحق ہوتا ہے اور تہیگاہ کے جوڑ کے پاس اور عصعص یعنی استخوان تہیگاہ کے قریب اور اسکے نیچے بھی درد پیدا ہوتا ہے۔ جو تشنج حمی کیوجہ سے عارض ہوتا ہے اسپر دلیل بھی گردن اور سرخی آنکھ کی اور حول کا آنکھ مین پیدا ہونا اور دانتونکا کڑکڑانا اور زبانکا سیاہ ہو جانا اور سر کی جلد کا سخت ہو جانا اور پہلے بول مین سرخی اور بعد ازان

بوجہ صعود مادہ کے بطرف سر بول سپید اور غیر نضیج ہونا کنپٹی مین ضربان کا پیدا ہونا اور اسیطرح سر کی رگونکا دھمکنا اور کبھی شکم مین جفاف اور خشکی بھی پیدا ہوتی ہے بقراط کہتا ہے اگر حمی بعد تشنج کے عارض ہو بہتر ہے اور اسکی مضرت کم ہے بہ نسبت اسکے کہ تشنج بعد حمی کے عارض ہو اور اس قول کی تفسیر یہ ہے کہ اگر بعد تشنج رطب کے حمی عارض ہوگی مادہ تشنج کی تحلیل کریگی اور حمی کے بعد تشنج بدون غلبہ یبوست کے طاری نہوگا اور یہ تشنج کمتر علاج کو قبول کرتا ہے اور یہی تشنج مین جو بعد حمیات کے عارض ہوتا ہے قبل از عروض تشنج کے خواب مین تفزع یعنے ڈرنا اور خوف طاری ہوتا ہے۔ اور تغیر رنگ کا بطرف سرخی اور سبزی اور تیرگی اور تنگی طبیعت کے اور بول فجی اس تپ مین ہوتا ہے جسمین یہ تشنج پیدا ہو اور قشعریرہ بھی پیدا ہوتا ہے اور جسوقت اسکے ہمراہ عرق اور پسینا سر مین برآمد ہو اور آنکھ مین تاریکی ہوجاے علامت ایسے تشنج کی ہوگی جسکا سبب ایک دبیلہ احشا کا ہے۔ پھر اگر تشنج حمی مین بنظر قوت اور شدت تپ کے خواہ بنظر اسکے طول مدت کے نہو کہ بوجہ شدت اور امتداد زمانہ کے رطوبات کو بلاکر تشنج یبسی پیدا کرے خواہ رطوبات فنا اور فاش کرکے تشنج پیدا کردے پس قسم تشنج کی علاوہ اُس تشنج یابس کے ہے جسکا ذکر ابھی ہوچکا تشنج رطب مین ایک علامت یہ بھی ہے کہ اعضا مین نفخ کی کثرت ہو خصوصاً اگر شکم مین نفخ ریحی پیدا ہوا ابتداے تشنج مین۔ بول حاد تشنج اور تمدد مین ردی ہے اور دلالت کرتا ہے کہ سبب تشنج کا حرارت ساذجہ ہے اگر تشنج کے ہمراہ ضربان اور اختلاج احشا بھی ہو یہ بھی زبون ہے ضربان کو دلالت اسبات پر ہے کہ یا تو احشا مین ایسا ورم پیدا ہوا ہے جو ضربان عظیم پیدا کرتا ہے خواہ احشا مین سخافت ہوگئی ہے اسی جہت سے نبض عظیم جسمین ضربان کثیر ہو پیدا ہوتی ہے خوانیق کے مواد کا میلان جب بطرف عصب کے ہوتا ہے اور گرانی ان مواد کی اعصاب کو پہونچتی ہے کہ اسکی وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے اُسپر دلیل تشنج نبض کا ہوتا ہے۔ اور ذات الجنب کا مادہ جب اس طرف ہوتا ہے شدت ضیق نفس کی اسپر دلیل ہوتی ہے اور تپ مین شدت نہین ہوتی ہے۔ اور جب مادہ سرسام مائل بطرف تشنج کے ہو ابتدا مین کثرت طرف یعنی پلکون کے مارنے کی خواہ ایک ہی سمت زیادہ دیکھنے کی حاجت پیدا ہوگی اور آنکھین اونچی ٹیڑھی رہین گی اور دانت پیسنے لگے گا اور بعد ازان حول پیدا ہوگا اور گردن ترچھی ہوجائیگی اور اسکے بعد تشنج کا بخوبی ظہور ہوگا معالجہ جو تشنج چوٹ کیوجہ سے پیدا ہو اسمین نطولات مرخیہ کا استعمال کرنا چاہیے کشک جو اور بابونہ اور خطمی اور دقیق حلبہ سے مرکب ہون اور انکا بیان اور طریقہ استعمال قانون عام مین گذر گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوچکا کہ موضع استعمال نطول کا کیا ہے جو تشنج بوجہ اذیت کسی دواے سمی کے پیدا ہوا اسکا علاج باب سموم مین آتا ہے اگر بوجہ تپ کے تشنج پیدا ہو دماغ کی ترطیب شدید کرنی چاہیے اور اعصاب و عضلات کی ترطیب ایسے مروخات سے جنمین ترطیب شدید کی قوت ہو جسطرح اوپر مذکور ہوچکی کرنی چاہیے اور جب گھر مین برودت پیدا ہو اسمین ٹھہرنیکی مداومت اور التزام کیا جاے۔ اور اگر تشنج بوجہ وجع کے پیدا ہوا ہو تسکین وجع کی کرکے اس درد کا سبب اصلی دریافت کرین اور اسی سبب کے قطع کرنیکی تدبیر پوری کرنی چاہیے۔ اور اگر تشنج بوجہ بچھو وغیرہ کے کاٹنے کے پیدا ہوا ہو اسکا معالجہ جسطرح اور گزندہ جانورون کے لسوع کا علاج ہم ذکر کرینگے اسیطور سے کرنا چاہیے اور اگر تشنج بوجہ ورم کے پیدا ہوا ہو علاج اورام عصب مین جو تدبیرات ہم بیان کرینگے اسیطور سے کرنا چاہیے۔ اور جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہو اگرچہ اسکا علاج دشوار ہے تاہم آبزن اور تمریخ دہن مرطب سے کرنا چاہیے اور مکرر یہی ترکیب کیجاے بشرطیکہ تپ نہو اور تکرار عمل مین لحاظ رہے کہ بیچ مین دو آبزنون کے کچھ وقفہ نہو اور کل مفاصل کی تمریخ کا لحاظ رہے۔ اگر ممکن ہو آبزن دودھ سے کرنا بہت مفید ہوتا ہے خواہ ایسے پانی سے دھونا جسمین برگ بید سادہ اور کشک جو اور بنفشہ اور نیلوفر اور کدو اور خیار جوش دیا ہو اس سے غسل کرائین۔ خواہ عصارہ قثا اور عصارہ کدو سے آبزن تیار کرین اور یہ سب تدبیرات غسل اور آبزن کی ایسے پانی سے کرین کہ عرق گلاب خواہ آب طبیخ ہندی خواہ آب بید سادہ مین یہ ادویہ باردہ مذکورہ بالا کو جوش دیا ہو۔ اور اگر انھین اجزا کے عصارات سے حقنہ خواہ روغن یا سلاقات مرطبہ جو روغن دار ہون بنلے جائین زیادہ نافع ہونگے اور استعمال ان چیزونکا مفاصل پر اور منبت عضلات پر ادہان کا کرکے تفریق پے درپے کرائین اور توجہ صلاح دماغ کیطرف ضرور ہے اور اسکی ترطیب مین اہتمام زائد کرنا چاہیے جسطرح ہم نے بیان کیا ہے اور پلانے مین شیر تازہ سے مقدار مناسب کا استعمال کرین بشرطیکہ تپ نہو اور اگر تپ ہو ماء الشعیر ماء القرع آب بزنہ اور جلاب کا استعمال کرین اور یہ غذا اگر تپ نہو تب بھی مفید ہے۔ اور اگر ان چیزون مین تھوڑی سی شراب سپید رقیق کی آمیزش کرین بنظر تنفیذ کے مناسب ہے اسیطرح جب پانی پلائین شراب ملا کر پلائین اور اسی علاج کی مداومت رکھین اور کسیطرح حرکت کی تحریک اسکی نسبت مناسب نہین ہے اور نہ ایسے التزام ریاضت کی تکلیف دینی چاہیے۔ اگر ممکن ہو اسکا سارا بدن کسی روغن بارد مزاج نیم گرم مین غوطہ دیا جاے سعوط اسکو عصارات اور ادہان باردہ سے

کرانا چاہیے اور سر کی ترطیب دوئیہ سابق الذکر سے کرنی چاہیے اور واجب ہے کہ رات کو بروقت خواب کے اسپغول اور روغن گل کا استعمال کرین اور سکنجبین کا شربت استعمال کرین اسیوقت خصوصا اطفال کو اور اگر کسیوجہ سے ممکن نہو دایہ اطفال کو استعمال سکنجبین کا کرانا چاہیے مریض تشنج مرطوب کا اگر ضعیف ہو تو اسکی غذا سے گوشت کو موقوف کرنا چاہیے۔ مگر جو گوشت ایسے ہین کہ انمین یبوست غالب ہے جیسے گوشت گنجشک اور کبک اور قنبرہ اور تیہو وغیرہ کا کھلا ئین اور اگر قوت قوی ہو اسکی غذا مین روٹی اور شہد خواہ آب نخود ہمراہ آب سویا اور خردل کے تجویز کرین خواہ مری ہمراہ زیت کے اور فلفل گرد اسکی غذا مین ضرور شریک کرین تشنج یابس کے مریض کی غذا کل وہی چیزین ہین جنسے ترطیب اور تلیین حاصل ہوتی ہے اور سب قسم کے حریرے جو روغن دار ہون اور نرم ہون کہ انکی ساخت آب جو روغن بادام اور عمدہ شکر سے ہو اور ماء اللحم جو گوشت برہ تازہ خواہ بزغالہ یا آہو برہ سے تیار کیا جاے اور ہمین ایسے بقولات از قسم ساگ خواہ ترکاری وغیرہ سے پڑے ہون جنسے گوشت کی حرارت خفیف کی ایذا بھی باقی نرہے بشرطیکہ ہمراہ میں کے حرارت بھی ہو اور اگر تھوڑی سی شراب انکے مشروبات مین داخل کیجاے اور شراب ملا کر مشروبات کا استعمال کرایا جاے۔ یہ بھی ممکن ہے اور جائز ہے۔ تدبیر علاجی یہ ہے کہ تشنج رطب کا علاج استفراغ اور تنقیہ قوی سے کرنا چاہیے جو عصب کے مسہلات مین اہم استفراغ خلط غلیظ کے مسہل تجویز کرینگے اسیطرح وہی حقنہ ہاے حادہ جو قوی ہین انکے ذریعہ سے استفراغ کرنا لازم ہے۔ اور اگر علامات غلبۂ خون کے پیدا ہون اور بخوبی واضح ہون پہلے فصد کرنی چاہیے خصوصا اگر سبب تشنج کا امتلاے کثیر شراب سے ہوا ہو۔ اور جتنی مقدار نکالنے کی ضرورت ہو پوری نکالنی مناسب نہین ہے ورنہ احداث تشنج میسی کا پھر کریگی خواہ کوئی اور مرض جو لازم اخراج خون کثیر کا ہو پیدا ہو جائیگا بلکہ اس مقدار واجب الاخراج سے اتنی مقدار خون کی باقی رہنے دین جو مقابلہ تشنج کا کر سکے اور خود تشنج کے حرکات سے اس بقیہ کی تحلیل ہو جاے۔ اسی قسم کے معالجات مین سے آب ہاے حمات مین غوطہ مارنا شمار کیا گیا ہے اور زیت الثعلب اور سوسمار جسکو ہم آخر باب مفاصل مین ذکر کرینگے اسمین بیٹھنا بھی مفید ہے۔ اسیطرح مالش شحم ضباع اور روغن سوسن کی اگر تپ نہو اسیطرح طبیخ سرگین گلاب کا اور جلوس ایسے پانی مین جسمین عقاقیر لطیفہ پختہ کیے گئے ہون جیسے قیسوم اور برگ سداب اور قصب الزریرہ اور ورق غار الطبیخ کی ترکیب بیخ شوکہ یہود یہ جو ایک قسم قرصعہ کی ہے اور تخم شوکۃ البیضا یعنی باد آورد سے اور تخم شوکہ مصریہ اور عصارہ قنطوریون دقیق سے تیار کرین ان اجزا کو مفردا اور مرکبا دونون طرح سے لطوخ مین استعمال کرتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دیر تک آبزن وغیرہ مین ٹھہرنا مضر ہے کہ ارخاء قوت پیدا کر کے تشنج مین زیادتی پیدا کرتا ہے اسیواسطے بجاے زیادہ ٹھہرنیکے آبزن وغیرہ مین عدد یعنے جلد جلد آبزن بدلنے کا استعمال کرتے ہین اور ایکدن مین دو مرتبہ آبزن کا استعمال کراتے ہین تشنج عام جسے طاطالس کہتے ہین اور اسیطرح تمدد جسوقت یہ دونون مرض کسی مادہ سے پیدا ہون ہر ایک کو دفعۃ آب سرد مین بدن کا بھگو دینا بنا بر قول بقراط کے مفید ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ ظاہر بدن چونکہ برودت سے پانی کی متکاثف ہو جاتا ہے اور حرارت غریزی اندرون جسم کے جمع اور بند ہو کر قوی ہو جاتی ہے اور تحلیل مادہ کا بخوبی کر دیتی ہے لیکن ہر ایک بدن کو تحمل اس ترکیب خاص کا نہین ہے کہ بلا خطر فائدہ مند ہو بلکہ جوان آدمی جو لحیم ہو اور اُسکے جسم مین قروح نہون اور فصل صیف مین اسکا استعمال کرین وہ البتہ بےخطر ہے۔ اس تدبیر کے ذریعہ سے ایک قوم کا علاج کیا گیا اور سب کو صحت حاصل ہوئی۔ مین ان مقامات پر محجمہ بلا شرط کا بھی استعمال کرتا ہون جسطرف اجزا وتر کے ممتد ہوتے ہین بشرطیکہ تمدد خواہ تشنج خفیف ہو اور اگر خفیف نہو محجمہ مع شرط کے بھی حاجت ہوتی ہے کہ اسوقت اگر خالی پچھنے لگاے جائین بوجہ جذب مادہ کے جو خاصہ محجمہ کا ہے ضرر پہونچیگا اسلیے کہ بعد جذب مادہ کے اسکا اخراج نہو گا۔ مقامات پچھنے لگانے کے رقبہ اور فقرات پشت دونون طرف سے اور اجزاے عضلہ صدر اور شانے کے سامنے خواہ مقام گردے پر اسیوقت پچھنے لگانا چاہیین جب خوف ہو حول کے ضرر کا اور توجہ خاطر اخراج خون کیطرف بحد غایت ہو اور زیادہ عدد پچھنے کے اور دفعۃ یکبارگی بھی نہ لگانا چاہیے۔ اور مواضع محجوم کے سرد ہونے کا بھی لحاظ رہے ایسا نہو کہ سرد ہو جائین اور وہ برودت بدن مین پھیل جاے۔ یہ بھی ایک علاج ہے کہ یہ نرمی عضو تشنج کو برابر کر دین۔ ایک علاج تشنج کا جو بذریعہ دفع طبیعت پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ حمی حادہ عارض ہو جاے اور بقراط نے یہی سمجھ کر کہا ہے کہ اگر تپ بعد تشنج کے پیدا ہو بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بعد تپ کے تشنج پیدا ہو۔ حمی ربع اگر بعد تشنج کے پیدا ہو خوب فائدہ ہوگا کہ اسکا لرزہ مقام تشنج کو بھی ہلاے گا اور کثرت سے جب پسینہ نکلے گا عضو تشنج مین نرمی پیدا ہوگی۔ اور جس شخص کو حمی ربع عارض ہوتی ہے

پھر تا ابقاے مرض مذکور تشنج عارض نہیں ہوتا اسلیے کہ حمی ربع ذریعہ امان کا ہو تشنج سے منجملہ ادویہ عجیبہ مجربہ کیواسطے تشنج کے یہ ہو کہ الیہ کو موضع تشنج کے قریب ملاکر رکھیں اور چسپان رہنے دین تاکہ اسمین تعفن پیدا ہو جاے اور بوے بدآنے لگے اسکو دوبارہ بدلکر اور مقدار رکھیں جو تشنج تمام بدن مین واقع ہو اسکے علاج مین فصد دماغ کے تنقیہ کا اگر بذریعہ چھینکنے والی دواؤنکے کرین منفعت عظیم پیدا ہوگی ایسے تشنج مین ایک دواے مجرب یہ بھی ہو کہ ایک گردن بند صوف کا جسمین بہت سی پشم داخل ہوسکی گردن مین ڈالاجاے کہ خوب نرم پشمینہ کا بنا ہوا ہو اور ہروقت اسپر روغن گرم ٹپکایا کرین حمام یابس سے انکو نفع مین ہوتا ہوا اور کسی پتھر پر شراب کو بعد خوب گرم کرنے پتھر کے ٹپکائین اور سونگھا کر اسکے بخارات کا اثر دماغ مین پہونچائین اور ریگ مین دفن کر کے پسینا انکے بدنسے نکالاجاے ضماد انکے واسطے بہت عمدہ یہ ہو کہ ایک مرہم میعہ سائلہ اور فرفیون اور جند بیدستر موم زرد روغن سوسن سے مرکب کرین۔ اور بہت مرہم اور حربیان قابل مالش کے جو قرابادین مین مذکور ہین تمریخ انکے جسم مین روغن کنجد کے درد کی خواہ اسی کے تیل کی تلچھٹ اور لعاب حلبہ سے کرین۔ کماد خواہ سینک یہ ہو کہ نمک کو گرم کر کے مخارج عصب یعنی جن مقامات سے پٹھے نکلے ہین وہان پر کرین اور جو ایسی چیزین کہ انکے استعمال سے مشروبات پیدا ہو جاے یہ ہو جند بیدستر اور حلتیت دونوں کو شہد مین ملاکر بقدر ایک جوزہ یعنی ایک درخمی کے کھلائین کہ اس سے تپ پیدا ہوگی۔ اور تشنج بوجہ انتقال مادہ کے کسی دوسری طرف متحلل ہو جائیگا اسیطرح روغن بید انجیر اور ماء العسل ہمراہ حلتیت کے بھی فائدہ رکھتا ہو کہ جو شاندہ حب بلسان مین استعمال کیاجاے زیادہ نافع خصوصیت استعمال تریاق اور معاجین کبار کا ہو اور کبھی مدرات کا استعمال بھی مفید ہوتا ہو یہ دوا بھی مجرب ہو بیخ قنطریون درہم دو رطل پانی مین جوش دین تاکہ ایک ثلث باقی رہے اور بقدر چار اوقیہ کے نیمگرم استعمال کرین دو درہم روغن بادام شریک کرے کہ بہت نافع ہو خصوصاً اگر تشنج بجانب خلف واقع ہوا ہو اور کبھی بدلے بیخ قنطر کے حب بلسان دس درہم جوش دیکر آبمین سے تین اوقیہ پلاتے ہین اسیطرح فودنج بری بہت زیادہ نافع یہ دوا ہو کہ جاوشیر قوی آدمی کو بقدر ایک مثقال کے اور متوسط کو ایک درہم اور ضعیف القوۃ کو قریب ربع درہم کے اور جاوشیر کے استعمال کے وقت مراعات معدہ کی زیادہ کرنی چاہیے کہ اسکے استعمال سے بہت ضعیف ہو جاتا ہو اور حلتیت بھی مقدار ایک حبہ کرسنہ کے یعنے برابر ایک مٹر کے دینی چاہیے ساڑھے چار اوقیہ شہد مین ملاکر اسیطرح اشق بھی تنہا و یکجائی ہو اور کبھی یہ سب ادویہ یکجا کر کے استعمال کرتے ہین اور طبیخ زوفا اور طبیخ انجدان بھی پلاتے ہین جند بیدستر کا نفع زیادہ ہو اور ضرر کم ہو مقدار شربت اسکے دو حبہ سے تین حبہ تک کہ چند مرتبہ یہ مقدار پوری کرنیکے واسطے بطور تفریق کے استعمال کرلیتے ہین اور بہت کم ضرر اس دوا کا اسوقت ہوتا ہو جب بعد طعام کے دیجاے کسیطرح کیون نہ دین ضرر سے بچنی ہو منجملہ معالجات اس مرض کے یہ ہو کہ تمریخ اور مالش ایسے ادہان کی جنکی قوت تحلیل کی قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہو چکی مثلاً روغن قثاء الحمار اور روغن بید انجیر روغن سداب روغن قسط مع جند بیدستر اور عاقرقرحا کہ اس ترکیب سے زیادہ نافع ہو اور الیہ کو پگھلاکے اور روغن نرجس صفت روغن مرکب کی جو اس مرض کو نافع ہو۔ روغن ناردین اور قسط مجزو اور روغن حنفض اور موم دو دو اوقیہ جعدہ اور حماما مصطگی ہر واحد سے ایک اوقیہ فلفل افربیون ہر واحد سے چار مثقال سنبل الطیب ایک اوقیہ روغن بلسان ایک اوقیہ ان سب ادویہ کو جمع کر کے ترکیب دین ضمادات بھی اس مرض مین نافع ہوتے ہین مثلاً فربیون کا ضماد زیادہ نافع ہو جو تشنج مرضعہ کو عارض ہو انمین فقط یہی کافی ہو کہ مفاصل پر ضماد شہد کو زعفران اصل السوس انیسون ملاکر لیپ کرین مگر بیخ سوسن کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے اسکے بعد انیسون کی اور زعفران تھوڑی سی داخل کرین اور ہمیشہ انکے اعضاے متشنجہ ایسے پانی مین رکھنے چاہیین جسمین بابونہ اکلیل الملک حلبہ کو جوش دیا ہوا ور بیشتر تنہا روغن بابونہ سے نفع ہوتا ہو تھوڑی مقدار شراب کی بیماران تشنج رطب کو نافع ہو کہ تشنج کو مثل حمی کے تحلیل کر دیتی ہو۔ اور زیادہ مقدار اسکی بہت زیادہ موجب ضرر ہو اگر مقدار قلیل کا استعمال کرین چاہیے کہ شراب کہنہ سے بمقدار قلیل اختیار کرین بعد غذا کے جو قلیل ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ تشنج اگر تمام بدن کے اعضا مین سواے اعضاے وجہ کے عام ہو اسوقت اطبا کا طریقہ علاج یہ ہو کہ ضماد اور مروخات کے واسطے نقرات عنق کا مقام مناسب تجویز کرتے ہین اور اگر با وجود عام ہونے تمام بدن کے اعضاے وجہ مین بھی عارض ہو اسوقت استعمال ان دواؤنکا دماغ مین بھی کرتے ہین اور مقصود ضماد اور مروخات سے اثر پہونچانا دماغ مین بھی ہوتا ہو اگر تشنج بوجہ مشارکت معدہ کے عارض ہوا ور علامات مذکورہ بالا جو صدر مین اس فصل کے مذکور ہو چکے پیدا ہون فوراً اس مریض کا تنقیہ کر دینا چاہیے اسلیے کہ اکثر ایسے مرض مین بذریعہ تنقیہ کے مدہ حادہ خواہ کوئی خلط متعفن نکل جاتی ہے اور فوراً شفا حاصل ہوتی ہے

فصل تیسری تمدد اور کزاز کے بیان مین تمدد ایک مرض آلی ہے یعنی مرکب مرض ہے کہ قوت محرکہ کو اعضا کے قبض اور کشش سے باز رکھتا ہے اسی جہت سے جو اعضا انکی شان سے منقبض ہونا ہے بوجہ ایک آفت کے جو عضل مین پہونچتی ہے خواہ وہ آفت عصب مین پہونچتی ہے باز رہتے ہین کزاز کی لفظ کا استعمال اس فن مین کئی معنو مین ہوتا ہے کبھی کزاز سے وہ حالت مراد لیتے ہین کہ ترقوہ یعنی چنبر گردن سے ایک تمدد اور کھچاؤ پیدا ہوتا ہے اور اُسکو آگے خواہ پیچھے کیطرف کھینچتا ہے خواہ دونون طرف چنبر گردن کو کشش کرتا ہے اور کبھی ہر ایک عضو کے تمدد کو کزاز کہتے ہین اور کبھی خود تشنج کو بنام کزاز نام نہاد کرتے ہین اور کبھی خاص گردن کے تشنج کو کزاز کہتے ہین اور کبھی کزاز اس مرض کو کہتے ہین جو دو تشنج خواہ دو تمدد سے پیدا ہو یعنے آگے اور پیچھے دونون طرف کا تشنج اور تمدد جو یکجا پیدا ہوا ہے کزاز کہتے ہین مگر بیشتر کزاز اسی تمدد خاص کو کہتے ہین جو برد مجسم سے پیدا ہو تمدد حقیقت مین منجملہ تشنج کی ہے مگر جنس تشنج مین داخل ہے جیسے اور اصناد او نوعی مثل انسان اور فرس کے جنس واحد کی تحت مین داخل ہوتے ہین مثل حیوان کے ماتحت انسان اور فرس اصناد او نوعیہ داخل ہین اسیطرح علت عصبانیہ جو بمنزلہ جنس کے ہے اسکے ماتحت تشنج اور تمدد دونون داخل ہین اور دونون مرض یعنے تشنج اور تمدد ایک ہی سبب کے وجود سے پیدا ہوتے ہین پھر چونکہ وہ سبب مختلف طور پر واقع ہوتا ہے اس جہت سے کبھی مورث تشنج کا ہوتا ہے اور کبھی مورث تمدد کا مثلاً اگر پٹھے وغیرہ کی ایسی کیفیت ردی پیدا ہو کہ ایک ہی جانب حرکت طبعی انبساط کی برطرف ہوجاے اسوقت فقط تشنج پیدا ہوگا اور اگر یہی کیفیت دونون طرف کی حرکت مین بشرطیکہ ان دونون جانبین مین تضاد جہت ہو عارض ہو اسوقت دو تشنج پیدا ہونگے. دو جہت متضاد مین ایسے تشنج کو تمدد کہتے ہین جیسے کسی شخص کو آگے اور پیچھے دونون طرف مین کسی عضو کے تشنج پیدا ہوا اس سے دونون حرکت جو متضاد ہین اعضاے بدن مین دشوار ہونگی اور تمدد پیدا ہوگا اب اس بیان بخوبی واضح ہوا کہ تمدد ایسے تشنج مرکب کو کہتے ہین جو طرفین متضادین کی حرکت مین پایا جاے. اور چونکہ ہر ایک شے مرکب کی ترکیب جن اجزا سے ہوتی ہے اگر وہ اجزا جنس واحد کے مکرر ہون جیسے چار وحدات سے ملکر چار کا وجود خواہ دو تشنج قدامی اور خلفی سے ملکر تمدد کا عروض پس اسوقت اس جزو واحد جنسی بسیط کا بھی وجود جداگانہ ہو سکتا ہے اور یہی قسم مسمی بہ تشنج بسیط ہے اور باین لحاظ کہ تشنج بہ نسبت تمدد کے بسیط ہے اسکو ہم امراض آلیہ مین شمار کرتے ہین. اور اسی بات بھی لازم آتا ہے کہ بحران تشنج کا بہ نسبت تمدد کے زود تر واقع ہو یعنی اگر تمدد کا بحران جیسے دوہرا تشنج ہمنے بیان کیا مثلاً آٹھ دن مین ہو پس تشنج بسیط کا نصف مین اس مدت کے مثلاً چار دن مین ہونا چاہیے کبھی یہ تشنج مضاعف یعنی تمدد فقط دو تشنج سے مرکب نہین ہوتا بلکہ دو قسم کے تمدد سے جو برابر چار تشنج کے ہے مرکب ہوتا اور تشنج بسیط اکثر خالی وجع شدید سے نہین ہوتا. کزاز کے اسباب تشنج کے اسباب مشابہ بھی ایک وجہ سے ہین اور ایک وجہ سے مخالف بھی ہین مشابہت اسباب کزاز کی اسباب تشنج سے اسطرح پر ہے کہ جیسے تشنج بسبب امتلا اور یبوست اور اذیت سے اعضاء عصبیہ کے خواہ ورم سے پیدا ہوتا ہے اسیطرح کزاز بھی بھی انھین اسباب سے عارض ہوتا ہے اور مخالفت اسباب کزاز کی اسباب تشنج سے اسطرح پر ہے کہ تشنج کمتر بوجہ ریاح کے پیدا ہوتا ہے. اور کزاز بیشتر بوجہ ریح ممدد کے عارض ہوتا ہے. بلکہ جو قسم کزاز کی مرکب دو تشنج سے ہے اسکا عروض اکثر ریح سے ہوتا ہے جسوقت کہ ریح کا غلبہ بدن پر ہو اور باوجودیکہ یہ کزاز مرض ریحی ہے پھر بھی مرض مین صعوبت زیادہ ہوتی ہے. اور اگر تشنج بسیط کبھی کسی عضو واحد مین بوجہ ریح کے عارض ہوتا ہے چندان صعب اور دشوار نہین ہوتا اسلیے کہ ایسے تشنج کا عروض اس سبب سے نہین ہوتا کہ ریح کا غلبہ تمام جسم مین ہو اور کبھی تشنج مفرد مین جب غلبہ ریح کا ہوتا ہے خطرہ اور اندیشہ ہلاک زیادہ ہوتا ہے بلکہ اسے علامت موت کی شمار کرتے ہین پھر اگر تشنج مضاعف یعنی تمدد مین یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ اسکی رداوت اور صعوبت کا کیا ذکر ہے ایک فرق اور تفاوت درمیان تشنج اور کزاز کے سبب کے اسطرح پر ہے کہ تشنج مادی کا وقوع عصب کے ایک مقام خاص مین اس ہیئت اور صورت پر ہوتا ہے کہ وہ صورت مانع انبساط ہوتی ہے اور مانع انبساط اس جہت سے ہوتی ہے کہ لیف کو عرض مین دراز کرتی ہے خواہ لیف کو انکی اصل اور بیخ کیطرف کھینچتی ہے اسیوجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے اور کزاز مادی کا وقوع برخلاف اسکے ہوتا ہے اسلیے کہ جس رطوبت سے کزاز پیدا ہوتا ہے کبھی وہ رطوبت اندرون لیف کے در آکر منجمد ہوجاتی ہے اور بعد انجماد کے صلابت پر باقی رہجاتی ہے اور اسوجہ سے بطرف انقباض کے رجوع اسکا دشوار ہوتا ہے اور کبھی وہی رطوبت گاہ جس سے کزاز پیدا ہوتا ہے دفعۃً پیدا ہوکر تمام لیف کو پُر کر دیتی ہے اور اسکی مقدار اجزا کی موجودگی مین بہ نسبت اجزاے لیف کے کچھ اختلاف کمی اور بیشی کا نہین ہوتا بلکہ جسقدر لیف در اصل ہر جگہ برابر برابر اس رطوبت کی مقدار بھر جاتی ہے اور بوجہ زیادہ پُر ہونیکے عرض مین لیف کے زیادتی پیدا ہوتی ہے اور طول مین اسیقدر نقصان واقع

نہین ہوتا بلکہ مقدار طول کی محفوظ رہتی ہو کمی سے اسلیے کہ وہ رطوبت لیف کے فرجات اور مسامات مین جگہ پاکر سما جاتی ہو مترجم کہتا ہو خلاصہ اس مرض کا یہ ہو کہ تشنج مین عرض لیف کا بڑھتا ہو اور طول کم ہوتا ہو اور کزاز مین مقدار طول کم نہین ہوتی ہو گو عرض بڑھ جاے مثل اور تشنج کا حال یہ ہو کہ اسکا مادہ اندرون عصب کے مختلف الوضع ہوتا ہو اور اسکے مسامات مین نفوذ متشابہ اس مادہ کا نہین ہوتا ہو اور بکثرت اس مادہ کو نفوذ بھی نہین ہونے پاتا اور شاید کہ مادہ اس کزاز کا جسکی یہ صفت مذکور ہوئی مثل اس مادہ کے نفوذ کرتا ہو جیسا مادۂ استرخاء کا نفوذ کرتا ہے مگر استرخاء کا مادہ رقیق اور مرخی ہوتا ہو اور کزاز کا مادہ جامد اور سخت ہوتا ہو ایسا کہ عضو مریض مین پیچیدگی اور قبض کی گنجایش باقی رہنے نہین دیتا یا مادہ کزاز کا اکثر واسطہ عضلہ اور وتر اور عصب مین واقع نہین ہوتا بلکہ مبدأ مین وتر خواہ عصب کے یہ مادہ پیدا ہوتا ہو۔ اسیوجہ سے وتر خواہ عصب کے طول مین گڑھا سا پڑ جاتا ہو اور قابل انقباض کے باقی نہین رہتا یا کہ متصل اسی مقام کے یعنی مبدأ کے ورم ہوتا ہو جب بھی حرکت انقباض کا ضرر پیدا ہوتا ہو یا مادہ اندرون لیف کے اس طرح واقع ہوتا ہو کہ اگر حرکت انقباضی کرے اسوقت لیف مین تضاغط اور درد پیدا ہو کر درد کی اذیت زیادہ پہونچے لہذا حرکت نہین ہوتی ہو۔ کبھی جو شے سبب ایذا رسانی وجع کا ہوتا ہو مادی ہو یا غیر مادی اسکی پیدائش مبادی اوتار اور عضلات مین ہوتی ہو اسی جہت سے یہ مبادی اس مادہ سے گریز کرتے ہین بجانب طول کے جیسے ایک قسم کا کزاز قے کے بعد عارض ہوتا ہو بشرطیکہ قے بہت سخت ہوئی ہو خواہ کوئی اور استفراغ کثیر کے بعد کہ ان دونون صورتون مین بوجہ اذیت کے کزاز پیدا ہوتا ہو گویا کہ اوتار اور عصب کو معدہ خواہ خلط معدہ سے اذیت پہونچتی ہو یہ صورتین کزاز خواہ تمدد مادی کی تھین جو مذکور ہوئین۔ اگر سبب کزاز کا یبوست ہو اسکے عروض کی وجہ یہ ہو کہ جسوقت عضل مین کمی بوجہ انحلال رطوبت کے پیدا ہو جاے خواہ طول عضل کا اسوجہ سے بڑھ جاے اور اسوجہ سے منافذ مین تقبض پیدا ہو یعنے منافذ کسیقدر سمٹ جائین اُسوقت نفوذ قوت محرکہ کا منافذ مین دشوار ہوتا ہو اور بوجہ اس دشواری کے عضل اور اوتار اعضا کے نقل اور تحریک انقباض سے ہو جاتے ہین خصوصًا جب اس ضعف کی اعانت وہ صلابت بھی کرے جو بوجہ خشکی کے پیدا ہوئی ہے اور عصیان اور نافرمانی حرکت سے اسکا خاصہ ہو۔ اور جو تشنج اسی قسم کا پیدا ہوتا ہو یعنے تشنج یبسی اسمین انقباض عضل وغیرہ کا طول اور عرض مین ساتھ ہی پیدا ہوتا ہو جیسے بروقت بریان کرنے خواہ سوختہ ہونے گوشت وغیرہ کے ایک کیفیت اینٹھنے کی پیدا ہوتی ہو چنانچہ او پر بھی کہا ہو چکی اسی جہت سے تشنج یابس بہ نسبت کزاز یابس کے رواوت مین زیادہ ہو اور جسطرح سے استرخاء کبھی بوجہ قطع کے عارض ہوتا ہو اسیطرح تمدد بھی کبھی بوجہ جراحت کے پیدا ہوتا ہو اگر ایسی جراحت پہونچے جو عضلے کو انقباض مین اذیت دے۔ کزاز سے کبھی ایک شے عظیم خطرہ خواہ ضرر کی پیدا ہوتی ہو جب اسکا سبب قوی ہو اور مادہ کزاز کا کثیر اور قوی ہو اور کبھی کزاز کا وقوع مشابہ عروض اس تشنج کے ہوتا ہو جو بوجہ خلاء امتلائی کے پیدا ہو کر مسالک روح کو بند کر دے اور اعضاے ممدود جو بجاے خود دراز مخلوق ہین خواہ دراز کیے گئے ہون اسیطرح دراز باقی رہجاتے ہین اور انمین انقباض پیدا نہین ہو سکتا جو اعضا سمٹ چکے ہون اُسی حالت پر رہ جاتے ہین اور پھر دوبارہ دراز نہین ہو سکتے جبتک کہ روح اپنے منفذ سے گذر کے مقامات مناسب مین پہونچکر تمدد خواہ انقباض پیدا کرے۔ ایسا کزاز اکثر بعد نوم کے پیدا ہوتا ہو جیسا اوپر بھی بحث تشنج مین اسکا بیان ہوا اور وجہ یہ ہو کہ بروقت نوم کے روح کا اجتماع چونکہ اندرون جسم کے ہوتا ہو۔ کبھی عروض کزاز کا بوجہ ایک ہیئت غیر طبعی کے ہوتا ہو جو شاق اور ناگوار ہوتی ہو اور وہ ہیئت عضل کو عارض ہوتی ہو کہ اسکی قوت کم ہو جاتی ہو۔ خواہ یہ ہیئت ایسا درد پیدا کرتی ہو عضل مین کہ اس سے تحریک کا تحمل اسوقت نہین ہوتا پس اسوقت اسی شکل پر باقی رہ جاتا ہو جیسے کوئی شخص کسی رسی وغیرہ سے لٹک کر بدن پر زور دے اور ایک حالت خلاف ہیئت طبعی کے پیدا ہو خواہ بھاری بوجھ اُٹھاے خواہ اپنی پیٹھ پر کوئی شے گران اُٹھاے۔ خواہ زمین پر بدون بستر وغیرہ کے بے آرام جگہ سو رہے کہ اُسکے عضلات کو یہ انداز سونے کا ایذا پہونچاے اور ہڈی ہی مین درد پیدا کرے جیسے توڑ ڈالی ہو خواہ پس گئی ہو۔ خواہ صدمہ چوٹ کا گر پڑنے سے یا ضربت شدید سے ایسا پہونچے جو عضل کو پارہ پارہ کر دے خواہ قطع اور سوختگی آتش کا گزند پہونچکر عضلات مین درد پیدا کرے اور ایسے اوقات مین عضلات کو انقباض سے عجز پیدا ہو جو موجب کزاز ہو۔ اور کبھی

باوجود عروض اس ہیئت غیر طبعی کے ایک مادہ کا بھی بطرف عضل کے انصباب ہوتا ہے خواہ ریاح غلیظہ جو خاص عضلات مین پیدا ہوے ہون یا اور جگہ سے عضلات مین پہونچے ہون اور انکی جہت سے تمدد پیدا ہوا ہو جسطرح کہ تمدد جو خاص اعضاے وجہ مین ہو رہی ہے اسیطرح اگر ملکو مین خواہ زبان اور ہونٹھ مین تنہا لاحق ہو وہ بھی ردی ہے۔ کبھی کزاز کی ایک قسم ردی ایسی وہ بھی پیدا ہوتی ہے جس سے مقدم حمیات لازمہ ہمراہ قلق اور بکلے کے ہوتے ہین اور ہذیان بھی ہوتا ہے اور رنگ زرد ہو جاتا ہے منہ اور ہونٹھ مین خشکی اور زبان مین سیاہی پیدا ہوتی ہے اور طبیعت مین قبض اور اعتقال اور جلد مین تہصاف یعنے دانے دلنے سے پڑجاتے اور تمدد عارض ہوتا ہے یہ کزاز زیادہ ردی ہے جو کزاز بسبب ضربت کے پیدا ہوا ہو اور اسکے ہمراہ ہچکی اور مغص یعنے مروڑ اور اختلاط خواہ زوال عقل بھی عارض ہو ضرور مہلک ہوتا ہے اور باینہمہ تجفیف عضل اور اسکی رطوبت مین غلیان اور جوش پیدا کرکے طول مین عضلہ کو دراز کردیتا ہے اور بعد دراز کرنیکے ایسی حالت پر اسکو بجہت خشکی کے چھوڑ دیتا ہے کہ وہ خشکی درجۂ انتہا کو پہونچ جاتی ہے۔ کزاز اکثر لڑکون کو لاحق ہوتا ہے اور انپر سہولت بھی اس مرض مین عجب تی ہے جسقدر کم سن ہون اور جسقدر تولید رطوبات انمین زیادہ ہو جیسا تشنج کی فصل مین بیان ہوچکا۔ کبھی کزاز سے پیشتر اختلاج تمام بدن مین اور بدن کا بھاری ہونا اور بولنے مین ثقل کلام اور صلابت عضلات مین اور بجانب فقارے عصعص یعنی استخوان سر سینہ تک اور دشواری نوالا اترنا اور ایسی کھجلی کہ بعد کھجلانے کے خواہ کھجلانے کے وقت کچھ لذت نہو یہ امور قبل از کزاز پیدا ہوتے ہین جب بول مین کوئی چیز مثل مدہ کے ہو اور قشعریرہ اور آنکھ پر جھلی سی نمودار اور پسینا سر اور گردن مین برآمد ہو دونون جانب کے استداد آیندہ پر دلیل ہوگا یعنی بہت جلد یہ استداد پیدا ہونیوالا ہے اسلیے کہ ایسی قسم کا مادہ ایسا نہین ہوتا کہ اعضاے سفل کیطرف اخراج پاکر تنقیہ تام اسکا ہوجاے یعنی فقط اخراج مدہ کا بول مین کافی اس مادہ کی صفائی پر نہین ہے بلکہ تازمانہ نقاہت تام کے کسیقدر یہ مادہ بطرف دماغ کے بھی ضرور صعود کرتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور تمام بدن مین تکسر یعنی پھوٹن پیدا کرتا ہے جب کزاز شروع ہوتا ہے اسکی علامت یہ ہے کہ منہ بند ہو جاتا ہے اور چہرہ سرخ ہو کر درد مین شدت ہوتی ہے۔ اور کوئی شے کھانے پینے والی گلے سے باسانی نہین اُترتی اور طرف مین کثرت ہوتی ہے یعنے پلک زیادہ جھپکے گی اور آنکھ سے آنسو رواں رہتے ہین ہمنے بچشم خود دیکھا ہے کہ ایک عورت کو کزاز عام جب شروع ہوا اسکا منہ بند ہوگیا اور چہرہ زرد ہوگیا اور اُسوقت منہ کھولنے کی قدرت نہ تھی یہانتک کہ ایک زمانہ دراز تک چت پڑی رہی اور ہاتھ پانون دراز کیے ہوے تھی اور کروٹ لینے پر قادر نہ تھی اسکے بعد کزاز اس سے برطرف ہوگیا اور دونون کروٹین لینے لگی اور بولنے بھی لگی پھر اسوقت سے لیکر صبح تک سوتی رہی اس عورت کی یہ سب کیفیتین ہمنے خود دیکھین اُسکا علاج بھی کیا ہر دورہ مین اور مدت مین دورہ کے باقیماندہ فرق درمیان تشنج اور تمدد کے ابتدا مین یہ ہے کہ انتقال تمدد سے بطرف خوانیق اور ذات الجنب اور سرسام کے اسیطرح ہوتا ہے جیسے تشنج کا انتقال اُن امراض کیطرف ہوتا ہے۔ اور تشنج بلاد جنوبی مین (بہ نسبت بلد شیخ کے) بسبب امتلا اور حرکت اخلاط سے خصوصاً بلغمی لوگونکو لاحق ہوتا ہے اور بلاد شمالی مین بھی اکثر بجہت احتقان فضول کے پیدا ہوتا ہے خصوصاً نسوان کو کہ انکے عصاب مین ضعف زیادہ ہے **علامات** تمدد مطلق کی علامت یہ ہے کہ عضو بادُقت انقباض اور سمٹنے پر اطاعت نکرے۔ کزاز کی علامت یہ ہے کہ اگلے جانب مین ہو وہ شخص مثل مخنوق اور گلو فشردہ کے ایسا ہوتا ہے کہ اُسکے چہرہ پر کیفیت اختناق کی پیدا ہوتی ہے۔ اور اُسکا سر آگے کیطرف کھچا جاتا ہے اور کسیقدر بطرف قدام کے اسکا سر ہٹ جاتا ہے اور گردن مین امتلا بھی معلوم ہوتا ہے اور جب او رہت پھر نیکی طاقت اسے نہین ہوتی اور کبھی پیشاب کرنے پر بھی قادر نہین ہوتا اسلیے کہ عضلہ بطن مین تمدد پیدا ہوتا ہے اور قوت دافعہ ضعیف ہوجاتی ہے اور کبھی بے ارادہ پیشاب خطا ہوتا ہے اسلیے کہ عضلہ مثانہ کا متمدد ہوجاتا ہے اور اسمین انقباض باقی نہین رہتا ہے۔ اور کبھی خون کا پیشاب بھی کرتا ہے جب کوئی رگ بوجہ شدت انضغاط کے شگافتہ ہوجاے اور کبھی ہچکی عارض ہوتی ہے۔ اور اگر کزاز بطرف خلف کے عارض ہو اسوقت سر اور دونون شانے اور عضلہ پشت کیطرف کھنچتے ہوے معلوم ہونگے اور یہ کیفیت اسوجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ عضل بطن مین استداد بطرف خلف کے بشارکت پیدا ہوتا ہے اور عضلہ مقعدہ مین امتداد عارض ہوتا ہے اور جو کچھ اسکے امعاے مستقیم مین ہے اسکے روکنے پر قادر نہین ہوتا اور جو کچھ امعاء دقاق مین ہے اسکے نیچے اتارنے پر بھی اسکو قدرت نہین ہوتی۔ اور دونون طرف کے کزاز خواہ آگے ہو یا پیچھے اور تمدد اتنی چیزونمین شرکت رکھتے ہین اختناق اور سہر اور رمایت بول کی

اور بول مین نفاخات کی کثرت ہونی بوجہ یبس کے اور بوجہ بول کی گرفتگی کے سقوط کا عارض ہونا۔ اور رطب و یابس کزاز خواہ تمدد کی شناخت وہی ہے جو تشنج کی مذکور ہوئی اسی طرح ورمی اور جو بوجہ کسی اذیت اور ایذا کے عارض ہو اسکی بھی وہی شناخت ہے۔ اور اکثر ان بیمارونکو قولنج بھی عارض ہوتا ہے اگر عرض بوجہ برودت کے ہو **علاج** بعینہ علاج تشنج کا او رمجبہ کا استعمال اعضا پر بہ نسبت تشنج کے زیادہ کرنا چاہیے تاکہ حرارت جو زائل ہو گئی ہے واپس آئے اور مجبہ مع شرط کے خصوصا عصب عنق پر اور فقرات اور شراسیف پر کرنی چاہیے مگر وزن یعنے جسے کزاز کا مرض لاحق ہوا سکے بدن میں جب بوجہ شدت وجع کے پسینا برآمد ہو خواہ بوجہ علاج اور تدبیر کے عرق برآمد ہو ہمیشہ اسکے بدن کو سرد کرنا مناسب نہین ہے کہ اس سے اسکو ایذا پہونچتی ہے ہان کسی صوف وغیرہ سے جو تر ہو پسینہ کو پونچھ لینا کچھ مضر نہین ہے۔ اور شیر زیت کو گرم کر کے اسکو اسمین بٹھاتے ہین کہ اسکی تحلیل قوی ہے اور جاؤشیر ایک درہم تک بحسب قوت کھلانا اسیطرح حلتیت کا بھی اسی مقدار تک استعمال مناسب ہے۔ کزاز کے معالجہ مین عجلت بہ نسبت تشنج کے زیادہ مناسب ہے اسلیے کہ کزاز موذی اور خناق پیدا کرنیوالا اور قاتل ہوتا ہے۔ کزاز کے علاج مین ایک دواے نافع یہ مذکور ہے جو تشنج کو بھی مفید ہے کہ سلاقہ شبت کو جوش دیکر ایک حصہ ضب یعنے سوسمار کے بدن کا ٹکڑا اور ایک حصہ گوشت سگ اور ثعلب داخل کر کے اسی طرح سے پختہ کرین کہ مہرا ہو جاے جسے عوام کہتے ہین گل کر حلوا ہو جاے اور بیمار کو اسمین دو مرتبہ داخل کرین اسیطرح مالش اسپہ کبوتر صحرائی کی اور اونٹ کی چربی کی تمریخ اور شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور سوسمار کی جدا جدا خواہ اور دواؤن مین ملا کر مالش کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور حقنہ روغن سداب اور جند بیدستر او قنطوریون کا بھی نافع ہے۔ اور جتنے حمولات لاذعہ ہین اور گرم ہین کہ ان مین بورق اور شحم حنظل وغیرہ داخل ہو اگر بوجہ حقنہ حارہ لاذعہ کے احتراق پیدا ہو اس حقنہ کے بعد مادہ خر کے دودھ سے حقنہ کردین خواہ روغن گل او روغن الیہ سے تنہا یا ہمراہ انہین چربیون کے جو مذکور ہو چکین زیادہ مفید تمدد بارد کیواسطے و نیز تمدد رطب کو جند بیدستر ہے کہ وہ ایسی دوا ہے جسکا التزام ہر روز چاہیے اور جب کزاز کو غذا دیجاے چاہیے کہ بہت چھوٹے چھوٹے لقمے ہون اور اگر حریرہ پتلا کھلانا مین بہت خوب ہے اسلیے کہ بلع اور نوالہ اتارنا انپر دشوار ہوتا ہے ایسا نہو کہ لقمے حلقون مین حرجہ کر یہ لقمہ پہونچ جاے اور ایک آفت جدید برپا ہو اور اضطراب پیدا ہو کر انکا مرض زیادہ ہو جاے بہتے وہ ادویہ جو انکے پلانے اور مالش کرنیکی ہین اعضا پر وہ سب کی سب قرابادین مین لکھدی ہین اسیطرح مروخات جو انکو نافع ہین جیسے روغن حنا وغیرہ اور اسیطرح سعوط اور عطوس جیسے مومیائی اور میعہ ہمراہ بعض ادہان مناسبہ کے بالطبع جو حمی پیدا ہو جاے وہ نہایت عمدہ علاج اس کزاز کا ہے جو مرطوب ہے اور رطوبت سے پیدا ہوا ہے

فصل چوتھی لقوہ کے بیان مین

لقوہ مرض مرکب ہے چہرہ مین کہ اسکی جہت سے ایک جانب چہرہ کی کھنچ کر ہیئت غیر طبعی پر ہو جاتی ہے۔ اور بخوبی دونون ہونٹھون کا ملنا درست نہین ہوتا اور نہ دونون پلکین اچھی طرح ملتی ہین ایک طرف کے لقوہ کا سبب یا استرخا ہے یا تشنج عضل اجفان اور چہرہ کے عضل کا ہونا ہے۔ اور باب تشریح مین ہر ایک عضل کا بیان اچھی طرح ہو چکا ہے۔ اور جہانسے یہ عضل پیدا ہوے ہین اور آگے ہین انکا بیان بھی کر دیا گیا ہے استرخا سے جو لقوہ پیدا ہوتا ہین اگر ایک جانب جھکے گی اسکے ہمراہ دوسری جانب بھی مائل ہو گی پس ڈھیلی ہو کر اپنی ہیئت اصلی سے متغیر ہو جائیگی بشرطیکہ استرخا ے قوی سے لقوہ پیدا ہوا ہو اور اگر بسبب استرخا ضعیف کے پیدا ہوا ایک ہی جانب مین استرخا پیدا ہوگا۔ اور نزدیک بعض اطبا کے یہ بات ہے کہ استرخا بطرف جانب سلیم کے ہوتا ہے اور وہ تریچھے طور پر جذب ہونیکو استرخا کہتا ہے اور یہ قول معتمد نہین ہے اور حکیم قولس بھی اسی کا قائل ہے۔ اور یہ لقوہ جو بوجہ استرخا کے پیدا ہوتا ہے انہین اسباب سے پیدا ہوتا ہے جنکا شمار ہم فالج کے بیان مین کر چکے اور اب ہمکو تکرار مضامین کی ضرورت نہین ہے۔ اور جو لقوہ تشنج سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہی قسم لقوہ کی پیدا ہوتی ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ جسوقت ایک شق مین پیدا ہوا دوسری شق اسکی طرف کھنچ جاتی ہے اور سبب اسکا وہی ہے جو تشنج بسیط کا سبب مذکور ہو چکا۔ اور جو کچھ تشنج یابس کے بیان مین کہا گیا ہے جیسے حمیات حادہ خواہ استفراغ بحد افراط جیسے دست اور قے اور رعاف وغیرہ اور یہ قسم لقوہ کی ردی اور قاتل ہے اور بعض اطبا کا یہ قول ہے کہ جانب مریض لقوہ مین وہی ہے جو سیدھی اور سالم رہتی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ جانب صحیح اپنی جذب کا قصد کرتی ہے کہ برابری کرے اور یہ قول اچھا نہین ہے اکثر اوقات مین اور بنظر تشریح کے بھی اسکی اچھائی درست نہین ہے کہ جو حال عضل وجہ کا تشریح مین بیان ہوا اسکے مخالف ہے اور اسکے قول کے فساد پر دلیل وہی بیانات ہین جو مقام تشریح مین درج کیے گئے۔ اور ایک دلیل اس قول کے بطلان کی یہ بھی ہے کہ

کبھی لقوہ بطور عموم کے دونون طرف چہرہ کے پیدا ہوتا ہے اور تیسری دلیل یہ ہے کہ جس شخص کو لقوہ عارض ہوتا ہے اسکی حس اسی طرف کی باطل ہوتی ہے جو جانب علیل ہے۔ اکثر آدمی کے عضل رقبہ مین ورم پیدا ہوتا ہے اور اس ورم کے پیدا ہونیسے ایک قسم خوانیق کی لاحق ہوتی ہے اور خوانیق کیوجہ سے لقوہ پیدا ہوتا ہے اور انہین بیمارونکو فالج بھی ایسا عارض ہوتا ہے جو دونون ہاتھون تک پہونچتا ہے اسواسطے کہ جس عضل سے عضل رقبہ کی قوت تحریک حاصل کرتے ہین انکا نبت یہی فقرات رقبہ ہین جو برابر برابر چھ مہینہ ممتد رہے پھر اس سے نجات کی امید کرنی مناسب نہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لقوہ کبھی منذر بفالج ہوتا ہے بلکہ اکثر منذر بسکتہ ہوتا ہے پس مریض کو بتامل دیکھنا چاہیے کہ لقوہ کے ہمراہ مقدمات صرع اور سکتہ کے ہین یا نہین اگر پائے جائین بہت جلد استفراغ قوی کرنا چاہیے تاکہ وقوع صرع یا سکتہ سے امان حاصل ہو بعض اطبا نے ایسا خیال کیا ہے کہ مریض لقوہ کو چار دن تک مرگ مفاجات کا خوف رہتا ہے اگر اس زمانہ مین بچگیا پھر امید صحت کی قوی ہے۔ اور شاید یہ خیال بہ نسبت اس مرض کے صحیح ہو جسکے عروض کا انداز لقوہ کرتا تھا یعنے اگر لقوہ منذر بسکتہ ہوا اور چار دن تک سکتہ واقع نہو پھر سکتہ کے عروض سے ہلاکت مریض کی ہوگی) **علامات** چہرہ کی ایک جانب مین نفخہ اور رقت واقع یعنی ایک طرف کا چہرہ پھولا پھولا اور جلد پتلی نظر آئے اور ریح کی اور لعاب دہن کی گرفت اس جانب سے نہو سکے۔ اور اکثر ہمراہ لقوہ کے درد سر پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر لقوہ تشنجیہ ہو۔ جانب ماؤف کی شناخت بہ نسبت صحیح جانب کے یہ ہے کہ اگر کھینچکر ہاتھ کے ذریعہ سے اصلاح اور درستی اسکی کرین دوسری جانب کی شکل اپنی اصلی حالت پر خود بخود باسانی آجائے۔ لقوہ استرخاوی کی علامت یہ ہے کہ حرکت مین اس جانب کے ضعف ہو اور حواس مکدر ہو جائین اور جلد مین نرمی پیدا ہو اور عضل مین بھی لینت ظاہر ہو اور تمدد محسوس نہو اور نیچے والی پلک کچھ اتری ہوئی نظر آئے اور نصف اس جھلی کا جو حنک سامنے اس آنکھ کے ہو مسترخی اور تر اور ڈھیلا ہو جائے اور ظہور اس استرخا وغیرہ تینون اوصاف کا اسطرح ہوتا ہے کہ زبان کو نیچے کیطرف دبا کر دیکھین پھر اپنی صورت پر جلد پلٹتی ہے یا نہین اور اسکا سبب یہ ہے کہ جو صفاق اور جھلی حنک پر کھنچی ہے اس صفاق سے متصل ہے جو طرق لسان سے خارج ہوئی ہے اور طول مین صفاق حنک کو قاطع ہے پس یہ صفاق صفاق حنک سے شرکت رکھتا ہے کہ اسکا استرخا اور ترہل سے صفاق سے لسان مین استرخا وغیرہ پیدا ہوگا اور جلد جبہہ کی نواحی رقبہ سے جھکی ہوئی اور اس سے کسیقدر دور ہو جاتی ہے اور بدشواری رقبہ کیطرف پھرتی ہے۔ لقوہ تشنجی کے علامات یہ ہین کہ خوانیق مین کدورت نہین ہوتی اکثر اوقات حواس برجا ہوتے ہین اور جلد مین جبہہ کے تمدد اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ شکن نہین ہوتی اور عضل وجہ کے سخت ہو جاتے ہین اور اس جانب کا تمدد رقبہ کیطرف ہوتا ہے۔ اور ریق اور بزاق مین اکثر کمی پیدا ہوتی ہے۔ اور میلان جلد کا نواحی رقبہ مین قطعاً ہوتا ہے اور اسطرف سے جلد کا پھیرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ اور تشنج رطب خواہ یابس سے جو لقوہ پیدا ہوتا ہے اسکے علامات تشنج کے مقام سے دریافت کرو ایک علامت حدوث لقوہ کی یہ بھی ہے کہ چہرہ کی ڈہوننمین درد اور جلد مین خدر اور اختلاج پیدا ہوتا ہے **معالجات** مقتضائے ہوشیاری اور احتیاط یہی ہے کہ ساتوین روز تک مریض لقوہ کے کسی قسم کی تحریک نہ کرین اور ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ چوتھے دن تک اسکے مادہ کو نہ چھیڑین اور غذا بھی ایسی ان ایام مین تجویز کرین جو اتنی تلطیف پیدا کرے جسقدر نخود آب ہمراہ زیت کے پیدا کرتا ہے اور غذا مین تخفیف اسقدر نہو جتنی شہد اور چوزہ مرغ مین ہوتی ہے۔ اگر طبیعت مین خشکی زیادہ ہو دوسرے دن حقنہ لینے سے تحریک ہو سکتی ہے بشرطیکہ زیادہ نرم حقنہ ہو کہ موافق ہوگا۔ اور ابتدا مین غرغرہ کو جلد تجویز کرنا مضر ہے کہ بیشتر قریب کے مادہ کو جذب کرتے ہین اور مادہ خام کی تحلیل نہین کر سکتے پس آفت دوچند ہو جاتی ہے لقوہ تشنجی کا استفراغ دوائے قوی سے اولی ہے اور دوائے ضعیف سے جو کافی نہو بدون انضاج مادہ کے استفراغ اسکا نہ کرنا چاہیے اور عجلت استعمال دوائے حادہ کا نہایت مضر ہے اور بدمعالجہ ہے کہ بوجہ حدت کے مادہ کی تخفیف اور تغلیظ کر دیتا ہے اور عصب مین خشکی پیدا کر کے یہ حالت ہو جاتی ہے کہ تاثیر کسی دوا کی قبول نہین کرتا بلکہ دوائے حادہ کے استعمال پر صبر کرنا مناسب ہے۔ واجب ہے کہ علاج لقوہ کا مثل علاج فالج اور تشنج کے بحسب مناسب اور بتدریج کیا جائے جسطرح مفصلاً اپنی جگہ پر بیان ہو چکا۔ اکثر تجربہ کیا ہے کہ ملقو یعنے مریض لقوہ کو اگر ہر روز دو درم ایارج ہرمس پے درپے ایک مہینہ تک دیا کرین اثر قوی کرتا ہے اور اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر ہر روز زنجبیل شامی اور روح تر کی شہد ملا کر صبح اور شام بقدر ایک جوزہ کے استعمال کرے بخوبی مفید ہوگی ماءالعسل کا استعمال

کسی وقت ترک کرنا مناسب نہیں ہی بعض اطباء ہند نے ذکر کیا ہی کہ لقوہ کا عمدہ علاج یہ ہی کہ جس جانب لقوہ نے مارا ہی اُسپر خواہ سر پر گوشت وحشی جانور کا پختہ کرکے اسطرح ملین کہ خون سے بھی گوشت کے آلودہ ہو جاے۔ اور شاید وہ جانور جسکا گوشت اس کام کے لائق ہی خرگوش اور سوسمار اور لومڑی اور نیل گاؤ اور گوزن یعنی بارہ سنگھا اور حمار وحشی ہی۔ اور ہرن وغیرہ کے گوشت مین یہ فائدہ نہین ہی جسمین تقویت تسخین نہو۔ اور اگر مریض کا مزاج مرطوب ہو وہی شے جسمین مبداء مرض ہی اسے اسطرح بندش سے درست کرین کہ اپنی شکل طبعی پر ہو جاے پھر بسبب لقوہ کا تشنج ہی پہلے اسکی لمبین مین کوشش کرے پھر اسکی تحلیل کی تدبیر کرین۔ اور پشت سر کو ادہان رطب ورزم سے خوب چپڑنا چاہیے جیسے روغن بنفشہ اور روغن بادام اور روغن کدو اور اگر روغن بابونہ تک ترقی کرین کچھ مضائقہ نہین۔ اور انھین ادہان سے استنشاق اور ناک مین چڑھانا شب و روز بار بار مفید ہی۔ اور شراب ممزوج کا پلانا مفید ہی کم شکر کا شربت نہ دینا چاہیے۔ اگر علامات غلبہ خون کے پاے جائین فصد اُس رگ کی جو زیر زبان واقع ہی کرنی چاہیے۔ اور فقرہ اول پر منجملہ فقرات گردن کی حجامت بلا شرط کرین۔ ہمین کچھ شک نہین ہی کہ مادہ لقوہ کا مبادی عصب و عضل وجہ کی راہ مین آتا ہی اسیواسطے مناسب ہی کہ استعمال ایسی ادویہ کا جو مُحمّر ہین اور سرخی جلد کی پیدا کرتی ہین فقرات عنق اور نقرہ پر استعمال کیجائین اسواسطے کہ لیف کثیر انھین مبادی عصب و عضل کیوجہ سے اس عضل تک آتی ہین جو چہرہ پر واقع ہی۔ یہ تدبیر اسوقت کی ہی کہ لقوہ استرخائی ہو اور اگر بوجہ تشنج یا یبس کے عارض ہوا ہو اسوقت ہرگز استعمال ادویہ حارہ کا از قسم طلا اور کماد اور روغن وغیرہ خواہ ادویہ مشروبہ حارہ کا نہ کرنا چاہیے۔ ہم نے مشاہدہ کیا ہی کہ ایک شخص کو لقوہ بوجہ تشنج یا یبس کے عارض ہوا تھا اسکا علاج بعض اطباء معاصرین نے تکمید اور مشروبات حارہ سے کیا اس معالجہ کے ضرر سے اسکا چہرہ زیادہ ترچھا بہ نسبت سابق کے ہو گیا اور زبان کا ثقل بوقت کلام کے زیادہ بڑھ گیا جب ہمنے اسکا علاج سابق کے مبردات وغیرہ سے کیا بعد کمال محنت اور مشقت کے جو معالجہ مین کرنی پڑی ازالہ مرض کا ہوا۔ اعضل لکوتین کے اس قسم مین داخل نہین ہین یعنے انمین سے لیف کثیر مبادی عصب سے نہین آتی پس انکی تدبیر یہ ہی کہ جزء مقدم دماغ کا تنقیہ کرین اور تکمید یابس جیسے دھوره کہتے ہین انھین فقرات اور نخاع پر جو مقام ریشہ ہی کرین اور انھین مقام کی مالش اور اُن شرائین کی مالش جو ان مقامات پر واقع ہین اور دلکت اس یعنی مالش سر کی خصوصاً جسوقت بھوک زیادہ ہو منجملہ اُن چیزون کے جو لقوہ کو مفید ہین یہ ہی کہ ہمیشہ چہرہ کو سرکہ سے دھوئین اور مقامات مذکورہ کو سرکہ سے آلودہ رکھین خصوصاً اگر سرکہ مین ادویہ ملطفہ کو جوش دیکر استعمال کرین بہت مفید ہی خواہ سرکہ مین رائی پیسکر استعمال کرین نفع عجیب ظاہر ہوگا۔ اگر بجہت استرخاء کے لقوہ ہو نہ بوجہ تشنج کے۔ اور جو شاندہ شیح اور قیصوم اور حرمل اور غار اور بابونہ وغیرہ کے بخارات پر جھکا کر بخارات کا اثر پہونچائین کہ یہ ترکیب دونون قسم مین لقوہ کے مفید ہی تشنجی ہو خواہ استرخائی اور جھاؤ کی لکڑی خواہ عہ اُٹل کی لکڑی سلگائین اور اسکی گرمی خواہ دھوان عضو ملقو تک پہونچایا کرین اور جب ان ادویہ سے فائدہ نہو جو رگ پس گوش ہی اُسپر داغ لگا دین۔ اگر لقوہ استرخاے یا یبس ہو حمام سے پرہیز کرین اور ہر روز چند مرتبہ لقوہ تشنجی مین حمام کا التزام کرین اور مریض کو تکلیف غرغرہ سے اُن ادویہ کے جو معلوم ہین دینی چاہیے۔ بخلاف اور امراض تشنجی کے اور مضوغات یعنے چبانے کی چیزین خصوصاً وج ترکی جوز بوا عاقرقرحا کا چبانا ضرور ہی۔ ہلیلہ سیاہ کا چبانا بھی انکو مفید ہی اور وجود واچبائی جائے بعد چبانے کے اُسی جانب مین اسے لیے رہین جو مریض ہی۔ اور خانہ تاریک مین اس مریض کو رکھین اور بعض اطبا نے اجازت دی ہی کہ اگر اپنے حوائج ضروری مین آمد و رفت کرے کیا مضائقہ۔ اور تلخہ کلنگ خواہ تلخہ گرگ خواہ اشق سے سعوط کرین یا ضبوط یعنے مارماہی یا عصارہ شہدانج اور مرزنجوش اور چقندر اور آب سکبینج معہ روغن سوسن کے خواہ فربیون مقدار عدسہ عورت کے دودھ مین پیسکر سعوط کرائین۔ اور سر کا علاج بذریعہ تنقیہ کے انواع نقوعون سے جو قانون امراض راس مین بیان ہو چکا کرین۔ اور یہ عطوس مجرب واسطے لقوہ کے ہی کہ ریٹھہ اور خصوصاً اُسکا چھلکا اوپر والا اور اذان الفار یعنے موسی کنی عصارہ قثاء الحمار اور عرطنیثا سے عطوس تیار کرکے استعمال کرین۔ اور کبھی یہ ادویہ ایسی دوا سے مخلوط کرتے ہین جو باوجود فائدہ چھینک پیدا کرنیکے تسخین بھی پیدا کرے جیسے جندبیدستر اور کلونجی وغیرہ سب سے بہتر چھینک لانیوالی دوا اذان الفار کا پانی ہی مگر اذان الفار کی وہ قسم جسے اباغلس کہتے ہین جب اباغلس کے پانی سے دو درہم ہمراہ ایک دانگ سکبینج اور نصف درہم زیت کے عطوس بنا کر استعمال کرین ضرور نفع کریگا۔ بلکہ مرض کو

عضل وجہ کے

عہ [illegible] اُٹل [illegible] بزبان [illegible]

زائل کردیگا پانچ دن کے اندر پھر مرض کا اثر باقی نرہیگا کبھی آئینہ چینی کیطرف ملقو کو نظر کرنیکی تکلیف دیجاتی ہو تاکہ بتکلف اپنے چہرہ کو جو کج نظر آتا ہو درست کرے اور برابر کرتے کرتے سیدھا کرلے سب سے بہتر وہ قسم ہو جسمین مختلف طور کے عکس نظر پڑین اور یہ آئینہ چینی کہلاتا ہو چہرہ کی درستی کیواسطے اسی کو اختیار کرنا چاہیے **مترجم کہتا ہو** علم مرایا مین ثابت ہوا ہو کہ شیشہ بنانیکی کیا ترکیب ہو اور کس زاویہ کے پیدا ہونے سے یہ بات آئینہ کو حاصل ہوتی ہو اور اکثر چھوٹے قسم کے آئینہ جو مدور خواہ بیضاوی ہوتے ہین انمین یہ صفت زیادہ ہوتی ہو بہرحال شفائے مریض لقوہ آئینہ کیطرف دیکھنے سے گو حکمائے سابق نے براہ تجربہ مستند اسی طرف کیا ہو کہ وہ اپنے چہرہ کو درست کرتا رہیگا اور ہو جائیگا لیکن تجربہ خاکسار مترجم کا نسبت چند مریضان لقوہ کے ایسا ہوا ہو کہ ایک قطاع اکبر کرہ مجسمہ کا جو غالبا ڈہلا ہوا تھا اور ہمین تشویش عکس جو شیخ لکھتا ہو نہ تھی مگر عکس اسکین ٹھیک نظر آتا ہو اور وہ سیدھے رخ پر ہوجاتا تھا جیسے بہ براہین ہندسے ثابت ہو اور زوایا اسکے چند مقامات پر مختلف ہونے سے کمی بیشی شے مرئی کی بخوبی ہوتی تھی نہ مقام حادہ مین کچھ اور منفرجہ مین کچھ نظر آتا تھا اور دو مریض ملقو کہ ایک کا سن ۳۵ اور دوسرا مقام گوالیار مین اس کا سن ۶۰ برس کا تھا اور شاید چھ مہینے سے زیادہ اسکے مرض کا امتداد ہوا تھا اس قطاع اکبر کیطرف دیکھنے سے اچھا ہوگیا اگرچہ تائید اس معالجہ کی ادویہ مجربہ خوردنی سے بھی کی گئی لیکن شاید ان ادویہ کا وقت اثر باقی نہ تھا مترجم خاکسار کو ایسا خیال ہو کہ جس طرح رمد وغیرہ دیگر تاثیرات اور انفعالات نفسانی کو شیخ نے فن کلیات مین ثابت کیا ہو کیا عجب ہو کہ یہ معالجہ بھی اسی قسم مین داخل ہو اور زیادہ تفصیل اسکی باعث خلاف داب اطبائے حال کے لازم آتا ہو ورنہ ماہران فن تعلق مجردات یا مادیات کو بخوبی اسکی حقیقت واضح ہو **متن** لڑکونکو اگر آخر ربیع مین لقوہ مارے سات دن تک اطریفل صغیر کھلانا چاہیے اور غذا آب نخود لقوہ کے جمیع اقسام مین مفید ہو بلکہ جملہ امراض عصبی مین یہ غذا عموما تجویز کرنی چاہیے

فصل پانچوین رعشہ کے بیان مین

رعشہ ایک مرض آلی ہو کہ بوجہ عجز قوت محرکہ کے پیدا ہوتا ہو جب اسکی قوت محرکہ کو طاقت تحریک عضل کی علی الاتصال باقی نہین رہتی کہ واسطے مقاومت اور مقابلہ اس ثقل کے جو معاوق اور مانع دخلی ہو واسطے تحریک ارادہ کے اور اسی جہت سے حرکات ارادیہ کا اختلاط اور آمیزش حرکات غیرارادیہ سے ہوجاتی ہو خواہ ثبات اور سکون ارادی حرکات غیرارادی ملجاتے ہین **مترجم کہتا ہو** قوت محرکہ جسمانی جو بذریعہ عضل کے حرکت پیدا کرتی ہو جب ارادہ تحریک کسی عضو کا شخص حیوانی کرے پھر اگر کوئی مادہ ثقیل اور بھاری خواہ اور کوئی آفت مبدا حرکت مین واقع ہو کہ اسکے وقوع سے کسی قسم کا ثقل اور گرانی پیدا ہوا سوقت مقتضائے ثقل کا مثلا میلان بجانب اسفل ہوگا اور خواہش قوت محرکہ کی اس عضو کے اٹھانے کی مگر یہ میلان جو مخالف جہت کا پیدا ہوا ہو ضد خواہش قوت محرکہ ارادیہ کی ہو اسیوجہ سے معاوق یعنی مانع ہو اور دخلی اسواسطے ہو کہ اندرون جسم کے از قسم مادہ وغیرہ کے موجود ہو ایسا نہین ہو کسی بوجھل چیز کو اٹھانے سے جیسے ہاتھ مین رعشہ پیدا ہوتا ہو اور تھرتھراتا ہو کہ وہ شے ثقیل بھی اگرچہ مانع اور معاوق ہوتی ہو مگر مانع خارجی ہو دخلی نہین ہو خواہ اگر کوئی شے وزنی جیسے مگدر وغیرہ کی ورزش کرنیوالے سیدھا لے لاگ اٹھا کر پھر اسے زمین تک اتارتے ہین خواہ بیچ مین کسی جگہ ٹھہرایا چاہین اور ٹھہراتے وقت چونکہ قوت ہماری اسی کا ثبات چاہتی ہو اور ثقل مرکزی یعنے بوجہ مخالف ہماری قوت کے اسے زمین پر گرانا چاہتا ہو اسوقت بھی ایک قسم کا رعشہ پیدا ہوتا ہو مگر وہ میل معاوق خارجی ہو اسیطرح اندرون جسم کے مبادی حرکت مین جب کسی قسم کا بوجھ اور ثقل مادہ وغیرہ پیدا ہوجائے اور ہم کسی عضو کو ٹھہرایا چاہین اور مقتضائے ثقل اسکا گرنا ہو اسوقت ثبات ارادی وحرکت غیرارادی مین اختلاط پیدا ہوکر رعشہ عارض ہوگا پس خلاصہ تعریف رعشہ کی ہماری عبارت مین یہ ہوئی کہ جب قوت محرکہ مین اسقدر ضعف پیدا ہو کہ ثقل عضو کا مقابلہ بوقت حرکت دینے اور نیز بوقت ساکن رکھنے اسی عضو کے اسطرح پر نہ کرسکے کہ ثقل پر بخوبی غالب تحریک خواہ ثبات عضو بطور خواہش اور ارادے کے کردے بلکہ اسکا یہ حال ہو کہ کبھی تو قوت محرکہ غالب آئے اور وہ عضو اوپر خواہ نیچے کو جھکے اور کبھی جب غلبہ معاوق کا ہو وہ عضو جھکنے اور چھوٹنے سے باز رہے اسوقت رعشہ پیدا ہوگا یہ توضیح تعریف رعشہ کی اگرچہ اچھی نہین ہو مگر تفہیم عوام کیواسطے شاید کافی ہو **متن** رعشہ کی آفت قوت محرکہ مین ہوتی ہو جیسے خدر کی آفت قوت حاسہ مین ہوتی ہو اور سبب آفت کا مرض رعشہ مین کبھی نفس قوت مین ہوتا ہو اور کبھی آلہ تحریک مثل عصب وغیرہ کے اور کبھی قوت اور آلہ دونون مین ہوتا ہو اسلیے کہ قوت مین جب بوجہ کسی عرض کے ضعف پیدا ہو مثلا بوجہ خوف کے قوت ضعیف ہوجائے خواہ کوئی شے ہائل اور خوفناک کا وصول باعث اس مرض کا ہو جیسے

مقام بلند سے نیچے کی طرف دیکھنا خواہ کسی دیوار بلند پر چلنا خواہ بلند مرتبہ مثل حاکم جابر وغیرہ کے سامنے جاکر ہم کلام ہونا کہ اسکی حشمت اور ہیبت سے ہاتھ پاؤن تھرتھرانے لگین از ین قبیل اور امور جنسے روح مین مختلف طور کے حرکات پیدا ہون۔ جماع بھی چونکہ جب بکثرت واقع کیا جاے اور ان قوت پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر بروقت امتلا اور شکم سیری کے زیادہ وہن اور سستی پیدا کرتا ہے اسیوجہ سے باعث اس مرض کا ہوتا ہے آلہ حرکت کی وجہ سے جو سکتہ پیدا ہوتا ہے اسکا حدوث کبھی بوجہ استرخاے عصب کے ہوتا ہے کہ بعض قسم کا استرخا عصب مین پیدا ہو کر چونکہ اتنا شدید نہین ہوتا کہ فالج پیدا کرے۔ لہذا اسیقدر بے عنوانی پیدا ہوتی ہے کہ بروقت تحریک کے بخوبی گرفت اور ٹھہرانا عضو کا عصب سے نہین ہوسکتا جیسے بروقت استعمال شراب کثیر اور سکر متواتر کے خواہ بکثرت آب سرد کے پینے سے خواہ غیر وقت مین اسکا استعمال کرنے سے رعشہ پیدا ہوتا ہے۔ یا اعصاب مین سدے پیدا ہون اور سبب ان سدون کا امتلاے کثیر بوجہ اپنے اسباب معلومہ مثل تخمہ وغیرہ کے ہوتا ہے خواہ ترک ریاضت کرنے سے چونکہ نفوذ قوت کا جیسا چاہیے نہین ہوتا لہذا سدے پڑجاتے ہین اور جس مادہ سے سدے پڑتے ہین کبھی اُسی مجاری سے کسی قسم کا انفعال اور اثر پیدا ہوتا ہے کہ اس اثر کے پہونچنے سے مادہ مذکورہ کو مجاری مین حرکت بطور نفوذ کے پیدا ہوتی ہے اور نفوذ کو مانع ہوتا ہے لہذا رعشہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس مادہ کو کسی طرح کا انفعال نہین ہوتا اور کبھی آلہ حرکت اسقدر خشک ہوجاتا ہے کہ عطف اور پیچیدہ ہونے پر مطیع نہین رہتا اور بروقت استرسال اور جھوٹنے کسی عضو کے اگر اسے پلٹنا خواہ پھیرنا چاہین بوجہ خشک ہونے آلہ حرکت کے یہ فعل بخوبی پیدا نہین ہوتا بلکہ لرزش پیدا ہو کر رعشہ نمودار ہوتا ہے جو رعشہ بشرکت ضعف قوت اور آلات حرکت پیدا ہو اسکی وجہ یہ ہے کہ آلہ حرکت کو ایسا ضرر پہونچے کہ رفتہ رفتہ وہ ضرر قوت کو بھی پہونچ جاتا ہے۔ مثلاً اگر آلہ حرکت کو برد شدید خارج سے پہونچے خواہ لسع حیوان کا ضرر یا کسی خلط بارد کی اذیت پہونچے خواہ حرارت شدید جیسے احتراق سے حرارت کا ضرر پہونچے کہ ایسے مضار کا اثر آلہ حرکت سے گذرکر قوت محرکہ تک بھی آفت پہونچاتا ہے خواہ کوئی آفت مخصوصہ قوت کو جداگانہ ایسی پہونچے جو قوت سے مخصوص ہے اور عضو خاص کو آفت خاص علیحدہ پہونچے کہ ان دو آفت کے ضرر ساتھ ہی پیدا ہون اور رعشہ پیدا کرین۔ رعشہ کبھی جمیع اعضا مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی فقط دونون ہاتھون مین اور کبھی فقط سر مین عارض ہوتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ آفت کسی عضل کو پہونچتی ہے اور کسیکو نہین پہونچتی کبھی دونون ہاتھون مین رعشہ پیدا ہوتا ہے اور پاؤن مین نہین ہوتا اسکی وجہ یہ ہے کہ سبب رعشہ کا اصل نخاع مین نہین ہوتا بلکہ انھین شعبون مین نخاع کے جو بطرف دونون ہاتھ کے پہونچے ہین عصب سے انھین شعبون مین وجود اس سبب کا ہوتا ہے یا اسوجہ سے کہ اگرچہ سبب رعشہ کا اصل نخاع مین ہے مگر اسکا نقص بطرف اقرب مواضع کے بنسبت اصل نخاع کے ہوتا ہے۔ اور اقرب جوانب مین یہ مادہ مندفع ہوتا ہے اور طبیعت براہ تدبیر اسکا حفظ کرتی ہے کہ یہ مادہ نخاع تک پہونچنے پاے کہ اسکی نہایت اور اصل تک پہونچ جاے۔ اسیوجہ سے فقط ہاتھون مین رعشہ پیدا ہوتا ہے کبھی پاؤن مین رعشہ پیدا نہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ روح محرک چونکہ اسافل بدن مین قوی تر اور شدید تر ہے۔ کیونکہ حاجت ان اعضا کو اسیقدر قوی اور شدید روح کی ہے لہذا وہ روح ایسے اسباب رعشہ سے جو زیادہ قوت نہین رکھتے زیادہ منفعل نہین ہوتی۔ اور اگر آلہ حرکت کو اسیقدر انفعال ہوتا ہے تو قوت روح محرک اسپر غالب ہو کر دفع اس انفعال کا کردیتی ہے۔ اور ہاتھ مین چونکہ ایسی روح قوی نہین ہے لہذا منفعل زیادہ ہوتی ہے اور رعشہ پیدا ہوتا ہے۔ رعشہ یابس کے پیدا کرنیکا سبب اکثر یہی ہے کہ ایک قسم کی برودت روح اور عصب مین ضعف پیدا کرتی ہے خواہ کوئی رطوبت جو بحد افراط ہو اس سے ارخا پیدا ہو لیکن یہ ارخا حد فالج تک نہ پہونچے۔ بقراط نے کہا ہے کہ جس شخص کو حمیٰ محرقہ مین رعشہ عارض ہو وہ رعشہ بوجہ پیدا ہونے اختلاط ذہن کے خود بخود زائل ہوجاتا ہے اگر اسی زمانہ مین اختلاط ذہن پیدا ہو اور جالینوس نے اس قول کو پسند نہین کیا ہے حالانکہ ناپسند کرنیکی کوئی وجہ موجہ نہین ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ سب سے زیادہ دشوار رعشہ کی وہ قسم ہے جو بائین طرف سے جاڑہ مین شروع ہو اور مشائخ کا رعشہ کسی دوا سے زائل نہین ہوتا

علامات رعشہ کے بھی یہی علامات مذکورہ سابق ہین کہ وہ سب ظاہر ہین کچھ انکی توضیح کی ضرورت نہین **معالجات** رعشہ کے جمیع اقسام مین تفتیح سدون سے علاج کرنا چاہیے اور استرخا کو باطل کرنا۔ اور استفراغ مادہ کا جسطرح ممکن ہو اور تقویت عصب کی اور اسکی ترطیب بھی کرنی چاہیے اگر ترطیب کی حاجت ہو جو ارتعاش بوجہ ضعف مرض کے پیدا ہو تو ہمین تقویت عصب کی ضرورت ہے اور اگر بوجہ برودت ناگہانی کے خواہ کسی مشروب کے ضرر سے پیدا ہوا ہو اسوقت تسخین بذریعہ دوا کے پیدا کرنی چاہیے۔ اور غمز یعنے دبانا اور دلک یعنی مالش کرنا اور نفض یعنی پاشان کرنا مادہ کا جس جہت مین

ہوسکے بشرطیکہ واجب ہو یہ سب امور جسطرح قانون عام مین مذکور ہوے اسیطور پر کرنے چاہیین اور آب دریا خواہ میاہ حماتہ یعنے کبریت کے اثر کے پانی جیسے نطرونی اور زرنیخی اور قفری اور کبریتی اور آب دریا سے نہلانا بھی نافع ہو۔ اگر سبب رعشہ کا استعمال آب سرد کا ہو نطرون اور خردل سے تمسید کرنی چاہیے اور تمریخ روغن قسط کی بھی کرین۔ اور اگر بوجہ کثرت تشرب شراب کے یہ مرض پیدا ہو پہلے استفراغ کرین اور روغن قثاء الحمار وغیرہ اور جو چیز اسکے قریب ہین استعمال کرین اور ہمیشہ مالش روغن بارد جیسے سورہ کہتے ہین کرنی چاہیے اور روغن خند قوقی یعنے لسکھبرہ کو رعشہ کے علاج مین خاصیت عجیب ہو اسیطرح اگر لسکھبرہ تر و تازہ پیکر ضماد کرین۔ اگر سبب رعشہ کا اخلاط ایسے غلیظ ہون جو سرایت کر گئے ہین اور مجاری وغیرہ مین ڈوبے ہوے ہین اور انکے تشرب سے مرض مین رسوخ ہو گیا ہو چاہیے کہ پچھنے کا استعمال پہلے فقرہ پر فقرات گردن سے کرین اور ایسے آبزن مین بٹھائین جسمین روغن گرم اور شوربا ان حیوانات کا داخل ہو جو باب فالج مین خواہ تشنج اور کزاز مین مذکور ہو چکے۔ اور آخرکار جب ان تدابیر سے فائدہ نہو جندبیدستر شراب العسل کے ہمراہ پلائین کہ اسکے ساتھ ایارجات کبار کا بھی استعمال ہو اور یہ گولی جو سداب اور اسقولوقندریون سے مرکب ہو استعمال کرین اور دماغ ارنب یعنے خرگوش کے بھیجے کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہو کہ اسے بھونکر کھلانا چاہیے۔ مرتعش کو یہ بھی مفید ہو کہ شراب العسل کو ہمراہ ایسے جوشاندہ کے پیے جسمین خطمی اور برگ امونیون نصف اوقیہ جوش دیا ہو اسیطرح عصارہ غافث ہمراہ پانی کے پلائین اور بعینہ جو علاج استرخا کا ہو اسکا استعمال کرین۔ اگر رعشہ خاص سرین ہو اسکی دواے مجرب یہ ہو اسطوخودوس ایک درہم خواہ دو درہم تنہا خواہ معہ ایارج فیقرا کے گولی باندھکر خواہ شراب عسل مین گھولکر استعمال کرین جندبیدستر بھی انکے واسطے مجرب ہو کہ ایک درہم سے ڈیڑھ درہم تک ہر ایک عشرہ مین ایک مرتبہ استعمال کرین غذا ایسی چاہیے کہ سریع الہضم ہو اور شراب انکے حق مین مضر ہے اسیطرح آب سرد بھی مضر ہو۔ بہت اچھا او خیر انکے واسطے آب باران ہو اور اسیطرح ہر ایک مرض عصبی کیواسطے آب باران مفید ہو۔ اور کثرت غذاے غلیظ سے ان بیمارون کو ضرر پہونچتا ہو اور غذاے رطب اور فصد بھی انکو مضر ہو **فصل چھٹی بیان مین خدر کے** خدر کی لفظ طب کی کتابون مین مختلف طور پر استعمال کیجاتی ہو کبھی لفظ خدر کو بمعنی رعشہ کے بولتے ہین مگر ہم اور بھی اکثر لوگ لفظ خدر کو جب بولتے ہین اس سے مراد یہ ہوتی ہو کہ خدر وہ مرض ہو جسمین حس لمس کو آفت پہونچے یا اتنی آفت پہونچے کہ اس حس کا بطلان ہو جاے خواہ کم آفت ہو کہ نقصان قوت لمس مین پیدا کرے اور اسکے ہمراہ رعشہ ہوتا ہو اور اگر ضعیف ہو استرخا پیدا ہو گا اگر خدر کو استحکام ہو جاے اسلیے کہ قوت حس کے نفوذ سے باز نہین رہتی مگر اسکے ہمراہ حرکت بھی ممتنع ہو جاتی ہو چنانچہ اس حکم کو بار بار ہم ثابت کر چکے ہین۔ گو بعض اوقات مین خدر کا عروض بدون غیر حرکت کے بھی ہو اسکا سبب یہی ہوتا ہو کہ عصب حس و حرکت کے انفعال مین اختلاف ہو خدر کا سبب یا ضعف قوت ہوتا ہو جیسا حمیات قوی مین جو حادہ ہون اور نوبت خدر کی پہونچا دین جیسے جو شخص قریب غشی ہو خواہ نزدیک مانہ موت کے خدر عارض ہوتا ہو بوجہ ضعف قوت کے۔ یا سبب خدر کا آلہ حرکت مین پیدا ہوتا ہو کہ اسکا مزاج بوجہ برد شدید کے فاسد ہو جاے مثلاً کسی دوا کے پینے کیوجہ سے خواہ کسی حیوان کے کاٹنے سے جیسے وہ بچھو جو پانی مین رہتا ہو خواہ وہ مچھلی جسے رعادہ کہتے ہین اسکے چھونے سے پیدا ہوتا ہو اور اس مچھلی کو ارقا بھی کہتے ہین خواہ کسی دواے مخدر کے پینے سے جیسے افیون کہ اسکی وجہ سے اس روح مین غلظ پیدا ہوتا ہو جو آلہ قوت ہو خواہ اسی روح مین ضعف پیدا ہوتا ہو خواہ اسکا مزاج فاسد ہو جاتا ہو کسی حرارت شدیدہ کے پہونچنے سے جیسے کسیکو سانپ کاٹے خواہ حمام مین دیر تک ٹھہرے اور وہ حمام زیادہ گرم ہو خواہ حمیات محرقہ کی حرارت زیادہ روح کو پہونچے خواہ جوہر عصب مین غلظ پیدا ہو اور اسوجہ سے اچھی طرح نفوذ روح کا نہو سکے اور یہی وجہ ہو کہ پاؤن کے چھونے مین بہ قیاس ہاتھ کے چھونے کے ایکطرح کا خدر محسوس ہوتا ہو کہ پاؤن کے اعصاب غلیظ ہین خواہ سدہ غلیظ اخلاط کے واقع ہون خون غلیظ ہو یا بلغم یا سودا اور اس جہت سے خدر واقع ہو اور کبھی یہ بھی ممکن ہو کہ خلط صفراوی کیوجہ سے خدر پیدا ہو۔ خواہ سدے بوجہ تنگی اور انضغاط ورم کے پیدا ہون خواہ تنگی کسی خراج کیوجہ سے پیدا ہوئی ہو یا اور کسی قسم کی تنگی بوجہ بندش کے پیدا ہوئی ہو خواہ لپٹنے کیوجہ سے وضع مین عصب کے ایسی تنگی پیدا ہو کہ الٹ پلٹ جاے اور فشار مین واقع ہو خواہ کوئی وضع خاص موجب اس انضغاط کی ہو کہ اسکی وجہ سے مسالک روح کے بند ہو جائین۔ انسداد مسالک کے سبب سے جو خدر پیدا ہوتا ہو اکثر اسکا سبب خون کا نہ پہونچنا ہوتا ہو جب خون کی رسائی بوجہ تبدیل وضع ہو پھر فوراً زائل ہو جاتا ہو۔ اور پھر خون اپنے خاص مقام پر پہونچ جاتا ہو اور حس بدستور عود کر آتی ہو اور کبھی بوجہ خشکی کے مسالک بند ہو جاتے ہین

اسواسطے کہ کیفیت کا اجتماع اور انطباق پیدا ہوتا ہے اور باہم چسپیدہ ہو کر مانع نفوذ روح کے ہوتی ہے یہ قسم نہایت بد ہے کبھی سدہ بوجہ استرخا کے بھی عارض ہوتا ہے کہ وہ استرخا ایک رطوبت مزاجی سے اور ساذج سے پیدا ہوتا ہے جو بلا مادہ ہوتی ہے اور اس استرخا کے تابع انطباق مجاری بھی ہوتا ہے۔ اسباب خدر کے کبھی دماغ مین پیدا ہوتے ہین پھر اگر تمام دماغ مین یہ اسباب پیدا ہو جائین خدر بھی تمام جسم مین عارض ہوگا اور اسی دن قاتل ہے مہلت اسمین نہین ہوتی اور کبھی فقط نخاع مین سبب خدر کا پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی فقرہ سے اسکا شروع ہوتا ہے۔ اور کبھی کسی عصب کے شعبہ مین ابتدا ہوتی ہے جب خدر مزمن ہو جائے اور وہ خدر بارد ہو اور زمانہ اسکا طولانی ہو جائے استرخا پیدا ہوگا اور جو خدر غالب ہو منذر بسکتہ اور صرع اور تشنج ہوتا ہے خواہ منذر بہ کزاز ہوگا اسطرح کہ یہ امراض اس مریض کو آئندہ عارض ہونگے اور چہرہ کا خدر منذر بہ لقوہ ہوتا ہے اور اکثر ذات الریہ اور ذات الجنب اور سرسام بارد کے بعد خدر پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ کے اجزا مین قرطم کی شرکت سے عصب مین سخونت پیدا ہوتی ہے مراد یہ ہے کہ بعد تسخین عصب کے جو قرطم سے پیدا ہو گمان عروض خدر یابس کا ہے لہذا حقنہ مین قرطم کی شرکت جائز نہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت خدر مین لزوم ہو اور استفراغ سے بھی اسکا ازالہ نہو بلکہ بعد استفراغ کے دوار پیدا ہو پس وہ خدر منذر بہ سکتہ ہوتا ہے **علامات** وہی علامات جو مکرر مذکور ہو چکے خدر کے علامات ہین اور جو علامات رعشہ مین بیان ہوے یہان بھی انکا لحاظ کرنا چاہیے اور انھین سے استدلال اقسام خدر پر کرنا چاہیے اور خدر کی زیادتی و کمی انھین اسباب کی زیادتی اور کمی سے ہوتی ہے **معالجات** علاج بھی وہی ہے جو رعشہ کے معالجات مین مذکور ہوا ہان فرق اتنا ہے کہ اگر خدر بوجہ غلبہ خون کے ہو اور علامات اور دلائل غلبہ خون کے قائم ہون کہ امتلا رگونمین پیدا ہو اور اوداج مین انتفاخ بدن مین ثقل اور گرانی نیند کا غلبہ چہرہ پر سرخی اور آنکھونمین سرخی علی ہذا القیاس اور علامات غلبہ خون کے پھر اسوقت فصد کرنی مناسب ہے اور فصد بھی ایسی گہری اور پوری کھولی جائے کہ خون کی مقدار کثیر نکلے غالباً یہی تدبیر کافی اور وافی ہوگی اور ازالہ خدر ہو جائیگا خواہ اور تدابیر کے اصلاح کی بھی حاجت ہوگی اور غذا کی تخفیف کرنے سے بعد فصد کے زوال مرض ہو جائیگا اگر خدر کسی عضو مین بوجہ سبب سابق خواہ بادی یعنی غیر بدنی کے ظاہر ہو جیسے برودت خارجی مبدا مین عصب کے پہونچے جو اس عضو تک آیا ہے اسوقت فقط علاج محل خدر اور موضع خاص پر اکتفا نکرنا چاہیے بلکہ داغ بھی لگانا ضرور ہے اور اسیطرح علاج مبدا کا اسی عصب کے جو اس تک آیا ہے کرنا لازم ہے۔ خدر کا معالجہ بہت مفید یہ بھی ہے کہ اسی عضو کی ریاضت خاص کرین اور ہمیشہ اسے حرکت دیتے رہین

فصل ساتوین اختلاج کے بیان مین

اختلاج حرکت عضلاتی ہے یعنی عضل کی حرکت سے جو پھڑک جسم مین پیدا ہو کبھی عضلہ کے ہمراہ وہ جلد جو عضلہ سے ملی ہوئی ہے بھی متحرک ہوتی ہے اور پیدایش اس حرکت اختلاجی کی ایسی ریح سے ہوتی ہے جو غلیظ اور نفاخ ہوتی ہے۔ اس امر کی دلیل کہ ریح سے ہوتی ہے یہ ہے کہ بہت جلد اختلاج کا زوال ہو جاتا ہے اور سوائے ان ابدان کے جو بارد ہین خواہ اسباب بارد اور شراب اشیاء بارد سے اور کہین اسیطرح پیدا نہین ہوتی اور مسخنات کے استعمال سے اسمین تسکین پیدا ہوتی ہے اور ریح غلیظ سے اسکے پیدا ہونے پر دلیل یہ ہے کہ بدون تحریک عضو مختلج کے اسکا زوال نہین ہوتا اور متحلل ہوتی ہے اور اختلاج کی حرکت عضلاتی کبھی عصبی ہوتی ہے پر دلیل یہ ہے کہ جو چیز نرم زیادہ ہے جیسے جوہر دماغ اسمین احتقان ریح کا نہین ہوتا اسیطرح جو شے زیادہ سخت مثل ہڈی کے ہے اسمین بھی احتقان ریح کا ممکن نہین ہے بلکہ ریح کا احتقان اسی جگہ ہوگا جو درمیان نرمی اور سختی کے متوسط ہو اور عضل کا حال سختی اور نرمی مین یہی ہے جیسا تشریح مین ثابت ہو چکا۔ **اسباب** اختلاج کی قوت مبردہ اور مادہ رطب ہے اور کبھی اختلاج بوجہ بعض اعراض نفسانی کے بھی عارض ہوتا ہے خصوصاً فرح اور خوشی سے اور اسیطرح غم اور غضب وغیرہ سے اسلیے کہ حرکت سے روح کے مواد کی تحلیل بطرف ریاح کے ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر اختلاج تمام بدن مین عام ہو جائے منذر بسکتہ اور کزاز ہوگا۔ اور اگر اختلاج ہمیشہ مراق مین رہے مالیخولیا اور صرع کا منذر ہے اور اگر چہرہ پر اختلاج ہمیشہ رہے لقوہ کا منذر ہے اور شراسیف کے نیچے کا اختلاج جو ورم حجاب پر دلیل ہوگا اسلیے کہ وہان کا اختلاج اسی ورم کے توابع سے ہے **معالجات** کمادات مسخنہ سے تکمید کرین اگر اس سے زائل ہو جائے فبہا ورنہ ادہان محللہ کا استعمال کرین مگر ضعیف القوۃ سے شروع کرین اور رفتہ رفتہ قوت ادہان کی بڑھائین جب اس سے بھی فائدہ نہو مسہل کا استعمال کرین اور بعد فراغ کے مسہل سے ہمیشہ تمریخ عضو مختلج کے ادویہ مسخنہ سے کرتے رہین جند بیدستر ہمراہ زنبق کے اختلاج کیواسطے عجیب النفع ہے اور پانی برف کا اور

مگر تشیر خواہ جو چیز کہ اسمین نفخ اور تبرید ہو استعمال نکرنا چاہیے۔ اور علاج اختلاج کا قریب بہ علاج رعشہ اور خدر وغیرہ کے ہی اب امراض سر کے ذکر سے ہم فارغ ہوکر ختم کلام کرتے ہین اور فقط امراض حسیہ اور امراض حرکت خواہ امراض وضع جو اعضاے راس کے ہین انھین پر اقتصار کیا گیا اور ام اور تفرق اتصال وغیرہ کا بیان کتاب چہارم مین انشاء اللہ تعالے کیا جائے گا۔

فن سوم آنکھ کی تشریح اور اسکے احوال اور امراض کے بیان مین

اور اسمین چار مقالہ ہین **مقالہ پہلا** اسمین چند فصلین ہین **فصل اول تشریح مین آنکھ کی** قوت ابصار کی اور مادہ روح باصرہ کا آنکھ تک پہونچنا ان دونون عصب کے ذریعہ سے جو مجوف ہین اور انکا ذکر باب تشریح مین بخوبی ہو چکا کہ انمین تقاطع صلیبی واقع ہوا ہی اور جب عصبیہ اور جھلیان جو اسکے ہمراہ ہین بطرف اسفل منحدر ہوتی ہین ہر ایک طرف اور سرا ان دونون کا وسیع ہو جاتا ہی۔ اور اسمین بذریعہ رطوبت کے امتلا پیدا ہوتا ہی اور اتساع یعنی پھیلنا اطراف ان دونون کا اس شکل پر ہوتا ہی کہ جو رطوبت حدقہ مین ہی اسپر محیط ہوتے ہین یہ رطوبت جو حدقہ مین ہی اسکے بیچ کے حصہ کو رطوبت جلیدیہ کہتے ہین اور جلیدیہ ایک رطوبت صاف کو کہتے ہین جو شکل برد یعنے اولے کی ہی اور شکل جلیدیہ کی مستدیر یعنی گول ہی اور اسکی تفرطح یعنی پھیل کر گسترده ہونے سے آگے کی جانب مستدیر ہونے مین کمی ہوگی اور جو پھیلی ہی یعنے بطرف قدام کے اسکی منفعت یہ ہی کہ جس چیز کی شبح خواہ صورت اسمین منطبع ہو اسکی مقدار وافر ہو جاے۔ اور چھوٹی چھوٹی چیزین جو دیکھی جاتی ہین انکی شبح کی مقدار بڑی اسمین منقش ہو جب یہ رطوبت بطرف قدام کے پھیل گئی پھر اسکی مقدار استدارت کی بطرف اندرون پیچھے کم ہوگی اور اندر کی طرف تھوڑی سی دقیق اور باریک ہوگی اسکا فائدہ یہ ہی کہ جو اجسام مرئیہ بذریعہ اشباح اس سے ملاقی ہوتے ہین اور انمین سے عرض اور وسعت بوجہ دقت یعنی باریکی مین سے پیدا ہوتا ہی اس سے انطباق اس رطوبت کا بخوبی ہو اور وجہ استعراض اور دقت ان اجسام کے یہی ہی تاکہ بخوبی انطباق اسپر ہو جاے ورنہ اسمین سمانے کی گنجائش نہ پاتے۔ رطوبت جلیدیہ جو بیچ آنکھ کے مین رکھی گئی ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ اس مقام سے بہتر کوئی اور جاے محفوظ سی نازک اور بکار آمد چیز کیواسطے نہ تھی اس رطوبت جلیدیہ کے پیچھے ایک رطوبت اور مخلوق ہوئی ہی دماغ سے واسطے تغذیہ رطوبت جلیدیہ کے کیواسطے کہ خون اور رطوبت جلیدیہ مین چونکہ تفاوت اور اختلاف جوہری ہی لہذا خون سے اسکی غذا نہین ہو سکتی اور یہ رطوبت بنام زجاجی موسوم ہوئی اسکا نام زجاجی یعنے آبگینہ گداختہ کے ہی قوام مین اور رنگ مین بھی شیشہ کے مشابہ ہی یعنی صاف اور مائل بادنے حمرت ہی صفائی کی ضرورت یہی کہ اس رطوبت سے غذا ایک شے صاف یعنی جلیدیہ کی ملتی ہی اور سرخی انکے جو باقی ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ جوہر خون سے پیدا ہوئی اور دفعۃً جوہر اسکا استحالہ ایسا نہین ہوا ہی کہ جسکی غذا یہ ہوتی ہی اسکے جوہر سے جمیع اعراض اور کیفیات مین ہمرنگ اور مشابہ ہو جاے اور یہ رطوبت زجاجی رطوبت جلیدیہ کے پیچھے اسواسطے رکھی گئی کہ اس رطوبت کو دماغ نے بتوسط شبکے کے جسکا ذکر آگے آتا ہی بھیجا ہی لہذا واجب ہی کہ بطرف دماغ اور اسکی جانب مین رہے رطوبت زجاجی اوپر نصف موخر رطوبت جلیدیہ کے محیط ہی اس بڑے دائرہ کو جو بمنزلہ منطقہ کے ہی ایک کرہ مین ہوتا ہی اور اس سے بڑا کوئی دائرہ نہین مترجم کہتا ہی یعنی اوپر مرکز کے ہو یہانتک کہ رطوبت جلیدیہ آگے کیطرف پھیلی ہی اور پیچھے کیطرف سمٹی ہوئی ہی پس مجموع شکل اسکی کروی تام الاستدارہ نہوگی اور اسی شکل کا اعظم دوائر یعنے منطقہ ضرور نہین ہی کہ ٹھیک نصف اور وسط حقیقی پر ہو بلکہ جیسا کہ ڈوسیوس نے کتاب الاکر مین ثابت کیا ہی کہ بقدر خروج شکل مستدیرہ کے کرویت سے اعظم دوائر کا الگ ہونا نصف صحیح سے ہوتا ہی اسیطرح بیان بھی احتواء رطوبت زجاجی کا کرہ جلیدیہ کے اعظم دوائر پر نصف سے الگ ہوگا اور اسیواسطے عبارت شیخ مین یہ لفظ واقع ہی کہ نصف موخر مین جو بڑا دائرہ ہی اسپر واقع ہی اور یہ نہ کہا کہ رطوبت جلیدیہ کے نصف پر جو بڑا دائرہ ہی اسپر محیط ہو **متن** رطوبت جلیدیہ سے آگے ایک اور رطوبت واقع ہی کہ اسے بیضیہ کہتے ہین اسلیئے کہ وہ مشابہ سپیدی بیضہ کے ہی یہ رطوبت بیضیہ گویا رطوبت جلیدیہ کی فضلہ ہی اور صاف چیز کا فضلہ بھی صاف ہی ہوتا ہی رطوبت بیضیہ کی جگہ آگے رطوبت جلیدیہ کے منسوب دو سبب کیطرف ہی ایک سبب متقدم اور سابق جسے علت فاعلی کہتے ہین دوسرا سبب تمامی جسے علت غائی کہتے ہین سبب فاعلی یہ ہی کہ ہر ایک غذا کا فضلہ جہت مین بجانب مقابل اس غذا کے رہنا چاہیے اور چونکہ غذا جلیدیہ کی رطوبت زجاجی اوپر جلیدیہ کے ہے پس فضلہ اسکا یعنی رطوبت بیضیہ جلیدیہ سے نیچے ضرور رہیگا اور سبب تمامی یعنی علت غائی اس رطوبت کے آگے جلیدیہ کے رہنے کی یہ ہی تاکہ اثر نمو کا بتدریج رطوبت جلیدیہ تک پہونچے اور رطوبت بیضیہ بمنزلہ سپر محافظ کے جلیدیہ کیواسطے رہے۔ پھر چونکہ جو عصبہ حامل رطوبت ہی اسکا کنارہ دونون رطوبت زجاجی و جلیدیہ کو

اس مقام تک محتوی اور شامل ہی جہان سے رطوبت بیضیہ کی ابتدا اور جلیدیہ کی انتہا ہی اور یہی مقام اکلیل کا ہی اور اس عصبہ کا کنارہ بطرح محتوی اس رطوبت کا ہی
جیسے شبکہ کے اندر صید سما جاتا ہی اسیواسطے اس کنارہ کو شبکیہ کہتے ہین اور اسی عصبہ کے کنارہ سے ایک شے مثل نسیج عنکبوت کے اوگتی ہی کہ اس نسیج عنکبوتی سے ایک پردہ
باریک لطیف ایسا اگتا ہی جسکے ہمراہ چند ڈورے بھی نفوذ کرتے ہین جنکا خروج اُس جزو سے ہوتا ہی جو مشیمی نام رکھتا ہی اور آیندہ اسکا بیان ہم کرینگے اور یہ صفاق
لطیف درمیان رطوبت جلیدیہ اور بیضیہ کے حاجز اور مانع مقرر کیا گیا تاکہ درمیان لطیف اور کثیف یعنے جلیدیہ اور بیضیہ کے مانع رہے اور تاکہ اسکی یعنے
جلیدیہ کی غذا آگے کی جانب سے شبکی اور مشیمی مین نفوذ کرتی ہوئی آیا کرے یہ صفاق رقیق اور مثل نسیج عنکبوت کے اس غرض سے مخلوق ہوا کہ اگر کثیف ہوتا
اور جالدار نہ ہوتا اور با ہمہ منہ پر جلیدیہ کے قائم رہتا کچھ عجب نہ تھا کہ جو ضو اور روشنی رطوبت بیضیہ سے اسکی طرف آتی اسکا حاجب اور مانع ہوتا پس جھلی یعنے
صفاق مذکور کے کنارہ سے بعد ازان کہ ممتلی ہوجاے اپنے مادہ خلقت سے چند عروق ایسے ہین جیسے مشیمہ کی شکل ہی اور کنارہ مذکور سے ان عروق کا پیدا
ہونا اسواسطے تجویز کیا گیا کہ درحقیقت منفذ غذا کا وہی ہی اور اسکے جمیع اجزا کو ضرور نہین ہی کہ منفعت غذائی پر آمادہ اور مہیا کیے جائین بلکہ وہ جزو موخر
جسکو ہم کنارہ اور طرف کہتے ہین اور جہان سے یہ عروق بطور مشیمہ کے منتسج ہوے ہین قابل اس منفعت کے تھا اور اسکا نام مشیمی رکھا گیا اور اس کنارہ سے جھلی
آگے کیطرف جو کچھ بمقدار صفاق کی متجاوز ہوئی ہی وہ کسیقدر ثخین اور گندہ مائل بغلاظت ہی اور اسکا رنگ آسمان گونی درمیان سپیدی اور سیاہی کے بنایا گیا تاکہ
بصر کو جمع کرے اور تعدیل ضو کی بوجہ نیلگون ہونیکے اسطرح پر کرے جیسے ہماری آنکھ بند کرنے سے ایک قسم کی ظلمت پیدا ہو کر وہ فعل کرتی ہی یعنے جسوقت ہماری
بصارت مین کلال اور خیرگی بوجہ زیادتی ضو خواہ کسی اور وجہ سے پیدا ہوتی ہی اور اسکے رفع کرنیکی تدبیر ہم یہی کرتے ہین کہ آنکھین بند کرکے پناہ اور ملجا بطرف ظلمت کے
ڈھونڈھتے ہین تاکہ ظلمت اور ضو سے جو ترکیب حاصل ہو اور اس ترکیب سے بھی آسمانی رنگ سے مشابہت ہوجاتی ہی اور ہماری آنکھ اور بصارت کی حفاظت اور
رفع کلال مین پوری مدد ملتی ہی اسیطرح یہ صفاق غلیظ ہر وقت ہمارے بصر کو ایسی ہی آرام دہی باذن خالق حکیم تعالی شانہ وجل برہانہ کے کیا کرتی ہی بوجہ اپنے
رنگ کے جو آسمانی مخلوق ہوا ہی دوسرا فائدہ اس صفاق گندہ کا یہ ہی کہ بیچ مین ان رطوبات اور قرنی کے جو زیادہ سخت ہے حائل ہو اور مثل متوسط عدل کے
نرم اور سخت کے اتصال کو درست کرے کہ ایک کو دوسرے کا گزند نہ پہونچنے پاے اور تیسرا فائدہ اسکا یہ ہی کہ قرنیہ کی غذا اس چیز سے دیا کرے جو مشیمہ سے اس تک
پہونچتی ہی اُسپر صفاق ثخین کا احاطہ آگے کیطرف تمام وکمال نہین ہوا ہی بلکہ اسکے آگے ایک فرجہ اور سوراخ کے طور پر چھوڑا گیا ہی فائدہ اسکا یہ ہی کہ اشباح اور
صور کے پہونچنے کو مانع نہو یعنی اگر پورا احاطہ اسکا ہوتا بوجہ ثخن اور ظلمت رنگ کے رسائی اشباح مین رخنہ عظیم واقع ہوتا وہ ثقبہ اور سوراخ جو اس صفاق
غلیظ مین چھوٹ رہا ہی اسکی صورت ایسی ہی جیسے انگور کی بھٹنی توڑنے کے بعد ایک گڑھا سا وسط مین انگور کے پڑجاتا ہی اسی سوراخ کی راہ سے اشباح کا گذر
ہوتا ہی اور یہی سوراخ ہی کہ جب بند ہوجاتا ہی بصارت کو مانع ہوتا ہی اور اسی صفاق گندہ کو طبقہ عنبیہ کہتے ہین اسی مشابہت سے جو ابھی مذکور ہوئی
اس طبقہ عنبیہ کے اندر جہان کہ یہ ملاقی رطوبت جلیدیہ؎ سے ہی چند ریشہ پیدا ہوے ہین تاکہ مشابہ جسم نرم اور متخلخل کے ہوجاے اور اسکے ملنے کی اذیت رطوبت بیضیہ؎
مذکورہ سے بہت کم پہونچے اس طبقہ عنبیہ کے سب سے زیادہ سخت وہی اجزا ہین آگے کیطرف جہان پر اس سے ملاقات طبقہ قرنیہ سے ہوئی ہی جو خود بھی
بہت سخت ہی **ایضاً** جس مقام پر عنبیہ مین ثقبہ پیدا ہوا ہی وہ مقام بھی سخت اور صلب ہے اور اس ثقبہ مین رطوبت اور روح بھری ہوئی ہی رطوبت
سے ممتلی ہونے کا فائدہ اوپر مذکور ہوچکا اور روح بھرنے کا ثبوت یہ ہی کہ بروقت قرب موت کے لاغر اور چسپیدہ ہونا اس مقام کا جو موازی ثقبہ
مذکورہ کے ہی واضح دلیل وجود روح پر ہی دوسرا حجاب یعنے پردہ بہت ہی تنگ اور سخت ہی تاکہ ضبط اجسام محویہ کا بخوبی کرسکے اور اسکی سطح موخر تنگ
اور دقیق ہی اور سخت ہی اور جزو مقدم اس پردہ کا جمیع حدقہ چشم پر محیط ہی اور شفاف اسقدر ہی کہ مانع ابصار نہین ہوتا ہی اسی جہت سے اسکا رنگ مثل اس
قرن سینگ کے ہی جو بوجہ تراشنے اور چھیلنے کے رقیق اور پتلا ہوجاے اور اسی سبب سے اسکا نام قرنیہ رکھا گیا سب سے زیادہ ضعیف اسکا وہ جزو ہے جو
آگے کیطرف متصل ہی یعنی بیرون چشم کیطرف طبقہ قرنیہ درحقیقت گویا مرکب چند طبقات باریک سے ہی جنکا شمار چار طبقات سے کیا جاتا ہی ہر ایک ان
چارون مین بمنزلہ ایک چھلکے کے ہی اسطرح پر اسکی ترکیب ہوئی ہی کہ قرنیہ جو واحد بالترکیب ہوا ہی انہین قشور کے اجتماع سے اگر ایک قشر ان چارون مین جدا ہو کر گر پڑے

تمام طبقہ قرنیہ پر آفت نہ پہونچے بعض اطبانے قرنیہ میں چار طبقوں کی جگہ تین ہی طبقے شمار کیے ہین انکا قول یہ ہو کہ قرنیہ مرکب تین طبقات سے ہو نہیں طبقات سے قرنیہ کے ایک وہ بھی ہو جو محاذی ثقبۂ مذکورہ کے ہو اسلیے کہ وہ مقام مستور رکھنے اور بچانے کیطرف زیادہ تر محتاج ہو۔ تیسرا حجاب خواہ طبقہ جسکو ملتحمہ کہتے ہین اسکی کیفیت یہ ہو کہ عضل حرکت مقلہ یعنے آنکھ کے ڈھیلے سے مختلط ہو سب کو ہم نے باب تشریح مین بخوبی بیان کیا ہو۔ مژہ کی خلقت سے یہ غرض ہے کہ آنکھوں میں اوڑکے جو چیز پہونچے اور گرد نہ پہونچاے اُسے منع کرین خواہ سے جو چیز اوتر کے آنکھ کین ایذا پہونچاے اسے روکین اور جب بند کیجائین خواہ جھپکا کرین بوجہ پیدا ہونے تاریکی کے اندر آنکھونکی تعدیل غذوای کی بسبب اس تاریکی کے ہوا کرے اسلیے کہ سیاہی کا خاصہ ہو کہ نور کو جمع کر دیتی ہو۔ مژہ کا مغرس یعنی مقام اسکی روئیدگی کا ایک جھلی جو مشابہ غضروف کے ہو مقرر کیگئی تاکہ انکا کھڑا ہونا اور سیدھا ہونا اچھی طرحسے درست رہے اور بوجہ ضعف اور بطالت ہونے جڑکے ڈھیلی ہو کر گر نہ پڑین جیسا ہر ایک چیز کے گاڑنے میں یہی قاعدہ ہو کہ جبتک وہ مغاک جو گاڑنے کیواسطے کھودا جاتا ہو مستحکم نہو سیدھی کھڑی نہین رہتی اور اسی غشاء غضروفی کا دوسرا فائدہ یہ ہو کہ جو عضلہ کہ اس سے آنکھونکا کھولنا متعلق ہو اور اسی جھلی پر اسکا تکیہ اور مستند ہو جب یہ غشاء غضروفی استواری مین مثل استخوان کے ہوئی بوجہ استواری تحریک چشم پر اُس عضلہ کو بخوبی اقتدار حاصل ہوتا ہو۔ پلکون کے اجزا مین پہلے تو جلد ہو اسکے بعد ایک پرت جھلی کی اُسکے بعد وہ چربی جو درمیان دونون پرت کے واقع ہو اسکے بعد عضلہ جفن اسکے بعد دوسری پرت جھلی کی اور یہ اوپر والی پرت ہو اور نیچے کی پرت کا انعقاد اور بستگی اجزاے عضلہ سے ہوئی ہو اور جس مقام کی شق مین خطر ہو وہی ہے جو متصل جانب فوق سے نزدیک مبدا عضلہ کے ہو

فصل دوسری بیان مین شناخت احوال اور امزجۂ چشم کے اور بیان عام امراض چشم کا

آنکھ کا مزاج بذریعہ لمس کے اور حرکت کے بھی پہچانا جاتا ہو۔ اور آنکھ کی رگون سے اور انکے رنگ سے اور شکل اور مقدار اور فعل خاص سے اور جو کچھ آنکھ سے بہ کر نکلے اس سے بھی شناخت ہو سکتی ہو۔ اور جن چیزون سے آنکھ کو انفعال ہوتا ہو اور اثر پہونچتا ہو وہ بھی ذریعہ شناخت احوال اور مزاج آنکھ کی ہوتی ہین لمس کے ذریعہ سے شناخت یہ ہو کہ بروقت لمس کے آنکھ مین گرمی خواہ سردی خواہ صلابت مس کی یا نرمی رطوبت کی محسوس ہو۔ اور حرکت کے ذریعہ سے شناخت یہ ہو کہ اگر یہ سب کی حرکت ہو حرارت خواہ یبوست پر دلالت کرے گی اور ان دونون مین تفرقہ بذریعہ لمس کے ہو جائیگا۔ اور اگر حرکت ثقیل ہو اور آنکھین بوجھل رہین برودت اور رطوبت پر دلیل ہے رگون سے آنکھ کی شناخت اسطرح کرنی چاہیے کہ اگر موٹی اور چوڑی ہون حرارت مزاج چشم پر دلیل ہونگی اور اگر باریک اور بے سبب ہون برودت مزاج پر دلالت کرینگی پھر اگر خالی ہون یبوست مزاج پر دلالت ہوگی اور اگر رگونمین امتلا ہو کثرت مادہ اور رطوبت مزاج پر آگاہی دینگی۔ آنکھون کے رنگ سے شناخت اسطرح پر ہوتی ہو کہ ہر ایک رنگ خلط غالب پر دلیل ہوتا ہو کہ دموی پر سرخ اور صفراوی پر زرد اور بلغمی پر رصاصی اور سوداوی پر کمد یعنی تیرہ شکل سے آنکھونکے مزاج کی شناخت یہ ہو کہ آنکھونکی شکل اچھی ہوتی بہ نسبت ہر بلد کے انکی قوت خلقت پر دلیل ہو۔ اور بدشکل کو دلالت ضعف خلقت پر ہو۔ چھوٹا بڑا ہونا آنکھ کا دلیل خوبی اور زبونی پر اسطرح ہو جیسا سر کی بزرگی اور کوچکی بیان ہوئی خاص افعال آنکھ کی دلالت احوال چشم پر یہ ہو کہ اگر باریک اشیا کو دور اور نزدیک سے یکسان اور بہ نسبت مشابہ مقدار واجب پر دیکھین (اور جو مقدار بذریعہ علم مناظر کے ہر ایک مبصر کیواسطے مقادیر مبصرہ کی بنظر اختلاف حجم اور مسافت کے ثابت ہو چکی اور جو زاویہ رویت مقتضی کسی مقدار معین مثلاً ثلث اور ربع اور خمس وغیرہ کے دیکھنے کا ہو انمین کی بیشی حسابی واقع نہو اور جس مقام سے زاویہ رویت قائم پیدا ہو وہانسے پوری شکل اور جہانسے منفرجہ خواہ حادہ بنے بڑی اور چھوٹی بمقدار بزرگی اور کوچکی زاویہ کے نظر آے) اور باہمہ جو چیزین مبصرات مین سے قوی ہون انکے دیکھنے سے آنکھونکو ایذا نہ پہونچے اور نہ انکی طرف دیکھنے سے کوئی ایسا اثر جو مخالف الوان اور اشکال مبصرات مذکورہ کے ہو آنکھونمین پیدا ہو بس ان جمیع صورتونمین مزاج آنکھونکا قوی ہوگا۔ اور اگر بخلاف امور بالا کے ابصار مین ضعف اور نا متناسب ہون اور مبصرات قوی سے اذیت پائین آنکھون کا مزاج یا خلقت فساد سے خالی نہین ہو پھر اس فساد مین بھی اختلاف ہو مثلاً اگر قریب کی چیز کیسی ہی باریک کیون نہو اُسکے دیکھنے سے قصور نہو اور دور کی چیز بخوبی نظر نہ آوے اور نگاہ قاصر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ صاف ہو اور تھوڑی ہو۔ اور اطبا گمان کرتے ہین کہ اسقدر مادہ روح باصرہ کا نہین ہو کہ اسکا انتشار مسافت بعید تک ہو سکے بوجہ رقیق ہونے مادہ کے اور مراد خروج اور انتشار سے اطبا کی یہ ہو کہ اسقدر روح باصرہ نہین کہ بذریعہ خطوط شعاعی کے

مقام مبصر تک منتشر ہوا اور یہی شعاع منجملہ روح باصرہ کے یہ لوگ اعتقاد کرتے ہین کہ وہی روح آنکھ سے خارج ہو کر بشکل مخروط بن جاتی ہی اور قاعدہ اسی مخروط کا مماس سے مبصر کے ہوتا ہی اگر دور کی چیز دیکھنے سے آنکھ قاصر ہو لیکن باریک چیز کو قریب سے نہ دیکھ سکے اور جب اسی باریک شے کو ایک مسافت معین اور دوری محدود پر لیجائین بخوبی نظر آئے معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ مین کثرت ہی اور باوجود کثرت کے کدورت بھی ہی کہ صاف اور لطیف نہین ہی بلکہ رطوبت کی زیادتی ہی اور مزاج بھی آنکھ کا رطب ہی ایسی حالت مین اجتماع نہین ہوتے ہین کہ اس روح مکدر رقت اور صفائی ایسی جو قابلیت ابصار کی رکھے بدون طے کرنے مسافت بعیدہ کے پیدا نہین ہوتی اور جب شعاع کو پوری حرکت مسافت بعید تک ہوتی ہی روح باصرہ رقیق اور صاف، کدورت سے ملنع ہو کر ذریعہ ابصار ہوتی اور اگر نزدیک اور دور ہر ایک مسافت کے اشیا کے دیکھنے مین کوتاہی ہو روح باصرہ مین بھی کمی ہوگی اور کدورت بھی. آنکھون سے جو چیزین بطور سیلان کے برآمد ہوتی ہون خواہ نہوتی ہون اس سے شناخت یہ ہی اگر آنکھ ہمیشہ خشک ہے اور کیچڑ نہ نکلے اسکا مزاج یابس ہی اور اگر بافراط کیچڑ نکلا کرے مزاج اسکا مرطوب ہے انفعالات کا حال یہ ہی کہ اگر آنکھونکو حرارت سے ایذا پہونچے اور برودت سے آرام ملے اسکو سوء مزاج حار لاحق ہی اور اگر اذیت اور آرام اسکے خلاف ہو سوء مزاج بارد ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ درمیانی حالت ان سب حالات مین معتدل ہی سوائے اُس صورت کے کہ جودت ابصار ہو اور بخوبی ہر شے کو دیکھے کہ اگرچہ افراط کی جانب ہی مگر دلالت اعتدال پر کریگی. آنکھون مین جمیع اقسام کے امراض پیدا ہوتے ہین مادی بھی اور ساذج اور امراض آلیہ امراض شرکی آنکھ کیواسطے ان احوال مین جو بنظر تربیت کھولنے اور بند رکھنے اور دیکھنے کے عارض ہوتے ہین خواہ منفرد ہو کے لاحق ہوتے ہین چند احکام خاص ہین کہ انھین امراض حادہ سے زیادہ تعلق ہی ان احکام کو انھین مقامات مین ملاحظہ کرنا چاہیے جہان امراض حادہ کا ذکر کیا گیا ہی امراض چشم کے خاص بھی ہوتے ہین اور بشرکت بھی ہوتے ہین اور امراض شرکی آنکھ مین اکثر بشرکت دماغ کے پیدا ہوتے ہین بسطرح سر اور حجابہاے سر داخلی اور خارجی کی شرکت سے ایضاً شرکت معدہ بھی پیدا ہوتے ہین اور جو مرض آنکھ مین بشرکت حجاب خارج کے پیدا ہو وہ معلوم ہی بہ نسبت اُس مرض کے جو بشرکت حجاب اندرونی دماغ کے عارض ہو

فصل تیسری احوال چشم کے بیان مین اگر کوئی مرض آنکھون مین بشرکت دماغ کے پیدا ہو اسکی علامت یہی ہی کہ دماغ مین کوئی نہ کوئی آفت منجملہ آفات مذکورہ ابواب امراض دماغیہ کے ہو اگر بواسطہ مرض چشم کا باطنی حجابون مین سے کوئی حجاب ہی درد اور الم کی زیادتی آنکھ کے اندر خواہ اسکے ڈھیلے سے شروع ہوگی پھر مین بھی اگر مادہ حار کے سبب سے یہ مرض اٹھ کھڑا ہوا ہی ناک مین کھجلی اور چھینک کی آمد پیدا ہوگی. اور اگر یہ مادہ بارد ہوگا رطوبات سر کی آمد زیادہ ہوگی اور اکثر ایسی مشارکت امراض چشم کو حجاب داخلی سے بوجہ سوء مزاج مفرد کے ہوتی ہی. اور اگر بوجہ مشارکت خارجی حجابون کے مرض آنکھ مین پیدا ہو اور مادہ کی توجہ اور اسکی آمد انھین حجابون سے ہوتی ہی ایک ممدد ایسا محسوس ہوگا کہ جبہہ اور عرق خارجی سر سے شروع ہوگا اور ظہور ضرر کا متصل پلکون کے زیادہ ہوگا اور اگر بشرکت معدہ کے آنکھون مین کوئی مرض پیدا ہو جو علامات باب معدہ مین مذکور ہونگے کہ انکی دلالت مشارکت معدہ کے دماغ پر دلالت ہے اور آنکھون مین خیالات کا عروض اگر بسبب معدہ کے ہوگا حالت گرسنگی مین ان خیالات کی قلت اور بروقت امتلا کے زیادتی ہوگی جو مرض مادی خاص آنکھون مین بلا شرکت پیدا ہو اسکی شناخت یہ ہی کہ دموی مادہ کا مرض اُسپر گرانی چشم اور سرخی اور آنسو اور آنکھون کا پھولا رہنا اور رگون کا پر ہونا اور پپوٹون کی چمک اور سپیدہ ہونا پلکون کا کیچڑ کیوجہ سے اور زیادہ کیچڑ کا نکلنا اور لمس کا گرم ہونا دلالت کریگا خصوصاً اس مرض کے ہمراہ علامات سر کے دموی ہونے کی بھی موجود ہون اور اگر یہ مادہ بلغمی ہووے اسپر دلیل یہ ہی کہ ثقل زیادہ اور شدید ہوگا اور سرخی خفیف یعنی گلابی رنگ کہ اسکے ہمراہ کسیقدر رمص اور چپچپاہٹ کی اور ورم چشم اور تہیج اور قلت آنسوؤن کی بھی ہوگی صفراوی مادہ پر آنکھونمین خلش اور التہاب اور سرخی زردی لیے ہوئے جو مشابہ سرخی مادہ دموی کے نہو اور آنسو کا رقیق ہونا اور تیز باحدت ہونا اور پلکونمین چپچپاہٹ کم ہونی دلالت کرتی ہی آنکھ کے مزاج ساذج بلا مادہ پر گرانی چشم مین نہونی اور باوجود بیداری کے خشکی رہنی اور دیگر دلائل مذکورہ بالا نیز جو فصل دوسری مین مذکور ہوے دلالت کرتے ہین امراض آلیہ یعنی مرکبہ خواہ امراض مشترک جو آنکھ مین پیدا ہوتے ہین انکا بیان ہر ایک فصل مین جداگانہ کیا جاتا ہی

فصل چوتھی بیان مین قواعد کلیہ معالجہ چشم کے ہر ایک مرض آنکھ کا علاج بمقابلہ اسی مرض کے بالضد کرنا چاہیے اور چونکہ جمیع امراض چشم کے منحصر تین قسم مین ہین مادی اور ساذج اور امراض تفرق اتصال پس علاج کی تین قسمین

ہونگی امراض مادی کا علاج استفراغ مادہ سے ہوتا ہے اور یہی طریقہ مین تدبیر اورام بھی داخل ہے اور مرض ساذج مین تبدیل کیجاتی ہے اور تفرق اتصال مین اصلاح ہیئت اور درستی شکل کی کرنی چاہیے جسطرح بحفوظ خواہ اندمال اور التحام کی ضرورت ہوئی ہے استفراغ مادہ چشم کا کبھی اسطرح پر ہوتا ہے کہ اس طرف سے مادہ کو پھیر کر دوسری طرف لیجاتے ہین۔ اور کبھی تجلیب کی ضرورت ہوتی ہے صرف مادہ کا اسمین پہلے تنقیہ عام کی ضرورت ہوگی اگر تمام بدن ممتلی ہو اسکے بعد تنقیہ خاص دماغ کا انھین ادویہ خاص سے جو منقی دماغ ہین اور جنھین اوپر کے مباحث مین مفصلاً بیان کر چکے ہین اسکے بعد باقیماندہ کو آنکھ سے بطرف ناک کے اور قریب کی رگونکے جیسے دونون رگ ماقین کی نقل کرتے ہین تجلیب کی صورت یہ ہے کہ مادہ آنسوؤنکے ذریعہ سے استعمال ادویہ مدمعہ کرکے نکال ڈالتے ہین تبدیل مزاج بروقت سوء مزاج ساذج کے خاص ادویہ سے کرتے ہین اور تفرق اتصال جو آنکھونمین ہو اسکا ازالہ ایسی دواؤن سے جنمین تجفیف زیادہ نہو اور لذع اسیقدر پیدا نکرینگی اور ان ادویہ پر عنقریب ناظر کتاب ہذا کو اطلاع ہو جائیگی جب مد کا علاج بیان کرینگے خواہ اور امراض خاص آنکھونکے بتفصیل ذکر ہونگے مطاوی کلام مین ان ادویہ کا ذکر کیا جائیگا۔ ایک قاعدہ ضروری یہ بھی ملحوظ رہے کہ آنکھ کے جمیع امراض مادی مین تقلیل غذا اور استعمال ایسی غذا کا جو خلط محمود پیدا کرے کرنا چاہیے۔ اور جو چیز منجر ہو خواہ اس سے بدہضمی پیدا ہو اس سے احتراز کرنا چاہیے اور اگر مادہ کسی عضو خاص سے آتا ہو اور برانگیختہ ہوتا ہو پہلے فصد اسی عضو کیطرف کرنا چاہیے اور اگر حجاب خارجی سے توجہ مادہ کی ہو استعمال حجامت کا کرکے استعمال رداوع کا جبہہ پر کرنا چاہیے منجملہ رداوع کے چھلکا تربوز کا مادہ حار کیواسطے اور فلفلدس مادہ بارد مین استعمال کرنا چاہیے جو رگین امراض چشم مین بذریعہ فصد کے کھولی جاتی ہین انکی تفصیل یہ ہے سر رو اسکے بعد وہ رگین جو اطراف سر مین پہنچی ہین پھر انمین بھی جو رگین پیش سر مین انکی فصد نقل مادہ کیواسطے کرنی چاہیے اور جو رگین پس سر واقع ہین انکی فصد جاذب مادہ مین مفید ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو مواد آنکھ مین پیدا ہوتے ہین اور ان مواد کا نقل بطرف اور اعضا کے ضرور ہے اسوقت اصوب تدبیر یہ ہے کہ منخرین کیطرف نقل مادہ کا کرنا چاہیے بشرطیکہ اس نقل سے خوف انصباب مادہ کا بطرف آنکھ کے نہو اور یہ نقل ان ادویہ سے کرین جو عطوس اور نشوق کہلاتی ہین اور اسی عنوان سے انکا ذکر اور مقامات مین کیا ہے چنانچہ اوجاع راس کے باب مین بھی مذکور ہو چکے ہین جو ادویہ آنکھ کے مزاج کی تبدیل کرتی ہین ان مین سے اسیقدر ایسی ہین کہ تبرید کرکے مزاج چشم کا معتدل کرتی ہین جیسے آب برگ عنب الثعلب و عصارہ عصی الراعی جسے یونانی زبان مین اسطاط اور ہندی مین لال ساگ خواہ راج گری کہتے ہین آب برگ کاسنی آب برگ کاہو اور گلاب خواہ عصارہ گل اور لعاب اسبغول۔ اور بعض ادویہ تسخین پیدا کرکے مزاج چشم کو تبدیل کرتے ہین جیسے مشک اور فلفل اور وج اور مامیران وغیرہ اور بعض ادویہ مجفف ہین جیسے توتیا اور اثمد یعنے سرمہ سفید اور اقلیمیا یعنے میل چاندی اور سونے کا اور یہی انھین ادویہ سے مقبضات ہین مثلاً شیاف مامیثا اور صبر اور زعفران اور فیلزہرج اور گل سرخ اور بعض ادویہ ملین ہین جیسے دودھ خواہ برادہ بادام اور سپیدی بیضہ مرغ اور لعاب یعنے آب دہن اور بعض ادویہ منضجہ ہین جیسے عروق یعنی ہلدی اور آب حلبہ اور آب بنفشج (جو ایک دوا مرکب ہے) خصوصاً کہ اسمین روٹی بھگو کر استعمال کرین۔ اور بعض ادویہ محللہ ہین جیسے انزروت آب رازیانہ اور بعض ادویہ مخدرہ ہین مثلاً عصارہ تفاح اور خشخاش اور لعبون یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر امراض چشم کے ہمراہ دردسر بھی ہو پہلے علاج صداع کا واجب ہے اور آنکھ کے مرض کا علاج نہ کرنا چاہیے بدون اسکے کہ دردسر زائل ہو جائے اگر استفراغ اور تنقیہ سے خواہ کسی اور تدبیر صائب سے ازالہ مرض کا نہو اور باوجودیکہ تشخیص مرض کی صحیح ہو اور تدبیر بھی صحت کے ساتھ واضح ہو اور سود مند معلوم کرنا چاہیے کہ مزاج آنکھ کا بارد ہے خواہ طبقات چشم مین ایسا مادہ خبیث آگیا ہے کہ جو غذا وہانتک پہنچتی ہے اسے فاسد کر دیتا ہے یا اس شخص کے دماغ مین ایسا ضعف ہے خواہ اور مقامات مین ضعف پیدا ہوا ہے کہ وہانسے نوازل بطرف آنکھ کے اترتے ہین یہ سب قواعد اچھی طرح ذہن نشین کرنے چاہییں

فصل پانچوین آنکھ کی حفظ صحت کی تدبیر اور بیان ان چیزون کا جو آنکھ کو مضر ہین

جو شخص آنکھونکی حفظ صحت کا خواستگار ہو اسے چاہیے کہ غبار اور دخان سے خواہ ایسی ہواؤن سے جو اعتدال سے خارج ہین یعنی انمین گرمی زیادہ ہے خواہ سردی خواہ جو ہوائین اخلاط مین خامی پیدا کرتی ہین اور بارد ہین خواہ بادسموم جسے لون کہتے ہین ایسی چیزونسے آنکھونکو بچاتا رہے۔ اور کسی ایک شے کیطرف ہر وقت بغور دیکھنے سے بھی کہ آنکھ نظر ایسی جا دے گویا وہانسے اب نہ ہٹائے گا پرہیز کرے ایضاً کثرت بکا سے بخوبی بچاتا رہے اور باریک چیزونکی طرف کمتر نظر کرے مگر کبھی کا دیکھنا و بنظیرہ

ریاضت کے مضائقہ نہین اور زیادہ پیٹھ کے بھل سونے سے بھی احتراز کرے اور یہ بھی معلوم کرے کہ جماع کی زیادتی بھی آنکھ کو بہت مضر ہی اور سکر ینے سستی اور پرخواری اور بعد شکم سیر ہونیکے فوراً سونا بھی اچھا نہین ہی اور کل اقسام کے اغذیہ غلیظہ اور اشربہ غلیظہ اور جمیع مبخرات کہ جنکے بخارات سر تک پہونچتے ہین پھر انمین سے جو بالخ حریف اشیا ہین جیسے کراث اور جند قوی اسیطرح جو چیزین بافراط مجفف ہین منجملہ اسکے زیادہ نمک کھانا اسیطرح جسے جس سے زیادہ بخارات پیدا ہوتے ہین جیسے کرم کلہ خواہ مسور اور تمامی ادویہ جو ادویہ مفردہ بقیہ مین مضرات چشم کے خانہ مین لکھی گئی ہین اُنسے زیادہ پرہیز کرے اور یہ بھی واضح رہے کہ زیادہ سونا اور زیادہ جاگنا آنکھ کو مضر ہی اور اعتدال نوم اور یقظہ کا موافق ہی جو چیزین کہ انکا استعمال آنکھونکو مفید ہی اور آنکھونکی قوت کا حفظ انسے ہوتا ہی انمین ایسی چیزین ہین جو کہ سرمہ اور توتیاے پروردہ سے بنائی جائین اور پروردہ کرنا توتیا کا آب مرزنجوش اور رازیانہ مین چاہیے اسیطرح آب رازیانہ سے جو عظیم النفع ہی **ایضاً** بردوآب انارین کا جو پوست اندرونی انارین سے نچوڑا جاے اور انکو تنور مین شہد کے ساتھ پختہ کیا ہو جیسے اسکا طریقہ اپنے مقام خاص پر مفصلا بیان کیا جائیگا۔ اور آنکھ کی جلا کرنیوالی اور تیزی نگاہ کی پیدا کرنیوالی چیزونمین سے ایک طریقہ یہ بھی ہی کہ شفاف پانی مین غوطہ لگا کر آنکھین کھولے مضر چیزین آنکھونکی نسبت چند اقسام کی ہین۔ افعال اور حرکات اور اغذیہ مین تصرف نازیبا کرنا افعال وہی مضر ہین جنسے تخفیف پیدا ہوتی ہی جیسے جماع کثیر اور دیر تک روشن چیزون کیطرف دیکھنا اور باریک خط پڑھنا بافراط اور توسط خط کا باریک اور موٹے ہونے مین بہت مفید ہی اسیطرح اور باریک چیزونکا بنانا اور امتلائے طعام کے بعد فوراً سونا اور بھوک مین سونا بلکہ واجب ہی جس شخص کو ضعف بصر ہو اتنی دیر کہ طعام ہضم ہوجاے بعد اسکے سوے۔ ہر قسم کی امتلا بصارت کو مضر ہی اور خشکی پیدا کرنیوالی ہر ایک شے آنکھ کو ضرر پہونچاتی ہی اور جو چیز خونمین درد سوداوی پیدا کرتی ہی شور ہو خواہ حریف اور تیز وہ بھی مضر ہی قے کرنے سے بصارت کو فائدہ بھی ہی اور ضرر بھی۔ فائدہ اسوجہ سے کہ قے سے معدہ پاک ہوتا ہی اور مضر اسلیے ہی کہ دماغ کے مواد کو متحرک کرکے بطرف آنکھونکے دفع کرتی ہی اگر کسی شخص کو بدون قے کے چارہ نہو چاہیے کہ بعد طعام کے برفق اور نرمی قے کرے استحمام بھی مضر ہی سونا اور زیادہ رونا اور زیادہ خون فصد کھلوا کر نکالنا خصوصاً پیہم پچھنے لگانے مضر ہین غذا کے استعمال کے وہی طریقے ہین جو اکثر مذکور ہوچکے او خصوصاً کتاب اول کی تعلیم دوم فن ثانی فصل ۱۵ مین بیان ہوے جنسے غرض یہ ہی کہ فساد ہضم غذا مین نہوے اور اس کتاب یعنی تیسرے حصہ مین جابجا ان قواعد سے اور بھی واقفیت ہوتی جائیگی

فصل چھٹی رمد اور تکدر کے بیان مین

رمد آنکھونمین جوش آنیکو کہتے ہین کبھی رمد حقیقی ہوتا ہی اور اسکا عروض بوجہ اسباب خارجی کے ہوتا ہی کہ آنکھونمین ثوران پیدا کرکے آنکھ سرخ کردیتے ہین جیسے دھوپ کیوجہ سے آنکھونمین جوش پیدا ہو۔ خواہ صداع احتراقی اور حمی احتراقی اور غبار اور دخان اور بعض اوقات سردی اور برودت بھی بوجہ تقبض کے مورث رمد کی ہوتی ہی اور چوٹ لگنے سے بھی چونکہ ہیجان آنکھ مین ہوتا ہی اسیطرح ہولے تند سے چونکہ آنکھ مین تھپیڑ لگتی ہی۔ مگر یہ سب اسباب خفیف ہین کہ انکے بقا کا زمانہ معتد بہ نہین ہی بہت جلد اور بآسانی زائل ہوجاتے ہین حتی کہ اگر ایسے رمد کا علاج نہ کیا جاے تب بھی بروقت زوال سبب کے خود بخود زائل ہوجاتا ہی اس رمد کا نام یونانی زبان مین طاراکسیس ہی اگر ایسے اسباب رمد کی اعانت کوئی اور سبب بدنی یا کوئی سبب بادی جو معاضدت اور اعانت سبب بادی اول کی کرے ممکن ہی کہ بعجلت انتقال اسکا ورم ظاہری خفیف کیطرف اسطرح ہوجاے جیسے انتقال حمیات یومی کا بطرف حمیات عفنہ خواہ حمی سانوخ کیطرف ہوتا ہی اور جسوقت اس رمد کا انتقال شروع ہوتا ہی اسی زمانہ ابتدا مین اسکا نام یونانی افوکمیا رکھتے ہین بعض اصناف رمد کے وہ ہین جو تابع آنکھ کے جرب کے ہوتے ہین ایسے اقسام کا سبب کسی قسم کا خدش یعنے تفرق اتصال چشم کا ہوتا ہی اور اول امر مین یہ رمد بمنزلہ تکدر کے ہوتا ہی اور اسکا علاج بعد حک جرب کے ہوتا ہی یعنی پہلے کھجلی مٹا دیجاے تب اسکا علاج پورا ہوسکتا ہی مجملاً رمد سے مراد یہ ہی کہ ملتحمہ مین ورم پیدا ہو۔ کبھی یہ ورم بسیط ہوتا ہی اور حد سے زیادہ متجاوز نہین ہوتا ہی اور بہت بزرگ اور عظیم نہین ہوتا ہی اور اکثر انمین یہ کیفیت ہوتی ہی کہ رگین پُر ہوجاتی ہین اور سیلان اشک کا اور درد چشم ہوتا ہی اور ایک قسم مین ورم عظیم حد سے بڑھا ہوا اسقدر کہ سپیدی زیادہ ہو کر حدقہ چشم پر آکر اسے ڈھانپ لیتی ہی اور آنکھ بند نہین ہوسکتی اسکو یونانی مین کیموسس کہتے ہین اور ہم اپنی زبان مین ورم تبیج کہتے ہین۔ لڑکونکو اکثر یہ ورم بوجہ کثرت مواد اور ضعف چشم کے عارض ہوتا ہی۔ اور فقط مادہ حار سے پیدا نہین ہوتا بلکہ مادہ بلغمی اور سوداوی سے بھی پیدا ہوتا ہی۔ پھر چونکہ رمد حقیقی ورم حدقہ چشم بلکہ ورم ملتحمہ کو کہتے ہین اور جو ورم ہی اُسکا عروض یا مادہ دموی سے ہوتا ہی یا صفراوی

مادے سے خواہ بلغمی یا سوداوی سے خواہ ریح سے (پس بحکم ضرب اول شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا) کہ رمد کا سبب بھی اُن پانچ اسباب مین سے کسی ایک سبب سے ضرور ہوگا البتہ کبھی جس خلط سے ورم پیدا ہوتا ہے خاص آنکھ مین پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ خلط دماغ سے بطرف آنکھ کے آتی ہے یعنی بسبیل نزلہ کے اس حجاب خارجی مین ہو کر آتی ہے جو مجلل راس ہے یعنی تمام سر کو ڈھانپے ہوے ہے حاصل یہ ہے کہ وہ خلط دماغ خواہ دماغ کے اطراف سے آنکھونمین آتی ہے اسلیے کہ دماغ مین جب مواد کثیرہ مجتمع ہون اور امتلا زیادہ ہوجاے اسوقت رمد چشم کا یقین کرنا چاہیے ہان اگر آنکھ زیادہ قوی ہو۔ کبھی جب شرائین داخلی یا خارجی سر کے فضول کثیرہ سے پُر ہوتے ہین اسوقت اُنکے فضول بطرف آنکھونکے گرتے ہین اور کبھی آنکھونمین یہ مادہ سینے اور نواحی سر سے نہین آتا ہے بلکہ اور اعضا سے آتا ہے خصوصا اگر آنکھونمین کسی قسم کا سوء مزاج ایسا لاحق ہو کہ آنکو ضعیف کرکے قابل اُن آفات کا کردے جو ان فضول کے انصباب سے پیدا ہوسکتا ہے بعض اقسام کے رمد دوری ہوتے ہین اور بطور نوبت کے پیدا ہوتے ہین کہ انکا دورہ اور انکی نوبت برطبق دورۂ انصباب مواد کے واقع ہوتا ہے اوسوقت انصباب مواد کا ہوتا ہے اسیوقت شدت وجع کی رمد مین ہوتی ہے۔ اور یہ شدت کبھی بوجہ لذع خلط کے ہوتی ہے جو اکال ہوتی ہے اور طبقات چشم کو گلانا اور سڑانا شروع کرتی ہے خواہ کوئی خلط کثیر اتنی ہوتی ہے کہ اسکی وجہ سے آنکھونمین تمدد پیدا ہوتا ہے یا غبار غلیظ آنکھونمین پڑکر ایذا دہی کرتا ہے ایسے اوقات مین تفاوت کمی بیشی کا بموجب تفاوت اسباب مذکورہ کے ہوتا ہے اور جسقدر مواد مذکورہ زیادہ لاذع خواہ کثیر ہوتے ہین اتنا ہی درد مین اختلاف ہوتا ہے جیسا اور امراض مین بیان ہوچکا جو دوری ہوتے ہین خواہ تمام بدن سے وہ مواد بطرف آنکھونکے رجوع کرین یا فقط سر سے خواہ سر کی اُن رگونسے جو بطرف آنکھونکے مادہ ردی کو حار ہو یا بارد پہونچاوے۔ کبھی خود آنکھونکے مادہ سے رمد پیدا ہوتا ہے اسطرح پر کہ طبقات چشم مین ایک قسم کا سوء مزاج بوجہ احتباس کسی خاص مادہ کے عارض ہو یا آشوب چشم کا زمانہ طولانی ہوجاے پس بوجہ اسکے جو مقدار غذا کی آنکھونمین پہونچتی ہے سب فاسد ہوجایا کرے۔ جس شخص کی آنکھ مین ڈھیلے بڑے ہون اور باہر کیطرف ابھرے ہوے ہون اسکی آنکھ رمد عظیم کی قابلیت زیادہ رکھتی ہے اور حدقہ چشم کا باہر نکل آنا بروقت عروض رمد کے ایسی آنکھونمین زیادہ صورت پذیر ہے اسلیے کہ رطوبت اسکی آنکھونمین زیادہ ہے اور مسامات وسیع ہین کبھی بعض اقسام رمد مین سرد آنسو زیادہ نکلتے ہین وجہ یہ ہے کہ ہضم غذائے چشم کا بخوبی ہونے نہین پاتا۔ اکثر رمد کا زوال خود بخود اسہال کے عارض ہونے سے بھی ہوجاتا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ رداوت رمد کی بحسب کیفیت مادہ کے ہوتی ہے اور عظیم ہونا ورم کا بموجب مقدار مادہ کے ہوتا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بلاد جنوبی مین رمد بکثرت عارض ہوتا ہے اور بسرعت زائل ہوجاتا ہے بکثرت عارض ہونیکا سبب یہ ہے کہ انکے مواد مین سیلان و رقت زیادہ ہے اور بخارات کی تولید انکے اجسام مین زیادہ ہوتی ہے اور بسرعت زوال رمد کا اس سبب سے ہوتا ہے کہ انکے مسامات مین تخلخل زیادہ ہے۔ اور بیشتر انمین بوجہ نرمی طبیعت کے اسہال عارض ہوتا ہے جس سے زوال رمد ہوجاتا ہے پھر اگر کبھی ناگہان کسی قسم کا برد انکو عارض ہو اسوقت رمد ضرور پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ ظہور مانع اور قابض حرکت خلط متحرک کا بوجہ برودت اتفاقی کے ناگاہ ہوکر ورم رمد پیدا کرتا ہے۔ جو بلاد سرد ہین خواہ جو اوقات فصول بارد ہین انمین رمد اگرچہ کمتر پیدا ہوتا ہے لیکن اسکا زوال دشوار ہوتا ہے کمتر پیدا ہونا رمد کا ایسے بلاد اور اوقات مین اسوجہ سے ہے کہ اخلاط مین سکون اور جمود ہوتا ہے۔ اور صعوبت انحلال کیوجہ یہ ہے کہ ایسا مادہ جب کسی عضو مین حاصل ہوتا ہے اسکا تحلل بسرعت اور بسہولیت نہین ہوسکتا اسلیے کہ مجاری مین تنگی اور سمٹنا بوجہ برودت کے عارض ہوتا ہے اور اسقدر تمدد عظیم یہانتک پیدا کرتا ہے کہ پردہ خواہ جھلی کے پھٹ جانے کی نوبت پہونچتی ہے جب شتاء شمالی کے بعد ربیع جنوبی آے اور ربیع جنوبی مین بارش باران بھی ہو اور اسکی صیف نہایت گرم ہو خواہ صیف کی رات مین گرمی زیادہ ہو اسوقت رمد کی زیادتی ہوگی اسیطرح شتاء دوانی یعنے زمستان سرد اور ناگوار ہو اور ہواے جنوبی کے چلنے سے بدنمین اخلاط بھرجائین اسکے بعد ربیع شمالی پیدا ہوکر ان مواد کو محتقن کردے۔ صیف شمالی مین رمد بکثرت عارض ہوتا ہے خصوصا اگر ایسی فصل صیف کے بعد شتاے جنوبی کے واقع ہو۔ کبھی رمد کی کثرت اس صیف مین بھی ہوتی ہے جس سے پہلے ربیع جنوبی اور شتاء شمالی گذر چکی ہو کہ اسمین خشکی زیادہ ہو فصل زمستانمین جو ابدان سخت مین حکم بلاد شمالی مین اور نرم اور متخلخل ابدان حکم بلاد جنوبی مین دربارہ کثرت عروض رمد کے داخل ہین اور جسطرح بلاد حار مین رمد زیادہ ہوتا ہے ویسی ہی زیادہ گرم حمام مین جسوقت آدمی زیادہ داخل ہو شاید کہ رمد پیدا ہوجاے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اگر باوجود علاج صحیح

اور تنقیہ کامل کے رمد تھم اور تغیر حال چشم کا برقرار رہے اور زائل نہو اسوقت سبب اس مرض کا ایک مادہ ردی ایسا ہوگا جو آنکھ مین بند ہی اور غذا کو فاسد کردیتا ہی خواہ دماغ اور سر سے نوازل بکثرت آنکھوں مین گرتے ہین چنانچہ اوپر بھی بیان ہوچکا ہی **علامات** واضح ہو کہ جتنے اقسام درد کے آنکھ مین پیدا ہوتے ہین انمین سے بعض اوجاع لذاع اور اکال ہوتے ہین اور بعض اوجاع متمدد ہوتے ہین جو اوجاع لذاع ہین انکی دلالت کیفیت مادہ اور حدت مادہ پر ہوتی ہی اور جو اوجاع تمدد پیدا کرین وہ کثرت مواد خواہ ریح پر دلالت کرتے ہین۔ اور جس رمد مین آنسو زیادہ جاری رہین اور لذع مین تیزی رہے اسکا منتہی بسرعت ہوگا اور اگر آنسو زیادہ نہون بلکہ رمد یابس ہو اُسکا منتہی بطی ہوتا ہی کیچڑ کو اس مرض مین کبھی نضج مادہ پر دلالت ہوتی ہی اور کبھی غلظ مادہ پر اگر کیچڑ جلد جلد نکلے اور سب اعراض مین خفت ہو سوائے گرانی چشم کے ایسی کیچڑ غلظ مادہ پر دلیل ہی اور جو کیچڑ ہمراہ نضج کے ہو اور اسکے نکلنے سے آنکھون سکی اول ایام مین تھوڑی سی پیدا ہو اور بہت جلد چھوٹکر آنکھ سے گر پڑے یعنے زیادہ چسپیدہ نہو وہی قسم کیچڑ کی محمود ہی جس کیچڑ کے دانے چھوٹے چھوٹے ہون اسے دلالت خیریت پر کم ہی اسلیے کہ چھوٹے چھوٹے ریزے بطوء نضج پر دلالت کرتے ہین جب پلکین چسپیدہ ہونے لگین اور اسقدر چمٹ جائین کہ بدون ذت خواہ کسی تدبیر خاص کے کھل سکین وہی زمانہ نضج کا ہی جیسے جبتک سیلان رطوبت مائی کا ہو اگرے وہ زمانہ ابتدا کا ہی۔ اس مختصر بیان کے بعد اب کہتے ہین کہ تکدر کی شناخت خفت سبب سے ہوتی ہی اور اسطرح بھی شناخت کرنی چاہیے کہ پہلے سے کوئی ورم بادی نہوا ہو جو رمد بشرکت سر کے پیدا ہوا سپر دردسر اور گرانی سر کی دلالت کریگی بھر راہ اس نزلہ کے آنے کی آنکھ مین دماغ کیطرف سے وہی حجاب خارجی ہی جو سر کو ڈھانپے ہوئے ہی سوقت جبہہ مین بھی تمدد ہوگا اور خارجی رگین جو سر مین ہین انمین بری مادہ کی اور پلکین پھولی ہوئی ہونگی اور جبہہ مین سرخی اور ضربان ہوگا۔ اور اگر اس مادہ کی آمد حجاب اندرونی سے ہو ان امور کا ظہور نہوگا بلکہ چھینک اور تالو اور ناک مین کھجلی رہا کریگی۔ اور اگر شرکت معدہ سے یہ مرض ہوگا اسکے ہمراہ آبکاری اور کرب اور معدہ مین علامت وجود اسی خلط کی ہوگی۔ اگر رمد کا ورم دموی ہو آنکھونکا سرخ رنگ اور رگونکا درد اور کنپٹیون کا ضربان اور تمام علامات غلبہ خون کے ظاہر ہونگے اطراف دماغ مین۔ اور آنسو زیادہ نہین جاری ہوتے البتہ کیچڑ کی اسقدر افزایش ہوتی ہی کہ آنکھین بعد بیداری کے کھل نہین سکتین اور پلکین چسپیدہ ہوتی ہین صفراوی رمد پر دلیل یہ ہی کہ آنکھونمین چبھن زیادہ اور درد محرق اور ملتہب بہت شدید اور سرخی کم آنسو رقیق اور گرم کبھی نکلتے ہین اور کبھی مثل رمد دموی کے آنسوؤن سے آنکھ خالی رہتی ہی اور سوتے وقت پلکین چسپیدہ نہین ہوتین کبھی رمد صفراوی سے ایک قسم وہ ہوتی ہی جسے حمرہ کہتے ہین کہ اسمین آنکھ کی رگ ضربان پیدا کرتی ہی اور قرحہ پڑتا ہی کہ آنکھ کا جرم گھلا جاتا ہی اور کبھی پیدا ہوتی ہی جس مادہ سے یہ قسم پیدا ہوتی ہی نہایت خبیث اور برا ہوتا ہی ایک اور قسم رمد صفراوی کی ایسی ہوتی ہی کہ آنکھ مین کھجلی زیادہ اٹھتی ہی جیسے کوئی چھیلے ڈالتا ہی اور خشکی آنکھ مین ایسی پیدا کرتی ہی کہ رطوبات کا نام نہین رہتا اور سرخی بہت کم ہوتی ہی کیچڑ مین بھی کمی ہوتی ہی اور ورم کا حجم معتد بہ ایسا کہ اسکی مقدار کسیقدر محسوس ہو ظاہر نہین ہوتا اس قسم کا مادہ قلیل ہوتا ہی لیکن اسمین حدت زیادہ ہوتی ہی بلغمی رمد مین ثقل شدید آنکھ مین پیدا ہوتا ہی اور حرارت مین کمی سرخی بہت خفیف بلکہ غلبہ سپیدی کا زیادہ ہوتا ہی اور کیچڑ اتنی کہ جس سے سوتے وقت پلکین چسپیدہ ہوجائین اور کسیقدر تہیج بھی پیدا ہوتا ہی اور تہیج مین آنکھ کے چہرہ بھی شریک ہوتا ہی اور رنگ کی سپیدی چہرہ پر بھی ظاہر ہوتی ہی اگر مبدا اور رمد بلغمی کا معدہ ہو مریض کو ابکائی بھی لاحق ہوتی ہی کبھی رمد بلغمی اس درجہ کو پہونچتی ہی کہ طبقہ ملتحمہ بوجہ ورم کے سیاہی سے اونچا ہوکر نکل آتا ہی اور ابھرا ہوا معلوم ہوتا ہی لیکن اس ورم مین سرخی بخوبی ظاہر اور شدید نہین ہوتی اور نہ اسمین آنسو بکثرت نکلتے ہین بلکہ رمص یعنے کیچڑ البتہ نکلتا رہتا ہی سوداوی رمد مین گرانی چشم مع کدورت اور جفاف کے ہوتی ہی اور مرض مین ازمان یعنے دیرپا ہونا اور بصاق یعنے تھوک منہ سے کم نکلتا ہی ریحی رمد مین فقط تمدد ہوتا ہی اور گرانی اور سیلان اشک نہین ہوتا اور کبھی تمدد کیوجہ سے حمرت بھی پیدا ہوجاتی ہی **معالجات** تکدر وغیرہ اقسام رمد خفیف کے علاج مین کبھی فقط سبب کا دور کرنا کافی ہوتا ہی اور اگر سبب مرض کا کوئی مادہ معین از قسم امتلائے خون وغیرہ کے ہو اسکا استفراغ کردینا چاہیے۔ اور بشیر فقط حرکت چشم مین تسکین پیدا کرنی اور دودھ اور سپیدی بیضۂ مرغ کی تقطیر کافی ہوتی ہی اگر تکدر آنکھ مین کسی قسم کے چوٹ لگنے سے عارض ہوا ہو کبوتر کے بچون کا خون گرم خواہ خود کبوتر کا خون ٹپکانا چاہیے اور کبھی اسفنج خواہ پشم کی تکمید کافی ہوتی ہی اس طرح کہ اسفنج وغیرہ کو کسی

مطبوخ یا زوفگل خواہ طبیخ عدس مین ڈبو کر تکمید کرین۔ خواہ عورتون کا دودھ گرما گرم پستان سے آنکھ پر ٹپکائین۔ اگر اس تدبیر سے برآمد کار نہو جو شافہ جالبہ اور شیاف ابیض کا استعمال کرین چونکہ رمد بوجہ برودت کے عارض ہوا ہے حمام نافع ہوتا ہے بشرطیکہ رمد کے درجہ تک نہ پہونچ جائے اور ورم پیدا نہ ہو جائے اور بدن اور سر مین امتلاء مادہ کی نہو اور اسی تکدر کو تکمید طبیخ بابونہ اور شراب لطیف کی تین ساعت بعد کھانا کھانے کے مفید ہوتی ہے اور دیر تک سونا شراب پی کر اسکے واسطے علاج نافع ہے واسطے اقسام تکدر کے دھوپ کی جہت سے پیدا ہوا ہو خواہ برودت سے عارض ہو خواہ اور کسی جہت سے جو رمد مشابہ جرب کے ہو اور پھر خفیف بھی ہو پہلے جرب کو چھیل کر اسکے بعد علاج رمد کا کرنا چاہیے۔ اور کبھی بعد چھیلنے جرب کے خود بخود رمد زائل ہو جاتا ہے اور اگر ورم عظیم ہو کہ کل چھیلنے اور کھجلانے کا نہو سکے نرمی آورتین اور تنقیہ یہانتک کوین کہ تحمل اور برداشت ہو سکے اور راہ مین اسی تدبیر کے تدبیر حک کی بھی تھوڑی تھوڑی کرتے جائین

فصل ساتوین علاج مشترک اصناف رمد اور انصباب نوازل کا آنکھ مین

مشترک قانون تدبیر مین رمد اور سائر امراض عین کے جو مادی ہون تقلیل غذا کی ہے اور سبک غذا کو اختیار کرنا اور اختیار کرنا ایسی چیز کا جو خلط محمود پیدا کرے اور مبخرات سے اجتناب کرنا اور ہر قسم کے سوء ہضم سے اور جماع سے اور حرکت سے اور سر مین تیل لگانے اور ترش اور تیز اور شور چیزون کے کھانے سے پرہیز کرنا اور ہمیشہ طبیعت کو نرم اور ملین رکھنا اور فصد سرو کھلوانی کہ جمیع اقسام امراض چشم کو نافع ہے۔ اور جس شخص کی آنکھون مین آشوب ہو سپید چیز اور شعاع کے دیکھنے سے اجتناب کرے بلکہ اسکے فرش اور بچھاون خواہ چیزین اسکے گرد مین سیاہ اور سبز ہون اور ایک کپڑا سیاہ اسکے منہ پر ہر وقت پڑا رہنا چاہیے جبتک مرض ہے سیاہ رنگ کپڑے کا چاہیے اور حالت صحت مین بعد مرض کے آسمانی رنگ مناسب ہے جس گھر مین رمد کا مریض رہتا ہو وہ تاریک و مظلم ہو۔ اور ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ نیند اس مریض کو جسطرح ممکن ہو آجائے کہ یہ علاج بہت عمدہ ہے اور سر کے بالونکی درازی بھی رمد کو مضر ہے لہذا ترشوانا چاہیے۔ ہان اگر بال اتنے دراز ہون کہ لٹکتے ہون اور گردن پر پڑے رہین انکا بڑھنا مضر نہین ہے۔ بلکہ نافع ہے کہ تخفیف رطوبات کی انکی وجہ سے ہوتی ہے اسلیے کہ وہ اپنی غذا کے جذب کرنے مین رطوبات کو خشک کرتے ہین۔ اگر تمام بدن امتلاء سے پاک ہو اور جس خلط سے رمد پیدا ہوا ہے رگونمین پیوست ہو اور وہ خلط از قسم خون غلیظ کے ہو خصوصاً آخر رمد مین استحمام بغرض ترقیق مادہ اور پینا شراب خالص کا کہ مادہ کو بیقرار کرکے نکالدے۔ یہ دونون باتین بہت نافع ہین اور بعد استفراغ خلط کے تمام افضل علاج رمد کا ہے خصوصاً اگر تکمید سے درد مین تسکین پیدا ہوتی ہو کہ اسوقت حمام کا نفع عجیب ہے۔ رمد اور تمام امراض چشم کا ایک علاج کامل یہی ہے کہ تکیہ اونچا ہو اور نیچے تکیہ اور بچھونے سے احتراز کرنا چاہیے۔ اور تیل لگانا مریض آشوب چشم کے سر مین ضرر شدید پیدا کرتا ہے اور اس سے زیادہ مضرت تیل کے ٹپکانے مین ہے اگرچہ روغنگل کا نمین ٹپکایا جائے کہ وہ بھی نہایت درجہ مضر ہے اور کبھی رمد مین اسقدر زیادتی پیدا کرتا ہے کہ طبقات چشم مین تنگی پیدا ہوتی ہے اگر مادہ رمد کا کسی عضو سے بطرف آنکھ آیا ہو چاہیے کہ اسی عضو کا تنقیہ کیا جائے اور جہت مخالف مین اس عضو کے اس مادہ کو جذب کرنا چاہیے جسطرح جذب ہو سکے فصد سے خواہ حقنہ وغیرہ سے کبھی فقط سرو کی فصد کافی نہین ہوتی اور شریان صدغ کی فصد خواہ کان کے قریب کی شریان کھولنی پڑتی ہے تاکہ جس راہ سے مادہ کی آمد ہے منقطع ہو جائے مگر یہ تدبیر اسوقت کرتے ہین جب مادہ کی آمد ان شرائین سے بطرف آنکھ کے ہو جو خارج سر سے واقع ہین جب اس شریان کو جلد چاک کر کے باہر نکالنا خواہ چھیدنا منظور ہو پہلے سر کے بال منڈوائین اور دیکھین کہ ان چھوٹی چھوٹی رگونمین سب سے زیادہ بڑی کونسی ہے اور کسکو جنبش اور حرکت زیادہ ہے اور گرمی سب سے زیادہ کس مین ہے اسی رگ کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور اسکے استیصال مین از حد مبالغہ کرنا چاہیے اگر اس قسم کی ہو جو کٹ سکتی ہے اور وہ چھوٹی شریان ہے بڑی کو چھیڑنا نہ چاہیے۔ اور کبھی پیشانی پر کی شریان کی اسطرح تدبیر کرتے ہین یہ بھی واجب ہے کہ پہلے اس شریان کو خوب زور زور ملین تاکہ مضمحل اور پژمردہ ہو جائے اسکے بعد قطع کرین مگر اس بات کا اچھی طرح لحاظ کرلین کہ جس رگ کا تراشنا خواہ کاٹنا منظور ہے وہی ہو جو سب چھوٹی رگونمین بڑی ہے اور کاٹنے سے پہلے اسکے نزدیک کے مقامات کو ریشمی ڈورے سے استواری باندھنا چاہیے اور باندھ کر تھوڑی دیر تک ٹھہر جائین اسکے بعد قطع کرین مقام بندش سے جدا کاٹنا جو مقام ہے۔ اور اگر بعد کاٹنے کے زخم سڑ جائے خواہ عفونت پیدا ہو جائے اسوقت بندش کو کھولڈالنا جائز ہے تاکہ جسقدر خون متعفن اسمین کھچا ہے خارج ہو جائے۔ کبھی حجامت نقرہ یعنی سنگاکچہ گردن کی بھی قطع شریان کے برابر مفید ہوتی ہے اور پیشانی پر

جونک لگانے کا فائدہ بھی اسیقدر ہے۔ اور جب یہ تدابیر مفید نہون آنکھ کے کوے کی فصد اور عروق جبہہ کی کھولنی چاہیے اگرچہ حجامت نقرہ زیادہ نافع ہے جب مرض کا زمانہ طولانی ہو وہ شیاف ابیض جسمین تانبا جلا ہوا اور پھٹکری جلی ہوئی ڈالی جاتی ہے استعمال کرین۔ اور بشیر فقط ایلوا کا آنکھ مین سرمہ کے طور پر لگانا کافی ہوتا ہے۔ اور جب باوجود ان تدبیرات کے کسیقدر فائدہ مترتب نہو معلوم کرنا چاہیے کہ طبقات چشم مین کوئی مادہ ردی ایسا ٹھہر گیا ہے جو غذاے وارد کو فاسد کر دیتا ہے پھر اسوقت استعمال توتیا کا جسمین ملینات مخلوط ہون جیسے سفیدہ اور اقلیمیاے ذہبی جو مغسول ہو اور نشاستہ صمغ عربی وغیرہ کرنا چاہیے اور کبھی باضطرار یافوخ پر داغ لگانیکی حاجت ہوتی ہے تاکہ نزلہ کا احتباس ہو جاے اور رک جاے۔ اسلیے کہ اکثر دوام رمد سبب دوام نزلہ کے ہوتا ہے اگر مبدا اس مرض کا اندرونی حجاب چشم مین ہو البتہ علاج مین صعوبت اور دشواری واقع ہوگی مگر منتہاے تدبیر اسوقت یہی ہے کہ استفراغ ادویہ قوی سے خواہ اور قسم کا استفراغ قوی کرتے رہین اور تقویت سر کی ضماد ہاے معروف سے جنکا اثر یہی ہے کرتے ہین جیسے وہ ضماد جو صندل اور گل سرخ اقاقیا سے بذریعہ آب کشنیز خواہ کشنیز تازہ سے بنایا جاے۔ خواہ کشنیز خشک اور تھوڑسی زعفران ملا کر ضماد بنائین اور ایک ساعت خواہ دو ساعت مقام رمد پر لگا کر پھر چھوڑ ڈالین کبھی ایسے مرض مین ادویہ مغری خواہ ایسی ادویہ جو مواد حارہ کی تعدیل کرین بھی مستعمل ہوتی ہین۔ دودھ کا استعمال بھی اسی غرض سے ہوتا ہے کہ تعدیل مواد کرین لیکن دودھ کا قطور اسطرح پر جائز ہے کہ آنکھ مین زیادہ دیر تک ٹھہرنے نہ پاے بلکہ جو قطرہ آنکھ مین پہونچے فوراً اُسے گرا دینا چاہیے اور ہر وقت تجدید تقطیر کی کرنی چاہیے اور سپیدہ بیضہ بھی یہی خاصیت رکھتا ہے۔ مگر اسکی تجدید ہر وقت مثل دودھ کے ضرور نہین ہے بلکہ اگر تھوڑی دیر تک بھی آنکھ مین ٹھہرا رہنے دین مضر نہوگا اور دودھ سے بہرحال یہ بہتر ہے اگرچہ دودھ مین جلا زیادہ ہے اور سپیدی بیضہ مین قوت جمع کی ہمراہ تلئین کے ہے اور ملاست ایسی پیدا کرتا ہے کہ تنگی اور انسداد مسامات پیدا نہین ہوتا۔ طبیخ حلبہ مین باوجود تحلیل اور انضاج کے یہ بھی اثر ہے کہ ملاست پیدا کرتا ہے اور درد مین تسکین بھی کر دیتا ہے۔ روغن گل مین یہی کیفیت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آنکھ کے امراض مین جو دوا مستعمل ہو اور خاصکر رمد کے علاج مین ایسی ہی دوا درکار ہے جو خشونت پیدا نہ کرے اور نہ خود اسمین خشونت ہو اور نہ اسکی کسی قسم کا مزہ ناگوار ہو مثلاً تلخ خواہ ترش یا تیز نہو اور خوب باریک پسی جاے تاکہ خشونت ظاہری اسکی برطرف ہو جاے اور تا امکان دواے مسیخ یعنے بے مزہ کو استعمال کرنا بہتر ہے۔ کبھی رمد کے معالجہ مین سعوط سلیقو وغیرہ بھی استعمال کرتے ہین جنکے ذریعہ سے ناک کیطرف اخراج مواد ہو جاتا ہے۔ مگر سعوط کے استعمال مین لحاظ اسکا ضرور ہے کہ ایسے وقت استعمال کرین کہ آنکھ کیطرف جذب مواد کا خوف نہو اور کبھی غرغرہ کا استعمال بھی کیا جاتا ہے معالجات نافع سے واسطے رمد کے تکمید ہے گرم پانی سے بذریعہ اسفنج خواہ پشمینہ کے ہے۔ کبھی ایک یا دو مرتبہ کی تکمید علاج رمد مین کافی ہو جاتی ہے کہ پھر اور دوا کی ضرورت نہین رہتی اور کبھی دس پانچ مرتبہ تکمید کرنیکی ضرورت ہوتی ہے جیسے رمد کی قوت اور ضعف ہو جس پانی سے تکمید کرین اگر اسمین اکلیل الملک اور حلبہ جوش دیا ہو زیادہ مفید ہوگا کبھی پیشانی پر ضماد رداع کا بھی لگاتے ہین خصوصاً جسوقت انصباب مادہ کی راہ حجاب خارجی سے ہو۔ یہ رداع مثل پوست طبیخ خاص کرکے یا شیاف مامیثا اور فیلزہرج اور صبر اور تخم گل اور زعفران انزروت اور آب عنب الثعلب اور آب عصی الراعی اور اسیطرح آب برگ عوسج اور سویق شعیر خواہ کموے خشک اور سفرجل کا۔ اگر فضلہ مواد مین حدت اور تیزی زیادہ ہو ایسے مطبوخ کا استعمال کرین جو قوت قابضہ زیادہ رکھتا ہو جیسے مازو اور گلنار اور مشک اور ایسے اجزا کی تضمید مجاری نوازل پر کرنی چاہیے کہ ضماد مذکور کی تاثیر عظیم ہے لیکن یہ ادویہ اسوقت مفید ہونگی جبکہ مادہ حار ہو۔ اور اگر بارد مادہ ہو پھر ایسی دوائین درکار ہین جنمین تجفیف اور قبض اور تقویت عضو کی مع کسیقدر تسخین کے ہو جیسے لطوخ زنبق اور کرنب اور بورق کا ضرور ہے کہ آنکھ کا تنقیہ خاص کیچڑ کا دودھ ٹپکا کر کرتے رہین۔ خواہ سپیدی بیضہ مرغ وغیرہ اگر کیچڑ کا چھوڑنا بدون مس کرنے اور ہاتھ لگانیکے نہو سکے بہت نرمی سے ہاتھ لگائین اور کیچڑ چھڑالین اور اگر رمد مین شدت ہو ایسی قوی فصد کھولنی چاہیے کہ نوبت غشی کی پہونچ جاے کہ زیادہ خون نکالنے سے فوراً صحت ہو جاتی ہے اور جبتک ممکن ہو تین روز اول مین شیاف کا استعمال نکرین۔ بلکہ جو تدابیر استفراغ اور جذب مواد کے بجانب اطراف مذکور ہو چکے ہین اور جیسے مکان اور حالات پر مریض کا قیام اوپر تجویز کیا گیا ہے اسی پر تین دن تک اکتفا کرین اور بعد اسکے اگر کوئی شے از قسم شیاف ابیض وغیرہ استعمال کرین کچھ مضائقہ نہین اسلیے کہ اکثر زوال رمد کا اولی تین روز مین فقط انھین تدبیرات سے

ہوجاتا ہے اور زیادہ کلفت معالجہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ ہاں تلئین طبیعت کی اُسوقت بلکہ ہر وقت ضرور ہے بلکہ بعد فصد بھی جو خلط خون پر غالب ہے اُسے بذریعہ اسہال کے اخراج کرنا ضرور ہے اور تکمید کا استعمال قبل تنقیہ کے ہرگز مفید نہیں ہے اسیطرح حمام کا فائدہ بھی منحصر ہے بعد تنقیہ کے بلکہ قبل از تنقیہ کبھی حمام سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ بطرف طبقات چشم کے جذب ہوکر طبقات کو پھاڑ ڈالتا ہے اسیطرح ابتدا مین مکثفات قوی اور ادویہ قابضہ کا بھی استعمال نہ چاہیے کہ طبقہ چشم کو تکثیف پیدا کرکے تحلل کو منع کرینگے اور درد کی زیادتی ہوگی خصوصاً اگر درد زیادہ ہو اسوقت ہرگز نہ کرنا چاہیے اور جن ادویہ مین تبخیر کم ہے انکا استعمال بھی ابتدا مین مفید نہیں ہے اسلیے کہ نزول مادہ کو روک نہیں سکتا اور طبقہ چشم مین تکثیف پیدا کرکے احتقان مادہ طبقات مین کردیتا ہے اگر حسب اتفاق استعمال ایسے ادویہ قابضہ اور مکثفہ کا ابتدا مین کردیا ہے اسکا تدارک گرم پانی سے تکمید کرکے کرنا چاہیے۔ اور اگر شیاف ابیض کو آب اکلیل الملک مین محلول کرکے استعمال کرین اور اسی پر اقتصار کرین بہت بہتر ہے اسلیے کہ اس سے زیادہ قوی دوا بروقت امتلائے سر کے بیشتر مضر ہوتی ہے اور ادویہ محللہ سے بھی ابتدا مین زیادہ اجتناب کرنا چاہیے۔ کبھی بعد استعمال ادویہ قابضہ کے خصوصاً اگر انکے ہمراہ ادویہ مخدرہ بھی ہون حاجت تقطیر آب شکر اور ماء العسل کی بھی ہوتی ہے۔ اگر اس تقطیر سے مرض مین ہیجان پیدا ہو اور گرمی آنکھ کی بڑھ جائے ایسی دوا سے تبرید کرنی چاہیے جسمین تکثیف نہو کہ اس ہیجان کا تدارک ہوجائیگا لیکن تبرید سے پہلے کیچڑ کے چھوڑانے کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جو اوپر مذکور ہوئی اور اسمین نرمی کا لحاظ رہے کہ آنکھ کو ایذا نہ پہونچے اسلیے کہ کیچڑ کے نکالنے سے درد مین تخفیف ہوتی ہے اور جلا پیدا ہوتی ہے اور دوا کے ٹھہرنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ کبھی جب درد مین شدت ہوتی ہے حاجت استعمال مخدرات کی پڑتی ہے جیسے عصارہ لفاح اور کاہو اور خشخاش اور کسیقدر سماق۔ پھر تا امکان ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ استعمال مخدرات کا نہ کیا جائے اور اگر بنظر ضرورت ناچار استعمال مخدرات کیا جائے بہت احتیاط اور خوف کے ساتھ استعمال کرین اور اگر ہوسکے فقط سپیدہ بیضہ کو جوشاندہ خشخاش مین حل کرکے استعمال کرین اور بیشتر واجب ہوتا ہے کہ اسمین حلبہ بھی شریک کرین تاکہ تسکین درد پر معین ہو بوجہ تحلیل کے کہ اندر آنکھ کے اثر کرے اور تحلیل بھی کرے اور آفت مخدرہ کی زائل کردے۔ لیکن اگر مادہ رقیق اور حاد ہو اور اکال ہو میرے نزدیک افیون اور مخدرات کے استعمال مین کوئی قباحت نہیں کہ شفا حاصل ہوتی ہے اور بعد آرام کے کوئی درد بھی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اگرچہ اسکا اعتقاد بھی ضرور ہے کہ چونکہ خاص بصارت کو افیون مضر ہے باین لحاظ اسکا استعمال مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ باینہمہ چونکہ درد مادہ اکال سے پیدا ہوا اور اسمین تمدید نہو اسکی شفا بہت جلد افیون سے حاصل ہوتی ہے باین لحاظ مین استعمال افیون تجویز کرتا ہون۔ آنکھ مین بوجہ رمد کے اگر لذع پیدا ہو اسکا علاج دوائے مغری اور تبرید سے اور تلطیف سے کرنا چاہیے۔ اور اگر تمدد پیدا ہو ارخا اور تحلیل سے کرنا چاہیے اور ہر ایک قسم کی دوا اپنے مقام خاص مین مذکور ہوگی۔ اور تقلیل مادہ کی بھی درصورت تمدد کے کرنی چاہیے جب مرض رمد کا مزمن ہوجائے ماقین کی فصد اور اس شریان کی جو پس گوش ہے کھولنی چاہیے اور جمیع اصحاب اور ارباب نوازل یعنی جنکی آنکھو مین نزلہ گرتا ہو انھین بموجب بیان بالا کے اجتناب سر کی تدہین سے اور کان مین بھی تیل کے ٹپکانے سے چاہیے خلاصہ علاج رمد کا یہ ہے کہ جیسے اورام مین پہلے ردع کرتے ہین بعد اسکے تحلیل کرتے ہین رمد مین بھی یہی قاعدہ ملحوظ ہے لیکن بنظر لطافت اور نزاکت عضو کے رمد کے علاج مین نرمی اور رفق کی زیادہ ضرورت ہے یعنے اگر رادع کا استعمال کرین اسمین قوت قمع کی ہو اور محلل دوا مین تلطیف اور جلا بھی ہو اور آنکھ مین تیزی نہ کرے اور ایذا نہ دے اور خشونت پیدا نکرے اور یہ سب اوصاف اسی دوا مین ہونگے جسمین قبض باعتدال ہو اور محلل مین لذع خفی اور پوشیدہ ہو یا خفیف ہو بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ دوائے محلل مین قوت تخفیف کی اور لذع مطلق نہو اور اگر کسیقدر درشتی ہو اسے سپیدہ کی آمیزش سے توڑ ڈالنا چاہیے خواہ شیر دختر کو اس سلائی پر دو مین جس سے شیاف لگایا جاتا اگر مادہ کا استفراغ ہوچکا ہے اور درد کی شدت زیادہ نہیں ہے شیاف مشہور باسم شیاف یومی کا استعمال کرو اور اسمین سپیدی بیضہ کی ملا لینی چاہیے شاید اسی دن مریض کو صحت حاصل ہوجائے اور جس دن اسکا استعمال ہو اسکی شام کو حمام مین داخل ہونا چاہیے اور جو کسیقدر مادہ تحلیل ہونے سے باقی رہ جائے شیاف سنبلی سے اسکی تحلیل کرنی چاہیے کبھی بنظر وقت اور زمانہ مرض کے بروز اول استعمال شیاف صطفیقان کا مناسب ہوتا ہے مگر پہلے دن تھوڑا سا اور دوسرے روز مقدار مین زیادتی کیجاتی ہے کہ اس سے آرام ہوجاتا ہے اور جب مادہ رمد کہنہ کا خروج پر نافرمانی کرے اور کسی قسم کا تنقیہ مفید نہ ہو اسوقت

قثاء الحمار وغیرہ ایسی دوا استعمال ہوتی ہے جو معلوم ہو چکی **علاج رمد صفراوی اور دموی اور حمرہ کا مشترک** تدبیر رمد صفراوی اور دموی کی فصد اور استفراغ ہے پھر اگر خون گرم صفراوی ہو خواہ محض خلط صفراوی سبب رمد ہو ہمراہ فصد کے استفراغ طبیخ ہلیلہ کا نافع ہوگا اور بیشتر اس مطبوخ میں ترنجبین بھی شریک کر دیتے ہیں اور اگر مادہ رمد میں کسیقدر غلظ ہو اور مادہ حجاب نہیں دماغ کے ڈوبا ہوا ہو اور سما گیا ہو اسی مطبوخ کو ایارج فیقرا سے قوی کر کے استعمال کرنا چاہیے بیشتر ایسے مقام پر اگر نقیع صبر پر اکتفا کریں تو اچھا ہے اور اگر باانیہمہ حرارت کا بھی کھٹکا ہو اسمیں یہ ادویہ مطبوخ کے خواہ نقیع صبر کے تیار کرنی چاہیے جسمیں کاسنی پہلے بھگوئی ہو خواہ آب باران کا استعمال ان سب صورتوں میں واجب ہے کہ ابتداء معالجہ آنکھ کی سرد ضماد لگانے سے کریں جیسے عصارہ بارتنگ اور برگ بید سادہ اور لعابات باردہ۔ اور انھیں ادویہ کی تقطیر بھی آنکھ میں ضرور ہے۔ بعد اسکے سپیدی بیضہ شیر مادہ خر ملا کر و نیز دیگر اور شیافات جنھیں ہم روادع میں ذکر کرینگے لیکن اسقدر زیادہ استعمال ان ادویہ کا نہ کریں کہ طبقات چشم میں تکثیف پیدا کریں اور مادہ محتقن ہو جائے اور درد میں شدت پیدا ہو جسمیں مادہ رمد کا بذریعہ استفراغ اور جذب و استعمال روادع کے مقہور ہو جائے اور اسمیں جنبش پیدا ہو تدریج استعمال منضجات کا شروع کریں پہلے منضجات کا استعمال روادع ملا کر کریں بعد ازاں روادع ساقط کر دیں اور خالص منضجات کا استعمال کریں اور پہلے منضج میں نرمی ہو کہ اسمیں گلاب ورد و قسام دودھ کے ملائیں جنمیں قوت انضاج کی ہے لعاب اسبغول میں یہ لطف ہے کہ باوجودیکہ رادع ہے منضج بھی ہے اور لعاب بہدانہ میں قوت انضاج کی شدید ہے بہ نسبت لعاب اسبغول کے اور آب حلبہ کا انضاج بہت جید ہے اور مسکن وجع بھی ہے اور اسی سے ابتداء تنضیج کی کرنی چاہیے اور اسمیں جلا کی قوت نہیں ہے اور اگر احتیاج تغلیظ مادہ کی ہو اسوقت لعابات مذکورہ کا استعمال کریں اور تبرید کی احتیاج ہو تو عصارات سے کریں ایک درخت جسکو عربی میں غرب کہتے ہیں اور یونانی میں اطاطا اور طاطاس اور فارسی میں وشک کہتے ہیں اسکے پھول اور برگ کا عصارہ ابتداء رمد حار او نیز زمانہ انتہا میں نہایت درجہ مجرب ہے اور بالخاصیت اس مرض کے ازالہ میں بہت مناسب ہے کبھی ان عصارات کو نکال کر بستہ کر کے رکھ لیتے ہیں۔ بعد بہرہ مندی ایسے امراض میں ایسے اجزاء سے ہوتی ہے کہ طبیخ اکلیل الملک کہ اسمیں انزروت ابیض گھول دیجائے خصوصاً اگر اسکو شیر دختران اور شیر مادہ خر میں پرورده کریں جب رمد کا انحطاط شروع ہو استعمال ایسے محللات کا زیادہ کریں جو قوی ہوں مثلاً انزروت کو آب حلبہ اور درازیانہ میں ملا کر استعمال کریں اور تکمید ایسے پانی سے کریں جسمیں زعفران اور مر کو طبخ کیا ہو۔ اور اگر دماغ کا تنقیہ ہو جائے حمام کا بھی استعمال کریں۔ اور بعد غذائے قلیل کے چند ساعت ٹھہر کے تھوڑی سی شراب خالص آمیختہ بالما میں پھر اگر آب گرم سے نہائے خواہ بھپارہ لے بہت نافع ہوگا اور جو شیافات کہ قرابادین میں خاص اسی قسم کے مذکور ہیں انکا بھی استعمال کریں جنکا استعمال انحطاط رمد اور زمانہ آخر میں تجویز کیا گیا ہے۔ اگر مادہ دموی ہو بعد فصد کے حجامت بھی کرنی چاہیے۔ اور ہمیشہ اطراف کی مالش اس مرض میں بہ نسبت دیگر امراض کے کرنی چاہیے۔ اور اول مرض میں عصارات مذکورہ بالا کو استعمال کر کے بعد ازاں آب لباب خبز کی آمیزش کرنی چاہیے بعد اسکے روئی کو منضج میں بھگو کر اور مخلوط کر کے استعمال کریں۔ کبھی اسمیں تھوڑی سی افیون کی شرکت بھی ضرور ہوتی ہے جسوقت درد میں شدت ہو اگر مادہ صفراوی ہو بعد فصد کے استفراغ خلط صفرا کا کرنا چاہیے اور آب شیریں سے غسل کرائیں بیشتر آب سرد شیریں سر پر گرانا اور آنکھ پر بھی موافق ہوتا ہے اور سرد پانی میں سرکہ ملا کر منہ دھونا نافع ہوتا ہے اول رمد صفراوی میں استعمال قابضات پر جرأت کرنا بشرطیکہ حد افراط کو نہ پہونچے واجب ہے اور شیافات قابضہ عصارات باردہ میں محلول کر کے بھی استعمال کریں۔ حمرہ بھی رمد صفراوی میں داخل ہے لہذا واجب ہے کہ بعد استفراغ کے حقنہ اور مسہلات سے تدبیر کریں خواہ پوست انار کے ضماد سے جو آتش نرم میں جوش دیا گیا ہو اور منضج کے ہمراہ دیا ہو خواہ شہد ملا کر تکمید حمرہ کی اسفنج حار سے اور تضمید آرد گندم کی اور کرسنہ سے جو شراب العسل میں خواہ اصل السوس کوفتہ میں بنایا جائے نافع ہے۔ واجب ہے کہ ہمیشہ تا زوال مرض دودھ سے آنکھیں دھوئی جائیں اور تبرید اور ترطیب میں کوشش کیجائے لیکن فقط تبرید پر قناعت کرنے سے حمرت میں دیر اور مادہ میں نضج اور گندگی پیدا ہوتی ہے جب مرض حمرہ دور ہو جائے اور جراحت باقی رہ جائے زردی بیضہ کو بریان کر کے ہمراہ زعفران اور شہد وغیرہ دیگر ادویہ مذکورہ قرابادین میں واسطے حمرہ کے انکا ضماد کرنا چاہیے فقط **علاج رمد بارد کا** جو رمد مادہ بارد سے پیدا ہو اسکے علاج میں پہلے استفراغ مادہ بارد کا کرنا چاہیے۔ اور ایک مرتبہ استفراغ پھر دوبارہ استفراغ کی بھی اکثر احتیاج ہوتی ہے مسہل مشروب ہو یا حقنہ کے

ذریعہ سے استفراغ کیا ہو یا غرغرہ سے استفراغ کرایا ہو اور پہلے پہل انھین رادعات کا استعمال کرین جو زیادہ بارد نہون بلکہ انمین کسیقدر لطیف ہو جیسے مر اور انزروت۔ اور اگر استعمال شیاف سنبل یعنے سنبل الطیب کا ہمراہ بعض میاہ معتدل کے کرین بہت اچھا ہوگا اور اگر طبقات حدقہ مین کوئی آفت نہو تو غسال ایسے پانی سے جسمین زعفران اور قلقدیس کو جوش دیا ہو اور غسل کو اور ابتدا مین پیشانی کو قلقدیس سے آلودہ کرنا واجب ہے خصوصاً اگر طریق مادہ کا تجاوز خارجی سے ہو اسیطرح جس پانی مین قلقدیس گھولی گئی ہو اسکا لگانا بھی اچھا ہے اور اگر پلکونمین ابتدا مین تریاق اور کبریت اور زرنیخ لگائین جید اور بہتر ہو د تریاق کا استعمال شربا بھی نافع ہے اس رمد مین استعمال برگ بید انجیر کا کونکر شبت اور برگ خطمی شریک کرکے شراب مین مطبوخ کرکے استعمال کرنا اسطرح پر کہ آنکھ وغیرہ مین پہونچین مجرب ہے قرابادین مین چند نسخے قرص کے ہم ایسے لکھین گے جو پلکونمین لگانے کے لائق ہین آب حلبہ اور لعاب تخم کتان کی تقطیر بھی اگر آنکھ مین کرین رمد بارد مین عظیم النفع ہے اور اسکے بعد شیاف احمر لین اور شیاف احمر دوسرا جو بڑا ہے اور کبھی کبھی شیاف افرد اور انزروت عصارہ گیا کبر مین پیسکر بھی مفید ہے۔ اور فقط برگ کبر کی تضمید بھی۔ ایسے سب بیمارون کو تدبیر لطیف اور استعمال حمام اور شراب سپید خالص علی العموم مفید ہے **درد نیج کا علاج** جو رمد بطرف درد نیج کے منتقل ہو گیا اسکا علاج استفراغ اور فصد اور حجامت سے کیا جاتا ہے۔ اور کبھی احتیاج شریان کے چھیدنے نخواہ کاٹنے کی ہوتی ہے۔ اگر ورم گرم سے درد نیج پیدا ہوا ہو اور سب طرح سے استفراغ ہو چکا اور سر کی رگونکے تنقیہ سے ہوقت حجامت کا استعمال کرین بعد اسکے استعمال شیاف ابیض کا رادعات اور عصارات لینہ باردہ سے کرین۔ خارج سے ضماد مثل زعفران برگ کشنیز اور اکلیل الملک ہمراہ زردی بیضہ کے اور روئی بھگوئین رب انگور مین اور کبھی حاجت ایسی ہوتی ہے کہ اسمین کوئی چیز مخدرات سے بھی مخلوط کرین۔ اور طلاؤن کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو ایسی دواؤن سے مرکب ہون۔ اور مامیثا اور حضض اور صبر وغیرہ منجملہ مجربات کے زردی بیضہ ہمراہ چربی ریچھ کے مثل مرہم کے بناکر ایک پارچہ کو آلودہ کرکے آنکھ پر رکھین اسیطرح گل سرخ و شراب انگور مین بھگو کر بعد ازان گرم کرکے ہمراہ زردی بیضہ کے آنکھ پر رکھنی چاہیے۔ جب درد مین شدت ہو زعفران دودھ مین پیسکر اور آب برگ کشنیز ملا کر آنکھ مین ٹپکائین۔ درد نیج مین نہایت پسندیدہ یہ ہے کہ خارج کے علاجات سے مشغول ہون اور تین روز پہلے فقط آنکھ مین دودھ کی تقطیر پر اقتصار کرتے ہین اگر حال مریض اور وقت اسکا متحمل ہو کحال کے تجربہ مین ایک دواے مجرب درد نیج کے مرض مین وجع متقرح کیواسطے یہ ہے کہ انزروت اور زعفران اور شیاف مامیثا اور ابیون کا استعمال کرتے ہین۔ اور اگر درد نیج بعد رمد غلیظ بارد کے عارض ہوا یا رجا ت سے استفراغ کرین اور لعابات لینہ عصارہ کرنب خواہ افشردہ کرنب سے بناکر استعمال کرین۔ اور کبھی احتیاج مالش کی آب مکو سے ہوتی ہے اور کبھی حاجت مر اور زعفران کے مالش کی ہوتی ہے **رمد ریحی کا علاج** رمد ریحی کا علاج طلا اور تکمید باجرہ سے کرنی زیادہ نافع ہے۔ کبھی جن لوگونکو مخاطرہ وجع شدید کا ایسا ہوتا ہے کہ خوف زائد ہوا ئن کے واسطے استعمال مخدرات کا بھی کیا جاتا ہے اور جرأت اور جسارت کیجاتی ہے اور اس تدبیر سے اگرچہ فی الفور درد مین تسکین ہو جاتی ہے مگر تھوڑی دیر تک اسقدر ہیجان درد مین ہوتا ہے کہ پہلے اسقدر نہ تھا اسلیے کہ مخدرات منع حرکت ریاح کرتے ہین اسیواسطے طبیب کو واجب ہے کہ محللات لطیفہ سے علاج کرے

فصل آٹھوین مختصر کلام ادویہ رمد کے بیانمین شیاف ابیض مغری اور مبرد اور مسکن وجع ہے۔ اور خلط لذع کی اصلاح کرتا ہے۔ اور کبھی اسمین افیون بھی شریک کرتے ہین پھر درد کے سکون مین زیادہ تجویز ہوتا ہے لیکن کبھی بصارت کو مضر ہوتا ہے اور مرض مین طول پیدا کرتا ہے بسبب تخدیر اور خام کردینے مادہ کے ایسے شیاف ابیض کے قائم مقام قرص وردی ہے کہ وہ بھی عظیم النفع ہے التہاب اور وجع کو اور اسکے دو نسخہ ہین جو بنام قرص ورد صغیر اور کبیر قرابادین مین مذکور ہین۔ **ایضاً** قرابادین مین بہت سے نسخے قرص کے اور شیافات کے ازین قبیل کو ہین اور جداول علین مین ادویہ مفردہ کے رادعات کو تلاش کرو جیسے مرداسنج اور کتیرا اور حضض اور ورد اور اثمد یعنے سرمہ اصفہانی اقاقیا مامیثا صندل عفص گل مختوم اور جمیع عصارات اور گوند جمیع اقسام کے علاوہ انکے اور ادویہ مفردہ جو مواد غلیظہ کو خاص مفید ہین جیسے مر زعفران اور کندر اور سنبل اور جندبیدستر اور تھوڑا سا نحاس احمر اور صبر خاص کرکے حماما اور بارہ سنگھا جلایا ہوا اور قرص بھی اسکا اندازہ اور مقدار کہ گرم اور سرد سے کسقدر آمیزش کرنی چاہیے متعلق بہ حدس صناعی ہے اور قواعد جزئیہ مین داخل ہے **ایضاً** بعض رادعات مجربہ سے بروقت شدت وجع

اور مادہ غلیظہ کے جیسے سیاہی اور روشنائی اسالقہ کی ہمراہ شہد خالص کے ہے اور آب حلبہ ماقین مین ڈالکر آنکھ کو کج کرتے ہین اور مرکبات مین سے شیاف اصطقیقان اور شیاف احمرلین اور شادنج اکبر اقراص بزور منجملہ ان مرکبات کے بہت عمدہ ہے اور زیادہ نافع ہے **مقالہ دوسرا** باقی امراض مقلہ کے بیان مین اور اکثر یہ امراض ترکیبی اور اتصالی ہین اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین **فصل اول لفاخات کے بیان مین** کبھی لفاخات مائی بعض قشور قرنیہ مین پیدا ہوتے ہین یعنے قرنیہ کے چار طبقہ خواہ تین طبقہ جو اوپر مذکور ہوچکے انمین سے یہ مائیت دو طبقہ مین پیدا ہوجاتی ہے اور اس رطوبت کا مقام تولد ضرور مختلف ہوتا ہے پھر جتنی زیادہ بطرف اندرون کے گھسی ہوگی اسیقدر ردی اور بد ہوگی اور کمی و بیشی مقدار اس رطوبت کی بھی مختلف ہوتی ہے اور بنظر لیف کے بھی آپس مین اختلاف ہوتا ہے اور باعتبار کیفیت اور رنگ اور قوام اور شیرین ہونے اور حدت کے بھی یہ رطوبت مختلف ہوتی ہے جو رطوبت پہلے طبقہ مین طبقات اربعہ قرنیہ کے ہو ردی اور سیاہ ہوتی ہے اسلیے کہ یہ رطوبت بصر کو عائق اور مانع ادراک غلیہ سے نہین ہوتی اور جو غائر اور اندرکیطرف زیادہ فرورفتہ ہو آپمین چونکہ تشفیف شعاع نہین ہوتی یعنے شعاع بصر کو شفاف ہوجانے سے باز رکھتی ہے لہذا مانع ادراک مبصرات ہوتی ہے اور اس رطوبت کا رنگ سپید دکھلائی دیتا ہے اور مقدار مین جبکہ رطوبت کی کثرت ہو اور اسکی مائیت مین حدت ہو اسکی رداوت اسوجہ سے ہوتی ہے کہ بوجہ تمدید و تاکل کے ایذا دیتی ہے پھر جسقدر اندر کیطرف فرورفتہ ہوتی ہے تمدید زیادہ ہوگی اور انتشار اور تاکل بھی زیادہ ہوگا اور جو رطوبت محاذی ثقبہ و سوراخ کے ہوتی ہے بصارت کو زیادہ مضر ہوتی ہے خصوصا جسوقت آپمین تاکل پیدا ہو اور قرحہ ڈالدے **علاج** اس رطوبت کا جبتک کم ہے اور حجم مین چھوٹی ہے ادویہ مجففہ سے کرنا چاہیے جیسے دوائے طین شاموسی یعنی طین کوکب سے کرنا چاہیے ترکیب اسکی یہ ہے کہ طین شاموس جسے کوکب الارض اور گل سفید یعنی چھوہی مٹی کہتے ہین آپمین سے بمقدار تین اوقیہ اور توتیا ایک اوقیہ اور اقلیمیا مغسول اور کحل مغسول دو اوقیہ اور توبال نحاس یعنے تانبا کا چرک دو اوقیہ اور بعض نسخون مین توبال نحاس چار اوقیہ بھی مندرج ہے اور افیون تین اوقیہ اور صمغ چار اوقیہ لیکر سب کو آب باران مین پیسین اور شیافات تیار کرین اور آب حلبہ کے ہمراہ استعمال کرین۔ اور جب یہ رطوبت زیادہ ہوجاے آلہ حدید سے علاج کرنا چاہیے ہمنے نشتر کے ذریعہ سے ایک ایسے ہی مریض کا علاج کیا اور جسقدر رطوبت قرنیہ کے نیچے مجتمع تھی نکل گئی اور سطح قرنیہ کی برابر ہوگئی اور اسکے بعد دودھ اور شیاف ابیض سے اصلاح کی اور صحت کامل حاصل ہوئی **فصل دوسری قروح چشم اور قرنیہ کے خروق کے بیان مین** قروح چشم کی پیدایش اکثر اخلاط حادہ محترقہ سے ہوتی ہے اور انکی سات قسمین ہین چار قسم سطح قرنیہ مین پیدا ہوتی ہین جنکو جالینوس قروح چشم نام رکھتا ہے اور جالینوس سے مقدم بعض اطبا انکو خشونت سے تعبیر کرتے تھے پہلا قرحہ ان چارون مین سے وہ ہے جو مشابہ دخان کے سیاہی چشم پر ہوتا ہے اور سیاہی چشم مین پھیل جاتا ہے اور بہت سی جگہ روک لیتا ہے اور اسکو خفی کہتے ہین اسلیے کہ تمام جگہ گھیر لیتا ہے۔ اور کبھی قیام بھی اسی قرحہ کو کہتے ہین۔ دوسری قسم اور ہے جو اندر کیطرف زیادہ فرورفتہ ہوتی ہے اور سپید زیادہ ہوتی ہے اور حجم مین بہت ہی چھوٹی اسکا نام سحاب رکھا جاتا ہے اور کبھی اسکو بھی قیام کہتے ہین تیسری قسم کا نام اکلیل ہے اور رطوبت اکلیل پر یعنے سیاہی کے تاج پر ہوتی ہے اور کبھی سپید ملتحمہ پے کسیقدر دبا لیتی ہے کہ اسکی وجہ سے جسقدر حدقہ پر ہوتی ہے سپید دکھائی دیتی ہے اور جسقدر ملتحمہ پر ہوتی ہے سرخ نظر آتی ہے چوتھے قرحہ کا نام احتراقی اور صوفی ہے اس رطوبت سے ظاہر حدقہ چشم پر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک چھوٹا ٹکڑا صوف کا اسپر گر پڑے ہین ایک کا نام لولیون یعنے عمیق ہے اور غور اور یہ ایک قرحہ عمیق اور ضیق اور تنگ اور آلائش سے پاک اور نقی ہے اور دوسرے گڑھے کا نام یونانی مین لولوما یعنے حافر خواہ سم ہے آپمین عمق کم ہے اور وسیع زیادہ ہوتا ہے اور تیسرا گڑھا اوقوما یعنے احتراقی ہے آپمین چرک اور خشک ریشہ ہوتا ہے اور اسکے پاک کرنے اور چرک چھوڑانے مین مخاطرہ ہے اسلیے کہ رطوبت کا سیلان ہوکر پردہ کو شق کرادیگا اور پردہ کے نکنے تاکل سے آنکھ مین بھی فساد پیدا ہوگا۔ قرحہ آنکھ کبھی رمد کے بعد اور کبھی بعد بثور کے پیدا ہوتا ہے اور چوٹ لگنے کے بعد بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور اکثر مبدا قرحہ کا اندرون چشم کے ہوتا ہے کہ باہر کیطرف شگافتہ ہوکر نمودار ہوتا ہے۔ اور کبھی بالعکس باہر کیطرف مبدا ہوتا ہے **علامات** علامت قرحہ کی مقلہ یعنے بیغولہ چشم مین یہ ہے کہ ایک نقطہ سپید معلوم ہوتا ہے اگر حدقہ چشم پر ہو اور سرخ نقطہ نظر آتا ہے اگر ملتحمہ پر ہو اور اسکے ہمراہ وجع شدید اور ضربان قوی ہوتا ہے اور اگر وہ مدہ جو بڑا دتی پا گیا سپید رنگ ہو درد

ضعیف اور ضربان قوی پر دلیل ہوگا اور اسکا رنگ زرد ہو خواہ تیرہ اور رقیق ان اعراض میں سبک زیادہ ہوگا اور اگر سرخ رنگ کا ہو ردیہ نہایت خفیف ہوگا
علاج داہنی آنکھ میں اگر قرحہ پیدا ہو بائین کروٹ سونا چاہیے۔ اور اگر بائین آنکھ مین قرحہ پڑے داہنی کروٹ سونا چاہیے پہلے تدبیر لطیف غذائی کرنی چاہیے
جب قرحہ شگافتہ ہوجائے غذا اطراف اور قرابیج کیطرف میل کرنا چاہیے اور پارچہ حیوانات اور چوزے کی غذا تجویز کرنی چاہیے تاکہ قوت میں ضعف پیدا نہو
اور اندمال قرحہ مین بوجہ ضعف کے فتور پیدا ہوتا ہے اور فضول بدنی کی زیادتی ہوجاے۔ اور بہت امتلاسے بھی محفوظ رہے اور چیخنے اور چلانے سے پرہیز
کرے اور بقدر امکان پیاسا نہ رہے اور حمام مین بدون نضج مادہ مرض کے داخل نہو اور اگر داخل ہو تو زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے۔ عمدہ تدابیرات اسوقت یہی ہو کہ سر کا تنقیہ
استفراغ جاذب سے کیا کریں کہ مادہ کو بطرف اسفل کے جذب کریں اسطرح سے حجامت ساق کرنی اور فصد صافن کی بھی مفید ہو اور چوتھے روز ہمیشہ اسہال کے
ذریعے سے مادہ کا اخراج کرنا کہ جس سے فضلہ گرم اور رقیق برآمد ہو مطبوخ سے خواہ جوشاندہ سے کرنا چاہیے اور اگر ہمراہ قرحہ کے رمد بھی ہو پہلے استفراغ مذکور
سے علاج رمد کا اسطور پر کرین جو فصل رمد مین مذکور ہوچکا اور ہمین دوائین ایسی مستعمل ہون جو دو صفت کی ہون تسکین وجع کی بھی کرین اور اندمال قرحہ
کیواسطے بھی مفید ہون جیسے شیاف نشاستہ اور شیاف کندر اور شیاف اسفیداج کا اور عورت کا دودھ آنکھ مین ٹپکائین۔ اگر اسوقت سیلان خلط کا ہو
انھین ادویہ مین وہ دوا شریک کرین جو مانع سیلان ہو۔ خلاصہ یہ ہو کہ قانون اختیار دوا کا یہ ہو کہ جو شے تخفیف بدون لذع کے پیدا کرے وہی استعمال
کرین اگر بوقت شدت حرارت کے شیاف شادنج لین کا استعمال کرین خواہ شیاف کندری کا استعمال کرین نافع ہوگا منجملہ شیاف نافع کے شیاف ابیض
اور قرمیس ہو اور اگر سیلان بھی ہو شیاف ماذ رقوس ماروسوس کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر سیلان مع حدت ہو شیاف سائر یا بونکا استعمال کرین۔ اور اگر
حدت نہو اسوقت مرونا دین کا شیاف مفید ہوتا ہے اور اگر قروح مین چرک پیدا ہوا ہو شراب عسل سے خواہ آب حلبہ سے پاک کرنا چاہیے کہ آمین
کوئی شیاف ان شیافات مذکورہ سے بھی شریک ہو خواہ لعاب بزرکتان خواہ شیر زنان سے اس چرک کو صاف کردینا چاہیے اور اگر تاکل مادہ مین
زیادہ ہو باضطرار طرخماطیقون کا استعمال کرنا چاہیے جب قرحہ چرک سے پاک ہوجاے ایسے مجففات سے علاج کرینگے جسمین لذع نہو جیسے شیاف
کندر اور یا کندر خود اور نشاستہ اور سپیدہ اور قلعی سوختہ جو مغسول ہو اور بہوزن اسکے شادنج بھی ملانی چاہیے **صفت** شیاف لوماغس کی اور دوا
قوی ہو اقلیمیا سولہ مثقال سپیدہ مغسول ایک اوقیہ نشاستہ افیون کتیرا ہر ایک دو مثقال کوٹکر آب باران سے لت کرکے انڈے کی سپیدی سے
گوندھین دوسرا نسخہ اسی لوماغس حکیم کے نام سے مشہور ہو اور پہلے سے قوی تر ہو اقلیمیاے سوختہ مغسول اور سپیدہ مغسول ہر واحد آٹھ درہم ونگی چھ درم
کحل محرق مغسول ایک درم نشاستہ قلعی سوختہ اور مغسول طلق ہر واحد چار درم کتیرا آٹھ درم پانی سے پیسکر سپیدی بیضہ سے گوندھکر استعمال کرین
انشاء اللہ تعالیٰ نافع ہو **فصل تیسری خروق قرنیہ کے بیان مین** قرنیہ کے شگاف کبھی کسی ایسے قرحہ کیوجہ سے ہوتے ہین جو نافذ ہو کر ثابت
غائر ہوگیا ہو۔ اور کبھی کسی سبب خارجی کیوجہ سے مثلاً چوٹ لگنے یا اور کسیطرحکا صدمہ ایسا پہونچے جو پردہ کو پھاڑ دے اور اسوقت طبقہ عنبیہ نمایاں ہو جاے
پھر تھوڑی مقدار عنبیہ کی کھل جاے اسکو نملی و موزسرج کہتے ہین اور ورمالی بھی اسی کا نام ہو اور یہ تینون القاب عجب اعظم اور اصغر کے کہے جاتے ہین
پھر اگر خرق عنبیہ کا اس سے بھی زیادہ ہو یہانتک کہ طبقہ عنبیہ بخوبی ظاہر اور محسوس ہوجاے اسوقت اسکا نام عنبی رکھا جاتا ہو اور اگر اس سے بھی اعظم ہو
اسکا نام نفاخی ہو اور اگر عنبیہ زیادہ خارج ہو کر دونون پلکون کے درمیان حاجب ہوجاے کہ انھین جھپیدہ نہونے دے اسکا نام مسماری ہو اور جب
عنبیہ مین بعد شگافتہ ہونے کے سپیدی آجاے پھر امید شفا کی نہین رہتی **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ اگر عنبیہ طول مین شگافتہ ہو اسوقت سپیدی
نظر آئیگی اور شگاف نظر پڑیگا اور ناظر کو دیر تک دیکھے خروق عنبیہ کی توضیح اور طرح سے بھی بیان ہوسکتی ہو مثلاً ہم کہتے ہین کہ خرق اور شگاف کبھی تمام
اجزا و طبقہ قرنیہ مین ہوتا ہو اور کبھی بعض اجزاے قرنیہ مین اور اسوقت خود مقدار قرنیہ کی بلند ہوتی ہو اور کبھی بعض قشور قرنیہ مین تاکل پیدا ہو جیسے
بھی خرق پیدا ہوتا ہو اور یہ خرق مشابہ نفاخہ کے ہوتا ہو اور اس فرق مین اور نفاخات اور نفاطات مین فرق اسطرح ہوتا ہو کہ نفاخات اور نفاطات
مین آنکھ کی سپیدی مین کسیقدر سرخی بھی ہوتی ہو اور دمعہ یعنے ڈھلکا اور ضربان بھی ہوتا ہو اور جو فرزونی پیدا ہو وہ سلائی کے نیچے دبکر سمٹ جاتی

اور خرق میں یہ بات نہیں ہوتی اور جو بلندی اور قرزونی بسبب انخراق اور شگافتہ ہونے جمیع اجزائے قرنیہ کے اور اسکے تمام جوڑ کے شگافتہ ہونے سے پیدا ہوتی ہے اور عنبیہ کے باہر نکل آنے خواہ تمام کمال باہر نکل آنے یا بعض اجزا اسکے باہر آجانے سے عارض ہوتا ہے اس خرق کی چار قسمیں ہیں پہلی قسم چھوٹی جیسے ذبابی اور نملی کہتے ہیں اور یہ قسم جب چھوٹی ہوتی ہے سلائی کے نیچے مشابہ نفاخہ اور لقاطہ کے ہوتی ہے اور فارق اسمیں اور نفاخہ وغیرہ میں یہی ہے کہ اسکا رنگ مثل انگور کے سیاہی اور کبودی اور مثل چشمی میں ہوتا ہے اگر اسکا رنگ انگور کے رنگ کے خلاف ہو بالضرور یہ نفاخہ کہلائیگی کبھی حدس صناعی سے تحقیق اسکی اسطرح سے ہوتی ہے کہ اسکی اصل اور جڑ میں ایک چیز سپید مثل طراز یعنے جامہ خز چسپیدہ کے نظر آتی ہے اور یہ چیز ایسی خشک ہوتی ہے کہ قرنیہ کو پھاڑ کر بروقت اندمال کے سپید ہو جاتی ہے۔ دوسری قسم خرق کی وہی ہے جسکا نام ہمنے عنبی رکھا ہے تیسری قسم اس سے بڑی ہوتی ہے اور آنکھ بند نہیں ہونے دیتی اسی کو نفاخی اور مسماری کہتے ہیں چوتھی قسم بھی گویا از قسم نفاخی کے ہے لیکن یہ کسیقدر آراستہ اور پر گوشت ہوتی ہے اور اسکا انجام اس چیز سے ہوتا ہے جو قرنیہ سے خارج ہوتی ہے اور باہر نکلکر ظاہر اور نمودار ہو گئی ہے اور اسکا نام فلکی ہے اسواسطے کہ مشابہ چرخی ریسمان کے ہوتی ہے جسکی ساخت سوت وغیرہ سے کریں **معالجات** جب مرض زمانہ تکون میں ہو اسکا علاج مثل علاج قروح اور خروج اور بثور کے ہے جیسے ہمنے بیان کیا اور تنقیہ بدن کی ضرورت ہوتی ہے کسی قسم کا مرض کیوں نہو اور استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے کرنا چاہیے۔ اور بعد استفراغ کے استحمام آب شیرین سے کرنا خصوصاً اگر مزاج میں حدت ہو اور ہوائے حمام میں زیادہ درنگ نہ کرنا اور سر کو بکثرت پانی میں آبزن کے نہ ڈبونا چاہیے وہ پانی گرم ہو خواہ ٹھنڈا اور روغن کا استعمال سر پر نہ کرنا اسلیے کہ بعض ادہان تحلیل مادہ کی دماغ سے کرکے آنکھ کیطرف اسی مادہ تحلیل یافتہ کو پہونچاتے ہیں اور جو چیز اسمیں بہتی ہوتی ہے وہ بھی اسکی طرف گرا دیتے ہیں اور بعض انمیں سے تکثیف مسام تخلل پیدا کرکے چونکہ تخلل پیدا نہیں ہوتا لہذا اطراف دماغ کیطرف سیلان مواد مذکور کا کرتے ہیں اور غذا کا بعید الکیموس ہونا واجب ہے اور معتدل یا در رطب ہوں، اور سب تدابیر اسیطرح کے جاری رہیں جبتک یہ مرض بطور بثر اور دانہ کے ہے نضیج مادہ کا کرینگے اور علاج قروح کا کریں جب قرحہ پڑ جائے پہلے اسپر ضمہ قابضہ کا استعمال مع ادویہ جالیہ کے کرینگے جیسے سفرجل اور عدس جو شہد میں پکائے جائیں خواہ انار کے بیج اور مرزنجوش زردی بیضہ اور زعفران خواہ انار کو تھوڑے سرکہ میں خواہ آب انگور میں ملا کریں اور اسکے بعد ضماد تیار کریں اگر احتمال آنکھ میں دوا ٹپکانے کا ہو ہمراہ نشاستہ وغیرہ کے جب شگاف پیدا ہو جائے علاج خرق کا جو مخصوص ہے کیا جائے قسم نملی کا علاج مانعات قابضہ سے کیا جاتا ہے اور تکمید سرکہ سے اور پانی سے اور شراب اور مازو سے خواہ پانی میں گل سرخ کو جوش دیکر اور قلعی سوختہ اور قیمولیا اور گل مختوم اور سپیدہ مستعمل ہوتا ہے سرمہ جو ایسے وقت مفید ہے اسمیں سے ایک نسخہ یہ ہے۔ مازو دو حصہ سرمہ دس حصہ اور شیاف قابض بھی اکتحال کرتے ہیں۔ منجملہ ان چیزوں کے جو اسوقت نافع ہیں عصارہ برگ زیتون عصارہ عصی الراعی ادویہ مفردہ قابضہ میں سے گل سرخ سنبل اور رصاص سوختہ۔ اور قیمولیا گل مختوم سپیدہ سرمہ میں یہ سرمہ بہتر ہے مازو دو جزو سرمہ سیاہ دس جزو شیافات میں شیاف حیون اور افرابیون اور یاروطیون اور ردیالیاس اور شیاف عربی اور اس سے قوی اور زیادہ مفید شیاف بربطوسس ہے۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ جب آنکھ میں کسی شیاف کی تقطیر کریں پٹی باندھیں اور چت لٹائیں **نسخہ شیاف** جو نہایت قوی ہے رماد مسکت جسمیں تانبا صاف کرتے ہیں اور زعفران کثیر سپیدی بیضہ مرغ میں اسی مرغ کے جسنے اسی دن بیضہ دیا ہو گوندھیں اور کبھی اس دوا میں حجر یمانی بھی شریک کرتے ہیں۔ شیاف جید اسکا نام شیاف مادریون ہے اور جمیع انواع بثور چشم میں فائدہ مند ہے سرمہ سوختہ مغسول چار مثقال سپیدہ سوختہ مغسول چھ مثقال جعدہ دو مثقال اقلیمیا محرق مغسول آٹھ مثقال اقاقیا زرد بیس مثقال جندبیدستر چھ مثقال صبر چھ مثقال صمغ عربی بیس مثقال آب باران میں پیکر خشک کرکے رکھ چھوڑیں **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جوقت قرحہ اونچا اور بلند ہونے لگے آنکھ میں پٹی ہر وقت بندھی رہے اور چت لیٹنے کا التزام رہے۔ جس قسم کا نام مسماری ہے اسکا علاج کچھ نہیں ہے بعض لوگ بنظر حسن کے وہ قرزونی جو مو سرج میں پیدا ہوتی ہے اسے قطع کر ڈالتے ہیں اور صواب رائے یہ ہے کہ اسے کاٹنا نہ چاہیے اور نہ کسی طرح حرکت دینی چاہیے کہ اکثر انصباب مواد کا پیدا ہوتا ہے اور آنکھ میں اس مادہ کو منتقل کرتا ہے

فصل چوتھی بثور چشم کے بیان میں

جو دانہ قرنیہ پر ہوگا مائل بسپیدی ہوگا اور جو دانہ ملتحمہ پر ہوتا ہے

مائل بسرخی علاج یہ ہو کہ فصد کھولکر آنکھ مین خون کی تقطیر کرین جیسے ہم باب طرفہ مین بیان کرینگے اور تضمید آنکھ کی صوف کو سپیدی بیضہ مین جو شراب مین
تر کی ہو اور روغن گل بھی اسمین شریک ہو بھگائین اور دودھ مین تخم مرو بھگو کر استعمال کرتے ہین اور شیاف ابیار اور شیاف حنا فیون کا استعمال کرین

فصل پانچوین مدہ کے بیان مین جو صفاق کے نیچے ہو یہ مدہ قرنیہ کے نیچے محتبس ہوتا ہو کبھی عمق مین اور کبھی قریب اسکے اسوقت موضع قرنیہ کا
مشابہ ناخونہ کے ہوتا ہو اور اگر اس پردہ کے ہمراہ شطیہ یعنے کنارہ کو بھی سڑا وے اس مرض کا نام اسوقت قلطان رکھا جاتا ہو **علاج** فولس اخقیاطی
حکیم کہتا ہو کہ اسکا علاج شراب عسل اور عصارۂ حلبہ سے کرنا چاہیے اگر مزمن ہو جاوے اور غلیظ ہو اور شیاف کندر ہمراہ زعفران اور ابار کے
استعمال کرین خواہ تفتیح اکی اکلیل الملک اور لعاب تخم کتان اور ترب تازہ سے جو مطبوخ ہون بشرطیکہ رمد مانع استعمال ادویہ مذکورہ کا نہو اور تنقیہ مد
کا بشل شیاف مرار و شاہترہ کے کرنا چاہیے اور اگر قرحہ نہو اس شیاف کو استعمال کرو **نسخہ** فلقدیس زعفران ہر ایک اوقیہ مرکی ڈیڑھ درہم شہد خالص
ایک رطل دوا کو تیار کرین اور سایہ مین خشک کرکے رکھ چھوڑین **ایضاً** دوا وے مقناطیس جو ظفرہ کیواسطے بنائی جاتی ہو وہ بھی مفید ہو اور دوائے
طین شاموس جو نفاحات کی فصل مین مذکور ہو اسکا استعمال کرینگے **فصل چھٹی سرطان چشم کے بیانمین** اکثر یہ مرض صفاق قرنیہ مین عارض
ہوتا ہو **علامات** درد شدید اور آنکھونکی رگونمین تمدد اور حس قوی کہ اسکا اثر صدغین تک پہونچتا ہو خصوصاً جسوقت مریض حرکت کرے اور پردونمین چشم کے
سرخی اشتہاے طعام کا سقوط اور گزند پہونچتا ہر ایک گرم چیز سے اور یہ مرض ایسا ہو کہ اسکے صحت کی چشم داشت نہین ہوتی ہو اگرچہ تسکین اعراض کی
امید کر سکتے ہین اور جسقدر درد آنکھونمین سرطان پیدا کرتا ہو اسقدر اور اعضا کا سرطان درد نہین پیدا کرتا ہو اور اگر ادویہ حادہ کا استعمال کرین مریض
کو بہت ایذا ہوتی ہو اور طاقت برداشت کی نہین رہتی اور اسقدر درد کا انتشار ادویۂ حادہ سے ہوتا ہو کہ مریض کو تحمل نہین ہو سکتا **علاج** اگر بدون علاج کرنیکے
چارہ نہو ایسی تدبیر کرین کہ درد مین تسکین پیدا ہو اور بدن اور نواحی سر کا خلط عکر اور ردی سے تنقیہ کرتے رہین اور اغذیہ جیدۃ الکیموس سے جو گندم
سے بنائی جائین اور انمین تسخین کسیقدر نہو بیمار کو غذا دینی چاہیے اور دودھ کا پلانا بہت نافع ہو اور سپیدی بیضہ مع اکلیل الملک اور تھوڑی زعفران کے
لگانے مین استعمال کرین اور جو شیاف نشاستہ اور سپیدہ اور صمغ عربی اور افیون سے تیار ہو خواہ جمیع شیافات جسمین ملینات اور مخدرات شریک ہون اور
شیاف شمریون اور شیاف ماموں اور قیروطی جو زردی بیضہ اور روغن گل سے بنائی جاوے وہ بھی استعمال کرین **فصل ساتوین غرب وورم موق
کے بیان مین** آنکھ کے کویہ مین ایک قسم کا خراج پیدا ہوتا ہو کبھی وہ سخت اور صلب ہوتا ہو کہ چھونے سے متحرک ہوتا ہو اور شگافتہ نہین ہوتا ہو
اور از قسم غدد کے ہوتا ہو اکثر اس ورم کی تکلیف یہی ہوتی ہو کہ ایک قسم کی فزونی اور بلندی کویہ مین نظر آتی ہو اور دبانے سے درد پایا جاتا ہو اور
دبانے سے ایذا ہوتی ہو اور رمد اسکے ہمراہ اکثر ہوتا ہو اور کبھی خراج بطور دانہ کے ہو اسکا مادہ جمع ہو کر پھوٹ جاتا ہو اور پھوٹ جانیکے بعد اکثر ناسور
پڑجاتا ہو اور دونون قسم کے خراج یعنے ناسور ہو یا نہو اس بات مین شریک ہوتے ہین کہ چھونے سے ملتے ہین اور دبانے سے چھپ جاتے ہین اور جب
ہاتھ اٹھالین پھر اونچا ہو جاتا ہو کبھی جوہر اور جرم اس دانہ کا اور اسکی فزونی اندر کیطرف ہوتی ہو مگر اسپر خارش اور کھجلی دلالت کرتی ہو اور کبھی اسقدر اندر
کیطرف غائر ہوتا ہو کہ جب زور سے دبائین تب ہاتھ کے نیچے اسکا جرم محسوس ہوتا ہو **غرب** اس ناسور کو کہتے ہین کہ آنکھ کے کویہ مین پیدا ہوتا ہے
اور اندرونی کویہ مین ہوتا ہو اور اکثر اس ناسور کی پیدائش بعد خراج اور دانہ کے ہوتی ہو جو مقام مذکور مین ظاہر ہوتا ہو اور شگافتہ ہو کر ناسور
پڑجاتا ہو اس خراج کا نام قبل شگافتہ ہونیکے اخیلوس ہو اور چونکہ یہ عضو رقیق الجوہر ہو اور اسکا اندرونی جوہر باہر سے دریافت ہوتا ہو جیسے وہ بانسکی
جو ناک کی ہڈی کے قریب نظر آتی ہو اور محسوس ہوتی ہو اور وہ بطرف مقلہ کے معلوم ہوتی ہو جب اس خراج مین انفجار پیدا ہوتا ہو پھر اسطرح رہتا ہے
اور التیام اسکا اور بھر جانا اس ناسور کا دشوار ہوتا ہو اسلیئے کہ عضو مخصوص تر ہو اور با وجود رطوبت کے ہمیشہ حرکت مین رہتا ہو اور اسیوجہ سے
ناسور بھی پیدا ہوتا ہو کبھی شگافتہ ہونا اسکا باہر کیجانب داہنے اور بائین طرف ہوتا ہو اور کبھی اندر کیطرف اور کبھی دونون طرف اور کبھی اسکا
پھوٹنا ناک کے اندر ہوتا ہو اور مواد اسکا ناک مین بہتا ہو اور کبھی اس ناسور کے ریم کی خباثت استخوان تک پہونچتی ہو اور ہڈی کو بھی فاسد

کرتا ہو اور سیاہ کرکے سڑا دیتا ہو اور غضروف جفن کو بھی فاسد کردیتا ہو اور آنکھ مین اس ناسور کا مدہ اور ریم بھرا رہتا ہو دبانے سے نکل آتا ہو علاج
خوب ورم مزمن ہو اور جو نیا ہو اسکے علاج مین سبک تدبیر کافی ہو اور ادویہ سہل سے علاج کرنا چاہیے جیسے آیندہ ہم ذکر کرینگے غرب مزمن کا علاج
وتھی یہ ہو کہ داغ دین اسطرح پر جو ہم بیان کرینگے خواہ اور کوئی تدبیر جو قائم مقام داغ کے ہو جیسے ویگ بر ویگ کہ اسمین ابتدا اسطرح سے ہوتی ہو کہ ناسور کو
ایک چھری سے چھیلتے ہین بعد ازان ایک بتی دیگ بر دیگ نامی بنا کر ناسور مین بھر دیتے ہین بعض اطبا کہتے ہین کہ جب ناسور کو صاف کرکے گوشت مردہ
اس سے دور کر ڈالین اور تھوڑی سی روئی آب خرنوب نبطی مین ڈبو کر اسمین رکھدین نفع شدید ظاہر ہوگا۔ اور اگر سوائے داغ کے اور دوا کے استعمال کا ارادہ
ہو پہلے افضل تدبیر یہ ہو کہ ناسور خوب سا نچوڑ دین تاکہ جسقدر مواد اسمین بھرا ہوا ہو بالکل خارج ہو جائے اسکے بعد کسی شراب قابض سے دھوئین کہ ایک
ایک بوند ٹپکایا کرین تاکہ اسکی کثافت دور ہو جائے۔ اور اگر ریم اسقدر تھوڑی ہو کہ دبانے سے نکل نہ سکے دو دن خواہ تین دن پٹی بندھی ہوئی رہنے دین
تاکہ اسقدر مجتمع ہو جائے کہ اسکی ایک مقدار معین ہو سکے اور اخراج اُسکا آسان ہو اُسکے بعد دھوئین اور دھونے کے بعد وہ شیاف غرب جسکو محمد
بن ذکریا رازی نے اپنی طرف منسوب کیا ہو خصوصاً اگر اس شیاف کو آب مازو مین بھگویا ہو استعمال کرین تقطیر کا طریقہ یہی بہتر ہو کہ قطرہ قطرہ ٹپکائین
اور ہر ایک تقطیر کے بعد ایک گھنٹہ ٹھہر کر دوسرا قطرہ ڈالین افضل تدبیر اسکی یہ ہو کہ غرب کا گڑھا سلائی سے چھا کر سلائی پر تھوڑی سی روئی دوا مین ڈبو کر
ناسور مین رکھین اگر دوا تر ہو یا خشک بطور ذرور دونون حال مین روئی کو دوا سے آلودہ کرنا چاہیے۔ یہ بھی واجب ہو کہ جب دوا کا استعمال کرنا منظور
ہو اور استعمال کر چکین اسکے بعد پٹی آنکھ مین باندھ دین اور حرکت سے بچاتے رہین مجرب شیافات مین ایک نسخہ یہ ہو زرنیخ احمر زاج کلس نوشادر زاج
شب یمانی اجزا ہموزن بول صبی مین پیسکر خشک کرلین اور سوکھا کر استعمال کرین کبھی ابتداے مرض مین قبل شگافتہ ہونے کے یہ دوا مفید ہوتی ہو
کہ زاج اسپر چھڑکین خواہ اُشق اور مومیز اسیطرح جوز الزنج۔ اور جو دوا اقوی التحلیل ہو اسکا استعمال ابتدا مین سودمند ہو اگر ورق سداب بستانی کو ناکھ کے
پانی مین پیسکر فیولوس پر قبل اسکے کہ مقدار ورم کی عظیم ہو استعمال کرین خواہ بعد عظیم ہونیکے بہر حال اندمال پیدا کریگا اور گوشت کی اصلاح کرتا ہو مگر پھٹنے
کے ساتھ ہی ایک لذع پیدا کرتا ہو۔ اور پھر جب تھوڑی دیر گذر گئی کسیطرح کی لذع نہین ہوتی جب یہ ورم غرب ہو جائے اور ناسور محسوس ہو اسوقت کے
علاج کا قاعدہ یہ ہو کہ پہلے تنقیہ کرین بعد ازان علاج کرین منجملہ ان ادویہ کے جو تنقیہ غرب کا کرتی ہین یہ ہو کہ دونون ریشہ جو نے مین ہوتے ہین اندر کی طرف
خصوصاً وہ ریشہ جو قریب جڑ کے ہوتا ہو اور کسیقدر موٹا بھی ہوتا ہو اسے عسل مین ڈبو کر غرب مین استعمال کرین کہ یہ تنقیہ غرب کا کردیگا اسکے بعد مقام خاص کو
اسفنج سے دھوئین ماء العسل مین بھگو کر اور اکثر بعد اس تدبیر کے خشک ریشہ قصب کو غرب مین رکھنا بدون آمیزش دوا کے بھی کافی ہوتا ہو غرب کے علاج
مین شیاف مامیثا بھی ہو اور زعفران ہمراہ آب طرخشقوق کے اور ہر وقت دوا کو بدلتے رہین منجملہ انھین ادویہ مجربہ غرب کے یہ ہو کہ حلزون یعنی گھونگھے کو پیسکر
اسمین مر اور صبر ملا کر استعمال کرین مگر یہ دوا بعد دانہ ابھرنے کے مفید ہو جبتک مادہ مجتمع نہونے پائے خواہ جسوقت قرحہ پڑجائے اسوقت بھی نافع ہوتی ہے
از انجملہ جلباسہ سوختہ زعفران طرخشقوق یا پس آب سماق جو دھوپ کھا چکا ہو۔ اور عجیب النفع دوا یہ ہو کہ برگ سداب آب انار کے ہمراہ غرب پر رکھین
خاص فائدہ اسکا یہ ہو کہ بقیہ اثر فاحش کو نہین چھوڑتا ہو اور زائل کر دیتا ہو مگر اس دوا کے لذع اور گزندگی سے خوف نہ کرین خراج غرب کو یہ ضماد بھی توڑ دیتا
ہو اگر خارج مین ہو یہ دوائی اور تخم مرو اور کندر ہمراہ شیر زنان کے خواہ زعفران آب جرجیر کے ہمراہ خواہ مرکی مین تین جزو صمغ عربی مرارہ گاو مین بھگو کر غرب پے
چپکا دین اور جبتک اچھا نہو دوا کو نہ ہلائین اور نہ چھوڑائین منجملہ ادویہ غرب کے یہ ہو کہ ایک فتیلہ زنجار کا بنائین جو کندر اور اشق سے تیار کیا جائے اہل ہند
کا تجربہ ہو کہ مونگ چبا کر غرب پر رکھنے سے ناسور بند ہو جاتا ہو اور بعض اطباے ہند کہتے ہین کہ تنہا مرکی بھی غرب کو دور کر دیتا ہو اگر غرب پر رکھا رہے
از انجملہ ذرور مجرب کے یہ ہو کہ ایک جزو عروق صفر تین جزو نانخواہ ملا کر پیسین اور غرب پر چھڑکین **ایضاً** دوائے مرکب برادہ نحاس اور شب اور نوشادر
نافع ہو اور نجات مرض سے دیتی ہو بہت مفید دوا یہ ہو زاج اور صبر انزروت قشور کندر سوختہ مامیثا ہموزن لیکر کوٹ پیس رکھین اور تنہا صبر ہمراہ
فشار کندر کے بھی نافع ہو اور قرابادین مین جو خاص ادویہ مذکور ہین انھین بھی خیال کرکے جو مناسب ہون استعمال کرین خصوصاً دوائے سبز جو حاد ہو اور

ادویۂ مفردہ مین جو ادویہ مخصوص کتاب دوم کے الواح مین درج ہین وہ بھی قابل غور کے ہین جب یہ مقدار غرب کی بہت بڑھ جاے اور دواسے فائدہ مترتب نہو چاک کرنا ضرور ہو اور اندر کا گوشت جسقدر بیجان اور مردہ ہو گیا ہو اُسے نکال ڈالنا چاہیے اگر ہڈی تک یہ گوشت مردہ پہونچ گیا ہو بعد اس کے تین طرح پر تدبیر کرنا چاہیے اگر ہڈی صحیح ہو اور کسیطرح کی آفت ہڈی کو نہ پہونچی ہو سیاہی جو ہڈی پر ہو اسے چھیل ڈالین بشرطیکہ سیاہی ظاہر ہو اور کوئی دواے مدمل رکھکر بندش کر دین اور ایک زمانہ تک بدستور بندھی رہنے دین اور اگر اس سے زیادہ دشواری ہو داغ دینا چاہیے اور بیشتر احتیاج اسکی ہوتی ہو کہ فاسد گوشت مین سوراخ کرکے داغ لگاتے ہین اور غرض یہ ہوتی ہو کہ داغ کا اثر اندر تک بخوبی پہونچ جائے تک جو یہ ہو یعنی وہ بلندی جو سینے تک کی جو ناک کیطرف معلوم ہوتی ہو اور ایسی درست تدبیر سے داغ کا اثر پہونچے کہ نہ طرف بینی کے مائل ہو اور نہ بطرف آنکھ کے پہونچکر ملتحمہ تک شامل ہو بلکہ بطرف ناک کے اندر کیجانب اثر پہونچے تاکہ اگر ایک سوراخ خواہ چند سوراخ چھوٹے چھوٹے کرین اور وار پار سوراخ ہو جائین اور خون جاری ہو کر منھ اور ناک تک پہونچے اسوقت داغ بطور کامل لگائینگے اور اسکی احتیاط رہیگی کہ مقلہ تک کسیطرحکا اثر نہ پہونچے بلکہ پہلے مقلہ کو مضبوط ڈوری سے باندھکر اور بندش مین احتیاط بلیغ کرکے پھر داغ لگائینگے اور داغ کے بعد ذرور ادویہ معلومہ سے کرینگے اور پٹی باندھین گے کبھی سوراخ کرنیکی ضرورت نہین ہوتی اور یونہین داغ دیتے ہین اور جبتک ممکن ہو اُسی پر اقتصار کرنا اولی ہو۔ دوا مخصوص بامراض سر ایسے وقت ادویۂ جیدہ سے تجویز کرین۔ یہ بھی واجب ہو کہ بعد داغ لگانیکے جب دوا کو بطور ذرور کے استعمال کرین خاص آنکھ پر اسفنج سرد پانی مین بھگو کر رکھدین خواہ آٹا گوندھا ہوا اور برف سے ٹھنڈا کیا ہو آنکھ پر رکھین تاکہ اثر دوا کا آنکھ تک نہ پہونچے اور جبتک اسفنج خواہ آٹا گرم ہو جاے اور دوسرا بدلین

فصل آٹھوین زیادتی گوشت کویہ کی اور نقصان اسی گوشت کا بیان

آنکھ کے کویہ کا گوشت کبھی اسقدر بڑھ جاتا ہو کہ مانع ابصار ہوتا ہو۔ اور کبھی اسقدر کم ہو جاتا ہو کہ آنسو کو روک نہین سکتا ہو اکثر کمی کیوجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیب ظفرہ چشم یعنے ناخونہ کے کاٹنے مین خطا کرکے جرم گوشت کو بھی کاٹ ڈالتا ہو۔ گوشت کی زیادتی کا علاج ایسی دویہ سے کرین جو تھوڑا گوشت جدا کرتی ہین اور گھٹاتے گھٹاتے سب زیادتی دور کرین اور استعمال مادہ زائد کا دفع نکرنا چاہیے کہ اسمین خطرہ زیادہ ہو کہ دمعہ پیدا ہو گا اور اگر نقصان اس گوشت مین بوجہ قطع ظفرہ وغیرہ کے پیدا ہوا ہو اسکا علاج کچھ نہین ہو اور اگر کسی اور وجہ سے نقصان پیدا ہوا ہو بیشتر اسکا معالجہ ممکن نہ ہو کہ ادویہ منبتہ لحم سے اسکا علاج کرین مگر وہ دوائین ایسی ہون کہ انمین قوت قبض کی اور تجفیف کی ہو جیسے وہ ادویہ جو مامیثا اور زعفران و زیرا و شراب سے بنائی جائین خواہ جو ادویہ صبر اور بھنگ اور شراب سے تنہا صبر اگر مقام مخصوص پر بطور ذرور کے استعمال کیا جاے نافع ہو گا اور تنہا شراب کی بھی یہی تاثیر ہو خصوصاً جب آنمین ایسی دوا جوش دین کہ قوت قابضہ رکھتی ہو

فصل نوین آنکھ کی سپیدی کے بیان مین

آنکھ کی سپیدی کی ایک قسم رقیق ہو جو سطح خارج مین پیدا ہو اسکا نام غمام ہو۔ اور ایک قسم کی سپیدی جسکا نام بیاض ہو وہ غلیظ ہوتی ہو اور یہ قسم اندمال سے کسی قرحہ کے خواہ کسی چھالے کے پیدا ہوتی ہین یعنی چھالا خواہ قرحہ شگافتہ ہو کر مندمل ہوتا ہو اس سے یہی سپیدی پیدا ہوتی ہو **علاج** رقیق اور پتلی سپیدی کا خواہ جو سپیدی نرم اجسام مین پیدا ہو اسکے علاج مین چشم بخارات آب گرم سے تبخیر کرنی چاہیے اور اسکے بعد جلیے یعنے جاشنے کا استعمال کرنا چاہیے کبھی اسی قسم کو عصارہ شقائق نعمان اور عصارہ قنطوریون دقیق اور بھی یہ اجزا نافع ہین ہلدی ایک حصہ اجوائن تین حصہ اس سے ذرور تیار کرین اس سے زیادہ قوی یہ ہو کہ انزروت شکر طبرزد زبد البحر زرد ورد بورہ ارمنی سب کو ملا کر بطور سرمہ کے باریک پیسین اور لگائین ایسی ہی قسم کو کحل اسطراخون اور کحل ایارقوی اور اسطفطیقان اور طرطاطیقون بھی مفید ہو جو سپیدی مزمن اور غلیظ ہو خواہ ابدان غلیظہ مین پیدا ہوا اسکی تدبیر یہ ہو کہ پہلے سپیدی کے نرم کرنے مین اہتمام کرین کہ تبخیرات اور استحمام بکثرت کرائین انہین طریقوں سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین۔ اور جن شیافات کا استعمال ہو پہلے انھین آب وج ترکی اور آب ملح اندرانی محلول مین بھگولین اور حمام مین جب خوب نرمی دواؤن مذکورہ مین آجاے اسوقت ادویہ مذکورہ کو لگائین اگر حمام مین ان دواؤن کا لگانا کچھ فائدہ نہ کرے قلقطار اور نحاس محرق سے شیاف بنا کر استعمال کرین **ایضاً** شیافات بارہ سنگھا خواہ شیاف ریچھ کے فضلہ کا تنہا خواہ ہمراہ اسقونیا اور نحاس محرق کے یا ہمراہ ملح اندرانی سوختہ کے۔ اس سے زیادہ قوی پتیال ننجشک ہمراہ شہد کے خواہ شہد اور منگنی سام ابرص صبح کے وقت اور شام کے وقت لگائین۔ قوت اور ضعف مین معتدل یہ دوا ہو کہ شیح سوختہ کو ہمراہ

سرطان بحری کے اور قلیمیاے ذہبی کے ستعمال کریں اگر سپیدی اندر کیطرف گھسی ہوئی ہو ممیران اور شیح اور مرکی اور سیاہ ریچھ کی مینگنی اور وہ دوائے عنابی جو باب ظفرہ مین مذکور ہو اسکا استعمال کرین کبھی استعمال اصباغ کا ہمراہ صبغ بیاض کے ہوتا ہو۔ از انجملہ یہ ہو کہ انار کی کلی جو خود بخود گر پڑتی ہو اور چھوٹی ہوتی ہو اور اقاقیا اور قلقدیس او صمغ عربی ہر ایک وقیہ اثمد مغسول یکمدتین درہم پانی مین بھگو کر ستعمال کرین۔ اور اگر انار کی کلی نہ ملے انار کا چھلکا اسکی جگہ خواہ اسکے بیج کا استعمال کرین خواہ وہ چھلکہ جو انار کے بیج مین ہوتا ہو **ایضاً** مازو اقاقیا ہر یک دو درہم قلقدیس ایکدرہم اسی سے صبغ تیار کرین۔ منجملہ اصباغ کے ایک یہ سرمہ بھی ہو نسخہ قلعی سوختہ مغسول زعفران صمغ عربی ہر یک دو مثقال خاکستر اس گھریا کی جسمین تانبا پگھلایا جاتا ہو اور اس خاکستر کو آب باران سے دھوئیں دو مثقال توبال نحاس مغسول نصف مثقال اس سے سرمہ بنا کر ستعمال کرین۔ ایک اور سرمہ بہت عمدہ ہو نسخہ قلقطار مازوے سبز ہر یک چار مثقال الٹی تین اُبال کر چند مرتبہ ستعمال کرین نسخہ مازو اقاقیا ہر یک ایک حصہ قلقند نصف جزو آب شقائق نعمان مین پیکر ستعمال کرین اسیطرح پشک کبوتر او گنجشک بھی مفید ہو

فصل دسوین سبل کے بیان مین

سبل ایک جھلی ہو جو آنکھ مین بوجہ پھولنے ظاہری رگون کے سطح ملتحمہ اور قرنیہ مین بوجہ بافتہ ہونے ایک شے کے درمیان رگون اور سطوح کے مثل دخان کے پیدا ہوتی ہو اور سبب اسکے تولد کا انہین رگون کا امتلا ہوتا ہو خواہ کبھی مادہ غشاء ظاہری سے بطرف ان رگونکے بہ کر آتا ہو یا غشاء باطنی سے وہ مادہ ان رگون مین پہونچتا ہو اور وہان سے مادہ کا آنا بوجہ امتلاے سر کے ہوتا ہو۔ اور آنکھ مین چونکہ ضعف ہوتا ہو لہذا ضعیف عضو پر گرتا ہو کبھی اسی جھلی سے جسکو سبل کہتے ہین ایک قسم کی کھجلی اور دمعہ اور غشاوہ عارض ہوتا ہو اور دھوپ کی روشنی سے ایذا اور چراغ کی ضو سے گزند پیدا ہوتا ہو اسیوجہ سے ضعف بصر بھی پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ وہ اذیت اور قلق مین گرفتار ہو ہر ایک چیز کا تحمل اسے ایذا دیتا ہو کبھی جس آنکھ مین بھاری سبل کی ہوتی ہو وہ آنکھ چھوٹی ہو جاتی ہو اور رجوب حدقہ کا سمٹ جاتا ہو۔ سبل انھین امراض مین سے ہو جو متوارث اور متعدی ہین **علامات** جس سبل کا مبدا وہ حجاب خارجی ہو جسکا ذکر ہم ذکر کر چکے ہین اسکی علامت یہ ہو کہ خارجی رگونمین پری اور چہرہ مین سرخی اور صدغین مین ضربان شدید اور قرنیہ کی رگونمین ضربان ہوگا۔ اور جس سبل کا مبدا خارجی حجاب کے سوا اور چیز ہو اسکی علامت یہ ہو کہ علامات مذکورۃ الصدر نہ پائی جائین جیسا قانون عام مین مذکور ہو چکا یعنی حجاب داخلی اور خارجی کے مبدا ہونے مین جن چیزونکو ارباب نزلہ چشم ترک کرتے ہین واجب ہو کہ یہ بھی انھین ترک کر دین اور اب دوبارہ ہم انھین بنظر تکرار کے ذکر نہین کرتے اور جو ستفراغ ہمنے اوپر لکھے ہین انھین کا استعمال کرین اور روغن اور ضمادات سے سر کو بچاے رہین اور سعوط کو بھی اس مرض مین ناپسند اور مکروہ تجویز کیا ہو مگر میرے گمان مین کچھ مضر نہین ہو۔ اگر سر کا تنقیہ ہو چکا ہو۔ اور جالینوس نے شراب کی اجازت دی ہو۔ اور شراب پلانے کے بعد سُلانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور سر کا تنقیہ ہو چکا ہو اور بدن بھی مادہ سے پاک ہو اور شاید یہ تدبیر سبل خفیف مین درست ہو اور قوی سبل مین چن لینا اور دستکاری کی ضرورت ہوتی ہو بہتر اور اچھا طریقہ اسکا یہ ہو کہ چند ڈورے رگونکے نیچے داخل کر دین جب وہ ڈورے پورے بھر جائین اوپر کیطرف انکو کھینچین تاکہ سبل بھی انکے ہمراہ اوپر کیطرف کھنچ جاے اور نیز مقراض سے اسطرح سبل کو جدا کرین کہ پھر کسیقدر باقی نہ رہے اور بعد دستکاری کے وہ تدبیر جو باب ظفرہ مین دربارہ عدم التزاق اور چسپیدہ ہونیکے لکھی ہو کرنی چاہیے۔ اگر بوجہ اس دستکاری کے آنکھ مین درد پیدا ہو زردی بیضہ کی مداومت کرین کہ اسی سے شفا ہو جائیگی اسکے بعد شیاف احمر اور شیاف خضر کا استعمال کرین تاکہ بقیہ مواد سبل کی تحلیل اور آنکھ پاک اور صاف ہو جاے۔ عمدہ اوقات دستکاری مذکور کے فصل ربیع اور خریف ہو اور لیکن بعد تنقیہ او ستفراغ کے چاہیے ورنہ بوجہ درد کے فضول بطرف آنکھ کے زیادہ رجوع کرینگے۔ دوائین جو اس مرض مین نافع ہین جبتک مرض جدید ہو اسیوقت تک مفید ہوتی ہین اور بعد مزمن ہونیکے پھر کچھ اثر نہین کرتی منجملہ مجربات کے پوست بیضہ تازہ کا ابھی شکم مرغ سے نکلا ہوا سے دس دن تک سرکہ مین جوش دین بعد ازان صاف کرکے بعد ازان پوشیدہ مقام پر سکھلائین اور سرمہ ساکر کے اکتحال کرین **ایضاً** آنکھ مین بطور سرمہ کے رسادی کے ہمراہ ہموزن مارقشیشا کے لگانا بھی مجرب ہو اسیطرح نحاس قبرسی کو پیشاب مین چند روز ڈالکر آنکھ مین لگانا۔ مرکبات معروفہ سے شیاف سطیقان اور شیاف احمر لین اور شیاف احمر حاد اور شیاف خضر اور طرخماطیقون اور شیاف رو سنج اور دواء مقناطیس جو قرابادین مین مذکور ہو اور شیاف جلنار اور بہت جب سبل مین خارش ہو اسوقت شیاف سماق مجرب ہوا ہو کہ فقط سماق سے بنایا جاتا ہو اور کبھی تھوڑا سا صمغ عربی اور انزروت بھی اسمین داخل کرتے ہین کہ اسکے

استعمال سے سبل کٹ جاتا ہے اور خارش بھی دور ہو جاتی ہے **فصل گیارھوین ظفرہ کے بیان مین** ظفرہ ناخونہ کو کہتے ہین اور ناخونہ ملتحمہ مین ایک فزونی اور زیادتی پیدا ہوتی ہے خواہ جو حجاب تمام آنکھ کو محیط ہے اسمین ایک زیادتی پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر ابتدا اس مرض کی کویہ اور کنارہ سے ہوتی ہے اور ہمیشہ ملتحمہ پر یہ زیادتی بڑھتی جاتی ہے کبھی اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ قرنیہ کو چھپا لیتی ہے اور اسپر نافذ ہو کر سوراخ چشم کو بند کر دیتی ہے۔ ایک قسم اسکی سخت اور باصلابت ہوتی ہے اور ایک قسم نرم ہوتی ہے کبھی سرخ رنگ اور کبھی تیرہ گون ہوتی ہے ایک قسم ظفرہ کی ملتحمہ سے ایسی مجاور ہوتی ہے کہ اس سے ملتصق اور چسپان ہوتی ہے اور اسکا چھیلنا آسان ہوتا ہے اور تھوڑی سی تعلیق اور بوجھ ڈالنے سے چھل جاتی ہے اور ایک قسم کی مجاورت ایسی ہوتی ہے کہ قرنیہ سے متحد اور ملتزق ہو جاتی ہے اور بدون سلخ اور ادھیڑنے کے جدا نہین ہوتی ہے جیسا آگے معلوم ہوگا **علاج** فصل علاج ظفرہ کا کشط یعنے چھیلنا ہے لوہے سے خصوصا جو ظفرہ نرم ہو اور سخت ظفرہ کا چھیلنا اگر بہ نرمی اور رفق نہو سکے کسیقدر ضرر پہونچاتا ہے لیکن پہلے بنظر امتحان ظفرہ کو ضمادات یعنے اونچا کرکے دیکھین اگر لٹک پڑے بآسانی کٹ جائیگا اور اگر نہ لٹکے بال خواہ ریشم سے اسے جدا کرنا چاہیے اسطرح پر کہ اسکے نیچے سوئی خواہ پر کی نوک سے ریشم وغیرہ کو پہونچائین اور دو جگہ خواہ ایک ہی جگہ اسکے پہونچانے کی ضرورت ہوتی ہے اگر یہ تدبیر کارگر ہووے بہ نرمی اتار لینا چاہیے مگر جس لوہے سے اسکے چھیلنے کا قصد کرین زیادہ تیز نہو اور چاہیے کہ استیصال ناخونہ کا بیخ و بن سے کر ڈالین اور تا امکان باقی نہ رکھین اور کویہ کے گوشت کو ویسا ہی چھوڑ دین ورنہ دمعہ پیدا ہوتا ہے ناخونہ مین اور کویہ کے گوشت مین رنگ کا فرق ہے جب ناخونہ کٹ جاے آنکھ مین زیرہ نمک کے ساتھ ملا کر ٹپکانا چاہیے۔ اور اس دوا کی وجہ سے جو لذع پیدا ہو زردی بیضہ اور روغن گل اور بنفشہ سے اسکی تلافی کرنی چاہیے اگر زیرہ اور نمک کی تقطیر بطور مذکور نہ کرینگے ملتحمہ پلک سے لپٹ جائیگی اسطرح مریض کو چاہیے کہ ہر وقت آنکھ اٹھاے پھرا کرے تاکہ اس ضرر سے نجات ہو اور تین دن کے بعد شیافات حادہ کا استعمال کرین تاکہ بقیہ کا استیصال ہو جاے فقط ادویہ کا استعمال کرکے ظفرہ کو کاٹنا امر عظیم ہے اور ظاہر ادشوار بھی ہے خصوصا اگر ظفرہ غلیظ ہو اور باینہمہ چونکہ ایسی ادویہ حدت سے خالی نہین ہوتین کچھ نہ کچھ ایذا حدقہ چشم کو ضرور پہونچے گی اسلیے کہ جبتک ان ادویہ مین زیادہ جلا ہوتی ہے اور انمین شرکت ادویہ معفنہ کی ہوتی ہے لہذا اور بھی ایذا ہوتی ہے منجملہ اکحال مجربہ کے شیاف طرخماقیقون اور شیاف قلقطاری اور شیاف قیصر اور باسلیقون حاد اور روشنایا اور دینارجون ہے اور یہ سب ادویہ قرابادین مین مندرج ہین یہ بھی دوا مجرب ہوئی ہے کہ نحاس محرق اور قلقدیس اور تلخہ بز نر یعنے بکرا ہم وزن لیکر شیاف تیار کرین خواہ قلقدیس اور ملح اندرانی ملکر ایک جز صمغ عربی نصف جزو لیکر ہمراہ شراب کے شیاف بنائین یا نحاس محرق اور قلقند اور بیخ کبر اور نوشادر اور تلخہ بز نر خواہ تلخہ گاو ہمراہ شہد کے یا فقط شہد ہمراہ تلخہ گوسپند کے یا مقناطیس اور زنگار اور مغرہ یعنی گیرو اور اشق مکہ دو جزو زعفران ایک جزو اور ایک وقیہ اس سے قوطولی ہمراہ عسل کے ایضا قلقند نوشادر سے کحل عجیب النفع تیار ہوتا ہے۔ ظفرہ کے علاج مین ایک دوا جسکا فائدہ قریب کشط اور چھیلنے کے ہے یہ ہے کہ خزف یعنے ٹھیکرا خزف غضار چینی سے لیکر اوپر کے پوست جو روغن سے پیدا ہوتی ہے چینی برتن کے ٹکڑے مین سے اتار کر اچھی طرح پیسین اور جب خوب پس جاے روغن حب القطن سے مخلوط کرکے پھر دونون ملا کر پیسین اور سلائی جلد مین آنکھ کے داخل کرکے اور اسی سلائی سے دوا لگا کر ظفرہ کو چھیلنا چاہیے اور ہر روز ہمیشہ چند مرتبہ یہی ترکیب کرتے جائین کہ ظفرہ پتلا ہوتے ہوتے بالکل دور ہو جائیگا اور قبل استعمال اس دوا کے آب گرم کے بخار پر جھکائین تاکہ آنکھ گرم اور چہرہ سرخ ہو جاے یا حمام مین داخل ہون اور میری راے یہ ہے کہ شراب کو دیگرا اسکے بخارات پر سر جھکائین خواہ تھوڑی سی شراب ممزوج پلائین بعدازان دواے مذکورہ سے ظفرہ کو چھیلین کبھی ظفرہ رقیق بلکہ غلیظ مین یہ دوا نافع ہوتی ہے کندر کو پیسکر آب گرم مین بھگوئین تاکہ ایک گھنٹہ گذر جاے اور صاف کرکے اکتحال کرین۔ اور مین نے تجربہ کیا ہے کہ جس شخص کے ظفرہ غلیظ سرخ عارض ہوا اور کہنہ ہو کندر کہنہ کو نرم نرم پیسکر آب گرم اسکے سر پر گرائین اور ابھی پاون سے لیے باہر نکالین اور گرم پانی گرا کر دستہ پاؤن سے خوب حل کرین تاآنکہ رنگ اسکا سبزی مائل ہو جاے اور بعدازان استعمال کیا تو اس دوا کو بہت نافع پایا ہے

فصل بارھوین طرفہ کے بیان مین طرفہ ایک نقطہ خون تازہ سرخ رنگ کو کہتے ہین یا کہنہ مائیت جسکی سرخی خالص ہو اور سیاہی آمیز ہو کہ بعض رگون کے شگافتہ ہونے سے یہ قطرہ خون کا جاری ہوا ہے کسیطرح کی چوٹ لگنے سے خواہ کوئی اور سبب ایسا حادث ہوا ہے جس سے رگ پھٹ جاتی ہے مثلاً

امتلاے شدید خواہ ورم وغیرہ اور بعد ٹپکنے کے آنکھ مین ٹھہر گیا اور کہنہ ہوگیا منجملہ ان اسباب کے جنکی وجہ سے رگ پھٹ جاتی ہو زیادہ چلانا اور چھینکنا اور حرکت عنیف اور درشت واقع کرنی ہو کبھی غلیان خون سے کبھی رگون مین خون ٹپکتا ہو اور طرفہ کا مرض پیدا ہوتا ہو کبھی جو طرفہ چوٹ کیوجہ سے پیدا ہوتا ہو اسمین حدقہ چشم بھی تھوڑا سا شگافتہ ہوتا ہو اور جو طرفہ ملتحمہ مین پیدا ہوتا ہو حدقہ کے شگاف سے اسمین بے خوفی ہوتی ہو علاج کبوتر کا خون یا خون شفانین یعنی بوتیار کا اور خون فاختون کا خواہ وراشین یعنی قمریون کا خصوصًا وہ خون جو پرون کے نیچے سے نکلے طرفہ پر ٹپکانا چاہیے۔ اگر مرض کی ابتدا ہو اسی خون مین کوئی دوا رادع بھی ملا دین جیسے وہ مٹی جو بنام قیمولیا معروف ہو خواہ طین ارمنی اور آخر مین اس مرض کے محللات کو ملانا چاہیے حتی کہ زرنیخ تک بھی ملا سکتے ہین ہمراہ گل مختوم کے اور کبھی عورت کے دودھ مین کندر اور آب شور خصوصًا جس پانی مین ملح اندرانی گھلا ہو اور نوشادر خصوصًا جب اسمین کندر کی شرکت ہو ٹپکاتے ہین ایسے شیاف دینار جون بہت نفع کرتا ہو۔ ایک دوا کی ترکیب حجر فلفل اور انزروت سے ہموزن دونون لیکر اور دونون کے برابر زرنیخ ملاتے ہین ہوتی ہے اور کبھی اسمین ملح اندرانی ملاکر شیاف تیار کرتے ہین اور کبھی خارج سے بھی کو جلاکر شراب خواہ سرکہ سے ملاکر استعمال کرتے ہین اسیطرح کبوتر کی بیٹ سرکہ خواہ شراب سے ملاکر استعمال کرتے ہین یا زبیب خستہ برآوردہ کا ضماد کرتے ہین تنہا خواہ سرکہ ملاکر خواہ اور اجزاے مذکورہ بالا کے ہمراہ خصوصًا اگر ورم بھی ہو اسیطرح جبن تازہ اور تھوڑا سا ملح اندرانی خواہ جبن تازہ اور مولی کا چھلکا کلیل الملک مع دم الاخوین اور بیخ سوسن اور زعفران کے خواہ عدس ہمراہ روغن گل اور زردی بیضہ کی اور اکباب یعنے سر جھکانا ایسے آبہاے گرم مین جنمین بابونہ اکلیل الملک خواہ انکے عصارے اور سلاقہ برگ کرنب جوش دیا گیا ہو خواہ برگ کرنب کی تضمید کرین اسے خوب کوٹکر جوش دیکر جو طرفہ قوی اور مزمن ہوگیا ہو اسکی دوا یہ ہو کہ رائی مین دوچند اسکے وزن کے بکرے کی چربی ملاکر ضماد کرین خواہ زرنیخ کو دودھ مین محلول کرکے خواہ انار کو شراب مین جوش دیکر ضماد کرین یا اجوائن اور زوفا کو مادہ گاؤ کے دودھ مین ملاکر استعمال کرین۔ اگر ہمراہ طرفہ کے ملتحمہ مین شگاف بھی پیدا ہو زیرہ چباکر اور نمک ملاکر تھوڑا سا آب دہن اسپر ٹپکائین اور آنکھ مین ڈالین برگ بید سادہ کا بھی ضماد بہت نافع ہو

فصل سترھوین دمعہ کے بیان مین

یہ مرض جدید بھی ہوتا ہو اور خلقی بھی ہوتا ہو ابتداے ولادت سے اور جو قسم خلقی نہین ہو اسمین سے ایک قسم لازم زمانہ صحت کے ہوتی ہے اور ایک قسم تابع کسی مرض کے کہ اگر وہ مرض جاتا رہے یہ قسم دمعہ کی بھی زائل ہوجاے جسطرح حمیات مین جو دمعہ عارض ہوتا ہو اسکا یہی حال ہو اور سبب دمعہ کا یعنے اس ڈھلکے کا جو عارضی ہو اور خلقی نہین ہو ضعف قوت ماسکہ ہاضمہ کا ہو جو منبع رطوبات ہو یا کوئی مین آنکھ کے کسیطرحکا نقصان منجر طبیعت کے پیدا ہو خواہ کسی تیز دوا کے لگانے سے یا ناخونہ کے قطع کرنیکے بعد یہ مرض بموجب بیان سابق عارض ہوتا ہو۔ مبدا اس رطوبت کا دماغ ہو اور دماغ سے آنکھ مین یہ رطوبت انھین دو راہون مین سے کسی ایک راہ سے آتی ہو جنکا ذکر مکرر ہوچکا ہو۔ جو دمعہ مولود ہو خواہ بعد کٹ جانے کو یہ کے پیدا ہوا اسکا علاج کچھ نہین اور حمیات خواہ اور امراض حادہ مین جو ڈھلکہ عارض ہوتا ہو یعنے وہ امراض جنمین سہر بھی عارض ہو اور حمیات یومیہ مین خواہ حمیات عفنہ دمویہ مین دمعہ اکثر عارض ہوتا ہو اسیطرح اکثر تہد کیوجہ سے جو دمعہ لاحق ہوتا ہو یہ سب اقسام ڈھلکے کے جلد زائل ہوجاتے ہین۔ اور اگر بعد زوال اصل مرض کے زائل ہوجاے یہی مرض کا تابع ہوگا **علاج** قانون اسکے علاج مین یہ ہو کہ ایسی دواؤن کا استعمال کرین جنمین قبض کی قوت باعتدال ہو خاص وہ ڈھلکہ جو بعد قطع ظفرہ کے خواہ ناکل سے کسی دوا کے پیدا ہوتا ہو اسکا علاج ذرور اصفر سے اور قرص زعفران اور شیاف صبر اور شیاف زعفران سے ہمراہ بھنگ کے کرنا چاہیے اور آماق چشم پر کندر خواہ دخان کندر کا استعمال کرین اور صبر اور ماميثا اور زعفران سے بھی علاج کرین اور اگر کویہ بالکل نابود ہوگیا اور از بیخ و بن مستاصل ہوا ہو پھر دوبارہ اسکا اگنا محال ہو اور جو دمعہ ناخونہ کے قطع سے پیدا ہوا ہوا اسکا علاج توتیائی ادویہ سے خصوصًا کحل جسکا ذکر باب بیاض چشم مین کیا گیا ہو کرین۔ اور جملہ شیاف بالزرجت ہین اور شیاف ابیض انزروتی اور شیاف اصطفطیقان و دیگر ادویہ مذکورہ جو قرابادین مین مندرج ہین۔ **علاج** کہون مجرب دوا دمعہ کیواسطے آب انار ترش ہمراہ اور ادویہ مندرجہ ذیل کے ہو صفت اسکی یہ ہو ایک رطل آب انار ترش کو پکائین تاکہ نصف جل جاے اسکے بعد صبر سقوطری اور حضض فیلزہرج اور زعفران اور شیاف ماميثا ہر ایک سے ایک مثقال مشک بمقدار دو دانگ سب اجزا کو ملاکر چالیس روز تک آفتاب کی گرمی مین رکھین کسی شیشہ کے برتن مین بند کرکے بعد اسکے استعمال کرین۔ نہار منہ حمام مین داخل ہونا بھی اس مرض کے علاج مین نہایت مجرب ہے اور

اسی طرح حمام مین ٹھہرنا اور سرکہ اور پانی ملا کر آنکھ مین اکثر ٹپکانا اور جو دمعہ خلقی ہو وہ علاج پذیر نہین ہوتا ہو **فصل چودھوین حول کے بیان مین** حول کثر چشم کو کہتے ہین کبھی یہ مرض اسوجہ سے پیدا ہوتا ہو کہ بعض عضلات محرکہ مقلہ مین ایک قسم کا استرخا پیدا ہو کر مقلہ کو جہت صحیح سے بطرف جہت مخالف کے جھکا دیتا ہو اور کبھی بوجہ بعض عضلات کے حول پیدا ہوتا ہو کہ مقلہ کسی جہت نامناسب مین جھک جاتا ہو بہر حال کبھی بوجہ رطوبت کے یکبی پیدا ہوتی ہو اور کبھی بسبب یبوست کے جیسے امراض حادہ مین عارض ہوتا ہو اگر حول بوجہ تشنج عضل کے پیدا ہو اسکا حدوث فقط عضل محرک سے ہوتا ہو اسلیے کہ تشنج عضلات سے آنکھ مین آفت پیدا ہوتی ہو اکثر حول بعد امراض دماغی مثل صرع اور قرانیطس اور سدر وغیرہ کے عارض ہوتا ہو بوجہ احراق اور یبس یا امتلا کے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ آنکھ کا زوال اور ہٹ جانا اوپر کیطرف خواہ نیچے کیطرف اس سے وہی مرض پیدا ہوتا ہو کہ ایک چیز کی دو دکھلائی دین۔ اور اگر زوال آنکھ کا دونون طرف ہو یعنی نیچے اور اوپر برابر ہو اس سے چندان ضرر پیدا نہین ہوتا ہو **علاج** جو حول پیدائشی ہوتا ہو اسکا زوال نہین ہو سکتا ہو۔ ہان اگر حالت طفلی مین بوجہ رطوبت کے ہو اسکا علاج ممکن ہو اور امید اسکے زوال کی بھی ہو خصوصاً اگر حادث ہو اسکے علاج کی تدبیر یہ ہو گہوارہ کو درست کرین اور چراغ کو جانب مقابل مین حول کے رکھین یعنی جدھر کجی ہو اسکی دوسری جانب مین چراغ رکھین تاکہ بتکلف ادھر دیکھتا رہے اسیطرح چاہیے کہ سرخ ڈورے جانب مقابل مین باندھین خواہ کوئی اور سرخ چیز کنپٹی کے قریب رکھین یعنے جو کنپٹی مقابل جانب کے ہو یا کان کے قریب رکھین اور یہ ڈورا وغیرہ جو باندھین خواہ رکھین ہمین اسکا لحاظ رہے کہ بہ آسانی مریض اسے تامل کر سکے اور دیکھ سکے اور تھوڑی کلفت اسکے دیکھنے سے حاصل ہو کہ بیشتر اسیقدر تکلیف آنکھونکی درستی مین کافی ہو جاتی ہو خون کا نکلوانا بھی آنکھ کو مستقیم اور نظر کو درست کر دیتا ہو جن لوگون کو یہ مرض کبر سن مین یا سن شیخوخت مین عارض ہوتا ہو اور سبب عروض کا استرخا یا تشنج رطب ہو واجب ہو کہ استعمال تنقیہ کا بذریعہ استفراغ مذکورہ اقسام ایارجات کبار وغیرہ کے کوین اور تلطیف تدبیر کا لحاظ کرین اور استعمال حمام محلل کا کرتے رہین منجملہ ادویۂ نافع کے حول مین ایک یہ بھی دوا ہو کہ عصارۂ برگ زیتون کا سعوط کرین پھر اگر عروض حول کا تشنج یبسی سے ہو نطولات مرطبہ کا استعمال کرین اور اگر تپ نہو شیر مادہ خر پلائے جائین اور ہمین اوداہان جو زیادہ مرطب ہون شریک کوین حاصل یہ ہو کہ انکی تدبیر مین ترطیب زیادہ کرنی چاہیے اور آنکھ مین آب شفا مین کی تقطیر اور سپیدی بیضہ اور روغن گل کا ضماد کرین کہ آنکھ میں تھوڑی سی شراب ملائین اور چند روز اسی کی بندش کرنی چاہیے **فصل پندرھوین جحوظ کے بیان مین** جحوظ کے معنے یہ ہین کہ آنکھونکے ڈھیلے باہر نکل آئین۔ یہ مرض کبھی بوجہ انتفاخ مقلہ چشم سے جو بوجہ ثقل کا ہو اور ہمین امتلا کسی مادہ کا ہو اس سے پیدا ہوتا ہو یا کسی ایسے مقام پر انضغاط اور تنگی پیدا ہو جو آنکھین باہر نکل آئین خواہ جو چیزین آنکھ کو باہر نکلنے سے روکے ہوئے ہین یعنی جو عضلات حافظ ہین آنکھونکے باہر نکل آنے سے ہمین استرخا پیدا ہو جائے اسوجہ سے جحوظ پیدا ہو پہلی قسم جحوظ کی جو بوجہ شدت انتفاخ مقلہ اور ثقل اور امتلائے مقلہ سے پیدا ہو ہمین امتلا خاص مقلہ مین ہوتی ہو اور کبھی تمام دماغ بلکہ تمام بدن کی امتلا سے یہ ثقل اور انتفاخ مقلہ مین پیدا ہوتا ہو چنانچہ بروقت احتباس طمث عورات کے یہ امتلائے عام پیدا ہوتی ہے دوسری قسم کا جحوظ جو بوجہ تنگی کے پیدا ہو اسکی مثال یہ ہو جیسے بروقت گلا گھونٹنے کے آنکھین باہر نکل آتی ہین یا جیسے بروقت دورہ شدید صرع کے خواہ بعد قے کے یا چلانے کے وقت خواہ عورات کو بعد ایسے دردزہ کے جسمین پیچش زیادہ ہوا اور بیشتر ہمراہ اسی دردزہ کے ایک مادہ بھی بطرف آنکھ کے رجوع کرتا ہو جسوقت نفاس اچھی طرح جاری نہو کہ تنقیہ رحم کا بخوبی ہو جائے۔ اور کبھی بوجہ فساد جنین خواہ موت جنین او تعفن جنین کے جحوظ پیدا ہوتا ہو جحوظ کی جو قسم بوجہ استرخاے عضلہ کے پیدا ہوتی ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ جو عضلہ محیط اس عصبہ کو ہو جو مجوف ہو جب عضلہ مین استرخا پیدا ہو اسوقت مقلہ کو سنبھال نہین سکتا اور باہر کیطرف مقلہ مائل ہوتا ہو جسوقت جحوظ فقط استرخاے عضلہ سے پیدا ہوتا ہو بصارت مین بطلان پیدا نہین ہوتا اور کبھی باوجود استرخاے عضلہ کے انہتاک اور لاغری بھی پیدا ہوتی ہو اسوقت بصارت باطل ہو جاتی ہو۔ کبھی دونون آنکھین باہر نکل آتی ہین جیسے خوانیق اور اورام حجب دماغی مین اور ذات الریہ مین اور کبھی اسکا سبب انضغاط ہوتا ہو اور کبھی امتلا بھی ہوتا ہو اور اکثر جحوظ مین ایک دسومت سی نظر آتی ہو اور قرنیہ مین ورم پیدا ہوتا ہو **علامات** جحوظ کی جو قسم بوجہ کثرت اجتماع کسی چیز کے آنکھ مین ہوتی ہو اسوقت ہمراہ جحوظ کے ڈھیلا آنکھ کا مقدار مین بھی بڑا معلوم ہوتا ہو اور اگر جحوظ بوجہ انضغاط

اور تنگی کے پیدا ہو پھر اگر کسی مادہ کی اعانت اس انضغاط پر ہووے جب بھی عظم اور بزرگی مقدار چشم کی پائی جائیگی اور کبھی عظم کا وجود نہوگا اور دونون صورت مین احساس ایک تمدد کا ہوتا ہے جو پیچھے کیطرف سے دفع کرتا ہے اور اس تمدد کی شناخت سبب مرض سے بخوبی ہوتی ہے اور جو قسم جحوظ کی بوجہ استرخاے عضلہ کے پیدا ہو اس مین حدقہ چشم عظیم نہین ہوتا اور نہ زیادہ تمدد محسوس ہوتا ہے باطن کیطرف اور آنکھ باوجود جحوظ کے بے آرام اور متحرک ہوتی ہے علاج خفیف جحوظ کیواسطے فقط ایسی بندش جو اسے اندر کرے کافی ہوتی ہے کہ بعد پٹی باندھنے کے چت لیٹا رہے اور غذا مین خفت ملحوظ رہے اور حرکت بھی کم کرنے پاوے اور آنکھ ہر وقت بند رہے۔ اگر باوجود ان تدبیرات کے کسی دوا کی اعانت کی ضرورت ہو شیاف سماق کا استعمال کرین جحوظ قوی اگر بوجہ مادہ کے ہو تنقیہ کی ضرورت تمام بدن خواہ فقط سر کے تنقیہ کی ہوگی انہین ادویہ سے جو مکرر مذکور ہو چکی ہین مسہلات اور فصد اور حجامت صدغین اور حقنہ ہاے گرم وغیرہ اور حاصل یہ ہے کہ اسہال اس مرض مین نہایت نافع ہے اور اکثر اصناف جحوظ مین منفعت اسکی ظاہر ہوئی ہے اور اسیطرح قفا پر سینگیان لگوانا اور واجب ہے کہ ہمیشہ ابتداے جحوظ مین ضماد موصوف سے کرین جیسے سرکہ مین ڈوبا ہوا اور نطول وجہ کا آب سرد سے خواہ آب طلع بارد سے کرین خصوصاً جب اس پانی مین قابضات مسددہ مثل پوست انار اور طلیق اور خشخاش اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ کے پکائی گئی ہون اور اگر جحوظ بوجہ امتلاء کے نہو یہ سب تدبیرات ہر وقت مفید ہونگے اور اگر امتلا ہو بعد زمانہ ابتداء کے تحلیل مادہ کی کرنی چاہیے اور اگر استرخا سے یہ مرض پیدا ہو واجب ہے کہ استعمال ایارجات اور غرغرہ کا اور شمومات اور بخورات مشہورہ کا کرین اور اگر بوجہ انضغاط کے جحوظ پیدا ہو تو بعض کا استعمال کرین منجملہ ادویہ نافع کے تو اور جحوظ مین آرد باقلے کا ہمراہ گل سرخ اور کندر اور سپیدی انڈے کی بطور ضماد کے استعمال کرین اور خستہ خرما جلا کر سنبل الطیب کے ہمراہ تو اور جحوظ کو مفید ہے

فصل سولھوین غور عین کے بیان مین یہ مرض عکس جحوظ کا ہے آنکھین اندر گھس جانا خواہ انکا چھوٹا ہونا حمیات مین ہوتا ہے خصوصاً جب بیداری مفرط عارض ہو اور بعد استفراغات اور خواب و غم اور الم کے جو افراط سے ہو خواب کی وجہ سے جب یہ مرض عارض ہوتا ہے اس مین آنکھ کی تنگی اور بوجھ اور بدشواری حرکت کرنا پلکون کا پیدا ہوتا ہے مگر حدقہ چشم کی حرکت مین دشواری نہین ہوتی حکایت ہے کہ بعض آدمیون کو اختلاف شقین یعنے دونون جانب داہنی بائین مین برودت شدید اور حرارت شدید عارض ہوئی اسیوجہ سے جس جانب مین برودت تھی ادھر کی آنکھ مین غور عارض ہوا یہ سب امور بخوبی معلوم رہین

فصل سترھوین زرقت کے بیان مین کبودی چشم کی کبھی اس سبب سے پیدا ہوتی ہے کہ طبقات چشم مین ایک سبب پیدا ہوتا ہے یا بوجہ رطوبات چشم مین کوئی سبب پیدا ہوتا ہے۔ رطوبات کے سبب کا حال یہ ہے کہ اگر جلیدیہ کی مقدار زیادہ ہو اور رطوبت بیضیہ صاف اور قریبۃ الوضع بطرف خارج کے ہو اور مقدار اسکی معتدل ہو خواہ کم ہو اسوجہ سے آنکھ مین کبودی پیدا ہوگی اگر طبقات سے کسی قسم کی ممانعت نسبت اثر رطوبات کے نہ پہونچے اور اگر رطوبات مکدر ہون خواہ رطوبت جلیدیہ کم ہو اور بیضیہ زیادہ اور بکثرت ہو اسوقت ایک تاریکی مثل ظلمت آب کے پیدا ہوگی خواہ اگر جلیدیہ غائر ہو یعنی اندر کیطرف زیادہ بیٹھی ہو اسوقت آنکھ کی رنگت سرمہ گون ہوگی۔ طبقات مین جو سبب آنکھونکی رنگت کا ہوتا ہے اسکا بیان یہ ہے کہ طبقہ عنبیہ اگر سیاہ ہو اسکے سبب سے آنکھ سرمہ گون ہوگی اور اگر آنکھ مین زرقت ہو بوجہ عدم نضج کے یہ رنگ پیدا ہوگا جیسے نبات اور اقسام پتیون کے کہ ابتداے ظہور اور بروز مین انکا رنگ بخوبی ظاہر نہین ہوتا بلکہ مائل بسپیدی ہوتا ہے پھر جیون جیون نضج اور پختگی انمین ظاہر ہوتی جاتی ہے سبزی رنگ مین آتی جاتی ہے اور اسیوجہ سے لڑکونکی آنکھون مین بھی کبودی ہوتی ہے اور بعض لڑکونکی آنکھ شہلا یعنے میش چشم ہوتی ہے اور یہ کبودی رطوبت زیادہ سے ہوتی ہے کبھی زرقت بوجہ تحلل اس رطوبت کے ہوتی ہے جسکے تابع آنکھ کا رنگ ہے بشرطیکہ رطوبت محللہ مین بخوبی نضج آگیا ہے جیسے نبات کے اقسام کی جب رطوبت متحلل ہو جاتی ہے مائل بسپیدی ہو جاتی ہے اور یہ زرقت بوجہ غلبہ یبوست کے پیدا ہوتی ہے بیمارونکی آنکھ مین بھی میش چشمی اور اسیطرح مشائخ کی آنکھ اسیوجہ سے شہلا ہو جاتی ہے اسلیے کہ مشائخ کی رطوبت غریزی متحلل ہو جاتی ہے اور رطوبت غریب کی انکے ابدان مین کثرت ہوتی ہے کبھی کوئی آنکھ کبود چشم بوجہ سبب کے اول خلقت سے ہوتا ہے اسلیے کہ خلقت چشم جس چیز سے ہوئی ہے اسی مین یبوست تھی۔ اور کبھی خلقت زرقت اسوجہ سے ہوتی ہے کہ دو آفتون مین سے کوئی ایک آفت رطوبت خواہ یبوست کی ابتداے خلقت سے عارض ہوتی ہے۔ ایسی زرقت چشم کی شناخت بصارت کی جودت اور

رداءت سے ہوتی ہے ان بیانات سے معلوم ہوا کہ زرقت طبعی بھی ہوتی ہے اور عارضی بھی ہوتی ہے اور شہلت یعنی میش چشمی کا حدوث بوجہ اجتماع اسباب قلت اور زرقت کے ہوتا ہے کہ جسوقت آنکھ مین سرمہ گون اور کبود ہونے کے اسباب مجتمع ہون انہین کے اجتماع سے میش چشمی پیدا ہوتی ہے اگرچہ میش چشمی جو اسباب بادی سے عارض ہو بنا برگمان اینادکلس حکیم کے اس آنکھ مین کبودی ہوگی اور بصارت نہوگی اسلیے کہ جو رطوبت آلہ بصارت ہے اس آنکھ مین مفقود ہوتی ہے بعض ایسے لوگ جنکی آنکھ سرمہ گون ہوتی ہے کبودی اسمین کم ہوتی ہے اور ابصار مین بھی کمی کرتی ہے بشرطیکہ زرقت کسی آفت سے پیدا نہوئی ہو سبب اسکا یہ ہے کہ جو سرمہ گونی چشم کی بسبب رطوبت بیضیہ کے ہوتی ہے نفوذ اشباح الوان کو بوجہ بیاض کے مانع ہوتی ہے اسلیے کہ بیاض کو شفاف سے تضاد ہے اسیطرح جو زرقت چشم بوجہ کدورت رطوبت کے پیدا ہوتی ہے اور بھی جو کبودی کثرت رطوبت سے عارض ہو کہ یہ بھی جب درجہ کثرت کو پہونچے گی تیز بینی اور خروج شعاع کو آگے کیطرف پر اجابت تام نہ کر سکے گی۔ اگر آنکھ مین کبودی بسبب قلت رطوبت بیضیہ کے پیدا ہوئی ہو رات کو خواہ تاریکی مین بہ نسبت دن کے ایسی آنکھ زیادہ دیکھے گی اور خوب نظر آئیگا اسلیے کہ روشنی اور ضوء نہار سے تحریک مادہ قلیل مین عارض ہوتی ہے اور اسی تحریک کی وجہ ابصار اور تبین سے وہ آنکھ باز رہتی ہے اور ایسی حرکت تبین اور انکشاف سے ضرور باز رکھتی ہے جیسے اندھیرے کی چیز اوجالے سے معلوم نہین ہوتی ہے یا روشنی سے تاریکی مین اگر دفعتہ داخل ہون مطلق نظر نہ آئیگا۔ جو آنکھ سرمہ گون بوجہ رطوبت کے ہو اس سے رات کو کم نظر آتا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ ابصار محتاج تیز بینی اور تحریک مادہ بصارت کا بطرف خارج کے ہے اور مادہ رطوبت کا بوجہ کثرت اس فعل کو قبول نہین کرتا ہے جسطرح کہ مادہ قلیل شب کو مطیع ہوتا ہے۔ اور جو آنکھ سرمہ گون بسبب طبقہ کے ہو اس سے جمع بصر زیادہ ہوتی ہے **علاج** اکتحال بیخ خشک سے جسکو پانی مین جوش دیکر اسقدر ٹھہرا کیا ہو کہ مثل شہد کے ہو جاوے اور بعد اسکے خشک کرین بہت مفید اور مجرب ہے خواہ اثمد اصفہانی تین درہم مروارید ایک درہم مشک اور کافور ہر ایک ایک دانگ دودہ چراغ کا جسمین زیت اور روغن زنبق جلایا ہو دو درہم زعفران ایک درہم سب کو بذریعہ سحق ایک ذات کر کے استعمال کرین اور تنہا زعفران خواہ روغن زعفران حدقہ چشم کو سیاہ کرتا ہے اسیطرح عصارہ عنب الثعلب یا عصارہ کسناب دو درہم مازو سائیدہ ایک درہم خستہ زیتون جو درخت پر سیاہ ہو گئی ہو روغن کنجد سیاہ عنبر مقشر ہر ایک ایک درہم آتش نرم مین پختہ کر کے اکتحال کرین یہ بھی مجرب ہے کہ بندق یعنی ریٹھہ کو جلا کر زیت مین ملا کر یافوخ طفل ازرق کی مالش کرین **ایضاً** سلائی کو اندرائن کے پھل مین داخل کر کے کحال کرین اسکے اثر کا اسقدر دعوی کرتے ہین کہ بلی کی آنکھ کو سیاہ کر دیتا ہے اسیطرح سے چلغوزے یعنی چلغوزے کے چھلکے مسحوق اور سائیدہ کر کے استعمال کرین خواہ ایک جزو اقاقیا اور چھٹا حصہ اسکا مازو بذریعہ آب شقائق نعمان کے گھسا کرین اور اسکا عصارہ بطور قطورے کے استعمال کرین اسیطرح عصارہ بھنگ اور عصارہ پوست انار اسیطرح طیر سیاہ زنجی ہو یا حبشی اسکے گوشت کا استعمال خواہ حبش کی دایہ دودھ لڑکے کو پلاوے جب بھی زرقت چشم کی زائل ہو جاتی ہے

مقالہ تیسرا جفن کے احوال کا بیان

اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین

فصل اول قمل اجفان کے بیان مین

قمل جون کو کہتے ہین مادہ قمل کا ایک رطوبت عفن ہے کہ اسے طبیعت بطرف جلد کے دفع کرتی ہے اور قوت مہیہ کی بھی اعانت ہوتی ہے اسلیے کہ یہ قوت حرارت غیر طبعی کو متولد کرتی ہے۔ اکثر جسے یہ مرض لاحق ہوتا ہے وہی ہے جسکی غذا مین متعفن چیزونکا استعمال زیادہ ہو اور ریاضت کم کرتا ہو اور اسکے مزاج مین تنظیف اور نفاست نہو اور حمام کا استعمال بھی نہ کرتا ہو اور میلا کثیف اکثر رہتا ہو **علاج** یہ ہے کہ پہلے تنقیہ بدن اور سر کا کرین۔ اور اطراف چشم کے مادہ کو بموجب قواعد مذکورۂ الصدر نکال ڈالین خصوصاً غرغرون سے جنمین رائی اور سرکہ شریک ہو اسکے بعد آنکھ کے دھونے کا اہتمام کرین۔ اور طلا آب دریائے شور خواہ اور شور پانی اور کبریتی پانی سے کرین۔ اور پلکونکی باڑھ پر اسطرح ایسی دوا کا کرین جیسے پھٹکری اور نصف مقدار موبزج اور کبھی صبر اور بورۂ ارمنی ملکر ایک جز بھی زیادہ کرتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ دوا یہ خل عنصل مین گوندھی جائین اگر موبزج کو ہمراہ بورۂ ارمنی کے استعمال کرین اس مرض کیواسطے دوائے جید ہے

فصل دوسری سلاق کے بیان مین

پلکون کے موٹے ہو جانے کو سلاق کہتے ہین زبان عربی مین اور یونانی مین انبوسیا۔ لیکن کبھی اسقدر موٹی ہوتی ہین کہ بال گر پڑتے ہین اور موٹے ہونے کی باڑھ مین قرحہ پیدا ہو جاتا ہے اسکے تابع فساد چشم ہوتا ہے۔ اکثر سلاق کا مرض بعد آشوب چشم اور رمد کے عارض ہوتا ہے بعض اقسام اسکے حدیث العہد

ہوتے ہین اور ایک قسم عتیق اور کہنہ وہ نہایت ردی ہو **علاج** اگر سلاق تازہ حادث ہوا ہو اسکے واسطے یہ ضماد نافع ہو مسور کو گلاب مین جوش دیکر استعمال کرین خواہ تخم خرفہ تخم کاسنی ہمراہ روغن گل اور سپیدی بیضہ کی لگائین مگر اسکا استعمال شب کو کرنا چاہیے اور بعد استعمال دوا کے استحمام کرین یا مسور مقشر اور سماق شحم رمان اور گل سرخ ان سب کو میفختج مین شب کو گوندھین اور استعمال کر کے صبح کو استحمام کرین ہمیشہ حمام کا استعمال کرنا اس مرض کیواسطے نہایت نافع ہو اگر سلاق کہنہ اور مزمن ہوچکا ہو اسکے علاج مین حجامت ساق اور فصد عروق جبہہ کرنا چاہیے اور ہمیشہ استعمال حمام کا کرنا چاہیے جو ادویہ خاص موضع مرض پر لگانے کے ہین انمین سے ایک یہ ہو کہ نحاس محرق نصف درہم زاج تین درہم زعفران فلفل ایک درہم شراب مازو مین بقدر پکائین کہ مثل شہد کے قوام ہو جاوے اور رقیق ہو اور اجفان کے باہر استعمال کرین بطور لیپ کے جو سلاق بعد رمد کے عارض ہو اسکے واسطے یہ شیاف مجرب ہوچکا ہو نسخہ زاج احمر سوختہ زعفران سنبل الطیب ہر ایک جزو شادنج دس جزو شیاف بناکر پلک کو اس سے کھجلائین **فصل تیسری جساء اجفان کے بیانمین** جساء اجفان کے یہ معنے ہین کہ اجفان مین دشواری حرکت کی عارض ہو بند کرنے مین یعنے کھولنے کے بعد آنکھ کا بند کرنا دشوار ہو اسیطرح بند کرنیکے بعد کھولنا بھی دشوار ہو اور باوجود اس دشواری کے درد اور سرخی بلا رطوبت بھی اکثر پیدا ہوتی ہو اور اکثر یہ بات بھی ضرور ہوتی ہو کہ آنکھ کھولنے کو پسند نہین کرتا جب نیند سے چونکے. اور یہ بھی ضرور ہو کہ اس مرض مین اکثر خشک کیچڑ آنکھون سے جدا ہوتا رہتا ہو اور اسمین صلابت بھی ہوتی ہو اور سیلان اشک اس مرض مین نہین ہوتا مگر کسی سبب عارضی کیوجہ سے البتہ کبھی سیلان بھی عارض ہوجاتا ہو اسلیئے کہ یہ مرض اکثر بوجہ یبوست کے یا خلط لزج مائل بہ یبوست کے پیدا ہوتا ہو مگر کبھی درد اور سرخی ہوتی ہو لیکن اگر کھجلی ہو اور مادہ ایسا نہو کہ بطرف آنکھ کے گرتا ہو اسوقت اس یبوست کا نام علین رکھتے ہین اور اکثر اس مقام پر ایک مزاج حار یا مادہ کثیر غلیظ ہوتا ہو کہ اسکے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہو **علاج** واجب ہو کہ ہمیشہ آنکھ کو تکمید کرتے رہین اسفنج کو نیم گرم پانی مین ڈبوکر اور ہمیشہ استحمام آب شیرین سے کرتے رہین جو حرارت برودت مین معتدل ہو اور آنکھ پر سوتے وقت سپیدی بیضہ کی رکھین روغن گل مین لت کر کے اور سر کو ہمیشہ مرطبات اور ادہان مین غرق رکھین نطولات اور سعوطات مرطبہ مثل روغن بنفشہ اور نیلوفر وغیرہ کا استعمال کرتے رہین اور کسی قرینہ حالیہ سے دریافت ہو کہ یبوست کے ہمراہ مادہ صفراوی بھی موجود ہو تو تنقیہ راس کی لبلاب سے کرین کہ اسمین خاصیت نفع کی ہو اور اگر کوئی مادہ غلیظ مجفف کا وجود مظنون ہو کہ وہ محتاج تحلیل کا ہو لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان کو دودھ مین نکالکر استعمال کرین کہ یہ دونون ملاکر اگر آنکھ پر لگائے جائین جساء کو بھی زائل کرینگے اور خلط ردی کا استفراغ بھی ہوجائیگا منجملہ ادویہ مجربہ کے اس مرض مین چربی مرغ کی اور لعاب اسبغول ہو اور موم اور روغن گل ہمیشہ آنکھ پر لگایا کرین اور کبھی کبھی اگر شیاف اسطراطس سے آنسو جاری کرین بھی مفید ہوتا ہو چنانچہ اگر ابتدا مین اس مرض کے اگر مزمن ہو استعمال ایسے سرمہ کا کرین جنکے لگانے سے آنسو جاری ہوتے ہین تحلیل مادہ غلیظ کی ہوتی ہو اور سیلان مین اگر مادہ مذکورہ بہ جاتا ہو اور جو رطوبات رقیق ہین خواہ قریب برقت ہین وہ نچکر نکل جاتے ہین اور انکی تحلیل اور فنا بذریعہ تحلل ہوجاتی ہو **فصل چوتھی غلظ اجفان کے بیان مین** گندہ ہوجانا اجفان کا تابع جرب اور رخاوت کے ہوتا ہو اور کبھی بوجہ استعمال طلاہاے باردہ کے جو پلکون پر بکثرت کیا ہو غلظ اجفان پیدا ہوتا ہو **علاج** اسکا یہ ہو کہ بورہ اور حجر ارمنی اور خستہ خرما جلاکر روغن ناردین مین سحق کر کے اکتحال کرین اور حمام کا استعمال ہمیشہ کرتے رہین اور پرہیز کرین نبیذ کے استعمال سے کبھی سلائی اور شیاف حمر لین سے تھیلنے اور پھیلنے سے کبھی رمد کا بھی علاج کیا جاتا ہو جیسا کہ مرض سلاق مین بیان ہوا **فصل پانچوین تہیج اجفان کے بیانمین** کبھی تہیج اسباب خاص سے مثلاً مواد رقیق اور بخارات سے عارض ہوتا ہو خواہ ضعف ہضم اور بدہضمی سے عارض ہوتا ہے جیسے کہ سہر اور حمیات مین پیدا ہوتا ہو اور کبھی اوائل استسقا مین خواہ سوء القنیہ مین یا اورام باطنی مین جو رطوبت سے پیدا ہون جیسے ذات الریہ اور شرغس وغیرہ انمین بھی تہیج اجفان عارض ہوتا ہو اگر ناقہین کے اجفان مین تہیج پیدا ہو جس بیماری سے انکو نقاہت عارض ہوئی ہو اسکے نکس کا خوف ہوگا خصوصاً جسوقت تمام اعضا مین ضمور اور لاغری ہو اور آنکھ مین تہیج اور انتفاخ باقی ہو **علاج** تہیج اجفان کا قطع سبب سے کرنا چاہیے اور تکمید نخالہ گندم سے علاج عام ہو **فصل چھٹی ثقل اجفان کے بیانمین** کبھی ثقل اجفان بسبب تہیج اور اسباب تہیج کے پیدا ہوتا ہو اور کبھی بوجہ ضعف

قوت اجفان کے ثقل پیدا ہو خواہ سقوط قوت عارض ہو جس طرح دق مین اسیوجہ سے گرانی پلکوںمین عارض ہوتی ہو اور کبھی بوجہ غلظ اور شرناق کے عارض ہوتا ہو اور کبھی ابتداے نوائب حمیات مین ثقل اجفان پیدا ہوتا ہو اور استرخا بھی عارض ہوتا ہو **فصل ساتوین التصاق دونون پلکوں کا نزدیک** کو یہ سے کو یہ اور کنارے کے قریب خواہ اور کسی جگہ چسپیدہ ہونا اجفان کا کبھی عارض ہوتا ہو۔ اور کبھی آنکھ کے ڈھیلے سے بھی پلکین چسپیدہ ہوتی ہین خواہ ملتحمہ سے یا قرنیہ سے خواہ دونون سے اور کبھی کو یہ کے ایک جانب سے منجملہ دونون جانب کے اور وسط سے چسپیدہ ہوتی ہین اور کبھی ساری پلک چسپیدہ ہو جاتی ہو سبب اس مرض کا یا قروح ہوتے ہین جو حادث ہون خواہ شگاف اور چھل جانا کسی پردہ کا آنکھ کے ڈھیلے سے جیسے سبل وغیرہ خواہ ناخونہ کے چھیلنے سے خواہ جرب جفن کے چھیلنے سے بشرطیکہ بعد چھیلنے کے داغ اس آلہ داغ سے نہ دیا گیا ہو جسکا بیان ہم ابواب سابق مین کر چکے ہین اور بخوبی رعایت ان شروط کی جو چھیلنے کے بعد خواہ عین بروقت چھیلنے کے درکار ہو نہ کی ہو اور بخوبی سرانجام کا رمین اہتمام نہوا ہو **فصل آٹھوین سدیہ کے بیان مین** زیادتی لحمی ہو پھنسی کی شکل پر آنکھ کے ڈھیلے پر پیدا ہوتی ہو اگر یہ زیادتی کو یہ اور کنارے پر ہو تدبیر صائب یہی ہو کہ اسمین جراحت ڈال دین اسکے بعد جو علاج غرب کا ہو وہی علاج کرین خواہ باسلیقون اور دوائے نظیفی سے اور ادویۂ ظفرہ خصوصا شیاف زرنیخ جو اوپر مذکور ہو چکا اس سے علاج کرین۔ اگر اس زیادتی لحمی مین سپیدی اور سیاہی ہو اسکا علاج ناخونہ کے علاج خاص سے کرنا چاہیے جیسا ہم نے بیان کیا ہو **فصل نوین انقلاب جفن کے بیان مین** اور اسکو شترہ کہتے ہین پلکوں کا پلٹ جانا تین اقسام پر ہوتا ہو ایک صورت یہ ہو کہ پلک مین تقلص اور سمٹنا پیدا ہو کہ سپیدی چشم کو نہ چھپا سکے اسکا عروض کبھی براہ خلقت کے ہوتا ہو اور کبھی بوجہ قطع اور برید کے جو عمل بالید سے کسیطرح کا ضرر پلکوں کو پہونچے پیدا ہوتا ہو اور ایسی آنکھ کو عین ارنبیہ کہتے ہین۔ دوسری قسم جو صنف اوسط ہو اسکی کیفیت یہ ہو کہ بعض مقدار کو سپیدی چشم کی قطع نہ کرے اور کھلی رکھین اور اسکا نام قصر جفن ہو یعنے پلک چھوٹی ہو گئی ہو اس قسم کا سبب بھی بعینہ سبب قسم اول کا ہو مگر بہ نسبت اسکے اقل اور کمتر ہو اثر مین۔ تیسری قسم یہ ہو کہ اوپر کی پلک نیچے والی پلک پر منطبق ہو کبھی یہ تینون قسمین بوجہ تشنج عضلہ مطبقہ جفن کے عارض ہوتی ہین یعنے جس عضلہ سے چسپیدہ ہونا پلک کا متعلق ہو اسمین تشنج پیدا ہو کر اس فعل کو ناقص خواہ باطل کر دیتا ہو **فصل دسوین بردہ کے بیان مین** بردہ ایک رطوبت ہو جو غلیظ اور متحجر ہو جاتی ہو اندرون جفن کے اور چونکہ مائل بسپیدی ہوتی ہو اسیوجہ سے مشابہ بردہ یعنے تگرگ خواہ اولے کے ہوتی ہو **علاج** لطوخ کرین جرک اور میل سے کوزہ آہنگرون کے اور دیگر وغیرہ کا جرک جو فلزات کے پگھلانے سے پیدا ہوتا ہو۔ اور کبھی اسپر دو غنگل اور صمغ بطم اور انزروت زیادہ کر کے استعمال کرتے ہین خواہ اشق کہ سرکہ مین ہمراہ بارزد اور حلتیت کے پیکر طلا کرین خواہ طلاے اور بیاسوس جو علاج شعیرہ مین مذکور ہو اسکو طلا کرین **فصل گیارھوین شعیرہ کے بیان مین** شعیرہ ایک ورم مستطیل کا نام ہو جو پلکوں کی باڑھ پر ظاہر ہوتا ہو مشابہ جو کے شکل مین اور مادہ اس ورم کا اکثر خون ہوتا ہو **علاج** فصد اور استفراغ بذریعہ ایارج کے جیسا مکرر معلوم ہو چکا کرنا چاہیے اسکے بعد سکبینج کو پانی مین گھولکر مقام مرض کو اس سے آلودہ کرین کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ ہو۔ کماد شحم گداختہ اور آرد جو خواہ شورہ کے خواہ پنیر گرم کر کے مکرر اسپر پھیرنا بہت نافع ہو اسیطرح زیت مقطوف الراس یعنی سر تراشیدہ خواہ سر خراشیدہ خواہ پانی جس جو کو جوش دین۔ یا خون کبوتر یا خون ورشین اور شفانین سے کماد کرین۔ خواہ تھوڑا سا بورہ ارمنی اور بہت سا شورہ یکجا کر کے اور خاص شعیرہ پر انھین خواہ طلاے اور بیاسیوس کا استعمال کرین نسخہ اسکا یہ ہو۔ کندر مرکی مکہ ایک جزو لاذن ربع جزو موم پھٹکری بورہ ارمنی مکہ نصف جزو در روغن سوسن مین ملا کر طلا کرین **فصل بارھوین شرناق کے بیان مین** شرناق ایک افزونی شحمی ہو جو اوپر کی پلک مین پڑ جاتی ہو اور اس افزونی کیوجہ سے آنکھ کے کھلنے مین دشواری ہوتی ہو اور پلک کو مثل عضو مسترخی کے کر دیتی ہو اور یہ زیادتی ملتحمی یعنی پر گوشت ہوتی ہو اور متحرک رہتی ہو جیسے سلعہ حرکت کرتی ہو اور اکثر عروض شرناق کا صبیان اور مرطوبین کی آنکھ مین ہوتا ہو خواہ جن لوگون کی آنکھ مین دمعہ اور رمد بکثرت عارض رہے۔ انکی آنکھ مین شرناق عارض ہوتا ہو ایک علامت خاص شرناق کی یہ بھی ہو کہ جب اسے دو انگلیون سے دبائین اور پھر انگلیونکو جدا کرین بیچ مین انتفاخ کے نتو اور بلندی زیادہ پیدا ہوگی **علاج** اسکا دستکاری اور عمل بالید سے اسطرح کرین کہ مریض کو سیدھا بٹھا کر اسکا سر پیچھے کیطرف کھینچیں اور پیشانی کی

جلد آنکھ کے قریب سے اوپر کیطرف چڑھائین کہ اوپر والی پلک بخوبی اٹھ جاے اور معالج پلک کو بیچ مین سبابہ اور انگشت میانہ لیکر تھوڑا سا دباے پس مادہ مجتمع ہو کر دونون انگلیون کے بیچ مین آجائیگا اور جلد کا سرا وسط حاجب سے باہر کیطرف کھینچین جسوقت فزونی شرناق کی اونچی ہو کر بخوبی ظاہر ہو جاے جلد کو اس مقام کی بہت نزاکت اور سبکی سے کاٹین کہ اثر قطع کا اندر تک نہ پہونچے اور احتیاط اسی مین ہو کہ جلد کو دو تین مرتبہ مین کاٹین تاکہ ایسا نہو کہ دفعہ واحدہ سے زخم گہرا لگ جاے اور ضرر پہونچے پھر چونکہ اصلی غرض اس زخم لگانے سے یہی ہو کہ جرم شرناق کا نمایان ہو جاے سلو پہلے ہی زخم مین کھل جاے اس سے بہتر کیا بات ہو ورنہ اور زیادہ چاک کرین تا اینکہ خوب کھل جاے جب شرناق کا جرم جدا ہو کر بخوبی نمایان ہو معالج کو چاہیے کہ اپنے ہاتھوں مین پارچہ کتان لپیٹ کر شرناق کو نکال لے اور داہنے بائین حرکت دیکر خوب ہلاے تاکہ اپنی جگہ سے ہٹ جاے اور جگہ چھوڑ کر الگ ہو جاے اور با اینہمہ اسکا بھی لحاظ رکھین کہ جسقدر شرناق کا جرم داہنی خواہ بائین جانب سے جدا ہو گیا ہو اسی کو جدا کرین اور جسقدر متصل ہو اور جدا نہین ہوا ہو اسے بجنسہ رہنے دین کہ اسکا ازالہ التحلیل سے بذریعہ نمک کے کرینگے اسطرح پر کہ نمک اسپر چھڑک کر ایک کپڑا سرکہ مین تر کرکے اسپر رکھین کہ اسیدن فقط یہی ترکیب کرین جب دوسرے دن کی صبح تک مریض رمد سے محفوظ رہے اور آشوب چشم اسے عارض نہو ادویہ مزقہ سے علاج کرین ورانمین حضض اور شیاف مانند زعفران وغیرہ داخل کرین کبھی جو شرناق کہ جلد سے بعد ایسی تدبیر کے جدا نہو بذریعہ بالون کے اسطرح اُسے چھیلتے ہین اور الگ کرتے ہین کہ بالونکو ایک چھوٹی سی گدی کپڑے وغیرہ کی ہو اسمین گاڑ کر نیچے شرناق کے رکھین اور داہنے بائین حرکت دین غالبًا جدا ہو جائیگا خواہ یہی ترکیب پر کی نوک سے کرین۔ شرناق کے چاک کرنیمین اسکی احتیاط ضرور ہو کہ اندر تک اثر زخم کا نہ پہونچے اسلیے کہ چاک کرنیوالا اگر پلک کو زور سے کھینچیگا اور گہرا چاک کرکے کہ جلد اور جھلی جو شرناق کے نیچے ہو اس تک صدمہ اسکا پہونچے اور اس مقام کی چربی نمودار ہو جاے اور پھر جب انگلیون سے شرناق کو چھوڑائیگا یعنے جن انگلیون کو اوپر ہم کہہ چکے ہین کہ سبابہ اور وسطی مین پارچہ کتان لپیٹ کر شرناق کو جدا کریگا تو اشتباہ جرم شرناق اور اس چربی کے جو کہ جھلی کے اندر سے نمایان ہوئی ہو تمام جرم شرناق جدا نہو گی بلکہ کسیقدر بقیہ رہجائیگا کہ اسکی جہت سے جذب مواد بذریعہ پیدا ہونے درد کے ہوگا اور ورم حار پیدا ہوگا اور خواہ یہ بقیہ سخت اور با صلابت بطور نوک اور باڑھ کے باقی رہے گا جو شرناق سے زیادہ موذی ہوگا اور بسا اس تیز دستی کا ثمرہ یہ بھی ہوگا کہ جو عضلہ آنکھ کو اوپر اٹھانے کی حرکت دیتا ہو اسمین سے ایک مقدار صالح کٹ جائیگی اسکے کٹنے سے خرابی یہ ہوگی کہ پلک کا کھلنا اوپر کیطرف اچھی طرح نہو سکے۔ جو شرناق حدیث العہد اور ضعیف ہو یعنی خوب گندہ اور مستحکم نہوا ہو اسکے ازالہ مین فقط ادویہ محللہ کافی ہوتی ہین عمل جراحی کی ضرورت نہین ہوتی **فصل تیرھوین توثہ کے بیانمین** توثہ ایک نرم گوشت اندر پلک کے پیدا ہوتا ہو کہ اس سے ہمیشہ خون سرخ بہا کرتا ہو خواہ سیاہ خون اور سبز جاری رہتا ہو **علاج** اسکا تنقیہ مجففات اکالہ سے کرین اور شیافات حارہ کا استعمال کرین جب توثہ گل کر فنا ہو جاے اسوقت ایسے ذرور اور شیافات کا استعمال کرین جو ابنات لحم کر دین جنکا ذکر قروح اجفان مین کیا جا تا ہو خلاصہ یہ ہو کہ علاج حکہ اور جرب کے قریب اسکا بھی علاج ہو **فصل چودھوین تحجر کے بیانمین** ورم صغیر جو دیکھنے مین آے اور متحجر ہو جاے اس سے نجات بذریعہ عمل جراحی کے ہوتی ہو اسکے بعد استعمال ادویہ قروح اجفان کا کرتے ہین **فصل پندرھوین قروح جفن اور انخراق کے بیانمین** اگر پلکومین زخم پڑ جائین خواہ شگاف کسی قسم کا عارض ہوا سپر ضماد عدس اور پوست انار کا جو سرکہ مین جوش دیا ہو لگاتے ہین جب خشک ریشہ پڑکے گر جاے اور کچھ بقیہ باطن جفن مین باقی رہے شیاف کندر اور شیاف آبار معہ شیاف صطفطیقان اور شیاف احمر لین کے استعمال کرین پلکو کا شگاف التیام اور پورے کو قبول کرتا ہو اور جسطرح اور جلد کا انخراق علاج پذیر ہوتا ہو اور علاج اسکا مذکور ہو چکا اسیطرح اسکا بھی علاج کرنا چاہیے **فصل سولھوین جرب اور حکہ اجفان کے بیان مین** پلکومین جرب اور حکہ کے حدوث کا سبب ایک مادہ شور بورقی خون گرم سے خواہ کسی اور خلط حار سے ہوتا ہو اور پہلے حکہ یعنے خارش خشک پیدا ہوتی ہو بعد ازان تر ہو جاتی ہو۔ اور اکثر پیچھے قروح چشم کے یہ مرض پیدا ہوتا ہو ابتدا مین تھوڑی سی خارش خشک پیدا ہو کر خشونت عارض ہوتی ہو اسکے بعد پلک سرخ ہو جاتی ہو۔ اسکے بعد جرب تینی یعنے دانہ بشکل دانہ انجیر کے پیدا ہوتے ہین

اور یونانی مین اسکو سوقوئیس کہتے ہین پھر اسکے بعد جرب صلب بروقت شدت انشقاق حکہ اور ورم کے پیدا ہوتی ہو علاج اگر جرب کے ہمراہ رمد بھی ہو پہلے رمد کا علاج کرنا چاہیے بعد ازان جرب کا مداوا کرینگے لیکن رمد کے علاج کرنے وقت بھی رعایت جرب کی ضرور کرنی چاہیے اور یہی حال اور یہی حکم علی العموم جہان پر دو مرض خواہ زیادہ مجتمع ہون ملحوظ رہے کہ ابتدا علاج کی اشد اور اہم سے کرین اور اگر تقرح خواہ ورم پیدا ہو ہرگز استعمال ادویہ حادہ وغیرہ کا نہ کرین لیکن دوسری اور تیسری قسم جرب کی انواع مذکورہ بالا سے اسکے علاج مین حک یعنی چھیلنے کی ضرورت ہوتی ہو خواہ بذریعہ لوہے کے چھیلین خواہ ایسی ادویہ تیار کرین جو چھیلنے کی طاقت رکھتی ہون جیسے زبد البحر خصوصًا وہ قسم زبد البحر کی جسکا نام قیسور ہو خواہ بورق الطین کے ذریعہ چھیلین یا محکات یعنی چھیلنے والی دوا شادنج زعفران مارقشیشا سے بنائین اور شیاف کے طور پر تیار کرکے اس سے چھیل ڈالین جو قسم اقسام مذکورہ بالا سے علاج دوائی قبول کرسکتی ہو اور اسکی شدت درجہ قسم دوم اور سوم تک نہین پہونچی ہو علاج اولی اسی قسم کا یہی ہو کہ ہموارہ استفراغ مادہ کا لیتے رہین اگرچہ ایک مہینے مین دو مرتبہ تنقیہ کی نوبت پہونچے اور ماقین کی فصد بعد تنقیہ کے کرین بعد اسکے فصد کلی اور عام کا استعمال کرین اور مداومت استحمام کی نہ ہو وقت گرد و غبار اور دخان سے آنکھون کا بچانا اور صیل یعنی چلانے سے اور درازی سجود سے پرہیز کرنا۔ اور ہر چیز مواد کو بطرف فوق کے اور بطرف چہرہ کے جذب کرتی ہو اس سے پرہیز کرین ابتدا مین شیاف احمر لین مفید ہوتا ہو اسکے بعد شیاف اخضر لین مفید ہو اور اگر مرض زیادہ قوی ہو شیاف احمر حاد اور شیاف خضر حاد کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور طرحماطیقون اور کحل اسطراطیس اور شیاف زعفران نافع ہوگا کبھی تلخہ گاؤ اور تلخہ خوک اور نوشادر اور نحاس محرق اور قلقدیس مجموعًا خواہ منفردًا مستعمل ہوتا ہو اور باسلیقون اور شیاف رمادی بہت عمدہ ہو ایضًا دوا اسطراطیس بھی جید ہو ایک دوا جسکی صفت یہ ہو بہت نافع ہو کہ ایک جزو قشور نحاس دو جزو شہد مین ملا کر استعمال کرین۔ دوسری ترکیب سے نحاس محرق دس مثقال فلفل آٹھ مثقال اقلیمیا چار مثقال مرمکی دو مثقال زعفران دو مثقال زنگار پانچ مثقال صمغ عربی بیس مثقال سب کو جمع کرکے آب باران مین تیار کرین

فصل سترھوین انتفاخ کے بیان مین انتفاخ ورم بارد متحرک ہوتا ہو اور کبھی غالب اس ورم پر اور کبھی فضلہ بلغمی رقیق مائی ہوتا ہے اور کبھی فضلہ سوداوی سے یہ ورم پیدا ہوتا ہو **علامات** انتفاخ ریحی کے دفعۃً عارض ہوتا ہو اور بطرف کو یہ کے مائل ہوتا ہو اور صورت اسکی ایسی ہوتی ہو جیسے کسی شخص کو مکھی کاٹے اور وہ مقام خاص سوج کر متورم ہوجاتا ہو اور فصل صیف مین اور مشائخ کو عارض ہوتا ہو۔ اور اس ورم مین ثقل اور گرانی نہین ہوتی ہو اور بلغمی بہت سرد اور ثقیل ہوتا ہو اور دبانے سے جو نشان اسمین پڑے ایک ساعت بدستور اپنی شکل پر باقی رہتا ہو اور ملنے سے اثر دبانے کا نہین رہتا ہو اور نہ اسمین درد ہوتا ہو اور سوداوی اکثر تمام پلک کو شامل ہوتا ہو اور تمام آنکھ کو شامل ہوتا ہو اور اسمین صلابت اور کبھی ہوتا ہو جو حاجبین اور وجنتین یعنی دونون رخسارون تک پہونچتا ہو مگر اس ورم مین درد شدید معتد بہ نہین ہوتا ہو اور رنگ اسکا تیرہ ہوتا ہو۔ اور اکثر بعد رمد کے لاحق ہوتا ہو خواہ بعد جدری کے یقینًا علاج واجب ہو کہ ابتدا علاج کی استفراغ بدن اور تنقیہ سر سے کرنی چاہیے جو ورم مائل بلغمی مادہ کی طرف ہو ضماد خطمی کا استعمال اس سے زیادہ قوی برگ بید انجیر پیکر چکندری ملاکر لیپ کرین تکمید اسفنج کو سرکہ مین بھگو کر اور گرم پانی سے کرین ایضًا طبیخ خبیز و بابونہ ہرج اور شیاف ابیشا اور فوفل اور زعفران آب برگ مکو مین تیار کرین کہ یہ نافع ہو

فصل اٹھارھوین کثرت طرف کے بیان مین زیادہ پلکون کا جھپکنا کبھی آنکھ مین تنکا یا خس و خاشاک پڑنے سے پیدا ہوتا ہو اور یہ خفیف ہوتا ہو اور کبھی بوجہ کٹ جانے کے بھی پلکین جھپکتی ہین اور اکثر صاحب تمدد جو آمادہ اور مہیا تمدد کے ہوتے ہین انہین اکثر یہ امر لاحق ہوتا ہو اگر پلکون کا جھپکنا امراض حادہ مین عارض ہو منذر تشنج اور تمدد کا ہوتا ہو

فصل انیسوین انتشار الشعر کے بیان مین پلکون کے بال کبھی بوجہ مادہ کے منتشر ہوتے ہین اور کبھی بسبب موضع اور مقام خاص کے سبب مادی یا اسطرح پر ہو کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو جیسے آخر امراض حادہ مین بروقت ضعف کے یہ بات عارض ہوتی ہو خواہ فساد عارض ہو اس مادہ مین جو قریب منبت شعر کے ہوتا ہو جیسے داء الثعلب اسکی صورت یہ ہو کہ باطن جفن مین رطوبت حارہ خواہ مالحہ یا بورقیہ پیدا ہو اور ظاہر جفن مین کوئی آفت محسوس نہین ہوتی ہو مگر بالون کو ضرر البتہ پہونچتا ہو جو انتشار شعر بوجہ موضع اور مقام کے ہوتا ہو اسمین یہ بات ہوتی ہے

کہ آفت مقام خاص مین ظاہر ہوتی ہو خواہ صلابت اس مقام مین پیدا ہو جاتی ہو یا غلاظت اور گندگی ہو جاتی ہو کہ اسکی وجہ سے جو بخار پیدا ہوتا ہے اسے راہ اور منفذ خروج کا نہین ملتا ہو خواہ ورم یا آبکل پیدا ہوتا ہو اور اسپر سرخی اور لذع شدید دلالت کرتی ہو **علاج** جو انتشار شعر بوجہ خصوصیت موضع کے ہو اسکا علاج پہلے یہی ہو کہ اُسی آفت کا علاج کرین جو اس مقام خاص مین ظاہر ہو جیسے ہر ایک آفت کا جداگانہ علاج مقامات خاص مین مذکور ہو اور جسکا سبب مادہ ہو تو ہمین انتعاش بدن کا اور تغذیہ کرنا چاہیے اور استعمال ادویہ جاذبہ کا جو مادہ بالونکا پلکونکی طرف جذب کرین اور وہ ادویہ جنکا ذکر ہم قراباذین مین خواہ الواح ادویہ مفردہ مین کرینگے اور کر چکے ہین انکا استعمال کرین اور جو انتشار بوجہ رطوبت فاسدہ کے ہو اسکے علاج مین توجہ تنقیہ سر اور تنقیہ عضو خاص کا کرین اسکے بعد علاج شعر کا کرنا چاہیے. سرمے جو اس مرض مین نافع ہین. انمین سے حجر ارمنی لاجورد ہو اور مرکبات مین سرمہ خستہ خرمائے خشک ہمراہ لاذن کے جو قراباذین مین مذکور ہو خواہ خرمائے خام کی گٹھلی جلا کر سو درہم اور ناردین دو درہم لیکر سرمہ تیار کرین مجرب دوا ایک یہ ہو کہ سنبل اسود کو سرمہ سا پیسکر سلائی سے لگائین **ایضاً** چوہے کی مینگنی جلا کر خواہ بدون جلانے کے شہد ملا کر استعمال کرین خصوصاً اگر بوجہ سلاق کے انتشار شعر عارض ہوا ہو. خواہ جس زمین مین انگور پیدا ہوا اسکی مٹی اور زعفران رومی جسے اقلیطی کہتے ہین ساتھہی ہم وزن لیکر بطور سرمہ کے استعمال کرین. اگر انتشار شعر کے ساتھ کھجلی اور سرخی اور تاکل بھی ہو اسکے واسطے یہ دوا مجرب ہو انار مسلم ایک عدد سرکہ مین جوش دین تا آنکہ خوب مہرا ہو جائے اور اسی مین سے مقدار مناسب عضو ماؤف پر لگائین جتنی چیزین چسپان کرنے کے لائق ہین اس مرض مین علی العموم نافع ہین **ایضاً** اسبوجہ جسے قاہمیا قلقطار زاج ہموزن لیکر پیسین اور استعمال کرین **منجملہ مجربات** کے یہ دوا ہو فضلہ سوختہ خرگوش آٹھ درہم مینگنی بکرے کی تین درہم دونون سے اکتحال کرین خواہ مکھیون کے سر کو جدا کر کے خشک کرین اور سرمہ بنائین خواہ رتیلہ کو جلا کر پیسین اور گوسپند خواہ ریچھ کی چربی مین لت کر کے طلا کرین کہ اس دوا سے اچھی طرح بال اُگ آتے ہین اور سیاہ بھی کرتی ہو **ایضاً** سرمہ بریان ایک جزو فلفل ایک جزو قلقل ایک جزو قامی سوختہ مغسول چار جزو زعفران چار جزو ناردین تین جزو خستہ خرما سوختہ دو جزو مجموع اجزا سے سرمہ تیار کرین اور لگائین

فصل بیسوین شعر منقلب کے بیان مین

یعنی پلکونمین کوئی بال پلٹ کر اور دوہرا ہو کر جم جاتا ہو خواہ کوئی بال زیادہ حد سے بڑھ کر پیدا ہوتا ہو اور ایذا دیتا ہو اسکا علاج پانچ طریقونمین سے کسی ایک طریقہ سے لازم ہو. التزاق اور نظم بالابرہ تقصیر جفن بذریعہ قطع کے اور کی (داغ دینا) اور نتف التزاق کے معنے چسپیدہ کرنیکے ہین اسکا طریقہ یہ ہو کہ جو بال دوہرا ہوا ہو اسے اٹھا کر بذریعہ مصطکی راتیانج اور صمغ اور دبق یعنے لاسہ جس سے چڑیا پکڑتے ہین. خواہ موزیک اہلی جسکے اندر ایک رطوبت چسپیدہ ہوتی ہو اور وہ سریش جو صدف کے اندر سے نکلتا ہو الغرض ایسی دواؤنسے درست اور برابر کردین خواہ صبر اور انزروت اور کتیرا اور کندر محلول سپیدی بیضہ مین اسکے ذریعہ سے چسپان کرین. ایک طریقہ التزاق کا عمدہ یہ ہو کہ روغن جلبنی سے الصاق کرین اس سے بہتر یہ ہو کہ غری جلبن جسکا ذکر قراباذین مین ہوا ہو التزاق کرین. نظم بالابرہ سے یہ مراد ہو کہ سوئی کے ذریعہ سے بال کی نوک جو دوہری ہونے سے پلک مین گھس گئی ہو اسطرح نکالین کہ سوئی کو پلک کے اندر آنکھ کے باہر سے گزو کر اس طرح پر داخل کرین کہ جہاں بال کی نوک گڑ گئی ہو ٹھیک اسی جگہ سوئی کی نوک پہونچے اور جب اسکے پہونچنے کا ٹھیک مطلوب جگہ پر یقین ہو جائے بال کو اسکی سمت مین کر کے سوئی کو دوسری طرف نکال لین اور بال کو اٹھا لین تاکہ سیدھا ہو جائے پھر اگر دوسری طرف سوئی کی نوک وار پار کرنے مین دشواری ہو اور تکلیف زیادہ ہو سوئی کے ناکہ مین اس بال کو اسطرف سے داخل کر کے سیدھا کر دین تاکہ شل ہو. بالونکے سیدھا ہو جائے. اور اگر دوبارہ سوئی کے داخل کرنے مین اضطرار ہو اور اس مقام خاص مین تکرار اس عمل کی نوبت اسلیے کہ دوبارہ گزرونا سوئی کا اور ایک سوراخ مین دو مرتبہ داخل کرنا موجب توسع ثقبہ اور پھیل جانے سوراخ کا ہوتا ہو اور سوراخ کے وسیع ہونے سے بال کی گرفت اچھی طرح نہین ہو سکتی بنظر اس دشواری کے چاہیے کہ دوبارہ کسی اور مقام مین سوراخ کرین تقصیر جفن بذریعہ قطع کے یہ غرض ہو کہ جو مقام روئیدگی اس بال کا پلک مین ہو اسے کاٹ ڈالین بعض اطبا نے یہ تجویز کیا ہو کہ جس مقام کا نام اجانہ ہے یعنے پلکون کی باڑھ کے قریب یہان بال پلٹ کر چسپیدہ ہو گیا ہو اسی مقام کو چاک کر کے بال کو سیدھا کرین اور زخم کا اندمال کرین کہ نیا گوشت ضرور پیدا

ہوگا اور اس گوشت سے بال کو کچھ تعلق نہوگا اور اس زمانہ مین بال کو خوب درست کرتے رہین اور خیال رکھین کہ پھر دوھرا نہونے پلے۔ داغ دینا عمدہ وہی ہو کہ ٹیڑھی اور خمدار سوئی سے ہو اور وہ سوئی سونے کی بنی ہوئی ہو جسکا بیان سابقًا ہوچکا ہو پس لازم ہو کہ پلک کو کھینچکر دراز کرین اور اسی سوئی سے مقام روئیدگی شعر کو داغ دین پھر عود نہ کریگا اور کبھی ایک مرتبہ داغ دینے پر کفایت نہین ہوتی لہذا دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ داغ دیتے ہین کہ پھر ہرگز انقلاب شعر کا عود نہین ہوتا نتف یعنی بال اکھیڑنا جو مانع روئیدگی ہو اسکا دستور یہ ہو کہ بال اکھیڑ کر مقام خاص پر دوائیان جو مانع اُگنے بالون کی ہین استعمال کرین خصوصًا وہ ادویہ جو خاص پلکون کے بال اُگنے کی مانع ہین اور ادویہ مفردہ کے الواح مین مذکور ہوچکی ہین اور شعر زائد کے علاج مین مذکور ہوتی ہین انسے علاج کرین **فصل الیسوین شعر زائد کے بیان مین** شعر زائد کی پیدائش کثرت رطوبت متعفن سے ہوتی ہو جو اجفان مین یکجا ہوجاتی ہو علاج پہلے تنقیہ بدن اور سر اور آنکھ کا کرین اسطرح پر جو معلوم ہوچکا ہو بعد اسکے استعمال تیز سرمون کا جن سے تنقیہ پلکون کا رطوبت سے ہوجاے کرنا چاہیے جیسے باسلیقون اور روشنانا احمر حاد اور اخضر حاد اور شیاف اہلیلجی خصوصًا اگر دمعہ یعنی ڈھلکا بھی ہو خواہ کوئی اور عارض اعراض اخلاط سے پیدا ہو اگر یہ تدبیرات کارگر نہون بال جو زائد ہو اسے اکھیڑ ڈالین۔ اور جہان یہ بال پیدا ہوا تھا اس مقام پر سیاہی کا خون خواہ اسی کا پتہ خواہ تلخہ حمالاون یا تلخہ نسر یعنی گدھ کا تلخہ خواہ تلخہ گوسپند کو جدا جدا استعمال کرین۔ اور کبھی یہ سب پتے معہ خون کے جند بید ستر مین ملاکر بطور شیاف کے تیار کیے جاتے ہین بشکل فلس ماہی کے اور بروقت حاجت کے استعمال کیے جاتے ہین اسطرح پر کہ اسکو چھیل کر لعاب دہن انسان سے تر کرکے پلک پر چسپان کرتے ہین اور نصف ساعت تک صبر کرتے ہین کہ دوا خوب اثر کرے منجملہ معالجات جید کے یہ دوا ہو کہ تلخہ قنفذ اور تلخہ حمالاون اور جند بید ستر ہموزن لیکر کبوتر کے خون مین ملاکر استعمال کرین قراد یعنی کلنی جو چیچڑے کیڑے بدن مین پڑتے ہین خصوصًا کتے کی کلنی کا خون اسکے واسطے بہت نافع تجویز کیا ہو اور مینڈک کا خون بھی اسیطرح مفید کہتے ہین مگر تجربہ کرنے سے کچھ اسکا فائدہ ظاہر نہوا بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین اگر قطران سے مخلوط کرکے استعمال کرین تو خطا نہو۔ یہ بھی ایک ترکیب لوگون نے لکھی ہو تلخہ نسر یعنے گدھ کو خاکستر یا نوشادر یا عصیر کراث مین ملاکر استعمال کرنا چاہیے اور خصوصًا اگر دونون آگ پر بھنتے وقت ملاے جائین اور ملکر خشک ہوجائین اور خاکستر صدف کی اگر ملے بہت ہی عمدہ ہو۔ زنگ آلودہ لوہے کے چرک کو آب دہن انسان کے ساتھ استعمال کرنا نہایت مفید ہو اگرچہ درد بھی پیدا کرے۔ آہنیہ اور نوشادر ملاکر بھی مجرب ہوا ہو خصوصًا گھیے کا سم جلاکر پرانے سرکہ مین داخل کرین اسیطرح زبد البحر اسفیوش کے پانی مین بوجہ تحذیر اور تبرید مقام کے پر بال کے اوگنے کو روکتا ہو **فصل بائیسوین التصاق اشفار کے بیان مین** یعنے پلکون کی جڑ جو بطور باڑھ کے ہو اسکا چپٹ جانا اکثر بعد رمد کے ہوتا ہو۔ لہذا واجب ہو انزروت اور شکر طبرزد ہموزن دونون لیکر ربع جزو زبد البحر ملاکر پیسین اور موضع اشفار پر چھڑکین بہت نافع ہوگا **مقالہ چوتھا احوال قوت باصرہ اور افعال مین اسی قوت کے** اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین **فصل اول ضعف بصر اور رقت بصر کے بیان مین** موجب و سبب اسکا کبھی مزاج عام جو تمام بدن مین ہوتا ہو خواہ یبوست کا غلبہ ہو خواہ رطوبت مزاج پر غالب ہو خلطی رطوبت ہو خواہ ساذج بلا مادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن مین ہوتا ہو خواہ یبوست کا غلبہ ہو خواہ رطوبت مزاج پر غالب ہو خلطی رطوبت ہو خواہ ساذج بلا مادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن خواہ معدہ سے بالتخصیص اٹھتی ہو یا برودت مادی خواہ ساذج خواہ حرارت مادی یا غیر مادی سبب اس مرض کا ہو۔ اور پھر یہ کیفیات تابع کسی دماغی سبب کے ہون جو امراض دماغیہ مشہورہ سے ہو اور وہ مرض خاص جوہر دماغ مین پیدا ہوا ہو یا تمام بطن مقدم مین یہ مرض مثل ضربہ وغیرہ کے عارض ہو کہ اسکی وجہ سے تنگی اس بطن مین پیدا ہوئی ہو اور بصارت چشم کی متضرر ہوگئی ہو یا جزء مقدم مین بطن مقدم کے یہ فتور عارض ہوا ہو۔ اکثر یہ ضرر بطن مقدم مین خواہ یہ ضرر آنکھ مین بوجہ غلبۂ رطوبت خواہ یبوست کے ہوتا ہو جو بعض امراض اور حرکات مفرطہ بدنی اور نفسانی کے خواہ بعد استفراغ مفرط کے جن سے سقوط اور خشکی مادہ بصر مین پیدا ہوتی ہو اور کبھی بجہت کسی ایسے امر کے جو خاص روح باصرہ سے یا جو چیزین متصل دماغ باصرہ کے از قسم اعصاب وغیرہ ہین انکے ضرر سے یہ مرض پیدا ہوتا ہو جیسے عصبہ مجوفہ مین کوئی خلل پیدا ہو خواہ رطوبات اور طبقات مین حادث ہو۔ روح باصرہ کو کبھی خلل عارض ہوتا ہو کہ رقیق ہوجاتی ہو اور کبھی غلیظ

ہو جاتی ہو اور کبھی کم ہو جاتی ہو لیکن اگر روح باصرہ مین کثرت پیدا ہو اُس سے افضل کوئی شے نہین اور سوائے نفع کے ضرر کا احتمال کثرت روح باصرہ سے نہین ہوتا ہو۔ رقت روح باصرہ کی اکثر بوجہ یبوست کے ہوتی ہو۔ اور کبھی بوجہ شدت تفرق بصر کے جو بروقت نظر کرنے اور دیکھنے کے طرف آفتاب وغیرہ اشیاء مشرقہ کے عارض ہوتا ہو رقت بصر پیدا ہوتی ہو اور کبھی تفرق بصر سے چونکہ اجتماع مفرط عارض ہوتا ہو لہذا نوبت احتقان مخلل کی پہونچتی ہو اسیوجہ سے پہلے کثیف پیدا ہوتی ہو اسکے بعد دوبارہ زیادہ رقت پیدا ہوتی ہو اسکی مثال ایسی ہو جیسے تاریکی مین زیادہ دیر تک ٹھہرنے سے یہی کیفیت عارض ہوتی ہو۔ غلظ روح باصرہ مین بوجہ رطوبت کے عارض ہوتا ہو اور جماع شدید اس درجہ کا کہ وہان احتمال مزاج رقیق نہو سکے ایضا باعث غلظ کا ہوتا ہو کبھی سبب رقت اور غلظ دونو کا اصل خلقت مین اور کبھی بیماری سے ہوتا ہو اور کبھی شدت یبوست اور کثرت استفراغ اور ضعف مقدم دماغ سے اور صعوبت سے مرض کے ہوتا ہو اور قرب موت مین جب تحلل روح کا ہو سوقت بھی یہی ضرر آنکھ مین پیدا ہوتا ہو خواہ ضعف کیوجہ سے قرب موت مین یا امر عارض ہوتا ہو جو آفت بسبب طبقات خارجی کے بدون شرکت طبقات اندرونی کے عارض ہو اسکی بھی وجہ یا جوہر طبقہ کے فساد سے ہوتی ہو خواہ جو منفذ آمین ہو اسکے خلل سے پیدا ہوتا ہو پھر جو آفت جوہر نفس طبقات کے عارض ہو اسکا کبھی تو ایک مزاج ردی ہوتا ہو۔ اور اکثر یہ بوجہ احتباس بخارات کے اسی طبقہ مین خواہ کوئی رطوبت فضلی اسکے مخالط ہوتی ہو خواہ جفاف اور خشکی اور سوختگی اور تخسف یعنی اندر گھس جانا جو اس طبقہ مین عارض ہو خواہ کسیطرح کا صدمہ رض اور کوفت کا عنبیہ خواہ قرنیہ کو پہونچے خواہ اسکے درمیان اور وسط مین خواہ فساد بوجہ آثار اور نشان قروح ظاہرہ یا پوشیدہ قروح کے پہونچنے سے خواہ رمد کے صدمات اور تکلیفات اٹھانیکی وجہ سے جو ایسے کثیر ہون کہ انکی وجہ سے اشفاف اور صفائی طبقہ کی باطل ہو جائے خواہ کوئی رنگ نیا اور غریب یعنی خلاف لون اصلی کے ہو جیسے طبقہ قرنیہ کو مرض یرقان مین زردی عارض ہو کر یہ مرض پیدا کرتی ہو خواہ کوئی آفت سرخی کی طبقہ کو پہونچے۔ یا لون طبعی کا زوال ہو جانے جیسے عنبیہ کو یہ امر عارض ہوتا ہو کہ اسکی شفافی زیادہ ہو جاتی ہو اور پھر نا ضو کا آمین قوی ہوتا ہو اور ضو کسی عضو کی اُسے چمکا دیتی ہو اور روح باصرہ کو متفرق کر دیتی ہو اور کبھی تحقیف اور تسخین پیدا کرتی ہو بوجہ اسکے کہ ہوا کو قوت تمکن کی زیادہ پیدا کرتی۔ اور رطوبات سے جسوقت کہ رقیق رطوبات ہو جائین بسبب کسی تاکل کے جو عارض ہو اسوقت رفتہ رفتہ نفوذ اور پہونچنا ضوء کا روح مین نہین ہوتا بلکہ دفعہ واحدہ مین نفوذ اور پہونچنا ضوء کا ایسا ہوتا ہو کہ جلیدیہ پر اسکا بار گران پڑتا ہو کبھی یہ ظلمت بصر بوجہ پیدا ہونے ایک پردہ اور جھلی کے عارض ہوتا ہو جیسے مرض ناخونہ مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہو خواہ آنکھ کی رگون مین انتفاخ یا غلظ پیدا ہو کر موررث اس مرض کا ہوتا ہو جیسے سل العین مین ثقبہ اور منفذ چشم مین عارض اور پیدا ہو کر ضعف بصر پیدا کرتا ہو اسکی مثال ایسی ہو کہ مثلاً ثقبہ وغیرہ مین تنگی بیش از حد مناسب بوجہ ان اسباب کے پیدا ہو جنھین آیندہ سطور مین ہم بیان کرینگے۔ خواہ ثقبہ مین اتساع عارض ہو خواہ کوئی سدہ پورا ہو یا ناقص پیدا ہو جیسے بروقت نزول الماء کے جب ابتدا مین پانی اترتا ہو سدہ ناقص ہوتا ہو اور آخر پورا ہو جاتا ہو یا کوئی قرحہ وسخنہ قرنیہ کو عارض ہوتا ہو کہ ثقبہ عنبیہ چرک سے بھر جاتا ہو اور یہ سب صورتین ہم اسباب جداگانہ مین بہ تفصیل تمام لکھینگے جو ضعف بصر رطوبات چشم کیوجہ سے عارض ہوتا ہو اسکی تفصیل یہ ہو جلیدیہ اگر اپنے قوام سے متغیر ہو جائے اور بعد آفیر کے غلیظ ہو جائے خواہ دفعتہً چرکناک ہو جائے یا اپنے مکان طبعی سے الگ ہٹ جائے یہ انحراف غیر طبعی قبول ضوء اور الوان کے دیکھنے کو مضر ہوگا۔ رطوبت بیضیہ مین اگر کثرت بیش از حد پیدا ہو یا غلیظ ہو جائے اور اسکے وسط مین سامنے ثقبہ کے ہو خواہ گرد وسط کے ہو یا جمیع اجزا مین اس رطوبت کے غلظ پیدا ہوان سب صورتوں مین سبب قلت اشفاف کا ہوگا خواہ کچھ رطوبات اور اجزاء اسکے مخالط ہون اور اشفاف کو بدل دین اسلیے کہ بخارات اور ادخنہ غریب جو خارج سے لپٹتے ہین فقط انکے لپٹنے سے اس رطوبت کو ایذا پہونچتی ہو چہ جائیکہ آمین داخل ہو جاوین اور پختہ ہون جیسے حبوبات از قسم بقول اور رغاء وغیرہ کے ایسے ہین کہ نفخ پیدا کرتے ہین اور بہتر ہین انسے ثقل بطبر بھی ضرر پیدا ہوتا ہو۔ رطوبت زجاجی کی مضرت قوت ابصار مین اولی اور بالذات نہین ہو بلکہ چونکہ اس رطوبت کی خرابی سے جلیدیہ کو ایسا ضرر پہونچتا ہو کہ اعتدال سے جاتی رہتی ہو بوجہ اسکے کہ جلیدیہ پر غذائے غیر معتدل وارد کرتی ہو لہذا ابصار کو بالعرض مضر ہوتی ہو جو آفت بوجہ عصبہ مجوفہ کے پیدا ہوتی ہو اسکی صورت یہ ہو کہ سدہ عارض ہو خواہ ورم یا انتہاک اور ناتوانی پیدا ہو **علامات** یہ مرض اکثر بوجہ شرکت تمام بدن کے عارض ہو اسکی علامت وہی ہو جو تمام بدن کے مزاج پر دلیل ہو

اور اگر فقط بشرکت دماغ کے عارض ہو کوئی علامت ان علامات سے ہوگی جو دماغ کی آفت پر دلیل ہوتے ہیں اور اسکے ہمراہ تمام حواس بھی آفت رسیدہ ہونگے اس علامت سے دماغ کی شرکت بخوبی پہچانی جاتی ہے بعض قسم کے ضرر ایسے ہیں کہ انھیں خصوصیت قوت شامہ سے بہ نسبت سامعہ کے زیادہ ہے جیسے چوٹ ایسی لگے جو تنگی چشم جزو مقدم دماغ میں پیدا کرے کہ سماعت اکثر اپنے حال پر باقی رہتی ہے اور آنکھ کھلی رہتی ہے کہ اسکا بند کرنا ممکن نہیں ہوتا اور باعث کھلے رہنے کے کچھ نظر نہیں آتا علامت اُس ضرر کی جو خاص روح باصرہ میں پہونچکر موجب ضعف ہوتا ہے یہ ہے کہ اگر روح باصرہ رقیق اور قلیل ہوگی نزدیک شے ہر شے کو پورا اور بخوبی دیکھے گی اور دور سے بخوبی دیکھ نہ سکے گی اور اگر رقت کے ساتھ مقدار میں کثرت بھی ہوگی اسوقت قریب اور بعید دونوں کو پورا دیکھے گی اور لیکن رقت زیادہ ہوگی روشن اور منیر چیز کے دیکھنے پر زیادہ قادر نہوگی بلکہ ضوء اور چمک جسم منیر روح کو جدا کر دیگی اور تفریق پیدا کر دیگی اور اگر روح باصرہ زیادہ غلیظ ہوگی دور کی چیز بعد تامل کے بخوبی دیکھے گی اور قریب کی شے اچھی طرح نظر نہ آویگی سبب اس امر کا اُن لوگوں کے نزدیک جو قائل بخروج شعاع ہیں اور کہتے ہیں کہ ابصار اسی طرح سے ہوتا ہے کہ خطوط شعاعی آنکھ سے نکلکر شے مبصر سے مل جاتے ہیں اور مخروط شعاعی کا قاعدہ شے مبصر پر منطبق ہوتا ہے اور راس مخروط مذکور آنکھ میں ہوتا ہے۔ الغرض انکے مذہب پر اس طرح درست ہوتا ہے کہ جو حرکت اس شعاع کی مکان بعید میں ہوتی ہے اُسوقت رطوبت غلیظ کی تلطیف اور تعدیل قوام ہو جاتی ہے جیسے اکثر حرکت مسافت بعید کی بوقت کم ہونے روح باصرہ کے تحلیل روح کی کر دیتی ہے پس کسیقدر نظر نہیں آتا اور جو لوگ اسکے قائل ہیں کہ شبح مرئی کے بذریعہ مشف آنکھ میں پہونچتی ہے خواہ اور مذاہب کی بنا پر سبب اس مرض کا یہ ٹھہرایا گیا ہے کہ جلیدیہ کی حرکت بعید شے کی دیکھنے میں شدید ہوتی ہے اور شدت حرکت سے ترقیق روح غلیظ کی پیدا ہوتی ہے جو اسی جلیدیہ میں جاگزین ہے لہذا روئیت بعید کی بخوبی ہوتی ہے اور روح رقیق کی تحلیل ہو جاتی ہے خصوصاً اگر باوجود رقت کے قلت بھی ہو پھر اسوقت کچھ نظر نہ آئے گا ان دونوں تجویزوں میں تحقیق رائے صائب کی حکمائے طبیعین کے ذمہ پر ہے اطبا کا منصب اسکے تحقیق کا نہیں **شناخت اس ضعف بصر کی** جو بوجہ آفت رسیدہ ہونے طبقات اور اُن رطوبات کے پیدا ہو جو اندرون طبقات چشم کے غائر ہیں البتہ کسیقدر دشوار ہے بشرطیکہ سوائے اسی آفت کے جو محض طبقات رطوبات مذکورہ میں پیدا ہوئی ہے اور کوئی شے موجب آفت نہو لیکن ایسے وقت کبھی طبقات کے رنگ کیطرف خیال کر کے شناخت مرض کرتے ہیں اور کبھی طبقات کا چھوٹا ہونا اور تمدد اور سمٹنا خواہ خشکیدہ ہونا اور انھیں وجوہات سے چھوٹا پڑ جانا بھی معین شناخت پر ہوتا ہے اور اسی طرح وہ رطوبت رقیق ہو کر طبقات پر ظاہر ہوتی ہے خواہ کوئی شے از قسم رطوبات مشابہ قوس قزح کے متخیل ہوتی ہے اس سے بھی شناخت ہو جاتی ہے اور کبھی طبقات میں ایک قسم کی یبوست اور کدورت ایسی پیدا ہوتی ہے کہ آنکھ کے باہر سے تو نظر آتی ہے اور نہ پتلی آنکھ کی اسکی وجہ سے دکھائی دیتی ہے اور نہ کسی شخص کی صورت عکسی اس پتلی میں نظر آتی ہے کبھی یہی خرابی جو بوجہ یبوست اور کدورت مذکورہ بالا سے پیدا ہوتی ہے خرابی حال قرنیہ پر دلیل ہوتی ہے اور کبھی رطوبت بیضیہ کی خرابی پر دلالت کرتی ہے جسکی آنکھ میں یہ کدورت خواہ یبوست پیدا ہوتی ہے اسے اپنی آنکھ کبھی کی ایسی صورت نظر آیا کرتی ہے پھر اگر یہی کدورت سامنے ثقبہ کے نظر آئے اور سب اجزا قرنیہ کے مکدر نہوں اسوقت یہی سمجھنا چاہیے کہ یہ کدورت فقط رطوبت بیضیہ میں پیدا ہوئی ہے اور رطوبت بیضیہ اپنی صفائی پر باقی نہیں رہی ہے اور اگر تمام اجزائے قرنیہ میں کدورت مذکورہ پھیل جائے اور سب اجزا قرنیہ کے مکدر ہو جائیں اُسوقت اتنی بات تو متیقن ہوگی کہ یہ کدورت قرنیہ میں ضرور ہے مگر اسمیں شک ہیگا کہ بیضیہ میں بھی یہ کدورت پہونچی ہے یا نہیں کبھی یہ خشکی بیضیہ میں عارض ہوتی ہے اور کبھی اسی یبوست کیوجہ سے جسوقت بعض اجزائے رطوبت مجتمع ہو کر تکاثف پیدا کرتے ہیں اور انکی شفافی زائل ہو جاتی ہے اسوقت آنکھ کے سامنے ایک روزن خواہ بہت سے سوراخ نظر آتے ہیں اور کبھی یہ آثار بطور پوشیدہ ثبور کے قرنیہ میں ایسے متخیل ہوتے ہیں جیسے خیالات پانی اُترتے وقت پیدا ہوا کرتے ہیں اور اکثر براہ غلطی یہی گمان کیا جاتا ہے کہ یہ خیالات وہی ہیں جو پانی اترنے سے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ انسے یہ الگ ہیں۔ تنگی ثقبہ کی اور کشادہ ہونا اسکا اور پانی اترنا خواہ دیگر حالات عنبیہ مجوفہ کیوجہ سے جو ضعف بصارت میں پیدا ہوتا ہے اسکے بیان میں ہمکو تاخیر کرنی چاہیے کہ اپنے اپنے مقامات میں آئندہ بیان ہوگا یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ جو فساد بوجہ یبس اور خشکی کے

پیدا ہوتا ہے بر وقت بھوک اور ریاضت محللہ کے اسمین شدت پیدا ہو جاتی ہے اور بر وقت استفراغ اور خالی ہو جانے کسی خلط بدنی کے اور ٹھیک دوپہر اور گرمی کے وقت اسمین شدت ہوتی ہے اور جو فساد بوجہ رطوبت کے پیدا ہوتا ہے اسکی شدت کے اوقات برخلاف اوقات مذکورہ بالا ہین یعنے جو اوقات زیادہ ہونے رطوبت کے ہین انھین اوقات مین شدت ہوتی ہے **معالجات** اگر ضعف بصارت کا سبب یبوست ہو تا انجبین اور مرطبات اور مرطب دوائین مفید ہوتی ہین اور دودھ کو دوہانا اور پینے مین بھی استعمال دودھ کا کرنا فائدہ بخشیگا اور جتنے روغن مرطب ہین انکو سر پر لگانا خصوصاً اگر ضعف بصر اقمین مین پیدا ہوا ہو اور نوم کا استعمال اور رطب سعوطات کا خصوصاً روغن نیلوفر زیادہ سودمند ہے جو ضعف بصر بوجہ یبوست کے کسی طبقہ مین پیدا ہوا اسکا علاج البتہ دشوار ہے اگر یہ ضعف بصر بوجہ رطوبت کے پیدا ہوا ہو تو استعمال ایسی چیزونکا کرنا چاہیے جو محلل ہین اور موقع ایسی چیزونکے استعمال کا بعد استفراغ کے ہے تنقیہ کے بعد بھی کسیقدر نفع ہوتا ہے بشرطیکہ یہ رفق اور نرمی سے کیجائے خصوصاً مشائخ کو زیادہ مفید ہے اور دشواری سے خواہ عنیف قے زیادہ مضر ہوتی ہے غرغرہ اور سعوطات اور عطوسات بھی نافع ہین منجملہ استفراغات نافعہ کے ضعف بصارت مین یہ ہے کہ روغن بیدانجیر کا استعمال کرین جو چیز سر پر بخارات کے چڑھنے کو منع کرتی ہے انکے استعمال کا بھی لحاظ رہے جیسے اطریفل خصوصاً سوتے وقت استعمال ایسی چیزونکا ضرور ہے یہ مرض نیچے کے بدن سے جسقدر ریاضتین ہوتی ہین انسے بھی منتفع ہوتا ہے اسیطرح نیچے کے اعضا کی مالش بھی اسے مفید ہے پھر اگر سبب مرض کا مادۂ غلیظ ہو اسکا علاج ایسی ادویہ سے کرنا چاہیے جو خراش جلد مین پیدا کرین۔ اور آنکھ کی کوح یعنے نقش جو ادویہ مفردہ کی جلد مین ہے انمین سے تلاش کرین اور جسوقت ادویہ حادہ کا استعمال کیا جاے ضرور ہے کہ اسکے ہمراہ ادویۂ قابضہ بھی استعمال مین رہین ایسے موقع پر توتیاے مغسول کا استعمال جو پروردہ ہوے ہمراہ آب مرزنجوش خواہ آب رازیانہ خواہ آب بادروج اور عصارہ فراسیون کے بھی مفید ہے اور سرمہ کی مداومت ہمراہ حضض کے آنکھ کو نافع ہے اور مدت دراز تک اسکی قوت کو محفوظ رکھتی ہے۔ تراشۂ ہلیلہ ہمراہ گلاب کے بھی بہت نافع ہے جسوقت رطوبات رقیق ہون اور آنکھ مین خارش بھی پیدا ہو منجملہ الکحال کے ایسے وقت مین مرارات یعنے تلخونکا استعمال بھی مفید ہے تنہا کسی ایک جانور کا تلخہ ہو جیسے تلخۂ کبک اور تلخۂ آہو یا تلخۂ شبوط یعنے ماہی خواہ تلخۂ رخمہ جسے موش گیر بھی کہتے ہین اور تلخۂ سگ بازاری اور کیش کوہی وغیرہ اور تلخۂ حبارا یعنی چرز کو اس باب خاص مین خاصہ عجیبہ ہے۔ اور چاہین انھین تلخون کو مرکب کرلین روغن جو اس مرض مین بکار آمد ہین ازانجملہ ہے بیدانجیر اور روغن نرجس روغن حب الغار روغن ترب روغن حلبہ روغن سوسن اور روغن مرزنجوش روغن بابونہ روغن اقحوان بادروج کے پانی سے اکتحال بہت زیادہ مفید ہے منجملہ ادویۂ جیدہ اور معدلہ کے ایک دوا یہ ہے کہ دو عدد جوز اور تیس گٹھلیان ہلیلۂ زرد کی جلائین اور خاکستر سیاہ انکی لیکر پیسین اور ایک مثقال مرچ سیاہ بدون جلاے ہوے اسپر اضافہ کرین اور اسکا سرمہ بناکر اکتحال کرین منجملہ ادویۂ نافعہ کے یہ ہے کہ عصارۂ انار میخوش کو پکائین تاکہ نصف جل جاے باقیماندہ کا نصف وزن شہد خالص ملاکر دھوپ مین رکھین اور استعمال کرین اسیطرح اگر آب انارین دو مہینہ گرمیونکی دھوپ مین رکھین اور صاف کرکے اسمین صبر اور دار فلفل اور نوشادر اور کبھی بدون آمیزش نوشادر کے نرم نرم پیسین اور پسی ہوئی دوائین فی رطل آب انارین بقدر تین درہم کے ملائین اور بحفاظت رکھ چھوڑین کہ جتنا پرانا ہوگا اتنا ہی فائدہ زیادہ بخشیگا اور اجود ہوگا۔ منجملہ ادویۂ نافعہ کے ایسے وقت مین توج ترکی اور مامیران سرمہ سا پیکر استعمال کرنا اسیطرح سے آب پیاز ہمراہ شہد کے مفید ہے اور شیاف تلخونکا قوی تر ہے اور زیادہ قوت دار تلخہ باز اور گدکا ہے اور اگر ایک کھرل معہ بٹہ تانبے کا ہو اور اسمین چند قطرے سرکے اور ایک قطرہ شہد کا ڈالین اور پیسین یہانتک کہ سیاہ ہوجاے اور بعد اسکے اس سے اکتحال کرین نافع ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چربی بھنی ہوئی خواہ پختہ اور مطبوخ کرکے کھانا اسقدر مقوی ہے کہ ضعف بصر مزمن کو زائل کردیتی ہے اور جو شخص سانپ کے گوشت کھانے پر قادر ہو یعنے سمیت سانپ کی اسے مضر نہو اور وہ گوشت اسی ترکیب سے پختہ کرتا ہو جسطرح تریاق کے نسخہ مین پختہ ہوتا ہے اور اس ترکیب کی تفصیل باب جذام مین اچھی طرح مذکور ہوئی ہے اسکی آنکھ ضعف سے محفوظ رہیگی اور کمال حفظ صحت چشم اس شخص کو نصیب ہوگا۔ منجملہ ادویہ جیدہ کیواسطے مشائخ کے اگر انکی آنکھ مین ضعف پیدا ہوا ہو بوجہ کثرت جماع کے خواہ اسی قسم کے اور استفراغ اخلاط اور مواد کیوجہ سے یہ دوا ہے کہ قیراط توتیاے مغسول شراب بقدر حاجت داخل کرکے روغن بلسان توتیا سے اتنا زیادہ کہ توتیا اسمین گھل جاے پہلے توتیا کو پیس لیں اسکے بعد روغن بلسان ملائین

بعد ازان شراب داخل کرین پھر جیسا چاہیے اسطرح مبین اور راشھا کھین دواے آخر کا سے اطبانے عظیم النفع تجویز کیا ہے حتی کہ اگر اسے لگا کر آفتاب کیطرف نظر کرین تو ہرگز کسیطرح کا ضرر آنکھ کو نہ پہونچے گا۔ حجر سامعس اور حجر مقناطیس اور حجر احاطیس یعنے شب یمانی اور شادنج اور بابونہ اور فودنج عصارہ کندش ہر واحد ایک جزو تلخہ نسخہ فعی ہر واحد ایک جزو یہ سب لیکر استعمال کرین۔ سر مین کنگھی کرنا خصوصًا مشایخ کو بہت نافع ہے پس چاہیے کہ ہر روز چند مرتبہ سر مین کنگھی کیا کرین اسلیے کہ بخارات کو اوپر کیطرف جذب کرتی ہے اور آنکھ کی جہت سے جدا گانہ جہت مین جذب کرتی ہے صاف پانی خواہ کبود رنگ پانی مین ڈوبنا اور غوطہ لگانا اور آنکھا مین کھولنا اسقدر کہ ممکن ہو یہ آنکھ کی حفظ صحت ہے خصوصًا جوانونکی آنکھونکے لیے زیادہ درکار ہے اور قبل طعام کے طریج اسفنتین اور سکنجبین عنصلی کا استعمال کرنا یا کوئی اور ایسی دوا جو ملین ہو اور فضول معدہ کو قطع کرے ہر ایک شخص کو ضرور ہے خصوصًا جو شکایت صعود بخارات کی معدہ سے طرف سر کے کرتا ہو اور رطوبت سے اُسکو ضرر پہونچتا ہو اسکو نہایت ضرور ہے **بصارت کی مضر چیزین** جتنی چیزین بصارت کو مضر ہین اُنمین سے کچھ تو افعال و حرکات ایسے ہین کہ انسے بصر کو ضرر پہونچتا ہے اور چند غذائین بھی مضر ہین اور چند تصرف اور تدبیرات غذائیہ ایسے ہین اگرچہ وہ غذا فی نفسہ مضر نہین ہے لیکن ایسے برے طور سے استعمال اسکا ہوتا ہے کہ مضر بصارت کو ہوتی ہے افعال اور حرکات مضر بصارت کی عام شناخت یہ ہے جو فعل اور جو حرکت مجفف ہو اور خشکی پیدا کرے وہ ضرور بصارت کو مضر ہوتی ہے مثلاً بکثرت جماع کرنا خواہ مشرقات یعنی روشن اور چمکتی ہوئی چیزونکو دیر تک دیکھنا باریک خط کو اکثر پڑھنا کہ ایسے حرکات اور افعال کی کثرت مضر ہے اور توسط اور انداز معین پر ایسے افعال باصرہ کو نافع ہوتے ہین اسیطرح باریک اعمال اور کاریگری جیسے درزی اور رفوگر خواہ اور پیشہ ور جو باریک کام بناتے ہین کہ انکی آنکھونکو بھی بہت ضرر پہونچتا ہے جب حد اعتدال سے انکی محنت بڑھ جاے اسیطرح اکثر بروقت امتلاے معدہ کے خواہ حالت گرسنگی مین سونا اس سے بھی ضعف بصر زیادہ ہوتا ہے بلکہ جس شخص کو ضعف بصر کی شکایت ہو اسکو چاہیے کہ بعد غذا کے اتنا صبر کرے کہ ہضم اول طعام کا ہو جاے پھر سووے اسیطرح ہر ایک قسم کی امتلا غذائی یا خلطی وہ بھی بصارت کو مضر ہے اسیطرح جس چیز سے طبیعت مین جفاف اور خشکی پیدا ہوتی ہے وہ بھی مضر ہے اور جس چیز سے حکہ یعنے کھجلی خون مین زیادہ پیدا ہو جیسے نمکین چیزین اور تیز مثل مرچ وغیرہ کے وہ بھی مضر ہے اور سکر یعنی مستی شراب وغیرہ کی بھی مضر ہے گو کہ اس لحاظ سے کہ معدہ کو پاک کرتی ہے بصارت کو بھی مفید ہے اور مضر اس وجہ سے ہے کہ مواد دماغی کی تحریک کرکے انکو طرف آنکھ کے دفع کرتی ہے پھر اگر ایسی ہی ضرورت ہو کہ بدون قے کرنیکے چارہ نہو مناسب یہ ہے کہ بعد طعام کے بہ نرمی قے کرائی جاے۔ استحمام بھی بصارت کو مضر ہے بہت زیادہ سونا اور زیادہ رونا اور بکثرت فصد کا استعمال اور خصوصًا پے در پے پچھنے لگانے بھی مضر ہین۔ غذا اور نمکین غذا اور تیز اور متحرا اور اسیطرح جو غذا کہ معدہ کو ایذا دے اور شراب غلیظ جو باکدورت ہو اور کراث یعنے گندنا اور بصل یعنے پیاز اور بادروج کا کھانا اور زیتون خام اور سویا اور کرنب اور عدس یعنی مسور

عشا کا بیان فارسی زبان مین شبکوری اور ہندی مین رتوندھی کہتے ہین کیفیت اسکی یہ ہے کہ رات کو مطلق نظر نہین آتا اور دنکو نظر آتا ہے مگر آخر روز سے بصارت مین ضعف شروع ہوتا سبب اس مرض کے پیدا ہونے کا کوئی رطوبت ہے رطوبات چشم سے یا غلیظ ہو جانا رطوبت کا یا رطوبت روح باصرہ کی خواہ اسکا غلیظ ہونا۔ اکثر یہ مرض انہین لوگونکو ستاتا ہے جسکی آنکھ سرمہ گون دو ازرق نہین ہے خواہ جن لوگونکے حدقہ چشم چھوٹے ہین خواہ جو لوگ رنگین چیزونکو بکثرت دیکھا کرتے ہین یا جنکی آنکھ مین زیادہ ہو اسلیے کہ اسکو دلالت ہے اسبات پر کہ روح باصرہ اصل خلقت مین کم پیدا ہوئی ہے کبھی شبکوری کے حدوث کا سبب کوئی اور مرض آنکھ کا ہوتا ہے اور کبھی بشرکت معدہ اور دماغ کے بھی شبکوری پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک قسم کی شناخت انہین علامات سے ہوتی ہے جنکو ہمنے بیان کیا ہے اور امراض چشم کے ابواب مین دیکھو **علاج شبکوری کا** اگر خونکی زیادتی ہو قیفال کی فصد خواہ ماقین کی فصد کرنی چاہیے اور جتنی چیزین مستفرغ اوپر مذکور ہوچکین جنسے استفراغ مادہ بخوبی ہوتا ہے اور معروف اور مشہور ہین انکا استعمال کرین اور مکرر یہی کرتے ہین تا اینکہ وہ کثرت خونکی جو مظنون تھی نرہے۔ اکثر سقمونیا اور جندبیدستر سے اگر استفراغ کیا گیا تو مفید ہوا ہے اور قبل طعام کے شراب زوفا خواہ زوفا اور سلاب خشک سفوف بنا کر استعمال کرین اور بعد ہضم طعام اور قبل ہضم کے تھوڑی سی شراب کہنہ پلانی چاہیے منجملہ ادویہ مجربہ کے وہ پانی ہے جو بکری کی کلیجی سے ٹپکے اسکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے کلیجی کو چھری وغیرہ سے گودین اور بعد اسکے کوئلے کے انگارون پر اسے رکھین جب اسمین سے پانی ٹپکے اُسے لیکر نمک ہندی اور دار فلفل اسپر چھڑک کر سلائی سے آنکھ مین لگائین بعض آدمی ان دواؤن کو

چھڑک کر کلیجی کو آگ پر رکھتے ہین اور جو پانی ٹپکتا ہو اسیکو بعینہ استعمال کرتے ہین اس سے بھی وہی فائدہ پیدا ہوتا ہو اور جسوقت اس سے بخارات اٹھین اس بخار پر سر جھکانا کہ آنکھ مین اثر پہونچے اور بعد بھُن جانے کے اُسی کلیجی کو کھانا بھی فائدہ مند ہو۔ اور کبھی چوڑے چوڑے ٹکڑے کلیجی کے کرکے انسے شیاف بناتے ہین اور اسیطرح دارفلفل سے چوڑے چوڑے ٹکڑے کاٹتے ہین اور بیچ مین دارفلفل کے ٹکڑے کو رکھکر نیچے اوپر کلیجی کے ٹکڑے رکھکر تنور مین بریان کرتے ہین مگر بھوننے مین مبالغہ نہین کرتے یعنے نیم خام رہنے دیتے ہین بعد ازان تنور سے نکالکر نچوڑتے ہین اور جسقدر پانی نکلتا ہو اسے کام مین لاتے ہین خرگوش کی کلیجی کا بھی استعمال اسیطرح مفید ہو اسیطرح شیاف دارفلفل بھی مجرب ہو جسکا نسخہ یہ ہو۔ دارفلفل فلفل سیاہ قنبل سب ہموزن لیکر استعمال کرین تلخہ جانور دنکے بھی بہت نافع ہین خصوصاً پتہ بکرے کا اور بھیڑ کا پتہ اسیطرح استعمال روغن بلسان سے جسکی حدت تھوڑیسی افیون ڈالکر توڑی جاے۔ اور استعمال مینون فلفل کا کہ انھین مثل غبار کے باریک پیسکر بطور سرمہ کے لگائین بہت زیادہ نافع ہوتا ہو۔ اس سے زیادہ تر قوی استعمال قوی شہد کا ہو جسمین تھوڑیسی پھٹکری اور نوشادر پڑی ہو جن حیوانو نکا مزاج گرم ہو انکے بدنکے رطوبات سے استعمال بھی خوب فائدہ کرتا ہو اسیطرح عصارۂ قثاء الحمار جو بقلہ حمقا یعنے خرفہ ملاکر اسکی تیزی توڑی گئی ہو بھی مفید ہو اور شیاف سبھی کا خواہ شیاف زنگار کا اور فصد ماقین کی بھی اسمین مفید ہوتی ہو **جہر کا بیان** روزکوری اور عوام ہندو ندھی اس بیماری کو کہتے ہین کیفیت اسکی یہ ہو کہ دنکو مطلق سوجھائی نہین دیتا ہو سبب روزکوری کا یہ ہوتا ہو کہ روح باصرہ مین رقت اور قلت پیدا ہوتی ہو آفتاب کی روشنی مین وہ روح بالکل تحلیل اور فنا ہوتی ہو اور تاریکی شب خواہ اندھیرے مکانمین بوجہ اجتماع اور غلظت کے کام دیتی ہو کبھی بسبب ضعیف بصر کے روزکوری پیدا ہوتی ہو اسوقت تاریکی شب خواہ دنکو مکان تاریک مین نظر آتا ہو اور روشنی مین ضعف پیدا ہوتا ہو **علاج** روزکوری کا یہ ہو کہ ترطیب اور تغلیظ خون مین اہتمام زیادہ کرین **خیالات کا بیان** کئی طرح کے رنگ آسمان کے سامنے اسطرح نظر آتے ہین جیسے جو سماء مین وہ الوان پھیلے ہوے ہین۔ اس مرض کا نام خیالات رکھا گیا ہو سبب اس مرض کا یہی ہو کہ ایک چیز غیر شفاف جلیدیہ اور مبصرات کے بیچ مین ٹھہر جاتی ہو اور یہ شے ایا تو ایسی ہو کہ اسکی مثل براہ عادت مبصرات مین نہین دیکھی گئی ہو اور سوائے ایسے شخص کے جو قوی البصر ہو اور خارج از عادت کے چیزین دیکھ لیتا ہو اور اسیکو وہ شے نظر نہ آے۔ یہ ہرج اسیوقت پیدا ہوتا ہو جب آنکھ کی قوت اوسط درجہ کی ہو اگرچہ غایت درجہ کی ذکاوت حس پر نہو بلکہ مجری عادت پر ہو اور پہلی قسم کی آنکھ یعنے جو عادت سے بڑھ کر دیکھ سکتی ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ جب آنکھ قوی ہوتی ہو تو ضعیف اور پوشیدہ چیزین جو ہوا مین ہین انھین بھی بروقت قریب آنے بصر کے دیکھ لیتی ہو حتی کہ وہ چھوٹے چھوٹے ذرے جو ہوا مین اڑتے پھرتے ہین جب ایسے ذرات قریب ایسے قوی النظر کے آجاتے ہین دیکھ لیتی ہو اور چونکہ وہ ذرات قریب آنکھ کے آجاتے ہین اور ضوا اور روشنی انمین ہوتی ہو حدید النظر پر پوشیدہ نہین رہتے اسیطرح جو شخص کہ حدید البصر ہو اسکے جسم کے اندر جو اجزۂ قلیل ہر وقت اٹھتے رہتے ہین اور کوئی بدن صحیح اور علیل اور کوئی مزاج اور طبیعت ان سے خالی نہین ہو وہ اجزا بھی ایسے تیز نظر کے سامنے آنکھ کے نظر آتے ہین اسوجہ سے کہ اسکی نگاہ اوسط درجہ سے زیادہ ہو البتہ جو لوگ نہایت درجہ کے ذکی الحس نظر مین نہین ہین انکو یہ دونون چیزین یعنی ذرات جو اور بخارات اندرون جسم کے نظر نہین آتے۔ حدید البصر کو البتہ دکھائی دیتے ہین اور ایسی غیر عادی چیز ونکا دیکھنا مرض مین داخل نہین ہو اور نہ آنکھ کے مضرت کی یہ بات ہو۔ دوسری قسم خیالات کے پیدا ہونیکی یہ ہو کہ سبب اسکا یا طبقات چشم مین ہو۔ یا رطوبت چشم مین ہو۔ اگر طبقات چشم مین ہو تو اسکی ایک صورت تو یہ ہو کہ طبقہ قرنیہ مین نہایت چھوٹے چھوٹے اور پوشیدہ نشان اور آثار جدری یا رمد کے خواہ اور بثور کے آثار باقی رہگئے ہین کہ آنکھ سے باہر تو کچھ نظر نہین آتا اور اندر آنکھ کے جہان وہ نشان باقی ہین خود صاحب چشم کو نظر آتے ہین اور جتنی مقدار ہواے شفاف کی خواہ اور محسوسات کی اُن نشان اور آثار کے سامنے خارج از چشم کے مقابل اس حصہ کے ثقبۂ عنبیہ سے ہوتی ہو جو مقابل اس نشان کے پڑا ہو وہ مقدار نظر نہین آتی اسوجہ سے کہ وہ داغ چیچک وغیرہ کا بمنزلہ حاجب کے ہو اور بعوض شے مرئی کے خود وہ داغ نظر آتا ہو اگر وہ داغ خواہ نشان نہوتا تو ضرور وہ مقدار جو اب نظر نہین آتی ہو نظر آتی۔ اور اگر سبب مرض خیالات کا طبقات چشم مین ہو اسکی بھی دو قسمین ہین ایک قسم تو یہ ہو کہ خود جوہر رطوبت چشم کا بطرف اس جوہر غریب کے مستحیل ہو گیا ہو مراد یہ ہو کہ رطوبت چشم کی ہیئت بدل گئی ہو اور کسی دوسری خراب ہیئت کیطرف بدل گیا ہو جس سے خیالات پیدا ہوتے ہین

دوسری قسم یہ ہے کہ اصلی رطوبت پر کوئی جوہر غریب خارج سے وارد ہو کر بڑھ گیا ہو اور عمدگی مین فرق پیدا کیا ہو پہلی صورت یعنی استحالہ رطوبت اصلی مین کبھی تو یہ بات ہوتی ہے کہ رطوبت جلیدیہ کے کسی جزو کو سوء مزاج ایسا عارض ہو کہ اُسکے لون مین تغیر پیدا کرے اور اسکی شفافی کو زائل کردے پس اُس جزو کے مقابل کی شے مرئی خوب شفاف ہو کر اسکی صورت آنکھ مین منطبع نہو سکے گی اور یہ تغیر یا بوجہ غلبہ برودت کے رطوبت جلیدیہ پر پیدا ہو خواہ رطوبت کا غلبہ ہو جاے یا کسی قسم کی حرارت اس مقدار خاص کو غلیان اور جوش مین لاے اور اسکی وجہ سے ہوائیت مین انتشار پیدا ہو جاے اسلیے کہ ہوائیت کی شان سے یہ بات ہے کہ جب کسی رقیق اور شفاف شے سے ملتی ہے اسکے رنگ کو کثیف کر دیتی ہے اور زبدیت اور غیر شفافی اسپر غالب کر دیتی ہے اور یبوست کا کثف ہونا تو ایک امر یقینی ہے جس چیز کو ہوائیت اس حصہ رطوبت مین مضر ہوتی ہے اور جوش اور غلیان اُسی چیز کا کسی اور غیر سے حاصل ہوتا ہے اسکا حال دو امر سے خالی نہین یا تو وہ شے عرض ناپائدار اور غیر متمکن ہو جیسے وہ بخارات جو تمام بدن سے خواہ بالخصوص معدہ سے بطرف دماغ کے صعود کرتے ہین خواہ نفس دماغ سے وہ بخارات اٹھتے ہین۔ اور جسوقت یہ بخارات لطیف ہوتے ہین اور متحلل ہو جاتے ہین جیساکہ ایام بحران مین بروقت بحران کے ایسے ہی بخارات پیدا ہوتے ہین یا قے کرنے کے بعد اور غضب کے بعد بھی اسیطرح کے بخارات اٹھتے ہین اور انکو چندان ثبات اور قرار نہین ہوتا ہے بلکہ فورًا نابود بھی ہو جاتے ہین۔ اور اگر وہ شے جو مضر رطوبت چشم مرض کے ہے کوئی چیز پائدار اور جاگزین چیز ہو ایسی چیز سے بعض اقسام تو وہی ہین جیسے نزول الماء کا کھٹکہ پیدا ہوتا ہے اور منذر نزول الماء کے ہوتی ہے کبھی خیالات چشم کی مقدار مین بھی اختلاف چھوٹائی اور بڑائی کا ہوتا ہے اور قوام مین رقت اور کثافت کا اختلاف ہوتا ہے اور کبھی اختلاف وضع کا ہوتا ہے کہ متخلل ہوتے ہین خواہ متکاثف مثل لکہ ہاے ابر کے اور کبھی اختلاف شکل مین بھی ہوتا ہے پس گول گول مثل دانونکی شکل پر ہوتے ہین اور کبھی بشکل مچھر اور مکھی کے ہوتے ہین اور کبھی مثل دانہ گندم خواہ مثل جَو کے لانبے ہوتے ہین اور طول انکا یہانتک ہوتا ہے جسقدر سر کی مانگ کے حصے یکجا ہو کر ایک لانبی راہ سی پیدا ہو جاتی ہے **علامات** جو قسم خیالات کی بوجہ تیزی اور ذکاوت حس کے ہوتی ہے انکی علامت یہ ہے کہ پوشیدہ ہوتی ہے اور شکل واحد اور نہج واحد پر نہین ہوتی ہے اور تازمان صحت چشم یہ قسم خیالات کی آدمی کی آنکھ مین باقی رہتی ہے اور اسکے بعد کوئی خلل بھی پیدا نہین ہوتا جو قسم خیالات کی بوجہ فساد قرنیہ کے پیدا ہوتی ہے اسپر وہی اسباب دلالت کرتے ہین جو قرنیہ کے فسادات مین اوپر مذکور ہو چکے ہین کہ دیر تک رہتے ہین اور بصارت مین اور کچھ ضرر سواے خیالات کے نہین پہونچتا ہے جو خیالات بسبب ضرر بیضیہ کے پہونچنے کے عارض ہوتے ہین وہ بھی مدت دراز تک رہتے ہین اور آفت عظیم تک انکا انتہا نہین ہوتا انکا عارض ہونا یا تو ردمد گرم کے بعد ہوتا ہے یا بعد سبب مبرد خواہ مسخن کے ہوتا ہے اور یہ قسم خیالات کی بذریعہ مس کے پہچانی جاتی ہے خصوصًا اگر قرنیہ صیقل اور شفاف ہو اور کسیقدر خشونت اسمین نہو اور باینہمہ ایک چیز ثابت اور برقرار ایسی معلوم ہو کہ اسمین زیادتی پیدا نہو اور نہ کسی ضرر عظیم تک متادی ہو جو قسم خیالات کی بسبب بخارات معدہ کے خواہ اور بدنی بخارات کے عارض ہو اسکی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ بروقت استعمال منبخرات کے خواہ بروقت ہضم کے اور بروقت امتلا یا بروقت حرکات اور دوار کے اور سدر کے پیدا ہوتی ہے اور یہ خیالات حال واحد پر ثابت نہین رہتے بلکہ اسمین زیادتی اور نقصان ہوا کرتا ہے اور کسی ایک آنکھ سے اسکو خصوصیت نہین ہوتی ہے بلکہ دونوں آنکھون مین ہوتے ہین اگر ان خیالات کے ہمراہ متلی اور غشیان بھی ہو پھر اُسکے بخارات سے پیدا ہونے کا یقین کامل ہو جائیگا اسیطرح اگر اسکے ہمراہ کبھی ہو ایسے خیالات کا ازالہ فقط اس تدبیر سے ہوتا ہے کہ استفراغ بذریعہ ایارج کے کرین اور تلطیف غذا اور ہضم غذا کیطرف زیادہ توجہ کیجاے ایسی تدبیرون سے اگر تو یہی ہے کہ زائل ہو جاے اور نہین کمی تو ضرور ہو جائیگی جہان ہم نے ضعف بصر کا ذکر کیا ہے وہان اسباب کا ذکر کر دیا ہے کہ جو ضعف بوجہ یبس رطوبت بیضیہ وغیرہ کے ہوتا ہے نہین اسباب سے اُن خیالات کی بھی شناخت کرنی چاہیے جس شخص کو چھ مہینے تک مرض خیالات کا عارض رہے اور آنکھ اسکی اورامراض سے صحیح رہے اور کسی قسم کا ضرر سواے خیالات کے اسے نہ پہونچے اکثر ایسا شخص امن وامان مین رہیگا اور جو قسم خیالات کی مقدمہ نزول الماء کا ہے اسکا یہ حال ہے کہ رفتہ رفتہ کدورت بصر کی زیادہ کرتی جاتی ہے تا اینکہ پانی اتر آتا ہے۔ خواہ دفعۃً پانی اُترتا ہے اور چھ مہینے سے زیادہ تجاوز نہین ہوتا ہے اگر خیالات کا یہ حال ہو کہ جاتے رہین اور پھر عود کرین اور زیادہ ہون اور پھر کم ہون اسوقت یقین کرو کہ یہ وہ قسم نہین ہے

جو مقدمہ نزول الماء کی ہوتی ہو۔ اگر بائیت دیرپا ہو اور ضعف بصر پیدا کرنے مین اسکو استمرار نہو اسوقت بھی وہ خیالات مقدمہ نزول الماء نہونگے **علاج**
خیالات اور ابتداء نزول الماء کا زیادہ تر لائق اہتمام کے علاج مین وہی قسم خیالات کی ہی جو مقدمہ نزول الماء کی ہو کہ اسکے علاج کیطرف متوجہ
ہون اور باقیماندہ اقسام جو بوجہ یبوست کے عارض ہوتے ہین انمین کبھی فقط مرطبات معلومہ مفید ہوتے ہین اور اگر خیالات رطوبت وغیرہ کیوجہ سے
پیدا ہوئے ہون اور خلاصہ یہ ہو کہ یبوست کیوجہ سے عارض نہوئے ہون ایسے خیالات کو جو دوا جلا پیدا کرتی ہو سرمہ وغیرہ سے مفید ہوتی ہو اور جو
قسم خیالات کی نزول الماء کا مقدمہ ہو اسکے علاج مین ابتداً تنقیۂ بدن سے کرنی چاہیے خصوصاً معدہ کا تنقیہ اور بعد ازان تنقیہ سر کا خاص طور پر
کرین یعنی غرغرہ اور سعوط اور مضوغات یعنی چبانے کی دواؤن سے اور عطوسات کا استعمال بغرض ازخاء کے لازم ہو اور انسے تنقیہ بھی ہو جاتا ہو اور چونکہ
تحریک انکی تحریک مادہ پر ہوتی ہو خصوصاً جب پانی قریب عصبہ کے ہو اور عصبہ کو مضر ہو اس لحاظ مضر ہو یہ بھی **جاننا ضرور ہو** کہ ایارج فیقرا ایسی
قسم کے خیالات مین جلیل النفع ہو اسیطرح حب الذہب بھی نافع زیادہ ہین اور ادویہ مین سے قنطوریون اور قثا اور مرمکی ہو۔ ابواب علاج راس مین دو مقام
منقیہ راس ہین ایسی ایسی دواؤنکا ذکر ہو چکا ہو جسپر اعتماد ہو سکتا ہو۔ لازم ہو کہ تنقیہ ایارج فیقرا اور حب الذہب سے بطور حبوب شبیار کے متواتر اور علی الاتصال
کیا جاے اور ادویہ ملطفہ خواہ ادویہ جالیہ کا بطور اکتحال کے استعمال کرنا بدون تنقیہ کے جائز نہین۔ ابتداء نزول الماء مین فصد اس شریان کی جو پس گوش ہو
مفید ہو مناسب ہو کہ ابتداء معالجہ ادویہ لینہ سے کیجاے جیسے آب رازیانہ ہمراہ شہد اور زیت از ین قبیل یہ بھی کہا گیا ہو کہ مرزنجوش کا سونگھنا مفید ہو اسکو
جسے خوف پانی اوترنے کا آنکھ مین ہو اسیطرح روغن مرزنجوش کا استنشاق کرے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ دونون کنپٹیون پر جونک لگانے سے ابتدا نزول مین
نفع ہوتا ہو نیل کے بیج کا سرمہ لگانا اسکی بھی بڑی مدح کرتے ہین اور یہانتک کہا گیا ہو کہ بزرکتم کے استعمال سے نزول الماء بالکل زائل ہو جاتا ہو اور تمام پانی
جسقدر اترا ہو تحلیل کر دیتا ہو اور یہ نہایت درجہ کی مفید دوا ہو بعد ازان خفیف تدبیرات کی پھر رفتہ رفتہ ادویہ مرکبہ کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور
جو ادویہ سکبینج وغیرہ سے مرکب ہون انکو استعمال کرین اس طرح کہ سکبینج تین قوطولی اور حلتیت اور سپید کنکی ہر ایک آٹھ قوطولی مجربات ادویہ سے یہ ہو کہ خطاف
کا سر جلا کر شہد کے ہمراہ آنکھون مین لگائین شیاف صطیقان اور جملہ نسخہ ہاے مذکورہ جو باب ضعف بصر مین مذکور ہو چکے۔ اقوی سب سے مرارات کا
شیاف ہو جو آب سبانی سے تیار کیا جاے **ایضاً** کحل اوقلاوس اور ساروس اور مروخوبون ہو اور روغن بلسان بھی نافع ہو ابتدا مین جو ادویہ مفید
ہوتی ہین انمین سے یہ بھی دوا ہو نسخہ نر کا جوان اور صحیح البدن کا لیکر کسی برتن مین تانبے کے رکھین اور دس روز تک رہنے دین بعد ازینکہ خوب
اثر تانبے کا اسمین آجاے اور زعفران سائیدہ اور نسخہ سنگ پشت نہری اور روغن بلسان کمدو دو درم اسمین اچھی طرح سے ملائین جب خوب ملکر ایک
ایک ذات ہو جاے اسی کا استعمال کرین **ایضاً** خربق ایک جزو اور حلتیت ایک جزو سکبینج تین عشر جزو کا نیفے ہر کا شیاف تیار کرین **ایضاً** خربق سفید
اور فلفل ہر واحد ایک جزو اشق تین جزو مولی کے عصارہ مین اسکا شیاف تیار کرین اور استعمال کرین۔ واجب ہو کہ مچھلی سے اور غلیظ اقسام
غذاے اور جو چیزین منجر ہین اور زیادہ مقدار سے شراب کی اور زیادہ پانی پینے سے پرہیز کرین۔ متواتر فصد اور حجامت سے اجتناب کرین جتنک
ممکن ہو ہان اگر حاجت اخراج خون کی زیادہ ہو اور بخوبی وثوق اس امر کا ہو کہ خون گرم کی بدنمین کثرت ہو پھر مجبوری ہو **انتشار** یہ وہ مرض ہے
کہ ثقبہ یعنے سوراخ آنکھ کا پھیل جاے بہ نسبت خلقت اصلی کے کبھی یہ مرض بعد در دسر کے ہوتا ہو خواہ کسی صدمۂ خارجی اور چوٹ وغیرہ کے لگنے سے
عارض ہوتا ہو کبھی کچھ اسباب خاص حدقہ چشم مین ایسے ہوتے ہین جنکی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہو یا تو وہ اسباب بیضیہ مین پیدا ہون خواہ عنبیہ
مین اسلیے کہ بیضیہ جسوقت اسمین زیادہ مقدار مناسب سے رطوبت آجاتی ہو عنبیہ کی مزاحمت کرتی ہو اور اسکو بطرف کشادہ اور پھیل جانیکے متحرک کرتی ہو
اگر یبوست بیضیہ کی بالذات موجب اتساع نہین ہوتی ہو بلکہ بالعرض موجب اتساع ہوتی ہو اسلیے کہ بیضیہ کی یبوست سے عنبیہ کی یبوست پیدا ہوتی ہو خواہ
عنبیہ اگر اسمین یبوست آجاے خواہ اطراف کیطرف کھنچ جاے تو وہ طبقات جلد جنمین سوراخ اور ثقبہ چشم ہوا ہو وہ بھی عرض کیطرف سے کھنچ جائینگے پھر اتساع
پیدا ہوگا جیسے بروقت ظہور اسی تمدد کے ثقبہ اور سوراخ جلد کے بھی پھیل جاتے ہین خصوصاً اگر رطوبات کے اقسام بھی ان مسامات مین پہنچین کبھی ثقبہ مین اتساع

رطوبت کیوجہ سے آجاتا ہے کہ وہ رطوبت داخل جو ہر ثقبہ مین ہوتی ہے اور اُسکے ثخن کو بڑھا دیتی ہے اور رطوبت غلیظ کے اُسے کشش کرتی ہے اُسوقت ثقبہ کو اتساع عارض ہوتا ہے کبھی انتشار خواہ اتساع ثقبہ ایک ورم سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ ورم بوجہ تمدد کے انتشار خواہ اتساع ثقبہ پیدا کر دیتا ہے کبھی بسبب وسعت خلقی کے جو آنکھ مین ہوتی ہے انتشار عارض ہوتا ہے یہ مرض انتشار بصارت کو مضر اسلیے ہے کہ ایسا آدمی اشیاء موجودہ کو انکی مقدار اصلی اور مناسب سے چھوٹا دیکھتا ہے مترجم کہتا ہے چھوٹا اور بڑا دیکھنا اشیاء کا یہ تو کچھ مرض انتشار کا لازم مساوی نہین ہے بلکہ علم مناظر مین ثابت ہو چکا ہے کہ ہر شے کسی مسافت معین پر اپنی پوری مقدار پر نظر آتی ہے اور اس سے دور مسافت سے چھوٹی اور اس سے نزدیک مسافت سے بڑی مگر یہان غرض اطبا کی یہ ہے کہ جو مسافت کسی شے کی مقدار نظر آنیکی ہے مثلاً جس جگہ زاویہ رویت قائمہ پیدا ہوتا ہے وہانسے بھی مریض انتشار کی نظر مین وہ شے چھوٹی اپنی مقدار اصلی سے دکھائی دیتی ہے اگرچہ مناسب اتساع سے تو یہ ہے کہ وہ شے بڑی نظر آئے چنانچہ فقرہ آیندہ سے یہی بات پیدا ہوتی ہے کہ بجائے اصغر کے لفظ اکبر کی ہو **متن** کبھی اتساع اور انتشار اس درجہ کو پہونچ جاتا ہے کہ کوئی شے نظر ہی نہین آتی اسلیے کہ اکثر آنکھ کا اتساع اسقدر ہوتا ہے کہ وسعت اکلیل تک پہونچ جاتی ہے یعنی وہ مقام جو حد فاصل سیاہی اور سپیدی چشم مین ہے وہانتک یہ کشادگی مردمک چشم کی ہوتی ہے اور بصر یعنی دیکھنے کا ذریعہ جو مخروط شعاعی ہے مقدار معتدبہ پر ایسی آنکھ کی شعاعی خطوط سے نہین پیدا ہوتا ہے **مترجم کہتا ہے** بہت نزدیک یعنی قریب آنکھ کے ہر شخص جب کوئی شے رکھے بصارت کارگر نہین ہوتی سبب اسکا یہ ہے کہ جسقدر شے مرئی قریب آنکھ کے آگے جاتی ہے زاویہ رویت کا منفرجہ ہوتا جاتا ہے شکل ۲۱ مقالہ پہلا اقلیدس کا دیکھو اور شے مرئی کی مقدار بڑے زاویہ سے بڑی ہوتی جاتی جب اسقدر قرب ہو گیا کہ انفراج سے دونون خط بمنزلہ خط واحد کے ہو گئے ابصار باطل ہو جاتا ہے یہ توضیح اعین کا ذکر تھا اب جسکو اتساع مردمک چشم ہو اور وہ اتساع اتنا زیادہ ہو جسقدر شیخ نے لکھا ہے ضرور ہے کہ رویت باطل ہو گی **متن** جسکی آنکھ کی تپلی اسقدر پھیل گئی ہو اسکی آنکھ علاج پذیر نہوگی **علامات** مرض انتشار کے علامات کو ہم نے باب ضعف چشم مین لکھدیا ہے **علاج** جو انتشار چشم خلقی اور طبعی ہے اسکا علاج ممکن نہین ہے۔ اور جو انتشار بوجہ یبوست کے ہو اسکو مرطبات سے آنکھ کی ترطیب مفید ہوگی اور جو انتشار بسبب رطوبت کے ہو اسکو فصد نفع کرتی ہے اگر بدن مین کثرت خون کی ہو **ایضاً** دونون ماقین اور کوے کی دونون رگین انکی فصد سے مادہ اسی جگہ سے نکل جاتا ہے اور فائدہ ہوتا ہے کنپٹی کے رگونکی فصد بھی اسیطرح مفید ہوتی ہے اور انکا کاٹ ڈالنا بھی فائدہ کرتا ہے جو استفراغ کے اقسام اوپر بیان ہو چکے اس مرض مین بھی کرنے چاہیین ناک کا پانی سر پر ڈالنا خصوصاً اسمین سرکہ ملاکر بھی مفید ہوتا ہے مناسب نہین ہے کہ زیادہ استفراغ مسہل دینے سے کیا جائے کہ آنکھ کی قوت ضعیف ہو جائیگی اور مقدار مطلوب پر بھی استفراغ نہ کرنا چاہیے بلکہ اکثر تو اسطرح کا استفراغ کافی ہوتا ہے کہ دس دن مین ایک مرتبہ جب قوقایا ایک درہم خواہ ڈیڑھ درہم کھلا دیجائے۔ غذا آب نخود دینی چاہیے جب جب قوقایا کھلائی جائے آنکھ دوسری جسمین انتشار نہین ہے اسمین بھی توتیا کا سرمہ اسطرح لگانا چاہیے جسطرح اس آنکھ مین لگایا جاتا ہے جسمین انتشار کا مرض ہے جو سرمے باب خیالات اور نزول الماء کے بابمین بیان ہوے اس مرض مین بھی مفید ہین گدی پر پچھنے لگانے اسلیے مفید ہوتے ہین کہ آنکھ کے مادہ کو پیچھے کیطرف جذب کرتے ہین جو انتشار چوٹ لگنے کے بعد پیدا ہوا اسکے علاج مین یہ بات بےتکلف تجویز ہوئی ہے کہ پہلے فصد کیجائے بعد اسکے پچھنے لگائے جائین اسکے بعد ادویہ مبردہ کا استعمال ہو آرد باقلا کا ضماد پے در پے کیا جائے خواہ آرد جو کا ضماد برگ بید سادہ کے پانی مین خواہ آب برگ کاسنی مین بھگو کے کیا جائے یا کسی کپڑے کو انڈے کی سفیدی مین گلاب و تھوڑی سی شراب ملاکر آنکھ مین رکھین بکری کا خون آنکھ مین ٹپکانا اسیطرح پرندونکے بچونکا خون ٹپکانا چاہیے اور اسکے تیسرے دن دودھ آنکھ مین ٹپکایا جائے اور جو سرمے قوی ہین وہ لگائے جائین خلاصہ یہ ہے کہ اس مرض کا علاج وہی ہے جو آنکھ کے ورم گرم کا علاج ہے اور بعد اس علاج کے اس شیاف کا استعمال کرین کہ جسکا نسخہ یہ ہے کندر زعفران مر مکی ملکر یک جزو ہرتال نصف جزو یہ دوا نافع ہے اموناسیس کیواسطے اور اتساع اسی مرض کو کہتے ہین تلمخہ بزغالہ تلمخہ کلنگ دو دو مثقال زعفران ایک درہم مرچ سیاہ ایک واکھترو دانہ رب السوس دو مثقال لبان اشیح دو مثقال شہد بقدر حاجت اسکا سرمہ لگائین سنگ سرمہ آب رازیانے مین بھگو کر شہد ملاکر آنکھ مین لگائین جو انتشار چوٹ لگنے سے پیدا ہوا ہو اسکے واسطے یہ دوائین مولی کے عرق مین اسقدر پیسین کہ خشک ہو جائین بعد اسکے استعمال کرین **ایضاً** بڑے بکرے کا پتہ ایک مثقال ساہی کی مینگنی اور گوہ صحرائی کی مینگنی سوکھی ہوئی ڈیڑھ مثقال نطرون نصف مثقال فلفل اور تلمخہ کلنگ ہر واحد ایک مثقال لبان زعفران ایک مثقال شیح نصف مثقال اشق خربق سپید ایک مثقال

آب رازیانہ سے پیکر شہد ملاکر استعمال کرین **ضیق ثقبہ** یہ مرض اسطرحپر ہوتا ہو کہ ثقبہ عنبیہ عادت خلقی سے جو آدمیونمین رائج ہو چھوٹا ہوجاتا ہو اگر یہ بات اصل خلقت مین ہو نہایت اچھی ہو اور اگر تنگی ثقبہ کا مرض پیدا ہو خراب بات ہو اور بہ نسبت انتشار کے اسمین خرابی زیادہ ہو اور بیشتر اسی مرض مین ثقبہ بند ہوجاتا ہو اسباب ثقبہ کے چھوٹے ہونیکی یا تو قرنیہ کی یبوست ہو کہ اسکو کثیف کرکے سمیٹتی ہو اور جمع کرتی ہو اور ثقبہ سمٹ کر تنگ ہوجاتا ہو یا سدہ ثقبہ مین پڑکے اسکو چھوٹا کردیتا ہو یا کوئی رطوبت قرنیہ کو اطراف و جوانب سے کھینچے اور بیچ سے بھی کشش کرکے ایسی حالت پر کردیتی ہو کہ ثقبہ مین تنگی پیدا کرتا ہو جسطرح کوئی شخص نہایت تامل اور غور سے کسیطرف دیکھے جب یہ عادت کیسکی پڑجاے اور استرخا اور تمدد جہات چشم مین آجاے یا یبوست شدید بیضیہ مین آجاتی ہو پس گرانی پیدا ہوتی ہو جسکی اعانت یہ ہی طبقہ کرکے ضمور یعنے لاغری اور اجتماع ایسا جو مخالف جحوظ کے ہو پیدا کرتا ہو اکثر یہ مرض جو عارض ہوتا ہو تو یبوست ہی سے عارض ہوتا ہو علامات اسکے ضعف چشم کے باب مین بیان ہوچکے ہین علاج خشکی سے یہ مرض اکثر عارض ہو اسکا علاج مرطب چیزین آنکھ مین ٹپکانے سے کرنا چاہیے اور ناک مین ٹپکانے کی چیزین اسی قسم کی بھی مستعمل ہون نطول ایسی چیزونکے جو تر و تازہ ہون یا سرد تر دوائونکو جوش دیکے نطول کیا جاے جیسا کہ معلوم ہوچکا ہے غذا نرم اور چکنی کھلانی چاہیئن۔ اور بعضے اوقات ایسی چیز کا بھی استعمال ضرور ہوتا ہو جسمین کچھ قدر حرارت ہو تاکہ مادہ رطوبت کو آنکھ تک کھینچ لاے سر کی مالش کرنی اور چہرے کی اور آنکھ کی مالش ہمیشہ پے درپے کرتے رہین مگر تھوڑی دیر تک مالش کرکے ٹھہر جائین اور پھر کرین یہ سب تدبیرین اسی غرض سے ہین کہ رطوبت کو آنکھ کیطرف کھینچ لین اسلیے کہ استعمال مرطبات کا تنہا کبھی مضر بھی ہوتا ہو جسوقت جاذب سر پہ لگاے جائین بعد اسکے مرطبات کا بھی استعمال کیا جاے۔ رطوبت سے اگر یہ مرض پیدا ہوا سکا علاج انھین سرمون سے کرنا چاہیے جو مشہور ہین اور ضعف بصر و نزول الماء اور خیالات کے بیان مین مذکور ہوے۔ ازانجملہ ایک شیاف یہ بھی ہو۔ زنگار اور اشق ہر واحد ایک جزو زعفران ایک جزو اور تہائی جزو کی صبر پانچ جزو مشک نصف جزو اسی کا شیاف بنائین۔ **ایضاً** شیح دو مثقال زنگار چار مثقال گوہ صحرائی کی مینگنی تین مثقال زعفران دو مثقال صمغ عربی ایک مثقال سب کو شہد ملاکر پیسین و استعمال کرین **ایضاً** فلفل و شیح ہر واحد دو مثقال روغن بلسان نو مثقال اشق ایک مثقال آب رازیانہ مین اشق کو گھولکر اسپر روغن بلسان ڈالین اور شہد ملاکر تیار کرین کہ یہ د[illegible]ت عمدہ ہو

نزول الماء کا بیان آنکھ مین پانی اترنے کا مرض سدہ سے پیدا ہوتا ہو اور ایک رطوبت بیگانہ سی جو ثقبہ عنبیہ مین اگر درمیان رطوبت بیضیہ اور رأس جلیدی کے جو قرنیہ کی ہو ٹھہر جاتی ہو پس اشباح کے نفوذ کو آنکھ تک منع کرتی ہو اور کچھ نہین نظر آتا۔ یہ بیگانہ رطوبت مقدار اور کیفیت دونومین مختلف ہوتی ہو مقدار مین اختلاف کے یہ صورت ہو کہ کبھی اتنی زیادہ ہوتی ہو کہ ثقبہ کی تمام جگہ کو گھیر لیتی ہو پھر آنکھ سے کچھ نہین نظر آتا۔ اور کبھی تھوڑی ہوتی ہو۔ اور اتنی کم ہوتی ہو کہ پورا ثقبہ نہین بھرتا ہو پس جسطرف یہ رطوبت ہوتی ہو ادھر سے نظر نہین آتا اور جدھر یہ رطوبت نہین ہوتی ادھر کچھ کچھ دکھائی پڑتا ہو اسطرحپر کہ جو دیکھنے کی چیز سامنے ثقبہ کے اس سوراخ کی ہو جدھر یہ رطوبت بھری ہو ادھر کچھ نہین نظر آتا ہو اور جدھر یہ رطوبت نہین ہو اور ثقبہ کھلا ہوا ہو ادھر سے نظر آتا ہو کبھی آنکھ کسی چیز کی نصف مقدار خواہ اس سے کم و بیش دیکھتی ہو اور باقی کو نہین دیکھتی ہان اگر حلقہ چشم کو داہنے بائین ہٹادین اسوقت دیکھ لیتی ہو اور اکثر یہ بھی ہوتا ہو کہ ایک چیز کو پورا پورا ایک مرتبہ دیکھ لیتی اور دوبارہ نہین دیکھ سکتی اور یہ بات بسبب مقام اُس شے کے ہوتی ہو یعنی اگر وہ شے پوری پوری مقابل سدہ کے ہوگی نظر نہ پڑیگی۔ اور اگر مقابل ثقبہ کے اس حصہ کے ہوئی جو کھلا ہوا ہو سب نظر آئیگی۔ یہ سدہ ناقصہ کبھی ثقبہ کے اوپر کیطرف پڑتا ہو اور کبھی نیچے کیطرف اور کبھی نیچے اوپر دونون ساتھ ہی پڑتا ہو اور کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہو کہ ٹھیک بیچ مین ثقبہ کے سدہ پڑتا ہو اور اسکے ارد گرد کھلا رہتا ہو ایسا بیمار ہر شے کے کنارونکو دیکھتا ہو اور بیچ کسی شے کا اسکو نظر نہین آتا بلکہ بیچ مین ہر شے کے ایک خالی خالی گڑھا سا نظر آتا ہو اور اسیطرح جب اسے نہین نظر آتا ہو تو ایک تاریکی اسکو متخیل ہوتی ہو۔ کیفیت مین اس رطوبت کا اختلاف یون ہوتا ہو کہ کبھی اسکا قوام پتلا اور صاف ہوتا ہو کہ روشنی ہر شے کی اور دھوپ کو نہین پوشیدہ کرتی ہو اور بعضی رطوبت بہت گاڑھی ہوتی ہو رنگ مین بھی اسکے اختلاف اسطرح پر ہوتا ہو کہ بعض رطوبت کا رنگ ہوائی ہوتا ہو شفاف اور بعض رطوبت کا رنگ سپید مثل چونے کے ہوتا ہو اور بعض رطوبت کا رنگ سپید جیسے موتی اسی کو موتیا بند کہتے ہین اور رطوبت کا رنگ سپید مائل بہ کبودی اور فیروزئی خواہ سنہری ہوتا ہو اور بعض رطوبت زرد

اور ایک قسم بھی سیاہ ہے اور بعض کا رنگ مثل غبار کے ہوتا ہے قابل علاج کے وہی پانی ہے جسکا رنگ شفاف ہوائی ہو خواہ سپید مثل موتی کے یا وہ سپید جو تھوڑا سا مائل بہ کبودی ہو خواہ وہ فیروزئی ہو لیکن وہ رطوبت جسکا رنگ چونے کا سا ہو خواہ سبز ہو خواہ مثل غبار کے مکدر ہو خواہ زیادہ سیاہ ہو یا زرد ہو یہ قابل علاج نہیں ہے غلیظ رطوبت کے اقسام مین سے ایک وہ بھی ہے جو نہایت سخت ہوتی ہے اور پانی نہیں رہتا بلکہ بستہ ہو کر مثل پتھر کے ہوجاتی ہے اسکا علاج کچھ نہیں ہے توام کی راہ سے وہی رطوبت قابل علاج ہے جو پتلی ہو اور ایسی ہو کہ جسوقت اسکو چٹکی سے پکڑ کے دبائین یا ہٹائین جلدی متفرق ہوجائے اور پھر سمٹ کے یکجا ہو جائے یہ رطوبت ایسی ہے جسکے نکل جانیکی امید بھبود قدح کرانے سے ہو سکتی ہے مگر اسکا بھی خیال رہے کہ ہمیشہ اسطرح کا امتحان کرنا برا ہے اس رطوبت کو مشوش کر دیتا ہے یا اسکے قدح کرنے مین دشواری ہوتی ہے آنکھ کے کھولنے والے قداح لوگون نے ایک اور طریقہ نکالا ہے وہ یہ ہے کہ آنکھون پر ایک روئی کا گالا رکھین اور رکھ کر خوب زور سے پھونکین اور پھر اسکو ہٹا لین اور جلدی سے دیکھین کہ آنکھ کا پانی ہل رہا ہے یا نہین اگر ہلتا ہے تو قابل قدح کرانے کے ہے ورنہ قابل کھلوانے کے نہین ہے اسیطرح اگر ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری آنکھ کا پانی پھیل جاتا ہو جب بھی قدح کے قابل ہے جو نزول الماء بعد چوٹ لگنے کے یا کسی مرض دماغی سے پیدا ہوا ہو اسکا علاج بہت دشوار ہے **علامات** جن علامتون سے پانی اترنے کا خوف ہوتا ہے اور جو خیالات اور پتنگے اڑتے آنکھون کے سامنے کسی اور اسباب سے نہون وہی علامت پانی اترنے کی ہے اور انکو ہم نے باب خیالات مین بیان کر دیا ہے اور یہ علامت ہے کہ ان خیالات کے ہمراہ کدورت خراب بھی ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ پانی ایک ہی آنکھ مین ہو اور یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسے شخص کو مضی اور روشن چیزین جیسے چراغ وغیرہ دو چند مقدار پر خواہ اس سے بھی سوئی نظر آتی ہین کبھی پانی اترنے اور سدہ پڑنے مین شناخت جدائی کی اسطرح کیجاتی ہے کہ اگر پانی اترا ہے تو ایک آنکھ بند کر کے دیکھنے سے دوسری پھیل جائیگی اور اگر سدہ پڑا ہے یہ صورت پیدا نہو گی پانی کے اترنے مین اس کیفیت کا سبب یہ ہے کہ روح باصرہ جو بند کی ہوئی آنکھ مین ہے دوسری آنکھ کیطرف مندفع ہو کر آجاتی ہے لہذا اس آنکھ مین اتساع پیدا ہوتا ہے پھر اگر سدہ ہوتا ہے وہ سدہ روح باصرہ کو دوسری آنکھ مین آنے کو روکتا ہے اور نفوذ کرنے نہین دیتا اسی سبب سے اکثر گاہ دوسری آنکھ مین بروقت بند کرنے ایک آنکھ کے اتساع پیدا ہوا ہان اگر پانی زیادہ غلیظ اور گاڑھا ہو اسوقت یہ اتساع پیدا نہو گا اگرچہ سدہ نہو اور انتشار مین بھی ایسی ہی کیفیت ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری آنکھ کی ہوتی ہے مگر اتنا کہ سدہ ہو یا پانی غلیظ ہو گیا ہو **علاج** مین نے خود ایک مرد ذی علم کو جو طالب علم تھا اور بہت کچھ حاصل کر چکا تھا دیکھا ہے کہ انکی آنکھون مین پانی اتر آیا تھا اور خود وہی مرد فاضل اپنا علاج آپ ہی کرتا تھا اسطرح پر کہ استفراغات کثیرہ اور پرہیز رطوبات سے کرتا تھا اور غذا مین کمی رکھتا تھا شوربے کے اقسام سے اور مرطب غذا وغیرہ سے اجتناب کرتا تھا اور بریان گوشت اور قلیہ پر اکتفا کرتا تھا اور سرمہ ہائے محللہ و ملطفہ لگاتا تھا پس ایسے ہی تدابیر کرتے کرتے اسکی بصارت بخوبی عود کر آئی اور جیسی پہلی تھی ویسی اسطرح کی ہو گئی سچ تو یہ ہے کہ اگر ابتداء نزول الماء مین تدارک واقعی کیا جائے تدبیر علاجی مفید ہوتی ہے اور جب مستحکم ہو گیا اور پورا اترا اور ضرر پیدا ہو گیا پھر تو بجز قدح کے اور کوئی علاج نہین پس واجب ہے کہ جس شخص کو آثار پانی اترنے کے آنکھ مین معلوم ہون اسیوقت سے امتلاء یعنی پر خوری سے اور زیادہ پانی پینے سے اور جماع سے پرہیز کرے اور بقدر واجب اور باندازہ مناسب بوقت دوپہر دن کے استعمال آب و غذا وغیرہ کا کرتا رہے مچھلی اور فواکہ اور گوشت ہائے غلیظ کو بالخصوص چھوڑ دے قے کرنے کا یہ حال ہے کہ براہ تنقیہ اور پاک کرنے معدہ کے مفید ہوتی ہے مگر خاص نزول الماء کیوجہ سے مضر ہوتی ہے ہم نے نزول الماء کا قانون دوائی باب خیالات مین بیان کر دیا ہے یہان پر چند تجربات کا ذکر کرتے ہین حب لغار مقشر دس جزو صمغ ایک جزو دونون کو پیسنا بالغ کے پیشاب مین ہین نزول الماء کیواسطے اور ضعف بصر کیواسطے خالص پانی سے پیکر استعمال کرین کیموس ادمی کو تلخہ مارا اور شہد ملا کر آنکھون مین لگائین کہ نہایت عمدہ ہے مین کہتا ہون کہ بہت سے آدمی ذی علم نے تجربہ کیا ہے کہ تلخہ مار مین فعل تمیت نہین ہے اور یہ تجربہ نقیض اُس حکم کلی کی ہے جو کہتے ہین کہ استعمال مرارات نہی خواہ استعمال انفی سے اجتناب کرنا واجب ہے **مترجم** کہتا ہے اب تو یہ بات بخوبی تحقیق ہو چکی کہ سانپ کا زہر فقط ایک چھالا اسکے منھ مین ہوتا ہے اسی مین ہے اور اسیوجہ سے سانپ کے پالنے والے جب اسکی چھالے کو نکال ڈالتے ہین کچھ بھی اثر اسکے کاٹنے کا نہین ہوتا پس سانپ وہی زہریلا ہے جسکا چھالا ٹوٹ نہ گیا ہو البتہ بعض اقسام سانپ کے جسکو دھامن کہتے ہین انکے دم مین

بھی نہ ہوتا ہو پس مراد انہی میں سمیت نہونے سے حکم کلی وجوب احتراز کا کیونکر منتقض ہوگا۔ متن دوسرا نسخہ مجرب عصارہ اُس دانہ کا جو کہ جزیرہ مقلابہ سے آتا ہو اور کماذریوس اور بسد ہر واحد ایک مثقال آب رازیانہ میں پیکر استعمال کرین

قدح کا بیان

آنکھونکے کھلوانے سے پہلے واجب ہو کہ تنقیہ عام تمام بدن کا کرین پھر خاص تنقیہ سر کا پھر اگر احتیاج ہو تو فصد بھی کھولی جاے پھر اسکی رعایت کرین کہ جسکی آنکھ کھولی جاتی ہو اسکو درد سر تو نہین ہو تاکہ اسبات سے اطمینان ہو جاے کہ طبقات چشم مین ورم پیدا ہوگا اور اسکا بھی لحاظ کرین کہ اس شخص کو مرض سل تو نہین ہو یا زیادہ دل رہتا ہو یا بہت جلد غصہ مین آجاتا ہو اسلیے کہ دلتنگی اور غصہ دونونکی یہ خاصیت ہو کہ عود مرض کیطرف تحریک کرتے ہین یہ بھی واجب ہے کہ وہ شخص شراب اور جماع اور حمام کو ترک کردے اور بعد پورے ہونے اُن شروط کے پھر بھی جائز نہین ہو کہ آنکھین کسی قسم کی کھولی جائین جبتک پورا پانی اتر نہ آے اور اسیقدر اسکا قوام غلیظ نہ ہو جاے اور اسیکو اصطلاح طب مین استکمال کہتے ہین اور ہندی زبان مین پکا پانی اسی کا نام ہو اس شرط کے لحاظ سے یہ فائدہ ہو کہ سارا پانی اسی مقام پر جمع ہو جاتا ہو جس مقام پر کحال سلائی ڈالکر نکالتا ہو اور کبھی یہ پانی اسی مقام سے نکالا جاتا ہو جہان سے آمد اسکی شروع ہوئی ہو جب قدح کرنیکا ارادہ کرین مریض کو اس سے پہلے تازہ تازہ چیزین کھلانی چاہیین اور ایسی غذا دینی چاہیے جو بسبب رطوبت کے آنکھونکے پانی مین بوجھ زیادہ پیدا کرے اور ایسی چیزین دینی چاہیین جو پانی کے ضرر کو زیادہ قوی کردین اور خلاصہ یہ ہو کہ اگر پانی زیادہ صاف ہو یا بہت گاڑھا ہو وہ آنکھ ہرگز قابل قدح کے نہین ہو جب قداح سامنے آنکھ کھولنے بیٹھے بیمار کو حکم دے کہ آنکھ کا اندرونی گوشہ یعنی وہ کنارہ جو ناک کیطرف ہو اور خود ناک کیطرف نظر کرے اور اسی شکل پر اپنی آنکھ کے ڈھیلے کو سنبھالے رہے اور آنکھ کو سامنے گڑھے کے نہ رکھے اور نہ ایسے مقام پہ بیٹھے جہان روشنی زیادہ ہو پس ایسے وقت آنکھ کا کھولنا اس طرح شروع کرے کہ سلائی کو ثقبہ مین ڈالے وہ سلائی دونون طبقونکے بیچ مین ہو کر ثقبہ کے مقابل ہو جائیگی اور اس مقام پر قداح کو ایک خالی جگہ معلوم ہوگی یا جیسے چھوٹی ڈولچی پانی سے بھری ہوگی بعد اسکے بعض دستکار یہ تیز دستی کرتے ہین کہ سلائی کو جھٹ پٹ نکال کر اور ایک آلہ دم دار جسکا اطلہ تام ہو ثقبہ کی حد تک داخل کر دیتے ہین تاکہ اسکی پتلی نوک پوری جگہ پاکر اپنا کام اچھی طرح کرے اور مریض اپنی آنکھ کو سیدھی کر رکھے بعد اسکے اسی آلہ کی نوک کو سامنے اس مقام کے پہونچاتا ہو جہان پانی بھرا ہوا اٹک رہا ہو اور ہر وقت اسکو پھراتا رہتا ہو یہانتک کہ آنکھ مین گرہا پہنچاتا اور پانی دکر قرنیہ کے پیچھے نیچے کیطرف چلا جاتا ہو بعد اسکے اسی آلہ کو جسے مہت کہتے ہین تھوڑی دیر تک بقدر مناسب بہنے دیتا ہو تاکہ پانی اسی جگہ پر ٹھہر جاے بعد اسکے مہت کو جگہ سے ہٹا لیتا ہو اور دیکھتا ہو کہ آیا پانی ہٹ کر پلٹ آیا یا نہین پلٹا اگر پانی ہٹا پھر وہی تدبیر کرتا ہو تا آنکہ اطمینان ہو جاے کہ اب باقی نہ رہیگا۔ اور اگر پانی کسیطرف نہ ہٹتا ہو یا کسی اور طرف ہٹتا ہو تو اُس آلہ کو جسطرف پانی ٹھہرا رہے اور جدھر اُس پانی کے ہٹنے کی خواہش ہو لیجاتا ہو اور وہین سے اسکو جدا کر دیتا ہو پھر اگر پانی دوبارہ بعد قدح کرنیکے اسی زمانے مین اتر آئے جس زمانے مین آنکھ قدح کی گئی ہو پس آلہ مہت کو دوبارہ اسی ثقبہ مین داخل کرنا چاہیے کہ پانی ابھی باقی رہ گیا ہو اگر آنکھ کھولتے وقت ثقبہ مین خون آجاے تو اسکو تھام لینا چاہیے اور یہانتک پونچھتے رہین کہ خون بند ہو جاے اور اسکا علاج پھر کچھ نہین ہو سکتا ہو جب آنکھ کھل چکے اسی آنکھ کھلی ہوئی پر انڈے کی سفیدی اور روغن بنفشہ ملاکر روئی کے پھاہے مین تر کرکے رکھنی چاہیے اور پٹی باندھ دے اور جو آنکھ صحیح ہو اسے بھی پٹی سے بند کردین ورنہ اسکے ہلنے سے کھلی ہوئی آنکھ بھی ہلجائیگی اور بگڑ جائیگی۔ بیمار کو پیٹھ کے بل لٹانا چاہیے اور تین شبانہ روز اندھیرے مکان مین اسیطرح پڑا رہے۔ اگر احتیاج اس لیپ لگانیکی زیادہ ہوتی ہو کہ اور چند بار یہی لیپ بدل بدل کر لگایا جاتا ہو اور اس لیپ کی نگرانی کرنی چاہیے کہ چھوٹکر گر نہ جاے اور ایک ہفتہ تک مریض کو چت لٹانا ضرور ہو اگر آنکھ مین ورم یا درد سر وغیرہ ہو لیکن ورم مین پٹی کھولڈالنا اور ڈھیلی کرکے باندھنا مناسب ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ بیمار کھڑا نہو جبتک درد موقوف نہو جاے یہ پٹی نہ کھولی جائیگی مگر یہ کہ ہر تین روز کے بعد جب پٹی بدلی جائیگی اسوقت دواے مذکور کو بھی بدلین گے یہ بھی جائز ہو کہ جسوقت پٹی کھولین آنکھ کو گلاب و عرق بید سادہ یا آب کدو یا آب عصی الراعی وغیرہ سے سینکین۔ قداح لوگونکے آنکھ کھولنے کے بہت سے طریقے ہین یہانتک کہ بعض لوگ قرنیہ کے نیچے تنگ گرفت کرکے پانی کو اسطرف سے نکالدیتے ہین مگر اس طریقہ مین اندیشہ ہو اسلیے کہ اگر پانی بہت غلیظ ہوگا تو اسکے ساتھ رطوبت بیضیہ بھی نکل آئیگی

بطلان بصر

نگاہ کا باطل ہونا چند اسباب سے پیدا ہوتا کبھی اسباب ضعف بصر کے

جب بافراط ہو جائین اُس سے بھی بطلان بصر عارض ہوتا ہو اس بطلان بصر کو ضعف بصر کے باب مین لکھنا چاہیے . مگر ہم پھر از سر نو اس تقریر کو شروع کرتے ہین اور اس قسم کو بطلان بصر کی بیان نہ بیان کرینگے جو شارکت دماغ وغیرہ سے پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ یہ قسم ہی مقام کے دیکھنے سے سمجھ مین آجائیگی بطلان بصر یا اسطرح پر ہو کہ اجزاے ظاہری آنکھ کے سلیم ہون یعنی نہین کوئی خرابی نہ ظاہر ہوتی ہو یا بطلان بصر کے ہمراہ اجزاے چشم مین بھی کوئی فتور آگیا ہو مثلاً پانی یا دم بہتا ہو یا کوئی اور آفت پیدا ہوئی ہو اُسوقت کلام ہمارا پہلی قسم مین ہو کہ اجزا آنکھ کے سلیم ہون لیکن اجزاے چشم کو کوئی آفت مخفی ایسی پہونچی ہو جو عام لوگون نظر سے مخفی ہو اسوقت مین یا ثقبہ اپنی حالت صحت پر ہوگا یا نہوگا اگر ثقبہ بھی اپنی حالت صحت پر ہو پھر یا تو اسجگہ پر سدہ واقع ہو گیا ہو یا سدہ اس مقام پر تو نہین بلکہ عصبہ مجوفہ مین ہو یا یہ کہ کوئی چیز عصبہ کے اندر یعنی نے مین ٹھہر گئی یا اسمین چسپیدگی عارض ہوئی ہو خشکی کیوجہ سے خواہ سترخا ہو گیا ہو اور اسمین ورم آگیا ہو یا خود اسکے عضلات مین ورم آگیا ہو یا وہ ورم خود اسمین تو نہین مگر تابع ورم مقدم دماغ کے ہو چنانچہ اسکا بیان اوپر کے بیانات مین لکھ دیا ہو یا عصبہ مجوفہ مین انتہاک یعنی لاغری وغیرہ پیدا ہو گئی ہو یا رطوبت جلیدیہ کی محاذات ثقبہ سے جاتی رہی ہو یا مزاج رطوبت جلیدیہ کا بگڑ گیا ہو کہ اب اسمین قابلیت ابصار کی نہین ہو اکثر یہ خرابی رطوبت جلیدیہ مین غلبہ سے رطوبت غریبہ کے پڑتی ہو جو بہت زیادہ غالب ہو جاتی ہو یا بسبب یبوست کے پڑتی ہو جو رطوبت جلیدیہ پر غالب آکر اسکو کم کر دیتی ہو اور اسمین خشکی پیدا کر دیتی ہو اس مرض کو علقوما کہتے ہین اسکی کچھ دوا نہین ہو سکتی آنکھ اس بیماری مین سوکھی سوکھی سی ہو جاتی ہو جیسے کسی نے اسکی رطوبت نچوڑ لی یا ہر وقت بہا کرتی ہو پھر بھی آنکھ مین اگر رطوبت غریبہ کا غلبہ ہو حد سے زیادہ پھیل جاتی ہو . اور اگر یبوست کا غلبہ ہو نہایت تنگ اور چسپیدہ ہو جاتی ہے

علامات پانی اترنے کی علامت اور پھیل جانے کی اور تنگ ہو جانے کی خواہ اور اسباب کی یبوست تو اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکیں وہ بطلان بصر جسکا سبب عصبہ مجوفہ ہو اس کو بخوبی جان لینا نزول الماء کے بیان سے مجملاً ہو سکتا ہو مگر تفصیل اسکی دشوار ہو اور شاید علم بشر اسکا احاطہ نہ کر سکے اگر بطلان بصر کے ساتھ تپکا اور سرخی بھی ہو خوب جاننا چاہیے کہ عصبہ مین ورم گرم ہو پھر اگر ثقل ہو اور حرارت لمس کم ہو ورم بارد ہوگا اور اگر ثقل زیادہ ہو اور آنکھ مین تری بہت ہو تو مادہ رطب ہو اور اگر آنکھ خشک ہو اور حرارت لمس بھی ہو مادہ سوداوی ہو اور اگر سر پر صدمہ چوٹ لگنے کا یا گر پڑنے کا پہونچے یا آنکھ پہلے پتھرا جاے بعد اسکے پھر پتلیین اور پتلی نظر نہ آے معلوم کرنا چاہیے کہ عصبہ ناپدید ہو گیا ہو . کبھی آنکھونکو روشنی ناگوار ہوتی ہو یہ امر محض روح باصرہ کے گرم ہو جانے پر اور اسکے رقیق ہو جانے پر دلالت کرتا ہو اور اکثر یہ مرض قرانیطس کے حادث ہونیکی خبر دیتا ہو یعنے سرسام ہونیوالا ہو یا اگر پلکونکی کھجلی اور خارشت کیوجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اُسوقت سرسام کی خبر نہ دیگا **علاج** اسکا معروف ہو اور اوپر بیان بھی ہو چکا ہو

قمور کا بیان کبھی زیادہ روشنی کیطرف دیکھنے سے یا نہایت سپید چیز کیطرف دیکھنے سے آنکھونکو ایک تعب عارض ہوتا ہو برف کیطرف بھی ہمیشہ نظر کرنے سے یہی کیفیت پیدا ہوتی ہو یا تو کوئی چیز دکھائی نہین پڑتی یا نزدیک کی چیزین تو نظر آتی ہین اور دور کی چیزین نہین دکھائی دیتین اسلیے کہ روح باصرہ ضعیف ہو جاتی ہو پھر جب اور قسم کی رنگین چیزین دیکھتا ہو اسکو ایسا نظر آتا ہو کہ اسپر سپیدی دوڑی ہوئی ہو **علاج** ایسے آدمی کو حکم دینا چاہیے کہ ہر وقت سبز اور آسمانی رنگ کو دیکھا کرے اور سیاہ رنگ کا کپڑا اسکی آنکھ کے سامنے لٹکا رہے اور اگر برف سپید سے کمی بصارت کے ہمراہ سردی برف کی بھی آنکھ کو پہونچ گئی ہو آنکھ مین ایسا پانی ٹپکانا چاہیے کہ جسمین بھوس گندم کو جوش دیا ہو اور یہ پانی نیم گرم آنکھ مین ٹپکایا جاے کہ ایذا نہ دے کبھی شہد اور لہسن کے پانی کو بھی آنکھ مین لگاتے ہین ایضاً سنگ آسیا کو گرم کرکے نبیذ اسپر ٹپکانے سے جو بخارات اٹھے اس سے آنکھ کو سینکین خواہ آنکھ کو اس بخار پر کھولے رکھتے ہین یا جس پانی مین حشائش لطیفہ جو مشہور ہین جیسے زوفا اکلیل الملک بابونہ وغیرہ کو جوش دیا ہو اسپر آنکھ کو سر جھکا کر کھولدیتے ہین خواہ اور اسی قسم کی دواؤنکو پانی مین جوش دیکر اسکے بخار کی گرمی آنکھ کو پہونچاتے ہین واللہ اعلم بالصواب

مترجم کہتا ہے فن تیسرا امراض چشم کا یہان تک تمام ہوا اکثر امراض کا بیان اس فن مین جیسا چاہیے ویسا نہین ہوا ہو اور یہی وجہ ہو کہ اطبا خاصکر ہمارے زمانہ کے اطبا معالجہ امراض چشم مین درماندہ رہتے ہین اور چونکہ اکثر امراض چشم کے معالجہ مین دستکاری کی حاجت پڑتی ہو اسنے اور بھی ہماری ہمت توڑ دی شیخ الرئیس کے حالات بھی امراض چشم کے معالجہ مین اس فن کے دیکھنے سے معلوم ہو گئے زیادہ کیا لکھون

فن چوتھا کانون کے احوال مین

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہے **تشریح گوش** کی کان ایک عضو خاص ہے جو سننے کیواسطے پیدا کیا گیا ہے اسکے واسطے ایک شکل مثل صدف کے بنائی گئی ہے تاکہ ساری آواز اسمین بھرے اور سب کا احساس کرے اور آواز کی طنین خواہ جھنکار اسی صدف کیوجہ سے پیدا ہو اور سوراخ ہائے گوش عظیم حجری تک پہونچے ہوے ہین اور انمین تو ریب بھی ہے اور ترچھے رکھے گئے ہین اور اس سوراخ کے ترچھے ہونیکی وجہ سے مسافت اس ہوا کی جو اندر کان کے پہونچتی ہے طولانی ہو گئی ہے کہ باوجود چھوٹی ہونے جگہ کے جہان وہ ٹھہر آتا ہے اور سیدھا نفوذ کرتا ہے اسمین گھماؤ اور ترچھا پن کر دیا گیا تاکہ مسافت بڑھ جاے اور تطویل مسافت کی تدبیر اسواسطے کی گئی ہے کہ حرارت اور برودت جو بحد افراط ہون دفعۃً باطن گوش تک نہ پہونچین بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج و بانتائی رسائی ہو کان کے سوراخ ایسے بنائے گئے کہ ہوا کو اسمین ٹھہرالین اور بستہ ہو کر ہوا اسمین گونجنے لگے سامنے والے سطح گوش مین فرش کیا گیا ہے لیف اس عصب کی جسے عصب سامع کہتے ہین اور وہ عصب زوج پنجم از ازواج اعصاب دماغی سے اترا ہے اور سختی مین اس عصب کی خواہ سطح اسکی زیادہ اہتمام اسواسطے کیا گیا ہے تاکہ بوجہ نرمی اور ضعف کے ہوائے خارج کے قرع سے منفعل نہو اور نہ کیفیت سے ہوائے مذکور اور اسکے اثر حرارت برودت کے گزند رسیدہ ہو جسوقت موج صوتی عصب سامع تک پہونچتی ہے سمع اسے ادراک کرتا ہے اس عصبہ کا امر احوال سمع مین وہی ہے جو حال جلیدیہ کا ابصار مین ہے اسیطرح تمام اعضاے گوش کا وہی حال ہے جو حال ان چیزونکا ہے جو جلیدیہ کے رطوبات اور طبقات سے ہین یعنی وہ رطوبات اور طبقات جو واسطے خدمتگذاری جلیدیہ کے مخلوق ہوے ہین خواہ اسکی اعانت کرنیکے واسطے صماخ یعنی سوراخ گوش کی مثال ایسی ہے جیسے ثقبہ عنبیہ کی خلقت گوش کی غضروفی ہے اسلیے کہ اگر یہ عضو لحمی یا غشائی بنایا جاتا وہ شکل تقعیری اور ترچھی جو اسکے مناسب ہے بوجہ نرمی کے اسکی حفاظت نہ کرسکتا اور اگر اسکی خلقت ہڈی کی ہوتی ہر ایک صدمہ سے متاذی ہوتا ہو جہ سے اسکی خلقت غضروفی ہوئی تاکہ باوجود محافظت شکل کے بھرنے اور پیچیدہ ہونے مین نرم بھی ہو دونون طرف دو کان اسواسطے پیدا کیے گئے کہ مقدم سر بصر کیواسطے مناسب تھا جیسا اوپر معلوم ہو چکا پس وہی مقدم سر آنکھونکی جگہ بنا دیا گیا بالونکے اوگنے کے نیچے اسواسطے کانونکی خلقت تجویز ہوئی خاص انسان کے جسم مین تاکہ بالونکے پردہ آڑ مین کپڑے وغیرہ کے جو سر پر پہنا اوڑھا جاتا ہے کانونکا مقام نہو کان کو چند اصناف کے امراض لاحق ہوتے ہین اور کبھی اوجاع گوش اسقدر شدید ہوتے ہین کہ نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور اکثر اسکے امراض کیوجہ سے اقسام حمیات عارض ہوتے ہین **حفظ صحت گوش** اس عضو کی حفظ صحت کیطرف توجہ ضرور ہے اسطرح کہ برودت اور حرارت اور سخت ہواؤن اور اشیاء غریبہ سے کانونکو بچانا چاہیے اور اس امر کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے کہ اسمین مضر پانی اور حیوانات از قسم حشرات وغیرہ کے نہ پڑین اور چرک گوش کی صفائی ہمیشہ کرنی چاہیے اور ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ روغن بادام تلخ کانمین ٹپکانا چاہیے کہ یہ عجیب النفع ہے اس امر کی بھی رعایت ضرور ہے کہ اسمین اورام اور بثور اور قروح پیدا نہونے پائین کہ انکی وجہ سے فساد سماعت مین بھی پیدا ہو جاتا ہے اور اگر کسی ذریعے سے دریافت ہو جاے کہ بثور خواہ اورام اسمین پیدا ہونیوالے ہین لازم ہے کہ قطور شیاف مامیثا اندرون گوش کے ٹپکایا جاے۔ قطور شیاف مامیثا ہر ایک ہفتہ مین اگر ایکبار استعمال کیا جاے تو نوازل کے اترنے سے امان حاصل ہوتی ہے منجملہ ان چیزونکے جو کان کو اور اکثر حواس کو مضر ہین تخمہ اور امتلا خصوصاً امتلا کی حالت مین سونا کہ یہ بھی مضر ہے **آفات سمع** جس طرح اور افعال آفت رسیدہ ہوتے ہین سماعت بھی آفت رسیدہ ہوتی ہے اسلیے کہ ہر ایک فعل کا آفت رسیدہ ہونا یہی ہے کہ وہ فعل باطل ہو جاے کبھی براہ فطرت اور خلقت کے بطلان سمع ہوتا ہے نظیر اسکی اس مقام پر یہ ہے کہ نقصان ہو جاے اس چیز مین جو ناقص نہو جیسے کانمین دوی اور طنین اور صفیر پیدا ہوتی ہے یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ آفت گوش اگر اصلی اور خلقی ہوگی اس سے صمم اور طرش پیدا ہونگے یا وقر عارض ہو کر آفت گوش عارض ہوگی اور صمم کے معنی اور ہین اور طرش کے اور ہین صمم تو اسوقت پیدا ہوتا ہے کہ صماخ یعنی سوراخ گوش کا باطن ٹھوس مخلوق ہو کہ اسمین تجویف نہو یعنی وہ تجویف جو مثل تھیلی خواہ جامہ دان کے واسطے ٹھہرنے ہوا کی ہوتی ہے جسکا بیان اوپر ہمنے ابھی تشریح مین اچھی طرح کیا ہے اگر وہ تجویف ہو لیکن

سے واسطے مخلوق ہوئی ہے کہ اسی مقام پر تموج ہوا کا جب ہوتا ہے آواز سنائی دیتی ہے

طرش کا بیان

اور اسی کو وقر بھی کہتے ہیں اور معنے اسکے نقصان سماعت کے ہیں اور اسکے عارض ہونیکی صورت یہ ہے کہ آفت اتنی زیادہ نہو کہ بطلان سماعت کی نوبت پہونچے اور بعید نہیں کہ وقر میں بطلان عام عارض ہو جیسے کم ہوتا ہے کہ وہ تجویف اور گڑھا نہیں رہتا ہے جسمیں آواز دینے والی ہوا ٹھہرتی ہے یا وہ تجویف تو ہو لیکن وہ تنگ ہو یعنے عصب سماع قوت حس کو موذی ہو اور سماعت مفقود ہو جائے یا طرش کے معنی وہی ہیں جو وقر کے بیان ہوئے یعنی نقصان سماعت جو بدرجہ بطلان نہ پہونچے خواہ لفظ طرش و وقر ان دونوں معنوں پر بالعکس علی سبیل التواتر دلالت کرتے ہیں مترجم کہتا ہے شاید مراد شیخ کی یہ ہے کہ دونوں لفظ بر سبیل مجاز ایک دوسرے کے مقام پر بے کم و کاست مستعمل ہوتے ہیں اور تواتر سے یہی مراد ہے کہ جو معنی وقر کے ہیں بعینہ انہیں معنی پر طرش کا استعمال ہوتا ہے اور طرش کے معنوں میں وقر کا اسیطرح ہوتا ہے جیسا شارح اسباب نے لکھا ہے متن طرش یعنے نقصان سماعت کبھی بعد قذف کے پیدا ہوتا ہے جیسے بعد اسہال کے اور یہ قسم طرش کی بہت جلد زائل ہو جاتی ہے مفقود ہونا سماعت کا بعض لوگونکو ابتدائے ولادت سے عارض ہوتا ہے اور یہ بات خلقت اور طبیعت میں داخل ہوتی ہے اسکا علاج ممکن نہیں ہے اسیطرح تمام اقسام وقر کے بھی لاعلاج ہیں اور اسیطرح طرش طبعی بھی لاعلاج ہے اور جو نقصان سماعت حادث ہو اور زمانہ اسکے حدوث کا دراز گذر جائے اور زائل نہو وہ بھی علاج پذیر نہیں ہوتا ہے اسکے زوال سے بھی یاس ہوتی ہے یا بہت دشواری سے علاج پذیر ہوتا ہے ہاں جو طرش تھوڑے دنوں سے حادث ہوا ہو کبھی زائل ہو جاتا ہے اور علاج پذیر ہوتا ہے **اسباب طرش** کے مختلف ہوتے ہیں کبھی تو شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہے مثلاً شرکت سے دماغ کی خواہ اعضائے قریبہ دماغ کی شرکت سے جیسے پہلے مرتبہ جب دانت نکلنے لگتے ہیں خواہ دانت میں کسی قسم کا درد عارض ہوتا ہے اس سے نقصان سماعت میں ہوتا ہے اور کبھی خاص آلہ سماعت کے آفت رسیدہ ہونے سے نقصان سماعت پیدا ہوتا ہے خواہ یہ آفت عصب سماعت میں ہو یا سوراخ میں کوئی آفت پہونچے جو آفت عصب سماعت میں پہونچتی ہے اسکے عروض کے اسباب وہی ہیں جو امراض اعضائے متشابہ الاجزاء کے ہیں خواہ جو اسباب امراض اعضائے مرکبہ کے ہیں یا جو اسباب انحلال فرد کے ہیں امراض اعضائے متشابہ الاجزاء کے جمیع اقسام سوء مزاج مفرد اور سوء مزاج مرکب کے عارض ہوتے ہیں مگر اکثر وہی سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو بارد ہے کبھی جمیع اقسام کے امراض خاص اس مرض میں سازج بلا مادہ بھی ہوتا ہے اور کبھی مادہ سوداوی خواہ صفراوی یا بلغم خام اور کبھی ریحی سبب اس مرض کا ہوتا ہے اور اکثر اسہال صفراوی کے بند ہو جانے سے بھی کری گوش پیدا ہوتی ہے اور بعید نہیں کہ اور اسباب طبعی جو عارض ہوں اور طبیعت کو منع کریں کہ خوب رواں نہونے پائے یا بالکل رک جائے اور وقت اسکے رکنے کا نہو اس سے صمم پیدا ہو جائے عصب کی آفت جو موجب نقصان سماعت ہوتی ہے اسکی بھی چند صورتیں ہیں مثلاً کوئی سدہ اسکا موجب ہو خواہ کوئی خلط یا مدہ اور ورم یا دبیلہ خواہ ورم حار خواہ ورم صلب خواہ کوئی یا جھلی چرک گوش کی خواہ ترہل یعنے ڈھیلا ہونا محل سماعت کا یا اسی جگہ نفخہ پیدا ہونا خواہ انحلال فرد کا اسی مقام پر پیدا ہونا بوجہ آکل یعنی سڑ جانے کے یا بوجہ کسی قرحہ کے جو نقصان سماعت بوجہ مجرے کے فتور کے پیدا ہوتا ہے اکثر تو یہی ہے کہ وہ بوجہ کثرت سدوں کے جو بوجہ کسی بدنی سبب کے پیدا ہوتے ہیں پڑ جاتا ہے یا کوئی سبب خارج از بدن باعث وقوع سدہ کا ہوتا ہے بدنی سدہ کی مثال جیسے مسہ خواہ ورم یا گوشت زائد خواہ کوئی کیڑا خواہ میل کی کثرت خواہ کوئی خلط غلیظ خواہ کان کا میل خواہ مدہ کا بستہ ہو جانا جو کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے جم گیا ہو یا کسی کیڑے کے مر جانے سے وہ مدہ بستہ ہوا ہو یہ سب مثالیں سدہ بدنی کے اسباب ہیں اور خارجی اسباب میں جیسے ریگ خواہ سنگریزہ کان میں گھس جائے یا خون کان سے بہتا ہوا تھوڑا سا جم جائے ایسے سدے کبھی تو دفعۃً پڑ جاتے ہیں اور کبھی رفتہ رفتہ پیدا ہوتے ہیں کبھی آفت سماعت میں بر سبیل بحران اور بطور انتقال مادہ کے پیدا ہوتی ہے آخر میں امراض حادہ کے اور جب وقت بعد زوال تپ کے سرگرانی باقی رہ جائے تب بھی آفت سمع پیدا ہوتی ہے کبھی آفت اس تپ کی جو ایسی ہو بطور عرض مفارق کے ہوتی ہے جیسے بوقت حرکت بحران حمی کے اتفاق ہوتا ہے اور کبھی ایسے بحران سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے جو ثابت اور برقرار رہیگا یعنے بحران حمی کا اسیطرح ہو کہ دفع مادہ مرض بطرف گوش کے کرے اور وہاں پر مادہ کو ٹھہرا دے اور یہ بحران فقط بسبب مجاورت کے ہوتا ہے اور اکثر انذار ایسے عارضی کا بوجہ قے یا رعاف کے ہوتا ہے

اور شبیر بطلان اس ضرر کا بھی یہی قے خواہ رعاف سے ہو جاتا ہو علامات جو نقصان سماعت بوجہ شرکت دماغ کے ہوتا ہو اسپر دلالت دماغ اور حواس کے اختلال سے ہوتی ہو مگر ان حواس کے اختلال سماعت کو شرکت قوی ہوتی ہو یعنے زیادہ نقصان سماعت مین ہوتا ہو گو اور حواس مین بھی نقصان کسیقدر ہوتا ہو اور قواے حرکت بھی اس نقصان سماعت کے شریک نقصان مین ہوتے ہین اور سب سے زیادہ واضح دلیل ایسے نقصان سمع پر زبان کی حرکت کو ہوتی ہو خصوصا جب یہ نقصان سماعت بعد سرسام کے پیدا ہوا ہو اور بعد اختلاط عقل خواہ بعد آفات دماغیہ مزاجی کے جو امراض دماغ مین مذکور ہو چکے اگر طرش اور نقصان سماعت خاص پٹھے کیوجہ سے ہو سلامت حال دماغ اور درستی ثقبہ کی اور سلامتی منافذ سمع اور راہون کی اور پہلے سے مستمر ہونا یہی دلیل کامل اسی پر ہو. اگر سبب اسکا دبیلہ خواہ ورم حار ہو جو خاص پٹھے مین حادث ہوا ہو اسپر دلالت ان حمیات کو ہوتی ہو جنکے ہمراہ لرزہ اور قشعریرہ بھی ہوتا ہو اور ایسے دبیلہ کو حمی اور اختلاط عقل اور ہذیان لازم ہوتا ہو اور اس قسم کے طرش مین خطرہ عظیم ہو ہان اگر دبیلہ مستقیم ہو جاے پھر کچھ خوف زیادہ نہین ہوتا ہو پھر اگر ورم خاص عضو عصبانی مین نہوا اسوقت حمی کا لازم ہونا کچھ ضرور نہین البتہ حمی ہوئی اگر ہوگیا عجب ہو لیکن درد اور تمدد اور ثقل اور ضربان ضرور ہو گا. جمیع اقسام طرش جو بوجہ ورم خواہ کسی مادہ کے عارض ہون وجع اور ثقل مین سب شریک ہین اور کوئی قسم ایسی طرش کی مادی اور ورمی نہین ہو جسمین وجع اور ثقل نہو اگر سبب طرش کا ریح محض ہو دوی اور طنین جسکے ہمراہ ثقل نہو اسپر دلالت کرتا ہو اور اگر قرحہ اور بثور کیوجہ سے طرش پیدا ہوا ہو خارش اور درد اسکے ہمراہ ہو گی. سدہ جو سبب طرش کا ہو کبھی اسمین ثقل ہوتا ہو اور کبھی ثقل نہین ہوتا ہو اگر طرش مین ثقل نہو اور کوئی سوء مزاج بھی ایسا غالب نہو پھر اسوقت سدہ ضرور سبب طرش کا ہو گا اور قبل مرض کے جو تدبیر دوائی یا غذائی واقع ہوئی ہو اس سے دلالت وقوع سدہ پر اچھی طرح ہو سکتی ہو اگر سدہ دیل وغیرہ کیوجہ سے پڑ گیا ہو اسپر ضربان دلالت کریگا اور اگر خونکا سدہ پڑا ہو خونکا بہنا دلیل ہو گا جو قبل از وقوع سدہ روان تھا جو قسم طرش سوء مزاج مفرد کیوجہ سے پیدا ہوئی ہو کبھی درد عمق یعنے اندرون گوش کا درد اسپر دلیل ہو گا مگر ثقل اور گرانی اس درد کے ہمراہ نہو گی اور نہ تمدد ہو گا اگر یہ سوء مزاج بارد ہو مریض شمال یا رات سے ایذا پائیگا اور دن کے اوقات مین جو وقت زیادہ ٹھنڈا ہو اسوقت مرض خواہ اعراض مرض کی شدت ہو گی اور اگر سوء مزاج حار ہو گا معاملہ بالعکس ہو گا یعنے گرم چیزون سے ایذا ہو گی اور نہایت گرم اوقات نہار مین شدت ہو گی بالجملہ التہاب ولذع بھی محسوس ہو گا. اور اگر سوء مزاج مع مادہ کے ہو انھین علامات کے علاوہ ثقل اور گرانی بھی پیدا ہو گی خصوصا بروقت سجدہ کرنے کے اگر بوجہ یبس کے طرش عارض ہوا ہو بعد بیداری اور فاقہ کے ہو گا اور لاغری چہرہ اور کوتاہی مقدار چشم بوجہ خشکی کے ہو گی. جو طرش بوجہ کیڑون کے عارض ہوتا ہو اسمین ہمیشہ دغدغہ اور جھلجلی پیدا ہو گی اور وقت بے وقت ایک آدھ کیڑہ بھی کانون سے نکلے گا علاج پہلے ہم بطور قانون عام کے یہ کہتے ہین کہ جو دوا کانون مین ٹپکائی جاے نیم گرم ہونا اسکا ضرور ہو نہ بالکل سرد ہو نہ زیادہ گرم بعد ازان مفصلا اب ہر ایک قسم کا علاج بیان ہوتا ہو طرش کی جو قسم صفراوی ہو اسمین بھی استعمال مسہل صفرا کا ضرور ہو اسلیے کہ اکثر اسہال صفراوی جو خود بخود عارض ہوتا ہو اسی سے زوال صمم کا ہو جاتا ہو جیسے اکثر جب اسہال مراری کسیقدر ہو کر بند ہو جاتا ہو صمم عارض ہو جاتا ہو. اگر فقط حرارت صمم مین ہو ادہان مبردہ وغیرہ ٹپکانے سے زائل ہو گا اور ترش انار کا پانی ٹپکاتے ہین اور دوبارہ اسکا پانی مع چھلکونکے نچوڑتے ہین اور تھوڑا سا سرکہ اسمین داخل کرکے کندر اور روغن گل ملا کر اتنا جوش دیتے ہین کہ قوام گاڑھا ہو جاے بعد ازان تقطیر کرتے ہین آب کاہو اور آب کدوے سبز بھی ٹپکاتے ہین جو قسم طرش کی برودت سے مادہ باردہ کے عارض ہو اسمین جمیع روغنہاے گرم کی تقطیر مفید ہو انھین روغنہاے گرم مین خاص جب روغن مین جندبیدستر کو اس قدر بھگوئین کہ شگفتہ ہو کر کھل جاے اور خوب سا بھیگ جاے خصوصا اگر روغن لبان مین یا روغن قسط یا روغن بادام تلخ اور عصارہ افسنتین اور روغن بابونہ ہمراہ گاے کی چربی کے اور زہرہ گاو خواہ روغن کنجد تخم حنظل یا بیخ حنظل پختہ کرکے ٹپکائین کبھی بیل کا پیشاب اسمین مر مکی بھگو کر قطور کرنا مفید ہوتا ہو یا عصارہ قثاء الحمار کا قطور مگر یہ سب دوائین بعد استفراغ مادہ باردہ کے بشرطیکہ وہ مادہ متحقق ہو انھین ادویہ مسہلہ عامہ سے جو معروف ہین اور تمام بدن کا تنقیہ عام انسے کیا جاتا ہو یا وہ خاص ادویہ جو اعضاء سر کے تنقیہ کیواسطے خصوصیت رکھتے ہین اور نیز بعد استعمال نطولات کے جنھین ہم اب بیان کرینگے اور

بعض کا بیان ہو بھی چکا خصوصاً جنین برگ و زفت غار اور حب الغار و خل ہو یا انفست بھی اس قسم کے طرش مین زیادہ مفید ہو اسیطرح چیخ مارنا اور زور سے کان کے اندر چلانا اور بوق وغیرہ اور قسم کے باجونکی آواز کانونکے اندر پہونچانی کبھی تیتر ے اور بوٹہ وغیرہ کی ٹونٹی کانونمین رکھتے ہین تاکہ بخارات ادویہ مطبوخہ محلل کا کانون تک پہونچے۔ جمیع امور مین طرش کے سداب ہمراہ شہد اور جند بیدستر اور روغن شبت یعنی سویہ کے اور شیاف گوسفند اور تلخہ بز خصوصاً بعد تنقیہ کے اچھی طرح مفید ہوتا ہو منجملہ مجربات کے اس مرض مین یہ دوا ہی جند بیدستر تین درم نطرون ڈیڑھ درم خربق ڈیڑھ درم مثل قرص کے بنائین اور قطور کی طرح استعمال کرین ایک نسخہ مین خربق ۳/۴ درم یعنے پون درم بھی اور نطرون ۱/۳ درم یعنے ثلث ایکدرم کا مذکور ہو ایضاً کندش اور زعفران دو جند بیدستر ہموزن ایک ایک جزو خربق اور بورق ہر واحد چار جزو شراب مین گھلا کر استعمال کرین صبر جند بیدستر شحم حنظل فربیون ہمراہ تلخہ گائے کے بعض کے تجربہ مین یہ دوا ہو کہ روغن ترب کی تقطیر کرین اور روغن مویزج کا نفع بھی زیادہ ہو خواہ عصارہ افسنتین یا طبیخ افسنتین خواہ عصارہ ترب ہمراہ نمک کے خصوصاً اگر تری ہو یا سدہ پڑ کر طرش پیدا ہوا ہو اسی قسم مین تجربہ ہوا کہ رائی اور انجیر کو پیسکر فتیلہ بنائین اور کبھی نطرون کا بھی اسمین اضافہ کرتے ہین آب دریا گرم گرم بھی اسمین ٹپکاتے ہین اور نفع کرتا ہو اور خربق سیاہ اور تلخہ ہائے جانوران بھی مفید ہین خصوصاً تلخہ گاؤ اور بز کوہی کا تلخہ ہمراہ روغنگل کے بعض لوگ کہتے ہین کہ اگر ابہل کو روغن کنجد مین ملا کر کسی چمچہ وغیرہ مین اسقدر جوش دین کہ ابہل سیاہ ہو جائے یہ قطورہ بھی صمم کو نافع ہو منجملہ ان چیزون کے جو نافع ہین روغن شبت اور روغن غار اور سوسن اور ناردین ہمراہ جند بیدستر کے یا آب افسنتین کا خواہ فشردہ سداب کا۔ اگر سبب طرش کا یبس اور خشکی ہو اسکا علاج عمدہ یہی ہو کہ حمام کو بالتزام اوقات جایا کرے۔ اور غذا اور شراب رطب کا استعمال رہے اور روغن معتدل اور پانی نیمگرم سر پر گرایا جائے اور سعوط روغن نیلوفر اور روغن بید اور روغن کدو وغیرہ کا جو طرش بوجہ سدہ کے عارض ہو اسکا علاج وہی ہو جو سدہ کے باب مین مذکور ہو چکا اسی قسم مین عصارہ حب شہدانج کا اور عصارہ حنظل کا جو تر ہو عجیب منفعت رکھتا ہو جو قسم طرش کی بسبب ورام کے پیدا ہو اگر ورم حار ہو یا بارد دونکا علاج وہی ہو جو اورام حارہ اور باردہ مین مذکور ہوا ہو اور اگر طرش دفعۃً پیدا ہوا ہو اسکے علاج مین جوشاندہ افسنتین خواہ عصارہ اسکا جسمین تلخہ گاؤ یا تلخہ مار ماہی خواہ کچھوے کا پتہ پڑا ہو مفید ہوتا ہو یا تلخہ گاؤ اور روغن یا خربق ہمراہ سرکے یا پوست مار ہمراہ سرکہ کے اگر طرش بعد صداع کے حادث ہوا ہو آب ترب اور روغنگل مفید ہوتا ہو یا جند بیدستر اور حب الغار ہمراہ روغنگل کے جو طرش بعد سرسام کے پیدا ہو واجب ہو کہ اسکے علاج مین ابتدا استفراغات یا ایارج فیقرا سے کرین اسکے بعد جند بیدستر اور روغنگل کی تقطیر کرین یا روغن قسط فقط خواہ روغن بادام شیرین بھی ملا لین یا آب ترب اور روغنگل اور جند بیدستر ہمراہ غار کے اور روغنگل بھی شریک کرین منجملہ حبوب مجربہ کے اس طرش کیواسطے جو سدہ کیوجہ سے عارض ہوا ہو خواہ کسی قسم کا ہو یہ حب ہو۔ تربد بیس درہم اور حنظل دس درہم انزروت اڈھائی درم کتیرا نو درم ہلیلہ دس درہم حب بیار کے طور سے تیار کرین مقدار شربت ایک درہم ہو۔ اب ہم پھر از سر نو کلام علاج طرش مین شروع کرتے ہین اور کہتے ہین جو طرش اور ثقل سماعت اور درد ہائے گوش یعنے مقام سماعت کے اوجاع اور ریاح اور دوی اور طنین الغرض یہ سب امراض اگر بوجہ مادہ ہائے باردہ کے پیدا ہون خواہ برد ساذج انکا سبب ہو پس دوائے مشترک نافع جمیع اقسام مین بعد تنقیہ سر کے یہ ہو کہ تقطیر کرین کانمین بورق اور سرکہ اور شہد اور بھیڑ کا پتہ ہمراہ شراب کے خواہ ہمراہ روغن بادام تلخ کے یا ہمراہ آب گندنا یا آب پیاز ہمراہ شہد یا عورت کا دودھ اور بھی دوائین مشترک ہین جنکا ذکر باب وجاع مین ہم نے کیا ہو دو قطرے قطران کے دن کو اور رات کو کانمین ٹپکائین یا خربق سیاہ خواہ سپید ہمراہ بعض ادہان کے استعمال کرین خصوصاً ہمراہ روغن سوسن کے یا آب افسنتین خواہ مولی کے چھلکونکا پانی اسیطرح جس روغن مین پوست مار پکائی گئی ہو یا حب الغار اور فرفیون اور جند بیدستر ہمراہ روغن کے خواہ روغن بلسان خواہ نفط یا عاقرقرحا لانباط ایک وقیہ اور روغن شبوہ دو اوقیہ روغن بادام تلخ نصف اوقیہ سب کو ساتھ ہی جوش دین اور تین قطرے صبح کو اور تین رات کو ٹپکائین اسیطرح عسل لبنی یعنی میعہ سائلہ اور عصارہ فیل گوش اور حاشر اجسے ہزار چشان بھی کہتے ہین منفعت شدیدہ اور قوت قوی رکھتے ہین چند اور دوائے مشترکہ اور بھی ہین جنکا ذکر باب وجاع مین ہم نے کیا ہو اگر ایسا ضرر سماعت بوجہ برودت کے صبیان کو عارض ہو روغن رازقی جو ایک قسم ہو فارقیون کی ہو اور دانہ اسکا مثل چنے کے خواہ اس سے لانبا زیادہ

ہوتا ہے اسکے روغن مین سداب اور مرزنجوش کو پکائین اور استعمال کرین تو مفید ہوگا یا کسی شخص سے کہین کہ وہ صعتر کو چباوے اور اسکا تھوک کان کے اندر ڈالنے کے ہمراہ استعمال کرین۔ کمادات یعنی سینک جو ایسے اقسام مین نافع ہین وہ یہی ہین کہ طبیخ بابونہ اور شبت اور ورق الغار اور مرزنجوش اور حبق یعنے پودینہ خشک اور عاقرقرحا اس سے گردن کی تکمید کرین اور دونون کانونکے نیچے کی بھی تکمید کرنی چاہیے اسیطرح وہ نطولات جو امراض سر مین مذکور ہوے اور طریقہ یہ ہے کہ ایک بلبلہ یعنے ظرف جیسے لوٹا وغیرہ اسمین نطول کا پانی بھر کے ٹونٹی اسکی کانونکے محاذی لائین تاکہ بخارات اسکے کان تک داخل ہون جو لوگ طرش مین مبتلا ہین انکے استفراغ کا عمدہ طریقہ یہی ہے کہ مقدار مادہ مستفرغہ کی کم ہو اور عدد مسہلات وغیرہ کے زیادہ ہو مراد یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا مادہ چند دفعہ مین اخراج کرنا چاہیے تاکہ قوت محفوظ رہے اور نضج مادہ کا پورا ہوا کرے اور خامی باقی نرہے۔ ورنہ خام غیر نضیج مادہ بوجہ کثرت استفراغ کے نکل جائیگا جو طرش بوجہ اورام کے پیدا ہوا اسکا علاج وہی ہے جو اورام کا علاج ہے حار ورم ہو خواہ بارد **درد گوش** یا تو سوء مزاج کیوجہ سے پیدا ہوتا ہے یا بسبب ورم کے یا کوئی پھنسی پھوڑا کانمین برآمد ہو یا کوئی تفرق اتصال عارض ہو اور سوء مزاج یا گرم ہو اور بلا مادہ ہو اس طرح کہ بسبب کسی ہوائے گرم کے خواہ ریح حارہ کے خصوصًا بروقت نقل کرنیکے مکان بارد سے طرف ایسے مکان کے جہان کی ہوا گرم ہو خواہ گرم پانی سے جو نہاتے وقت کسی قدر کانونمین چلا جاے۔ یا کوئی اور ایسا پانی مفرد خواہ مرکب جسکا مزاج گرم ہو کانمین پڑجاے اسکی وجہ سے درد گوش پیدا ہو یا سوء مزاج کسی مادہ حار دموی خواہ صفراوی سے عارض ہو اور سوء مزاج بارد جو مورث درد گوش ہوتا ہے وہ بھی ساذج اور بلا مادہ ہوتا ہے کہ اضداد سے ان اسباب کے پیدا ہوتا ہے جو سوء مزاج حار مین بیان ہوے یعنی ہوا اور ریح بارد خصوصًا جسوقت گرم ہوا سے دفعتہ سرد ہوا کیطرف منتقل ہو خواہ ٹھنڈا پانی خواہ وہ پانی جسکی تاثیر ٹھنڈی ہے کہ اس سے بھی درد گوش پیدا ہوتا ہے۔ جو درد گوش بسبب تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ کبھی کوئی ریح ایسی کانمین سماجاے جو تمدد پیدا کرے۔ یا چند اقسام کے جراحات ہین جو کانمین پیدا ہو کر درد پیدا کرین۔ ایک قسم کی ریح بھی ایسی ہے جو کانمین پیدا ہو کر تفرق اتصال پیدا کرتی ہے اس سے بھی درد گوش عارض ہوتا ہے۔ اور پانی پڑجانے سے خواہ کسی چھوٹی جاندار چیز مثل مچھر اور بھنگے وغیرہ کے پڑجانے سے خواہ چھوٹے کیڑے جو کانونمین پیدا ہوتے ہین ان اسباب سے بھی درد عارض ہوتا ہے بھی بعد ضربہ اور سقطہ کے بھی عارض ہوتا ہے بہت دشوار اور سخت تر اقسام درد گوش سے وہی قسم ہے جو بسبب کسی ایسے ورم کے پیدا ہو جو اندر کیطرف زیادہ عارض ہو اور ایسے درد کے ہمراہ تپ ضرور ہوتی ہے اور تپ لازم ہوتی ہے خصوصًا اگر اس ورم کیوجہ سے اختلاط عقل پیدا ہوا ہو کہ اسکا علاج سب سے زیادہ سخت ہے اور جو ورم ان غضاریف مین ہو جو باطن گوش سے خارج ہین اسمین درد کی شدت نہین ہوتی۔ اور پہلی قسم یعنی جو بسبب ورم باطنی کے عارض ہوتی ہے اور اختلاط عقل بھی اسکے ہمراہ ہوتی ہے اسمین کبھی تو مریض فورًا مرجاتا ہے اور مہلت علاج کی نہین ملتی ہے جسطرح سکتہ کی کیفیت بھی یہی ہے لیکن جوان آدمی کا قاتل یہ درد گوش بہ نسبت بوڑھے کے زیادہ ہے اور جوان بہت جلد ہلاک ہوتا ہے اور بوڑھے کے قتل مین اتنی جلدی نہین ہے اور بشیر ساتوین دن اس درد مین ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ لیکن اکثر مشائخ کا اس ورم مین یہ حال ہوتا ہے کہ یہ ورم متقیح ہوجاتا ہے اور جوانون کے کانمین یہ ورم متقیح نہین ہونے پاتا کہ وہ مرجاتے ہین پھر اگر ریم پڑجاے اور دیگر علامات محمودہ اور بھی اسکے ہمراہ ہون تو پھر جوانون کے بچنے کی بھی امید ہوتی ہے۔ کان کے درد مین کبھی کھجلی بھی ہوتی ہے اور کبھی خارش نہین ہوتی ہے۔ کانونکی خارش کا بیان ہم نے ایک فصل مین علیحدہ لکھا ہے **علامات** علامت درد گوش کی ہر ایک قسم کی وہی ہے جو طرش مین مذکور ہوئی **علاج** پہلے یہ قاعدہ عام ہے اور اسکی رعایت ہمیشہ کرنی ضرور ہے کہ جو چیز کانونمین ٹپکائی جائی واجب ہے کہ نہ بہت گرم ہو اور نہ زیادہ سرد۔ جو درد گوش بسبب کسی امتلاء بدنی کے ہو یا خصوصًا امتلاے سر کیوجہ سے عارض ہو پہلے تنقیہ سر کا مناسب اسی امتلا کے کرلینا چاہیے مثلاً اگر امتلا کسی مادہ حارہ سے ہے فصد کے ذریعہ سے تنقیہ کرنا درکار ہے اور ان چیزون سے تنقیہ کرین جو سر کے مادہ حارہ کے تنقیہ کرنے کے لیے اوپر کے ابواب مین مذکور ہوچکی ہین اگر اس خلط مین لزوجت ہو اور خوب چسپیدگی پیدا ہوگئی ہے حبوب شبیار جو مشہور ہین انسے تنقیہ کرنا چاہیے اور غرغرے بھی جو بار ہا مذکور ہوچکے انھین استعمال کرین۔ اگر وہ خلط کسیطرف کانمین چپک کر لگ رہی ہے اور ایسی تر نہین ہے کہ بدون بخارات پہونچانے کے چھوٹ سکے

لازم ہے کہ بعد اسہال اور تنقیہ مادہ کے بخارات ملینہ اور قطورات ملینہ کا استعمال کریں بعد ازاں پھر دوبارہ عضو خاص کے مادہ کا استفراغ کریں اگر سبب درد کا حرارت بافراط ہو تبرید دماغ کی مطفیات معروفہ سے کریں جسکا ذکر باب دماغ میں ہو چکا ہے اور کانمیں روغن گل اور سپیدی بیضہ کی ٹپکائیں اور اگر درد میں شدت ہو اسکے ہمراہ کافور بھی شریک کریں کبھی روغن بنفشہ کافور ملا کر درد کی تسکین نسبت روغن گل کے زیادہ کرتا ہے اسلیئے کہ اس سے ارخا پیدا ہوتا ہے ایضاً جو شیاف درد چشم کی تسکین کیواسطے مذکور ہوا اسکی تقطیر ہمراہ سپیدی بیضہ مرغ وغیرہ کی کرنی چاہیے اسلیئے کہ تنہا سپیدی بیضہ کی درد گوش میں عجیب النفع ہے اور دودھ کانمیں آب برگ عنب الثعلب و آب برگ کشنیز کی تقطیر کریں دودھ وہی عمدہ ہے جو پستان سے تازہ دوھ کر استعمال کریں کہ نفع زیادہ کرتا ہے یا خراطین روغن گل میں جوش دیکر کانوں میں ٹپکائیں یا حلزون یعنے دریائی گھونگھے کو روغن گل میں جوش دیکر کانمیں ڈالیں یا روغن گل کو چند سرکہ میں جوش دیں تا اینکہ سرکہ جل جاوے اور روغن گل باقی رہجاوے اور یہی کا قطور کانمیں ڈالیں یہ قطور شدت ضربان کو نافع ہوتا ہے اسیطرح روغن تخم کدو اور روغن نیلوفر اور روغن بید سادہ اور دیگر ادہان باردہ اسیطرح عصارات اُن چیزوں کے جو کدو کے مشابہ ہیں چھلکے اور تخمیں اور مزاج انکے بھی مثل مزاج کدو کے ہیں اسیطرح وہ ضمادات جو خارجی تبرید پیدا کرتے ہیں بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ آب لبلاب بھی ایسے وقت بہت عمدہ ہے اور خوب فائدہ کرتا ہے اور عصارہ شہدانج تازہ بھی ایسا ہی مفید ہے اگر ضربان اور درد میں شدت ہو اور خوف تشنج پیدا ہو نیکا ہو اسوقت استعمال مرخیات سے چارہ نہوگا اور مرخیات میں پرانے روغن گاو سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے جب گرم کر کے ٹپکائیں کبھی بڑی دشواری اور اذیت شدید کانکے درد کی اس تدبیر سے دفع ہو جاتی ہے کہ ایک ٹونٹی دار چیز جسکا منھ درست ہو سی قمقمہ یا ہانڈی وغیرہ جسمیں گرم پانی بھرا ہو رکھیں تاکہ اس پانی کے ذریعہ سے بخارات گرم کانوں تک پہونچیں ان تدابیر سے اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اور علاج کی کچھ احتیاج نہیں رہتی ہے اور مخدرات کے استعمال سے استغنا حاصل ہوتی ہے خصوصاً اگر اس گرم پانی میں ادویہ مرخیہ بھی ڈالی ہوں لیکن ایسی ادویہ مرخیہ آب میں جوش دینی چاہیئیں جو ادخال بخار میں رفق اور نرمی کریں اور ایسی ادویہ مرخیہ کے ہمراہ کسیقدر کوئی مخدر دوا بھی آمیختہ ہو اگر کسیوقت دوا مخدر کی حاجت ہو سب سے زیادہ سلم اور بے ضرر شیاف مامیثا کا ہے اس میں بہت تھوڑی مقدار افیون کی داخل کر کے شیر زنان میں ملیکر کانوں میں ٹپکائیں۔ اگر درد گوش بوجہ پانی میں بیٹھنے خواہ نہانے کے پیدا ہوا اسکا علاج وہی ہے جو اپنے مقام خاص میں بیان کیا گیا ہے جہاں پانی کا ذکر ہے۔ اور اگر درد گوش بسبب کسی برودت جاگرفتہ اور اندر کانوں کے ٹھہری ہوئی سردی کے عارض ہو یا وہ سردی خارج سے پہونچی ہو اسوقت قطورات روغنہائے گرم کر کے ٹپکانے چاہئیں جیسے روغن سداب اور روغن شبت اور روغن سنبل رومی اور روغن اقحوان روغن لبلاب روغن بید انجیر خواہ اسی قسم کے اور روغن یا کہ زیت میں لہسن جوش دیں اور صاف کر کے تقطیر کریں خواہ زیت ہمراہ فلفل اور فرفیون اور جند بیدستر کے یا غالیہ جند بیدستر بقدر ایک دانگ کے ایک مثقال روغن بان خواہ کسی اور روغن گرم اور خوشبو میں ملا کر استعمال کریں۔ اور کبھی ایسا مریض شراب خالص اور تیز نشہ کی پیتا ہے اور سو رہتا ہے جب سو کر اٹھتا ہے اور بیدار ہو تو مرض کا نام و نشان نہیں ہوتا ہے۔ اگر سبب درد گوش کا ریح بارد ہو اسمیں وہی علاج نافع ہوگا جو باب ودی اور طنین میں مذکور ہوا یعنے وہ اقسام ودی اور طنین کے خواہ اور کسیطرح مرض گوش کا جسکا سبب فاعلی خواہ جسمیں مادہ فاسد خلط چسپندہ ہوتا ہے خواہ بسبب برودت کے وہ مرض پیدا ہوتا ہے اسکے علاج میں ایسے درد گوش کا معالجہ مذکور ہوگا ایسے ہی درد گوش کے معالجہ میں نہایت مناسب یہی ایک تدبیر ہے کہ محجمہ میں آب گرم بھر کر کانوں کے اندر گرد انہیں لگا دیں۔ یا کانوں میں سداب اور حماما یا قیسوم اور مرزنجوش انمیں سے ایک خواہ دو یا سب کو روغن سوسن میں ملا کر ٹپکائیں۔ یا جند بیدستر اور قیسوم اور مرزنجوش کے ساتھ استعمال کریں روغن سوسن میں پکا کر چھانیں اور ٹپکائیں یا نطرون اور سرکہ ہمراہ روغن گل کے استعمال کریں۔ یا عصارہ فیل گوش میں نطرون اور سرکہ ملا کر ٹپکائیں اگر ان دواؤں سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو تو فرفیون اور جند بیدستر روغن قسط کے ہمراہ یا قسط بحری اور زراوند کا استعمال کریں کبھی درد شدید میں باجرہ کی سینک بھی نافع ہوتی ہے کہ نمدہ کی پوٹلی میں گرم کر کے سینکیں۔ اگر درد گوش بوجہ ثبور اور چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کے پیدا ہوا ہے اسکا علاج آیندہ باب ثبور گوش میں بیان ہوگا۔ اور اگر کانمیں کیڑے پیدا ہونے سے درد ہوتا ہے اسکا علاج بھی آیندہ بیان ہوگا اور اگر کوئی چیز کان کے اندر گر گئی ہو اسکا علاج بھی آیندہ بیان ہوگا پانی پڑ گیا ہو خواہ پتھری اور سنگریزہ وغیرہ۔ اگر بسبب ورم داخل گوش کے درد پیدا ہوا ہے اسمیں خطرہ زیادہ ہے

اگر یہ ورم قریب دہان کے ہو اور اندیشہ جب ہی تک ہو کہ ورم کا مادہ مجتمع ہو کر پیپ نہ پڑ جائے۔ ایسے درد ورمی میں بعد فصد اور استفراغ مادہ کے پہلے ملینات کا استعمال واجب ہے جو تبرید پیدا کریں خصوصاً دودھ کا ٹپکانا بار بار چاہیے تا روز سیوم اور اسیطرح روغن گل سرکہ میں پکا کر بطریق مذکور سابق اوائل مرض میں استعمال کریں۔ اسکے بعد لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان اور لعاب تخم مرو دودھ میں ملا کر ٹپکائیں۔ آب لبلاب کا ٹپکانا بھی ایسے وقت نافع ہے اور کندر کوفتہ بھی ایسے وقت مجرب ہو چکی ہے۔ بعد ازاں تا زوال مرض ہمیشہ کمادات یعنی سینک روغن زیت سے کرنی چاہیے جو اچھی طرح گرم ہو۔ روغن زیت کا شیریں ہونا چاہیے اور نیم گرم ہو کہ اسمیں اس روئی کو ڈبوئیں جو باریک سلائی کے کنارے پر لپٹی ہوئی ہو اور گرم ہی گرم اسی کا نمیں داخل کریں اور بار بار اسیطرح کرتے رہیں اور خارج از گوش ضماد ملینات منضجہ کا کریں جو زیادہ قوی نہوں۔ جب یہ ورم زمانہ ابتدا سے تجاوز کر جائے ہو وقت کانمیں لومڑی کی چربی اور ورل یعنے گوہ کی چربی کا لیپ کریں یا مرہم باسلیقون ہمراہ روغن گل کے یا روغن خما یا چربی بط یا بڑے چوہے کی چربی کے ساتھ یا مرغ کی چربی اور بط کی چربی ملا کر مرہم بنائیں اور ضماد کریں اگر ورم گوش زیادہ حار نہو اسوقت اس دوا کا استعمال کریں جو چربی بز کوہی اور اسکے ہموزن شہد اور سیفنج اور زوفا سے مرکب کر کے اور بوزن مجموع چربی ڈالکر تیار کی ہو اور کانمیں اس دوا کو ڈالنا چاہیے۔ اس دوا سے زیادہ یہ دوا قوی ہے جو بقوت تفتیح پیدا کرتی ہے۔ مردار سنگ سپید اور سپیدہ ہر واحد ایک اوقیہ کندر غبار آسیا صمغ صنوبر کبار ہر واحد تین اوقیہ زیت ایک رطل سور کی چربی اور تازہ پیہ گوسپند دو رطل عصارہ تخم کتان بقدر کفایت ان سب کو بطور مرہم کے بناؤ۔ کبھی شدت درد کیوجہ سے مخدرات کی ضرورت ہوتی ہے مخدرات کا استعمال اسیطرح کرنا چاہیے جیسے ہم آیندہ بیان کرینگے جب اس ورم میں پیپ پڑ جائے اور پک جائے اسوقت لعاب تخم کتان یا روغن گل اور روغن بابونہ مع جملہ ان اشیا کے استعمال کرنا چاہیے جو باب ورم میں ہم لکھیں گے۔ اگر ورم کان سے باہر ہو اسمیں اندیشہ اور خطرہ کم ہے اسپر آرد جو کا ضماد کریں یا وہ ضماد جو آرد باقلا سے بنایا جاتا ہے اور اسکا استعمال اجود ہے وہ ضماد یہ ہے۔ آرد باقلا بابونہ بنفشہ آرد جو خطمی کلیل الملک ان سب کو کوٹ پیسکر چھان لو اور آب نیم گرم روغن بنفشہ میں تر کر دالکر لو اور روغن سمسم غیر مقشر آرد گندم کا لیپ کافی ہوتا ہے۔ جو بثور اور پھنسیاں کانمیں ہوتی ہیں انکے علاج میں اکثر تو جوشاندہ تین یعنی انجیر خشک ہمراہ گندم کے کافی ہے کہ اسے کانمیں ٹپکائیں یا اسی سے فتیلہ بناکر کانمیں رکھیں۔ کبھی تسکین درد اس انبوبہ سے بھی حاصل ہو جاتی ہے جو اوپر ہم بیان کر چکے۔ اور کبھی تخدیر پیدا کرنیکے واسطے وہ طریقہ بھی کافی ہوتا ہے کہ جسکو انبوبہ کے بعد متصل ہم نے بیان کیا ہے اسی فصل میں مشترک دوا اکثر اقسام درد گوش کے لیے خصوصاً وہ اوجاع جو مائل بہ برودت ہوں یہ ہے کہ زیت انفاق میں چھچھوندر یا کچھوے کو پختہ کریں یا ان کیڑوں کو پختہ کریں جو پانی کے گھڑے اور ٹھیلو کے نیچے ہوتے ہیں یا مچھلی کا پتہ زیت انفاق میں ملا کریں یا چربی ورل یعنے گوہ کی یا چربی موش کبیر کی یا چربی لومڑی کی یا کلنگ کی یا روغن عقارب کہ بہت نافع ہے یا آب مرزنجوش تازہ یا سلافہ ورق غرب یا سلافہ خراطین مطبوخ مر مصفی جن میں پیہ بط پگھلا کر داخل کیا جائے۔ اگر برودت مادہ کی شدید ہو تو تلخہ گاؤ کو روغن خیری میں اسقدر پکائیں کہ گمان یہ ہو کہ مرارہ گل گیا اور فنا ہو گیا اسوقت اتار کر رکھیں اور اس روغن کی تقطیر کریں۔ یہ قطور بھی عجیب النفع ہے۔ کبھی جب درد گوش میں شدت ہوتی ہے اسوقت استعمال مخدرات کی حاجت ہوتی ہے وہ مخدرات مثلاً قلونیا طین یا قرص زعفران یا قرص کوکب یا افیون اور جندبیدستر یا زعفران عورت کے دودھ میں پیسکر استعمال کریں۔ لیکن ان مخدرات کے استعمال میں اتنا تامل کریں کہ جب احتمال قوی یہی ہو کہ اگر آب مخدرات کا استعمال نہو گا مریض پر غشی طاری ہوگی اسوقت استعمال مخدرات کی اجازت ہے خصوصاً اگر اخلاط باردہ سے درد گوش عارض ہوا ہے اسوقت استعمال مخدرات میں ضرور تامل کرنا چاہیے کیونکہ بارد مادہ کو مخدرات سے ضرر شدید پہونچے گا۔ اگر استعمال مخدرات سے کوئی ضرر پیدا ہو جائے اسوقت تنہا جندبیدستر کا استعمال کرنا چاہیے کبھی جندبیدستر سے قرص اسطور سے بنا لیتے ہیں کہ پہلے جندبیدستر کو اچھی طرح پیسا پھر افیون ڈالکر پیسا بعد ازاں شراب خالص سے قرص بنا لیا اگر درد گوش بوجہ کسی قرحہ مولدہ کے ہو حضض اور افیون دودھ کے ہمراہ استعمال کریں یا بیس عدد بادام مقشر اور بورہ اور افیون کندر ہر واحد ڈیڑھ درہم زعفران ([illegible] اوقیہ) ان سبکو یکجا کر کے سرکہ شراب میں پیسیں اور خشک کر کے رکھ چھوڑیں اور بروقت احتیاج روغن گل میں بھگو کر تقطیر کریں اگر پیپ پڑ گئی ہو سرکہ کے عوض شہد یا سکنجبین ملائیں

فصل دوی اور طنین اور صفیر کا بیان

جسوقت یہ مرض پیدا ہوتا ہے ہمیشہ آدمی ایک آواز ایسی سنا کرتا ہے

کہ اسکا سبب معلوم نہین ہوتا مگر اتنا ضرور معلوم ہوتا ہو کہ کانونکے باہر سے آواز آرہی ہو کانونکے واسطے یہ مرض ایسا ہو جیسے آدمی کی آنکھونکے سامنے خیالات اور پتنگے سے اُڑتے ہین اور جسطرح ان خیالات کا وجود خارج مین نہین ہوتا فقط اسکی آنکھ کے مادہ کا اثر ان خیالات کی طرح طرح صورت دکھلاتا ہو اسیطرح یہ آواز دوی وطنین کی بھی تصور کرنی چاہیے۔ اور چونکہ جو آواز کانون تک پہونچکر محسوس ہوتی ہو اسکا سبب یہی ہوتا ہو کہ ہوائے خارجی مین تموج پیدا ہوکر کانون تک پہونچکر آواز پیدا کرتا ہو اور ہمنے فرض کیا ہو کہ طنین اور دوی مین بلا تموج ہوائے خارجی کے آواز محسوس ہوتی ہو پس ضرور ہوا کہ اگر تموج ہوائے خارج مین نہو تو کانونکے اندر کوئی مادہ ایسا ہو کہ اُسی کے تموج سے آواز پیدا ہوتی ہو پس وہ مادہ بخاری ہو جو تجاویف اندرون گوش مین قدرت خالق سے بھرا ہوا ہو اس مادہ بخاری کا تموج کبھی تو ایسا خفیف ہوتا ہو کہ اس سے کوئی مادہ بخاری موجودہ تجاویف گوش خالی ہو ہی نہین سکتا اور کبھی ایسی تموج زیادہ بھی ہوتا ہو گو وہ بھی خفی اور پوشیدہ رہتا ہو اور اسی قسم کا تموج یہی ہوتا ہو جس سے ہمارے کانونکا خالی رہنا دشوار ہو **مترجم کا قول** جو مادہ ہمارے بدن مین بھرا ہو اور اسکے بخارات ہمیشہ اٹھا کرتے ہین بروقت صعود بخارات کے تموج ضرور پیدا ہوتا ہو لیکن چونکہ وہ تموج ایسا شدید نہین ہو اور ہم کو عادت بھی پڑی ہے لہذا اس سے جو آواز پیدا ہوتی ہو ہمکو سنائی نہین دیتی ورنہ جبتک ہم زندہ ہین اور غذا کا تناول وغیرہ اچھی طرح کرتے ہین ان بخارات کی پیدایش اور اس تموج کا ہر وقت واقع ہونا لازم ہو **متن** جب یہ بات معلوم ہوئی کہ بعض ابدان مین اتنی ہی تموج پیدا ہونے سے آواز دوی اور طنین کی سنائی دیتی ہو اور بعض کو سنائی نہین دیتی تو ہمکو دریافت کرنا چاہیے کہ جنکو سنائی دیتی ہو کس وجہ سے سنائی دیتی ہو پس دو حال سے خالی نہین یا تو یہ سبب ہو کہ جن لوگونکو ادنی سے تموج بخارات سے دوی اور طنین کا احساس ہوتا ہو انکی حس بہت تیز ہو اور وہ لوگ ذکی الحس ہین جیسے ہم نے تخیل خیالات چشم مین بیان کیا ہو یا وہ لوگ ضعیف الحس ہین کہ تھوڑے سے تموج کو بوجہ ضعف کے دریافت کرلیتے ہین اور انکو انفعال ہوجاتا ہو جسطرح کہ ضعیف آدمی کو تھوڑی سردی مین سردی اور تھوڑی سی گرمی مین گرمی کی ایذا پہونچتی ہو۔ اور اسباب ضعف مزاج گوش کے وہی ہین جنکو اصناف سوء مزاج مین تم دریافت کرچکے۔ پھر اگر تموج بخارات اتنا خفی اور پوشیدہ نہو جو اوپر بیان کیا بلکہ اس سے زیادہ ہو اور اسکی مقدار اس سے بڑھ کر ہو جسمین قوی الحس اور ضعیف الحس کا حال مختلف ہوتا ہو یعنی اتنا زیادہ ہو کہ قوی اور ضعیف دونون اسکا احساس کرین اسوقت معلوم کرو کہ یہ دوی اور طنین بسبب ایسے محرک بخارات کے پیدا ہوتی ہو جو تموج معتادہ سے زیادہ تموج پیدا کرے اور تموج بخارات کرتا ہو بخارات مین تموج پیدا کرنیوالا یا تو ریاح ہین جو اطراف اور نواحی سر مین پیدا ہوئے ہین کہ اسی جگہ وہ ریاح متحرک ہوتے ہین۔ یا کوئی آواز جوش کی کسی زرداب اور صدیدہ سے اٹھتی ہو جو سر مین پیدا ہوا ہو یا ریم مین جوش اور غلیان ہوتا ہو جو سر مین بھرا ہو یا کیڑے سر مین پڑ گئے ہین کہ جب وے مجاری اور مقامات سر مین چلتے پھرتے ہین اسوقت تموج پیدا ہوتا ہو۔ ان اسباب مذکورہ کی پیدایش کا سبب یا تو اضطراب اور جوش اخلاط بدن کا ہو جیسے حمیات مین ہوتا ہو۔ یا ابتدائے نوبتہائے حمیات مین ایسا ہی غلیان ہوتا ہو یا امتلاء زائد بعد افراط اور خصوصاً سر مین امتلاء ہونی اسکا سبب ہے، جیسے بعد سکر اور مستی زائد کے ہوتا ہو۔ یا کوئی اضطراب ایسا ہو جو بطرف دماغ کے متوجہ ہو۔ یا ہو جیسے بعد سخت قے کرنے کے اور بعد پہونچنے کسی صدمہ اور ضربہ کے ایسا ہی ہوتا ہو کبھی یہ اضطراب بسبب اضطراب حرکت کے نہین ہوتا بلکہ بسبب ایک مادہ لزج کے ہوتا ہو جو تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ تحلل ہو ہو کر ریح بنتا جاتا ہو اسی سبب سے ہمیشہ دوی اور طنین موجود رہتی ہو کبھی یہ بات شدت خلا یعنی خلوے معدہ کیوجہ سے ہوتی ہو اسکا سبب بھی اضطراب ان رطوبات کا جو بدن مین پراگندہ ہین مگر ٹھہرے ہوئے کیونکہ جب طبیعت غذا کو نہین پاتی ناچار انہین رطوبات کیطرف متوجہ ہو تحلیل ہوتی ہو اور انمین حرکت پیدا کرتی ہو کبھی دوی اور طنین بعد استعمال ایسے ادویہ کے پیدا ہوتی ہو جنکی خاصیت یہ ہو کہ اخلاط اور ریاح کو اطراف سر مین جلب کردین اور سبب مرض دوی کا کبھی خود کان ہی کے اندر موجود ہوتا ہو اور کبھی بشرکت معدہ خواہ اعضائے دیگر یہ ریاح جو مورث وہی ہین کانون تک پہونچتے ہین۔

علامات جو دوی ہمیشہ متصل رہے پس اسکا سبب خاص سر مین ہو۔ اور اگر کبھی دوی مین سکون ہوجائے اور پھر ہیجان ہو اور یہ اختلاف سیری اور گرسنگی مین یا بوقت حرکت اور شدت حرارت اور برودت کے پیدا ہو ایسی دوی بشارکت دیگر اعضا کے ہوتی ہو۔ پھر اسکے بعد ہیئت خاص اس آواز کی بھی اسکی شناخت کراتی ہو مثلاً کبھی دوی کی آواز ایسی معلوم ہوتی ہو جیسے کوئی شے اوپر کو چڑھتی ہو یہ قسم دوی کی اکثر بشرکت تمام بدن یا فقط

معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے یا آواز دوی کی اپنی ہی جگہ گونجتی ہوئی محسوس ہو جیسے درختوں کے پتوں کی آواز کہ اُسی جگہ گھوم گھوم کے جا رہے ہیں اس دوی کا مادہ ریحی سر میں ٹھہرا ہوا ہے اور اگر ہمراہ دوی کے تپ اور درد بھی ہو اور اس سے پھریری اور قشعریرہ بھی پیدا ہو جائے معلوم کرو کہ ورم اور قیح مجتمع ہوتا ہے اور اگر دوی کی پیدائش بہ سبیل خفیف علے الاتصال ہوا کرے اسکی پیدائش کسی خلط یا لزوجت سے ہوتی ہے جو دوی بسبب ذکاوت حس کے ہے اسپر دلیل یہ ہے کہ بدن مریض کا ریاح اور امتلاء و اخلاط سے پاک ہو اور سماعت بھی اچھی ہو اور بوقت گرسنگی اور خلوے معدہ کے ہیجان دوی کا ہوتا ہو جو دوی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہے وہ بعد استفراغات اور حمیات کے ہوتی ہے جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہوتی ہے اس سے پہلے استفراغ اور زیادتیاں نامناسب گذری ہیں وہی اسپر دلیل ہوتی ہیں۔ اکثر دوی سوء مزاج حار کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ دفعۃً عارض ہوتی ہے اور ہمراہ دوی کے التہاب بھی ہوتا ہے۔ اور جو دوی سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتی ہے وہ رفتہ رفتہ بے التہاب کے ہوتی ہے علاج جمیع بیماران مرض دوی اور طنین کو حمام اور دھوپ اور حرکت عنیف اور چیخنے چلانے سے اور قے کرنے اور زیادہ امتلائے معدہ سے پرہیز کرنا واجب ہے اور طبیعت انکی ملین اور نرم رہنی چاہیے قبض پیدا نہونے پائے جو دوی بشرکت کسی عضو کے پیدا ہوئی ہو اسکے علاج میں اول مقصود علاج اسی عضو کا ہے جسکی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہے خصوصاً معدہ کہ اگر اسکی شرکت سے دوی عارض ہوئی ہو پہلے اسکا تنقیہ کریں پھر دماغ اور کانونکی اصلاح کا قصد کریں کہ دماغ اور کانونکی تقویت کریں۔ دماغ کی تقویت روغن آس اور کانونکی تقویت روغن بادام وغیرہ سے کرنی چاہیے۔ تقویت کی تدبیر کرتے وقت دماغ اور کانونکا مزاج اصلی جو ہے اسکی بھی رعایت کرنی چاہیے۔ اور اسکی معونت سے ان قواعد معلومہ کا برتاؤ کیا جائے گا جو ایسے مزاج کے لیے بکار آمد ہیں اسیطرح جو دوی بسبب امتلاء کے پیدا ہوئی ہو پہلے بدن اور سر کا تنقیہ کرنا چاہیے ان ادویہ سے جو معلوم ہو چکی ہیں اور تلطیف تدبیر یعنے غذا میں کمی اور لطیف غذاؤنکا استعمال کرنا چاہیے جو دوی کسی تپ کے بحران میں عارض ہو اسکے علاج میں تحریک طبیعت سے بچنا چاہیے اور کچھ تدبیر اسکی نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ یہ دوی تپ کے دور ہوتے ہی خود بخود دفع ہو جائیگی۔ جو دوی اسقدر ہو کہ اور ذکاوت حس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اسکے علاج میں بعض اطبا مخدرات کا استعمال تجویز کرتے ہیں مثلاً روغن گل کو سرکہ میں بطور مذکورہ سابق پکاکر ہمراہ افیون یا روغن بنگ کے استعمال کریں یا شوکران اور جندبیدستر کو روغن مناسب کے ہمراہ۔ ان سب ادویہ میں اصلح تجویزات یہ ہے کہ حب صنوبر اور جندبیدستر کو کسی روغن کے ہمراہ جبین اور تقطیر کریں جو دوی بسبب قیح کے پیدا ہوئی ہے علاج ورم اور قیح سے اسکی تدبیر کریں جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہو استعمال ان دواؤنکا کریں جنسے تعدیل مزاج عارضی کی ہو اور وہ قطورات اوپر مذکور ہو چکے۔ اور جو دوی ایسے مادہ سے پیدا ہو کہ بوجہ سرسام کے طبیعت نے کان کیطرف دفع کیا ہے اسکے علاج کے طریقے سب مذکور ہو چکے **طرش کا بیان** جو طرش بعد سرسام اور حمیات حادہ کے پیدا ہوتا ہے اسکے لیے دواے خاص یہ ہے کہ عصارہ افسنتین کو روغن گل اور سرکہ اور روغن سوسن کے ہمراہ استعمال کریں یہ علاج نہایت اچھا ہے۔ اور جو طرش کسی خلط یا ریاح لزوجت کے سبب سے پیدا ہوا ہے اسکے لیے یہ قرص مخصوص مجرب ہوا ہے خربق ابیض تین درہم زعفران پانچ درہم نطرون دس درہم ان سب کے قرص تیار کریں منجملہ ادویہ مجربہ کے جو مشترک اور جامع فوائد اقسام طرش کو ہے خواہ وہ طرش ضعف سے پیدا ہوا ہے یا سدہ سے یا کسی خلط سے وہ یہ دوا ہے قرنفل تخم گندنا ہر واحد نصف درہم مشک یک دانگ آب مرزنجوش میں پیکر ٹپکائیں یا آب سداب یا شراب میں ملاکر استعمال کریں اسیطرح طبیخ برگ صنوبر اور طبیخ برگ شفتالو طبیخ دفلی غار بھی موثر ہے تجربہ ہے کہ جمیع اقسام کے طرش کے بیماران کی غذا سے پرہیز کریں یعنی رات کو فاقے سے رہیں۔ بعض متقدمین علمائے علم طب کا قول ہے کہ صغیر الدسن کے واسطے کوئی شے دواے فوتنج سے زیادہ واسطے حافظہ کے نافع نہیں ہے اور یہ دوا اس فائدہ کے واسطے بارہا تجربہ کی ہے کہ جتنی دوائیں خدا نے پیدا کی ہیں ان سب سے اسکا نفع زیادہ ہے۔ اسکے واسطے قطور بھی نافع ہے۔ زوفا برگ صنوبر حب غار باہم ملاکر قطور تیار کریں۔ معالجہ طرش اور دوی میں تامل کرنا ضرور ہے ان معالجات مشترکہ میں اور خصوصاً وہ معالجات مشترکہ جو امراض باردہ میں مذکور ہو چکے ہیں

علاج قیح اور مدہ کا کان میں جو مدہ یا قروح پیدا ہوتے ہیں۔ اول اور مقدم سب سے یہ تدبیر ہے کہ تلطیف غذا کرنی چاہیے اور ایسی غذا کا استعمال کرنا

لازم ہو جس سے خلط پاکیزہ اور شیریں اور محمود یعنی خون پیدا ہو اور یہ غذا لحوم اور بقول مناسبہ سے ہونی چاہیے اور امالہ تدبیر کا اس جانب کرنا چاہیے جسے کیفیت معتدلہ مقتضی ہو اور اگر مزاج مریض بنظر خصوصیت کیفیت موجودہ کے ماء الشعیر کے استعمال کو مقتضی ہو ضرور استعمال کرنا چاہیے ریاضت میں خفت کرنی لازم ہو اور عطوسات اور غرغروں سے مادہ کو ناک و منہ کیطرف مائل اور راجع کر دینا چاہیے پھر چونکہ قروح گوش دو حال سے خالی نہونگے یا تو ایسے ہیں کہ حس بصری وغیرہ سے محسوس ہو سکتے ہیں اور دور تر اور عمیق ہیں جہاں نظر کام نہیں کرتی ہو اور نہ ہاتھوں سے ٹٹول کر دیکھنے سے مقدار اور کیفیت معلوم ہو سکتی ہو پس جو قروح ظاہر ہیں انکو شہد اور سرکہ سے سرد پانی میں ملا کر دھو ڈالنا چاہیے یا سکنجبین اور پانی خواہ شراب اور پانی سے دھونا چاہیے یا طبیخ عسل مع شک گل سرخ ملا کر اسکے بعد ایسی چیز دنسے پھونکنا چاہیے جو خشکی پیدا کریں جیسے زاج سوختہ وغیرہ۔ کبھی جن قروح میں پیپ پڑ گئی ہو انمیں روغن شہدانج کا نفع دیا جاتا ہے اور مناسب یہ ہو کہ رواد ع کا استعمال کیا جاوے اور جریان قیح کو روکنا نہ چاہیے جبتک بافراط جاری نہو بلکہ ادویہ مناسبہ سے دھو کر ٹکلی دوا جیسے آب مرو اور روغن گل کا استعمال کریں ایضاً عصارہ برگ زیتون اور شہد کا قطور استعمال کریں اور عصیر آب انگور تازہ کی تقطیر کا مضائقہ نہیں کرنی خصوصاً اگر اسکے ہمراہ شہد بھی ہو مفید ہوتی ہو اسیطرح عصیر برگ بید یا اسکے جوشاندہ کا قطور کرنا چاہیے یا شب یمانی سوختہ اور مر ایک ایک درہم پیسکر ہمراہ شہد کے صوف کے ذریعہ سے کانمیں بطور بایہ کے رکھیں خواہ دم الاخوین اور زبد البحر اور انزروت اور بورہ ارمنی اور مر اور ریان اور شیاف مامیثا یہ سب اجزاء ہموزن پیسکر ذرور کریں اسطرح پر کہ ان دواؤں کو پیس کے ایک بتی پر چھڑکیں اور اس بتی کو ایک سلائی پر لپیٹ کر اسکو شہد میں ڈبو کر کانمیں رکھیں اگر قروح میں درد ہوتا ہو انکا علاج خبث الحدید سے کریں کہ اسکو اور کتیرے کو پیسکر آمیں ویسی دوا ملائیں جس سے تخفیف بھی پیدا ہو اور درد میں بھی سکون ہو جاوے۔ یہ دوا جیسے روغن بادام ہمراہ صبر اور مر اور زعفران کے۔ اور کبھی بوجہ شدت درد کے تھوڑی سی افیون بھی ملائی جاتی ہو اور استعمال دوا سے رہی کا جوند کو۔ ہو چکی ہو بھی نافع ہو اسلیے کہ دوائے رہی میں باوجودیکہ قوت تجفیف ہو ساتھ ہی اسکے مسکن وجع بھی ہو۔ اور ایسے وقت وہ مرکبات جنکا ذکر قرابادین میں ہم نے کیا ہو۔ وہ بھی نافع ہوتے ہیں۔ اور کبھی اقراص انزروت بھی مفید ہوتے ہیں۔ یہ بھی مفید ہو کہ خستہ ہلیلہ اور مازو کو سوختہ کر کے روغن خیری میں آمیختہ کریں اور السی کے تیل کی تلچھٹ ملا کر استعمال کریں مرہم اسفیداج اور مرہم باسلیقون دونوں ملا کر اسکا قطور بھی نافع ہو جو قروح اندر کانکے دور تر واقع ہوں اور پرانے ہو جائیں انکی رداءت زیادہ ہوتی ہو کہ بیشتر ہڈیاں کھل جاتی ہیں۔ ان قروح پر اتساع مجری یعنی مدیح پھیل کر ہونے سے استدلال کیا جاتا ہو اور بدبو ریم بکثرت نکلنے سے انکی شناخت ہوتی ہو۔ اسوقت قطران شہد میں ملا کر ٹپکانیکی ضرورت ہوتی ہو یا تلخہ زاغ اور سنگ پشت کو شیر زنان میں ملا کر قطور کریں۔ یا قرومانا اور نطرون انجیر کے دانہ نکالکر اس سے فتیلہ تیار کریں اور چرک وغیرہ صاف کر کے استعمال کریں اور اسیطرح جملہ ادویہ کے استعمال کے لیے چرک اور ریم وغیرہ کو پاک کرنا لازم ہو۔ منجملہ ادویہ قوی کے ایسے قروح کیواسطے توبال نحاس ہمراہ زرنیخ اور شہد اور سرکے یا نیل خبث الحدید کا یا کہ خود خبث الحدید بریان کر کے اور پیسکر جب مثل غبار کے باریک ہو جاوے اور یہ کیفیت متواتر بریان کرنے سے پیدا ہوگی اگر سرکہ شراب کے ہمراہ بریان کریں اور جب سرکہ میں آمیختہ ہو کر مثل شہد کے گاڑھا ہو جاوے اسوقت اسکی تقطیر کرنی چاہیے۔ اس سے زیادہ تر قوی یہ دوا ہو زنگار اور تانبے کے چھلکے جو خراد سے اترتے ہیں ہر واحد چار درہم عصارہ کراث یعنے گندنا ایک اوقیہ شہد سپید بقدر ضرورت سبکو ملا کر استعمال کریں۔ جب پیپ زیادہ نکلنے لگے اسوقت ضرور ہو کہ فتیلہ کا استعمال کریں اسطرح پر کہ اس فتیلہ کو لخلخہ دوا میں ڈبو کر کانمیں رکھیں یا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کا شیاف بطور قطور کے استعمال کریں اس سے قوی تر یہ دوا ہو کہ خبث الحدید کو دھو کر چند مرتبہ کسی ماہی توے پر بریان کریں اور سرکہ میں پکا کر قطور کریں۔ اگر ہمراہ قیح کے درد بھی ہو اور قرحہ مزمنہ بھی ہو اسوقت نبیذ غلیظ کو روغن گل میں گھیپ کر قطور کریں خواہ نبیذ مذکور کو آب گندنا یا آب ماہی شور جسے سمک مالح کہتے ہیں آمیں گھیپ کر استعمال کریں۔ بیشتر بوجہ شدت درد کے احتیاج استعمال مخدرات کی ہوتی ہو۔ پس مناسب ہو کہ صبر اور افیون اور زعفران کو شہد میں ملا کر تقطیر کریں۔ جبکہ استعمال ادویہ مجففہ سے رطوبت کا نکلنا بند ہو جاوے اسوقت روغن گل کی تقطیر کرنی چاہیے اور لازم ہو کہ خشک ریشہ جو کانمیں ہو اسکو بخوبی اخراج کر دیں اسکے بعد دوائے منبت لحم یعنے گوشت پیدا کرنیوالی کا استعمال کریں۔ خلاصہ یہ ہو کہ ریم کا نکلنا بند نہ کرنا چاہیے بلکہ ایسی ہی تدبیر کرنی چاہیے کہ ریم پیدا نہونے پاوے اور جسقدر پڑ گئی ہو وہ نکلجاوے اور قرحہ خشک ہو جاوے۔ اکثر معالج لوگ جو حیلہ سے امراض کا علاج

کرتے ہیں انکا بھی طریقہ ہے کہ قرحۂ گوش کے علاج میں جتنے پھریرے بھر دیتے ہیں کہ سیلان ریم بظاہر ان خرقون کے جذب کرنے سے رک جاتا ہے اور بیمار کو منع کرتے ہیں کہ اس کروٹ نہ سوئے جس کان میں قرحہ پڑا ہے اور یہ ممانعت فقط اسے فریب دہی کی راہ سے کرتے ہیں تاکہ ریم کا سیلان مریض کو معلوم نہ ہو اس لئے کہ وہ ریم اندر کیطرف جائیگی ایسی تدبیر سے چونکہ ریم اندر کیطرف چلی جاتی ہے اور اس نرم گوشت پر گرتی ہے جو کان کے اندر ہے لہذا ورم بیخ گوش میں پیدا ہوتا ہے پھر اس ورم کو بعد انضاج کے دفع کر دیتے ہیں اور سیلان مدہ دفع ہو جاتا ہے **کانونسے خونکا انفجار** کبھی کانونسے خونکا برآمد ہونا بطور رعاف بحرانی کے ہوتا ہے اور ایسا انفجار دم مفید ہے۔ اور کبھی امتلاے خون فاسد کیوجہ سے کسی رگ کے پھٹ جانے یا رگ کے منھ کھل جانے یا کٹ جانے سے خون جاری ہوتا ہے۔ اور کبھی کسی دھمک کا صدمہ پہونچنے سے یا کسی قسم کے چوٹ لگنے سے انفجار خونکا ہوتا ہے **علاج** جو خون بطور بحران کے ہو اسکا حبس کرنا ہرگز جائز نہیں ہے جبتک کہ اسکی وجہ سے غشی کی نوبت نہ پہونچے اور ضعف مفرط پیدا ہو۔ سوائے ایسے خون کے اور جملہ اقسام کا انفجار خون روکنا چاہیے حبس خونکا تین قسم کی دواؤن سے ہوتا ہے یا تو ادویۂ قابضہ کا استعمال کرین یا ادویۂ کاویہ یا ادویۂ مبردہ سے۔ ادویہ قابضہ جیسے مازو کو سرکہ خواہ پانی میں جوش دین یا طبیخ عوسج کو اور اکثر اس طبیخ میں شراب کہنہ بھی یا سرکہ بھی ملایا جاتا ہے اسیطرح شیاف مامیثا اور حضض اور طبیخ برگ درخت مصطگی یا انار کو سرکہ میں پختہ کرکے نچوڑ لیں۔ مبردات سے علاج اسکا جیسے عصارۂ عصی الراعی اور لسان الحمل ہمراہ شراب کے یا شیاف مامیثا اور افیون کاویہ ادویہ سے جیسے عصارۂ بادروج۔ ایک دوا اسکے واسطے عجیب النفع ہے کہ انفحۂ ارنب کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کرین یا عصارۂ کراث کو سرکہ ملاکر منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ دونون گردہ نر گاؤ کے اور اسی کی تھوڑی سی چربی آہن میں تھوڑا سا نمک ملا کر نیم بریان کرکے پانی اسکا نچوڑین اور کان میں ٹپکائین **چرک اور سدہ گوش کا علاج** علاج خفیف اسکا یہ ہے کہ روغن بادام شیرین کا وہ بادام جو پہاڑ پر پیدا ہوتا ہے خاصکر شکو یکلی تقطیر کرین اور صبح کو حمام کرین اور کان کو زمین گرم پر رکھین کہ چرک اسکی گرمی سے پگھل جاے چرک کے لیے سرخ پھٹکری پیسکر پھونکنا بھی نافع ہے **ایضاً** فرماتا ایک مثقال بورۂ ارمنی نصف مثقال انجیر سپید اسقدر جسمین یہ دوائین لت ہو جائین اس مرکب سے ایک فتیلہ بنا کر تیار کرین۔ تلخہ بکری کا روغن افراسیون مین ملاکر ٹپکانا یا افراسیون سوختہ سائیدہ یا آب غرا سیون سوختہ سائیدہ یا آب عشر ہیون یا شورہ کو سرکہ مین پگھلا کر اتنی دیر اور آگ پہ منے دین کہ اسکا جوش فرو ہو جاے غرغل کی آمیزش کرکے تقطیر کرین۔ یا بورہ کو انجیر کے بیچ نکالکر انجیر کے ساتھ پیسکر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین اور کان میں رکھین اور تیسرے روز گولی کو کان مین کر اسکے ہمراہ چرک وغیرہ بھی نکل آئیگی اور زیادہ نکلے گی اسکے بعد کان کا بوجھ جاتا رہیگا اور ہلکا پن بخوبی پایا جائیگا اور شتر اس گولی میں قرمانا اور ہینگ بھی شریک کر دیتے ہیں۔ ان سب سے قوی تر یہ ہے کہ برگ حنظل کو نچوڑ کر اسکا عصارہ کان میں ٹپکائین۔ یا بورہ اور ہرتال برابر لیکر شہد میں گوندھ کر سرکہ میں ترکرین اور کان میں ٹپکائین اور ایک گھنٹہ تک صبر کرین بعد ازان ماء العسل سے دھو ڈالین خواہ گرم پانی سے دھوئین بعض ادویہ مین سے یہ فتیلہ بھی ہے کہ زیت اور روغن بابونہ اور روغن ناردین مین فتیلہ کو ترکر کے رکھین بعض لوگ کہتے ہین کہ طرش جو بسبب چرک کے عارض ہو اسکے لیے کافور بھی بہت نافع ہے اور شاید طرش مراری کے لیے مفید بھی ہو۔ منجملہ مجربات کے زیت العقارب بھی ہے کہ صمم کو دور کرتا ہے۔ اور سدہ و سخیم کیواسطے یہ فتیلہ بھی نافع ہے۔ تر دتیز کے اور بورہ سے فتیلہ بنا کر تین شبانہ روز کان میں رکھین تیسرے روز جب نکالین گے اسکے ہمراہ چرک بھی بہت سا نکلے گا اسیطرح فقط شہد سے فتیلہ بنا کر رکھنا بھی مفید ہے **سدہ جو کان میں پڑجاے** کبھی یہ سدہ اصل خلقت میں ہوتا ہے کہ ایک جھلی روزن گوش پر ایسی ہوتی ہے جیسے سدہ۔ اور کبھی چرک اور میل کے سبب سے سدہ پڑتا ہے۔ اور کبھی خون بستہ ہو کر سدہ ڈالتا ہے کبھی کسی گوشت زائد کا سدہ ہو جاتا ہے یا کوئی ثولول یعنی مسہ بطور سدہ کے ہوتا ہے اور کبھی کوئی ٹھیکری سنگریزہ یا کوئی چھوٹی سی گٹھلی وغیرہ کان میں پڑجاتی ہے اور سدہ معلوم ہوتا ہے۔ اور کبھی کوئی حیوان چھوٹا سا جیسے مچھر وغیرہ کان میں گھسکر مر جاتا ہے اور سدہ کا گمان ہوتا ہے کبھی کسی خلط بالزوجت کی موجودگی سے سوراخ گوش بند ہو کر سدہ کا گمان پیدا کرتا ہے یا مجاری عصبہ گوش کے اسی خلط سے مسدود ہو جانے سے آدمی کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسکے کان بند ہو گئے ہیں۔ اور کبھی بسبب کسی ریح شدیدہ کے جو کان میں داخل ہوئی ہو اسکے بعد ایسی ہی کیفیت پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر یہ سدہ کسی صفاق یعنے پردہ اور جھلی یا گوشت کے سبب سے

پیدا ہوا ہو براہ اصل خلقت کے اور اندروار زیادہ ہٹا ہوا ہو اسکا علاج تو بہت دشوار ہی۔ اور اگر ظاہر مین ہو یعنے اندروار زیادہ نہین ہو تو علاج بسہولت ہو سکتا ہی اندرونی سدۂ مذکورہ کے علاج مین کسی باریک آلہ سے ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ سدہ کو آسانی کاٹ لین پھر خون کو بند کرنا اور زخم کو اچھا کرینگی وہ تدبیر کرین جسے ہم عنقریب بیان کرتے ہین۔ اور اگر سدہ ظاہر مین ہو اسے ایسی چھری سے کاٹنا چاہیے کہ دندانہ دار ایکی لاطہ ہو جس سے بواسیر الانف کو بیچ سے گول گول قطع کرتے ہین اور اس چھری کا نام سکین شوکی ہو یعنے کانٹے دار چھری اور بعدازان کہ وہ سدہ کٹ جاے سبز پھٹکری کا ذرور کرین خواہ اور کوئی دوا جو خواص مین قائم مقام اسکے ہو کہ گوشت اُگنے کو منع کرتی ہو۔ اگر سدہ کسی چیز کے چبھ جانے سے پڑا ہو پس تقطیر روغن کی کرین جیسے روغن گل یا سوسن اور خیری وغیرہ۔ پھر اگر یہ گڑنے والی شے جو کانمین چبھ گئی ہو کوئی حیوان مثل پشہ وغیرہ کے ہو کہ وہ کان کے اندر گھس کر مرگیا ہو اسوقت کانمین کسی روغن کو زور سے ڈالین کہ اس شے کو ہٹادے اور روزن گوش کو گھول دے بعدازان اس آلہ سے جو منقیۃ الاذن کہلاتا ہو یعنے جس سے کان میلیے کان کو صاف کرتے ہین اسکے ذریعہ سے باہر نکال لین اُسی جانور وغیرہ کو۔ اگر سدہ کسی زائد گوشت کے سبب سے پڑا ہو یا ثولول اور مسہ کے سبب سے پیدا ہوا ہو پس لازم ہو کہ پہلے کان کو آب گرم اور نطرون سے دھوئین بعدازان مس سوختہ اور ہرتال سرخ خوب پیکر پیکر ملاکر ٹپکائین کہ اس گوشت کو جلادے اسکے بعد زخم کا علاج کرین۔ اطبانے ذکر کیا ہو کہ ہمیشہ مرارہ خنزیر کا ایسے سدہ کیواسطے ٹپکانا بہت نافع ہو۔ اور جس سدہ مین انسان کو متخیل ہوتا ہو کہ اسکا کان بند ہوگیا ہو اسکے واسطے ٹپکانا روغن سوسن یا مرارۂ نرگاو آب برگ چقندر کے ساتھ مفید ہو۔ عصارہ شسدانج اور عصارہ حنظل کو سدۂ گوش مین خاصیت عجیب ہو۔ اور اگر سدہ چرک کیوجہ سے پڑا ہو اسکا علاج تو ابھی اوپر کی فصل مین بیان ہو چکا ہو منجملہ ادویہ نافعہ کے جو سدہ وسخیہ مین مفید ہوتی ہین یہ فتیلہ ہے یعنی تربہ تیزک اور توم یعنے لہسن سے ایک فتیلہ تیار کرین اور تین شبانہ روز برابر کانمین رکھے رہین اسکے بعد نکالڈالین اس سے زیادہ قوی دوا کہ جو سوراخ گوش کو بھی پاک کردیتی ہو قرص خربق ہو اسکا نسخہ یہ ہو۔ خربق سپید دو مثقال نطرون سولہ مثقال زعفران تین مثقال باریک کوٹکر سرکہ ملاکر پیسین اور قرص تیار کرین۔ اور بروقت حاجت سرکہ مین گھول کر تقطیر کرین کہ نفع عجیب پیدا کرتا ہو جو سدہ براہ خلقت پڑجاتا ہو اسکی یہ صورت ہو کہ اصل خلقت مین سوراخ ہی کانمین نہین ہوتا یا سوراخ تو ہوتا ہو مگر اندر سے بند ہوتا ہو ایسے کانمین سوراخ عمل ید یعنے جراحی کے ذریعہ سے کیا جاتا ہو کہ اگر خراش اور ٹھوکنا اپنا اثر اندرون پردہ صماخ تک کرے نفع ہو جاتا ہو۔ اور کبھی کوئی حیلہ و تدبیر ازالہ سدہ خلقی مین بکار آمد نہین ہوتی رض گوش یعنی کان کا کسی صدمہ سے پارہ پارہ ہونا۔ بقراط کی راے یہ ہو کہ اسکا علاج نہ کرنا چاہیے اور بعد زمانہ بقراط کے لوگون نے اسکا علاج کرنا اختیار کیا ہو کہ اقاقیا اور مر اور صبر اور کندر لیکر سرکہ کے ذریعہ سے ایک لطوخ تیار کرکے استعمال کرتے ہین یا سپیدہ بیضہ یا آب خبز کو شہد کے ساتھ حکۃ الاذن یعنی کانمین خارش پیدا ہونی آب افسنتین مین بعض ادہان کو ملاکر یا افسنتین کو کسی روغن مین جوش دیکر استعمال کرین دخول الماء فی الاذن کانمین پانی چلاجانا کبھی نہانے مین بے احتیاطی کرنے سے اور اچھی طرح رکھ رکھاو نہ کرنے سے کانکے اندر پانی چلا جاتا ہو حمام مین غسل کرے یا اور کہین نہالے پھر نہایت ایذا ہوتی ہو اور ورم پیدا ہو جاتا ہو اور درد شدید ہوتا ہو معالجات انبوبہ سے چوسنا اور اسکے ذریعہ سے پانی کھینچ لینا بہت مفید ہو اسکے بعد روغن بادام شیرین کو ٹپکانا چاہیے۔ اور کبھی کھانسنے اور چھینک آنے سے بھی پانی نکلجاتا ہو۔ یا ایک لکڑی سوے کی لین خواہ ایک چھوٹا سا ٹکڑا چوب بردی کا لین جو بقدر ایک شبر یعنے بالشت کے ہو اور اسکے ایک سرے پر چار انگل تک روئی لپیٹین اور زیت مین ڈبودین لیکن دوسرا سرا اسکا نوکدار بنا ہوا ہو اسکو کانمین درست بٹھائین اور اس شخص کو دوسرے پہلو لٹائین۔ بعدازان جس کنارہ پر روغن زیت لگایا ہے اسے جلاکر روشن کرین تاکہ سوراخ سے لکڑی کی حرارت کا اثر کانکے اندر پہونچے اسی وقت بسرعت اس لکڑی کو کھینچ لین کہ اسکے ہمراہ جو پانی وغیرہ کانمین ہے وہ بھی نکل آئیگا منجملہ ان معالجات کے جو ایسے وقت خصوصًا ابتدا مین نافع ہو یہ ہو کہ ایک چلو پانی سے کانکو بھردین اور اس شخص کو اسیطرف کان جھکا کر ایک پانون پر کھڑا کرین تاکہ سارا پانی نکلجائیگا کبھی زراقہ کے ذریعہ سے بھی پانی کو نکالتے ہین اسطرحپر کہ اسکا سرا پکڑکے اور اسکے عمود کو کھینچتے ہین کہ اسکے ہمراہ پانی سب نکل آتا ہو۔ کبھی اگر تھوڑا سا پانی کانمین پڑجاے تو فقط روغن کا ڈالنا ہی کافی ہوتا ہو یا دودھ کو گرم کرکے ڈالنا پے درپے خصوصًا

اگر درد باقی ہو اور ریاح نکل گیا ہو اسوقت یہ ترکیب بہت مناسب ہو اور اگر درد زیادہ اذیت دے ضماد پوست خشخاش اور اکلیل الملک و رابونہ اور بنفشہ اور خطمی اور تخم کتان اور آرد جو کا شیر زنان کے ساتھ کرنا چاہیے **دخول حیوانات کا کانمین** کبھی جانور اور دیدان کا اندر کان کے پڑجانا بذریعہ شدت درد کے معلوم ہوتا ہو اور درد کے ہمراہ خدش یعنی رگڑنا اور خود بخود حرکت ہونے سے بھی معلوم ہوتا ہو کہ شاید کوئی جانور گھس گیا ہو اور یہ حرکت خواہ رگڑ مقدار مین اتنی ہی ہوتی ہو جتنا اس حیوان کا جثہ ہو اور دیدان کا دخول بذریعہ دغدغہ کے دریافت ہوتا ہو کہ بار بار کوئی شے ہلتی اور چبھتی ہو معالجہ عام طور کا علاج ان جملہ اقسام مین قطران کی تقطیر سے کیا جاتا ہو کہ اس تقطیر سے فوراً تسکین حرکت حیوان مین ہوجاتی ہو اور اسکا ہلنا موقوف ہوجاتا ہو یا تو مرجاتا ہو خصوصاً اگر کوئی چھوٹا کیڑا داخل گوش ہوا ہو تو فوراً مرجاتا ہو اسیطرح عصارۂ قثاء الحمار کی تنہا یا مع سقمونیا کے تقطیر کرنی اسیطرح کبریت اور زراوند طویل اور قلقدیس اور میعہ کی تقطیر دوائے جید یہ بھی ہو کہ چوپائی گوشت گاؤ کے بریان کرنے سے برآمد ہوتا ہو اسے ٹپکا مین منجملہ ادویہ نافعہ کے یہ ہو کہ زیت کو کانمین ڈالکر دھوپ مین بیٹھے تو نفع کریگا عصارات سے بھی نفع ہوتا ہو خصوصاً دیدان کے اخراج کو عصارۂ بیخ کبر اور عصارۂ بیخ شہتوت اور عصارۂ حوک یعنی تلسی اور عصارہ برگ آلو بخارا اور عصارہ خوخ یعنے شفتالو اور عصارۂ افسنتین و قنطوریون و فراسیون و عصارہ برگ بطم خضر یعنی بن اور عصارۂ برگ شمشاد یا برگ صنوبر خصوصاً جب سرکہ شراب مین پختہ کرین اور عصارہ قثاء الحمار اور عصارۂ خربق ابیض اور اسکا جوشاندہ یا افتیمون و عصارہ ترنج کا ہمراہ سقمونیا کے یا عصارہ حرمل یعنے کنوچہ جنگلی کا یا ماء العسل ہمراہ ان ادویہ کے اسیطرح عصارہ فجل یعنی مولی کا اور عصارہ بصل یعنی پیاز کا خصوصاً وہم پیاز کی جسکو طلطلا کہتے ہین یا تخم پیاز ہمراہ ماء العسل کے اور بعض مرارات خصوصاً اگر انار کے اندر بھر کے گرم کرین اسوقت انکا نفع زیادہ ہوتا ہو مگر شرط یہ ہو کہ انار مسلم ہو اسیطرح جوشاندہ حب کبر تازہ کا یا اسکا عصارہ یا عصارہ رسن یعنی اکاس بیل کا یا صبر کو آب گرم کے ہمراہ یا الیین یا قسط کو سکبینج یا عاقرقرحا اور یہ سب ادویہ دیدان کیواسطے زیادہ مفید اور قوی ترین مجربات ادویہ سے دیدان کیواسطے یہ بھی ہو کہ شراب دو درہم اور شہد مین درہم زعفران ایک درہم ان سبکو سپیدی بیضہ مین ملاکر شیر گرم کرکے ایک صوف کو اسمین ڈبو کر کانمین رکھین اور مقدار اسکی اتنی ہو کہ سارا کان بھرجاے اور اسی پر تکیہ کی ٹیک لگا کر لیٹ جاے اور سونے نہ پاے اسکے بعد دفعۃً اوچک کر کھڑا ہو جاے پس بہت سے دیدان گر پڑینگے کبھی ابتداے دیدان کو عصارہ خس اور عصارہ عوسج اور افسنتین یا اس کا جوشاندہ بھی مفید ہوتا ہو یا بیخ کبر کا اور بیخ کنوچہ جنگلی کا رشیہ اور آب مرزنجوش اور بہت دنون کا پیشاب **اورام جو بیخ گوش مین پیدا ہوتے ہین** یہ ورم اسی قسم کے ہین جیسے لحوم رخوہ یعنی نرم گوشت مین کسی اور جگہ اورام پیدا ہوتے ہین خصوصاً وہ گوشت جو غددی ہین اور انکا نام باریطوس ہو اور بنات اذن بھی انکو بولتے ہین کبھی ان اورام کی شدت یہانتک بڑھ جاتی ہو کہ آدمی کو قتل کرڈالتی ہو ایسے قاتل ورم مین پہلے بشدت اختلاط عقل پیدا ہوتا ہو بروصاخ کا ورم بنسبت مشایخ کے جوانونکا زیادہ قاتل ہو اسلیے کہ مشایخ مین یہ ورم نرم ہوتا ہو اور جوانونکا مزاج چونکہ زیادہ گرم ہو اور مادہ ورم سو لم جولگے بدنین ہوتا ہو اسکی کیفیت مین حدت زیادہ ہوتی ہو اور اتنی مہلت اسے نہین ملتی کہ مجتمع ہو کر پختہ ہوجاے جو اورام زیر گوش ہوتے ہین ان سب مین سلیم وہی ورم ہو جو بطور بحران نیک اور جید کے ہو **علامات** اگر ورم بحرانی کے ہمراہ علامت نضج یا نضیج کی نہو یا وقت حسابی بحران سے پیشتر ورم پیدا ہو جاے ایسا ورم ردی اور خراب ہوتا ہو اور یہ اورام اکثر یہی ہین کہ یا تو مادہ صفراوی سے پیدا ہوتے ہین یا مادہ دموی سے اور کبھی بلغم یا سودا سے بھی پیدا ہوتے ہین دموی ورم پر ثقل اور حمرت دلیل ہوتی ہو اور یہ بات کہ چھونے سے نہین دبتے بلکہ سخت ہوتے ہین اور مجاری مادہ کی تنگی بھی ہوتی ہو صفراوی ورم اور بھی جو ورم خون رقیق سے پیدا ہو اسکی شناخت یہ ہو کہ وجع لاذع یعنے درد بسوزش ہوتا ہو جیسا ناشر مین ہونا چاہیے اور ورم مین ثقل اور ضیق مجاری نہین ہوتا ہو ہان مگر التہاب و سوزش بشدت ہوتی ہو اور ورم بلغمی مین ترہل یعنے ڈھیلا پن اور نرمی اور کمی حمرت کی ہوتی ہو اور ورم سوداوی مین صلابت اور کمی درد کی بڑی علامت ہوتی ہو زیادہ تر عنایت بحال مریض بوقت معالجہ اس امر کی چاہیے کہ اکثر علاج ایسے اورام کے تبرید اور جذب مادہ سے کرین اور ادویہ رادعہ کا استعمال ہرگز نہ کرین اگر وہ مادہ کسی عضو رئیس کا فضلہ ہو خصوصاً یہ انصباب مادہ اگر بطور بحران امراض اعضاے رئیسہ کے ہوا ہو جیسے کہ اکثر غس مین اکثر حدوث ایسے ورم کا بطور بحران کے ہوتا ہو اور اسکی شناخت کو ہم نے کلیات مین اشارۃً ذکر کیا ہو ایسے وقت مادہ

اہتمام اس ورم کے علاج مین ورم سمجھکر کرنا چاہیے۔ اور جو تدبیر علاج ورم کی ہو کہ ابتدا مین ورم مستحق ادویہ قابضہ اور رادعہ کا ہوتا ہے اسکے بعد ترکیب تدبیر کا اسکے بعد محللات کا پس اس عنوان سے اورام بحرانیہ مذکورہ کا علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ ان ورام مین خصوصا اگر بحران حمیات یا اوجاع سر کے بحران سے پیدا ہوے ہون واجب ہے کہ کل مادہ کے جذب کی تدبیر اسی ورم کیطرف ہر ایک حیلہ سے کرین اگرچہ پچھنے لگانیکے ذریعہ سے ہو کہ بدون اسکے اس مادہ کا جذب اچھی طرح نہ ہوسکتا ہو اور بسرعت قابل انجذاب کے وہ مادہ نہو اور اگر کسی روادع یا اور سبب سے اس مادہ کا کم کردینا مناسب ہو تو بشرط حاجت فصد کے ذریعہ سے مادہ کی تقلیل کردین۔ اور اگر شدید الانجذاب ہے یعنی خود ہی بخوبی کھنچ رہا ہے اسی کی طبیعت پر چھوڑ دین تاکہ مخالف تدبیر جذب طبیعت کر نسیے ایسا نہو کہ وجع شدید پیدا کردے اور حمی دوچند بڑھ جاے بلکہ اگر درد شدید ہو تو فقط ایسی دوا پر کرین جو ارخا پیدا کرے اور مسکن درد ہو اور یہ دوا حار رطب ہونی چاہیے اور اگر ابتدا ہی سے اس ورم مین درد شدید ہو فقط تکمید پر اکتفا کرنی چاہیے اور آب خالص سے تکمید کرین اور اگر درد بہ خفت ہو فقط نمک سے تکمید کرنے پر اقتصار کرین یا دواے فیقون یا دخلیون یا مرہم باسلیقون۔ اور اگر زیادہ خفت کے ساتھ درد نہو اور ورم منہ کرآیا ہو مثل پھوڑے کے تو ایسی دوا کا استعمال کرین کہ خواص تفریہ اور پھوٹ جانیکے آمادہ کرنے پر شامل ہو اور انضاج مادہ بھی کرے جیسے آرد گندم اور کتان ہمراہ شراب عسل کے اور آب حلبہ اور خطمی اور بابونہ پھر اگر یہ بحدث صناعی دریافت ہوجاے کہ یہ ورم تحلیل نہ پائیگا بلکہ ضرور پھوٹے گا اور پیپ دیگا ضرور ہے کہ اخراج ریم وغیرہ کی تدبیر کرین خواہ تھوڑا منہ پچھنے وغیرہ سے کرکے اگر ممکن ہو چوسنے کے ذریعہ سے مدہ کو نکالین یا زیادہ گہرے پچھنے لگا کر پیپ نکالڈالین بعد چاک کرنے خواہ پچھنے لگانے کے اخراج مدہ دواے شملیون سے بھی ہوتا ہے اور ایسے مرض ورمی کے مناسب بھی ہے کہ جذب بھی کرتی ہے اور تحلیل بھی اور بانخاصہ بھیڑ کی مینگنی اور مرغابی یا مرغ کی چربی وہ بھی یہی فعل کرتی ہے۔ اور اسی قبیل سے کعک شعیر اور یہ کا وہ جسمین نمک نہ پڑا ہو۔ جو ورم مزمن اور کہنہ ہوا سے احتیاج استعمال خاکستر صدف اور کوڑی راکھ ہے کہ ہمراہ شہد کے استعمال کیجاے یا پرانی چربی کے ہمراہ یا انجیر کو آب دریا مین پختہ کرکے لگائین یا اشق کو تنہا خواہ کسی اور دواے مناسب کو ملاکر اسیطرح زفت کو جو تازہ ہو اور مقل کو چرک خانہ زنبور کے ساتھ اور میعہ سائلہ اور ریخ شتر کا پھر یہ ورم اگر ریت خنازیر کی پیدا کرے اور پھر جاے یا بخوبی ثابت ہوجاے کہ مادہ خنازیر کا ہے اسوقت ان ادویہ سے مرہم تیار کرین علک البطم اور زفت اور حب ومست یعنی غار اور مویزج اور کمون اور صمغ اور فلفل اور بیخ لوف اور رقنہ یعنی غار اور کزبرہ ہمراہ چربیونکے یا فرومانا اور خاکستر پوست بیخ کبر اور عاقرقرحا اور مینگنی بکری اور گوسپند کی اور چربیان خصوصا سور کی چربی اور گوسپند کی اور سوسن کو بھی خصوصا خنازیر سوداوی کیواسطے اسیطرح دماغ مرغیون کے اور چکور کے اور گاؤ کے اور گاے کے گردے خصوصا بیل گاؤ کا روغن جوان اورام کے مناسب ہین پس جو ورم براہ مادہ سخونت زیادہ رکھتا ہے اسکے لیے روغن گل اور بنفشہ کا اوہان اختیار کرنا چاہیے۔ اور جس ورم کا مادہ بارد ہے اسمین روغن سوسن اور شبت اور بابونہ اور خروع کا استعمال کرین جب اورام مین شواری علاج کی پڑتی ہے اسوقت مرہم رتیانج (اور بعض نسخون مین کتاب کے مرہم مرواسنج بھی وارد ہے) بہت نفع کرتا ہے **سخت آواز سے کان کا ہرب** جب قوت نفسانیہ دماغی مین ضعف آجاتا ہے اسی سبب سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے یا قوت قابضہ بطرف سمع کے یعنی جو قوت سماعت کے آلہ سمع پر قابض ہوئی ہے اسمین ضعف ہو۔ اور اس مرض مین تقویت دماغ کی انھین تدابیر سے جو معلوم ہوچکی ہین ضرور کرنی چاہیے

فن پانچوان احوال انف مین

اس فن مین دو مقالے ہین **مقالہ پہلا** سونگھنے کے بیان مین۔ اور جو آفات آلہ شم مین پڑتی ہین انکا بیان اور جو رطوبات ناک سے بہتی ہین انکا بیان

فصل پہلی یہ فصل ناک کی ہڈیون اور غضروف اور عضل محرکہ جو دونون طرف کے نتھنونکو حرکت دیتے ہین انکی شرح پر شامل ہے اور یہ حرکت نتھنونکی اسوجہ سے ہوتی ہے کہ یہ دونون انہی عضلہ سے ڈھانپے گئے ہین اور دونون مجراے بینی نافذ ہوکر اس شے تک پہونچے ہین جسکو مصفات کہتے ہین جو بہ شکل کفگیر کے ہے اور وہ مصفات نیچے دو ایسے جسمونکے واقع ہوا ہے جو مشابہ پستان کی گھنڈی یعنی سر دلان کے ہین۔ اور یہی جگہ حجاب دماغی مین ہوائے مقابل

سوراخ مصفات مذکورہ کے پڑے ہیں تاکہ ہوا وہاں پہونچے اور وہانسے دماغ تک ہوا کا گذر ہو اور ہر ایک مجرائے انف کیواسطے ایک مجری ایسا ہو جو حلق تک پہونچا ہو اور اسی فصل میں تشریح اس آلہ کی ہو جس سے سونگھنے کی خاصیت پیدا ہوتی ہو اور یہ کام جس سے برآمد ہوتا ہو۔ اور یہ آلہ وہی دو زیادتیاں ہیں جسکا نام حلمتیان ہو جو مقدم دماغ میں ہیں اور اسی سبب سے فضول دماغی کا تصفیہ ہوتا ہو انھیں سوراخوں کیطرف سے اور اسی کے راہ سے خود دماغ اور اس سے جو دو زیادتیان دماغ سے اگی ہیں ان تک ہر ایک رائحہ کا پہونچنا بذریعہ استنشاق ہوا کے ہوتا ہو۔ اور خود دماغ بھی تنفس کرتا ہو تاکہ حار غریزی کی حفاظت کرے اور اپنے میں اسے محفوظ رکھے اور اسی کی تائید سے بڑھے اور گھٹے جسطرح رگ نابض کا بھی یہی حال ہو کبھی دماغ بڑھ جاتا ہے بروقت چھینکنے اور چلانے کے اور بروقت اختناق ہوا کے اور اختناق رحم کے اوپر کیطرف منتہاے بینی میں دو مجری مافین تک پہونچے ہیں اسی سبب سے سرمہ کا مزہ زبان تک پہونچتا ہو کہ سرمہ وہانسے زبان تک اتر آتا ہو کیفیت سونگھنے کی ہمنے کلیات کے فن میں باب قوی میں بیان کر دی ہو اب رہی یہ بات کہ رائحہ ہوا میں کیونکر ہوتی ہو اسطرح کہ ہوا اس سے منفعل ہو جاتی ہو یا ہوا سے تادیہ ہوتا ہو یا بسبب تحلل بخار کے احساس رائحہ کا ہوتا ہو اسکی تحقیق حکیم فلسفی کو کرنی مناسب ہو اور طبیب کو لازم ہو اتنا مان لے کہ فعل سونگھنے کا داخل ایک قسم کی استحالہ ہوا سے بر سبیل تادیہ کے ہوتا ہو بعد ازان انھیں بخارات کا جو بو دار جسم سے اٹھتے ہیں وہ اس فعل کے معین ہوتا ہو۔ اب ہم تشریح انف اور اسکی منفعت اور عضل محرکہ کے حالات بیان کر چکے پس مناسب ہو کہ امراض اور اسباب ان امراض کے جو اس عضو میں ہوتے ہیں بیان کریں اور علامات اور معالجات امراض کے بھی بیان کریں

ناک میں استعمال ادویہ کے طریقے معالجات انف کے بعض اقسام تو وہ ہیں جو ناک کے مقام سے خصوصیت نہیں رکھتے ہیں کہ ناک کی راہ سے مستعمل ہوں جیسے غرغرے اور جیسے طلا جو سر پر لگایا جائے اور بعض اقسام ایسے ہیں جو خصوصیت مقام بینی سے رکھتے ہیں جیسے شمومات یعنے نخلخے اور عطوسات یعنے چھینک پیدا کرنیوالی دوائیں۔ اور یہ ایسی تر دوائیں ہوتی ہیں جو ناک میں ٹپکائی جاتی ہیں۔ ازانجملہ نشوفات اور یہ وہ تر دوائیں ہیں جو بذریعہ ہوا کے ناک میں کھینچکر پہونچتی ہیں ازانجملہ نفوخات ہیں اور یہ خشک دوا یہ جو غبار آسا باریک ہوتی ہیں اور پھونک کر ناک تک پہونچائی جاتی ہیں ان دواؤنکو کسی نل اور پھونکنے کے ذریعہ سے پہونچانا چاہیے جس شخص کو کسی قسم کا سعوط دیا جائے تو صواب یہ امر ہو کہ اسکے منھ میں پانی بھر دیں اور اس سے کہیں کہ چت لیٹے اور سر اپنا پشت کیطرف دوہرا کرے اسکے بعد ناک میں سعوط ڈالا جائے۔ اور یہ بھی واجب ہو کہ جب کوئی دوا ناک میں ڈالی جائے اسے اوپر کیطرف کھینچیں بذریعہ استنشاق یعنے ناک دم کے ذریعہ سے اور خوب طرح اس دوا کو اوپر تک چڑھا لینا چاہیے کہ اسکا فعل اور اثر پورا ہو جائے۔ اکثر بعد استعمال ادویہ حادہ کے جو ناک میں بطور قطور یا نفوخ کے پہونچتی ہیں لذع شدید سر میں پیدا ہوتی ہو کہ وہ لذع کبھی تو خود بخود زائل ہو جاتی ہو اور کبھی مسکنات کی ضرورت ہوتی ہو خوب طریقہ یہ ہو کہ جسوقت کوئی دوائے حاد ناک میں ڈالی جائے سر پر ایسے خرقے یعنے چیتھڑے آب گرم میں بھگو کر رکھ لیں جو پہلے سے چکنے ہو چکے ہوں یا تو دودھ میں چکنے ہوئے ہوں کہ دودھ انپر ڈالا گیا ہو اور یا کوئی روغن جیسے روغن کدو یا روغن گل یا روغن بید سے انمیں دہنیت آگئی ہو جب سعوط کا اثر پورا ہو جائے یعنی ریزش مادہ اور چھینک وغیرہ جس غرض سے سعوط کا استعمال کیا ہو وہ غرض پوری ہو جائے لازم ہو کہ اسکے بعد ناک میں دودھ کو روغنہاے باردہ کے ہمراہ تقطیر کریں آفتہ الشم سونگھنے میں نزق بھی اسی طرح آجاتا ہو جسطرح اور افعال میں آتا ہو قوت شامہ کے آفات اتنے ہیں یا تو بالکل قوت شامہ باطل ہو جائے یعنی کسی قسم کی خوشبو یا بدبو سونگھائی نہ دے یا انکا قوت شامہ ضعیف ہو جائے یا اسمیں تغیر اور فساد پیدا ہو۔ بطلان اور ضعف شامہ تین طرح سے ہوتا ہو یا تو خوشبو اور بدبو دونوں معلوم ہوں یا دونوں کے احساس میں ضعف ہو یا فقط خوشبو خواہ فقط بدبو سونگھنے میں بطلان شامہ یا ضعف شامہ پیدا ہو۔ فساد شامہ اور تغیر کی بھی دو قسم ہیں ایک تو یہ کہ طرح طرح کی بدبو دماغ میں پہونچا کرے گو اس قسم کی کوئی بدبو شے بظاہر موجود نہو دوسری قسم یہ ہو کہ اقسام گوناگوں کی بو ہاے ناخوش سے خود بخود دماغ بھر ا رہے اور بدبو اشیاسے رغبت پیدا ہو جیسے بعض لوگ چرکین اور غلیظ کی بو کو بہت ہی خوشبو خیال کر کے سونگھتے ہیں اور بوے خوش سے انکو نفرت ہوتی ہو سبب آفات کا یا سوء مزاج مفرد ہوتا ہو یا خلط ردی جو مقدم دماغ میں بھر جاتی ہو یا دونوں بطن جو مقدم دماغ میں

ہین انمین بھر جاتی ہو یا وہ خلط اور سوءِ مزاج خاص ان دونون فرجونی مین بھر جاتی ہو جو مشابہ حلمتی الثدی یعنے سر پستان کی صورت ہین۔ یا کوئی سدہ
عظم مشاشی یعنے نرم ہڈی مین پڑ جاتا ہو وہ سدہ کسی خلط سے ہو یا ریح سے یا ورم سرطان یا کوئی گوشت زائد پیدا ہو جانیسے وہ سدہ پڑے یا اس
حجاب مین سدہ پڑے جو اس مقام کے اوپر ہو۔ اکثر اقسام آفت شم جو سوءِ مزاج مفرد سے پیدا ہوتے ہین انکا سبب یہی ہوتا ہو کہ پہلے ادویہ مسخنہ کا
استعمال کیا گیا یا قطورات گرم ٹپکاے گئے ان ادویہ نے مزاج مین سخونت بڑھا دی۔ یا مخدرات کے استعمال سے تخدیر زائد پیدا ہو گئی خواہ سردی
سے زیادہ تبرید کا یہ اثر ہو۔ یا انکہ تند ہواؤن نے انھین اعمال اور مضار مین سے کسی ضرر خاص کا فعل کیا۔ اور کبھی آفت شم کسی ضربہ اور سقطہ سے
پیدا ہوتی ہو جو استخوان مذکورہ کو ماؤف کردے **علامات** جب کسی آدمی کا یہ حال ہو کہ روائح اور بوہاے اشیا کو قطعاً اسکا شامہ احساس نہ کرسکے
اور سیلان فضول یعنی رینٹھ وغیرہ کا نکلنا ناک سے برطبق عادت کے ہوتا ہو کہ اسمین کسیطرحکا فرق نہ ہو اسوقت یقین جاننا چاہیے کہ مصفات نامی ہڈی
پر سدہ ہرگز نہین ہو۔ اور اگر اولٹی سانس لینے خواہ سیدھی سانس لینے مین ناک کیطرف رکاوٹ معلوم ہو اور بولتے وقت ناک مین بولے اور غنہ پیدا
ہو تو معلوم کرنا چاہیے کہ سدہ خاص مقام خیشوم مین پڑ گیا ہو۔ اور اگر سیلان بینی رک جاے اور یہ رکنا کسی سوءِ مزاج دماغی یا قلت فضول دماغی
کیوجہ سے نہ ہو اور مصفات کے نیچے صاف اور کھلا ہوا محسوس ہو اسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ سدہ اندر کیطرف ہٹا ہوا ہو۔ اور اگر سیلان فضول عادت معہودہ
پر ہو اور تحت خیشوم یا متصل اس مقام کے سدہ بھی نہو تو آفت نفس دماغ مین ہو اسوقت مزاج دماغ اور افعال اور احوال دماغی کی شناخت،
اُن قواعد سے کرنی چاہیے جو فضول دماغ مین ہم لکھ چکے ہین اسیطرح اگر ضعف اور نقصان قوت شامہ مین پیدا ہو تب بھی آفت دماغ کا یقین کرین
اگر کوئی شخص ہمیشہ غیر موجود بدبو سونگھتا ہو اسکا سبب ایک خلط عفن ہو جو انھین مقامات مذکورہ بالا مین سے کسی مقام پر موجود ہو اس خلط کے
محل وجود اور قسم پر انھین قواعد سے استدلال کرین جو ابھی مذکور ہوے اگر امراض حادہ مین کوئی بیمار روائح غیر معتادہ اور غیر معہودہ سونگھتا ہو
اور وہ روائح پاکیزہ اور پسندیدہ نفس نہ ہون اور نہ کسی جسم موجود سے ان روائح کے پہونچنے کا احتمال ہو اور باینہمہ پھر کبھی خود بخود اسکی ناک مین
بوے مشک یا بھیگی ہوئی مٹی یا چربی وغیرہ کی بو آیا کرے اور علامات مرض کے بھی ردی ہون پس موت اسکے سر پکھڑی ہوئی ہو یعنی ہلاکت قریب
مرگ سمجھنا چاہیے **معالجات** اگر سبب آفات شم کا کوئی سوءِ مزاج ہو اسوقت اسکی ضد سے علاج کرنا چاہیے یعنے سوءِ مزاج حار مین تدبیر بارد اور بالعکس
کرنا چاہیے اور لازم ہو کہ مقصود اصلاح مقدم دماغ کی ہو نطولات ہون یا شمومات ہون اور نشوقات اور اطلیہ وغیرہ خواہ ضمادات جو امراض
راس کے باب مین مذکور ہو چکے۔ اکثر جو سوءِ مزاج یہان پیدا ہوتا ہو وہ اسیطرحکا ہوتا ہو کہ بارد سوءِ مزاج یا تو دونون بطن مقدم مین بالکل عارض ہوتا ہو
یا نفس حلمتی الثدی مین عارض ہوتا ہو۔ زیادہ تر نافع وہ اسوقت وہ سعوط ہین جو روغنہاے گرم سے تیار کیے جائین اور فربیون اور جندبیدستر انمین
اسمین بھگو کر ڈالی گئی ہو۔ اور اگر سبب ان آفات کا کوئی خلط ایسی ہو جو بطون دماغ مین بھری ہو اس خلط پر استدلال ان دلائل سے کرنا چاہیے جو
امراض دماغی کے باب مین مذکور ہو چکے۔ اور تمام بدنکا تنقیہ عام کرنا چاہیے اگر غلبہ خلط کا سارے بدن مین ہو یا خاص تنقیہ دماغی کرنا چاہیے ایسی ادویہ سے
جو دماغ سے اس خلط کا اخراج کردین وہی شبیارات اور غرغرے اور سعوط اور نفوخ اور شمومات ہین جو تلطیف پیدا کرین اور انکے علاوہ اور ادویہ جو
سب کے سب بخوبی وہان مذکور ہو چکی ہین۔ اگر فصد کی حاجت ہو کرنی چاہیے اور خلاصہ یہ ہو کہ ان جملہ تدابیر مین انھین قواعد کیطرف رجوع کرنا لازم ہو
جو علاج امراض دماغی مین بیان ہو چکے۔ اگر سدہ عظم مشاشی مین پڑا ہو جسکا نام مصفات بھی ہو اسوقت نطولات مفتحہ کا جو امراض راس مین مذکور ہو چکے
مین استعمال کرنا چاہیے انھین سے نطول کرین اور انھین کے بخارات پر انکباب کرین اور انھین کی بو کا استنشاق کرین اور ان نطولات مین فلفل اور قرنفل
اور جاوشیر کی بھی شرکت ہونی چاہیے۔ واجب ہو کہ بعد ان تدبیر کے سر مجربہ لگانیکا التزام کرین اور اشیاء مفتحہ حارہ سے غرغرے کی تجویز کرین۔ مجربات ادویہ
مین سے یہ ہو کہ تھوڑی کلونجی سرکہ مین چند روز بھگو کر کے نرم نرم پیسین اسکے بعد زیت ملا کر ناک مین ٹپکائین اور خوب زور سے اسکا استنشاق کرین یا ہی اسکو
خشک مثل غبار باریک پیسکر زیت کہنہ ملا کر پھر اسقدر پیستے ہین کہ بالکل باریک ہو جاتی ہو **ایضاً** مجرب ہو جسے بعض نے ذکر کیا ہو کہ زنجار روغن گل

پیسکر بول شتر اعرابی مین ڈال کر دھوپ مین رکھین اور ہلایا کرین ہر روز دو مرتبہ جب پیشاب کی تری جاتی رہے پھر دوبارہ اسمین بول جدید داخل کرین بعد اسکے اسکی دھونی ناک مین دین جو بقدر ایک درہم کے وزن مین ہو بعد اسکے روغن گل مین ناک کو ڈبو دین۔ سدۂ ریحی کے اخراج کیواسطے روغن بادام تلخ جو پہاڑی ہو اسکا سعوط مفید زائد ہوتا ہو یا حرمل اور فلفل سپید دونون کو پیسکر روغن بادام تلخ مین بھگو کر نفوخ تیار کر کے استعمال کرنا چاہیے بعض اطبانے ذکر کیا ہو کہ پوست بندق ہندی خشک کر کے پیسین اور اسکا نفوخ ناک مین پہونچائین یہ بھی نافع ہو۔ اگر ناک مین بواسیر ہونے سے یہ آفت ہوئی ہو بواسیر کا علاج کرنا چاہیے۔ جو شخص خوشبو کو تو سونگھ لیتا ہو اور بدبو اسے مطلق معلوم نہوتی ہو پس ہمیشہ جند بیدستر کا سعوط اسے کرایا جائے تاکہ اصلاح شامہ ہو جائے۔ اور برعکس جو شخص کہ بدبو کو سونگھنے سے احساس کرتا ہو اور خوشبو کا احساس اسے نہوتا ہو اسے ہمیشہ سعوط مشک کرائین تاکہ اسکے شامہ کی اصلاح ہو جائے **رعاف یعنے نکسیر** کبھی نکسیر بوند بوند ٹپکتی ہو۔ اور کبھی بہت دھڑلے سے بکثرت خون گرتا ہو کہ اسکی جہت سے خوف معلوم ہوتا ہو ایسے شدید رعاف کا سبب یہی ہو کہ جب خون مین جوش آتا ہو تو اوپر کیطرف اُٹھکر ناک کی راہ سے برآمد ہوتا ہو۔ اور کبھی رعاف اس شبکہ اور جال کے شگافتہ ہونے سے ہوتا ہو کہ جو دماغ کے عروق اور شرائین سے بن گیا ہو۔ یہ قسم رعاف کی بیشتر علاج پذیر نہین ہوتی۔ اور اکثر بعد حدوث صداع اور التہاب اور مرض حادکے یا بعد سقطہ اور ضربہ کے بھی رعاف پیدا ہوتا ہو۔ اور اسکے بعد اعراض فساد دماغ کے مثل اختلال عقل وغیرہ کے لامحالہ پیدا ہوتے ہین۔ اور کبھی بسبب بخارات حادہ کے جو دماغ کیطرف صعود کرتے ہین بھی یہ قسم رعاف کی عارض ہوتی ہو۔ جو رعاف شرائین کیطرف سے ہوتا ہو اسکی تمیز اس رعاف سے جو اوردہ سے ہو یون کرنی چاہیے کہ شرائین کے رعاف کا خون رقیق اور سرخ گرم ہوتا ہو **ایضاً** مطلق رعاف کبھی بطور دورہ کے بار بار ہوتا ہو اور کبھی ایک دفعہ ہو جاتا ہو۔ نکسیر کا جانا بھی انھین احوال سے ہو کہ جنکے ہونے سے نفع اور ضرر دونکا احتمال ہوتا ہو۔ پس جس شخص کو نکسیر جانیکے بعد خفت اور سبکی سر مین امتلا سے معلوم ہو اور وہ زیادہ سرخی جو قبل از رعاف کے تھی اسمین اعتدال ہو جائے اور سحنہ بھی خوشنما اور معتدل نظر آئے کہ پہلے تو چہرہ پر بھبھری سی نظر آتی تھی اور اب رعاف کے بعد چہرہ اچھی حالت پر آگیا ایسا رعاف مفید ہوتا ہو خصوصاً امراض حادہ کے اورام باطنہ مین علے الخصوص اگر یہ اورام دموی ہون یا صفراوی دماغ مین ہون اسکے بعد نفع رعاف کا اورام کبد مین اسکے بعد حجاب کے اورام اسکے بعد ریہ کے اورام کو ہو اسلیے کہ نفع رعاف کا ذات الجنب مین بہ نسبت ذات الریہ کے زیادہ ہو۔ رعاف سے بحران اکثر امراض حادہ کا ہوتا ہو خصوصاً بدری اور حصبہ کا بحران تو زیادہ رعاف ہی سے ہوتا ہو اگر رعاف بکثرت ہو کر زردی غیر معتاد یا رصاصیت اور کمودت جو مرکب صفرت اور مواد سے ہو پیدا کرے یا ذبول یعنی لاغری مثل انجماد اور برد اطراف کا اثر پیدا کرے پھر اگرچہ وہ رعاف بند بھی ہو جائے مگر انجام اسکا خطرہ سے خالی نہین۔ جسکا رنگ بعد رعاف کے مائل بصفرت ہو جائے اسپر غلبہ صفراے زرد کا ہو جو خون سے پیدا ہوتا ہو۔ اور اخراج دم سے اسے ضرر کم پہونچتا ہو۔ اور جسکا رنگ بعد رعاف کے رصاصی ہو جائے اسپر غلبہ بلغم کا ہوتا ہو۔ اور جسکا رنگ تیرہ اور با کمودت ہو اسپر غلبہ مرار اسود کا ہو اور یہ دو پچھلی قسمین زیادہ مضر ہین اسلیے کہ خون کی کمی انمین زیادہ ہو جاتی ہو۔ اور جملہ اقسام رعاف کی کثرت سے صاحب رعاف پر خوف امراض ضعف کبد اور استسقا وغیرہ کا ہوتا ہو زیادہ تر وہی بدن قابلیت رعاف کی رکھتا ہو جو مراری اور صفراوی ہو اور خون اس بدنکا رقیق ہو اور ایسا ہی شخص رعاف معتدل سے منتفع بھی ہوتا ہو۔ رعاف کی آمد آمد پر بہت سے دلائل ہوتے ہین مثلاً تاریک یعنے چمکتے ہوے پتنگے آنکھونکے سامنے نظر آتے ہین یا سپید سپید لکیرین خواہ زرد زرد یا سرخ سرخ خصوصاً بعد صداع کے جو رعاف ہوتا ہو اسمین یہ علامات زیادہ ہوتے ہین اور ان جملہ امور کو ہم نے بتفصیل امراض حادہ اور انکے بحرانکے مقامات مین اچھی طرحسے بیان کیا ہو کبھی بذریعہ رعاف کے احوال امراض حادہ پر استدلال کیا جاتا ہو اور انکے بحرانات پر اور مقامات مخصوصہ مین ہم نے اسکا ذکر بھی کیا ہو **علاج**۔ رعاف بحرانی یا شبیہ برعاف بحرانی جیسے وہ رعاف جو خود بخود بدون کسی اسباب مذکورہ کے واقع ہوا ان دونون قسم کے رعاف کے علاج مین طریقہ یہی ہو کہ جبتک ضعف اور سقوط قوت کا خوف نہو ہرگز بند نہ کرنا چاہیے بیشتر ایسے رعاف مین چار رطل تک خون نکلجاتا ہو۔ اور جب بافراط شدید رعاف ہو واجب ہو کہ بند کر دین سوائے ان دونون قسم کے اور اقسام رعاف کا علاج ان دواؤن سے کرنا چاہیے جو رعاف کی بند کرنیوالی ہین

جو رعاف بسبب استعداد بدن اور غلبہ مراریت کے ہوتا ہو واجب ہو کہ استفراغ مرار کا ہمیشہ کیا جاے اور تعدیل خون کی فکر ہمیشہ رہے کہ غذا اور دوا دونون ایسی ہی چلی جائین جیسے تعدیل خون کی ہوتی ہو فصد نہایت افضل تدابیر ہو جسکے ذریعہ سے رعاف بند کیا جاتا ہو بشرطیکہ فصد جانب موازی یعنے مقابل سے اسی رگ کے ہو جو مشارک عضو ہو خصوصًا اگر رعاف کیوجہ سے غشی عارض ہو جو ادویہ کہ رعاف کی حابس ہین انکے اثر کی دو تین صورتین ہین یا تو بشدت قابض اور بشدت بارد ہین اور تغلیظ اور تغریہ اور تجمید بھی بشدت کرتی ہین یا آنکہ وہ ادویہ حادہ اور کاویہ ہین یا آنکہ بالخاصیت مانع رعاف ہین یا ان اوصاف مین سے دو خواہ زیادہ کو جامع ہین. قوابض کی مثال جیسے عصارہ لحیۃ التیس اور اقاقیا یا جیسے گلنار اور ورد اور عدس اور مازو یا مثل عصارہ ہاے برگ عوسج اور برگ کنثری اور بہی اور عصارہ عصی الراعی مبردات جیسے افیون اور کافور اور بزر البنج اور حبس اور تخم کاہو اور بید اور آب غورہ خرما اور بارتنگ عصارہ کاہو یہ سب خام ہون جوش نہ دیجائین. مغریات ادویہ جیسے غبار آسیا اور دقاق کندر کاویہ جیسے توتیا پھٹکری ہین. اور قلقطار اور یہ ادویہ جب مستعمل ہون بڑی احتیاط رکھنی چاہیے اسلیے کہ بیشتر ان ادویہ سے خشکریشہ پیدا ہوتا ہو اور جب وہ خشکریشہ گر پڑتا ہو رعاف سے زیادہ خرابی اسکے سقوط سے پیدا ہوتی ہو جو ادویہ کہ بالخاصہ مانع رعاف ہین جیسے غلیظ گدھے کا اور آب بادروج اور آب نعناع **علاج خفیف سے رعاف کا** سعوطات جیسے آب غورہ خرما اور اقاقیا ہر ایک نصف اوقیہ کافور ایک حبہ برابر اسکے تقطیر کرنی چاہیے از انجملہ عصارہ غورہ خرما ہمراہ عصارہ لحیۃ التیس اور کافور کے **ایضًا** آب ثلج ہمراہ عصارہ کراث **ایضًا** آب شور اور مرکی تقطیر کرین. اور آب کشنیز **ایضًا** عصارۃ القاقلہ اسطرح کہ جوش دیا گیا ہو **ایضًا** آب قثا اور کافور **ایضًا** عصارہ بادروج ہمراہ کافور کے **ایضًا** عصارہ لسان الحمل اور گل مختوم اور کافور یا عصارہ عصی الراعی دونون کے ہمراہ. بہت زیادہ اثر دار دوا یہ ہو کہ سرگین حمار کو نچوڑ کر ٹپکا دین اور اگر خون بکثرت آرہا ہو تو زنجار محلول سرکہ مین تھوڑا تھوڑا سا ٹپکائین **ایضًا** استعمال سعوط سحیق گلنار کا جو ہمراہ آب بارتنگ کے باریک پسا ہو **ایضًا** وہ پانی جسمین افیون گھلی ہوئی ہو. واجب نہین ہو کہ بہت سرد پانی سر پر ڈالا جاے کہ بیشتر خون کو منجمد کرکے بعض جھلیون مین دماغ کی بستہ کردیتا ہو رعاف کے لیے چند سعوط جید ہین جو ہم نے قرابادین مین لکھے ہین **فتیلہ جو رعاف مین بکار آمد ہین** انمین سے ایک فتیلہ یہ بھی ہو کہ فتیلہ کو پہلے سیاہی دوات مین ڈبوئین بعد ازان اسپر سرخ پھٹکری پیسکر چھڑکین تاکہ سب ملکر ایک ہوجاے اسکے بعد ناک مین اچھی طرح اندر کیطرف رکھین کہ چھپ جاے **ایضًا** عصارہ برگ بابونہ اور قلقطار اور پشم خرگوش اور سرگین خر خشک ہو یا تر اور عصارہ کراث اور کندر ان سب سے فتیلہ بنائین ایک فتیلہ حضض ہندی سوختہ اور آب بادروج سے بنایا جاتا ہو **ایضًا** فتیلہ غبار رنگ آسیا اور دقاق کندر اور صبر ہمراہ سرکہ اور سپیدہ بیضہ مرغ سے **ایضًا** فتیلہ زاج او قرطاس سوختہ اور قشار کندر آب بادروج سے بنتا ہو **ایضًا** فتیلہ گلاب مین ڈبو کر قلقطار اور صبر سے بنتا ہو **ایضًا** آب کراث مین بھگو کر پودینہ پسا ہوا چھڑک کر فتیلہ بنایا جاتا ہو. یا اسفنج سے فتیلہ بناکر زفت گداختہ سرکہ مین اضافہ کرتے ہین. ایک فتیلہ سراج القطرب اور مکڑی کا جالا اور قلقطار اور زاج اور [illegible] زنگار سے بنتا ہو یا فتیلہ پشم خرگوش جو دھنا ہوا ہو کندر اور صبر کو سپیدہ بیضہ مین گوندھ کر تر کرتے ہین **ایضًا** فتیلہ زاج سوختہ دو جزو افیون ایک جزو سرکہ مین گوندھ کر تیار کرو. یا فتیلہ پوست بیضہ کو جلا کر سیاہی دوات اور مازو اور صبر سے بنتا ہو **نفوخات** انمین سے حضض ہندی سوختہ پیسکر نفوخ کرین **ایضًا** مینڈک کو جلا کر نفوخ کرین **ایضًا** غبار آسیا اور مٹی حرث الجص کی یا نورہ **ایضًا** قشور کندر اور کاغذ سوختہ اور زاج سب مجموعًا ناک مین نفوخ کرین **ایضًا** پوست درخت خیار خشک پیسکر واجب ہو کہ اسکو دستانہ سے لین کہ اسپر ہاتھ پھیرتے جائین اور جسقدر ریزے پوست مذکور کے دستانہ پر لگجائین انکو چن کر جدید کوزہ وغیرہ مین رکھتے جائین خواہ انکی مٹی مین اور اگر مٹی کوزہ گردن کی جلی ہوئی ہو تو اور بھی خوب ہو بعد ازان منھ اسکا مضبوطی سے بند کرکے سایہ مین خشک کرین اور بروقت پیسکر استعمال کرین لیکن بالکل مثل غبار کے پیسین اور ناک مین ڈالین کہ فوراً یہ نفوخ رعاف کو بند کردیتا ہو یا قشور بیضہ پسے ہوئے **ایضًا** قصب الذریرہ اور شگوفہ نسرین تخم گل اور قرنفل ہر واحد ایک درہم مازو مرکی ہر ایک نصف درہم تھوڑی سی مشک اور ذرا سا کافور ملا کر خوب باریک پسا ہوا چند روز ناک مین بطور ناس کے چڑھایا کرین. اور جب یہ دوا ناک مین پہنچ جاے قریب ایک ساعت کے ناک بند کرین

اور جو رطوبت وغیرہ منھہ مین نیسے وقت بھر جاے اسے تھوک دیا کرین ایسی دوا کا ناکمین چڑھانا بذریعہ اسی تل اور انبوبہ کے واجب ہو جسمین فی رور رعاف کے سمانے کی گنجائش ہو طلا اور ضماد وغیرہ از انجملہ یہ طلا ہو جو پیشانی پر لگانا چاہیے. آب برگ بید آب برگ انگور اور آب برگ آس اور گلاب ان سبکو ٹھنڈا کرکے پارچہ کتان پر چسپان کردین اسیطرح جسقدر ادویہ بارد اور قابض اور مخدر ہین اور اُنکے نام معروف اور مشہور ہین انکو عصارات مبردہ مین جو قابض ہین جیسے عصارہ بید کی کوپلونکا اور فوتنج اور نرم نرم کوپل انگور کی اور کمثری یعنے امرود کی نرم نرم کوپل اور بہی کی اور عصی الراعی کی کہ یہ سب چیزین بطور طلا اور ضماد کے مستعمل ہین مشمومات یعنی سونگھانے کی ادویہ پس سرگین تازہ گدھے کی. ناکمین بھر دینے کی دوا یہ ہو کہ قصب کے سرونکو خواہ رؤس مکابس او قطن بردی یا جملہ اقسام نباتات کے روئی جو برآمد ہوتی ہو ناکمین واسطے بند کرنے رعاف کے مفید ہو. جو رعاف صعب اور دشوار ہو جیسے غلیان حرارت اور کسی شریان کے پھٹ جانیسے پیدا ہوا ہو لیسے رعاف مین فصد سرو کی جو اسی نتھنے کیطرف ہو جدھر نکسیر جلتی ہو کرنی چاہیے مگر فصد ضیق اور نہایت باریک شگاف سے لازم ہو اور اسیطرح ضرور ہو کہ سر کی گردون اور خرازہ مین حجامت بہت سباب پچھنے سے کرین اور اسطرف نکسیر جلتی ہو اسی جانب کے پستان پر بھی خالی پچھنے لگائین اور وہ پچھنے بلا شرط ہون اور بیشتر اسکی حاجت ہوتی ہو کہ بذریعہ فصد قیفال کے یا بذریعہ اس عرق کتفی کے جو پشت شانہ کے ہو بقدر خون نکالا جاتا ہو کہ نوبت غشی کی آجاے. اور یہ تدبیر بدرجہ مفید ہوتی ہو اسلیے کہ خون کو بطرف سر کے چڑھنے سے روکتی ہو. اور سبب نفع کا یہ ہو کہ ادھر غشی پیدا ہوئی اور خون اپنی جگہ پر ٹھہر گیا. لیکن یہ تدبیر رعاف شدید مین کرنی چاہیے بلکہ ادھر معلوم ہوا کہ یہ رعاف شدید ہو کسی قرائن وغیرہ سے اور فوراً ایسی تدبیر کرنی ضرور ہو. اور اتنی جلدی کرنی چاہیے کہ قوت ساقط نہونے پاے. لیکن اگر دھار نکسیر کی موٹی اور شدید نہو بلکہ خون بوند بوند ٹپکتا ہو اور نوبت نوبت سے آتا ہو یعنے علے الاتصال تقطیر بھی نہو اسوقت مناسب ہو کہ فصد بھی تھوڑی تھوڑی چند مرتبہ علی التوالی کرنی چاہیے. اور جب فصد درجہ کافی کو پہونچ جاے پھر تغلیظ اور تبرید خون کی تدبیر کرنی چاہیے ایسے ادویہ سے کہ خونکی حرارت کو سرد کردین اور اگر تبرید نہ کرین تو کم سے کم یہ بات ہو کہ خونکی تخثیر کردین جیسے عناب وغیرہ کی بہی کیفیت ہو پچھنے مین اتنی قوت نہین ہو کہ خون غالب اور اسکے زور کی دھار کو روک سکے بلکہ اولاً خون کے زور کو بذریعہ فصد کے روکنا چاہیے اسکے بعد پچھنے لگانا چاہیین جگر پر اسوقت پچھنے لگانا چاہیین جب نکسیر داہنے نتھنے سے جلتی ہو اور طحال پر بائین طرف کی نکسیر مین پچھنے لگانے چاہیین اور دونون عضو پر مجمہ اسوقت چسپان کرین کہ نکسیر دونون نتھنون سے جلتی ہو اور اس طریقے سے پچھنے لگانا رعاف کیواسطے بہترین معالجہ ہو. اطراف کا باندھنا اور خوب سخت بندش کرنی حتی کہ مردونکے دونون خصیہ اور پستان پر بھی عورتونکے بندش کرنی اور دونون کانونکو باندھنا یہ بھی انتہا کی تدبیر ہو نطول آب سرد سے بھی ضرور کرنا چاہیے اور بیشتر ضرورت ہوتی ہو کہ برف سے سرد کیے ہوے پانی مین بیمار کو بٹھا دین تاکہ اعضا اکڑ کھڑے ہو جائین کبھی سر پر مرے ہوے چونے سے لیپ کرنیکی ضرورت ہوتی ہو خواہ اس چونے کی جو سرکہ مین محلول کیا گیا ہو اور سر پر برف سے سرد کیا ہوا پانی ڈالا جاتا ہو تا اسنکہ تخدیر پیدا ہو. اور کبھی بدون اسکے چارہ نہین ہوتا کہ قوی فتیلہ دیے جائین زنجار اور آب بادروج مین کافور ملا کر اور مومیائی بوزن ایک درہم بشرطیکہ خالص ہو اسکا سعوط کرایا جاے ورنہ اقل یہ امر ہو کہ برف سے سرد کیا ہوا پانی منھہ مین بیمار کے بھرا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہو نکسیر والے آدمی کی زندگی کبھی اتنی دیر تک رہتی ہو کہ بیس رطل سے پچیس رطل تک خون نکل جاے اسکے بعد مرجاتا ہو. اور بیشتر غشی بسبب رعاف کے پیدا ہوتی ہو اسی کیوجہ سے نکسیر بند ہو جاتی ہو. غذا مین مسور ہمراہ سماق کے خواہ ہمراہ سرکہ کے یا انگور خام یا مثل اسکے اور کوئی میوہ تجویز کیا جاے. پنیر تازہ اور تر نہایت مناسب غذا مرعوفین کے لیے ہو اسیطرح رابڑی دودھ کی اور اُبلے ہوے انڈے اس شخص کو مفید ہین جو بسبب غلبہ صفرا کے مستعد رعاف کا ہو خواہ مبتلاے رعاف اسی سبب سے ہوا ہو. علاوہ بران یہ بھی یاد رہے کہ ترش چیزین اکثر نکسیر والونکو مضر بھی ہوتی ہین اسلیے کہ انمین تقطیع اور تلطیف کی قوت ہو بعض ارباب تجربہ نے کہا ہو کہ دماغ مرغ خانگی کے ان مرعوفین کیواسطے افضل غذا ہو جنکو بسبب سقطہ اور ضربہ کے رعاف عارض ہوا ہو مگر اسکی خورش بکثرت اور بمرات متوالیہ پے درپے کرنی چاہیے شراب کا یہ حال ہو کہ نافع بھی ہو. اسلیے کہ قوت پیدا کرتی ہو اور مضر اسواسطے ہو کہ خونکو ہیجان مین لاتی ہو پھر اگر بسبب شدت ضعف کے اضطرار ہو تو تھوڑی سی شراب پانی مین ملا کر دینی چاہیے. اور اگر اضطرار نہو اولیٰ

رعاف نے قوت کو زائل نہ کر دیا ہو شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے۔ رعاف کی تدبیر کرنے مین اس امر کی رعایت ضرور ہی کہ خون کسیقدر شکم مین اترنے نپاے ورنہ معدہ مین نفخ پیدا ہوگا اور نبض مین ضعف آجائیگا اور اگر کسیقدر اتر گیا ہو جبتک اسکا اخراج نہو جاے قے کرانی چاہیے اور جبتک اسکا اخراج کا یقین کامل نہو جاے قے جاری رکھین پھر اگر وہ خون معدہ سے نیچے اوتر گیا ہو بذریعہ حقنہ کے بہت جلد اسے نکالڈالنا چاہیے اور معدہ وغیرہ مین اسکو باقی نہ رہنے دین **رعاف پیدا کرنے کی تدبیر** ضرورت کی نظر سے کبھی نکسیر کو جاری کرنا صواب معلوم ہوتا ہی خصوصًا امراض دماغی مین اور اسی سبب سے قدماے اطبا ایک ایسا آلہ تیار رکھتے تھے کہ جسکے ذریعہ سے ناک کو نچوڑ کر رعاف پیدا کر دیتے تھے اور اس تدبیر سے بہت سے ایسے امراض کا علاج کرتے تھے جنکے ازالہ مین رعاف سائل کی ضرورت ہی منجملہ انھین تدابیر کے ناک کا کھجلانا اور ٹھونکنا اس نرم گھاس کی ننگی سے ہی جو کہ چوب اذخری پر مثل شگوفہ کے اوگتی ہی اور باریک مثل عنکبوت کے ہوتی ہی شیاف جو فقاح اذخر اور فوذنج بری سے بنایا جاے یا ادویہ حادہ جیسے کندش اور مویزج اور فرفیون سے تلخہ گاؤ مین تیار کیا جاے اس شیاف سے بھی رعاف پیدا ہوتا ہی **زکام اور نزلہ** یہ دونون مرض اس امر مین تو مشترک ہین کہ سیلان مادہ دماغ سے کرتے ہین مگر بعض اطبا نزلہ اسی کو کہتے ہین جسمین کہ مادہ بطرف حلق کے اترتا ہو اور زکام اسکا نام رکھتے ہین کہ مادہ ناک کیطرف سے گرتا ہو اور بعض آدمی ان دونو کا نام نزلہ رکھتے ہین اور زکام اس مرض کا نام رکھتے ہین جو از طرف بینی کے رقیق ہو کر جاری ہو اور نتھین اور متواتر ریزش رہے کہ قوت شم کو مانع ہو اور آنکھون مین بھی ایکی رطوبت پہونچے اور چہرہ کی جلد کو بھی تر کر دے خلاصہ یہ ہی کہ چہرہ کے سب اعضا جو سامنے کے ہین نہ بطرف پشت سر کے انھین ریزش اور اثر اس رطوبت کا ہو نزلہ کبھی حلق اور ریہ اور معدہ تک پہونچ جاتا ہی اور بسا اوقات ان مقامات مین قرحہ ڈالدیتا ہی اور اکثر بسبب نزلہ کے شہوت کلبی کا مرض پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی کسی عصب مین ہو کر دورترین اعضا تک بھی پہونچ جاتا ہی کبھی نزلہ سے خوانیق اور ذات الریہ اور ذات الجنب علے الخصوص بیماری سل کی پیدا ہوتی ہی اگر نزلہ حار اور حاد ہو اسیطرح اوجاع معدہ اور اسہال اور وجع پیدا ہوتا ہی۔ اگر نزلہ ملح اور ترش ہو اور قولنج بھی نزلہ سے پیدا ہوتا ہی خصوصًا جو نزلہ مخاطی اور خام ہو۔ جملہ اقسام نزلہ حار کا سبب یا حرارت مزاج خاص کی ہی یا حرارت خارجی دھوپ وغیرہ کی یا زہر کا اثر یا سونگھنا ادویہ حارہ کا جیسے مشک زعفران پیاز اور نزلہ بارد کا سبب بھی یا برودت مزاج مخصوص یا برودت خارجی ہواے باردکی یا بادشمال کی برودت خصوصًا اگر سر کھلے ہوے ایسی ہوا مین رہے علی الخصوص جن اوقات مین دماغ متخلخل ہوتا ہی مثلًا حمام اور ریاضت یا غضب اور فکر وغیرہ کے وقت کبھی فصد کے بعد ایسا تخلخل پیدا ہوتا ہی کہ بدنکو آمادہ قبول حرارت اور برودت کر دیتا ہی اسی سبب سے نزلہ پیدا ہوتا ہی خصوصًا اگر فصد مین خون کثیر نکالا گیا ہو۔ اسیطرح جو سوء مزاج حار کو ریزش کرتا ہو اور برد مزاجی جسوقت قوی ہو جاے اور مستحکم ہو جیسے مشائخ مین برودت کا استحکام ہوتا ہی۔ اور اسکا سبب یہی ہی کہ ایسے سوء مزاج کی ریزش مین نضج نہین ہوتا ہی تاوقتیکہ نہایت درجہ صحت مزاج پر وہ لوگ نہ پہونچین اور درجہ غایت کی حرارت انمین نہ آجاے اور یہ بھی سبب ہی کہ غذاے بارد جسوقت دماغ مشائخ کو پہونچتی ہے خواہ ضعفا دماغ کو سرد غذا پہونچے اور ہضم جید اس شے کا نہین ہوتا ہی جو دماغ مین نفوذ کرتی ہی اسلیے کہ دماغ ضعیف ہی لہذا اس غذا مین فضلہ زیادہ پیدا ہوتا ہی اور فضلہ ہو کر بطور نزلہ کے روان ہوتی ہی۔ برودت اصلی سے نزلہ کی پیدائش زیادہ ہی اور حرارت سے اسقدر نہین ہی جن لوگون کا مزاج حار ہی انکو ایسے اسباب خارجی کے قبول کرنیکی استعداد زیادہ ہی جیسے زکام اور نزلہ پیدا ہوتا ہی بنسبت سرد مزاج والونکے حار مزاج والونکے خود ذاتی مزاج مین یا امر اکثر ہی یا این نظر کہ عروض اس کیفیت کا اسباب بدنی سے انکے زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت سرد مزاج والونکے۔ اسواسطے کہ دماغ بارد مین جو غذا پہونچتی ہی اسکا نضج نہ ہوتا اور جو بخارات پہونچتے ہین انکی تحلیل نہین ہونے پاتی بلکہ غذا اسیطرح پہونچکر اسکے فضول ٹپک جاتے ہین اور بخارات بستہ ہو جاتے ہین جسطرح انبیق مین جسقدر بخارات قرع سے چڑھتے ہین فورًا ٹپک کر بہ جاتے ہین اسی وجہ سے نوازل دائمی ایسے مزاج مین رہتے ہین نزلہ کبھی غلیظ ہوتا ہی اور کبھی رقیق مائی اور کبھی حاد اور تلخ اور کبھی شور اور ردی الطعم اور کبھی حار اور لذاع اور کبھی بارد کہ تپ سے نضج پاتا ہی۔ مگر نزلہ حار کا نضج تپ سے نہین ہوتا۔ نوازل اور جو امراض نزلے سے پیدا ہوتے ہین انکی پیدائش اور زیادتی بادشمالی کے چلنے سے ہوتی ہی خصوصًا اگر بعد چلنے ہواے جنوبی کے بادشمالی چلے اسیطرح جاڑون مین انکی شدت ہوتی ہی خصوصًا اگر صیف بعد شتا کے

ایسی ہو کہ ہوائے شمالی اسمین چلے اور بارش مین کمی ہو۔ اور خریف مین ہوائے جنوبی چلے اور بارش زیادہ ہو۔ کبھی نوازل کی کثرت جنوبی بلاد مین اسوجہ سے ہوتی ہی کہ امتلائے مواد سر زمین ہوتا ہی۔ بقراط نے کہا ہی کہ اکثر جن لوگونکو نزلہ ہوتا ہو مرض طحال سے وہ دور رہتے ہین۔ جالینوس نے اسکا سبب یون بیان کیا ہو کہ جس شخص کے بدن کے کسی عضو مین مرض ہو پس اور اعضا اسکے سلیم رہتے ہین۔ اور مین کہتا ہون کہ مرض طحال سے محفوظ رہنے کا سبب یہ ہی کہ جو شخص آمادہ نوازل ہی اسکے اخلاط رقیق ہوتے ہین اور جسکے اخلاط غلیظ ہونگے وہ آمادہ اور مستعد نوازل کا نہوگا **مترجم** کہتا ہی یعنے مرض طحال مین ویسے ہی اشخاص مبتلا ہونگے جنکے اخلاط رقیق نہون پس گویا نوازل اور طحال مین ضد واقع ہی **متن** وردسر اگر ہمراہ نزلہ کے ہو بسبب جذب اخلاط کے نزلہ مین زیادتی ہوگی **علامات** نزلہ حاد اور حار اگر زکامی ہو اسکی علامت سرخی چہرہ اور آنکھونکی ہی۔ اور جو رطوبت بہتی ہی گرم ہوگی اور رقیق بھی ہوگی اور لمس بھی گرم ہوگا اور بیشتر اسکے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہی اسوقت نفع ہوتا ہی اور اگر یہ نزلہ گرم زکامی نہو بلکہ خلقی ہو اسکی علامت حدت اور تیزی اس رطوبت کی ہی جو حلق مین اترتی ہی۔ اور بشدت احتراق اسمین ہوتا ہی اور التہاب ایسا جو اچھی طرح محسوس ہو جسوقت کھنکھار کرا سے تھوکین اور زردی اور سرخی مائل خون تھوکنا بھی حرارت نزلہ پر دلالت کرتا ہی۔ کبھی نزلہ حار مین سدہ بھی ہوتا ہی اور غنہ اور ناکمین دغدغہ تیز بھی رہتا ہی **نزلہ بارد کی علامت** جو رطوبت بہتی ہو وہ سرد ہو اور ناکمین دغدغہ اسکے ہمراہ پیشانی کھنچی جاتی ہی۔ اور سدہ اور غنہ اور بیشتر غلیظ ہونا مادہ کا بھی برودت پر دال ہوتا ہے اور اگر بطرف حلق کے گرتا ہو کھنکھار مین جو چیز برآمد ہو سرد اور سپید رنگ ہو اور تپ آجانے سے نفع ہونا یہ بھی نزلہ بارد کی علامت ہی **علاج** نزلہ کا علاج چند چیزون مین محصور ہی یعنے انسے باہر نہین ہوتا ہی (۱) جس مادہ سے نزلہ پیدا ہوتا ہی اسکو کم کر دینا (۲) جو سبب فاعلی نزلہ کا ہی یعنی جس سبب سے نزلہ پیدا ہوتا ہی اسکی ضد مقابل سے تدبیر کرنی (۳) سیلان رطوبت نزلہ کو قطع کر دینا خواہ اسکی تعدیل قوام کرنی یا اسی رطوبت کو کسی دوسری جانب ہٹا لیجانا (۴) حفظ ماتقدم کے لحاظ سے ایسے مضرات سے بچانا جو شاید اگر ان امور کا لحاظ کیا جاتا تو ضرور نزلے پیدا ہوتے جیسے مرض خشم یعنے بطلان قوت شم یا قروح منخر جو نزلہ کی تیزی سے نتھونمین پڑ جاتے ہین یا خشونت حلق مین پیدا ہوتی ہی اور کھانسی اور قرحہ ریہ یا متصل پھیپھڑے کے قرحہ پڑنا اور ورم کا پیدا ہونا ان سب ضرر کا اثنائے معالجہ مین روکنا اور بچانا بھی ضرور ہی۔ یہ چارون تدبیرین علاج نزلہ کی محتاج ہین کہ مریض تخمہ سے بچے اور امتلا اور پرخوری کو ترک کرے اور شراب یعنی مشروبات مین بھی کمی کرے۔ زیادہ تشنگی ابتدائے حدوث نزلہ مین مضر ہی اور زکام ان اخلاط کے نضج کو روکتا ہی جنسے نزلہ کی پیدائش ہوتی ہی۔ اور بدون سکون کے انکا نضج ہو نہین سکتا اور باینہمہ زکام اور اقسام کے فضول کو بھی جذب کرتا ہی اسوجہ سے البتہ اگر نزلہ مین نضج ہو چکے اسکے بعد زکام کا ہونا سودمند ہی کہ فضلہ نضیج یافتہ کو خارج کر دیتا ہی۔ جو شخص نزلہ مین مبتلا ہو اسکو لازم ہی کہ رات کو زیادہ پیٹ بھر کے غذا تناول نہ کرے کیا اسکے بخارات سے اسکا سر بھاری رہیگا۔ اور ہمیشہ سر کی تسخین کرتا رہے اور سردی سے سر کو دور رکھے اور باد شمالی سے بھی اپنے سر کو دور رکھے خصوصًا وہ اور تر ہری ہوا جو بعد دکھنہر یعنے باد جنوبی کی چلے اسلیے کہ جنوبی ہوا فضول کو بھر دیتی ہی اور تحلیل کرتی ہی اور شمالی ہوا قبض پیدا کر کے فضول کو نچوڑتی ہی اور یکجا کر دیتی ہی۔ نزلہ والے کو برف کا استعمال بھی نہ کرنا چاہیے اور دن کے سونے سے پرہیز کرے اور اکثر پیاسا اور بھوکا رہے اور جسقدر ہو سکے بیداری اختیار کرے اسلیے کہ نیند کو ترک کرنا نزلہ کا اصلی علاج ہی۔ اسیطرح اسہال اور اخراج خون کا بھی نزلہ کا علاج ابتدائی ہی۔ مگر پہلے خون نکلنے کی تدبیر کرنی چاہیے اسکے بعد مسہل کرنا مناسب ہی بشرطیکہ دونونکی حاجت ہو ورنہ فقط اخراج دم کافی ہی فصد کا استعمال خصوصًا ابتدائے نزلہ مین بہت کم ہوتا ہی ہان اگر اسقدر کثرت مادہ کی ہو کہ تحمل نہو سکے اسوقت فصد کرنی چاہیے۔ اور تھوڑے یعنے نزلہ مین فصد کی حاجت نہین ہی اور اسیطرح جس نزلہ مین کھانسی نہو اسمین بھی فصد کی ضرورت نہین ہی۔ پھر اگر تھوڑی سی کھانسی ہو اور نفث کم آتا ہو فصد خفیف کر دینی چاہیے کہ شاید مکرر اسکی ضرورت ہو اور شربت خشخاش سادہ کا استعمال کرنا لازم ہی اگر بیداری ہو یعنے نیند کم آتی ہو ورنہ فقط سکون اور آرام دینے پر اکتفا کرین حقنہ کرنے سے فضول کا جذب سفل کیطرف ہوتا ہی اور طریق یعنی راہ آمد فضول کی نرم اور لین ہو جانیکی غرض سے مثل ماء الشعیر کے استعمال کرین تاکہ نفوذ اچھی طرح ہو جائے جسوقت ہمراہ نزلہ کے تنفس کی شدت معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ بطرف جنب کے مائل ہی پس جلدی فصد کرنی چاہیے۔ تدہین سے اکثر حملی پیدا ہوتا ہی۔ اور کھانسی کی

گولیان فقط خشونت صدر کی غرض سے دیجاتی ہین۔ مواد موجودہ فراہم شدہ سر کیواسطے حب سعال کچھ مفید نہین ہو پیاس کو روکنا اور صبر کرنا واجب ہے اور اکثر شربت خشخاش پانی مین آمیز کرکے پینا چاہیے اور اگر تقویت کا ارادہ ہو تو ماءالشعیر اور سویق کا استعمال کرین۔ اگر ہمراہ نزلہ کے تپ ہو تو حمام نہ کرنا چاہیے۔ جس شخص کو جاڑے اور گرمیو نمین برابر نزلہ رہے استعمال حب قوقایا اسے انفع اشیا ہو۔ اعضاے سافلہ کو حرکت دینا بھی نزلہ مین زیادہ مفید ہو کہ مواد کو بطرف اسفل کے جذب کرتی ہو۔ اور بعد تحریک اعضاے اسفل کے جو تکمیدات اور تبخیرات کہ آئندہ مذکور ہوتے ہین انکا استعمال کرین۔ مگر اسکی رعایت رہے کہ بر وقت امتلاے معدہ کے یہ تدبیر نہونی چاہیے۔ جو شخص خوگر نزلہ کا ہو کہ اکثر اسے ہوجایا کرتا ہو قبل اسکے کہ نزلہ اسے عارض ہو اگر حمام مین اسقدر ٹھہرے کہ تعریق ہوجاے یہ تدبیر کبھی اسکے نزلہ کا انسداد کردیتی ہو اور ہمیشہ صاحب نزلہ کو سر کا واژگون رکھنا اور بچھاون کا تہ دار اور اونچا ہونا ضرور ہو اور سونے کے وقت چت لیٹنا نہ چاہیے۔ مادہ نوازل کو کم کرنیکا طریقہ یہی ہو کہ تنقیہ بدن کا کرین نزلہ حار مین تو فصد اور اسہال سے بذریعہ ایسی دواؤنکے جو اخلاط حارہ کو خارج کردین اور حقنہ ایسی دواون سے مرکب ہو جو مادہ کو بطرف اسفل کے جذب کرے۔ اور نزلہ بارد مین تنقیہ ادویہ مخرجہ بلغم سے کرین جو سر کے بلغم کو بھی خارج کردین خواہ مسہل مشروب ہو یا حقنہ کے ذریعہ سے اور دونون تدبیر کے بعد کھانے پینے کی تقلیل کرنی چاہیے اور ایک شبانہ روز بالکل ترک آب و غذا کردین کہ نزلہ دور ہوجائیگا۔ نزلہ کے سبب فاعلی کا مقابلہ بالضد اسطرح کرین کہ حار نزلہ مین سر کی تدبیر مبترد بالقوہ سے کرنی چاہیے یعنے ایسی تدبیر کہ اس سے انجام کار مین تبرید پیدا ہو گو سردست وہ بارد نہو جیسے حمام آب شیرین سے ہر صبح کو کرنا بدون کچھ کھانے پینے کے اور اطراف پر پانی ڈالنا اسیطرح سر کی مالش اور اطراف کی اور ناف کی اور حلقہ اور مذاکیر کی اور جو اعضا انکے متصل ہین روغن بنفشہ سے اور نطول جو شعیر اور بنفشہ اور بابونہ اور خشخاش سے تیار کیا جاے۔ جو مبردات قوی ہین انکو سر پر ڈالنا اور غذاے سبک جو بارد رطب ہو اسی کو اختیار کرنا ہر دو جلنجبین کا استعمال کرنا چاہیے۔ نزلہ بارد مین جب دغدغہ اور پیاس ظاہر ہو فوراً تدبیر مین کوشش کرے کہ سر کی تسخین اور تکمید خرقہ ہاے گرم سے کیجاے تا نیکہ وہ گرمی محسوس ہوکر اسکا اثر دماغ تک پہونچے مگر اس تسخین اور تکمید مین سر کی حفاظت بھی اور ضرر ادرے لازم ہو۔ کبھی نمک اور باجرہ سے بھی تکمید کی حاجت ہوتی ہو اور کبھی آب گرم سے اور کبھی بہت زیادہ گرم پانی سے تکمید کرتے ہین کہ اس سے زیادہ گرمی کا تحمل نہوسکے۔ نزلہ بارد مین نطولات منضجہ محللہ کا بھی استعمال ہوتا ہو اور تمریخ اطراف کی روغنہاے گرم سے جیسے روغن شبت اور بابونہ اور مرزنجوش اور انسے زیادہ قوی روغن سداب اور روغن غار اور روغن سوسن کہ ان روغنون سے ذکر اور اعضاے قریبہ ذکر اور حلقہ اور ناف اور اطراف کو ملتے ہین اور سر کو صابون قسطنطی سے دھوتے ہین جہانتک ممکن ہو روغن سر مین چھونجاے ہان اگر کوئی چارہ نہو مثلاً تبرید سر کی خواہ تسخین ایسی کرنی ضرور ہو کہ دیر پا رہے اسوقت روغن کا استعمال کرنا جائز ہو مگر جبھی بعد استفراغ اخلاط کی تدہین کرنی چاہیے۔ سر پر خواہ پیشانی پر لطوخات جو خردل اور قسط وغیرہ سے تیار ہون لگانے چاہیین اور صابون وغیرہ سے ان کو دھوڈالنا چاہیے۔ غذا ایسی تناول کرین جو سبک اور لطیف ہو اور سخونت ہمراہ تلئین صدر کے پیدا کرے یعنے سینہ کی خشونت کو دور کردے مثیر اور محمرہ کی بھی حاجت ہوتی ہو کہ اسمین سرگین کبوتر اور خردل اور انجیر اور ثافسیا ڈالا جاتا ہو بلکہ داغ لگانیکی بھی احتیاج ہوتی ہو خلاصہ یہ ہو کہ سر کو گرم اور خشک رکھنا نزلہ بارد مین زیادہ نافع ہو اگر پیدا ہوچکا ہو اور آئندہ جو نزلہ حادث ہونیوالا ہو اسے یہ تدبیر روک بھی دیتی ہو۔ نزلہ بارد مین جو شخص مبتلا ہو اسے چاہیے کہ قبل نضج مادہ کے دخول حمام نہو بلکہ تکمیدات یابسہ کا استعمال کرے۔ مشک کو سونگھنا بھی اس نزلہ کو نافع ہو اسیطرح کا ونین بھاڑ جو کسی روغن گرم مین ڈبویا گیا ہو رکھنے سے نفع ہوتا ہو سیلان اور ریزش کو قطع کردینا ایسے غرغرون سے چاہیے جو مجمد اور بارد ہون جیسے سرد پانی سے غرغرہ کرنا خواہ گلاب اور آب عنب الثعلب اور آب کشنیز خواہ جس پانی مین پوست خشخاش کو جوش دیا ہو اور آب انار سے بھی غرغرہ کرلیتے ہین ان غرغرون مین نزلہ حار کے واسطے بارد اور نزلہ بارد کیواسطے غرغرہ حار کو اختیار کرین حلق پر شراب مین تلخہ کو میکر لطوخ کے طور پر لگائین خصوصاً نزلہ بارد مین اسیطرح کھانسی کی گولیان منہ مین رکھین جو افیون اور میعہ اور کندر اور زعفران سے مرکب ہون مگر ان گولیونکو نگل نجاے فقط عرق انکا چوسا کرے اسیطرح وہ اشربہ جو کہ مخصوص دونون قسم کے نزلہ کیواسطے ہین جیسے شربت خشخاش تازہ نزلہ حار کیواسطے اور شربت کرنب اور شربت خشخاش جو سلافہ سے بنایا جاے اور اسمین مکی وغیرہ

داخل ہو نزلہ بارد کیواسطے اور اسی قسم کے مرکبات ادویہ جو کہ قرابادین مین لکھی جاتی ہین شربت خشخاش کا استعمال ابتداے نزلہ مین البتہ جائز ہو کہ انصباب کو بطرف
صدر کے روکے اور جب نزلہ محتبس ہو گیا اور محتاج نفث کا ہوا یعنے کھنکھار کے تھوکنے سے اسکا اخراج ہوتا ہو اسوقت یہ شربت ہرگز قابل استعمال کے نہین ہے
اسیطرح بخورات حابسہ کہ جو خیشوم مین پہونچین اور حنک مین حبس بخارات کرین . یہ بخورات جیسے سندروس کی دھونی نزلہ حار و بارد دونون کیواسطے یا کلونجی کی
دھونی نزلہ بارد کیواسطے بلکہ اسکا سونگھنا بھی مفید ہو اور قسط کی بھی یہی تاثیر ہو . اور بھنی ہوئی کلونجی کی تھیلی وغیرہ مین کپڑے کی پوٹلی باندھکر سونگھنا زیادہ نافع ہو
اسیطرح بخور قسم کہ جسکا نام عوفی ہو اسیطرح بخارات شراب کے خواہ شہد کسی چکی کے پاٹ کو آگ سے گرم کرکے اسپر ان چیزونکے چھڑکنے سے جو بخارات
اٹھین انکو سونگھنا . کندر کی تبخیر ہمراہ عود خام اور سندروس کے اور قسط اور لبنی اور عود کی تبخیر مگر طرفہ اور دردمخصوص نزلہ حار کیواسطے . اسیطرح طبرزد اور قلم
اور شعیر جو گاے کے دہی مین بھگویا ہو اور شکر اور کافور اور سبوس جسکو سرکہ مین تر کیا ہو اسکی تبخیر نزلہ گرم مین کرنی چاہیے . اسیطرح فقط سرکہ گرم پتھر پر ڈالکر بخارات
اسکی دھونی لینی لیکن پتھر خوب دھویا ہوا اور صاف ہو . تعدیل قوام نزلہ استعمال سے لعوقات کے حاصل ہوتی ہو اور کتیرا منھ مین رکھنا اور حب سفرجل کا منھ مین
رکھنا تاکہ اسکی آمیزش سے جو رقیق مادہ خارج ہوتا ہو تو غلظ پیدا کرے اور لزوجت بھی اسمین آجاے اور بسبب غلظ اور لزوجت کے اندر عمق بدن کے نہ آوے
اور تھوکنے مین اسکے آسانی ہو خواہ اور کوئی ایسی ہی دوا کا استعمال کرے مگر وہ دوا ایسی ہونی ضرور ہو کہ زیادہ غلظ اور شوریت اسکی موذی نہو . اگر نزلہ بارد
ہو تو قبل نضج کے دخول حمام جائز نہین ہو اور اگر حار نزلہ ہو اسوقت قبل نضج کے حمام سے زیادہ خوف نہین ہو بلکہ نفع بھی ہوتا ہو . مادہ کی تحریک دوسری طرف
اسکی یہی صورتین ہین کہ اگر بطرف حلق کے انصباب نزلہ کا ہو اسکو چھینک لانیوالی ادویہ سے بطرف ناک کے لیجائین اور یہ دوائین وہی چیزین ہونگی جو چھینکنے
مین نفع پیدا کرین یا جسطرح اگر کسی کا نزلہ حار بطرف اسفل کے گر رہا ہے اسے بذریعہ حجامت نقرہ کے خواہ نطولات محللہ پر اکباب کرانیسے یعنے سر جھکانے سے
یا رائحین جاذب مادہ کے سونگھانے سے بطرف ناک کے اسی مادہ حار کو لیجائین . حفظ ماتقدم اور تدبیر پیش از وقوع ضرر اسکی یہ صورت ہو کہ مثلاً حلق اور
ریہ کو آفت سے نزلہ کی بچائین اور اکثر یہ حفاظت بذریعہ غذاؤن کے ہوتی ہو . نزلہ حار مین سینہ پر روغن بنفشہ کی تمریخ اور ماء الشعیر بنفشہ مربے ملاکر خواہ آب انار
شیرین ملاکر استعمال کرانا چاہیے . اور احشا جو نشاستہ اور آرد جو اور باقلا سے تیار ہون ہمراہ شیر تازہ کے اگر تپ نہو اور تپ ہو تو اسوقت دودھ ضرر کریگا
اور لعوقات لینہ کا استعمال جو بارد ہون اور اشربہ زوفائیہ یعنی شراب زوفا جو بارد ہو اور نزلہ بارد مین تدبیر حفاظت سینہ اور حلق کی یہ ہو کہ سینہ پر تمریخ
روغن بنفشہ اور روغن بان کی کرین اور احساء حارہ لینہ کو غذا مین اختیار کرین جیسے وہ ستو جسمین اطریہ داخل ہو ہمراہ شہد کے یا چینی کا ستو ہمراہ
روغن بادام کے یا روٹی ہمراہ سفنجیہ کے اور لعوقات لینہ حارہ اور اشربہ زوفائیہ جو حار ہون **ایضاً** خود زوفا ہمراہ صعتر کے اور گرم پانی کا استعمال
نزلہ مین نافع ہو کہ نزلہ کو نضج دیتا ہو اور اس غالباً و ضرر کو اسکے دفع کرتا ہو جو اعضاے نفس پر ہوتا ہو اسطرح کہ جسقدر نزلہ اتر چکا ہو اسکو نضج دیتا ہو اور تقطیع
بھی کردیتا ہو نبیذ ارباب نزلہ کو موافق نہین ہو . اور کبھی حسب اتفاق ابتداے نزلہ مین موافق بھی ہو جاتی اور بعد نضج کے مقدار معتدل موافق ہوتی ہو
مگر واجب ہو کہ اسوقت بھی قلیل المرارت ہو اور پانی ملاکر استعمال کرین زہومات یعنے وہ اشیا جنمین چکنٹے کی بدبو آتی ہو نضج نزلہ کو ابتدا مین منع کرتے ہین

مقالہ دوسرا باقی احوال انف کے بیان مین بدبو کا مرض جو ناک مین پیدا ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہو کہ یا تو بخارات متعفن نواحی صدر اور معدہ
اور ریہ سے ناک مین صعود کرتے ہین یا کوئی خلط متعفن خیشوم کی ہڈیون مین ایسی بھر جاتی ہو جو حاد اور تیز ہو اور اسی کیوجہ سے قرحہ پڑجاتا ہو اور یہ بوے بد بیشتر اوپر
تک بھی بڑھتی ہو یا کوئی خلط متعفن کل دماغ مین خواہ مقدم دماغ مین خواہ اس مقام مین جو قریب ناک کے ہو بھر جاتی ہو یا کوئی عفونت اور فساد خاص
ہڈیون انکو عارض ہوتا ہو اور اسکا علاج دشوار ہوتا ہو یا بواسیر انف جو متعفن ہو اسکی وجہ سے یہ بدبو پیدا ہوتی ہو **علاج** اگر کوئی خلط ردی خیشوم اور
اندرون خیشوم کے فراہم نہو بلکہ معدہ خواہ دماغ مین اس خلط کا اجتماع ہو پہلے اسکا تنقیہ کرلینا ضرور ہو اسکے بعد وہ ادویہ جنکا بیان اب کیا جاتا ہو استعمال
کرین جو فتیلہ و سعوطات اور نفوخات وغیرہ سے ہین فتیلہ کے ذریعہ سے استعمال ادویہ کا اس مرض مین زیادہ مجرب ہو اور اصوب یہ ہو کہ پہلے ناک کو
دھوڈالین شراب سے بعدازان ان فتیلونکو استعمال کرین جو مرکی اور حماما اور اقاقیا سے بنائے جائین شہد کے ذریعہ سے یا حماما اور مرکی اور ورد روغن

نار دین بہت اصناف کے فتیلہ نہیں ادویہ سے باختلاف اوزان تیار ہوتے ہین جیسے سعد اور سنبل اور نسرین اور ذریرہ حماما قرنفل آس اور صبر اور ورد اور کسیقدر زنگ. اختیار ہے کہ یہ سب دوائین اپنے اپنے اوزان سے ملا کر خواہ انمین سے بعض ادویہ کو ملا کر فتیلہ تیار کرین یا شراب مثلث جو رقیق ہو اسکو اس ذرورہ پر چھڑکین جو سعد اور قرنفل اور رامک اور لاذن جملہ اجزا ہموزن سے بنایا جائے **ایضاً** آس اور قصب الذریرہ اور نسرین اور قرنفل ہر واحد ایکدرہم مرکی مازو ہر واحد نصف درہم شک چاجبہ کافور چاجبہ اقلیمیا لح اندرانی ہر واحد چار قیراط اسکا فتیلہ بنا کر استعمال کرین سعوطات مین سے عصارہ فودنج بھی مفید ہے اور افضل سعوطات اس مرض مین خنجر کا پیشاب ہے کہ اسکے استعمال سے ازالہ مرض مین کبھی تخلف نہین ہوتا ہے مجرب بکمال یہ دوا ہے کہ قرص اندروخون کو جو تریاق مین پڑتا ہے شراب مین محلول کر کے ناک مین ٹپکایا جائے تو مرض جاتا رہیگا طبیخ دار شیشعان شراب مین ملا کر بھی عمدہ اور جید ہے کہ چند روز اسکا استنشاق کرین. لطوخات مین سے یہ ہے کہ اندر ناک کے قلقطار کا لطوخ کرین **ایضاً** برگ یاسمین پانی مین پیسکر ناک مین طلا کرین. اور دوا قریطن حکیم کی اسکے یہ اجزا ہین مرکی چار درہم اور دو ثلث درہم کے سلیخہ ایک درہم اور سدس درہم حماما اسی کے ہموزن سب کو کسی چیز سے گوندہ لین نفوخات مین سے یہ دوا ہے کہ فودنج کو نفوخ کرین یا خربق سپید اور صدف سوختہ کا نفوخ کرین اور جو دوا اجزا مین فتیلون کے مذکور ہو چکی ہے اسکا بھی نفوخ ہو سکتا ہے. عود بلسان کا نفوخ بھی کیا جاتا ہے. نشوقات مجربہ سے طبیخ دار شیشعان پانی یا شراب کے ہمراہ اور چند روز مستعمل ہوتا ہے اس مرض مین منجملہ مجربات کے خصوصاً اگر دماغ یا مقدم دماغ مین عفونت ہو یہ بھی ترکیب ہے کہ دو داغ داہنے اور بائین پہ یافوخ کے لگائین کانون کے سامنے اور مائل بطرف صدغین کے خواہ ایک ہی داغ وسط مین سر کے لگایا جائے **قروح انف** کبھی ناک مین قروح پیدا ہوتے ہین بخارات حارہ سے جو ردی ہون خواہ نزلہ ہائے حادہ سے اور یہ قروح یا تو بدبو اور متعفن ہوتے ہین یا خشکریشہ کیطرح یا قروح بثور کے طور پہ ہوتے ہین یا قروح سادہ اور پھر یہی قروح کبھی ظاہر ہوتے ہین اور کبھی باطن مین ہوتے ہین **معالجات** ناک ایک ایسا عضو ہے جو بہ نسبت کانکے رطب ہے اور بہ نسبت آنکھ کے خشک ہے لہذا ناک کے قروح کا علاج ایسا واجب ہے جو درمیانی علاج قروح گوش اور چشم کے ہو لہذا حاجت اس امر کی ہے کہ جو ادویہ مجفف قروح بینی کیواسطے تجویز کیجائین انکی قوت تجفیف کمتر ہو بہ نسبت ادویہ مجففہ قروح گوش کے اور زیادہ مجفف ہون بہ نسبت ادویہ قروح چشم کے. اسلیے کہ قروح گوش زیادہ تجفیف کے اثر کو خواستگار ہین اور قروح چشم ادنی سا اثر ادنی تجفیف کا بھی انکے واسطے کافی ہے. پھر اگر مواد قروح انف کا بوجہ سیلان کے بسبب حدوث ان قروح کا ہو خواہ بخارات کے صعود سے یہ قروح پیدا ہوئے ہون ایسے قروح کا علاج استفراغ اور جذب مادے دوسری طرف کو کرنا چاہیے چنانچہ معلوم ہو جائیگا اور مجملی علاج یہ ہے کہ سر کی تجفیف کرین اور تقویت بھی انہین طریقون سے کرین جو مکرر مذکور ہو چکے ہین بعد ازان دونون نتھنون کی فصد کرنی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جملہ ادویہ جو بواسیر انف اور ارنبیان مین نافع ہوتی ہین اور جنکا ذکر ہم عنقریب کیا چاہتے ہین وہ سب ادویہ قروح انف مین بھی نافع ہین بشرطیکہ دوا ادویہ قوی الاثر ہون اور جب وہ ادویہ لعاب دار کر دیجائین بذریعہ لعابات وغیرہ کے یہانتک کہ نرم ہو جائین کہ جملہ قروح خفیفہ مین بھی استعمال کے لائق ہو جائینگی قروح یابسہ کا علاج ایک سیوخ سے کیا جاتا ہے جو موم سے بنایا جاتا ہے کہ موم مین نصف وزن اسکے حرام مغز ساق گاؤ کا روغن نیلوفر اور روغن شیرج مین پگھلا کر تیار کرتے ہین اور اسلیے میرے نزدیک روغنگل ہے خصوصاً وہ روغنگل جو زیت انفاق سے بنایا جائے **ایضاً** ایسے قروح یابسہ کا علاج اس سیوخ سے کرتے ہین جو روغن بنفشہ اور کتیرا اور تھوڑا سا کف اسبغول اور خطمی کا **ایضاً** فتیلہ کو زوفا اور بط کی چربی اور موم زرد اور اونٹ کی چربی اور مرغ کی چربی اور شہد مین ڈبو کر استعمال کرین **ایضاً** موم اور روغن ہلیلہ زرد یا مازو کا روغن. اور بیشتر اس رگ کی فصد جو ناک کے کنارہ پر ہے بعد قیفال کی فصد کے اور حجامت اور اسہال کے نافع ہوتی ہے جو قروح کہ انکی طرف کوئی مادہ حریف اور ردی خواہ منتن نیتے بدبو بہکر آتا ہے ان قروح کا علاج دشوار ہے پھر بھی فصد اور اسہال تو ضرور ہی کرنا چاہیے اور بیشتر اسہال بذریعہ ایارجات کبار کے کرنا مناسب ہوتا ہے اور ان قروح کو ہمیشہ نطرون سے دھونا اور صابون سے واجب ہے خصوصاً وہ صابون جو قلیاوس کیطرف خواہ وہ صابون جو قسطنطین کیطرف منسوب ہے بعد ازان وہ ادویہ جنمین قوت تجفیف زیادہ ہے استعمال کرین. انھین ادویہ مین سے یہ نسخہ ہے پوست خشخاش اور قلقدیس اور زرنیخ احمر اور خربق ان سبکو پیسکر تلخہ گاؤ مین چند روز برابر خمیر اٹھائین بعد ازان استعمال کرین کبھی اسی نسخہ مین حماما

کبھی بڑھا دیا جاتا ہے اور مُر اور فوتنج اور فراسیون اور زعفران اور نسب کو اضافہ کرتے ہیں۔ دولے رونس حکیم کی مجرب ہے سعد اور شب اور مازو اور مُر اور زعفران اور زرنیخ ہموزن مستعمل ہے جن قروح میں درد بشدت ہوتا ہے انکا علاج یہ ہے کہ اسرب سوختہ جو مغسول ہو اور اسفیداج اور مرداسنج کا مرہم روغن گل اور موم ملا کر بنائیں اور استعمال کریں قروح شریرہ کا علاج روغن گل اور روغن آس اور مرداسنج اور گلاب اور تھوڑا سا سرکہ ان سب سے مرہم تیار کریں۔ قروح ظاہرہ کا علاج اس مرہم سے کرنا چاہیے سپیدہ ایک رطل مرداسنج تین اوقیہ چرک قلعی سوختہ تین اوقیہ شراب ملا کر استعمال کریں اور قراس اندرون سے بھی کبھی شراب اور کبھی سرکہ ملا کر علاج کیا جاتا ہے اور کبھی پانی ملا کر غرض جیسا موقع اور مناسب ہو۔ مراہم جیدہ سے یہ بھی ایک مرہم ہے خبث اسرب اور شراب کہنہ اور روغن آس یکجا میکر کوئلوں کی آنچ پر تیار کریں اور ہلاتے رہیں تا اینکہ غلیظ ہو جائے اور تانبے کے برتن میں بحفاظت رکھ چھوڑیں اسرب، سوختہ اور خبث اسرب کا ایک ہی اثر ہے عصارہ چقندر کو تنہا خواہ اور ادویہ کے ہمراہ استعمال کرنا بھی سزاوار ہے کہ بہت نافع ہے **علاج قروح حادہ کا** ابتدا میں تنہا روغن گل کافی ہے خواہ موم یا مرغ کی چربی کے ساتھ اور اس سے زیادہ قوی مرہم اسفیداج ہے خصوصاً اگر لعاب بہدانہ ملایا جائے۔ اور اگر زیادہ تجفیف منظور ہو فقط خبث فضہ ملا دیں روغن آس کے ساتھ۔ مگر جب مرض تھوڑا سا شدید ہو جائے اسوقت یہ مرہم استعمال کریں سپیدہ ایک رطل مرداسنج تین اوقیہ خبث الرصاص تین اوقیہ قلعی سوختہ اور مغسول بذریعہ شراب کے چار اوقیہ اسکا مرہم بنائیں روغن آس اور سرکہ ملا کر پھر جب مرض کہنہ ہو جائے اور شدت زیادہ ہو اسوقت یہ مرہم لگائیں مرداسنج چار درہم سداب تازہ چار درہم شبت دو درہم روغن آس اور سرکہ میں مرہم تیار کریں اس سے زیادہ قوی مرہم یہ ہے زاج اور قلقند اور مرہم ہر واحد سات جزو قلقدیس چھ جزو شب یمانی مازو توبال نحاس ہر واحد چار جزو کندر ایک جزو اور نصف جزو سرکہ ایک رطل اور آٹھ اوقیہ تانبے کے برتن میں اسقدر پکائیں کہ شہد کے قوام میں آ جائے اور اسی کا لطوخ تیار کریں **سدہ خیشوم کا بیان** سدہ خیشوم وہ چیز ہے جو خیشوم کے اندر محتبس ہو اور جو چیز حلق سے ناک میں آتی جاتی ہے اسکی آمد و رفت کو بند کر دے کبھی یہ سدہ ایک خلط لزج کا ہوتا ہے اور کبھی گوشت اُگ کر بطور سدہ کے بن جاتا ہے اور کبھی خشکریشہ اور پپڑی کی طرح سے ہوتا ہے **علاج** کڑوی مسور ایک درہم جندبیدستر نصف درہم افیون ایک قیراط زعفران ایک قیراط مر نصف درہم اسکی گولیاں بنالیں اور آب مرزنجوش تازہ میں میکر سعوط کریں اکثر اس سدہ کا انحلال اور مٹانا دستکاری اور عمل ید کا محتاج ہوتا ہے اور ناک کا سوتنا اس خاص سلائی سے جو ناک ہی میں پھیرنے کے واسطے بنائی جاتی ہے اور وہ سلائی ایسی بھی ہوتی ہے کہ اس سے سدہ وغیرہ کا کھینچ لینا خواہ نکالڈالنا بھی ہو سکتا ہے کہ ہمیشہ چھیلتے چھیلتے بالکل اسکو صاف کریں اور نیز چھیلنے سے اسکے اسقدر بدگوشت وغیرہ نکلتا ہے کہ اسکی کثرت مقدار سے سخت تعجب ہوتا ہے شاید کبھی نصف رطل تک وزن میں پہنچ جاتا ہے پھر اگر تدبیر بھی کافی اور مفید نہو ناچار اس تدبیر کو اختیار کریں جو ہم باب بواسیر میں لکھ چکے ہیں **خشبان کا علاج** اسکے علاج میں ایک سعوط اور غرغرہ ہے جو ادویہ ذیل سے کیا جائے پہلے مازو سائیدہ کو آب انار شیریں میں جو بقدر غمرہ کے ہو یعنے وہ سفوف مازو کا اسمیں ڈوب جائے جوش دیں کہ سارا پانی اسمیں جذب ہو جائے پھر اسے سکھا کے نصف اسکا کندر اور انزروت ملا کر لے آب انار سے ملا دیں جسمیں مازو کا جوش لکھا گیا ہے اور چند روز اس کا سعوط کریں یہ بھی دوا ہے کہ سہاگہ کو موم روغن ملا کر ناک میں ڈالا کریں تا اینکہ زائل مرض ہو جائے **رض انف** کو نہ ہو جانا مینی کا ادنیٰ و افضل یہ ہے کہ پہلے ناک کو اندر سے خوب ٹھوس ٹھوس کر کسی کپڑے وغیرہ سے بھریں بعد ازاں باہر سے اسکی کجی اور خم وغیرہ کو درست کریں اور جو شے اندر بھری ہے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نکالیں۔ طلا جو اسمیں نافع ہے اسمیں اسی قسم کی دوا داخل ہے جو کسر اعضائے دیگرہ میں بیان ہوگی جیسے برادہ بالش اور مر اور زعفران اور رامک اور سک اور طین مختوم رومی اور خطمی اور لاذن اسکو ماء اثل یعنے قسم خاص جھاؤ کی یا آب طرفا میں ملا کر طلا کریں علاوہ یہ ہے کہ ایسی ادویہ کا بیان ہم نے باب کسر اور جبر میں بخوبی کر دیا **بواسیر اور ریان انف کا بیان** بواسیر انف سے مراد وہ زیادتی خاص ہے جو ناک میں گوشت زائد سے پیدا ہوتی ہے کبھی تو برنگ سرخ مثل گوشت کے ہوتی ہے اور سپید بھی ہوتی ہے اور اسمیں درد نہیں ہوتا ہے اور اسکا علاج آسان ہے اور کبھی سرخ اور تیرہ گون ہوتی ہے کہ اسمیں درد شدید ہوتا ہے اسکا علاج دشوار ہے خصوصاً اگر اسمیں سے پیپ بھی بہتا ہو اور اس ورم میں عفونت بھی ہو اور بیشتر اسی قسم میں وہ بھی

فزونی ہوتی ہے جو سرطانی ہو اور ناک کی شکل کو بگاڑ دیتی ہو اور تمدید شدید سے درد پیدا کرتی ہو یہ وہی بواسیر انف ہے جو تیرہ رنگ اور بہت خراب پیدا ہوتی ہو اور اندر گوشت کے زیادہ دھنسی ہوئی اور مقدار جسامت میں بڑی۔ اسکی تدبیر یہی ہے کہ بآسانی اور بمدارات ازالہ کیجائے قطع کرنا اور چھیلنا اسکا مناسب نہیں ہے۔ سرطان اور بواسیر بد گوشت میں کبھی تفرقہ اسطرح بھی کیا جاتا ہے کہ اگر بعد امراض راس اور نوازل کے ہوا ہے بواسیر کہتے ہیں اور اگر محض ناک کی صفائی اور بدون سیلان کسی رطوبت حادہ کے پیدا ہوا اسکو سرطان کہتے ہیں خصوصاً اگر اس سے پہلے دماغ میں اعراض سوداوی ہوں اور ابتدا میں برابر دانہ نخود کے ہو یا برابر فندق کے پھر بڑھتی جاے اور حنک میں صلابت پیدا کرے۔ سرطان میں اکثر صدید یا سیلان کسی اور رطوبت کا نہیں ہوتا ہے حلق کیطرف بلکہ وہ خشک اور سخت ہوتا ہے اور بواسیر کبھی اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ بمنزلہ بواسیر لقلقہ کے ہوجاتی ہے اور کبھی بڑھکے ناک سے باہر بھی آجاتی ہے یا حنک میں پہونچ جاتی ہے جتنی ادویہ اربیان کو مفید ہیں بواسیر کو بھی نافع ہیں **معالجہ** بواسیر قسم اول ہو یعنے اسمیں درد وغیرہ نہو اسے چھری سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد ازاں سوہن خواہ آری سے بہ نرمی چھیلنا لازم ہے اور دوسری قسم کی بواسیر جو بد گوشت اور خراب قسم ہو مناسب ہے کہ اس کا علاج یا تو ان ادویہ سے کریں جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے خواہ آگ کے ذریعہ سے چھوٹے چھوٹے اور باریک داغ دیں یا مجاروفینی سوہن وغیرہ سے آہستہ آہستہ کاٹیں اور جسقدر فزونیاں گوشت وغیرہ کی ناکمیں ہوں اُسے نکال ڈالیں سوہن اور ریتی کی عمدہ قسم وہی ہے جو انبوبہ دار ہو یعنے اسمیں بطور نل کے اندر خالی ہو۔ اور بعد کاٹ ڈالنے کے ناکمیں سرکہ اور پانی ڈالیں اگر سانس کی اچھی طرح آمد برآمد ہونے لگے اور سدہ مانع آمد و شد نفس کا دور ہوجاے تو کام درست ہوگیا اور مرض بھی جاتا رہا ورنہ ابھی بقیہ رہ گیا ہے جو کسیقدر عمق کیطرف باقی ہے اسوقت نشار خیطی سے کام لیں طریقہ نشار خیطی کی ساخت کا یہ ہے ایک ڈورا بالوں کا خواہ ریشم کا لیکر اسمیں گرہ ایسی دیں جیسے گنڈا سوت کا گرہ دار ہوتا ہے کہ اسمیں مثل ارہ کے دندانے بن جاتے ہیں پھر اس ڈورے کو اسرب کی خمدار سوئی میں پروکے ناکمیں ڈالیں اور حنک کی راہ سے حلق میں نکال لیں اب ایک سرا تو اس ڈورے کا حلق میں ہے اور دوسرا ناک کے باہر دونوں سروں کو پکڑ کے اسطرح کھینچیں جیسے ارہ کی کشش ہوتی ہے اسی کھینچتے کھینچتے جو کچھ بقیہ فزونی کا رہگیا ہے بواسیر مذکور کا وہ کٹ جائیگا۔ بعد ازاں ایک باریک نل خواہ چھوٹی قلعی کی یا پروں کی لیکر اسپر کپڑا وغیرہ لپیٹیں اور پھر اسپر ادویہ بواسیر کو چھڑکیں جیسے دوائے قرطاس اور دوائے اندرون اور جملہ ادویہ مذکورہ ذیل کو اور اسکا نل کو کہ دونوں طرف منہ اسکا کھلا ہوا ہے مع اس ذرور کے ناکمیں ڈالیں۔ منہ کھلے رہنے سے فائدہ یہ ہے کہ سانس کی آمد و رفت بند نہوگی اور دوا دیر تک رکھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی آلہ چھیلنے کا مثل سوہن کے تیار کریں مگر وہ آلہ بھی انبوبہ دار ہو یعنے ٹھوس نہو چنانچہ اوپر بھی بیان کیا گیا الغرض ایسے آلے سے بھی مراد پوری ہوسکتی ہے اور صفائی بد گوشت کی چھیلنے خواہ ریتنے سے ہوجائیگی جسوقت بواسیر پر آلات قطع اور جرد کے مستعمل ہوں خواہ ادویہ اکالہ استعمال کیا جاے اسکے چھینک لانیکی بھی ضرورت ہے تاکہ جو عفونت باقی رہ گئی ہو وہ چھینک کی حرکت سے منتشر ہوجاے اور پراگندہ ہو کر کچھ باقی نرہے جن دواؤں سے علاج خفیف بواسیر کا کیا جاتا ہے تاکہ رفتہ رفتہ ازالہ مرض کریں وہ ادویہ بنائی جاتی ہیں پوست انار سے جو پانی میں پیسا گیا ہو مقدر پیسنا چاہیے کہ بیختہ ہوجاے اور ہمیشہ اسکا استعمال کریں کہ مجرب ہے مگر نفع اسکا دیر میں ظاہر ہوتا ہے (گھبرانا نہ چاہیے) یا فتیلہ جو اشنان سبز اور ساذج سے یا تخم حنظل اور جوز السرو جسکے ہمراہ کسیقدر زرنیخ بھی ہے اور چند روز استعمال کیا جاتا ہے۔ یا فتیلہ عصارہ جبق سے تنہا خواہ کسی اور عصارہ میں ڈبوکر اسکے بعد سوکھی ہوئی جبق اسپر چھڑکتے ہیں یا شراب میں ڈبوکر اسپر سحیق جبق کو چھڑکتے ہیں یا عقید آب انارین یعنے جما ہوا اور خشک آب انارین جو مع پوست وغیرہ کے کوٹا جاے اور اس سے جو فتیلہ بنایا جاتا ہے اور دن میں چند مرتبہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یا نفوخ زرنیخ اور قلقند دونوں کو پیسکر سرکہ میں بعد ازاں خشک کرلیں یہ ادویہ جن سے بواسیر مزمن کا علاج کیا جاے فتیلہ اور ذرور اور مرہم سب قسم کے ہوتے ہیں جو شبت اور مر اور نحاس سوختہ اور تانبے کا چھیلن جو اوپر اترتا ہے اور حب السوس ابیض اور قلقند اور قلقطار اور زاج اور نطرون کہ انہیں ادویہ سے شراب خواہ آب جبق یا آب انارین جو مسلم انار سے نچوڑا جاے اسمیں ملاکر فتیلہ تیار کرتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں خواہ نفوخ بناکر استعمال کرتے ہیں۔ اگر یہ فتیلہ اور نفوخ کارگر نہوں ایسے ہی پانی اور تر چیزوں کو لیکر انمیں بہت سی مقدار قلقدیس اور قلقطار اور رسجی اور زنگار اور پھٹکری کی ہوزن چھڑک کر استعمال کرتے ہیں اور اصوب یہ ہے کہ یہ دوا بعد چھینک لانیکے استعمال کیجاے

اگر یہ بھی مفید نہو اسوقت دوائے قلقندیون کا استعمال کرین بعض لوگ کہتے ہین کہ بزرلوف بواسیر انف کو اگرچہ سرطانی بھی ہو دور کرتا ہو اگر اس خوشہ کو جو کنارہ پر لوف جبہ کے ہوتا ہو نچوڑ کر پیئین اور تھنونین بھی چھوڑین گوشت زائد کو اور سرطان کو دور کردیتا ہو اربیان جو دو قرونی زخم کی تھنونین پیدا ہوتی ہین انکے علاج مین صواب یہ ہو کہ دستکاری سے تدبیر کیجاے مگر بعد تنقیہ بدن کے کہ امتلاء سے خالی ہو جاے اور سر کا تنقیہ کرلین اگر یہ قرونی کم ہو اور یہ قویہ جو قروح کیواسطے مفید ہین استعمال کرین جیسے نفوخ جو شب دو جز ایک جز و قلقطار اور مازو نصف جز ناکمین پھونکا جاے یا فتیلہ اسکا بنا کر ڈالا جاے۔ جالینوس جس دوا کو اس مرض مین اختیار کرتا ہو وہ دوا یہ ہو کہ آب انارین جو مسلم انار سے نچوڑا جاے اور تھوڑا سا جوش دے دیکر سیسہ کے برتن مین اُٹھا رکھین پھر اسکا ثفل لیکر اسقدر کوٹین کہ مثل عجین کے ہو جاے آب مذکور اتنا پلانا چاہیے کہ تلئین حاصل ہو بعد ازان اسی مع ثفل کے شیافات تیار کرکے ناکمین بیمار کے داخل کرین مگر شیاف دراز اور طولانی تیار کرین اور اثناے معالجہ مین کبھی کبھی ناغہ بھی کرنا چاہیے اور جبتک شیاف کو نکالدین ناک اور حلق مین طلا اسی عصارہ کا کرین اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہین یہ تدبیر قروح اور بواسیر کو بھی نافع ہو اور یہ نفع اسمین زیادہ ہو کہ مولم اور اسقدر ایذا دہندہ نہین ہو جو عادت سے باہر ہو۔ کبھی تینون قسم کے انار سے یعنے میٹھا اور ترش اور شیرین ملا کر یہ دوا تیار کیجاتی ہو۔ پھر اگر ناصور اربیان کا سخت ہو ترش انار زیادہ ملانا چاہیے اور اگر رطوبت زیادہ بہتی ہو انار عفص کو زیادہ کرین۔ ایک قوم جو بعد جالینوس کے اطبا سے ہوئی انھون نے اس دوا مین قلقطار اور نوشادر اور زنجار کو بڑھایا ہو۔ دواے صفر بھی بواسیر انف کو جڑ سے اوکھیڑ دیتی ہو۔ ادویہ حادہ اکالہ سب کی سب اس مرض مین بطور نفوخ کے مستعمل ہین جب ورم آجاے ٹھہر جائین تاانیکہ تسکین پیدا ہو۔ پھر موم اور روغن شہد کا استعمال کرین۔ پھر انھین ادویہ کو بطور نفوخ کے استعمال کرین پچھنے ہمیشہ لگاتے رہین تاانیکہ وہ قرونی ساقط ہو جاے خرنوب نبطی جو تازہ ہو وہ بھی اس مرض مین مجرب ہو چکی ہو کہ جسوقت ہمراہ صوف کے ناک مین بھر دیجاے اربیان کو کاٹکر گرادیتی ہو جیسے مسہ کو کاٹ ڈالین **ایضاً** جوز السرو بھی نافع ہو **ایضاً** مجربات سے یہ دوا ہو زاج سبز کو مثل سرمہ کے پیسین اور صبح کو ناکمین پھونکین اور شام کو بھی کہاں سے مرض جاتا رہیگا جب اربیان کٹ کر گر پڑے خون روکنے والی دوا یہ ہو کہ مٹی کو اولے کے پانی مین گوندھین یہانتک کہ خوب گندھ جاے اور غلیظ ہو جاے اور خوب سرد کرکے ناک پر طلا کرین

عطاس کا بیان چھینک ایک خاص حرکت دماغ کی ہو جو واسطے دفع کرنے اور نکالدینے کسی خلط کے یا کسی اور شے ایذا دہندہ کے ہوتی ہو کہ اسکو ہمراہ ہواے مستنشق کے دماغ ناک کی راہ سے دفع کردیتا ہو اور منھ کی راہ سے چھینک دماغ کیواسطے ایسی ہو جیسے ریہ کیواسطے یا ریہ کے قریبی اور اعضا کیواسطے کھانسی کا فائدہ ہو۔ بعض لوگون نے خیال کیا ہو کہ دماغ چھینک کیطرف جب ہی مائل ہوتا ہو کہ خلط موذی کا استحالہ ہوا کیطرف ہو جاے کہ اسے ہمراہ ہواے مستنشق کے نکالدیتا ہو اور یہ امر یعنے ہوا کیطرف اس خلط کا مستحیل ہونا کچھ ضرور نہین ہو بلکہ دماغ کو حاجت ہواے مذکور کیطرف اسلیے ہوتی ہو اور موجود ہوا سے زیادہ جو بروقت چھینکنے کے دماغ ہواے خارجی کو کھینچکر شے موذی کو دفع کرتا ہو تاکہ بدن اور اندرونی اعضا کے مجوفہ جنمین ہوا بھری ہو ہواے ضروری سے بھرا رہے اور خلط موذی کے ہمراہ وہ ہواے ضروری بھی خارج نہو جاے اگر وہ ہوا خارج ہو جاے یا اسمین تزعزع اور جنبش پیدا ہو عضلات سینہ کے اور حجاب کو بھی حرکت عنیفہ پیدا ہو گی اسوقت اندر سے باہر کیطرف حجاب وغیرہ ہٹے گا اور اسکے ہمراہ جو اجزا اسکے سینہ کے دور واقع ہین انھین کبھی حرکت ہو گی کہ باہر نکلنے لگینگے اسلیے کہ حرکت ہواے داخلی کے بعد یہی کیفیت پیدا ہوا کرتی ہو بضرورت امتناع خلا کے لہذا قوت دافعہ مادہ موذی کے جدا کرنے اور دفع کر دینے اور تنفس مین استعانت ہواے خارجی کی چاہتی ہو چھینک آنے سے اول نزلہ اور زکام مین ضرر ہوتا ہو اسلیے کہ جو خلط نزلہ مین ہو اور اسکا نضج مطلوب ہو وہ بدون سکون کے نضج نہین پاتی اور چھینک سے حرکت پیدا ہو کر سکون مطلوب کو زائل کردیتی ہو کبھی اکثر اقسام حمیات مین اس کثرت سے چھینک آتی ہو کہ سقوط قوت ہو جاتا ہو اور سر ہوا وغیرہ بھر کے بھاری ہو جاتا ہو اور بیشتر کثرت عطاس رعاف شدید کو پیدا کرتا ہو ایسے وقت بہت جلد چھینک کے بند کرنیکی تدبیر کرنی ضرور ہو لیکن فواق مادی کے اسکے حبس سے پیدا ہونے کا مظنہ ہو بعض اقسام عطاس ابتداے نوائب حمیات مین عارض ہوتے ہین اطباے ہند نے گمان کیا ہو مگر انکی راے یہ اچھی نہین ہو کہ چھینک آنیکے وقت

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض :03447227224
سدرہ طاہر :03340120123
حسنین سیالوی :03056406067
Imagitor

شکل اعضاے بدنی کی اسطرح مناسب ہو کہ سر آگے کیطرف مائل ہو اور سینہ پیچیدہ نہو بلکہ کشادہ ہو اور واژگون ہونا کہ گردن پشت کیطرف جھکی ہو جائز نہین ہو اس شکل سے اگر چھینکنے والا اپنے بدن کو سنبھالے اُسے ضرر چھینک کا نہ پہونچے گا۔ چھینک بہت نافع اُسوقت ہوتی ہو اور تخفیف راس کی کرتی ہو جب مادہ تھوڑا ہو کہ بذریعہ عطاس کے دماغ اسکے دفع کرنے پر قادر ہو یا اینکہ مادہ ریحی ہو اگرچہ کثیر بھی ہو یا مادہ بخاری ہو اسلیے کہ چھینک امتلاے بخاری کیواسطے انفع اشیاء ہو اگر وہ مادہ دماغ مین ہو یا مادہ غلیظ ہو اور نضج پاچکا ہو اگرچہ زیادہ بھی ہو اسلیے کہ ایسے وقت بلکہ ہمیشہ چھینک قوت دماغ پر دلالت کرتی ہو اسیواسطے جب آدمی کی موت قریب ہوتی ہو چھینکنے پر اسکو استطاعت نہین باقی رہتی پھر اگر چھینک لانیوالی ادویہ سے ایسے بیمارونکی تدبیر کیجاے اور عطس پیدا نہو اسکے بچنے کی البتہ امید نرکھنی چاہیے چھینک سے اعانت گرانی پر فضول محتبسہ کے ہوتی ہو اور بسہولت وضع حمل اور اخراج مشیمہ بھی اسکے ذریعہ سے ہو جاتا ہو اور گرانی سر مین بھی سکون پیدا ہوتا ہو مگر اس شخص کے لیے مضر ہو جسکے سر مین کوئی مادہ خام موجود ہو اور اسکے نضج پانے مین حاجت سکون کی ہو اور اسکی حاجت ہو کہ اسی مادہ کے قریب جو اجزا ہین انمین گرمی نہ پیدا ہو اور نہ حرکت اجزاے قریبہ کو ہو کہ انکی جہت سے خوف اس امر کا ہو کہ اور مادہ کا بھی جذب ہوگا اور مقدار مادہ موجودہ کی بڑھ جائیگی چھینک اس شخص کیواسطے بھی مضر ہو جسکے سینہ مین مادہ کثیر ہو اور مادہ خام ہو۔

چھینک روکنے والی ادویہ روغن گل جو تر و تازہ پھول سے گلاب کے بنایا جاے وہ چھینک کو روکتا ہو سعوط کرنے سے اور روغن خلاف سے بھی زیادہ سکون عطاس مین پیدا ہوتا ہو اور کبھی کوئی گرم شے مثل روئی وغیرہ کے ناکمین بھر دینے سے بھی چھینک کی آمد رک جاتی ہو آب گرم سے سر کو دھونا اور روغن گرم کانو مین ڈالنا اور چت لیٹ کر پس گردن کے نیچے گرم تکیہ رکھنے سے اور سیب اور ستو کے سونگھنے سے اسیطرح اسفنج بحری کے سونگھنے سے اور فکر زائد کسی امر مین کرنی اور چھینک کے تصور سے غافل ہو جانے سے چھینک کی آمد بند ہو جاتی ہو اور لڑکے کے واسطے رطوبت گردہ کی مانع عطاس ہو اسطرح کہ پورا اور مسلم گردہ آگ پر رکھکر بریان کرین اور قبل پختہ ہونے کے جو پانی اس سے ٹپکے اسے لیکر استنشاق کرین خواہ اسکی ناس لین۔ زیادہ صبر کرنا چھینک آنے پر یعنی اسے روکنا یہ بھی کافی علاج اسکا ہو مگر اسی قسم کا جو ضعیف ہو اور آنکھونکا ملنا اور کانونکا اور اسیطرح اطراف اور حنک اور فقرات کے جوڑون کے مقام کا اور اسیطرح مالش شدہ فقرہ کے بھی مانع عطاس ہو اور بقوت منہ کھلا رکھنا اور ڈکار لینی اور دور تک اوپر بطرف آسمان کے نظر کو بلند کرنا اور تململ یعنے بے آرامی پیدا کرنی اور جسم کو الٹنا پلٹنا یہ بھی مفید ہو تمریخ عضلہاے قریبہ دماغ کی ادہان مرطبہ سے خصوصاً عضل جبین کی۔ اور نیند کے پیدا کرنے مین مستغرق ہو جانا خواہ نوم غرق سے سو رہنا اور بیداری سے بچنا بھی مانع عطاس ہو۔ غبار اور دخان سے تحرز کرنا کہ دماغ تک نہ پہونچے یہ بھی چھینک کو روکتا ہو

معطسات چھینک لانیوالی ادویہ خربق سپید اور جند بیدستر اور کندش اور فلفل اور خردل سب کو یکجا کرین خواہ ایک ایک کو جدا لگانا لیکر کسی پر کے ذریعہ سے ناکمین پہونچائین یا عاقرقرحا اور نیل اور مشک برانی اور کلونجی اور صبر ان سب کو بھی لیکر پر وغیرہ پر لگا کر ناکمین پہونچائین معطسات خفیفہ مین سے ابیون جسوقت سوراخ دار ہو جاے اور شاخہاے بادروج اور زراوند گل سرخ محرورین کیواسطے معطس ہو ناک کے اندر دوا لگانا بہتر ہو بہ نسبت اسکے کہ دوا کو پھونک کر پہونچائین واسطے چھینک پیدا کرنے کے

کوئی شے ناک مین پڑ جاتی ہو جسکی ناکمین کوئی چیز پڑ جاے لازم ہو کہ بعض ادویہ معطسہ سے اسکی چھینک پیدا کرین اور منہ اسکا بند کر دین اسیطرح جو نتھنا کھلا ہو یعنے جدھر وہ شے نہین پڑی ہو اسکو بھی بند کر دین چھینک کے آتے ہی وہ چیز گر پڑیگی اور شاید اس تدبیر کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہو

خشکی ناک مین پیدا ہونی کبھی حرارت سے اور کبھی یبوست شدید سے اور کبھی کسی خلط لزج کے ناکمین سوکھ جانیسے خشکی پیدا ہوتی ہو اور سب کا علاج ظاہر جسم سے کیا جاتا ہو ادہان اور عصارات بارد و رطب کا استعمال انفع اشیا ہو۔ اور اگر کوئی خلط سوکھی ہوئی موجود ہو جسکی ہڈی سی پڑی ہو محسوس ہوتی ہو اسکو کسی روغن اور عصارہ سے بھگو کر نکالنا چاہیے تاکہ وہ شے خارج نہو جاے جسکا اخراج نہ کرنا چاہیے

حکۃ الانف کھجلی ناکمین کبھی کسی بخار حاد خواہ نزلہ حادہ کے سبب سے جو پہلے تھا خواہ ابھی ہو اور اسکا سیلان قوی ہو اگرچہ باردہی پیدا ہوتی ہے اور کبھی چھوٹے بثور ناک مین پڑ جانے سے خارش ہوتی ہو اور کبھی حرکت رعاف سے اور ایسی کھجلی دلائل بحران سے ہو اور منجملہ علامات جدری اور حصبہ کے ہے چنانچہ آیندہ معلوم ہوگا۔ اور علاج جملہ اقسام مذکورہ کا ان قواعد کو خیال کرکے جو مذکور ہو چکے آسان ہے

فن چھٹا احوال فم کا بیان

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہے کہ اسمین منہ اور زبان کا حال بیان کیا جائیگا۔ فم ایک عضو ضروری ہے کہ جوف اسفل تک غذا کو پہونچاتا ہے اور عضو مشارک ہے کہ ہوا کو جوف اعلی تک پہونچاتا ہے اور نافع ہے کہ جسقدر فضول فم معدہ مین یکجا ہوتے ہین انکو نکالدیتا ہے اگر ان فضول کا دفع اسفل معدہ کیطرف متعذر خواہ متعسر ہو۔ فم پورا ظرف ہے انسان کے اعضاے کلام کیواسطے اور دیگر حیوانات کے آواز پیدا ہونے مین جنکی آواز نفخ سے پیدا ہوتی ہے۔ زبان ایک عضو اعضاے فم سے ہے اس عضو کی خلقت فوائد مندرجہ ذیل کیواسطے ہوئی ہے (۱) جو چیز چبائی جاتی ہے منہ سے اسکا الٹنا پلٹنا بذریعہ زبان کے ہوتا ہے (۲) صوت کی تقطیع یعنے آواز کو جدا جدا کرنا (۳) حروف کا آواز سے پیدا کرنا (۴) ذوق کی قوت کا زبان خود آلہ ہے۔ زبان کی سطح زیرین کی جلد متصل ہے جلد مری اور باطن معدہ کی وہ جھلی جو زبان کو چھپاے ہوے ہے جسکو قطع کہتے ہین اسکے دو حصے ہین نصف تو سامنے ورزش کے ہے اور دونون حصون مین شرکت اربطہ کی ہے اور اتصال قوی دونون مین ہے عضلہ محرکہ اور عضلہ محسّسہ کی باب تشریح سے اچھی طرح شناخت کرو۔ بہترین اور افضلترین اقسام زبانکی جو کلام جید پر قادر ہو وہی ہے کہ طول عرض مین معتدل ہو اور جڑ کے قریب باریک اور سندق ہو۔ اور اگر زبان بڑی اور زیادہ عریض ہو خواہ چھوٹی ہو جیسے تشنج کی حالت ہوتی ہے ایسی زبان جسکی ہوگی اسکو قدرت کلام کرنے پر نہوگی جو ہر اور مادہ جھلی زبان کا نرم گوشت ہے سپید رنگ کہ اسکو بہت سی چھوٹی چھوٹی رگون نے گھیر لیا ہے جو گوشت کے اندر داخل ہو رہی ہین اور وہ رگین دموی اور سرخ رنگ مین کچھ ان رگونمین سے اور وہ ہین اور کچھ اقسام شرائین سے ہین اور اسمین اعصاب بھی بکثرت ہین جنکا انشعاب اور خروج اعصاب اربطہ نابتہ سے ہے جیسے تشریح اعصاب مین ہم نے بیان کیا ہے زبانمین اعصاب و عروق کا اسقدر مجمع ہے کہ مثل ایسے چھوٹے سے عضو کے اسقدر اجتماع اور فراہمی کی توقع ہو نہین سکتی نیچے کیطرف زبانمین دو فزونی منہ کی شکل پر بنی ہین کہ جنمین میل اور سلائی جاسکتی ہے۔ یہ دونون سوراخ چشمہ لعاب کہلاتے ہین کہ یہی لعاب کو اس لحم غذائی تک پہونچاتی ہین جو بیخ زبانمین ہے اور جس کا نام مولد لعاب ہے یہ دونون چشمہ لعاب مساکب لعاب کہلاتے ہین اور زبانکی نداوت اور تری کی حفاظت کرتے ہین غشا اور جھلی جو ساری زبان پر ہے متصل ہے اس جھلی سے جو تمام منہ مین ہے اور وہی جھلی مری اور معدہ تک اتر آئی ہے۔ زبانکے نیچے دو رگین سبز رنگ کی ہین کہ انسے اور بہت سی رگین پھیلتی ہین ان دونون رگونکا نام صردین رکھا جاتا ہے اور صرادان بھی انہین کو کہتے ہین **امراض لسان** زبانمین کبھی ایسے امراض پیدا ہوجاتے ہین جنکی وجہ سے زبانکی حرکت مین آفت پیدا ہوتی ہے خواہ تو بالکل اسکی حرکت باطل ہوجاتی ہے یا ضعیف ہوجاتی ہے خواہ متغیر ہوجاتی ہے اور کبھی ایسے اعراض پیدا ہوتے ہین جیسے زبانکی حس لمس اور ذوق مین آفت پہونچتی ہے کہ یا تو بطلان دونون حس کا ہوتا ہے خواہ انمین ضعف پیدا ہوتا ہے یا تغیر آجاتا ہے اور بیشتر ایک حس زبانکی باطل ہوتی ہے اور دوسری بدستور باقی رہتی ہے مثلاً ذوق کی حس کا بطلان ہوتا ہے اور حس لمس بدستور صحیح رہتی ہے اور یہ بات اسوقت ہوتی ہے کہ جو مرض پیدا ہوا ہے اسکو قدرت اسیقدر ہے کہ ضعیف ترین قوت زبان کو فنا کردے کبھی مرض زبانکا از قسم سوء مزاج ہوتا ہے۔ اور کبھی مرض ترکیب اور بناکہ زبان بڑی ہوجاے خواہ چھوٹی ہوجاے یا شکل مین فساد پیدا ہو خواہ وضع اور محاذات مین فساد آجاے مثلاً انبساط نہ کرسکے خواہ انقباض پر قادر نرہے۔ کبھی انحلال فرد مرکب سے مرض زبان ہوتا ہے اور کبھی مرض مین ترکیب ہوتی ہے جیسے بعض اورام۔ کبھی آفت خاص زبانمین ہوتی ہے اور کبھی بمشارکت دماغ کے آفت زبان کو پہونچتی ہے اور جب دماغ کی شرکت سے آفت پہونچے تو رخسارہ اور ہونٹھ کو اکثر ضرور پہونچے گی اور بیشتر یہ آفت جملہ حواس کی مشارکت کرتی ہے اگر آفت زبانکی خاص اس شعبہ مین عصب کے ہو جو مخصوص زبان کا پٹھا ہے۔ کبھی زبان کو ایذا مشارکت سے معدہ کی بھی ہوتی ہے اور اکثر مشارکت ریہ اور صدر سے زبان کو الم پہونچتا ہے زبان کے مزاج پر استدلال اسکی رنگت سے کیا جاتا ہے سپیدی اور زردی اور سرخی اور سیاہی اخلاط اربعہ کے غلبہ پر دلالت کرتی ہین اور بذریعہ طعم کے بھی استدلال ہوتا ہے جو طعم کہ زبان پر غالب رہے اسکے سبب کا احساس ہوتا ہے ترشی ہو خواہ حلاوت یا تفہ یعنے پھیکاپن خواہ تلخی اور بشاعت یعنے بدمزہ جو عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت اور قبض سے۔ علاوہ یہ ہے کہ زبانکے رنگ سے

خواہ جو مزہ زبان پر ہے اسکے ذریعہ سے اور اعضا کے امراض پر استدلال ہو سکتا ہے مثلاً سرخی زبان کی خصوصاً اگر سرخی کے ہمراہ خشونت بھی ہو اُن اورام دموی پر دلالت کرتی ہے جو اطراف سر اور معدہ اور جگر مین ہوں اور سپیدی زبان کی برودت معدہ اور جگر اور بلغمیت سر پر دلیل ہوتی ہے اور کبھی سپیدی زبان کی یرقان سدی پر دلالت کرتی ہے اگرچہ رنگ بدن کا برخلاف اسکے زرد ہو طعم زبان کا دلالت صحیح کرتا ہے کہ تمام بدن مین کس خلط کا غلبہ ہے یا معدہ اور سر مین کونسی خلط غالب ہے۔ کبھی بذریعہ رطوبت اور یبوست زبان کی بھی استدلال کیا جاتا ہے خود زبان کے اعراض پر۔ یبوست زبان پر دو طرح سے پیدا ہوتی ہے ایک خشکی تو ایسی ہوتی ہے کہ سطح زبان کی صاف رہتی ہے اور اصلی یبوست یہی ہے اور دوسری وہ خشکی کہ اسمین سیلان رطوبت چیپ ا سکا بھی ہے اور حرارت زبان کو خشک کر دیتی ہے اور یہ قسم خود جو ہر زبان کی خشکی پر دلالت نہین کرتی ہے بلکہ اس رطوبت لزجہ پر دلیل ہوتی ہے جو زبان پر انسم نزلہ یا بخرہ غلیظہ کے فراہم ہوتی ہے اور اسی استدلال مین اکثر اطبا کو غلطی واقع ہوتی ہے کہ انھون نے بظاہر مریض کا منھ سوکھا ہوا دیکھا اور یبوست کا حکم کر دیا اور اسکا خیال نہ کیا کہ پہلے کس قسم کی خشکی تھی اور اب کیسی ہے خشونت زبان تابع جفاف حقیقی کے ہے اور ملاست تابع رطوبت کے کبھی زبان کی کیفیت پر اسکی حالت موجودہ جو بروقت کلام کرنے اور بولنے کے ہو جاتی ہے بھی استدلال کیا جاتا ہے اسطرح کہ ضمور یعنے لاغری اور خفت اسمین ہے یا غلظ اور گندگی ہے کہ ہر وقت زبان کو جھٹکا لگتا ہے اور حرکت تکلم مین گرانی اور ثقل معلوم ہوتا ہے ایسی کیفیت زبان کی امتلاء خون یا رطوبت کے مثلاً پر دلالت کرتی ہے کبھی اورام اور بثور جو زبان مین پیدا ہون انسے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ ناظر کتاب ہذا کو ممکن ہے کہ انھین قواعد کلیہ سے اور جزئیات کا استدلال پیدا کرے اگر اچھی طرح ان کلیات کو ذہن نشین کر چکا ہو کبھی زبان تنہا متالم ہوتی ہے۔ اور کبھی بشرکت دماغ اور معدہ کے متالم ہوتی ہے۔ اور چونکہ عصبۂ لسان متصل چند عصاب کے ہے لہذا دو حال سے اس عصبہ کے ایک حال ضرور ہوتا ہے اگر وہ سب اعصاب بھی موافق عصبۂ زبانکے متحرک ہوے اور عصبہ زبان کی حرکت مین عائق اور مانع نہوے اُسوقت کلام اور تکلم اس زبانکا صحت اور درستی پورا ادا ہوگا اور اگر وہ عصاب عائق اور مانع حرکت عصبہ زبان کے ہوے اور بسہولت اسکو حرکت نکرنے دین اسوقت تمتمہ اور حبسہ یعنے بستہ ہونا زبانکا پیدا ہوگا۔ اور مجھے امید یہ بھی ہے کہ تمتمہ اور حبسہ شاید اس جہت سے بھی واقع ہوتا ہے کہ عصبہ زبان قوت کو دوسرے عصب سے حاصل کرتا ہے اس زمانہ مین حبس کلام پیدا ہوتا ہے تا اینکہ پھر درست ہو کر عصبہ متوجہ حرکت ہو معالجات زبان کے امراض کا معالجہ کبھی بہ مشارکت معالجہ سر اور معدہ کے ایسی ادویہ وغیرہ سے ہوتا ہے جو اصلاح انکی کر دین اور یہ ادویہ سب بخوبی معلوم ہوئی ہین اور کبھی علاج اسکا معالجہ خاص سے بذریعہ مشروبات کے ہوتا ہے جو بذریعہ اسہال کے استفراغ مادہ کر دین اور یہ ادویہ زیادہ نافع ہین بنسبت ادویہ منقیہ یا ادویہ مبدل مزاج کے یا ادویہ قابضہ اور محللہ اور مقطعہ ملطفہ کے ایسے ادویہ کہ جسوقت شرباً انکا استعمال ہو انکی قوت اور اثر زبان تک پہونچے۔ پلانے کی ادویہ انھین قسام کی انکی نسبت مناسب یہی ہے کہ بعد طعام کے مستعمل ہون کبھی بذریعہ مضمضہ اور دلوکات اور غرغرہ اور ادہان کے جو منھ مین دیر تک ٹھہرائے جائین بھی علاج کیا جاتا ہے اسیطرح گولیان بھی منھ مین رکھی جاتی ہین اور ان عقاقیر سے بھی علاج کیا جاتا ہے جنھین یہی قوی ہون یعنے اسی قسم کے اثر ہون جو مذکور ہوے بہتر اور اجود یہ ہے کہ عقاقیر وہی اختیار کیے جائین جو مفرطح ہون یعنے وہ نباتات جنگلی جھاڑ زمین پر پھیلتی ہین زبان اور منھ کے علاج مین احتیاط اس امر کی ضرور ہے کہ ایسی ادویہ اختیار کیجائین کہ شاید حلق مین خواہ ریہ تک اتر نہ جائین اور انکے ہمراہ لعاب مادہ فاسد کا بھی پہونچے اور ضرر پیدا کرے فساد ذوق ذوق مین آفت انھین تینون وجوہ سے پہونچتی ہے جنکا ذکر ابھی ہو چکا اور یہ تینون اقسام فساد ذوق کی مشارکت دماغ سے بھی ہوتے ہین جب کوئی مرض دماغ مین سوء مزاج سے خواہ مرض آلی اور مشترک عارض ہو اور استدلال اس مرض پر انھین دلائل سے کیا جاتا ہے جنکی طرف ہم اشارہ کر چکے ہین علاج اگر بمشارکت دماغ کے فساد ذوق عارض ہوا ہو پہلے معرفت حال دماغ کی کرنی چاہیے کہ دماغ کی اصلاح انھین تدابیر سے کیجائے جو امراض دماغ مین ہم بیان کر چکے۔ اور اگر مشارکت دماغ سے فساد ذوق عارض نہوا ہو تو معدہ کے حالات کو دریافت کرنا چاہیے اور اگر بلا مشارکت کسی عضو کے خاص زبان ہی کے تغیر حال سے فساد ذوق پیدا ہوا اسوقت زبان ہی کے اعراض اور احوال کیطرف توجہ کرین۔ اگر کسی قسم کا امتلا یا کوئی خلط ردی سبب اس مرض کا ہو پہلے اسی کا استفراغ کرین پھر اگر وہ خلط حاد ہو مثل ایارج فیقرا یا حب قوقایا اور ان حبوب سے جو سقمونیا اور شحم حنظل اور ملح نبطی سے

زبان کے رنگ اور مزہ سے امراض زبان و اعضا پر استدلال

علاج مخصوص امراض زبان کے واسطے

مرکب ہوں استفراغ کریں۔ اور اگر خلط غلیظ ہو ایارجات اور غرغروں کا استعمال کریں اور وہی غرغرے استعمال کریں جو باب استرخائے زبان میں لکھے جاتے ہیں اور مریض کو اغذیہ حریفہ جیسے پیاز اور لہسن اور رائی کھلانی چاہیے اور سرکہ بھی ہمراہ غذا کے دیا جائے **استرخائے لسان** اور ثقل زبان اور جو خلل ایسا ہو کہ اسکو کلام کرنے میں دخل ہو استرخاء زبان کا منجملہ استرخاء مذکورہ کے ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے اور سبب اسکا معلوم ہو چکا کبھی رطوبت دموی سے بھی ہوتا ہے اور کبھی وجود سبب اولا دماغ میں ہوتا ہے اسکے بعد زبان میں استرخا پیدا ہوتا ہے کبھی سبب عصبۂ محرکہ میں ہوتا ہے یا اس شعبہ میں ہوتا ہے جو اسی عصبہ سے زبان تک آتا ہے واقفین علم طب کو معلوم ہے کہ شرکت دماغ سے جو مرض دیگر اعضا میں پیدا ہوتا ہے اور جو بلا شرکت ہوتا ہے اسکی کیفیت اور حالت انہیں اعراض سے دریافت ہوتی ہے جو حس اور حرکت سے تعلق رکھتی ہے یعنے جو اعضا اپنی حس اور حرکت میں تابع دماغ کے ہیں انمیں ایسے وقت جبکہ دماغ میں کوئی فساد پیدا ہو اور اسکی طبیعت سے ان اعضا میں بھی فساد ہو جائے تو کمی بیشی اور جملہ عوارض ان امراض کے تابع حالات اور تغیرات دماغ کے ہوتے ہیں۔ کبھی دموی مادہ ہونے پر سرخی اور حرارت زبان کی بھی دلیل ہوتی ہے کبھی مادے کے رقیق مائی یعنے بلغمی ہونے پر کثرت سیلان لعاب رقیق سے استدلال کرتے ہیں اور یہی شناخت اسکی ہے کہ محللات سے انتفاع کم ہوتا ہے اور جن چیزوں میں قبض ہے انکے استعمال سے نفع ہوتا ہے کبھی استرخاء زبان یہانتک ہو جاتا ہے کہ کلام کرنا بالکل معدوم ہو جاتا ہے خواہ تکلم متعسر ہوتا ہے یا تغیر کلام میں پیدا ہوتا ہے اسی اقسام سے فافا اور تمتام بھی ہے۔ لڑکوں میں بعضے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ مدت تک بولنے سے عاجز رہتے ہیں اور انکی زبانیں بیچ جاتی ہیں کیونکہ بعض وہ لوگ جنکے بولنے میں اور کلام کرنے میں انکے ہرج ہے جب کسی مرض حار میں مبتلا ہوتے ہیں انکی زبان کھلجاتی ہے اور بے تکلف بولنے لگتے ہیں اسلیے جو رطوبت زبان میں بھری تھی اور جڑوں میں عصبۂ مذکورہ کے محتبس ہو رہی تھی اس مرض حار میں اسکا ذوبان ہو جاتا ہے اور گھل کر بہ جاتی ہے اور اسی سبب سے کوئی لڑکا الثغ ہوتا ہے اور جب وہی لڑکا جوان ہوا اور رطوبت میں اسکے اعتدال آیا فصیح الکلام خود بخود ہو جاتا ہے **علاج** پہلے بدن کا تنقیہ ایارج صغیر سے اسکے بعد ایارجات کبار سے کرنا چاہیے بعد ازاں فصد ناصیہ سر کی اسکے بعد وہی ادویہ جو مخصوص سر کیواسطے ہیں انکو استعمال کریں۔ اگر گمان ایسا ہو کہ ہمراہ رطوبت کے غلبہ خون کا بھی ہے رگہائے زبان کی فصد اور ذقن پر حجامت کریں اسکے بعد غرغروں سے علاج کریں اور دلوکات یعنے ملنے والی ادویہ جو زبان پر ملی جاتی ہیں اور ہمیشہ تحریک زبان کی کرتے رہیں بعد استفراغ کے پہلی دونوں تدبیریں اچھی طرح امراض سر میں مذکور ہو چکیں اور تیسری تدبیر یعنے زبان پر ملنے والی دوائیں سو اکثر اوقات محللات مقطعہ اور ملطفہ سے کام لیا جاتا ہے اور ایسی ہی ادویہ سے غرغرہ اور انہیں سے مضمضہ بھی کیا جاتا ہے۔ یہ ادویہ جیسے کہ سعتر اور حاشا اور خردل اور عاقرقرحا اور پوست بیخ کبر بلکہ خردل اور کندش یہ سب مثل مری اور خل عنصل کے کبھی زبان کی مالش نوشادر کے ہمراہ انجبین یعنے قراقرت خواہ عسل سے کرنا کہ بہت سا لعاب بہ جائے کہ یہ بھی مفید ہوتا ہے اور سکنجبین عنصلی جسوقت بطور غرغرہ کے یا بطور مضمضہ کے مستعمل ہو بہت نافع ہوتی ہے اور روغن ترکی استرخاء اور ثقل زبان کو نافع ہے جسوقت استرخاء شدید ہو جائے اور کلام کرنا بالکل بند ہو جائے کسیقدر فربیون اور کندش لیکر ہمیشہ زبان اور بیخ زبان پر ملا کریں۔ اور انہیں ادویہ کو خواہ ایسی ہی اور ادویہ گردن پر رکھنی ضرور ہیں۔ کبھی ایسی ہی ادویہ سے حبوب تیار کرتے ہیں ایسی چیزوں میں گھولکر کہ جلدی گھل نہ جائیں جیسے لاذن اور عنبر اور راتیانج اور صموغ لزجہ سے نسخہ گولیوں کا جو زیر زبان رکھی جاتی ہیں اور استرخائے زبان اور لذع لسان کو مفید ہے علک الانباط دو درم حلتیت ایکدرم انکی گولیاں چنے کے برابر بنالو اور زبانکے نیچے رکھو۔ مجرب دوا اس مرض کی یہ ہے کہ نوشادر اور فلفل اور عاقرقرحا اور خردل اور بورق اور زنجبیل اور مویزج اور سعتر اور شونیز اور مرزنجوش خشک شدہ اور ملح نفطی ان سب کو کوٹ کے اور چھانکر آب گرم میں ڈالیں اور غرغرہ کریں اور چند روز تک کیا کریں۔ جوارش جو اسکے واسطے اہل ہند لکھتے ہیں منجملہ اسکے ایک جوارش یہ ہے۔ کمون کرمانی اور قرفہ اور ملح ہندی ہر واحد نصف مثقال دار فلفل سو عدد فلفل دو سو عدد شکر آٹھ استاتیر اور ایک استار برابر ہے ساڑھے چھ درہم کے پس اس حساب سے ۵۲ درہم شکر ہوئی ہر وقت اس جوارش میں سے کسیقدر استعمال کرتے رہیں جب محللات سے فائدہ نہو اور حدس طبیب معلوم کرے کہ رطوبت رقیقہ سیالہ سبب مرض کا ہے اسوقت محللات قابضہ سے استعانت کرنی چاہیے جیسے دار شیشعان گلاب میں ملا کر یا قلقلاح اور طباشیر ملاکر اکثر اوقات زبان کی مالش جو عفص اور قوابض سے بھی نافع ہوتی ہے اسلیے کہ یہ ادویہ استواری زبان کی پیدا کرتی ہیں اور لعاب کو تحلیل کرتی ہیں اور اسکو بہا کر نکال دیتی ہیں بسبب

ترسی کے یا جیسے انگور خام یا اور فواکہ جو خام ہون وہ بھی ایسے ہی اثر دار ہین جسوقت صبی یعنے لڑکا کلام مین توتلا ہو ہمیشہ اسکی زبانکی تحریک و مالش کرنی ضرور ہو اور اسکی زبان کا لعاب نکالنا چاہیے ایسے وقت شہد اور ملح اندرانی خصوصاً بطور مالش کے زیادہ مفید ہوتا ہو اور اسیطرح جملہ ادویہ جو رطوبت لسان کے بارہ مین مذکور ہو چکی ہین زیادہ کلام لڑکون سے کرانا اور تاکید انپر بولنے کی رکھنی بھی اس مرض کیواسطے بہت مفید ہو **تشنج لسان** کبھی یا مین تشنج ایسی رطوبت لزجہ کے سبب سے ہوتا ہو جو عضلہ لسان کو عرض مین کھینچتی ہو اور تمدد پیدا کرتی ہو۔ اور کبھی سوداے منقبضہ سے تشنج پیدا ہوتا ہو اور کبھی امراض حادہ سے بطور تجفیف کے تشنج پیدا ہو جاتا ہو اور تجفیف اسقدر ہوتی ہو جیسے زبان کو خشک کر دیا ہو۔ کبھی تشنج سے کلام کرنے مین ضرر ظاہر ہوتا ہو **علاج** زبان کے تشنج کا علاج قریب قریب اسی معالجہ کے ہو جو فن اول مین اس کتاب کے تشنج عام کے معالجات مین ذکر کیا گیا ہو اور طریقہ خاص جو زبان ہی کے تشنج سے متعلق ہو وہ یہ ہو کہ گردن کی جڑ کی تکمید مثل بابونہ اور اکلیل الملک اور رطبلہ در مرزنجوش سے اور شبت سے جدا جدا خواہ سب کو یکجا کرکے کرین اسیطرح غرغرہ انہین دواؤنکے روغن سے اور انہین ادویہ کو نیمگرم منہ مین بھرین اور دیر تک رکھین اور ایک قسم کا خاص حلوا یعنے خبیصہ جو ادہان حارہ سے بنائے جائین اور حلاوات محللا و بزور جیسے حلبہ وغیرہ کا بھی استعمال کرین۔ اور اگر تشنج حمیات مین ہو اسوقت ادہان لیسے استعمال کرنے چاہیین جیسے روغن بنفشہ اور روغن کدو اور روغن بید مقشر اور واجب ہو کہ مواضع پر نطول آب نیمگرم اور عصارات طبخ شدہ کا کرین جو ایک ہی مفرد دوا کے عصارہ ہون **عظم اللسان** کبھی خون کے غلبہ سے زبان بڑی ہو جاتی ہو اور کبھی رطوبت کثیرہ بلغمیہ مرخیہ ہیجہ کے سبب سے زبان بڑی ہو جاتی ہو کبھی اسقدر بڑھ جاتی ہو کہ منھ سے باہر نکل آتی ہو اور ایسی بزرگی اور عظم لسان کا بیان جداگانہ ہمنے باب اورام مین بھی کیا ہو بسبب خصوصیت کے جو اس کو ورم سے ہو **علاج** دموی یا جو عظم لسان کسی مادہ حارہ سے پیدا ہو اسکا علاج یہ ہو کہ ہمیشہ مالش اور دلک زبانکا مقطعات حامضہ اور قابضہ سے کرین جیسے ریباس اور حماض اترج۔ اور جو عظم لسان رطوبت سے پیدا ہوا ہو اسکے علاج مین زبانکے نوشادر اور عنصل اور سرکہ سے مالش کرین بعد استفراغ کے یا زنجبیل اور فلفل اور دار فلفل اور ملح اندرانی کو خوب کوٹکر زبانکی مالش اس سے کرین تب اپنے حجم اصلی کیطرف عود کر گئی اور جسقدر زبان خارج ہوئی ہو اسکو منھ کے اندر داخل کر دین۔ استرخاے لسان اگر لڑکونکو عارض ہو فقط پرہیز کرانا اور گوشت کنجشک اور تو مش یعنے چوزہ تازہ کا کھلانا بھی اسکے معالجہ مین کافی ہو۔ ایک شخص نے پچھنے لگائے تھے ناگاہ مبضع کی ضرب لیٹ پر اس عصب کے پڑی جو قریب غشا مفصل زبانکے ہو ایسی ضربت کے اثر سے زبانکا استرخا خود بخود پیدا ہوا **مترجم** اس حکایت سے غرض یہ ہو کہ ناگہانی غلطی بھی کبھی کبھی نتیج امراض ہوتی ہو **زبان کا چھوٹا ہونا** کبھی یہ حالت اسوجہ سے پیدا ہوتی ہو کہ جو رباط زبان نیچے سرے پر زبانکے اور کنارہ پر اسکے واقع ہو وہ متصل ہو جاتا ہو بس آدمی کو طاقت زبانکے بقدر معتدل پھیلانیکی نہین رہتی ہو۔ اور کبھی بسبب تشنج کے زبان چھوٹی ہو جاتی ہو **علاج** تشنج کے سبب سے جو چھوٹا ہو جانا زبانکا عارض ہوا سکے علاج مین تو بہت تفصیل سے باب تشنج عام مین بیان ہو چکا ہو۔ اور رباط کے کوتاہ ہو جانے سے اگر زبان چھوٹی ہو جاے اسکا علاج یہی ہو کہ اس رباط کو بہی کنارہ کی طرف سے کاٹ ڈالین اور زاج کو پیسکر اسی موضع مقطوع کی مالش کرین تاکہ خون بند ہو جاے کاٹنے کی مقدار محتاج الیہ اس رباط کیواسطے بس یہی ہو اور زبانکے اطلاق اور روانی کیواسطے اسیقدر کاٹنا اس رباط کا کافی ہو کہ زبان حنک اعلیٰ تک پہنچیدہ ہونے لگے اور منھ سے باہر بھی جسوقت نکالین نکل سکے۔ اگر وجہ کے آگے سے اس رباط کے کاٹنے پر خون وغیرہ کے زیادہ نکلنے سے خواہ کسی اور خوف کیوجہ سے جرات نہو جائز ہو کہ رباط کے نیچے ایک سوئی مین الیا ڈورا ڈالکر پھید کو ین کہ اسکی رگڑ سے رباط مذکور چھل چھل کر جدا ہو جاے مگر اس ترکیب کے استعمال تک عضو مذکور پر ادویہ کاویہ کو لگاتے رہین اور اسکا بھی لحاظ بہ ضرور ہو کہ جو عروق زبانکے نیچے ہین انکی حفاظت بھی کرتے رہین ایسا نہو کہ انکو قطع کا گزند پہنچے اور خون مفرط کا سیلان ہو جاے **اورام لسان** زبان مین بہت سے اورام حارہ پیدا ہوتے ہین اور اورام بلغمی اور اورام ریحی اور اورام صلب اور سرطانی بھی پیدا ہوتے ہین اور علامات جملہ اقسام کے ظاہر ہین اور بآسانی معلوم ہو سکتے ہین اگر ان علامات کو خیال کیا جاے جو علامات اورام عام مین بیان ہو چکے ہین کبھی زبانمین ورم سموم اور زہر دونکے کھلانے پینے سے بھی ہو جاتا ہو مثلاً قطر اور افیون کے استعمال سے **علاج** اورام حارہ کا علاج اولاً تو فصد کرنی چاہیے اور اسہال اور یہ طریقہ ورم زبانمین قے کرانے سے بہتر ہو اور بیشتر بدون فصد کرنے اس رگ کے جو زیر زبان ہو استغنا علاج سے نہین ہوتی اور جار ناچار کرنی ہی پڑتی ہو۔ اور بعد تنقیہ کے

ابتداے مرض مین عصارہ کاسنی خواہ عصارہ کا ہو منہ مین رکھنا چاہیے خواہ عصارہ کا ہو اور عصارہ عنب الثعلب کو منہ مین رکھین۔ دودھ جو ترش ہوجاے اور گلاب یا جس پانی مین گلاب کا پھول جوش دیا ہو اور انار کے چھلکے یہ بھی بہت نافع ہین زبان کی مالش خوخ رطب سے بہت نافع ہے جب ان تدبیرونسے ورم متحلل نہو یا نضج پیدا نہو آخر مین منضجات محللہ کی حاجت ہوگی کہ انسے غرغرہ تیار ہو مثلاً شہد اور دودھ یا جوشاندہ اصل السوس خواہ جوشاندہ بیخ سوسن اور حلبہ خواہ طبیخ زبیب اور رازیانہ۔ ایارج فیقرا کے استعمال سے مادہ غلیظ فم معدہ سے بآسانی دفع ہوجاتا ہے۔ غذا بھی ایسی ہی تجویز کرنی چاہیے جو منضج اور محلل ہو جیسے کرنب خواہ بتھوا روغن کنجد کے ہمراہ۔ اگر ورم پک جاے اور ریم پڑجاے اسوقت قوابض کو منہ مین رکھنا چاہیے جیسے طبیخ سماق اور آس اور عدس اور برگ زیتون اور شراب عفص۔ ورم منفجر کو ایک مرہم (جو عصارہ عنب الثعلب اور روغن گل اور عدس مقشر اور گل سرخ بنایا جاتا ہے) بھی مفید ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ ورم نرم بلغمی ہو اسے بھی یہ مرہم مفید ہوتا ہے پھر اگر ورم حار اپنے منتہی کو پہونچ گیا ہو بیخ رازیانہ کو جلا کر ورم پر لگا دینا چاہیے۔ ایسے ہی ورم مین اور بعض اورام حارہ جنمین غلظ مادہ ہو اس دوا کے ذریعہ سے سعوط دلاتے ہین زعفران ایارج فیقرا ہر واحد ایک جزو کافور اور مشک ہر واحد ثلث جزو شکر طبرزد ڈیڑھ جزو ان سب دواؤن سے مرکب دو دانگ لیکر شیر دختر مین گھولکر سعوط کرین۔ جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی شصت سالہ کی زبان مین بہت بڑا ورم پیدا ہوا اور اسکا سن قابل فصد کھلوانے کے نہ تھا لہذا مین نے فصد پر جرات نہ کی اور قوقایا اسے پلایا اور میرا ارادہ ہوا کہ اسکی زبان کو ضمادات باردہ سے خوب سا تبرید دون کہ زبان چھپ جاے اور یہ ارادہ میرا شب کے وقت ہوا تھا لہذا ایک طبیب نے برودت وقت کو خیال کرکے میری تجویز سے مخالفت کی شب کو جو وہ سوگیا خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ عصارہ کا ہو منہ مین رکھے اُسنے ایسا ہی کیا بالکل صحیح ہوگیا اور ورم زائل ہوگیا لیکن باوجود خواب مین دیکھنے کے پھر بھی اس بیمار نے مجھ سے بھی پوچھ لیا تھا اور مین نے اسے اجازت دی تھی کہ اس دوا کو استعمال مین لاے اور موافق میرے مشورہ کے اسنے استعمال کیا تھا۔ اگر ورم مذکور مین صلابت ہو اسوقت تلطیف تدبیر کرنی ضرور ہے اور غذاے جید الہضم دینی چاہیے اور اخلاط غلیظہ کا ایارجات کبار سے استفراغ کرنا چاہیے جو ابواب سابقہ مین مذکور ہوچکے اور غرغرہ ہاے ملطفہ کا استعمال درکار ہے اور طبیخ حلبہ اور حلبہ کا طبیخ جسمین حب الغار اور زبیب خستہ برادردہ بھی شریک ہو استعمال کرنا چاہیے۔ عورتون کا دودھ اور مادہ شتر اور بکری کا دودھ منہ مین بھرنا چاہیے اور جوشاندہ خرماے خشک اور انجیر کا نبیذ شیرین اور رب عنب الثعلب اور عسل خیار شنبر کے ہمراہ دینا چاہیے اور ہمیشہ تلیین طبیعت کی ایارج فیقرا اور خیار شنبر کے ذریعہ سے کرنی چاہیے

کلام کرنے مین خلل کا ہونا

اس بارہ مین بعض امور ضروری تو ہمنے استرخاے زبان کے باب مین بیان کردیے ہین اور اب اسوقت ہم اسقدر لکھتے ہین کہ خرس یعنے گونگا ہونا اور اسی قبیل اور آفات جو بولنے مین پیدا ہوتے ہین کبھی یہ آفات بسبب کسی آفت دماغ کے پیدا ہوتے ہین اور اس عصب کے مخرج مین جو زبان تک آیا ہے اور زبان کی حرکت اسی سے متعلق ہے آفت پیدا ہونے سے کلام کرنے مین خلل پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی یہ آفت نفس عصبہ مین ہوتی ہے۔ اور سبب خلل کا یا تشنج ہے یا تمدد خواہ تصلب یعنی سختی یا استرخا یا کوتاہ ہونا رباط کا خواہ کوئی زخم مندمل ہو کہ اسی رباط مین تنگی ہوجاے اور گرہ پڑجاے اور کبھی یہ خرابی رطوبت سے بھی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہوچکا ہے اور کبھی یبوست سے پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی آفت کلام کرنے مین اورام اور قروح سے پیدا ہوتی ہے جو زبان مین عارض ہون خواہ اطراف زبان مین کبھی یہ آفات کلام مین بعد سرسام کے پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ فضول دماغ سے اعصاب کیطرف دفع ہوتے ہین اور حمیات حارہ مین انکا عروض بسبب شدت تجفیف کے ہوتا ہے اور زبان پر خشکی کے ساتھ لاغری اور تشنج بھی ہوتا ہے مگر یہ قسم کمتر واقع ہوتی ہے اور یہ اقسام آفات عرضیہ سے ہین اصلی نہین ہین کبھی آفت کلام مین بسبب عضل حنجرہ کے ہوتی ہے جسوقت کہ ان عضل مین تمدد ہو کسی قسم کا یا استرخا ان مین پیدا ہو کبھی آدمی کو اول امر مین تصویت اور آواز لگانا متعذر ہوتا ہے اسلیے کہ تصویت سے عضل صدر اور حنجرہ کی تحریک مین تعنیف اور دشواری پیدا ہوتی ہے کہ اس دشواری اور ناگواری کی برداشت آدمی نہین کرسکتا ہے پھر پہلے پہل جب کوئی لفظ بولتا ہے اور کوئی کلمہ پورا ادا کرلیتا ہے اسکے بعد پھر آسانی ہوجاتی ہے اور بے تکلف کلام کرنے لگتا ہے ایسے آدمی کو چاہیے کہ زور سے کلام کرنے پر آمادہ اور مستعد نہو اور آہستگی سے بولنا شروع کرے جب عادت اسکی کلام کرنے اور بولنے کی پڑجائیگی پھر کلام کرنا

اُسے آسان ہو جائیگا اور سہولت سے کلام کرنے میں خوگر ہو جائیگا جتنے اسباب آفت تکلم کے یہان مذکور ہوے اوپر کے ابحاث مین انکے علاج کا بیان گذر چکا ہو اور بعد سرسام کے جو خلل تکلم مین عارض ہو اسکو فصد اُن دونون رگونکی جو زبانکے نیچے ہین بہت نافع ہو **ضفدع لسان** ایک غدہ بسخت بشکل مینڈک کے ہو سرخ اور سبز ہمرنگ سطح زبان اور اُن رگونکے جو زبانمین ہین پڑتا ہو اسیوجہ سے اسکو ضفدع یعنے مینڈک کہتے ہین اور سبب اسکی پیدائش کا ایک رطوبت لزجہ ہوتی ہو علاج واجب ہو کہ پہلے امتحاناً اسپر ادویۂ اکالہ جنمین قوت تحلیل اور تقطیع کی ہو لگائین اور وہ ادویہ جو لشدت خشکی پیدا کرتے ہین جیسے نوشادر اور سرکا اور نمک اور زنگار سے مالش کرین اور پھٹکری سے اگر ایسے ادویہ سے برآمد کار نہو ادویۂ حادہ کا استعمال کرنا چاہیے جیسے دواء الرون اور دواے ستقاریون اور دواے بعض رطب جو قرابادین مین مذکور ہونگی استعمال کرنا فصد کا زیر زبان اور ادویۂ قلاع کا بھی ایسے وقت ضرور ہو جب اس سے زوال مرض نہو ناچار دستکار سے علاج کرنا پڑیگا۔ قابل ستائش کے دوا اس مرض کی یہ ہو کہ صعتر فارسی اور پوست انار اور نمک کو لیکر اس لڑکے کی زبان پر ملین جسکے ضفدع لسان پیدا ہوا ہو کہ فوراً زائل ہو جاتا ہو مجربات سے یہ دوا ہو کہ زاج سوختہ اور سورنجان کو سپیدی بیضہ ملاکر زبان کے نیچے رکھو **حرقت لسان** زبانمین سوزش حرارت باطنی کے سبب سے ہوتی ہو جو فم معدہ مین ہو یا دماغ مین اور وہ حرارت اتنی نہو کہ تپ پیدا کرے یا بسبب تناول اشیاء حریفہ اور اشیاء تلخ یا شور خواہ شیرین کے خواہ ایسی چیز جو پیاس بہت پیدا کرے اور ان اسباب سے زیادہ اور قوی اسباب جیسے حمیات حادہ اور اورام باطنہ کہ وہ بھی سبب حرقت لسان کے ہوتے ہین **علاج** مجملی علاج تو یہ ہو کہ اس مرض کا جو شاکی ہو خصوصاً وہ شخص جو کسی اور مرض مین مثل تپ وغیرہ کے مبتلا ہو اور زبانکی سوزش بھی ہو اسکو چت لیٹنے سے منع کرنا چاہیے اور اس سے روکنا ضرور ہو کہ ہر وقت منھ کھلا رکھے اور التزام کرے منھ مین ان گولیون کے رکھنے کا جو تخم تربوز اور ککڑی اور کھیرہ اور کدو اور ترنجبین اور نشاستہ وغیرہ سے بنائے گئے ہین اور خستہ آلوے بخارا اور تمرہندی اور شکر حجازی کو منھ مین رکھے اور لعابات معلومہ اور عصارات مرطبہ کو منھ مین ڈالا کرے۔ اگر کوئی خلط لزج بھی ہمراہ حرقت لسان کے ہو روغن مناسب زبان پر لگا دیا کرے بعد از ان متعہد اور پابند ہو جاے کہ سر مین اور مقام فم معدہ کے تدہین کیا کرے اور مضمضہ اور پان اور موم روغن سے اور لعابات اور عصارات سے اور پرندون کی چربی سے کیا کرے بعض اطبا پودینہ سے بھی اس مرض کا علاج کرتے ہین **شقوق لسان** زبان پھٹ جانے کا علاج یہ ہو کہ لعاب اسبغول کو منھ مین رکھے اور جرعہ جرعہ پینا اسکا بھی مناسب ہو اور اکارع یعنے پایہ جانوران اور بیضہ نیمبرشت غذا مین اختیار کرے۔ مجربات مین سے یہ ہو کہ کھیرے کے کاٹنے مین دونون ٹکڑے کے رگڑنے سے جو کف پیدا ہوتا ہو اسے ہمراہ بہستان کے استعمال کرے **ولع لسان** بڑے بڑے شگاف جو زبانمین پڑجاتے ہین کبھی اورام لسان جو عظیم ہون انکی وجہ سے اور کبھی خوانیق کے تولد سے اسوقت طبیعت اور ارادہ زبان کو واسطے کشادہ کرنے مجری نفس کی جابجا سے ترفیدہ کردیتی ہو **شبور فم** اکثر جو شبور اور دانہ منھ مین نکلتے ہین حرارت اطراف معدہ سے اور سر سے اور بخارات حارہ سے ہوتے ہین اور کبھی حمیات مین یہ دانہ منھ مین نکل آتے ہین بعض لوگون نے براہ تجربہ یہ بھی کہا ہو کہ اگر حمیات حادہ مین سیاہ دانہ منھ مین پڑجائین اسکے دوسرے روز بیمار مرجائیگا۔ مفردات ادویہ مین سے جو ابتدا بروز مین شبور فم کو نافع ہو شرطیکہ تبرید اور تجفیف اسکی منظور ہو یہ ہین اہلیلہ اور ماذو اور تخم گل اور نشاستہ اور ثمرۃ الطرفا اور شیاف مامیثا اور جلنار اور کتیرا اور صندلین اور گل سرخ اور طباشیر اور سماق اور عدس اور گل ارمنی اور جلنار کے اقماع یعنے ٹوپی جو بوڈی کی شکل نکلتی ہو اور جفت بلوط اور قیمولیا اور فوفل اور عصارات باردہ مثل عصارہ کاہو اور مکو اور عصی الراعی اور خرفہ اطراف شاخہاے نرم انگور کا عصارہ۔ اکثر لڑکونکے منھ کے دانے شکر طبرزد اور کافور سے اچھے ہو جاتے ہین۔ ادویہ حارہ جنکی حاجت آخر علاج مین پڑتی ہو جیسے مامیران اور دار شیشعان خصوصاً جوز بوا اور سعد اور زعفران اور جوز السرو اور لسان الثور عاقرقرحا قرنفل اور فوتنج اور سک۔ ادویۂ قذرہ یعنے گندہ اور بدبو مین سے کتے کی پلیدی ہو۔ جو شبور متقرح ہو جاتے ہین انکے علاج مین زرنیخ کی بھی ضرورت ہوتی ہو شبور غلیظہ کے علاج مین طبیخ دار شیشعان ایک اوقیہ عروق نصف اوقیہ مامیران چہارم اوقیہ صبر دو درہم زعفران ایک مثقال مجرب ہو اسی طرح وہ جوشاندہ جسمین قرنفل اور جوز بوا دار شیشعان جملہ اجزا ہموزن اور قریب قریب اوزان کے جوش دیا ہو جب دانہ پک کر ریم پڑنے لگے اسوقت

لعابات کا استعمال واجب ہے جیسا کہ لعاب تخم کتان اور تخم مرو اور شاہسفرم اور تخم خطمی ادویہ بزورہ خود بھی ہمراہ دقیق شعیر کے اور شیرہ خرتنہا خواہ ہمراہ کسی شے کے انہین بزور مذکورہ سے کبھی حاجت جوشاندہ تخم کتان اور انجیر کی ہوتی ہے کہ اسمین روغن زرد اور آرد نخود اور نعناع اور حلبہ بھی داخل ہو بعض فضلین اطبا نے ذکر کیا ہے کہ شبورقم کے علاج مین اس سے بہتر کوئی دوا نہین ہے کہ دہن اذخر کو نیمگرم منہ مین رکھے

قلاع اور قروح خبیثہ

قلاع ایک قرحہ ہے جو منہ کی اور زبانکی جلد مین پڑجاتا ہے اور اسکے ساتھ انتشار عروق اور اتساع یعنے کھلا رہنا منہ کا بھی ہوتا ہے اور لڑکونکو یہ مرض اکثر عارض ہوتا ہے۔ بلکہ اکثر یہ بیماری اگر ہوتی ہے تو انہین کو عارض ہوتی ہے دودھ کی خرابی سے جسکو وہ پیتے ہون خواہ دودھ کا ہضم معدہ مین بری طرح سے ہوتا ہو ہر ایک خلط اخلاط اربعہ کے فساد سے قلاع پیدا ہوتا ہے اور رنگ سے اسکی شناخت کرنی چاہیے سپید رنگ کی بلغمی ہے اسکی پیدائش بلغم شور سے اکثر ہوتی ہے اور زرد رنگ قلاع صفراوی ہے اور اسکی سوزش دیگر قروح صفراوی سے زیادہ اور شدید ہوتی ہے۔ اور سیاہ رنگ کی پیدائش مادہ سوداوی سے ہوتی ہے اور سرخ احمر ناصع کے مادہ دموی سے سب سے زیادہ خبیث اور بد قلاع سوداوی ہے۔ بعض قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ زیادہ سرائت ہے اور بعض قسم مین سکون زیادہ ہوتا ہے کبھی قرحہ کے ہمراہ ورم بھی ہوتا ہے اور کبھی تنہا قرحہ ہوتا ہے۔ جو قرحہ سطح دہن مین پڑیگا بہت جلد پھیل جائیگا۔ اسلیے کہ منہ مین حرارت ہر وقت رہتی ہے اور جلد منہ کی نرم ہے اور ہر وقت تر رہتی ہے۔ جالینوس کی عادت ہے کہ جبتک قرحہ دہن کے سطح جلد مین رہے اسکا قلاع نام رکھتا ہے پھر جب وہ قرحہ متاکل اور متعفن ہوا اور اندر تک پہونچا اسکا نام قلاع نرکھے گا بلکہ اسے قروح خبیثہ مین شمار کریگا۔ اور یہی قروح ایسے ہین جو محتاج ادویہ کاویہ کے ہین کبھی جب بارش کی کثرت ہوتی ہے قلاع کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے اور حمیات وبائیہ مین بھی یہ مرض زیادہ ہوتا ہے علاج پہلے اس خلط کا تدارک کرین جسکے غلبہ سے مرض قلاع پیدا ہوا ہے اور تمام بدن سے اسکا استفراغ کرڈالین اگر غلبہ اسکا زیادہ ہو۔ بعد اسکے اس رگ کی فصد کھولین جو زیر ذقن ہے اور خصوصًا فصد چہار رگ کی اسلیے کہ جملہ امراض دہن مین چہار رگ کی فصد مفید ہے جو چار اور بادی ہون بعد اسکے ادویہ نشریہ یعنے جلد پر لگانیوالی جو بار ہا مذکور ہو چکین لگائین ہان مگر اتنا خیال اور بھی ضرور کرنا چاہیے کہ جو قلاع کہ قوی ہو اور اسمین رطوبت اور صدید بکثرت ہو اسکا علاج قوی دوا سے کرین اور جو قلاع درجہ اوسط پر ہو اسمین ادویہ معتدل التاثیر اور ضعیف اور خفیف مین ادویہ ضعیفہ کا استعمال کرین۔ جب قروح استخوان تک پہونچ جائین اسوقت زیادہ قوت کی ادویہ کی حاجت ہے جیسے فلدفیون اقاقیا کے ساتھ۔ کل ادہان سے اجتناب واجب ہے حتی کہ زیت بھی نہ لگایا جائے انقاط اور چیدہ کرلینا ادویہ قلاع کا اورام باردہ اور حارہ کی دواؤن سے ممکن ہے جنکو ہم نے باب اول مین بیان کردیا ہے۔ جو قسم قلاع کی سرخ رنگ دموی ہو اسکے لیے مناسب تر ین ادویہ ابتدا مین وہ اشیا ہین جنمین تھوڑا سا قبض اور تبرید ہو بعد اسکے دوائے محلل درکار ہے اور جس قلاع کی سرخی زردی آمیز ہو اور شقرت لون کی اسمین نظر آئے اسکے علاج مین تبرید کا زیادہ لحاظ رہے اس قسم کے علاوہ اور اقسام ابتدا مین انکا علاج مجفف اور محلل دوا سے ہوتا ہے کہ اپنی کیفیت معتدلہ سے یہ دونون اثر پیدا کرے پھر دوائے مجفف اور محلل قوی کی ضرورت ہے۔ اور سن مریض کی رعایت جملہ اقسام قلاع اور جملہ تدبیرات مین ضرور ہے لڑکون کے معالجہ مین دوا کا ضعیف ہونا بہ ضرور ہے اور دودھ کی اصلاح مقدم ہے اور سن اور عمر لوگ جوان ہون خواہ بڈھے انکے واسطے دوائے قوی درکار ہے۔ لڑکون کو بیشتر فقط غذا کے استعمال سے نفع ہو جاتا ہے اور اگر وہ محض شیر خوارہ ہون وہی غذائے نافع مرضعہ کو کھلانی چاہیے جو دوا قلاع حار کیواسطے لائق ہے جیسے بتھوہ کے ساگ کو چبانا یا عدس اور سرکہ اور جملہ اقسام حرام مغز کے جب آب بہ سے ملاکر مستعمل ہون خصوصًا اونٹ اور گوسالہ کے حرام مغز کو اور سیب ترش یا خام اسیطرح ناشپاتی اور زعرور یعنے آلوچہ اور بہی اور عناب و راطراف انگور اور خبازی بستانی سوکھی ہوئی اور آرد عدس اور آرد ترنج ان سب سے قوی تر وہ ذرور ہے جو مازو اور طباشیر اور گل سرخ اور اقاقیا وغیرہ سے بنایا جائے۔ مامیران کا جب قوابض کے ہمراہ استعمال کیا جائے عجیب قوت اسمین ہے اور کافور کی منفعت قلاع مین زیادہ ہے۔ بارد قسم مین قلاع کی ادویہ جالیہ مجففہ خصوصًا بلغمی قلاع پر ان ادویہ کو لگانا چاہیے اور محللات جنمین قوت تحلیل کی زیادہ ہو اور تجفیف بھی کرین خصوصًا قلاع سوداوی مین جیسے آرد کرسنہ اور شہد ہمراہ لخلخہ سنگ پشت نرینہ کے زیادہ نافع ہے خصوصًا واسطے لڑکونکے جب سرکہ ملاکر استعمال کیا جائے اور قلاع خبیث کیواسطے زاج اور سرکہ اور اگر قلاع اور قروح خبیثہ سڑنے اور رداوت مین زیادہ ہین اسوقت زنگار

فصد چہار رگ سے مراد لب کی دو رگین ادھر اور دو ادھر کی ہون

ہمراہ قلقطار اور مازو اور میفختج کے یا مازو اور شب ور گلنار ہموزن اقراص مون سا اور کل طرح طیقون ہمراہ کسی عصارہ قابضہ کے جیسے عصارہ انگور۔ ادوشیر کیلکے واسطے اکثر اقسام قلاع کے شب اور مازو دونون پسے ہوے جیسے ذرور پسیا جاتا ہو اور مثل غبار کے باریک ہو کہ منہ مین نرم نرم اسکی مالش کیجاے۔ از جملہ اقسام قلاع کو جو خبیث ہو نافع ہو خصوصاً جب سرکہ اور نمک مین پختہ کیا جاے اور لڑکون کے قلاع مین اسکی کلی کرائی جاے۔ ضماد مازریون کو خاصیت ہو قلاع ردی مین اور یہ دوا دو یہ مشترک سے ہو جملہ اصناف قلاع کیواسطے اسیطرح بستان افروز۔ مانخالی اور وردی سوختہ بھی اسیطرح ہو۔ قلاع سوداوی اور سیاہ رنگ کا قلاع اسے نفع کرتی ہو یہ دوا کہ سرکہ مین زبیب خستہ برآوردہ اور رامیسون کو ملا کر طلا کرین۔ پھر اگر ورم بھی ہمراہ قلاع کے ہو اس مرہم کا استعمال کرین آب بادروج ایک سکرجہ روغن گل نصف سکرجہ عدس نصف سکرجہ زعفران دو مثقال ان سب کو ملا کر مرہم تیار کرین **کثرت بزاق اور لعاب کی** اور نیند مین منھ سے رطوبت کا زیادہ برآمد ہونا کبھی یہ بات کثرت حرارت اور رطوبت سے خصوصاً رطوبت معدہ سے پیدا ہوتی ہو اور کبھی تنہا غلبہ حرارت سے جیسے کہ روزہ دار کے منھ سے پانی بہت چھوٹتا ہو اور جو شخص غذا مین کمی کرے اور جو شخص کہ اسے غذا بہم نہ پہونچے ہر وقت اسکے منھ سے پانی چھوٹتا ہو تا اینکہ جب کچھ کھاے اسوقت آمد بزاق کی رک جاتی ہو۔ اور کبھی برودت اور بلغم کی زیادتی سے بھی بزاق کی زیادتی ہوتی ہو **علاج** اگر حرارت کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو واجب ہو کہ اول فصد باسلیق کی کھولین اور ربوب حامضہ اور فواکہ باردہ اور نبیذ جو کہنہ نہو جس مین بہت سا پانی ملا کر استعمال کرین اور گوشت کے سبک اقسام جیسے گوشت بزغالہ اور طیر کا گوشت غذا مین تجویز کرین اور ہمیشہ سلاقات قابضہ جو عدس اور سماق وغیرہ سے تیار کیے جائین استعمال کرین اور اگر برودت اور بلغم سے کثرت بزاق کی ہو ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ قے کا استعمال اسی طور سے کرین جو طریقہ ہم بیان کر چکے مین اور یہ دوا استعمال کرین ایارج فیقرا دو درہم ملح ہندی دو دانگ انیسون نانخواہ ہر واحد ایک دانگ سکنجبین عنصلی خواہ سکنجبین بزوری ملا کر استعمال کرین اور اسکے بعد جوارشات اور تریاقات اور جوارشات حارہ کا استعمال کرین غذا ایسے مریض کی چوزہاے گرم جو اقادیہ اور خردل اور ثوم ڈالکر پختہ کرین اور رات کو کعک ہمراہ مری نبطی کے اسکے بعد آب گرم جرعہ جرعہ کر کے پلایا جاے اور سو اٹھکر مسواک کرے معالجات جیدہ اور مشترکہ سے یہ ہو کہ ہر روز ایک درہم ملح جرجیر کاسنی تازہ کے ساتھ تناول کرین اسکے بعد اطریفل صغیر کو استعمال کرین اور ہمیشہ مسواک ورینک کرتا رہے مین نے موش بریان کا امتحان کیا اسے نافع پایا خصوصاً صبیان کیواسطے **ماکولات کی بدبو کو دور کرنا** بعض قسم کے ماکولات کے کھانے کے بعد منھ سے بوے بد آنے لگتی ہو اس بدبو کے دور کرنیکے واسطے سداب کا چبانا یا برگ علیق کا جو ایک خاردار درخت ہو مفید ہو اور اسکے بعد خل عنصل سے مضمضہ کرنا اور سعد اور زرنباد کو منھ مین رکھنا **منھ سے خون نکلنا** اگر منھ اور منھ کی جلد سے آمد خون کی ہو اسکا علاج ان قوابض سے کرین جو باب ثبور مین مذکور ہو چکے اور شاخہاے انگور اور زرم کو لیکر اسکی بکا کر جوشاندہ کے طور سے پلانا بہت مفید ہو اور اگر آمد خون کسی اور جگہ سے ہو اسکے علاج اور تدبیرات کیواسطے ہمنے جداگانہ ایک باب بلکہ چند ابواب تجویز کیے ہین **بخر یعنے گندہ دہنی** مبدا اس مرض کا یا تو مسوڑہ ہو بوجہ کسی قسم کے عفونت پڑجانے یا کوئی استرخا جو لثہ مین پیدا ہوا کوئی عفونت بیخ دندانین پیدا ہو خواہ وہ عفونت خود جوہر دندان کی ہو۔ جو بخر کی قسم کہ اسکا مبدا لثہ اور مسوڑہ ہو اسکے علاج مین ہمیشہ دانتونکا پاک کرنا اور دھونا انکا سرکہ اور پانی سے کرنا چاہیے اگر یہی تدبیر کافی ہو جاے تو کیا اچھی بات ہو اور اگر اس سے برآمد کار نہو بلکہ عفونت کی زیادتی ہو اسوقت بعد دھونے اور پاک کرنے دانتون کے ثمرۃ الطرفا اور عاقر قرحا اور سداب اور ساذج اور عود اور مصطگی اور پوست اترج اور قرنفل کو چبانا چاہیے اور لثہ پر مر اور صبر وغیرہ رکھنا لازم ہو اور خل عنصل سے مضمضہ کرنا اور رامیسون کی مالش طلا (جو ایک قسم کی شراب ہو اور جسکو عجم میفختج کہتے ہین) اور نبیذ شیرین کا ملنا۔ پھر اگر اس سے بھی زیادہ مرض قوی ہو میویزج کی مالش کرین اور رال جو صبح کو نہار اور باسی منھ مین اسکی مالش ہوتی ہے۔ پھر اگر عفونت اس سے زیادہ ظاہر ہو اور بخوبی اسکا ظہور ہو جاے اسوقت زاج سوختہ ایک جزو اور بیخ سوسن اور زعفران نصف جز شہد مین ملا کر قرص تیار کرین اور اس قرص کا استعمال کرین اور اسکے بعد فقط سرکہ سے مضمضہ کرین یا سرکہ مین گلاب کی آمیزش کرین یا اس سے زیادہ قوی دوا کو اختیار کرین وہ دوا یہ ہو کاغذ سوختہ تین درہم زرنیخ اڑھائی درہم سک ورسماق اور زنجبیل اور فلفل سوختہ اور اقراص فلدفیون ہر واحد دو درہم

ان ادویہ سے دلوک یا لصوق تیار کریں۔ اور یہی تنہا اگر استعمال کیجائے عفونت کو دور کردیتی ہے اور بڑا ہوا اسوڑھا کا گرادیتی ہے اور گوشت عمدہ پیدا کرتی ہے مجربات ادویہ میں سے اقاقیا اور زنگ اصفر زرنیخ احمر نورہ شب سرکہ ملاکر قرص تیار کریں اور قرص کو ماء العسل خواہ طبیخ ابہل میں پیسکر استعمال کریں اگر عفونت خاص جوہر دندان میں ہو سکی یہ دوا یہ ہے کہ اگر کنارہ اور طرف میں ہو چھیل ڈالیں اور سوہن وغیرہ سے ریت کر اسکو دور کردیں اور اگر دانت کی جڑ تک پہنچگئی ہو اس دانت کو اکھڑوا ڈالیں اور اگر اسکے ہمراہ استرخا لثہ بھی ہو یعنی مسوڑھے کے گوشت میں استرخا پیدا ہوا ہو اور یہی امر سبب حدوث عفونت کا ہو اسکا علاج وہی بندش ہے جسکو ہم باب استرخاء لثہ میں بیان کرینگے پھر اگر خلط صفراوی معدہ خواہ جلد دہن میں متعفن ہوگئی ہو اسکے لیے خوبانی تازہ سے زیادہ نافع کوئی چیز نہیں ہے جو نہار اور باسی منہ کھلائی جاوے اسی طرح تربوز اور کھیرا اور شفتالو پھر اگر خوبانی او شفتالو تازہ دستیاب نہو تو خشک اور سوکھے ان دونوں کو سب کو پانی میں بھگودیں خصوصًا سوکھی ہوئی خوبانی کو اور نقوع اسکا نہار منھ پلائیں ستو شکر کے ہمراہ استعمال کرنا بھی اسکو مفید ہے اور برف کا پانی اور حبوب صبر جسکو ہمنے قرابادین میں ذکر کیا ہے اسکا استعمال۔ غذا ایسی دینی چاہیے کہ غسال اخلاط ہو اور تبرید کرے اور تحلیل بصفرا نہو جاوے۔ اور اگر خلط بلغمی ہو پہلے قے کا استعمال کریں اور ایارجات جو بلغم کا تنقیہ فم معدہ سے کرتے ہیں اور امراض معدہ کے ابواب میں انکا ذکر ہے استعمال کریں اور یہ اطریفل صغیر اور زنجبیل مربی اور صعتر کا استعمال خصوصًا اور غذا میں مطبخات یعنے پکائی ہوئی چیزیں اختیار کرنی چاہییں اور زیادہ پانی پینے سے احتیاط کرائی جاوے اور فواکہ اور بقول کو یکسر ترک کرے۔ اور تلخ لکڑی کی مسواک کی مداومت رہے جیسے اراک اور زیتون منجملہ ادویہ نافعہ کے یہ دوا ہے کہ صبح کو برگ آس اور ہموزن اسکے زبیب خستہ برآوردہ برابر ایک جوزہ کی مقدار میں تناول کریں یا بقدر جوز السرو اور ابہل زبیب کے ساتھ۔ حب صنوبر بھی ان لوگوں کو نافع ہے اور حب فوفل بھی اسیطرح اور اسکا نسخہ یہ ہے فوفل اور قرنفل خولنجان ہر واحد نصف درہم مشک کافور ہر واحد ایک دانگ عاقرقرحا ایک درہم صبر نمن درہم رائی ایک درہم طلا جو ایک قسم کی شراب ہے اسکے ذریعہ سے گولیاں تیار کریں اور ادویہ بسیطہ مجربہ کندر اور عود ہندی اور قرفہ اور پوست اترج اور گل سرخ کافور صندل قرنفل کبابہ مصطگی بسباسہ جوز بوا بیخ اذخر اور ارمال جو ایک لکڑی شبیہ بیخ کے ہوتی ہے اور راشنہ اظفار الطیب قاقلہ قلنجمشک برگ اترج اور سنبل ناردمشک زنجبیل اور تمام ادویہ جو نقشہ جات ادویہ مفردہ میں مل سکتے ہیں اور گوندھنے کے ادویہ جنمیں انکے قرص وغیرہ تیار ہوں میبہ اور میسوس اور عصارہ اترج ہے منھ کا کھلا رہ جانا اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ منھ کھلا رہ جاتا ہے تو سبب یہ ہوتا ہے کہ بڑی بڑی سانس لینے کی ضرورت اور حاجت ہوتی ہے کسی التہاب اور بھڑک کیوجہ سے جو اندر اعضاے نفس کے ہوتی ہے یا تنگی اور خناق کیوجہ سے منھ کی یہ کیفیت ہوتی ہے یا عضل فم میں ضعف آجاتا ہے اسوقت سوتے وقت وہ عضلہ اپنا فعل اچھی طرح نہیں کرتا ہے یہ کیفیت منھ کی امراض حادہ میں نہایت ردی ہے۔ زبان کے رنگ سے استدلال کرنا اسکے بیان کے مناسب اور مقامات ہیں یعنے جسوقت ہم امراض حادہ کا بیان کرینگے

فن ساتوان دانتون کے احوال کا بیان

اور اس فن میں ایک ہی مقالہ ہے۔ اوپر معلوم ہوچکا کہ ہم نے دانتوں کی تشریح اور منافع کو فن کلیات میں بیان کردیا ہے اسی جگہ اسکو دیکھنا چاہیے اور یہ بھی معلوم رہے کہ دانت بھی اسی قسم کی ہڈی ہیں جسمیں حس موجود ہے اور وہ حس ایک عصب دماغی سے آتی ہے جو نرم اور لین ہے۔ جب دانت کو کوئی الم اور اذیت پہونچائی جاوے ضربان اور اختلاج جو کچھ انمیں عارض ہوتا ہے محسوس ہوتا ہے اور بیشتر ایک حکہ اور دغدغہ سا معلوم ہوتا ہے کبھی دانتوں میں امراض چند میں سے کوئی ایک مرض عارض ہوتا ہے جیسے استرخا اور قلق اور انقلاع اور نتو یا جوہر دندان میں تغیر لون پیدا ہوتا ہے خواہ زردی سی دانت کے اوپر جم جاتی ہے اور تاکل اور تعفن اور تکسر بھی دانتوں میں عارض ہوتا ہے اور اوجاع شدیدہ اور حکہ بھی انمیں ہوتی ہے اور کبھی ضرس کا مرض پیدا ہوتا ہے اور یہ مرض ایک قسم اوجاع دندان سے ہے اور سبب اسکے شیرین اور ترش چیز چبانے سے عجز پیدا ہوتا ہے اور سرد اور گرم چیزوں سے ضرر پہونچنا اور تھوڑی دیر تک بھی ان دونوں اشیاء کا منھ میں رکھنے کو گوارا نہ کرنا خواہ ایک کا یہ بھی پیدا ہوتا ہے کبھی مقدار میں دانتوں کے تغیر بالطبع پیدا ہوتا ہے کہ دانت بڑھ جاتا ہے طول میں خواہ اقطار ثلثہ میں بڑا ہوتا ہے یا گھس کر باریک ہوجاتا ہے اور صغیر ہوجاتا ہے کبھی دانتوں میں ایک قسم کا ورم پیدا ہوتا ہے اور کچھ عجب نہیں ہے اسلیے

گر جو چیز نمود کو بذریعۂ نمود دینے غذا کے قبول کرے یعنے جس چیز مین غذا پہونچے اور اسکے پہونچنے سے وہ مقدار مین بڑھے تو کیا بعید ہو کہ اسی شے مین قبول نمود بوجہ فضول کے بھی پیدا ہو اور اگر دانت قابل مواد نافذہ کے نہوتے اور وہ مادہ غذائی مقدار مین دانتونکو زیادہ نہ کرتا تو سبزی اور سیاہی (جو اعراض مواد نافذہ سے ہی) اسکو بھی قبول نکرتے اور یہ سبزی اور سیاہی فقط نفوذ فضول سے دانتونمین پیدا ہوتی ہو **مترجم** کہتا ہو اس مقام پر شیخ نے دانتونکے جوہر مین دوم پیدا ہونے کا ثبوت دیا ہو اور خلاصہ استدلال یہ ہو کہ جب دانت قبول غذا کرکے نمو پاتے ہین اور بڑھتے ہین تو مادہ ردی جو منافی طبیعت ہو اسے بھی قبول کرنا کیا دشوار ہو یعنے اگر غذا کا نفوذ دانتونمین مسلم ہو تو نفوذ فضول منافی طبع کا ضرور ہو سکیگا اسلیے کہ قابلیت نفوذ کی ثابت ہو گئی اور جملہ اعضاے بدنی جنمین حلول حیات ہو انکا یہی طرز ہو کہ جو عضو غذاے ملائم کو قابل ہو وہ فضول غیر ملائم کی بھی قابلیت نفوذ رکھتا ہو اب رہا ثبوت اس امر کا کہ دانت بذریعۂ غذا کے نمو پاتے ہین اسکو شیخ نے یون ثابت کیا کہ اکثر دانت کا رنگ سبز خواہ سیاہ ہو جاتا ہو اور حامل الوان جوہر غذائی ہو یعنے عرض کا کسی شے مین سرایت کرنا بدون سرایت اور نفوذ معروض کے محال ہو مثلاً شیرینی مزہ کی کسی شے مین ہوا اور جوہر حلو سمین نہو ایسا نہین ممکن ہو بس لازم ہوا کہ جوہر غذا جو معروض اور حامل خضرت اور سواد ہے وہ بھی دانتونمین نفوذ کرتا ہو اور اس استدلال سے کبرے دلیل اول ثابت ہو گیا **متن** دانتونکی خلقت خدا نے ایسی کی ہو کہ ہمیشہ قابل نمو اور زیادتی کے ہین اور یہ نمو اور زیادتی دانتونمین اس مصلحت سے تجویز کی گئی کہ رگڑنے اور پیسنے سے جسقدر دانت گھس جائین اسکا بدل نمو اور زیادتی مقدار سے پیدا ہوتا رہے اور یہانتک دانتونکے بڑھنے اور نمو پانے مین حکمت بالغہ الٰہیہ کا اہتمام ہو کہ اگر کوئی دانت از خود گر جاے خواہ اکھاڑ ڈالا جاے اسکے مقابل اور محاذی جو دانت ہوتا ہو وہ طول مین بڑھ جاتا ہو اور یہ طول مین زیادہ ہونا اسوقت ہوتا ہو کہ زیادتی تو اس دندان محاذی مین ہوتی ہو مگر ان سحاق اور پیسنے کے مقابل نہو سکے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ دانتونکے مزاج پر کبھی بذریعہ لثہ کے استدلال کیا جاتا ہو کہ صفراوی اور مزی ہین یا سپید بلغمی یا سرخ دموی یا کمودت اور سواد کے ہونے سے دانتونکا مزاج سوداوی ہو **حفظ اسنان** جس شخص کو اپنے دانتونکی سلامتی اور حفاظت مطلوب ہو اسکو لازم ہو کہ آٹھ چیزونکی رعایت کرے (۱) پے درپے غذا اور طعام اور شراب کے معدہ مین فاسد ہونے سے احتراز کرے اور وہ شے کھانے پینے مین اختیار نہ کرے جو قابلیت فساد کی رکھتی ہے جیسے دودھ اور مچھلی نمک سود خواہ صحنا جو ایک قسم کی نانخورش مچھلی سے بنائی جاتی ہو خواہ بسبب سوء تدبیر کے وہ غذا اگرچہ قابل فساد نہو مگر فاسد ہو جاے چنانچہ اپنی جگہ پر اس سوء تدبیر کا بیان ہو چکا ہو (۲) زیادہ اصرار اور خوگری قے کرنے پر نہ کرے خصوصاً جو شے کہ بذریعہ قے کے برآمد ہو وہ ترش ہو کہ اس سے بھی دانتون کو ضرر پہونچتا ہو (۳) گوند اور چپکتی ہوئی شے کے چبانے سے بھی احتراز کرے خصوصاً وہ شے اگر شیرین ہو جیسے ناطف اور انجیر چپیدہ (۴) سخت چیز کا دانتون سے توڑنا اس سے بھی احتیاط کرے (۵) مضرسات اور دردری اور کرکری چیزونکے منہ مین ڈالنے سے احتیاط کرے (۶) بہت سرد اور زیادہ گرم اشیا کے استعمال سے احتیاط کرے خصوصاً زیادہ سرد چیز سے (۷) دانتونکے مانجنے اور صاف رکھنے مین تو ہمیشہ معروف رہے مگر اتنی زیادہ صفائی جو عمور کو مضر ہو یعنے جس سے گوشت درمیانی دانتون کا کٹ جاے خواہ رگڑ جاے اس سے پرہیز کرے کہ اس مبالغہ سے دانت کی جڑ نکل آتی ہو خواہ دانت ہل جاتے ہین (۸) ان چیزون سے اجتناب کرے جو بالخاصیت دانتونکو مضر ہین جیسے کراث کہ شدید ضرر دانتونکو اور لثہ کو اس سے پہونچتا ہو اسیطرح اور جملہ اشیا جو مفردات ادویہ مین مذکور ہین مسواک کرنا درجہ اعتدال پر واجب ہو لیکن اتنی زیادتی نہ کرنی چاہیے کہ چمک دانتونکی اور انکی آبداری جاتی رہے اور دانتون کو آمادہ قبول نوازل پر کردے اور قابلیت قبول ان ابخرہ کی پیدا کرے جو معدہ سے صعود کرتے ہین اور اسقدر زیادہ مسواک کرنے سے خطرہ دانتونکے گرجانیکا ہو اور جب درجۂ اعتدال پر مسواک کا استعمال کیا جاے موجب تقویت دندان اور عمور کے ہوگا۔ اور بخر اور بدبو کو دور کرتا ہو اور طیب نکہت پیدا کرتا ہو افضل ترین اقسام مین لکڑیون کے واسطے مسواک بنانیکے وہ لکڑی ہو جسمین قبض اور تلخی ہو سوتے وقت ہمیشہ تدہین دندان کا التزام کرے اگر تبرید مطلوب ہو روغن گل وغیرہ اور اگر تسخین منظور ہو روغن بان اور ناردین سے تدہین کرے اور کبھی دونونکے ملانے کی حاجت ہوتی ہو اولی یہ ہو کہ پہلے شہد کی مالش کرے اگر دانتونمین برودت کا خلل ہو یا شکر کی مالش کرے اگر مزاج انسان کا مائل برودت

کیطرف ہو یا حرارت کی کمی ہو۔ یہ دونون ادویہ جامع فضائل اور اوصاف محمودہ کے ہین جلا اور تغریہ اور تسخین اور تنقیہ سب کچھ انسے حاصل ہوتا ہو مگر شکر مین بہ نسبت شہد کے یہ اوصاف کم ہین۔ طبرزد کو پیسکر اور شہد ملا کر اگر مالش کیجاے جلا اور تنقیہ اور ہمواری لثہ پیدا کریگا اسکے بعد پھر روغن کا ملنا بطور دوا کے لازم ہو صحت دندان کی حفاظت اس سے بھی ہوتی ہو کہ مہینے مین دو مرتبہ مضمضہ کرے اس پانی سے جسمین بیخ یتوع کو جوش دیا ہو کہ یہ دوا بہت عمدہ ہے اور جو اسکا استعمال ہمیشہ کرے درد دندان سے محفوظ رہیگا اسیطرح سری خرگوش کی جلا کر اسکا منجن ملنا اسیطرح نمک کو شہد ملا کر اور جلا کر استعمال کرنا یا بدون جلاے ہوے اور جلایا ہوا زیادہ مفید ہو اور لازم ہو کہ نمک اور شہد کو ملا کر گولی باندھلے اور ایک کپڑے مین رکھ کر دانتونکو اس سے ملے اسیطرح ترمس سے دانتونکو ملنا اسیطرح شب یمانی مین کسیقدر مرکی ملا کر خصوصاً اگر پھٹکری کو سرکہ ملا کر جلا دیا ہو جب دانتان ادویہ سے مل لیے جائین اسکے بعد شہد کی مالش کرنی ضرور ہو یا شکر کی بعد ازان ادہان سے دلک کرنا چاہیے جیسا ہمنے اوپر بیان کیا ہو اگر دانتونپر نزلہ گر رہا ہو سوقت منہ مین جوشاندہ اشیاء قابضہ کا رکھنا ضرور ہو اور ہمیشہ پھٹکری اور نمک جلا کر اسپر چھڑکتا رہے **بیان عام علاج دندان اور ادویہ مناسب دندان کا**

ادویہ جو دانتونکے لیے چیدہ ہوئی ہین انمین بعض ادویہ تو حافظ صحت ہین اور بعض ادویہ سے علاج امراض دندان کا کیا جاتا ہو اور چونکہ جوہر دندان کا یابس ہو پس جو دوا کہ حفظ صحت دانتون کی کرے اور انکو اکثر کیفیت مناسب پر مزاج اصلی کیطرف پھیر لاے وہی درکار ہو کہ وہ دوا مجفف ہو گرم خواہ سرد اور ادویہ کی تو اسیوقت ضرورت ہو گی جب مزاج دانتونکا ایک کیفیت سے منحرف ہو کر دوسری طرف پہونچے۔ ادویہ مناسبہ جو مصلح دندان کے لائق ہون وہی ہین جو تجفیف کے ساتھ حرارت اور برودت مین معتدل ہون جو دوا دانت کے واسطے درکار ہو وہ مجفف ضرور ہوتی ہو سوا اس دوا کے جو دانتونمین بضرورت کسی مرض اور عارضہ کے مستعمل ہو کہ اسکا اسی کیفیت پر ہونا چاہیے جو مقتضاے مرض اور عارضہ کا ہو پھر یہ بھی جاننا چاہیے کہ دوا ے مجفف بارد یابس بھی ہوتی ہو اور حار یابس بھی ہوتی ہو افضل دوا جو دانتونکے واسطے درکار ہو وہی دوا ہو جسمین تجفیف اور نشف رطوبت واسطے جلا دینے کے ہو اور جو فضول دانتون کیطرف دفع ہون انکو باعتدال تحلیل کر دے اور جو مادہ دانتونکی طرف کھچتا ہو اسے روکے مجففات باردہ خواہ مائل بہ برودت ایسے ادویہ ہون جو تغیر لیس پیدا نہ کرین اپنی ترشی خواہ عفوصت کیوجہ سے جیسے انگور خام اور حماض اترج اور وہ ادویہ سک اور کافور اور صندل اور گل سرخ اور تخم گل اور گلنار دم الاخوین طرفا اور مازو کہربا اور موتی اور فوفل آرد جو اور ریشۂ درخت توت برگ طرفا بیخ حماض ادویہ حارہ خواہ مائل بہ حرارت کی دو قسمین ہین ایک تو وہ جنکی حرارت اصلی اور ذاتی ہو دوسرے وہ جنکی حرارت مکتسب اور کسی دوسری شے سے حاصل ہوئی ہو اصلی حار دوا جیسے نمک سوختہ اور شیح سوختہ اور سعد مجمی اور محرق اور دار چینی زوفا فقاح اذخر ثمرۃ الفکر اور انسے قوی تر پوست بیخ کبر اور عود اور مشک اور پر سیاوشان گرم کی ہوئی اور سوختہ اور مرداور ابہل اور ساذج اور شاخ گوزن سوختہ اور غیر سوختہ اور فودنج اور خاکستر فودنج اور مصطگی اور زجاج سوختہ اور بورق کی خاکستر زراوند مدحرج اور خاکستر پوست چوب انگور اور خاکستر خرگوش کے سری کی اور جبتیہ کے سری جو ادویہ حار بقوت مکتسبہ ہین یعنے حرارت کو دوسری چیز سے حاصل کرتے ہین جیسے خاکستر مازو کی اور اگر مازو جلا کر سرکہ مین بجھائین معتدل حرارت اور برودت مین ہو گا یا خاکستر چوب انگور اور خاکستر قصب سوختہ اور ازین قبیل اور چیزونکی خاکستر۔ معتدل ادویہ جیسے شاخ گوزن سوختہ جب دھو ڈالی جاے یا جوز دلب یعنے چنار جو درخت صنوبر کا ہو بعض ادویہ وہ ہین جو ترکیب دینے سے تیار ہوتے ہین جیسے آرد جو کو نمک اور میوسن سے گوندھا جاے بعد اسکے جلایا جاے اور چھوار اقطران مین گوندھکر جلایا ہو اکہ خاکستر ہو جاے اور پھر اسپر میوسن کو چھڑکین مجرب منجن یہ بھی ہے شاخ گوزن سوختہ دس درہم برگ سرو دس درہم جوز دلب مسلم بیخ بنطافلیون یعنے سنبھالو کی جڑ دس درہم پرسیاوشان سوختہ پانچ درہم گل سرخ زنجبیل آورده تین درہم نرم نرم پیسکر سنون تیار کرین **سنون آخر** شاخ گوزن سوختہ اور کزمازج اور سعد اور گل سرخ اور سنبل الطیب ہر ایک ایک درہم ملح اندرانی چہارم درہم کا اسکا منجن تیار کرو۔ ابواب آیندہ مین اور بہت سے منجن ہم بیان کرینگے اور بہت سے نسخہ جات سنون کے قرابادین مین مذکور ہین اور اب ہم ابتداے بیان علاج کر کے کہتے ہین کہ دانتون کا علاج مجففات سے کرنا ہی علاج صحیح ہو چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا

اور مسخنات اور مبردات سے علاج کرنا انکی حاجت بروقت انحراف شدیدہ کے حد اعتدال سے ہوتی ہو۔ ادویہ مخصوصہ دندان یا منجن کے اقسام سے ہین یا چبانے کی دوائین یا لطوخات اور لیپ کے اقسام سے ہین جو دانتون پر خواہ جبڑے پر لگائی جاتی ہین اور یا مضمضہ کے اقسام سے ہین یا دلوکات یعنے مالش کرنیکی ادویہ اور بعض ادویہ ایسی جو منھ مین دیر تک بھری رہتی ہین اور بعض اقسام کمادات یعنی سینک کرنیکی دوا اور بعض کاویات مین اور قالعات اور بخورات اور سعوطات اور قطورات جو کانمین ٹپکاے جاتے ہین اور استفراغات جو مادہ کو فصد اور حجامت سے نکال دین یا قرب مواضع کے اسی طرح بعض ادویہ اسنان محللہ مین اور بعض مبردہ اور بعض مخدرہ اور مخدرات جسوقت دانتونکے علاج مین مستعمل ہون خطرہ بہت کم ہوتا ہو مگر کثرت انکے استعمال سے اکثر جوہر دندان فاسد ہو جاتا ہو۔ اسیطرح ادویہ شدیدۃ التحلیل اور جو بشدت تسخین پیدا کرین کہ انکا استعمال شدت ضرورت مین کرنا چاہیے جیسے حنظل اور خربق اور قثاء الحمار وغیرہ اور اسکا بھی لحاظ کرنا واجب ہو کہ زیادہ مسخن اور محلل دوا اور اسیطرح ادویہ مخدرہ اندر شکم کے نہ جانے پائین اکثر دانتونمین کسی باریک برمہ وغیرہ سے سوراخ کرنیکی بھی ضرورت ہوتی ہو تاکہ مادہ موذی نکل جاے اور دواے استعمال شدہ قعر دندان تک پہونچ جاے۔ سرکہ اگرچہ مضر ہو لیکن ادویہ مسخنہ اور مبردہ دونو مین پڑتا ہو۔ مبردہ مین تو اسواسطے سرکہ پڑتا ہو کہ بذات خود سرکہ تبرید پیدا کرتا ہو اور نفوذ اچھی طرح کرتا ہو اور ادویہ مسخنہ مین بغرض نفوذ کے ڈالا جاتا ہو اور کبھی اس غرض سے کہ بوجہ تقطیع کے معین تحلیل پر ہوتا ہو۔ اور جو ضرر رسانی سرکہ کی بہ نسبت دانتونکے ہو اسوقت کہ جب ہمراہ ادویۂ مذکورہ کے مستعمل ہو انہین ادویہ کی آمیزش سے اسمین کمی ہوتی ہو **اوجاع اسنان** یہ بھی جاننا چاہیے کہ دانتونمین درد کبھی اسی سبب سے پیدا ہوتا ہو جو کہ جوہر دندانمین موجود ہوا ہو جیسا کہ ہمنے نفوذ فضول کو جوہر دندانمین ثابت کردیا ہو اور کبھی بایک سبب موجع اور درد پیدا کنندہ اس عصب مین پیدا ہوتا ہو جو بیخ دندانمین ہو۔ اور ان دونون اقسام مین تفرقہ کرنا اور تمیز کرنی ایک کی دوسرے سے اکثر معالجین کو دشوار ہوتی ہو حالانکہ دونون قسم کے علاج کا طریقہ الگ الگ ہو اسباب اوجاع دندان یا سوء مزاج ساذج بارد ہو خواہ گرم ہو یا خشکی جو بے غذائی سے پیدا ہوتی ہو جسطرح مشائخ مین ایسی ہی کیفیت ہوتی ہو اور سوء مزاج رطب انمین سبب اس درد کا ہو نہین سکتا چنانچہ اپنے مقام پر معلوم ہوگا۔ یا سوء مزاج مذکور ہمراہ کسی مادہ کے یا ریح کے ہو کر سبب درد دندان کا ہوتا ہو اور مادہ یا تو بسبب کثرت مقدار کے درد پیدا کرتا ہو یا بوجہ غلظ کے یا بوجہ حدت کے۔ اور کبھی مادہ نفس جوہر دندان مین ورم پیدا کرتا ہو اور کبھی مادہ اکال ہوتا ہو اور کبھی دود یعنے کرم پیدا کرتا ہو مبدا مادہ کا یا معدہ ہو یا سر ہو۔ یا دونون مقام۔ اور اگر تمام بدن ایسے مادہ سے پر ہو اسوقت بھی دانتونکی طرف مادہ انہین دونون طرف سے آئیگا کبھی درد دانتونمین حمیات حادہ سے پیدا ہوتا ہو بسبیل مشارکت کے سوء مزاج حین جب کسی کرم خوردہ اور نادرست دانت مین خواہ اسکے نیچے درد پیدا ہوا ہو اور ضربان بھی ہو اس دانت کی جڑ مین فضلہ خام موجود ہوگا پہلے ورم اور درد کا علاج کرکے بعد ازان اس دانت کو اکھیڑ ڈالو **علامات** خوب تامل کرکے ملاحظہ کرنا چاہیے کہ درد دندان کے ہمراہ ورم لثہ بھی ہو یا نہین خواہ اطراف لثہ مین ورم ہو۔ اگر ورم لثہ مین ہو اسوقت اکثر یہی حکم کرنا چاہیے کہ سبب مرض نفس دندانمین نہین ہو اسیطرح اگر لثہ کے دبانے سے درد ہوتا ہے جب بھی وہی حکم کرنا چاہیے اور اگر ورم لثہ مین نہو اسوقت سبب مرض یا نفس جوہر دندانمین ہو یا اس عصب مین جو بیخ دندان پر ہو پھر اگر ورم خواہ تاکل خود دندانمین محسوس ہو تو مادہ اسی مین ہوگا اسیطرح اگر درد کا امتداد اور پھیلاؤ طول مین دانت کے ہوتا ہو جب بھی مادہ جوہر دندانمین ہے اور اگر الم کا احساس غور اور اندرون کیطرف ہو اسوقت معلوم کرو کہ مادہ عصبۂ مذکورہ مین ہو جو بیخ دندانمین پہونچا ہو خصوصًا اگر درد عمود اسنان تک پھیلا ہو یا فک اور جبڑے تک پہونچتا ہو اور مثل ضربان کے محسوس ہو۔ مزاج حار خواہ بارد پر دانتونکے استدلال انھین علامات سے کرنا چاہیے جو ہمنے اوپر بیان کردیے ہین اور یبوست مزاج کی ضمور اور پتلی ہونے سے دانت کے اور قلق جو دانتونمین ہو پہچاننا چاہیے اور ریحی درد کی شناخت یہ ہو کہ درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہو اور تمدد اسمین پیدا ہوتی ہو اور مادۂ غلیظہ سے جو درد ہوگا وہ ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوگا بدون اسکے کہ حرارت یا برودت ظاہر ہو اور خلط حادہ سے جو درد ہوگا دموی خلط ہو یا صفراوی اسمین ایذا بسرعت ہوگی اور وجع یعنے درد جلد جلد اٹھے گا اور سوئیان سی ہر وقت چبھتی ہونگی اور رنگ کا تغیر مشابہ رنگ خلط کے ہوگا اور حرارت حادہ بروقت چھونے اور لمس کرنیکے پیدا ہوگی۔ اس امر کی

شناخت کہ یہ خلط معدہ سے آتی ہے یا دماغ سے یون کرنی چاہیے کہ امتلاء دماغ مین ہے یا معدہ مین اگر سبب وجع اور درد کا لثہ مین ہو اور کھیڑنا دانت کا کچھ علاج کافی نہوگا بلکہ اوکھیڑنے کی حاجت نہوگی اور اگر درد خاص دانت مین ہوگا او کھیڑنے سے دور ہو جائیگا۔ اور اگر عصبہ مین ہوگا کبھی اکھیڑنے سے دور ہو جائیگا اور کبھی نہ دور ہوگا اور جب زائل ہوگا اسکا سبب یہی ہوگا کہ طبیعت خواہ دوا جو خادم طبیعت ہے ایسے مادہ کو جسکی تحلیل مطلوب ہے ایسی وسیع جگہ مین پائیگی جو وسیع اور کشادہ ہو اور پہلے وہ مادہ گھٹا ہوا اور محبوس دانت مین تھا اب کہ جگہ وسیع اس مادہ کے پھیلنے کی ملی اور طبیعت نے بذریعۂ اعانت دوا کے اسکی تحلیل کر دی لہذا درد زائل ہو گیا علاج اگر یہ درد بشرکت کسی عضو کے ہو ابتداے معالجہ تنقیہ سے اسی عضو مشارک کے کرنا چاہیے فصد کرنے سے تنقیہ مناسب ہو خواہ اسہال کے ذریعہ سے اور اسہال ایارج فیقرا اور شحم حنظل یا سقمونیا یا نقوعات اور غرغرہ جو سر کا تنقیہ کرتے ہین اگر مادہ سر مین ہو اور اگر لثہ مین ورم محسوس ہو اور عمود دندان مین فصد سے ابتداے علاج کرین اور اسہال سے بقدر قوت اور حسب شرائط مندرجہ بالا۔ اور جملہ اقسام ورم عصارات مبردہ اور سلاقات وغیرہ کو منھ مین رکھین اور انھین مبردات مین کسیقدر کافور شریک کرین جبکہ افراط قابض نہو جائین اور شیر روغنگل اور مصطگی خواہ زیت انفاق یا روغن آس اسپر اقتصار کرنا کافی ہوتا ہے اور نبیذ زبیب کہنہ اور روغنگل جو خام ہو بھی نافع ہوتا ہے اسطرح کہ نبیذ کو روغن مذکور مین خوب طرح جوش دین اور منھ مین رکھین۔ بعد ان تدبیرات کے رفتہ رفتہ محللات منضجہ کے استعمال کو تجویز کرین اور لحاظ رہے کہ محللات قوی ہین سے کوئی مقدار اندر شکم کے نہ جانے پاے اور استفراغ مادہ مین بھی بتدریج اور رفتہ رفتہ اہتمام کرین کہ نفس عضو سے استفراغ اس طرح کرنا چاہیے کہ دانت کی جڑ پر جونک لگائین یا اس رگ کی فصد کرین جو زیر زبان ہے خواہ حجامت زیر لحیہ کی کرین۔ اگر درد مین شدت ہو لازم ہے کہ عاقرقرحا اور کافور بیخ دندان پر چسپان کرین اور جب کھل جاے پھر چسپان کرین اور اگر درد کی شدت بڑھ جاے افیون اور روغنگل کی اکثر حاجت ہوتی ہے مگر جہانتک افیون کے لگانے سے بچاؤ ہو سکے اور جسقدر بچانا ممکن ہو اسکا ترک ہی اولی ہے بلکہ انضاج مادہ کیطرف اشتغال اور توجہ کرنا چاہیے۔ اگر سبب خود دانت مین ہو یا عصبۂ مذکورہ مین اور وہ سبب مادہ نہو بلکہ سوء مزاج ہو اسکا علاج ان ادویہ دندان سے کرنا چاہیے جو ضد مخالف اسی سبب کے ہون۔ پھر اگر سوء مزاج اور ضعف دندان کا یہ سبب ہو کہ کسی گرم شے کو دانت سے کاٹا ہے پہلے کسی روغن بارد کی کلی کرنی چاہیے جو نیم گرم ہو پھر اسی روغن کو بارد بالفعل کر کے مضمضہ کرین۔ اور اگر کسی سرد چیز کے کاٹنے سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا ہے ادہان حارہ جیسے روغن ناردین اور روغن بان اور زردی بیضہ کو بریان کر کے گرم گرم اسکو دانت سے کاٹنا یا گرم روٹی کو دانت سے کاٹنا اور دونون تدبیرین دونون قسم کے سوء مزاج حار اور بارد مین نافع ہوتے ہین پھر اگر سبب سافج یبس اور خشکی ہو نبیذ اور چربی بط کی مالش کرنی نافع ہوتی ہے۔ اور اگر سبب درد کا کوئی مادہ ہے کسی قسم کا کیون نہو حاد مادہ ہو یا غلیظ یا کثیر ہو استفراغ مادہ بقدر اسی مادہ کے ضرور ہے اور ابتدا مین ایسی دوا جو تبرید پیدا کرے اور رادع ہو جمیع اقسام مین اختیار کرنی چاہیے اگرچہ ایسی دوا مادہ حارہ مین اختیار کرنی زیادہ تر واجب ہے اور مادہ غلیظ کم تر اسکا استعمال کرنا چاہیے۔ رادعات قویہ مین سے اور خصوص مواد کے بارہ مین شب سوختہ جو سرکہ مین بجھائی جاے اور اسیقدر نمک دونون اچھی طرح پیسکر استعمال کرین بعد اسکے شراب سے مضمضہ کرین۔ ردع مادہ کے واسطے مازو ہمراہ سرکہ کے بھی صلاحیت رکھتا ہے اگر مادہ حاد اور تیز ہو عصارات مبردہ سے علاج کرنا چاہیے مگر انکی تعدیل مین تدبیر کامل کر لینی چاہیے اگر یہ علاج مفید نہو تحلیل مادہ کی فکر کرین خواہ مخدرات کے استعمال سے سکون درد مین پیدا کرین۔ اور اگر مادہ کثیر ہو ابتداے علاج جو اوپر مذکور ہو چکا ہے کر کے تحلیل مادہ کی فکر کرین۔ اولی یہ ہے کہ اگر مضمضہ سرکہ سے کیا جاے تو روغنگل بھی ضرور شریک کرین اسلیے کہ سرکہ اکثر بعد جذب فضول کے رطوبات اصلیہ کو بھی جذب کرتا ہے اور اکثر محللات کے ہمراہ ادویہ قابضہ کی بھی حاجت ہوتی ہے اسلیے کہ عضو اوف یعنی دندان یابس المزاج ہے۔ اگر سبب مرض کا ریح فقط ہو اسوقت علاج ان محللات سے کرنا چاہیے جو اب مذکور ہونگے خصوصا سکبینج اور رتہ اور حب حرمل۔ ادویہ محللہ کا استعمال اس درد دندان مین ہوتا ہے جسکا مادہ محتاج تحلیل کا ہے انمین سے چند مضمضے ایسے ہین جنکو دیر تک منھ مین رکھنا لازم ہے جیسے سرکہ کہ اسمین پوست انار جوش کیا ہو یا سرکہ کہ اسمین حنظل جوش دیا ہو کہ یہ قوی ہے اور نافع ہے اور اگر برودت

ظاہر ہو شراب اور زرنباد اور عاقرقرحا اور پوست کبر اور پوست صنوبر اور فودنج برگ دلب اور جعدہ اور پوست جعدہ ہمراہ سرکہ کے اسی طرح ورق غار اور شلغم اسیطرح لکڑیان اور ڈنٹھل لسن کے ہمراہ عاقرقرحا کے یا سرکہ جسمین کندش ڈالی گئی ہو کہ انکو منہ مین دیر تک رکھین یا عاقرقرحا اور ثمرۃ الطرفا سرکہ ملاکر یا مرزنجوش خشک شدہ یا بیخ قثا، الحمار خواہ اسی کا عصارہ اور سرکہ یا بیخ مذکور اور حرمل دونون سرکہ مین جوش دین یا بیخ کو سرکہ مین پختہ کرین۔ وجع ضربانی کیواسطے طبیخ مازو سے خام سرکہ مین یا انکو سرکہ مین خواہ طبیخ بیخ ہمراہ سرکہ کے خواہ شاخ گوزن خل عنصل مین جوش مین یا سکنجبین مین جوشاندہ تیار کرین۔ ادویہ محللہ مین سے غرغرہ ہائے مناسب تیار کرین انھین ادویہ سے ازین قبیل یہ دوا ہو کہ زبیب جبلی اور ثوم کو پانی مین جوش دیکر غرغرہ کرین اور دیر تک منہ مین رکھین کہ لعاب کثیر برآمد ہو۔ انھین ادویہ مین سے مضوغات یعنی چبانیکے ادویہ ہین کہ وہ بھی ادویہ مذکورہ سے بنائے جاتے ہین۔ اور منجملہ مضوغات کے ایک نسخہ یہ ہو فودنج کوہی اور عاقرقرحا اور فلفل ابیض اور سرکہ انکو زبیب کے ساتھ گوندھین اور گولیان بناکر ایک ایک گولی کو چبائین۔ انھین ادویہ مین سے لطوخات ہین اور طلا کرنیکی ادویہ اور لصوقات اور ضمدہ جو ادویہ محللہ مشہورہ سے بنائے جاتے ہین اور فراہم کرنا انکے اجزا کا ایسی شے سے ہوتا ہو جو لسدار ہو اور قوام چسپان رکھتی ہو جیسے شہد اور قطران یہ ادویہ دانت پر ملے جاتے ہین خواہ اسی پر چسپان کردیتے ہین یا بیخ دندان پر رکھ دیتے ہین۔ مجرب یہ دوا ہو کہ مغز خستہ خوخ اور نصف وزن اسکے فلفل لیکر قطران سے ملاکر دانت پر ملین یا اسپر چپکا دین خواہ تنہا ترباق کا لطوخ تیار کرین یا حلتیت کا فقط لطوخ کرین خواہ اسنجرنیا یا اسطنجان یا شوسطیحان یا شونیز کو پیکر زیت ملاکر لطوخ تیار کرین۔ یہ بھی مجرب دوا ہو کہ مر اور فلفل اور عاقرقرحا اور مویزج اور زنجبیل ہر واحد ایک جزو بورہ ارمنی ڈیڑھ جزو نرم نرم پیکر دانتو نپر اور لثہ پر مالش کرین کہ اس دوا سے خوب نفع ہوتا ہو کبھی بحیہ خطمی اور بابونہ او شبت اور حلبہ تخم کتان ہمراہ طبیخ شبت یا روغن شبت کے ضماد کیا جاتا ہو۔ جالینوس نے کہا ہو یا گمان کیا ہو کہ جگر سام ابرص کا اگر اس دانت پر رکھا جائے جسمین درد ہو خواہ متاکل ہو فوراً درد ساکن ہو جائیگا۔ انھین ادویہ مین سے کمادات ہین جو خارج سے مستعمل ہوتے ہین لیکن انکا استعمال یا قبل از طعام کرنا چاہیے دو گھنٹہ پہلے اور بعد طعام کے چار گھنٹہ کے بعد اور اس دوا کی حاجت شدت درد مین ہوتی ہو جیسے نمک اور باجرہ سے سینکنا خواہ زیت گرم خواہ موم گداختہ سے تکمید کرنی اور کبھی فقط گرم رکھنے کی غرض سے پے در پے سینکتے جاتے ہین تاکہ مادہ اسی طرف کھچ کر آجائے۔ پھر جب کنپٹی اور داڑھی کے مقام پر ورم آگیا درد دانت کا ٹھہر جاتا ہو خصوصاً اگر اسوقت روغن جوش کردہ سے دانت کو داغ دین انھین ادویہ مین سے کاویات جو داغ کرنیکی تدبیر مین کام آتے ہین جیسے زیت کو بعض ادویہ محللہ مذکورہ کے ساتھ جوش دین خواہ تنہا زیت کا استعمال کرین یا مسلہ یعنے جوال دوز لیکر گرم کرین اور اسی زیت مین ڈبومین اور کسی انبوبہ درست کے اندر جوال دوز کو رکھکر اس دانت تک پہونچا دین جسمین درد ہو رہا ہو اور داغ اسی سے لگادین اور جو گوشت اور دانت وغیرہ گرد مین اس دانت کے ہین جسکو داغ دینا منظور ہو انپر موم خواہ اور کوئی چیز گوندھی ہوئی لگادین تاکہ ایذا حرارت اور گرمی کی دوسری جگہ نہ پہونچے اور اس تدبیر کا نفع اسوقت زیادہ ہو جبکہ مادہ خاص جوہر مین دانت کے زیادہ ہو کبھی ایسے ہی انبوبہ مین روغن کو جوش دیکر اور احتیاط مذکور دربارہ حفاظت عمور اور لثہ وغیرہ کے لحاظ کیے ہی انبوبہ مین نکالتے ہین۔ زیت زیادہ تر مناسب ہو بہ نسبت اور ادہان کے اور بیشتر حاجت اسکی بھی ہوتی ہو کہ دانت مین کسی برما وغیرہ سے باریک سوراخ کرین تاکہ ادویہ کاویہ کا اثر اچھی طرح پہونچے اور نفوذ دوا کا بخوبی ہو۔ اور جب معالجات مذکورہ سے کچھ فائدہ نہو۔ دانت کو کسی مسلہ یعنے جوال دوز سے گرم کرکے داغ دیتے ہین اور چند مرتبہ داغ دیتے ہین یہانتک کہ درد مین سکون ہو انھین ادویہ سے دلوکات ہین کہ وہ بھی ادویہ بالا سے مرکب کیے جاتے ہین سونٹھ ہمراہ شہد کے دلوک جید ہو ایضاً سرکہ اور نمک اور شحم حنظل۔ اور سرکہ اور عاقرقرحا انھین ادویہ سے دخن اور بخورات بھی مرکب ہوتے ہین اور بہتر یہ ہو کہ قمع مین دوا بھر کے دھونی لیجائے اور انگیٹھی دان وغیرہ کے ذریعہ سے دھونی کا اثر اچھی طرح پہونچے گا۔ کبھی یہی بخورات ادویہ محللہ جیسے آب قثا، الحمار اور عصارہ بیخ چقندر اور رطبہ اور آب مرزنجوش سے تیار ہوتے ہین۔ انھین ادویہ مین سے قطورات جو اسی کان مین ٹپکائے جاتے ہین جو قریب درد کے ہو مثلاً یہی سعوطات بطور قطور کے کانو مین ٹپکائے جائین خواہ عصارہ کبر تر و تازہ۔ اور انھین ادویہ مین سے حشو یعنے بھرنے کی

دوا مین اگر دانت مین گڑھا پڑ گیا ہو اور سبب درد کا وہی تاکل ہو لیکن ضرور ہو کہ نرمی کیجاے اور بہت زیادہ دوا کہ ناگوار ہو نہ بھرین ورنہ درد مین زیادتی ہوگی اور وہ دوا جیسے سک ہمراہ سعد کے یا ہمراہ مصطگی کے اور اس سے قوی تر حلتیت ہمراہ کبیکج کے یا کلونجی زیت مین پسی ہوئی یا فلفل اور دُردی سوختہ یا فربیون اور عاقرقرحا یا دولے مغز خوخ اور فلفل سے پر کرین جو اوپر مذکور ہو چکی ہو اور حار قسم مین درد کی بار دات اور بارد قسم مین ادویہ حارہ کو پر کرین انھین ادویہ مین سے قلوعات ہین کہ انکے واسطے ایک باب جدا گانہ ہم تجویز کرتے ہین اور قلوعات یعنی اکھیڑنے والی ادویہ کا استعمال اسیوقت جائز ہو جب درد خود دانت ہی مین ہو اور کسی وقت جائز نہین ہو۔ ادویہ مخدرہ کبھی تحلیل کے طریقو نمین کسی طریقہ پر استعمال ادویہ مخدرہ کا ہوتا ہو مگر اولی یہ ہو کہ بطور لطوخ بالصوق یا حشو کے استعمال کرین علاوہ بران بطور مضمضہ اور بخورات کے بھی ادویۂ مخدرہ کا استعمال ہوتا ہو از انجملہ یہ دوا ہو بزرالبنج اور افیون میعہ سائلہ اور قنہ ہر واحد دو درہم فلفل حلتیت شامی ہر واحد ایکدرہم شیرۂ انگور ملا کر شیاف تیار کرین اور جس دانت مین درد ہو اسپر رکھین یا افیون اور جند بیدستر ہموزن لیکر ایک حبہ خواہ دو حبہ روغن گل ملا کر کانمین ٹپکا ئین جسطرف درد ہوتا ہو یا لطوخ بیخ بیروج ایسی چیکدار شے مین بنائین جو سکی گرفت کر سکے یا تخیر اور دھونی اسیطرح سے دین جنکا بیان اوپر ہو چکا ہو بزرالبنج یا طبیخ بیروج سے تنہا خواہ بیخ اور شراب ملا کر اور منھ مین بھی اسی کو رکھین کبھی ہلانے مین بھی مخدرات کو اختیار کرتے ہین جیسے فلونیا کہ اسے مریض درد دندان پی بھی لے اور کسیقدر منھ مین رکھکر سو جاے کہ مرض مین اسکے صحت اور درد مین سکون پیدا ہوگا۔ منجملہ ایسے مخدرات کے جو بلا اذیت اثر کرین برف سے سرد کیا ہوا پانی جو بہت زیادہ سرد ہو جاے منھ مین رکھنا اور پھر جب اسکی برودت کم ہو جاے اور پانی بدلکر رکھنا یہانتک کہ دانت سن ہو جاے اور درد مین ضرور سکون پیدا ہو گا اگرچہ ابتدا مین رکھنے کے ساتھ درد مین زیادتی ہوگی مگر تھوڑی دیر کے بعد سکون اور آرام ضرور پیدا ہوگا **ہلتا ہوا دانت** کبھی دانت مین بسبب کسی مادہ کے سقطہ اور ضربہ وغیرہ سے حرکت پیدا ہو جاتی ہو یعنی دانت لٹک کر ہلنے لگتا ہو اور کبھی ایک ایسی شے پیدا ہوتی ہو جو اس عصب کو ڈھیلا کر دیتی ہو جس سے دانت کی استواری قائم تھی اور باوجود ہلنے کے دانت اپنی پوری مقدار پر موٹا اور تر و تازہ ہوتا ہو اور دبلا نہین ہوتا ہو کبھی جنبش دندانمین کسی تاکل کیوجہ سے پیدا ہوتی ہو جو منابت دندانمین ہوتا ہو کہ اسی تاکل کیوجہ سے منابت مین وسعت پیدا ہوتی ہو یا دانت باریک ہو جاتا ہو اس سبب سے کہ انمین سے کوئی مقدار کم ہو جاتی ہو یا درزون اور ریخو نمین رخنہ اور سوراخ پڑ جانے سے دانت مین جنبش پیدا ہوتی ہو اور کبھی کسی لاغری کی وجہ سے جو دانت مین ہوتی ہو جنبش اور ہلنا دانت کا پیدا ہوتا ہو اور یہ ضمور و لاغری کسی سبب غالب کی وجہ سے ہوتی ہو جیسے ناقہین اور وہ مشائخ جو زیادہ تر بھوکے رہین اور غذا مین انھون نے کوتاہی کی ہو اور کبھی جنبش دندان بوجہ کمی گوشت ضمور کے ہوتی ہو **علاج** جو دانت ہل رہا ہو اس سے کسی چیز کا چبانا اور کاٹنا بالکل ترک کر دیا جاے اور کلام کرنے اور سونے مین کمی کر دینی چاہیے اور ہاتھ سے بھی اسکے ہلانے مین خواہ زبان سے ٹھیلنے مین زیادہ چھیڑ چھاڑ نہ کرنی چاہیے اور خلاصہ یہ ہو کہ پسی ہوئی شے جیسے ستو وغیرہ اسکے چبانے مین بھی اس دانت کو جہانتک ہو سکے بچاتا رہے۔ پھر اگر سبب جنبش کا تاکل ہو اسی کا علاج کیا جائیگا اور اسکے بعد وہ قوابض جو استواری دندان کرتے ہین بطور مضمضہ اور دلوکات وغیرہ کے استعمال کرین اور اگر سبب تحریک دندان کا ضمور اور لاغری ہو اسکا تدارک بذریعۂ غذا کے کرنا چاہیے علاوہ یہ ہو کہ اس کا تدارک دشوار ہو اسکے بعد مرطبات سے بطور لصوق اور دلوک اور قطور کے علاج کرین قطور جو کانمین ٹپکایا جاے مثل روغن گل اور روغن بید اور عصارۂ برگ عنب الثعلب بلکہ قوابض سے علاج کرنا چاہیے اور اگر دانت کی لاغری سے جنبش پیدا ہوئی ہو اسوقت غذا کے ذریعہ سے تدبیر چندان مفید نہوگی اسلیے کہ غذا سے جلدی لاغری دندان کی دور کرنی دشوار ہو کہ بہت کمتر غذا پہونچتی ہو بلکہ قوابض باردہ سے علاج کرنا چاہیے اور اسیطرح قوابض باردہ سے علاج کرنا چاہیے اگر جنبش دندانمین بسبب رطوبت کے پیدا ہوئی ہو اور اگر رطوبت مرخیہ سے یہ کیفیت پیدا ہو قوابض سخنہ سے علاج کرین جیسے مضمضہ اس پانی سے جسمین سداب اور برگ سرو اور مویز زبیب جسمین شبت اور نصف وزن سے نمک جوش دیا ہو یا اس پانی سے جسمین سکبینج کو جوش دیا ہو۔ لصوقات مین یہ مرکب بھی اسوقت مفید ہو شب دو درہم نمک ایک درہم بیخ پر دندان کے لگا دین

یا تانبے کا تراشہ جو خراد نے مین اوترتا ہو زیت کے ہمراہ یا بیخ سوسن اور سرو کے چھلکے ہر واحد چار درہم شب ایکدرہم یا خاکستر طرفا کی اور نمک اندرانی وزن مین یا شاخ گوزن جلاکر اور نمک شہد مین آمیختہ کرکے سب کو جلائین اور ہر واحد سے دس درہم لین اور مر اور زعفران اور سنبل اور مصطگی ہر واحد دو جزو سداب خشک شدہ سماق جلنار ہر واحد تین جزو اسکا منجن تیار کرین خواہ لصوق بنائین **ایضًا** قوابض کو صبر اور قلقطار اور قلیمیا مین مخلوط کرکے استعمال کرین۔ سنون جو لائق اسی قسم کے ہو اور دیگر اقسام مین بھی بکار آمد ہو سعد اور ورد اور مر اور سنبل الطیب لحم اندرانی کز مازک شاخ گوزن جلاکر سب کو ہموزن اختیار کرین۔ جو قسم جنبش دندان کی لسبب کمی گوشت عمور کے ہو شب یمانی اور عود سوختہ سعد اور سماق اور گلنار کا استعمال کرین **تثقب اسنان** دانتون مین سوراخ پڑنا خواہ اسکا سڑ جانا یہ سب امور رطوبت ردی سے پیدا ہوتے ہین جو دانت مین متعفن ہو جاتی ہو **علاج** تاکل کے علاج سے غرض یہ ہوتی ہو کہ اب زیادہ متاکل نہو اور یہ غرض تنقیہ جوہر فاسد کا دانتون سے کرنے کے ذریعہ سے پوری ہوگی اور تحلیل اس مادہ کی کرین جسکی نوبت بتاکل پہونچی ہو اور دانت کے ساتھ ایسی تدبیر کرین کہ اب اس مادہ کو قبول نہ کرے اور وہ مادہ اسمین تصرف کرنے نہ پاے اور یہ تدبیر استفراغات کے ذریعہ سے ہوگی اگر احتیاج اور ضرورت استفراغ کی ہو۔ ادویہ مانع تاکل سے وہی ہین جو مجفف ہون اور خشکی پیدا کرین۔ پھر اگر تاکل شدید ہو ادویہ شدید تجفیف کی ضرورت ہوگی اور نیز قوت اسخان بھی زیادہ ہونی چاہیے۔ اور اگر تاکل خفیف ہو وہی ادویہ درکار ہونگے جنمین کسیقدر تجفیف اور قوت قابضہ ہو جیسے آس اور حضض اور ناردین اور استعمال ان ادویہ کا ہر طرح سے ہوسکتا ہو جو طریقہ ہم اوپر بیان کرچکے ہین۔ اور اکثر یہ ادویہ از قبیل حشو کے ہوتے ہین جو سوراخ مذکور مین بھردیے جائین انھین ادویہ مین سے یہ ہو کہ سک اور سعد خواہ سعد تنہا اسی کو منھ مین رکھین کہ مانع تاکل ہوتی ہو اور درد مین سکون پیدا کرتی ہو۔ یا مصطگی اور سعد خواہ مر مکی خواہ میعہ سائلہ خواہ مازو اور حضض یا میعہ اور افیون یا قنہ یا کبریت زرد اور حضض خواہ علک البطم یعنی صمغ بن اور فلفل یا علک البطم اور سک یا فوتنج یا شونیز کوفتہ جو سرکہ مین ملاکر استعمال کرین خواہ کبریت کو ان سب ادویہ کو بطور حشو کے یا بطور طلا کے استعمال کرین خواہ زنجبیل کو شہد مین پختہ کرکے خواہ سرکہ مین پختہ کرین کہ نہایت درجہ کی یہ دوا ہو خواہ حلتیت کے ہمراہ یا قطران کے ساتھ ہمراہ شیح کے خواہ تنہا حلتیت یا موم کے ساتھ جوش دیکر تاکہ متحلل نہو جاے کہ درد کی تسکین مین زیادہ تر موثر ہو یا قیر کو تنہا اور ادویہ کے ساتھ یا حضض اور زاج کا فوربھر کے سوراخ دندانمین تجربہ کیا گیا بدرجہ انتہا نافع ہوا کہ تاکل کی زیادتی کو روک دیا اور تسکین درد مین بھی پیدا کی وجہ یہ ہو کہ جو امور باب وجع اسنان مین مذکور ہوے انسے بھی ہجگہ اعانت چاہی جاے۔ کبھی اس مرض مین طلا جندبیدستر اور عاقرقرحا اور افیون اور قنہ کہ سب اجزا کو ہموزن لیکر استعمال کرتے ہین خواہ فلفل اور قاقلہ شہد ملاکر یا عاقرقرحا اور مر شہد کے ساتھ اور حبۃ الخضرا شہد کے ہمراہ یا شراب طیب اور پاکیزہ جسپر سرکہ جوش دیا ہوا ڈالا جاے۔ یا جگر غطایا یعنے سام برص یا کبریت تازہ ہموزن اسکے حضض یا فلفل اور لبن تیوع یا بورن اور عاقرقرحا یا قنہ اور بزرالبنج یا میعہ اور افیون **دواے جید** بورق اور بنج ہر واحد دو جزو عاقرقرحا اور فلفل ہر واحد نصف جزو افیون تین جزو سبکو موضع ماؤف پر رکھین **ایضًا** انار کی اقماع یعنے بونڈیان اور فلفل اور ابہل ہر ایک سے نصف جزو مویزج اور تخم انجرہ اور افیون ہر واحد نصف جزو کبھی حشو و طلا دونون طرح سے ساتھ ہی علاج کیا جاتا ہو اور کبھی موضع درد پر فلدفیون قوی یا سورنجان یا بورہ دو جزو اور نوشادر شب اور مر مازو اقاقیا اور ایرسا ایک ایک جزو یا صعتر سوختہ اور زبدالبحر اور کبھی اسمین قنہ زیادہ کیا جاتا ہو کبھی مضمضہ کی ادویہ جو دیر تک منھ مین رکھی جائین انسے بھی نفع عظیم ہوتا ہو کہ بیخ کبر کو سرکہ مین جوش دین جب نصف جل جاے اسکو منھ مین رکھین اور کبھی قطورات کا استعمال خاص موضع تاکل مین کیا جاتا ہو جیسے زرنبخ کو زیت مین جوش دیکر گھلا مین اور موضع متاکل مین ٹپکائین روغن بادام کی تقطیر الطرف دندان ماکولہ کے بھی مفید ہو **تفتیت اور تکسر اسنان** ٹوٹ جانا اور ریزہ ریزہ ہونا دانت کا اکثر اسکا سبب یہی ہوتا ہو کہ مزاج دندان کا یبوست اصلی پر باقی نرہے اور رطوبت غریبہ جو صالح تغذیہ اور جزو جوہری ہونے کی نہو دانت مین بڑھ جاے۔ اور کبھی شدت یبس کیوجہ سے بھی یہ کیفیت پیدا ہوتی ہو ان دونون قسم مین تفرقہ لاغری اور گندگی دندان سے کیا جاتا ہو کہ زیادتی رطوبت مین ضمور نہوگا۔ اگر اسجگہ کوئی دلیل تغیر لون کی خواہ تاکل کی ہو دلالت کریگا کہ مزاج مین رطوبت ذی مادہ ہو۔ علاج قسم اول کا یعنے

رطوبت غریبہ کا یہ ہو کہ اس رطوبت کی پیدائش کو منع کرین اور دانت کی تقویت قوابض قوی سے جو اوپر مذکور ہوئے کرنی چاہیے شب اور نوشادر اس بارہ مین قوی الاثر ہین اگر وہ رطوبت حارہ بھی ہو اسوقت خربق سیاہ ہمراہ شہد کے خواہ اسی قسم اور مزاج کی دوا مفید ہوگی اور اگر یہ کیفیت خشکی اور یبوست سے پیدا ہو تو وہی علاج جو خشکی کا اوپر مذکور ہوچکا کرنا چاہیے **تغیر لون اسنان** کبھی تغیر دانتون کے رنگ مین اسی چیز سے ہو جاتا ہو جو بار بار انکو لگائی جاے کہ اسکی وجہ سے قلح یعنے زردی دندان کی پیدا ہوتی ہو اور بیشتر یہ زردی متحجر اور سخت ہو کر بیخ دندان مین اس طرح جم جاتی ہو کہ اسکا اوکھیڑنا دشوار ہوتا ہو اور کبھی یہ مادہ ایسا ردی ہوتا ہو کہ جوہر دندان مین نفوذ کر جاتا ہو اور اوسمین تغیر اور فساد لون پیدا کر دیتا ہو کہ رنگ دانت کا بیجنی کر دیتا ہو خواہ کوئی اور رنگ بدل دیتا ہو اور زردی مذکور بھی رہتی ہو **علاج** پہلی قسم کا علاج ادویہ منقیہ اور مجلیہ سے کرنا چاہیے جیسے زبد البحر اور نمک اور حرف یعنے اسپند سائیدہ اور خاکستر صدف اور خاکستر بیخ قصب اور زراوند مدحرج اور صعتر سوختہ اور اگر مناسب ہو تو آہن صدف حلزون یعنے سنکہ کو جلا کر ملا دین یا قیسوم سوختہ ایک جزو اور فلفل ایک جزو حماما تین جزو سادج دو جزو بیخ سوختہ دس جزو کو کوٹکر استعمال کرین اور اگر تغیر بافراط ہو تو زنجار اور شہد کا استعمال کرین فی الحال جو دوا سپیدی دندان کی پیدا کرے وہ یہ ہو کہ طین خضر جسے غضار چینی کہتے ہین یا زجاج کو پیسکر خواہ سقمونیا اور سنباذج جسے ہندی مین کرنڈ کہتے ہین اور حجر الماس اور سقمونیا کو استعمال کرین۔ اور دوسری قسم کا علاج محلل مادہ سے کرنا لازم ہو جو تحلیل کے ہمراہ اخراج مادہ کرے اور جلا بھی ساتھ ہی اسکے پیدا کرے جیسے فلفل اور فرفیون اور قسط اور زراوند مدحرج اور حلتیت ان اجزا کو ادویہ جالیہ جو علاج قسم اول مین مذکور ہین انکے ہمراہ استعمال کرین خواہ وہ سنون ملا کر جنکو اس باب سے پہلے ہمنے بیان کیا ہو (سنون جید) بیخ زراوند ایک جزو شاخ گوزن سوختہ دو جزو مصطگی تین جزو زنجبیل پانچ جزو پیسکر استعمال کرین (دوسرا نسخہ) قیسوم اور نمک بریان اور سوسن ہر واحد چار جزو سعد پانچ جزو سنبل ایک جزو (اور نسخہ) نمک جسکو جلا کر مثل انگارہ کے کیا ہو تین جزو ساذج دو جزو سنبل جزو واحد **ایضاً** خاکستر صدف چار جزو گل سرخ خشک شدہ پانچ جزو سعد تین جزو نقاح اذخر ایک جزو **تسہیل نبات اسنان** یعنے دانتون کے نکلنے مین آسانی پیدا کرنی۔ کبھی لڑکون کو دانت نکلنے مین بڑی تکلیف ہوتی ہو کہ درد مین مبتلا ہو جاتے ہین اور اسی کے ہمراہ کبھی روانگی شکم اور اسہال بھی پیدا ہوتا ہو پس احتیاج اسکی ہوتی ہو کہ تعدیل مزاج کرین شکم پر طلا کرنے سے ادویہ مناسبہ کے اور عصارات مستنقعہ سے اور انکے منہ مین رکھنے سے۔ پس لازم ہو کہ وہی شیافات جو فن کلی مین تسہیل نبات اسنان کے واسطے مذکور ہوچکے انکے ذریعہ سے روانگی شکم کی پیدا کرین اور اکثر آسانی سے برآمد کرنا دندان کا مالش سے چربی اور دماغہاے حیوانات کے پیدا ہوتا ہے خصوصاً دماغ ارنب جو اسکے سر سے بعد پختہ کرنے کے نکالا جاے خواہ حنا اور گھی اور روغن سوسن۔ کہتے ہین کہ دودھ مادہ سگ کا بھی اس بارہ مین بالخاصہ نفع کلی رکھتا ہو۔ اگر درد مین شدت ہو عصارہ عنب الثعلب گرم گل روغن ملا کر طلا کرین واجب ہو کہ جوشے قوام سخت رکھتی ہو اسکے چبانے سے منع کرین بلکہ دایہ اپنی انگلی لڑکے کے منہ مین داخل کرے جب دانت کے نکلنے سے درد شروع ہوا ہو اور اسکے بعد لثہ کو بشدت اور زور سے مالش کرے تاکہ مسوڑھے سے رطوبت بہ جاے اسکے بعد ادویہ مذکورہ سے مسح کرے۔ اور جب تھوڑے سے دانت برآمد ہو جائین سر اور گردن اور دونون جبڑون مین ضماد کرین سونٹ سے جو روغن نیمگرم مین ڈبویا گیا ہو اور کانون مین اسکے اسی روغن کو ٹپکانا بھی چاہیے ہم نے فن کلیات مین اچھی طرح اس تدبیر اور معالجہ کو بیان کر دیا ہو اسی جگہ دیکھنا چاہیے **تدبیر قلع اسنان** کبھی جس دانت مین درد ہوتا ہو اسقدر اسمین خرابی پڑتی ہو کہ قبول علاج کسی قسم کا نہین کرتا ہو یا یہ حال ہوتا ہو کہ جب درد مین سکون پیدا کیا جاے اور مادہ موجودہ مین تدبیر اور علاج سے اسکی ایذا رہی دور کی جاے پھر تھوڑی دیر کے بعد وہی کیفیت درد کی پیدا ہوتی ہو اور پھر اس دانت کے قریب جو اور دانت ہین انکو بھی مضرت اسکی پہونچتی ہو اور اسکے اصلاح کی کوئی سبیل پیدا نہین ہوتی ہو ناچار اس دانت کو اکھیڑنا ضرور ہوتا ہو۔ کبھی زنبور سے اسکو اکھیڑتے ہین اور پہلے جو کچھ اسکی جڑ مین لگا ہوا ہو اسے چھیل ڈالتے ہین۔ واجب ہو کہ اکھیڑنے سے پہلے تامل کرین اور تشخیص کرلین کہ مرض خود جوہر دندان مین ہو یا نہین۔ اگر خود دانت مین مرض نہو اسوقت اکھیڑنا واجب نہوگا اور یہ امر اسوقت ضرور نہوگا جبکہ سبب مرض کا لثہ مین یا اس عصب مین جو زیر دندان ہو اسلیے کہ ایسے وقت مین اگرچہ اکھیڑنے سے

درد مین کسیقدر تخفیف ہوگی مگر بالکل دور نہوگا بلکہ پھر عود کریگا اور تخفیف اسیوجہ سے ہوگی کہ جو مادہ موجود ہو اوکھیڑنے سے اسکی تحلیل ہوجاتی ہو اور بسبب سکون درد مین اسی وجہ سے ہوجاتا ہو اور کسیقدر اثر دوا کا بھی موضع اوف تک پہونچ جاتا ہو جو دانت ہلتا نہو اکثر اوقات اسکے اکھیڑنے مین خطرہ ہو کہ بیشتر جبڑہ کھلجاتا ہو اور جوہر فک مین عفونت پیدا ہوتی ہو اور درد شدید کا ہیجان ہوتا ہو اور بیشتر درد چشم اور تپ اسکی جہت سے پیدا ہوتی ہو جب معلوم ہو کہ اوکھیڑنا دشوار ہو یا مریض اسکی برداشت نہین کریگا اسوقت بشدت دانت کا ہلانا صواب پر نہوگا اسلیے کہ زیادہ ہلانے سے درد مین شدت ہوتی ہو علاوہ یہ ہو کہ کبھی درد کا مادہ جوہر دندانین نہین ہوتا اسوقت اگر جنبش دین اور ہلائین جو مادہ زیر دندان ہو متحلل ہوجائیگا اور درد بھی ٹھہر جاے گا کبھی دوا کے ذریعہ سے بھی قلع دندان کیا جاتا ہو۔ اسلوب یہ ہو کہ گرد دانت کے مبضع وغیرہ سے نشتر دین۔ اور اسپر دواے قالعہ کو لگائین منجملہ ایسی دوا کے پوست بیخ توت اور عاقرقرحا دھوپ مین کہنہ سرکہ ملاکر خوب زور زور سے پیسین کہ مثل شہد کے ہوجاے بعد ازان بیخ دندان پر اسکو طلا کرین ان پھر دن تین مرتبہ یا عاقرقرحا کو سیکر اور چالیس روز دھوپ مین رکھین بعد ازان شروط مذکورہ پر تقطیر کرین اور ایک گھنٹہ خواہ دو گھنٹہ یونہی چھوڑ دین اور صحیح بے مرض دانتونمین موم کو چپکا دین اسکے بعد کھینچکر اکھیڑ ڈالین یا پہلے عاقرقرحا کے بیچ قثاء الحمار کو داخل کرین اور زرنیخ مربہ کے ہمراہ طلا کرین کہ دانت ڈھیلا ہوجائے گا یا تخم انگشن اور قنہ برابر برابر لیکر خواہ تخم انگشن اور دو چند وزن اسکے کندر کو بیخ دندان پر رکھین اور بیشتر برگ انجیر کے ساتھ جوش دیکر استعمال کرین کہ دانت کو ڈھیلا کرتی ہو اور بسہولت اوکھڑ جاتا ہو۔ سرکہ کا درد بھی اس امر مین بہت نافع ہو۔ اور عجیب الاثر ہو۔ یا پوست توت اور پوست کبر اور زرنیخ زرد اور عاقرقرحا اور عروق اور اصول حنظل اور شبرم آب شبت خواہ سرکہ کہنہ مین ڈالکر تین روز رکھ چھوڑین یا عروق صفر اور قشور توت ہر واحد ایک جزو زرنیخ زرد دو جزو شہد ملا کر اسکو گرد دانت کے مدت تک رکھین کہ اس سے دانت اکھڑ جائیگا۔ یا لبن یتوع اور اصول قیسوم ایک جزو اور بیخ یتوع دو جزو اسکو دانت پر رکھین اور اگر دانت ضعیف ہو موم کو شہد ملا کر دھوپ مین پگھلائین اور پھر اسپر زیت کی بوند ٹپکائین اور بیمار سے کہین کہ اسے چباے **تفتیت اسنان متاکلہ** ریزہ ریزہ کرنا دندان متاکلہ کا اسکی ایسی مثال ہو جیسے دندان کو اکھاڑین اور دود نہو آرد جو کو لبن یتوع ملاکر چند ساعت اسپر رکھین کہ یہ دوا اسکو ریزہ ریزہ کردیگی۔ واجب ہو کہ اسپر ورق لبلاب عظیم چادینے طلا اور زرد مینڈک کی چربی جو گھانس اور درختونمین پناہ گزین رہتا ہو اور درخت آبی شجرہ پر ملتا ہو اسکی چربی بھی دانت کو ریزہ ریزہ کردیتی ہو **دود اسنان** بزر البنج اور تخم گندنا ہر واحد چار جزو تخم پیاز اڑھائی جزو گوسپند کی چربی ملاکر گولیان بنائین کہ ایک گولی برابر وزن درہم کے ہو اور سر کو ڈھانپ کر ایک گولی کی دھونی دین **صریر اسنان** سوتے وقت دانت پیسنے کی بیماری ضعف سے عضل مین دونون جبڑے کے پیدا ہوتی ہو جیسے کہ تشنج انہین جبڑونمین پیدا ہوجاے اور یہ مرض اکثر لڑکون کو زیادہ ہوتا ہو اور جب سن تمیز کو پہونچے یا بالغ ہووے خودبخود زائل بھی ہوجاتا ہو۔ جب زیادہ صریر اسنان مین ہو اور سوتے وقت زور زور سے دانت پیسنے کی آواز آے خوف سکتہ کے پیدا ہونیکا ہوتا ہو یا تشنج کے حدوث کا خواہ دیدان اور کرم شکم پر جو صریر اسنان دیدان شکم پر مبنی ہو وہ متواتر اور روزمرہ نہین ہوتا بلکہ اسمین فترات اور ناغہ ہوا کرتے ہین صریر اسنان کے مریض کا علاج تنقیہ سر اور گردن کی تدہین ادہان حارہ سے جو خوشبو ہین اور انمین قوت قابضہ بھی ہو کرنا چاہیے **دانت جو طول مین بڑھ جاے** لازم ہو کہ دونون انگلیون سے خواہ آلہ قابضہ سے اسکو پکڑ کے سوہن سے ریت ڈالین اسکے بعد حب الغار اور شب اور زراوند طویل کا منجن ملین **ضرس کا بیان** خدر اور سن ہوجانا دانت کا کسی چیز مخشن یعنی خشونت کرنیوالی کیوجہ سے پیدا ہوتا ہو جو قابض ہو یا عفص یعنے کنجھی۔ اور کبھی کسی شے خارجی کے دانت تک پہونچنے سے ضرس پیدا ہوتا ہو۔ اور کبھی معدہ کے ترش بخارات یا کھٹی ڈکار وغیرہ کے آنے سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہو اور کبھی بروقت مشاہدہ اس شخص کے جو کھٹی چیز کو بیباکانہ طور سے کاٹ کاٹ کر کھاتا ہو محض تصور وہمی اور خیال اس امر کا کہ اگر مین اس طرح اس چیز کو کھاتا تو میرے دانت کند ہوجاتے مورث اس مرض کا ہوتا ہو **علاج** چبانا بقلۃ الحمقا کا اس مرض کو زیادہ مفید ہو۔ اور خوک یعنے بادروج اور تخم خرفہ کو کوٹکر اور پانی مین تر کرکے خواہ علک الانباط اور جوز ملکی اور بادام اور نارجیل خصوصاً زیادہ مفید ہو۔ بندق اور زیت انفاق کی مالش خواہ زیت غلیظ کا گوند تانبے کے برتن مین جو قوام مین مثل شہد کے ہو دھوپ مین خواہ آگ پر رکھین اور استعمال کرین

خواہ مضمضہ خمیر کے دودھ سے شیر گرم کرکے خواہ روغن نیم گرم کرکے یا قرومانا شراب کے ہمراہ خواہ حب لغار زراوند طویل یا حلتیت یا مین تیرج یا عنصل اور زنگ جو ترشی کی ضد ہو بہت نافع ہو **ذہاب ماء الاسنان** دانتوں کی آبداری جانے سے یہ مراد ہو کہ دانت کچے ہو جائیں اور سرد یا گرم خواہ سخت چیز کے توڑنے اور چبانے سے کند ہو جائیں اور اکثر یہ کیفیت برودت سے پیدا ہوتی ہو اور یہ مرض درد دندان کا مقدمہ ہو **علاج** اگر کسی بارد شے کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوا ہو حب لغار اور زراوند طویل اور شب کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمیشہ زردی بیضہ نیم برشت کی تکمید کرتے رہیں اگر اس سے تخفیف نہو ایارج فیقرا کی مالش کرنی چاہیے اگر اس سے بھی آرام نہو تریاق اور روغن خردل زیادہ نافع ہو اور قطران گرم کرکے جب چند مرتبہ ملا جاے وہ بھی زیادہ مفید ہو۔ اور اگر بسبب حرارت کے یہ کیفیت پیدا ہوئی ہو اگرچہ یہ بات کمتر ہوتی ہو اور مسوڑھوں کا رنگ اسپر دلالت کرتا ہو اور لمس اسکا لمس دندان ہو پس واجب ہو کہ ہمیشہ تبریخ اور مالش رزد گل کی جسمین صندل و کافور ٹکڑے ٹکڑے کرکے ڈالا ہو کرین اور اسکے اوپر لعاب اسبغول گلاب مین نکالکر استعمال کرین اور خرفہ اور تخم خرفہ کا چبانا خصوصا زیادہ ترنافع ہو **ضعف اسنان** تو بعض مذکورۂ بالا اور مازوے سوختہ جو سرکہ مین بجھایا جاے اور حب الآس بعض اور ملح اندرانی بریان جو سرکہ مین بجھایا جاے اسکو مفید ہو اور رامک۔ عمدہ اقسام منجن کے۔ یہ نسخہ منجن کا بہت عمدہ ہو سعد تین درہم ہلیلہ زرد خستہ برآوردہ پانچدرہم قرفہ پندرہ درہم دارچینی تین درہم پھٹکری دو درہم عاقرقرحا سات درہم نوشادر ایک درہم فلفل دارفلفل سک زعفران ہر واحد ایکدرہم نمک پانچدرہم سماق الدباغین دو درہم ثمرۃ الطرفا تین درہم قاقلہ چار درہم زرنباد سولہ درہم گلنار
یعنی مجیٹھ چار درہم سب کو پیسکر منجن تیار کرین۔ سنون جید صندل سرخ کبابہ فوفل ہر واحد پانچ درہم قرفہ پانچدرہم دارچینی تخم چار درہم چنے کے نشاستہ کے ہمراہ منجن تیار کرین۔ سنون اسی قسم کا عمدہ ہو کشک شعیر کو ریزہ ریزہ کرین اور سرکہ اور قطران لیہ شامی اور قرص بناکر کاغذ کی تھیلی مین بھر کر اس اینٹ پر رکھین جو تنور کی جڑ مین بنائی جاتی ہو جب سیاہ ہو جاے ایک جزو اس مرکب مین سے اور ریزہ ہاے عود اور گلنار اور سعد اور پوست انار اور نمک ہر واحد سے ایک جزو سب کو پیسکر منجن تیار کرین۔ اکثر جو کو جلاکر اسی طور سے جو ابھی مذکور ہوا ہو اسمین سے بیس جزو لین اور سعد فوفل کزمازک ہر ایک سے چار جزو زنجبیل ایک جزو کا منجن تیار کرین

فن آٹھوان امراض لثہ اور ہونٹھ کے بیان مین

یہ بھی ایک ہی مقالہ ہو **اورام لثہ** یعنے مسوڑھے مین اورام اکثر پیدا ہوتے ہین بسبب نزول مادہ کے جو بیشتر سر سے لثہ پر گرتا ہو۔ اور کبھی بمشارکت معدہ لثہ مین ورم ہوتا ہو اور کبھی ابتداے استسقا مین یا سوء القنیہ کے عروض مین ورم لثہ پر آجاتا ہو اسلیے کہ ابخرہ فاسدہ بطرف لثہ کے صعود کرتے ہین یہ قسم مادہ ورم پر رنگ و لمس سے استدلال کیا جاتا ہو اور کبھی ورم خواہ سبب ورم ظاہر اور قریب سریع القبول واسطے علاج کے ہوتا ہو اور کبھی ورم غائر یعنی اندرون جلد اور دور تر اور بدیر علاج پذیر ہوتا ہو۔ اور کبھی ورم لثہ کے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہو **علاج** اگر مادہ فضلہ حارہ ہو استفراغ اور فصد چار رگ کا استعمال کرین اور ابتدا مضمضات باردہ و مبردہ سے کہ جنمین قبض بھی ہو علاج کرنا چاہیے جیسے ماء الورد اور لبن حامض اور آب آس اور آب اوراق قوابض باردہ اور سلاقہ گلنار اور آب بارتنگ اور نقیع بلوط اور عصارہ بقلۃ الحمقاء۔ اور پھر اسکے بعد مضمضہ زیت انفاق اور روغن درخت مصطگی اور روغن آس جسکے ہر اوقیہ مین تین درہم مصطگی یا رزد گل شریک ہو اور سنبل اور گل سرخ سوکھا ہوا اور مصطگی کو جوش دیا ہوا ہو۔ روغن درخت مصطگی مین قوت شدید ہو تسکین اوجاع اور اورام لثہ کیواسطے خصوصا اگر تازہ ہو کہ وہ قمع کرتا ہو اور خشونت نہین کرتا ہے اور تمام منفعت اسکی بحالت درد کے ہو۔ پھر اسکے بعد عصارہ ابرساے تازہ کا استعمال کرین کہ خون کو بہا دیگا اور عصارۂ برگ زیتون اور دردی خمر اور عصارہ سداب اور روغن حب الخضرا اس پانی مین جوش دیا ہو جسمین اسکا برگ خواہ سلاقہ زراوند ہو۔ پھر اگر ورم گرم غائر ہو جسکا نام ناردیس ہو اور ادویہ سے تحلل نہین ہوتا بلکہ متقیح ہو جاتا ہو تو بیشتر لوہے کے اوزار سے علاج کی ضرورت ہوتی ہو۔ اور کبھی جوہر لثہ محتاج بڑھانے جدید گوشت کا

ہوتا ہو جب قیح پڑ جاے زنگار اور مازو اور برادہ مس چند روز سرکہ مین پیسکر استعمال کرین یا سوری یعنے سرخ پھٹکری جلا کر اسکے ہمراہ مازو کو لگائین۔ پھر اگر لثہ کا تقیح ہر دم بڑھتا جاے اور ورم مین بھی زیادتی ہو اور کسیطرح صورت صحت اور آرام کی نظر نہ آئے اسوقت داغ دینے کی حاجت ہوگی۔ عمدہ طریقہ اسکا یہ ہو کہ زیت کو جوش دیکر صوف کو سلائی پر لپیٹین اور چند مرتبہ لثہ پر اسے رکھین تا اینکہ سپید ہو جاے اور ورم بھی جاتا رہے اور اگر ورم رطوبت فضلیہ خارجیہ سے ہو ابتدا مین مضمضہ اوہان حارہ اور شہد اور زیت اور رب سے کرین اسکے بعد محللات قوی جو اکثر مذکور ہو چکے ہین انکا استعمال کرین لثہ دامیہ کہ اس سے خون نکلتا رہے ایسے مسوڑھے کو پھٹکری بریان جو سرکہ مین بجھائی گئی ہو اور دو چند وزن اسکے نمک طعام اور ڈیوڑھے وزن پر سرخ پھٹکری کہ ان سب کو لثہ پر چھڑکتے رہین نافع ہو **ایضاً** طریخ نمک سود اسقدر جلائین کہ مثل کوئلے کی چنگاری کے ہو اسکی خاکستر سے ایک جزو اور گل سرخ خشک شدہ دو جزو **ایضاً** آس اور عدس سوختہ ہر واحد ایک جزو سماق اور سرخ پھٹکری دو جزو قتاح اذخر تین جزو سب کو مخلوط کرکے استعمال کرین **شقوق لثہ** مسوڑھے کے پھٹ جانیکا علاج اسی طریقہ سے کرنا لازم ہو جسطرح ہونٹھون کے پھٹ جانے کا علاج کیا جاتا ہو **قروح لثہ اور تاکل اسکا اور نواصیر لثہ کی** قروح لثہ کی بعض قسم ساذج ہوتی ہو اور بعض اقسام تعفن کی ابتدا ہوتی ہو اور بعض اقسام متاکل ہوتے ہین **علاج** قروح ساذجہ کا علاج مثل علاج قلاع کے ہو۔ اور جو قروح کہ انمین تعفن کی ابتدا ہوا سکا علاج ابہل اور خسک سے کرنا لازم ہو۔ اگر یہ دوا نافع ہو تو خیر ورنہ مازو ایک جزو مر نصف جزو روغن گل ملا کر استعمال کرین۔ اصناف مضمضہ سے مضمضہ ہو کہ خل عنصل سے مضمضہ کرین یا شیر مادہ خر سے کلی کرین خواہ مضمضہ سلاقہ برگ زیتون اور سلاقہ گل سرخ اور عدس اور انار کی بوٹیان جو قروح متاکل ہون اور انکا تاکل عمیق ہو گیا ہو اسکے معالجہ مین اُس فلدفیون کی حاجت ہوتی ہو جو خاص قروح لثہ کے واسطے ہو اور قرابادین مین اسکا بیان کیا جائیگا اور اسیطرح نواسیر کا بھی علاج کرنا چاہیے بعد ازان ادویہ قابضہ اسپر چھڑکی جائینگی مجربات مین سے اسوقت مین ثمرۃ الطرفا اور عاقرقرحا ہر واحد تین درہم ہلیلہ زرد دو درہم مامیران ایکدرہم گلسرخ خشک شدہ دو درہم باقلہ نوشادر کبابہ زنجبیل ہر واحد نصف درہم گلنار زعفران ہر واحد ایکدرہم کافور چہارم درم سنون تیار کرین **ایضاً** جو سنون کہ اسمین زراوند اور قلقطار اور توبالات اور زرنیخ پڑتا ہو۔ درمیانی قسم یعنے جو شروع عفونت مین ہو اسکی دوا عاقرقرحا بیخ سوسن ہر واحد ایک جزو سماق اور مازو بے سوراخ اور گلنار شب ہر واحد دو درہم پیسکر منجن تیار کرین اور قسم درمیانی پر جو متاکل ورناصور کے وسط مین ہو اسکو استعمال کرین۔ اسیطرح گلنار اور خبث الحدید کی تھیلی مسوڑھے پر چڑھائین بعد ازان خل عنصل کا مضمضہ کرین خواہ سرکہ مین برگ زیتون جوش دیکر مضمضہ کرین **ایضاً** فلونیا موضع تاکل پر لگائین کہ یہ بھی عمدہ علاج ہو اور فودنجی اور دیگر معجون کہ مانع عفونت کی ہین اور جسقدر عفونت ہو اسکی تحلیل کرتے ہین۔ از انجملہ معجون حرملی ہو پھر اگر یہ علاج کارگر نہو فلدفیون کا ضرور استعمال کرین اسکے قریب الاثر مین یہ دوا ہی شب اور مازو اور نورہ اور دونون قسم کی ہرتال ہموزن اجزا لیکر یکجا کرین انمین سے ایک دانگ خوب پیسکر استعمال کرین اور خوب طرح اسکی مالش کرین بعد اسکے ایک گھنٹہ صبر کرکے روغن گل سے مضمضہ کرین اور اکثر اسمین اقاقیا بھی داخل کیا جاتا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہو کہ اسی دوا کے قرص تیار کرکے رکھ چھوڑین کہ وقت ضرورت کام آے اور بیشتر دونون زرنیخ اور نورہ اور اقاقیا پر اقتصار کرکے قرص بنا لیتے ہین اور کبھی داغ لگانا بھی بطور مذکور نافع ہوتا ہو کہ اس سے متاکل مقام گرجاتا ہو اور اچھا گوشت پیدا ہوتا ہو۔ سنون مازو اور ثلث اسکا مرکہ یہ بھی گوشت اچھا اوگاتا ہو اور لثہ کو منضبط کرتا ہو اور فصد چہار رگ بھی نافع ہو **نتن لثہ** اسکا علاج بخر کے بیان مین گذر چکا ہو **نقصان لحم لثہ** کندر نرینہ اور زراوند مدحرج اور دم الاخوین آرد کرسنہ اصل سوسن سب کو ہموزن لیکر شہد مین ملائین خل عنصل کے ساتھ اور بطور دلوک کے استعمال کرین۔ کبھی آرد کرسنہ دس درہم شہد ملاکر قرص تیار کرتے ہین بعد ازان تنور کی اینٹ پر خواہ ٹھیکرہ پر جو بیچ تنور مین نصب ہوتا ہو خواہ تنور ہی مین اسے پختہ کرتے ہین اسقدر کہ پیسنے کے قابل اور قریب سوختہ ہونے کے ہو جائے پھر اسے پیسکر اُسپر دم الاخوین چار درہم کندر ذکر اسکے برابر زراوند مدحرج اور ایرسا ہر واحد دو درہم ورطرق مذکورہ بالا پر اسکا بھی استعمال کیا جاتا ہو **استرخاء لثہ** اگر استرخا قلیل ہو اسکے علاج مین مضمضہ اس پانی سے جسمین تو ابض حارہ اور باردہ

جوش دیا ہو بحسب مزاج کافی ہے اور بھٹکری سر کہ میں جوش دیکر اسکا مضمضہ زیادہ نافع ہے۔ اور اگر استرخا زیادہ ہو اصوب رائے یہ ہو کہ بھرے ہوئے پچھنے لگائیں اور خون کو نکلنے دیں اور جسقدر خون نکلتا ہو اسے ہٹا دیں اسکے بعد قوابض کے سلافہ سے بطریق مذکور مضمضہ کریں۔ منجملہ اس سلافہ کے جو اسکو مناسب ہو ثمرۃ الطرفا کوٹا ہوا ایک درہم برگ حنا دو درہم زراوند دو درہم نیم گرم کرکے استعمال کریں۔ یا گلنار اور پوست انار ہر واحد چھ جزو دونوں زرنبخ اور شب یمانی تین جزو ورد اور سماق بغدادی آٹھ جزو سنبل الطیب فقاح اذخر ہر واحد دس جزو الیا الطوخ تیار کریں جو خوب چسپان ہو جائے اور فصد چار رگ کی بھی نافع ہو **صفت لصوق کی** جو لائق اسی کے ہو اور بعد مضمضہ کے استعمال کیا جاتا ہو ورم بوٹیون کے فلفل سات جزو حضض بلوط گلنار حب الآس سبز چار چار جزو خرنوب نبطی سماق منقی پوست بیخ کیوڑہ ہر واحد پانچ جزو خواہ پوست بیخ کاوی کے بدلے آس آٹھ جزو شریک کیا جاتا ہو کبھی تخنک ایارج صغیر کا یعنی جبڑے پر اسکو لگانا اور مضمضہ خل عنصل کا اور خل حنظل کا بھی مفید ہوتا ہو اور سنون قویہ کا استعمال بھی موثر ہو **لحم زائد** گوشت زائد کیواسطے قلقند اور مرکا استعمال کریں کہ دوائے مذکور اسکو گھلا کر بہا دے گی **شفتین کا بیان** اور انکے امراض کا دونون لب بطور پردہ منہ کے واسطے پیدا کیے گئے اور دانتون کے واسطے بھی انکی یہی منفعت ہو اور جائے آمد لعاب اور آدمیون کے واسطے کلام کرنے پر معین اور خوبصورتی بھی ان سے حاصل ہوتی ہو دونوں لب کی خلقت گوشت اور عصب سے ہو اور یہ تو کین عضل مطبقہ کی ہین **شقوق شفتین** یعنے دونون ہونٹھ کا پھٹ جانا جو ادویہ کہ انکی حاجت ہونٹھ کے پھٹ جانے مین ہو وہ ایسی ہونی چاہیے کہ جامع قبض و تغریہ کی ہون اور تلیین بھی پیدا کرین انھین ادویۂ نافعہ مین سے کتیرا ہے کہ اسے منہ مین رکھین خواہ آب سپستان یا آب جو یا لعاب اسبغول اسپر طلا کرین اور زبان سے اسکو پھیرتے جائین۔ تدابیر نافعہ سے اس مرض مین یہ ہو کہ ناف اور مقعد کی تدہین کرین یا آنکہ جو کف کھیرے کے تراشنے اور دونون ٹکڑون کے ملنے سے پیدا ہوتا ہو اسکی مالش کرین یا اسپر آب سپستان یا ماء الشعیر اور لعاب اسبغول کو طلا کرین چکنی اشیا مین سے زبد اور نمک اور چربی بچہ گاؤ کی یا چربی اوز یعنے مرغابی کی کہ اسکو شہد اور روغن بنفشہ یا روغن گل کے ساتھ لگائین اور اکثر سپیدی بیضۂ مرغ کی اور آٹا خصوصًا آرد کرسنہ بھی آمین داخل کرتے ہین اور قیروطی روغن گل کی جس مین کبھی مرداسنگ بھی ملاتے ہین۔ ادویہ مجربہ مین سے مازوے سائیدہ اور سپیدہ قلعی نشاستہ اور کثیرا مغز کی چربی ہو **ایضًا** مازوے سائیدہ سرکہ ملا کر **ایضًا** مصطگی اور علک البطم اور زوفا اور شہد مثل مرہم کے بنالین **ایضًا** مرداسنگ شادنج عروق کرکم ہر واحد نصف جزو دبغ نصف جزو ناخن گوسپند جلا کر اور زعفران ہر واحد دو ثلث جزو کافور چھ جزو موم چھ جزو اور سولہ جزو روغن گل ملا کر تیار کرین **ایضًا** عنبر روغن بان مین گداختہ کرکے خواہ روغن اترج مین ربع جزو اسی کی قیروطی تیار کرین۔ غذا ایسے شخص کی اکارع اور بیضہ نیمبرشت تجویز کرنی چاہیے **اورام شفتین و قروح شفتین** ان دونون کے علاج کی ابتدا استفراغ خلط غالب سے کرنی چاہیے اسکے بعد ادویۂ موضعیہ کا استعمال کیا جائے گا۔ اورام لب کے انکا حکم قریب اورام لثہ کے ہو اور مسہل حاجت انکے علاج مین کمتر ہوتی ہو۔ ادویۂ موضعیہ قروح لب کے واسطے قوابض سے تیار کیجاتی ہین جیسے ہلیلہ اور حضض اور تخم گل جوز السرو اصول کرکم اور کبھی انھین دبغ اور ناخن سوختہ گوسپند کی بھی شرکت ہوتی ہو اور شعیر سوختہ اور دخان مجموع اور اشنہ۔ ادہان جو مستعمل ہین روغن مشمش اور روغن جوز ہندی یعنے ناریل کا **بواسیر لب** اگر اس جگہ بواسیر موجود ہو خبث الحدید اور مردسنگ اور سپیدہ زعفران شب یہ سب اجزا ہموزن ملا کر مرہم تیار کرین مرہم اسکا موم اور روغن جوز ہندی اور روغن بادام مین بنے گا **اختلاج لب** اکثر ہونٹھ مین پھڑکن معدہ کی شرکت سے ہوتی ہو خصوصًا اگر ہمراہ اختلاج لب کے غثیان اور حرکت طبیعت کی دفع پر کسی شے کی ہو بدلیئے تذف یعنے منہ سے ڈالنے اور قے کرنے کے خصوصًا امراض حادہ مین اور اوقات بحران مین اور کبھی اختلاج لب بمشارکت اس عصب کے ہوتا ہو جو دماغ اور نخاع سے اترا ہو اور اس اختلاج مین شرکت دماغ کی بھی ہوتی ہے

فن نوان احوال حلق کے بیان مین

اس فن مین بھی ایک ہی مقالہ ہے تشریح اعضاے حلق کی حلق سے ہماری مراد وہ فضا اور خالی جگہ ہے جسمین سانس اور غذا کی آمد و شد ہو اور اسی مین وہ زوائد بھی ہین جنکو لہاۃ اور لوزتان اور غلصمہ کہتے ہین اور مری اور حنجرہ کی تشریح تو اوپر معلوم ہو چکی۔ لہات جسے ہندی مین کاگ کہتے ہین ایک جوہر لحمی ہے جو حنجرہ پر لٹک رہا ہے مثل پردہ کے اسکی منفعت یہ ہے کہ ہواے خارجی آہستہ آہستہ اور بتدریج پہونچے تاکہ ریہ یعنے پھیپھڑے پر چوٹ ہوا کی نہ لگے اور ہوا کی سردی دفعتہ ریہ کو لگنے نہ پاے اور دخان اور غبار کو روکے اور آواز کے واسطے مقرع یعنے جاے کوفت بھی لہاۃ مقرر ہوئی کہ اسمین لگ کر اور اچھی طرح پیدا ہوتی ہے آواز مین قوت اسی کے سبب سے ہوتی ہے اور آواز کی عظمت اور بڑا ہونا اسی سے ہے گویا کہ لہاۃ دروازہ ہے تو ار مخرج صوت پر بنایا گیا ہے کہ اندازہ آواز کا اسی سے ہوتا ہے اور اسیوجہ سے لہات کا قطع کرنا خواہ اسکا کسی مرض وغیرہ سے گر پڑنا آواز کے حق مین مضر ہے اور ریہ کو لہات آمادہ قبول برد اور آمادہ تازی برودت سے کرتا ہے اور کھانسی اٹھنے ریہ سے اسپر لہات مدد کرتی ہے۔ لوزتان یہ دونون لحمہ یعنے گوشت کی گھنڈیان سی ہین جو بیچ زبان کے اوپر اگی ہوئی ہین گویا دو گوش اور چھوٹے چھوٹے کان ہین اور یہ دونون دو پارہ گوشت کے عصبی مزاج ہین جیسے دو غدد اور غدد کی شکل پر اسکا ہونا اسلیے مناسب ہوا تاکہ قوی اور قوت دار ہو جائین اور وہ دونون ایکطرح سے گویا دو جڑ ہین اذین کی اور راہ مری کی ان دونون کیطرف سے ہے منفعت ان دونون کی یہ ہے کہ ہوا کو سرے پر قصبہ کے مثل خزانہ کے نگاہ رکھین اور دوسری منفعت یہ ہے کہ ہوا یکبارگی بروقت استنشاق اور کشش قلب کے فوراً نہ دفع ہونے پاے۔ غلصمہ ایک لحم صفاقی ہے جو حنک سے ملا ہوا ہے لہات کے نیچے یون ہی چھپا ہوا اور اس قصبہ پر اور غلصمہ کے اوپر ایک استخوان ہے جسکا لامی نام رکھا گیا ہے اس ہڈی مین چار ضلع ہین دو اوپر کیطرف اور دو نیچے اور قصبہ اور مری کی تشریح آیندہ ہم بیان کرینگے **امراض اعضاے حلق** ہے واضح ہو ان عضا کے چند امراض لاحق ہوتے ہین اور اقسام اورام اور انحلال فرد کے بھی پیدا ہوتے ہین **طعام جو گلوگیر ہوتا ہے** خواہ اور کوئی شے جو اترتے ہوے پھنسے جب کوئی شے ایسی پھنس جاے کہ حجم رکھتی ہو لازم ہے کہ گھونسا اور طمانچہ گردن مین اور بائین کتفین کے بار بار مارین اگر یہ ترکیب کافی نہو تو قے کرائین مگر قے کرانے مین اکثر خطرہ ہوتا ہے **شوک وغیرہ** جو حلق مین چبھ جاے کانٹا اور لکڑی خواہ ہڈی کی کرچ یا اور کوئی شے اسی طرح کی جب حلق مین چبھ جاے پہلے اسے بغور دیکھنا چاہیے اور اگر حس بصر خواہ لمس اسے محسوس نہین کر سکتی ہو غالباً اور پر خواہ بید کی چوب وغیرہ خواہ رودہ کمان جو کمان سے متباین اور طرز مخالف پر ہو نکالنا چاہیے کہ وہ یا تو دفع کر دیگا خواہ کھینچ لے گا اور اگر کھینچنے والا آلہ کانٹے اور کرچ وغیرہ کا اتک تک پہونچ سکتا ہے صواب یہ ہے کہ اسی کانٹے وغیرہ کے اخراج مین کوشش کیجاے جسطرح ہم آیندہ بیان کرتے ہین اور اگر حس سے محسوس نہو تو اشیا احساء مزلقہ سے تر کرنا چاہیے بعد اس تدبیر سے کانٹا وغیرہ نکلجاے تو بہتر ہے ورنہ ہچکی اور قے کو ہیجان مین لانا چاہیے انگلی ڈالکر خواہ پر کے ذریعہ سے اور دواے معین کا بھی استعمال کرین مجربات سے یہ ہے کہ ہر روز ایک جند بیدا ایک درہم گرم پانی مین پسا ہوا ملا کر قے کرانی چاہیے کہ یہ دوا چبھے ہوے کانٹے وغیرہ کو بھی لیکر نکل آئیگی اور بہتر یہ ہے کہ جب شکم سیر ہو کر کھانا کھا چکا ہو اسکے بعد قے کرائین کبھی ڈورے مین ایک ٹکڑا گوشت کا خوب مضبوط باندھ کر نگل جاتے ہین اور جب اسے کھینچکر نکالتے ہین چبھی ہوئی شے کو لیکر بر آمد ہوتا ہے اسیطرح انجیر خشک ڈورے مین باندھ کر بھی یہی فعل کرتا ہے کہ تھوڑا سا اسے چبا کر نگل جائین اور کبھی غرغرہ رب عنب الثعلب کا جسمین انجیر کو جوش دیا ہو کہ چبھی ہوئی شے کو اسکے مقام سے جدا کر دیتا ہے کبھی حلق پر ضماد خارج سے کیا جاتا ہے ایسی ادویہ سے جو منضج ہون اور تقیح رقیق ایمن ہو کہ مقام ناشب کو متقیح کرکے کانٹے وغیرہ کو نکالدین ایسے ضماد کی مثال جیسے آرد جو زبیب اور آب گرم کے ساتھ **علق** یعنے جونک کا گلے مین پھنس جانا کبھی کسی جگہ کا پانی ایسا خراب ہوتا ہے کہ اسمین چھوٹی چھوٹی جونکین پڑی ہوتی ہین جو نظر نہین آتی ہین اور انکی کوچکی آدمی کو غافل کر دیتی ہے کہ اس پانی کو بے چھانے اور صاف کیے ہوے پی لیتا ہے لہذا وہی جونک لٹک کر رہ جاتی ہے باطن مری مین اور کبھی معدہ مین پہونچ جاتی ہے اور کبھی وہ جونک اسقدر چھوٹی ہوتی ہے کہ بڑے تامل سے بھی اسکو دیکھنے سے

بروقت چسپیدگی کے نظر نہین آتی ہو جب تھوڑی دیر تک وہ چسپان رہے اور خون سے مقدار صالح جثہ اپنے کی لے چوسا اسوقت اسکا جثہ بڑھجاتا ہو اور حجم اسکا ظاہر اور نمایان ہوتا ہو **علامات** جو شخص کہ جونک اسکے چسپان ہوجاے غم اور کرب اور نفث دم اسکو عارض ہوتا ہو جب کسی صحیح آدمی کو دیکھو کہ رقیق خون تھوکتا ہو یا کبھی کبھی خون تھوکنے لگا ہو اسکے حلق کے حال پر تامل کرنا چاہیے کہ بیشتر جونک چسپان ملیگی **معالجات** جو جونک آنکھ سے نظر آتی ہو اسکا علاج گرفت سے کیا جاتا ہو چنانچہ ہم اسکا طریقہ بیان کرینگے اور کبھی ادویہ سے بھی اسکا علاج کیا جاتا ہو اور وہ ادویہ از قسم غرغرہ کے ہونی چاہیین اگر چسپیدگی قریب حلق کے ہو اور بخورات سے بھی علاج کیا جاتا ہو اور اگر اسکی چسپیدگی مائل بطرف ناک کے ہو سعوطات سے علاج کرنا چاہیے اور ادویہ مقیہ سے خواہ ادویہ مسہلہ دیدان سے اگر جونک اندر اور معدہ مین چسپان ہوئی ہو۔ اور کبھی اسکے نکالنے کیواسطے اور طرح کے حیلے اختیار کیے جاتے ہین از انجملہ ایک یہ بھی ہو کہ آب گرم مین آدمی غوطہ زنی کرے یا حمام گرم مین بیٹھے خصوصاً ثوم کو تناول کرکے بعد ازان ہر وقت برف کا بجھا ہو پانی بار بار منہ مین وقتاً فوقتاً لیا کرے تا اینکہ جونک اس جگہ کو چھوڑدے حرارت سے گریز کرکے برودت کیطرف مائل ہوگی پھر اگر اسقدر تحمل ہوسکتا ہے کہ اس گرمی مین حمام خواہ آب گرم کے اتنا ٹھہرے کہ نوبت غشی کی آجاے ٹھہرا رہے کہ یہ تدبیر اخراج علق کی از بس عمدہ ہو اور اکثر اس تدبیر سے جونک تناول ثوم اور دھوپ مین بیٹھنا منہ کھولکر سامنے آب سرد کے جو برف سے ٹھنڈا کیا گیا ہو کافی ہوتا ہو بعض آدمی جسکے جونک لپٹی ہوا سے قانس یعنے شب گزپلاتے ہین خواہ ایک قسم کی بق حمراء دمویہ جو شبیہ قراد یعنے چچڑے کے ہوتی ہو اور جلد اسکی ضعیف اسقدر ہو کہ چھونے سے پھٹ جانے کا گمان ہوتا ہو اگرچہ نرمی سے اسکو مس کرین اس کرم کو شراب سرکہ مین ملاکر پلاتے مین خواہ حلق مین اسکی دھونی دین تمع مین رکھ کر تمع وہی برتن ہو شاید کہ اسکو ہمارے ملک مین انجل کہتے ہین سرکہ تنہا اگر پلایا جاے تو جونک کو حلق سے نکالدیتا ہو خصوصاً نمک ملاکر اگر سرکہ کا استعمال ہو۔ غرغرہ جو ایسی جگہ بکار آمد ہین انمین سے غرغرہ سرکہ اور حلتیت کا ہر ایک کو تنہا اختیار کرین خواہ نمک اور خردل سے جسمین دو چند وزن بورق پڑا ہو یا خردل کے ہموزن نوشادر یا غرغرہ شیح کے نصف وزن کبریت اور افسنتین اور ہموزن اسکے شونیز یا سرکہ شراب مین۔ ثوم اور شیح اور ترمس اور حنظل اور خرس کو جوش دیکر یا سرکہ خمر و اقیہ آمیز مین درہم بورہ اور دو جوے لسن کے۔ عصیر برگ غار کے غرغرہ مین بھی خاصیت عجیب ہو۔ جونک کے اخراج مین سعوط غرغرہ سرکہ اور حلتیت اور قلقطار کا۔ اگر جونک معدہ مین پہونچ گئی ہو اس دوا کا استعمال واجب ہو شیح قیسوم افسنتین شونیز ترمس قسط حرف برنج کابلی خرس ہر واحد دو درم سرکہ کو **ایضاً** ایسے شخص کو ثوم اور بصل اور کرنب اور فونتج نہری تازہ و تر اور خردل خوشبو ڈالکر اور جوشے جا داور حریف ہو اسکے پلانے سے بھی یہی اثر ہوگا بعد ازان اگر بسہولت ہوسکے تو قے کرانی چاہیے اور اگر آسانی قے نہ کرسکے تو کوئی شے مالح اور تیز اسکو دیجائیگی۔ اگر ناک مین جونک چسپان ہوئی ہو سعوط سرکہ اور شونیز اور عصارہ قثاء الحمار اور خربق کا کرانا چاہیے اور جب قریب چھوٹنے کے ہو اسوقت وہ شخص چلانے اور چھینکنے اور کلام کرنے سے بازرہے پھر اگر خون بہنے لگے یا تھوکنے مین خون آئے یا اسہال خون کا ہو ہر ایک کا علاج انھین قواعد سے کرنا چاہیے جو معلوم ہوچکا ہو اور آئندہ اپنے اپنے ابواب مین معلوم ہوگا سورنجان کو خاصیت عجیب ہو اسکے دفع کرنے مین۔ قالب سے جونک کے گرفت کرنے کی یہ کیفیت ہو کہ اس شخص کو جو پی گیا ہو دھوپ مین کھڑا کرین اور منہ اسکا کھولدین اور زبان اسکی نیچے کیطرف دبائین کنارہ سے اس میل اور سلائی کے جو مثل مغرفہ کے ہو جب جونک دکھائی دے اور نظر پڑے قالب اسکے اصل عنق پر رکھین تاکہ چھوٹ نہ جاے اور یہ قالب وہی ہو جس سے بواسیر کاٹی جاتی ہو **خوانیق اور ذبح** اختناق سے مراد یہ ہو کہ سانس کا ریہ اور قلب تک پہونچنا اور نفوذ کرنے مین امتناع پیدا ہو اور یہ کیفیت اسباب کثیرہ سے عارض ہوتی ہو مثلاً ادویہ خانقہ یعنے جو ادویہ گرفت گلو پیدا کرتی ہین پا ادویہ بحت انکا استعمال کرنا کہ انمین سمیت بھی ہو یا جمود اور بستگی خون کی بعض اعضاے اندرونی مین۔ لیکن وہ اختناق جسمین ہم اسوقت بحث کرینگے یعنے خوانیق اس سے مراد وہی ہو کہ بسبب مرض کا نفس آلات تنفس مین پیدا ہوا ہو جو قریب حنجرہ کے ہین ورم ہو خواہ انطباق اور چسپیدگی اعضا کی یا عجز قوت کا تحریک آلات استنشاق سے۔ یہ امر تو بخوبی معلوم ہو کہ ورم سے راہ آمد برآمد نفس کی بند ہوجاتی ہو اور یہ بھی امر واضح ہو کہ تنگی اور ضغط عضو مجاور اور قریب کا اپنے قرب وجوار کے اعضا مین تنگی پیدا کرتا ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ جو عضل محرک اعضا کے ایسی تحریک سے ہو

کہ اس تحریک کے ذریعہ سے ہوا بطرف اعضاے مذکورہ کے جذب ہوجاے اور کھچے اور یہ خاصہ عضل حنجرہ کا ہو جیسا کہ ہم باب تنفس مین بیان کرینگے الغرض ایسا عضل محرکہ جب اپنے فعل یعنے تحریک سے عاجز ہو اور یہ عجز اسکا یا تو بسبب استیلا اور غلبہ یبوست کے پیدا ہو یعنے اسی عضل مین جو داخل حنجرہ ہو خشکی پیدا ہونے سے خواہ اسکے قرب کے عضلات مین یبوست کے پیدا ہونے سے فعل تحریک سے عاجز ہوجاے یا استرخا یا تشنج یا کوئی اور آفت پیدا ہونے سے فعل تحریک مین عجز ہوجاے ایسے اوقات مین کسی متنفس ذی روح سے ممکن نہین ہو کہ وہ سانس لے سکے اگرچہ مجری نفس کا بند نہوا ہو اور کبھی اسکا سبب انطباق جو بسبب ضغط مجاور کے پیدا ہوتا ہو کبھی اسکا سبب زوال ان فقرات کا ہوتا ہو جو اول عنق مین اندر کیطرف واقع ہین اور یہ زوال فقرات بسبب ضربہ یا سقطہ کے پیدا ہوتا ہو اور اسکا علاج نہین ہو یا انطباق مذکور بسبب ورم کے عضل خرزی یعنے فقرہ اور گردن کے عضلہ یا رباطات مین یا عضل مری اور اسی کے اربطہ مین بالمشارکت یا کوئی سبب اسباب مین سے جو فقرات کو اندر کیطرف کھینچے. یا تشنج جو عضل مری مین پیدا ہو کہ وہ بھی ان فقرات کو اندر کیطرف جذب کرتا ہو مگر سب سے زیادہ ردی اور خراب حال وہی انطباق ہو جو بسبب یبوست کے پیدا ہو. یا انطباق کسی اور آفت سے مثلاً ورم اور تشنج وغیرہ سے پیدا ہوا ہو اور وہ آفات عصب کو آمادہ جذب کردین. اکثر یہ انطباق جب عارض ہوتا ہو تو صبیان کو عارض ہوتا ہو اسلیے کہ انکے رباطات نرم ہین زیادہ خطرناک اس انطباق کی وہی قسم ہو جو فقرہ ثانیہ اور اسکے اوپر مین ہو اور اگر اسکے نیچے ہو وہ اسلم ہو اور سخت اور شدید انطباق کی وہ قسم ہو جو فقرہ اولی مین ہو کہ وہ اشد اور زیادہ تیز ہوتا ہو. انطباق کی وہ قسم جو بسبب عضو مجاور اور قریب کے ہو وہ ہو جسکا سبب دیمان ہوتا ہو اور اسکا بیان ہمنے باب عسر ازدراد مین کیا ہو. اقسام ورم کے برطبق اعضاء متورمہ چار ہین (۱) پہلا تو ورم عضلات خارجہ مین حنجرہ سے جو مائل قدام کیطرف خواہ اسفل کیطرف ہین پیدا ہو حتی کہ ورم خود بھی ظاہر اور اسکی سرخی اور حمرت بھی ظاہر ہوتی ہو مقدم عنق مین یا صدر مین یا نفس مین (۲) یا ورم عضلات خارجہ حنجرہ سے ہو مگر ان عضلات خارجہ مین ہو جو خلف کیطرف ہین اور عضلات مری مین ہو کہ ورم اور اسکی سرخی منہ کے اندر معلوم ہوتی ہو اور بیشتر یہ ورم فقارہ اور نخاع تک بمشارکت متادی ہوتا ہو (۳) یا ورم عضلات باطنہ مین مری کے یا جو چیز متصل مری کے پیدا ہو ہو وقت تنگی نفس مین بمجاورت اور قرب کے ہوگی اور ورم محسوس نہوگا (۴) یا ورم عضلات باطنہ حنجرہ مین ہوگا اور غشاء مستبطن حنجرہ مین اور یہ چوتھی قسم سب سے زیادہ بری ہو اور حس اسکو بھی دریافت نہین کرتی ہو. کبھی ان چارون اقسام سے دو خواہ تین قسمین یکجا ہوجاتی ہین سبب ان اورام کے وہی ہین جو اور جملہ اقسام اورام کے اسباب ہین اور اکثر بعض اقسام کی غذا کو ان اورام کے پیدا کرنے مین خصوصیت ہو جیسے حند قوقی اور کہتے ہین کہ تریاق مضرت حند قوقی کا کاہو اور کاسنی ہو اور بیشتر سبب ورم کا تمام بدن کا امتلا نہین ہوتا ہو بلکہ بدن تو فضول سے پاک ہوتا ہو مگر تھوڑا سا فضلہ اعضاے مجاورہ مین حلق کے فراہم ہو کر احداث ورم کرتا ہو کبھی یہ تقسیم اس ورم کی اسطرح کیجاتی ہو کہ یہ ورم یا تو حس سے محسوس ہوتا ہو اور خارج بدن سے ظاہر ہو یا حس سے بعد تامل کے محسوس ہو جب اندرون حلق کے احساس کرے یا حس سے بالکل محسوس نہو اور اسکی دو قسمین ہین یا داخل حنجرہ ہو یا مری مین ہو اس ورم مین تامل کرنا اسطرح سے ہوسکتا ہو کہ زبان کو نکالدین اور منہ خوب کشادہ رکھین اور اسکے ساتھ زبان کو دباتے رہین نیچے کیطرف. کبھی یہ اورام خون کے سبب سے عارض ہوتے ہین. اور کبھی مرہ صفرا کی زیادتی سے اور کبھی بلغم سے. اور اکثر بلغم کا اختناق اسی طور سے ہوتا ہو کہ ارخاے عضل سے انطباق پیدا کرتا ہو. ورم بلغمی سلیم ہو اور اسکا زائل ہونا بھی سہل ہو اور بیشتر چالیس روز تک ٹھہرتا ہو پھر بلغمی ورم بھی کبھی تو بلغم لزج بارد سے پیدا ہوتا ہو اور بعض اقسام اسکے بلغم لطیف حار سے پیدا ہوتی ہو. ایسا بلغم جب سر سے اترے اسلیے کہ اکثر یہ قسم بلغم کی سر ہی مین ہوتی ہو ممکن ہو کہ عضلات زیرین تک پہونچ جاے جو حنجرہ کے نیچے ہین جو ورم بلغم غلیظ سے پیدا ہو عضلات اعلی حنجرہ مین ہوتا ہو اسلیے کہ خلط ثقیل ہو اسمین قوت نفوذ کمتر ہو. کمتر یہ ورم سوداوی ہوتا ہو بعض اطبا نے کہا ہو کہ ہرگز خلط سوداے یہ ورم پیدا نہین ہوتا اسلیے کہ سودا کا انصباب ایک عضو سے دوسرے عضو پر دفعۃً نہین ہوتا ہو اگر بندرت اس ورم کا خلط سوداے پیدا ہونا کچھ تعجب کی جگہ نہین ہو دفعتہ یہ مادہ اتر آے خواہ تھوڑا تھوڑا اتر کے اختناق پیدا کرے اور بیشتر ورم حار منتقل خناق کیطرف ہوجاتا ہو اور جسطرح یہ مرض پیدا ہو ردی اور خراب ہو. جو ورم خناقی ہو یا تو مہلک اور قاتل ہوتا ہو یا اسکا مادہ کسیطرف

منتقل ہو جاتا ہے یا مادہ مجتمع ہو کر منتفخ ہو جاتا ہے۔ کبھی داخل قصبہ میں ورم پیدا ہوتا ہے لیکن وہ ورم حد خناق تک نہیں پہونچتا ہے خناق ردی جسمیں ہمیشہ آدمی کا منھ کھلا رہے اور زبان باہر نکلی ہوئی ہو اسی کو خناق کلبی کہتے ہیں۔ کبھی تو خناق کلبی اسکا نام ہوتا ہے جو عضل داخل حنجرہ میں ہو اور کبھی خناق کلبی اسکو کہتے ہیں جو دونوں صنف ورم عضل سے پیدا ہو اور کبھی اسے بھی کہتے ہیں جو زوال فقرات کیوجہ سے پیدا ہو۔ کبھی خناق ذات الریہ کیطرف منتقل ہو جاتا ہے اگر مادہ ریہ کیطرف رجوع کرے اور کبھی اسکا انتقال تشنج کیطرف ہوتا ہے اگر اعصاب پر مادہ گرے اور کبھی قلب پر اسکا انصباب ہوتا ہے اور ہلاک کر دیتا ہے۔ اور کبھی معدہ پر اسکی ریزش ہوتی ہے جو مریض عارضۂ خناق سے مر گیا پہلے اسے تشنج ضرور لاحق ہوگا۔ خناق کلبی کبھی درمیان روز اول اور چہارم کے قتل کرتا ہے کثرت خناق اور اشباہ ورم خناق کے اور اورام کے جیسے ورم لہات اور لوزتین ربیع شتوی المزاج میں ہوتی ہے جب خناق کی شدت ہو تو سانس نتھنوں کیطرف سے زیادہ آتی ہے اور ایسے وقت آمد نفس میں تحریک ریہ کی اعانت درکار ہے یعنے وہ استخوان جو کنارہ پر عضل منخرین کے ہے اسکی تحریک سے سانس کی آمد میں اعانت ہوتی ہے۔ اور اکثر تحریک صدر اور ریہ دونوں کی حاجت ہوتی ہے اور باینہمہ جلدی اور متواتر آمد برآمد نفس کی ہوتی ہے اگر قوت معین ہوے اور نفخہ اور پھونکنا ہمراہ نفس کے ہو۔ کبھی خناق حمیات مطبقہ میں عارض ہوتا ہے اور ایسے حمیات میں اختناق سے انذار جدری کا ہوتا ہے اسیطرح حمیات حادہ کا خناق ردی ہے اسلیے کہ ایسے حمیات میں تنفس کی حاجت زیادہ ہے اور اختناق مانع تنفس کا ہے اگر بروز بحران خناق عارض ہو یہ خناق زیادہ خوفناک اور قاتل ہوتا ہے اسلیے کہ بحران اورام خناقیہ سے ہونا ضرور قاتل ہوتا ہے **علامات عام کیفیت** جو کہ جملہ اصناف خوانیق کو عارض ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ضیق اور تنگی سانس کے آنے میں اور منھ کا کھلا رہنا اور نوالہ وغیرہ کے نگلنے اور بلع کرنے میں صعوبت پیدا ہوتی یہانتک کہ بیشتر مریض خناق پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے اور منخرین سے نکل آتا ہے آنکھیں دونوں نیم وا رہتی ہیں۔ زبان کا باہر نکلے رہنا خناق شدید میں پیدا ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ ضعف حرکت زبان بھی ہوتا ہے اور بیشتر زبان زیادہ نکل آتی ہے بولنے میں (من مناہن) ہوتا ہے یعنے نتھنوں سے بولتا ہے حالانکہ یہ الٹی بات ہے اسلیے کہ عادت میں جو شخص اس امر سے منسوب ہے وہی ہے جسکے دونوں نتھنے بند ہوں یا بند کرلے اور جب منخرین بند ہوے پھر درحقیقت وہ نتھنے سے کیونکر بولے گا۔ درد کی شدت خناق بلغمی اور سوداوی میں نہیں ہوتی اور قسم حار میں البتہ ہوتی ہے جب درد شدید ہو تو بیشتر سارا گردن پھول جاتی ہے اور اسکے ساتھ منھ بھی اور زبان باہر نکلکر لٹک پڑتی ہے اسلم قسم ذبحہ کی وہ ہے جسمیں سانس تنگی نہ کرے بعض صاحب خناق کی ابتداے مرض میں متواتر مختلف ہوتی ہے بعد ازاں صغیر متفاوت ہو جاتی ہے ورم خناق کے جملہ اقسام کو مشابہت اور شرکت اسمیں ہے کہ محسوس ہوتا ہے یا حس بصر سے یا حس لمس سے اسطرح پر کہ اعضلے مری اور حنجرہ سخت محسوس ہوتے ہیں اور کھچے ہوے اور مریض کی ایسی حالت ہوتی ہے جسطرح قے کرنے پر جو ہمیشہ مستعد ہے اور خناق زوالی جو زوال فقرات سے عارض ہوتا ہے اسمیں انجذاب اور گہچاو رقبہ کا اندر کیطرف اور جو فقرہ اتر گیا ہے وہاں پر بلندی اور اونچائی معلوم ہوتی ہے۔ اور جب اسے چھؤ میں درد پیدا کرتا ہے اور جب بیٹھے پھل لیتے ہر گز کوئی شے کھانے پینے والی نگل نہیں سکتا **فرق** درمیان ضیق نفس جو بسبب ذبحہ کے پیدا ہو اور وہ ضیق نفس جو ذات الریہ سے ہو یہ ہے کہ مریض ذات الریہ دفعۃً مخنوق نہیں ہوتا اور صاحب ذبحہ کبھی دفعۃً مخنوق ہو جاتا ہے اور **فرق** ورم حنجرہ اور ورم مری میں یہ ہے کہ اگر بلع ممکن ہو اور سانس رکتی ہوئی ہو تو ورم حنجرہ میں ہوگا اور اگر بالعکس ہو ورم مری میں ہوگا۔ بیشتر ورم حنجرہ بھی اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ بلع دشوار ہوتا ہے بلکہ بلع ممتنع ہو جاتا ہے اور کبھی مری کا ورم اسقدر زیادہ ہوتا ہے کہ نفس کی آمد ممتنع ہو جاتی ہے اور اورام مری میں وہی قسم مانع نفس کی ہے جو اعلاے مری کیطرف ہو اور اس سے نیچے کا ورم کبھی مانع تنفس نہیں ہوتا ہے اگر عسر اور تنگی سانس کی آمد برآمد میں پیدا کردے اسلیے کہ وہ ورم زیریں اسقدر نہیں بڑھ سکتا ہے کہ مزاحم قصبہ اور طرف قصبہ ریہ کا اسقدر ہو جاے کہ اسمیں ہوا داخل ہو نہ سکے جسوقت کہ ورم خناقی مری اور عضلات داخلی میں ہوتا ہے جس سے کسیطرح محسوس نہیں ہوتا ہے اور زبان ایسی پیچیدہ حنک سے ہو جاتی ہے کہ بشدت چسپیدگی اسمیں ہوتی ہے اور **فرق** ورم ردی اور مہلک میں جو کسیطرح زائل نہیں ہوتا ہے اور اس ورم میں جو اسقدر ردی نہو بلکہ آخر عضل مری میں وہ ورم ہوتا ہے اور اگرچہ وہ بھی دکھائی نہیں دیتا ہے) یہ ہے کہ ورم غیر ردی میں

ضیق نفس فقط بروقت بلع اور نگلنے کے ہوتا ہے اور ورم ردی خناق کا وہی ہے جو داخل حنجرہ مین ہوتا ہے اور جس سے خارج مین کچھ محسوس نہین ہوتا ہے اور نہ ورم حلق کے اگر تامل سے دیکھا جائے خواہ لمس کیا جائے کچھ معلوم ہوتا ہے بلکہ بہت زیادہ اندر کیطرف ہٹا ہوا ہوتا ہے اسکے بعد ردائت اس ورم کی یہ ہے کہ اندر سے کچھ نہ محسوس ہو اور باہر سے معلوم ہو خناق ردی مانع نفس کو بہت جلد ہوتا ہے اور چت لیٹنے مین تو اس خناق مین کسی طرح سانس کی آمد ورفت ممکن ہی نہین ہوتی پھر اگر چت نہ لیٹے اسوقت عسر نفس ہوگا اور ہمیشہ لانبی اور دراز کرنا گردن کا نفس کی آمد کے واسطے حیلہ قرار دیگا بیقراری مین بیٹھیگا اور سیدھا ہونیکو بہت خواہش کریگا اور داہنے پہلو پر نہ لیٹ سکے گا جب ضیق نفس حد سے زیادہ ہو جائے اور اخراج بخار دخانی کے اندر سے باہر کو نہ اسقدر حاجت کہ جو قوت پراگندہ کرنیوالی اور نکالنے والی رطوبات کی بطرف خارج کے ہے کہ وہ نفس کے ذریعہ سے اخراج بخلات کردیتی ہے وہ قوت تھک جائے اور کف اور زبد منھ سے جاری ہو اس بیمار مخنوق کی صحت اور زوال مرض کی امید باقی نہین رہتی ہے اور نہ اسکا علاج کرنا درست ہے علاوہ برین کبھی مخنوق کی حالت ردی اس سے زیادہ خراب ہو جاتی ہے اور پھر صحت پاتا ہے اور صحت پانا اسوقت ہوتا ہے کہ قوت قوی ہو اور خواہش غذا کی باقی ہو مگر جسوقت چہرہ اسکا سبز ہو جائے اور آنکھوں کے پپوٹے سیاہ ہو جائین پھر اسے مردہ ہی سمجھنا چاہیے اسیطرح اگر نبض صغیر ہو جائے اور برد اطراف پیدا ہو نیز انکا گندہ ہو جانا اور سیاہی زبان کی بھی علامات ردیہ سے ہے اگر ہمراہ خوانیق ردیہ کے تپ شدید بھی ہو موت جلد واقع ہوگی اسلیئے کہ حمی نفس کثیر کی محوج ہے اور خوانیق سے سانس مین کمی ہوتی ہے علامات موت مخنوق کے جو بسرعت واقع ہو یہی لوگ کہتے ہین کہ جس شخص کو خوانیق کے مرض مین موخر عنق کی سرخی معمولی بدلکر سپیدی یا سبزی کیطرف تغیر لون پیدا ہو اور بغل اور اربیہ سے سرد پسینا برآمد ہو وہ ایک ہی دو روز کے اندر مرجائے گا اور علامات رجا و امید صحت کے بعض انمین سے یہ ہین کہ سرخی اندرونی جو ہے وہ باہر کیطرف آجائے اور اکثر ایسے وقت یہ لوگ آنکھین کھولدیتے ہین اور افاقہ نہین ہوجاتا ہے اسیطرح جب انکی سانس مین تغیر ہو اور کوتاہ و صغیر سانس لینے لگین اسوقت بھی افاقہ انکو ہوتا ہے اسلیئے کہ بحالت شدت مرض کے نفس طویل کے یہ لوگ محتاج ہوتے ہین تاکہ اس طویل نفس کو تھوڑا تھوڑا اندر داخل کرین جب سانس کوتاہ لینے لگے وہ شدت مرض جو سبب نفس طولانی کی تھی زائل ہوگئی اور اعضا نے اپنے حال طبعی کیطرف عود کیا جسوقت ورم جانب مقابل مین پیدا ہو امید زوال مرض کی بوجہ انحلال کے ہوتی ہے جیسا کہ ہم بیان کرچکے۔ علامات انتقال خناق کے یہ ہین کہ ورم مین کمی اور انحلال تو معلوم ہو اور شگفتہ ہونا بظاہر معلوم نہو اور استراحت بھی مریض کو حاصل نہو۔ پھر ثبوت انتقال کے بعد نبض کو بتامل ملاحظہ کرنا چاہیے اگر نبض عظیم ہو جائے اور کھانسی بھی ہو یہ کیفیت ردی ہے کہ ذات الریہ کیطرف منتقل ہوا ہے اور اگر نبض متشنج ہو تشنج کیطرف منتقل ہوگا اور اگر نبض زیادہ ضعیف ہو اور صغیر ہو جائے اور تفاوت نبض مین پیدا ہو اور خفقان کا ہیجان زیادہ ہو اور قوت غریزی مختل ہو جائے اور غشی پیدا ہو پس مادہ مرض بجانب قلب انصباب کررہا ہے اور اگر درد معدہ اور غثیان پیدا ہو مادہ نے معدہ کیطرف ریزش کی ہے۔ علامات فراہم ہونے مادہ کے یہ ہین کہ تھوڑی سی نرمی پائی جائے اور روز چہارم گذر جائے کبھی اس خناق مین جسکی سرخی عنق مین اور اطراف صدر مین ظاہر ہوتے ہی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ سرخی آپ ہی آپ غائب ہو جاتی ہے اور یہ امر دو وجہون سے پیدا ہوتا ہے یا تو مادہ باطن کیطرف رجوع کرتا ہے اور یا مادہ کا استفراغ ہو جاتا ہے پھر اگر بسبب استفراغ مادہ کے سرخی مذکورہ غائب ہوگئی ہو تو اسمین امید بہبودی کی ہے اور سانس مین سبکی اور خفت بھی پیدا ہوگی۔ اور اگر باطن کیطرف رجوع مادہ ہو کر سرخی غائب ہوئی ہے یہ علامت ردی ہے۔ دموی خناق کی علامت وہی ہے جو علامت خون کی معلوم ہو چکی ہے سرخی زبان کی اور سرخی چشم اور چہرہ کی سرخی اور خون کا مزہ منھ مین ہونا یا تو شیرین ہو جانا خواہ تیز شراب کا ایسا مزہ اور درد شدید کہ اسمین تمدد بھی ہو اور سانس مین زیادہ تنگی پیدا ہوتی ہے علامات صفراوی کے التہاب اور حرارت اور غم شدید اور عطش بہت زیادہ اور درد شدید جسمین لذع بھی ہو اور تلخی ذائقہ کی اور خشکی اور بیداری مگر تنگی نفس مین اسقدر زیادہ نہین ہوتی جسقدر کہ دموی خناق مین ہوتی ہے۔ کبھی زبان اور چہرہ کا رنگ اور سوزش مقام ورم اور حدت مادہ کی دلیل اسکے صفراوی ہونے پر ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی شے لاذع اور حریف اسجگہ ٹھہری ہوئی ہے۔ درد خناق صفراوی مین بہ نسبت

وموی کے کم ہوتا ہے بلغمی خناق کی علامت ملوحت اور بورقیت مع حرارت اور لزوجت کے ہوتی ہے اسلیے کہ یہ بلغم فاسد اور متعفن ہوتا ہے اور کبھی سپیدی زبان کی اور سپیدی چہرہ اور پیاس مین کمی اور قلت التہاب بھی بلغمی ہونے پر دلالت کرتی ہے کبھی زبان باہر کیطرف ڈھیلی ہو کر نکل آتی ہے اور کبھی خناق بلغمی مین ورم غددی عارض ہوتا ہے اور درد یا تو قلیل یا بالکل معدوم ہوتا ہے اور تپ نہین ہوتی چالیس روز تک اسکی مدت ہے اور اگر مریض بدہمت کرے اور ہمت نہ ہارے ممکن ہے کہ ایذا کو اٹھالے اسلیے کہ جو چیز نگلی جاتی ہے نرم ورم مین ہو کر اُتر جاتی ہے لہذا اسقدر موذی نہین ہے سوداوی خناق کی علامت صلابت اور ترشی ذائقہ مین یا عفوصت اور کم کم عارض ہونا اور کبھی ورم حار منتقل خناق سوداوی کیطرف ہوتا ہے جو خناق ریاح [illegible] کے سبب سے ہے اوسکی علامت منھ مین رطوبت کی کمی اور فوراً آب گرم سے نفع ہوجانا اسلیے کہ ترطیب اور ارخا پیدا کرتا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کبھی آدمی ایک ورد مین مبتلا ہوتا ہے جس کا قیام سال بھر خواہ دو برس تک رہتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ نواحی حلق مین کوئی فضلہ منجمد ہوگیا ہے **بیان عام معالجہ** اورام نواحی اور اطراف حلق اور حنجرہ اور اُن غدد کا جو حلق اور علصمہ اور لہات اور لوزتین کے اندر خواہ قریب تر واقع ہین پہلی تدبیر اس معالجہ کی یہی ہے کہ فصد کے ذریعہ سے استفراغ مادہ کیا جاے اور وہ مادہ جو سبب فاعلی ان اورام کا ہے فصد کے ذریعہ سے نکالدیا جاے اور اسہال سے بھی استفراغ مادہ کرین اور جذب مادہ جانب مخالف مین اگرچہ بذریعہ محاجم کے ہو اور مواضع بعیدہ پر جانب مقابل ورم مین چسپان کیے جائین اور اطراف کی بندش ایسی کہ مولم اور ایذا دہندہ ہو کرنی چاہیے اور شروع معالجہ مین ادویہ قابضہ مین ایسی چیزین ملائی جائین جنمین جلا کرنے کی قوت تھوڑی سی ہو جیسے شہد اور افضل ادویہ پوست جوز ہے بعد ازان رب لسن **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ سرکہ سے غرغرہ کرنا جسوقت ورم لہات یا خناق شروع ہو منجملہ رادعات کے ہے اور مانع ازدیاد مرض اور بہت سی رطوبت کو کھینچ لاتا ہے اور جو فساد کہ قریب الوقوع ہوتا ہے اسے روک دیتا ہے انھین ادویہ مین سے شب اور مازو گلنار اور دونون انار جو پکاتے پکاتے مہرا ہوجائین اور لعوق انھین ادویہ سے تیار ہو ازین قبیل یہ بھی ہے کہ یافوخ سر کو منڈواکے عصارۂ اقاقیا کو اسپر طلا کرین یہ تدبیرات اول امر مین جب مرض کی ابتدا ہو کرنی چاہیئین ادویہ مجربہ ہین جو بالخاصہ اورام خوانیق اور لہات اور لوزتین کو مفید ہین بلکہ جملہ اعضاء حلق کے امراض کو وہ دوا یہ ہے کہ خیوط یعنے ڈورے کو اور خصوصاً وہ سوت جو ارجوان بحری مین رنگ لیا گیا ہے لے کر سانپ کے گلے مین ڈالین اسکے بعد مریض اورام مذکورہ کی گردن مین اسکا پھندا ڈالین یہ دوا اسقدر مفید ہے کہ قدر متوقع سے اسکی منفعت بہت زیادہ ہے ادویہ بھی ادویہ شریفہ سے اس مرض کی ابتدا اور انتہا مین ہے کہ ردع بھی کرتا ہے اور نرمی طبیعت اور تسکین درد مین اس سے پیدا ہوتی ہے ادویہ قابضہ اور محللہ اور منضجہ مین حالت بدن کیطرف بھی غور اور تامل کرنا چاہیے کہ نرم ہے یا سخت اگر سختی ہو قوی ادویہ کو اختیار کرین اور نرم ہو تو نرم ادویہ اور اسیطرح سن اور مزاج و فصل اور عادت کا بھی لحاظ رکھنا واجب ہے کبھی اورام لہات اور لوزتین کا اور استرخاء اعضاے مذکورہ کا خاصکر علاج قطع کرنے سے ضرور ہوتا ہے اور اسکو ہم جداگانہ ایک باب مین بیان کرینگے منجملہ طرق معالجہ کے موضع ماؤف کو دبانا بھی ہے اور اسکے تین مقام ہین (۱) جسوقت زوال فقرات سے ورم خناق عارض ہو (۲) اورام لہات اور لوزتین جنکے اٹھانے اور بلند کرنے کی حاجت اسوجہ سے ہے کہ سقوط اور گر پڑنے سے محفوظ رہین (۳) اورام بلغمی جسوقت دونون منخرین اور دونو سوراخون کو بند کردین اسوقت دبانے سے اورام کا پراگندہ کردینا خواہ انکو رقیق اور پتلا کردینا ضرور چاہیے **علاج فیج اور خوانیق کا** اور علاج ہر ایک خناق جو کسی سبب سے کیون نہ عارض ہو حار خناق کا علاج یہ ہے کہ ابتدا فصد سے کیجاے اور زیادہ خون دفعۃً نہ لیا جاے خصوصاً جسوقت قوت مین ضعف آنے لگا ہو بلکہ دس دس قطرہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد لیا جاے تیسرے روز تک تفاریق متوالیہ کرکے اور اگر قوت مین ضعف آیا ہو تو اسقدر خون نکالنا چاہیے کہ غشی کی نوبت پہونچے قوی آدمی کو واجب ہے کہ تفریق اور بار بار کھولنے سے فصد کے مقصود ہے حفظ قوت مریض ہو اور بچانا اس امر سے کہ غشی نہ پیدا ہو اسلیے کہ غشی ادھر پیدا ہوئی اور قوت ساقط ہوگئی پھر اسکے ہمراہ عسر نفس کم ہو جائیگا خصوصاً وہ لوگ تقلیل غذا کررہے ہون کہ یہی ضعف آور ہے اور یہ کمی غذا مین اختیاراً اور مصلحۃً ہو یا بنظر ضرورت کے اور اس سے زیادہ اسوقت بقاے قوت کا لحاظ

کہ حمی بھی ہو۔ فصد کے بارہ میں ایک اور چیز کا بھی خیال کرنا ضرور ہو وہ یہ کہ بیشتر ورم خوانیق کسی خون معتاد الخروج کے بند ہو جانے سے جیسے حیض اور بواسیر کے بند ہونے سے بھی پیدا ہوتا ہو ایسے خناق میں فصد اسی قسم کی ضرور ہو جو مادہ کو اسطرف جذب کرے جدھر احتباس واقع ہوا ہو چنانچہ بواسیر او حیض کے بند ہو جانے سے اگر خناق پیدا ہوا ہو فصد صافن اور حجامت ساق کی کرنی واجب ہو جب خون کثیر نکلجائے گا بیشتر سکون عارضہ میں اسی گھڑی ہو جاتا ہو۔ اور کبھی دوسرے روز پھر فصد یا حجامت کی حاجت رہتی ہو اور درحقیقت اگر حالت مریض ایسی ہو کہ فصد کو تا زمانہ نضج مادہ ٹالنا مناسب ہو یہ امر افضل ہو اسلیئے کہ قوت بھی بدن میں باقی رہیگی اور بعد نضج کے استفراغ اصل مادہ کا بھی ہوگا۔ اور اگر حال مریض متحمل تاخیر کا نہو تھوڑی تھوڑی مقدار خون کی مثلاً عشر یا خمس چند روز پے در پے نکالنی چاہیے تاکہ نفس میں آمد برآمد کی آسانی ہو اسیطرح غرغرہ کرانے میں بھی تاخیر واجب ہو اگر امتلاء مادہ ہو اور غرغرہ سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہو اور یہ تاخیر بنظر خوف جذب مادہ کی ہو کہ غرغرہ سے پیدا نہو جائے بلکہ غرغرہ بعد تنقیہ کے کرانا چاہیے۔ ذبح کی ایک قسم وہ بھی ہو جو قصبی اور داخیر میں غلصمہ کے ہوتی ہو اس قسم میں اگر فصد قبل زمانہ انتہا و انحطاط مرض کے ہوگی مقام خناق پر چند ضرر پہونچینگے از دیاد اور لقمہ وغیرہ اتارنے کے وقت اور عسر ازدیاد خواہ اسکا وقوف اور ٹھہر جانا یا انحطاط اسکا دشوار ہوگا۔ جبتک مرض خناق تزاید کے زمانہ میں ہو اور ضرورت شدید بھی نہیں ہو پوری فصد کبھی جائز نہیں ہو بلکہ اسے بتدریج اور آہستگی سے کرنی چاہیے جسطرح ہمنے لکھا ہو۔ اگر خناق تمام بدن کی مشارکت سے نہو بلکہ فضلہ اور مادہ مرض جانب حلق میں ہو اور خوف امتداد نہ ہو جائز ہو کہ فصد نہ کریں بلکہ اسباب تحلیل یعنے جن تدبیروں سے قوت اصلی اور اخلاط صحیحہ بھی نکل جاتے ہیں ایسی تدبیر سے اسکو باز رکھیں اسلیئے کہ اسباب محللہ بدن کثیر کے محتاج ہیں اور غذا سے اسے باز رکھیں اور بھوکھا زیادہ رکھیں تاکہ جو خون اسکے بدن میں پیدا ہوتا ہو طبیعت مدبرہ اسکو تغذیہ بدن میں صرف کرے اور ورم کیطرف نہ جانے پائے یہ تدبیر ایسی ہو کہ جیسے اسکو خون پلایا جاتا ہو اور جزو بدن مثل غذا کے ہوتا ہو بعد ازان تحلیل اور انضاج کیطرف توجہ کریں پھر اگر فصد ایسے شخص کی کیجائے برداشت نہو سکیگی اور غذا دینی ضرور ہوگی تغذیہ میں ایک قسم کی ایذا دہی بھی ہو خصوصاً جبکہ اچھی طرح نوالہ اترتا نہو کہ اسوقت بڑی مصیبت ہو۔ زیر زبان جو رگ ہو اسکی فصد میں بالکل تاخیر نہ کرنی چاہیے بلکہ فوراً کرنی چاہیے اگرچہ اسے روزانہ کریں یا جو ساعات اور اوقات فصد نہ لینے کے مقرر ہوچکے ہیں اور اسکے ذریعہ سے ایک فصد سے دوسری فصد میں تفرقہ اور فاصلہ ہوتا ہو اسی زمانہ تفاریق میں فصد مذکور واقع ہو۔ بیشتر فصد دواج کی بھی ضرورت ہوتی ہو اور اکثر زبان پر پچھنے لگانے اور حجامت ساق کی بھی واجب ہوتی ہو کہ یہ بھی نافع ہو جو شخص خوگر خوانیق کا ہو اور اکثر اوقات مقررہ او معینہ وہ مبتلا اس مرض کا ہو جاتا ہو واجب کہ قبل عروض اس مرض کے انکی فصد کر دیجائے جسوقت امتلاء مادہ اسکے بدن میں ثابت ہو اور وقت ربیع میں بھی انکی فصد کرنی ضرور ہو زیادہ تر مفید تدبیر یہ بھی ہو کہ حقنہ ہائے قویہ پر مبادرت کریں ہاں اگر حمی مانع استعمال احتقان قوی کے ہو اسوقت حقنہ ہائے لینہ پر اکتفا کریں حقنہ ہائے قوی اور شیافات اس مرض میں نافع زیادہ ہوتے ہیں۔ اطراف پر نطول اور عنق پر صوف کا لپیٹنا واجب ہو خصوصاً صوف زوفا کو زیت میں خواہ کسی پانی میں مثلاً آب بابونہ کہ ملین ہو اور مسکن درد بھی ہو پھر اخیر میں ادویہ جاذبہ کو ملانا چاہیے جب یہ ادویہ نافع نہوں قوی دوائیں جیسے بورق اور خردل اور جند بید ستر اور سلیخہ اور کبریت اور مراہم تو یہ مجمرہ **ایضاً** عسل بلادر اور جو چیز دانہ جلد پر اٹھا دے استعمال کریں تیسرے روز انکو جب غذا دیجائے تو بحسب مزاج سکنجبین خواہ شراب العسل پر اقتصار کریں اسکے بعد ماء الشعیر ہمراہ بعض شربتہائے مناسبہ لذیذہ کے (جیسے شربت نیلوفر اور عناب اور بنفشہ) پھر زردی بیضہ نیمبرشت پھر جب بسہولت نوالہ اُترنے لگے احشائے خندروس وغیرہ اور سب سے اخیر میں احشاء منضجہ (جیسے نشاستہ اور آرد باقلا اسکے بعد محللات کا استعمال کریں پھر جب عسر بلع میں ہو محاجم رقبہ پر نزدیک دوسری گریا کے رکھکے چوسنے سے خواہ حرارت نار کی کشش سے منفذ کو وسیع کر دینا چاہیے کہ تھوڑا تھوڑا وسیع ہو جائے اور جو غذا گھونٹ گھونٹ کرکے اتارے اسے گوارا کرسکے جب اسکے اتارنے سے فراغت ہو جائے محجمہ کو اٹھا لینا چاہیے اور محجمہ ناری تو خود بخود گر جاتے ہیں اور بھرے ہوئے پچھنے لگا کر خون اسجگہ کا اور اخدعین کا نکالدے اسکے بعد ایک محجمہ سر پر چسپاں کرے اور ذقن پر حلق کے نیچے بھی رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر محجمہ کی بعد تدبیرات مذکورہ بالا اسوقت کرنی چاہیے کہ مادہ کو

قطع کرلیا ہو اور تقطیع مادہ کے بعد پھر یہ جملہ تدابیر جذب مادہ کو جانب مخالف مین کرینگے اور تحلیل و تقلیل مادہ بھی کرتے رہین اور چوسنے کی تدبیر جو اولاً مذکور ہوئی وہ بھی ایسی ہی موثر ہی محجمہ کو زیر پستان اور کاہل پینے کو ہان پر بھی رکھنا مفید ہی چوب خیزران وغیرہ جو منقی مادہ ہو اسے روئی مین لپیٹکر رکھنا بھی کچھ خوف کی بات نہین ہی اسلیے کہ تنقیہ سے توسیع اور کشائش مخرج نفس مین پیدا ہوتی ہی اور بشیر حلق مین ایک نلی باریک جو سونے خواہ چاندی وغیرہ کی بنائی ہوئی ہو بھی داخل کرتے ہین کہ سانس کی برآمد پر معین ہوتی ہی اسیطرح جب ضیق اور تنگی نفس مین زیادہ ہو رقبہ پر محجمہ ضرور لگانے پڑینگے کبھی توسیع حلق اور سہولت طبع اور آسانی سے سانس لینی ان جملہ امور کیواسطے اکتناف قوی یعنے زور سے کھینچنا اور دبانا بھی مفید ہوتا ہی ابتداے مرض کے ادویہ قابضات مین خصوصاً خناق دموی مین ہی اور قوابض مین افضل اور بہتر وہ دوا ہی جسمین ہمراہ قوت قابضہ کے ایک جوہر لطیف ایسا ہو جسکے ذریعہ سے دوا غواص ہو جاے اور خوب گھل مل جاے تجربہ کرکے ایسی دوا جو ہم نے پائی ہی وہ یہی ہی کہ تو بعض مرکبہ زیادہ تر نافع ہین بہ نسبت تو بعض مفردہ بسیطہ کے کبھی ابتدا مین بھی درد کی شدت ہوتی ہی اسوقت قوابض کے ساتھ مرخیات اور ملینات مسکنہ وجع بھی ملانے کی حاجت ہی جیسے شربت بنفشہ اور فانیذ اور دودہ نیمگرم اور لعاب تخم کتان اور اسفنیج اور بشیر انصباب مادہ کی کثرت ہوتی ہی اسوقت ادویہ محللہ بھی داخل کرنی ضرور ہین اور بشیر مادہ مین کثرت انصباب نہین ہوتی اور ورم بھی قوی نہین ہوتا اسوقت ابتدائی علاج کرنا چاہیے اور مازو اور نوشادر کا استعمال کیا جاے کہ مانع بقوت ہی اور تحلیل قوی کرتے ہین صفراوی خناق مین زیادہ تر مقصود یہی رہے کہ جو دوا وغیرہ کیجاے اس سے تبرید اور قبض حاصل ہو۔ کبھی لطوخات بھی مستعمل ہوتے ہین اور کبھی خناق صفراوی مین بلکہ جملہ اقسام اورام حارہ خناقیہ مین غرغرہ واے مناسبہ کا استعمال ہوتا ہی نفوخات کا استعمال کسی منفخ اور پھونکنے کے ذریعہ سے کیا جاتا ہی اور نشوقات یعنے پاشیدہ کردنی ادویہ بھی اسیطرح از قبیل سکنجبین حار اور سرکہ سے غرغرہ کرنا ابتداے مرض حار مین انفع اشیا ہی اور بارد ورم مین بھی اور رب توت خصوصاً توت صحرائی سے غرغرہ کرنا اسکے بعد نافع وہ غرغرہ ہی جسمین شکر یا شہد کی آمیزش نہو ابتداے مرض مین عصارہ سماق اور عصارہ انگور دونون خالص اور ترش کا استعمال کرنا چاہیے خواہ دونونکا عصارہ مع گلنار کے ایسے عصارات مین شہد وغیرہ بغرض تنقیہ کے داخل کیا جاتا ہو نہ باین غرض کہ غرغرہ کی قوت بڑھ جاے اسیطرح جوشاندہ بنگ ہمراہ شہد کے خواہ طبیخ سماق و دوشیدہ انگور ملاکر اس سے زیادہ قوی تر عصارہ جوز تازہ جو افضل ادویہ ہی اورام خناقیہ کے واسطے اور عصارہ برگ گل جو تازہ ہو اور رب خشخاش جسوقت قوابض سے ملایا جاے (جیسے عدس مقشر اور گلنار وغیرہ) یہ بھی ابتدا مین عظیم النفع ہی اس سے بھی قوی تر طبیخ راسن اور بلوط اور سماق آب کشنیز آب پوست جوز آب آس یا وہ پانی جسمین اچھی طرح عدس کو پختہ کیا ہو اور آب سفرجل ترش۔ زعرور یعنی آلوبالو کو خاصیت عجیب ہی اس مرض مین اور شب یمانی کو بھی اسیطرح خاصیت ہی۔ **ایضاً** حلق مین بطور نفوخ کے اس دوا کو پہونچا مین تخم گل سماق اور گلنار ہموزن اور کافور کی مقدار قلیل صفراوی خناق کے واسطے عصارات بارد وہ انہین ایسے اجزا ملاے جائین کہ تھوڑا سا قبض بھی پیدا کرین آب عصا الراعی اور عصارہ عنب الثعلب اور عصارہ جو بہاے نرم انگور کے ادویہ مشترکہ مین سے ابتداے مرض مین تخم گل تخم خرفہ لعاب سبغول اور طباشیر نشاستہ کتیرا کافور۔ انکی گولیان چوڑی اور پتلی تیار کرکے زبان کے نیچے رکھین اور جسوقت تحلب و رشش ہو توقف ہوجاے انہین ادویہ مین رب توت تلخ اور زعفران کی آمیزش کرین اسلیے کہ میوش مین قوت غوص کی زیادہ ہی اسی سبب سے قبض اور تحلیل اچھی کرتا ہی اور اپنے ہمراہ زعفران کو بھی اندر پہونچا دیتا ہی پھر یہ دونون ملکر انضاج مادہ بخوبی کرتے ہین اگر ورم مین صلابت کیطرف میلان ہو توت کے ہمراہ کسیقدر بورق بھی داخل کردینا چاہیے جب مرض قریب زمانہ منتہی کے پہونچے خواہ منتہی کا زمانہ آگیا ہو۔ اسوقت مسکنات اور ملینات کا بھی اضافہ کرنا چاہیے جیسے شیر تازہ کہ مغز فلوس آسمین بھگو کر ل دیا ہو یا توت مین زفت کی شرکت ہو خواہ جوشاندہ انجیر اور حلبہ یا رب الآس اور میفختج یا فشردہ کرنب شہد خواہ میفختج یا مقل عربی جو آب عنب الثعلب مین گھولا جاے کہ یہ زیادہ نافع ہی خواہ ماء الاصول مین زبیب اور حلبہ اور زعفران دار چینی جوش دیکر غرغرہ کرین سکنجبین یا ماء العسل ضمادات بھی انضاج مادہ کے واسطے لگاے جاتے ہین جیسے ضماد وساہر نامی طبیب کا اور روغن بادام کی تقطیر بھی کانین ایسے وقت نافع ہی جب ان تدبیرات سے تفجیر نہ پاے اور صلابت زیادہ ہو اسوقت ادویہ مین کبریت داخل کرنا چاہیے اور اگر تفجیر ہوچکا ہی ورم کے

شگافتہ ہونے کی فکر اور تدبیر ایسے غرغروں کے ذریعہ سے کرنی چاہیے جنمیں تلیین کے ہمراہ تنجیر کی قوت بھی ہو جیسے بعض ادویہ حادہ مین دودھ ملا کر غرغرہ کرانا اور اگر ورم ظاہر اور محسوس ہو اور بڑھ گیا ہو اور شگافتہ نہیں ہوتا اسوقت لوہے کے آلات سے چاک کرنے مین کچھ خوف نہیں۔ ادویہ معتدلہ جنمین قوت جلد شگافتہ کرنیکی ہو انمین سے جوشاندہ انجیر اور حلبہ اور تمر کا ہو اور جوشاندہ عدس گل سرخ ملا کر اور رب السوس اور تخم مرو اسکے بعد رفتہ رفتہ قوی ادویہ کو اختیار کرین مثلا رب توت مین بورق اور مر بقدار کثیر داخل کرین **ایضاً** تخم مرو کو شیر بز مین بھگو کر اور اہان مسحنہ خصوصا شہد اور سک ملا کر غرغرہ ماء العسل سے کہ اسمین انجیر کو جوش دیا ہو ہمراہ فودنج اور مرزنجوش اور شبت اور نعنع اور نمام اور بیخ سوسن کے اور جملہ ادویہ ملا کر خواہ جدا جدا استعمال کرین قسط اور خصوصا قسط بحری ایسے وقت مین زیادہ منفعت رکھتی ہے۔ زمانہ انتہا مین جلاء تام اور تفجیر ورم کی مقصود ہوتی ہے جو نطرون اور بورق اور حلتیت اور مر اور فلفل جند بید ستر اور فضلہ شبرک فضلہ مرغ خانگی سے بذریعہ غرغرہ کرانے کے حاصل ہوتی ہے کہ اسمین رب توت بلکہ نوشادر اور عاقرقرحا اور تخم حرمل اور خردل اور تخم ترب سکنجبین اور پانی بھی داخل ہو اور ایسے ہی اجزا سے نفوخ بھی کیا جاتا ہے۔ نوشادر کا نفوخ بھی راحت رسان یا مزیل مرض ہے جب مرض کا زمانہ انحطاط ہو پہنچ جاے شراب اور حمام اور نطولات کا استعمال کیا جائیگا **صفت** یہ گولی ہے جو زمانہ انتہا مین استعمال کیجاے بیخ سوسن چار جز و حلتیت نصف جز و عصارہ کرنب خواہ دوشیدہ انگور مین گولیان تیار کرین **خناق بلغمی کا علاج** منجملہ اسکے یہ ہے کہ حلق مین کوئی نے مثل خیزران کے ترچھی کر کے اور اسپر چیتھڑے لپیٹ کر حلق مین اس طرح داخل کرین کہ ورم اسمین لپٹ جاے رطوبت اس ذریعہ سے خارج ہو جاے اور ورم بلغمی کہنہ مین حلتیت ہمراہ دارچینی کے اور توقایا اور ایارج وغیرہ سے مسہل دینا اور احتقان حقنہ ہاے قوی سے کرانا **علاج خناق سوداوی کا** اسکے واسطے انفع ادویہ دواے حرمل سے غرغرہ کیا جاے خواہ لطوخ اسکا اندر یا باہر لگایا جاے وہ ادویہ جو بالخاصیت ہر وقت مفید ہوں فضلہ سپید سگ اور ذئب سپید یعنے سپید بھیڑیا پہلے کتے کو بھوکا رکھیں اسکے بعد تنہا ہڈی اسکی غذا تجویز کرین تا اینکہ سپید فضلہ اس سے خارج ہو کہ اسمین بدبو کمتر ہوتی ہے اسیطرح فضلہ آدمی کا خصوصا لڑکے کا فضلہ واجب ہے کہ مریض خناق کے واسطے جس آدمی کا فضلہ لیا جاے غذا سے اسقدر تناول کرے جو ہضم ہو جاے افضل غذا نان ترمس مقدار قلیل ہے اسکے بعد شراب کہنہ کا استعمال کرنا اسکے بعد جو فضلہ برآمد ہو اسے لینا چاہیے اور خشک کر کے رکھ چھوڑے کہ اسمین بدبو کم ہو گی۔ اگر روٹی کے ساتھ کسی اور چیز کی خواہش کرے تو وہی چیزین دینی چاہییں کہ جید الکیموس اور حار مزاج باعتدال ہوں جیسے گوشت چوزہ ہاے مرغ اور حجل اور پایہ گوسپند کہ ایسی غذا با اینکہ جید الہضم ہے فضلہ بھی کم دیتی ہے اور انکے فضلہ مین بو بھی نہیں ہوتی۔ ادویہ جو موثر بالخاصہ مین ابابیل سوختہ جسکے سوختہ کرنیکا طریقہ یہ ہے پہلے اسے ذبح کرکے اور خون کو پر اور بازو پر چھڑکین پھر اسپر نمک چھڑکین اور مٹی کے کوزہ مین گل حکمت کر کے تنور مین رکھین یا ظرف آبگینہ مین گل حکمت کر کے رکھین میری راے مین یہی طریقہ اصوب ہے اسیطرح فضلہ شبرک جو خوب طرح جلا یا گیا ہو کبھی لعض خناقی کی تحنیک نمک اور شہد سے کرتے ہین یا سرکہ اور زیت سے۔ اسیطرح اورام لہات مین۔ اور تلخہ گاؤ کو شہد ملا کر بھی اور تلخہ سنگ پشت سے اور زہرۃ النحاس جو بروقت گداختہ کرنے تانبے کے بطور چرک کے اوپر آتا ہے اور مچھلی کے سرو کی خصوصا لہات کی تحنیک بھی کیجاتی ہے۔ اسی طرح غرغرہ سکنجبین سے جسمین تخم ترب پختہ کیا ہو اور قلقطار اور قلقدیس ورم لوزتین کے واسطے جید ادویہ مین سے ہین۔ مرکبات مین سے دواے توت مر اور زعفران کے ساتھ اور دواء الخطاطیف اور دواے حرمل اور دواے پوست جوز تازہ اور اقراص اندروس اور ایک دوا جسکے اوزان یہ ہین فضلہ سگ جو سپید ہو جلائی ہوئی مٹی کے برتن مین یا غیر سوختہ ایک اوقیہ فلفل دو درہم مازوے سوختہ اور انار کے چھلکے موے رخسارہ خنزیر اور بوزنہ اور کفشار ہر واحد ایک اوقیہ مر اور قسط ہر واحد نصف اوقیہ بطور نفوخ کے خواہ شہد کے ذریعہ سے لطوخ تیار کرین **ایضاً** آخر مرض مین اجب شدت ہو فضلہ کو دک جو ترمس کی روٹی کھلا کر خارج ہوا ہے اور فضلہ سگ اور خطاطیف جلایا ہوا اور اسی کو مکرر ہر روز چند مرتبہ استعمال کرین اکثر زبان مخنوق کی ورم کر جاتی ہے اور بیشتر اسکے معالجہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور ہم نے اورام لسان مین اسکو بیان کر دیا ہے اور جو اس موضع کے لائق ہے (اگرچہ اس مقام کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے) وہ یہ ہے کہ بعد فصد کے ایسے حیلے کرنے چاہییں کہ جذب مادہ کا اسفل کیطرف ہو اور اس جگہ

ایارج فیقرا سے کام لیا جاتا ہے کہ اسکو ان اخلاط کے کم کرنے مین خاصیت عجیب ہے جو اعلے فم معدہ کے متصل ہون یا متصل مری اور حلق کے اسکے بعد مبردات رادعہ جیسے عصارہ کا ہو کہ یہ بھی خاصیت عجیب رکھتا ہے۔ اور رویاے صادقہ سے اسکی خاصیت معلوم ہوئی ہے پھر اسکے بعد اگر تحلیل لطیف کی حاجت ہو کرنی چاہیے خناق فقاری جو کہ فقرات کے اورام وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے اسکی تدبیر نافع یہ ہے کہ موضع ورم کے دبانے سے خلف کیطرف بنرمی توسیع مخرج کرین بشرطیکہ فقرہ پلٹ جاتا ہے۔ اور یہ دبانا کبھی بذریعہ آلات کے ہوتا ہے یا انگلی کے ذریعہ سے اور کبھی ہتھیلی سے کوشش کیجاتی ہے۔ آلہ کی شکل مثل لگام کے ہوتی ہے کہ اسکو حلق مین داخل کر کے جسقدر اندر جا چکا ہے اسے باہر کیطرف دفع کرتے ہین۔ دبانا زیادہ مضر ہے اورام مین۔ جب خوانیق مین شدت ہو اور ادویہ کا اثر اور فائدہ کچھ ظاہر نہو اور ہلاک مریض پر یقین ہو جاے ایسے وقت جس تدبیر سے امید صحت ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ قصبہ کو چاک کرین اور یہ امران رباطات کے شق کرنے سے حاصل ہوتا ہے جو درمیان دو حلقہ کے حلقہاے قصبہ کے ہین مگر یہ شق اور چاک کرنا غضروف تک نہ پہونچے کہ سانس اسی شگاف سے آنے لگے پھر جب تدبیر ورم سے فارغ ہو جائین اس شگاف مین ٹانکے دین اور علاج کرین کہ صحت ہو جائیگی۔ صورت علاج کی یہ ہے کہ سر کو پیچھے کی طرف کھینچین اور اسی کھچاؤ پر ٹھہرا دین اور جلد موضع مطلوب کی پکڑ کے شق کرین صواب یہ ہے کہ جلد کو کسی چمٹے وغیرہ سے پکڑ کر اٹھائین اور پھر قصبہ کو کھول دین اور ما بین دونون حلقون کے بیچ مین جہان سے جلد شگافتہ ہوئی ہے چاک کرین بعد از ان ٹانکے لگا کر ذرور صغر کو اسپر چھڑکین اور ٹانکے لگاتے وقت زخم کے دونون بازو مین موڑ کر جلد کو دوختہ کرین تاکہ ٹانکا غضروف تک ڈوب نہ جاے اور نہ اغشیہ تک اسکا اثر پہونچے۔ یہی قاعدہ ایسی جگہ شق کرنے اور ٹانکے وغیرہ لگانے کا ہے اگرچہ کسی اور غرض سے شق کیا جاے۔ پھر اگر اس امر کا ظن غالب ہو کہ انھین اربطہ مین ورم اور آفت ہے اسوقت شق کا استعمال کرنا درست نہوگا جب مریض پر غشی طاری ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق کام مریض کا تمام کر دیگا بہت جلد حقنہ ہاے قویہ کیطرف رجوع کرین اور فصد رگ کی جو زیر زبان ہے اور فصد عرق جبہہ اور پچھنے قفا پر لگانے اور ذقن کے نیچے بھرے ہوے پچھنے ہون یا خالی اگر سبب اختناق اور غشی کا پانی مین ڈوبنا ہو اس شخص کو الٹا لٹکائین تاکہ پانی سارا نکل جاے اسکے بعد دھونی ایسی شے کی دیجائے جو قوی اور خوشبو ہو تاکہ بیدار ہو جاے۔ سخت بندش کرنے سے اگر خناق پیدا ہوا ہے اسکی فصد اور حقنہ کر کے چند روز احساء شیرین آرد نخود سے اور دودھ خواہ ماء اللحم مین روٹی بھگو کر اور زردی بیضہ کی کھلائین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے حلق مین کسی قسم کا درد ہو اوتی اور انسب یہ ہے کہ ترک بولنے اور کلام کرنے کا کرے کسی قسم کا درد کیون نہو

لہات اور لوزتین کے بیان مین

ان دونون اعضا مین کبھی نزلہ کے سبب سے ورم پیدا ہوتا ہے جسکی وجہ سے تنفس رک جاتا ہے اور کبھی لہات مین استرخا بدون ورم کے پیدا ہوتا ہے پس اسکے لیے حاجت ایسی دوا کی ہے جو قبض اور کھچاؤ پیدا کرے اور خشکی اسمین لاے وہ ادویہ حارہ ہون یا باردہ اور کبھی اسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکے معالجات قریب بعلاج خوانیق کے ہین ابتدا مین لطوخات سے علاج کیا جاتا ہے اور چھونے اور مس کرنے مین اسکے نرمی کرنی چاہیے کہ پر وغیرہ نرم چیز سے دوا لگائی جاے اسلیے کہ انگلی سے چھونا یا غیر وقت پر یا زور سے انگلی اسمین لگانی اکثر دشواری اور تکلیف پیدا کرتی ہے۔ جو ورم ان اعضا کا عظیم ہو اور التہاب اسمین کم ہو یعنے قسم دموی ہوا پر ادویہ عفصہ کا استعمال کرنا چاہیے اور ملتہب صفراوی ورم کے واسطے جس دوا مین تبرید شدید ہو مناسب ہے جیسے آب عنب الثعلب خواہ تخم گل یا برگ گل کہ ان چیزونکا اثر قوی ہے اور انسے زیادہ تر قوی صمغ عربی اور کتیرا اور انزروت اور شادنج ہے **ایضاً** گلنار دو جزو شب یمانی ایک جزو پارچہ ریشمی مین چھانکر کسی چمچہ مین جو عرض مین سر کے طرف سے ٹوٹا ہوا ہو اسمین بھر کر استعمال کرین اور اسی دوا مین زعفران اور کافور زیادہ کرین جب لطوخ کے طور سے مستعمل ہو **ایضاً** ماز و سرکہ مین میکر پر کے ذریعہ سے لگائین **ایضاً** آب انار ترش ہمراہ اور قابضات کے **ایضاً** حجر شادنج اور حجر فرو خیوس کو جلا کر اور وہ دوا جسکو آخراطوس کہتے ہین اور حجر ازرق اور طباشیر اور گل مختوم اور گل ارمنی اور رب حصرم اور ثمرہ شوکہ مصریہ اور شب یمانی اور تخم گل ان ادویہ سے بھی مثل ادویہ اول کے بنانا چاہیے۔ شبت کی لکڑیون سے دھونی دینی بھی لہات کو خوب خشک کرتی ہے **ایضاً** عصارہ انار شیرین جو مع پوست کے کوٹا گیا ہو اور سدس وزن عصارہ کے شہد قوام کیا ہوا اور گرم سے لطوخ جید تیار ہوتا ہے جب غرغرہ ادویۂ قابضہ کا کیا جاے اسکے ہمراہ آب گرم سے

بھی ہمیشہ غرغرہ کرانا چاہیے اسلیے کہ آب گرم سے غرغرہ کرنا تو ابض کو اپنے فعل پر آمادہ کرتا ہے اور تلئین موضع ماؤف اور سختی پیدا کرنے سے قوابض کو روکتا ہے اگر قوابض سختی اور انعصار مولم پیدا کرین یعنے اسقدر مادہ کو نچوڑین کہ ایذا پیدا ہو بنظر اصلاح اور تدارک کے صمغ اور لعاب بہغول اور کثیرا اور نشاستہ اور انزروت اور تخم خطمی اور جو کی بھوسی کا پانی استعمال کرین۔ خواہ اطراف عوسج کو خمس وزن شہد مین قوام پکا کر یا رب توت وغیرہ خواہ طبیخ ورد اور سماق مین چھٹا حصہ شہد ڈالکر جوش دین اور قوام درست بنائین۔ خارج بدن مین طلا ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جسمین تخفیف قوی اور قبض شدید ہو جیسے مازو اور شب یمانی اور نمک ان سب پر مقدم ہو۔ سوداوی قسم کے واسطے مازوے خام ایک جزو سرخ پھٹکری سماق ہر واحد تین جزو اور ثلث جزو نمک بریان کیا ہوا بیس جزو کے استعمال کرنے کو بھی لوگون نے کہا ہو۔ دواے جید اکثر احوال اور اوقات مین شب یمانی تین جزو تخم گل دو جزو قسط ایک جزو ضماد بنا کر پر کے ذریعہ سے لگائین خواہ ایسی دواسے جو لہات کو اٹھادے علاج کرین اور یہ دواے جید ہو عصارہ انار مسلم کو خمس وزن شہد مین قوام کرکے اور طلا کرین **ایضاً** شب یمانی ایک جزو نوشادر ایک جزو مازوے خام دو ثلث جزو راج تین جزو جب یہ مرض منتہی کو پہونچے یا قریب زمانہ منتہی کے ہو مر اور زعفران اور سعد وغیرہ کا استعمال کرین اور داشیشعان کو خاصکر اور تفاح اذخر اور عود بلسان اور راشنہ ان ادویہ سے لطوخ تیار ہوتا ہو اور انکے پانی سے غرغرے اور خصوصاً جب یہ غرغرہ طبیخ بیخ سوسن اور تخم گل سے شہد ملا کر بنایا جاے روغن بادام کی تقطیر کانون مین ہر وقت نافع ہو۔ اگر لوزتان اور متصل انکے اجتماع مادہ ہو سلاقات مذکورہ جو باب خناق مین لکھے گئے انکا استعمال کرنا چاہیے پھر اگر درد ہر وقت رہے اور سکون و آرام نہو اسہال دوبارہ کیا جاے اگر یہ تدبیر بھی تمام نہو ادویہ قویۃ التحلیل کا استعمال کرین جیسے عصارہ قثاء الحمار اور کبریت اور قنطوریون اور نطرون احمر شہد کے ساتھ خواہ تنہا جب ورم سخت ہو جاے اور طولانی ہو اسوقت حلتیت سے بہتر کوئی دوا نہین جب ورم کسی جگہ نوبار یک اور کسی جگہ غلیظ اور گندہ ہو اسوقت قطع کرنا چاہیے اور جہانتک ممکن ہو قطع سے بچاتے رہین اور ورم کی لاغری نوشادر سے کرنی چاہیے اور اسکو اوپر کی طرف اٹھانا المعقہ سے جو بشکل لجام کے ہوتا ہو اولی ہو اور جبتک بیخ ورم لاغر نہو جاے قطع کرنا ضرور نہین ہو کہ اسمین خطرہ عظیم ہو۔ یہ غرغرہ اورام نافع کی تخفیف کرتا ہو اور تنقیہ ان اورام کا بھی کر دیتا ہو۔ عدس گلنار ہر واحد پانچ درم شیاف مامیثا زعفران قسط ہر واحد ایکدرم پانی مین جوش دیکر اسکا سلاقہ ایک حصہ لیکر نصف وزن اسکے رب التوت اور چہارم وزن اسکا شہد ملا کر خوب آمیختہ کرین اور اسی کا غرغرہ کیا جاے **سقوط لہات** کبھی لہات گر پڑتی ہو تپ کے مرض مین اور کبھی تپ نہین ہوتی اور سقوط اسکا ہوتا ہو۔ گر پڑنا اسکا یہی ہو کہ دراز ہو جاے اور نیچے کیطرف جھک جاے اور اپنے موضع اصلی کیطرف پلٹ نہ سکے ایسے وقت مین بعض اوقات نوالہ اتارنے والا لہات کو انگلی سے دباتا ہو تب جا کر اچھی طرح نوالہ اترتا ہو **علاج** اگر حرارت ہو اور سرخی بھی موجود ہو فصد کرنی چاہیے اسکے بعد وہی غرغرے جو ابواب سابقہ مین مذکور ہوے استعمال کرین جسطرح غرغرہ سرکہ اور گلاب سے بعد ازان لہات کے بلند کرنے اور اوپر اٹھانے کی تدبیر کرین ایسے آلہ سے جو مشابہ لگام کے ہو اور اٹھانے مین جہانتک ہوسکے رفق اور نرمی کرنی چاہیے اور اگر حرارت اور سرخی نہو غرغرہ سکنجبین اور خردل اور مری خطی سے کرکے اٹھانے کی تدبیر آلہ مذکورہ سے کرین۔ دوا جو لہات کے اٹھانے اور بلند کرنے مین بکار آمد ہو یہ ہو کہ مازو اور نوشادر مسحوق اور سائیدہ کرکے استعمال کرین اور قوی علاج یہ ہو کہ آلہ مذکورہ سے دبا کر اوپر کی طرف اٹھائین اور خارج کیطرف اسکو مائل کرتے جائین اور ادویہ قابضہ خواہ انمین محللات ملا کر جیسا مناسب ہو استعمال کرین کبھی انگلی پر رب توت اور جوز وغیرہ لگا کر اسکو لگاتے ہین۔ ادویہ جیدہ مین واسطے دبلے ہونے لہات کے گلنار اور شب اور کافور ہو۔ اور بلند کرتے وقت نمک ساتھ نوشادر کے اگر نمک لطیف زیادہ ہو مگر اسوقت اسکو اختیار کرین کہ ورم اور امتلاء وغیرہ کی آفت نہین نہو جب اُٹھانے سے اپنی جگہ پر ٹھہر جاے آب برف سے غرغرہ پے درپے کرانا چاہیے۔ اسیواسطے مجرب یہ ہو کہ تخم گل نصف رطل عصارہ لحیۃ التیس تین اوقیہ سرکہ مین خواہ طلاء جو ایک قسم کی شراب ہو جوش دین اور طلا مین جوش دینے سے زیادہ قوت ہوتی ہو۔ لڑکون کا لہات مازو سرکہ مین پیسکر اٹھایا جاتا ہو خصوصاً جب اسکو انکے یافوخ پر طلا کرین **جداگانہ بیان قطع لہات اور لوزتین کا** (بموجب وعدہ سابقہ) لہات کی باریکی اور لاغری۔ اور خصوصاً نیچے کے جانب کی پہلے ملاحظہ

چاہیے کو اسکے سر کیطرف گندہ اور موٹا ہو اور ایک رطوبت مثل ریم اور قیح کے اس سے ترشح کرتی ہو یہ اول وقت ہو لوہے سے خواہ ادویہ کاویہ سے قطع کرنا چاہیے اور قطع سے پہلے مسہل لطیف سے طبیعت کو صاف کر لینا چاہیے اور بدن کو امتلاء سے پاک کر لینا ضرور ہے اگر امتلا خون وغیرہ کا بدن مین پایا جاتا ہو اسلیے کہ امتلا کی حالت مین قطع کرنا خطرہ سے خالی نہین جو لمات باریک اور دراز مثل چوہے کی دم کے ہو اور زبان پر چڑھا ہوا ہے امتلا اور بدون سرخی کے ہو اور نہ اسمین سیاہی ہو اسکے کاٹنے مین خطرہ کمتر ہو طریقہ قطع کرنے کا یہ ہو کہ زبان کو نیچے کیطرف دبائین اور لمات کو قالب سے پکڑ کے نیچے کیطرف کھینچین اور بالکل استیصال اسکا کردین بلکہ اسمین سے کسیقدر چھوڑ دین اسلیے کہ اگر جنک سے اسے کاٹ ڈالین گے خون بند نہوگا اور دشواری پڑیگی ور تھوڑی مقدار کاٹنی بھی جائز نہین ہو کہ بدستور باقی رہے گا بلکہ جتنی مقدار اسکی خلقی اور اصلی مقدار سے زیادہ ہو اسیقدر قطع کر ڈالی جاے اگر لمات متورم اور سرخ ہو اسکے کاٹنے مین خطرہ ہو کہ بیشتر خون اسقدر برآمد ہوتا ہو کہ پھر وہ کسیطرح بند نہین ہوتا اور یہ قاطع حلتیت اور شب کہ ہمیشہ لمات کی جڑ پر چھڑکی جاے کہ اسے کاٹکر گرا دیتی ہو داغ دینے کے ذریعہ سے جو دوا لمات کو قطع کر دیتی ہو نوشادر اور حلتیت اور زاجات مین یہ امر ہے ضرور ہو کہ یہ ادویہ لمات پر چمٹی ہوئی رہین آلہ موصوفہ کے ہمراہ اور ایک گھنٹہ کامل اسیطرح رکھین اور نگلنے نہ پائین کہ عمل دوا کا پورا ہو جاے پھر دوا بدلکر دوسری دوا کو رکھین تا اینکہ سیاہ ہو جاے سیاہ ہو جانیکے بعد اکثر تو یہی تجربہ ہوا ہو کہ تین روز مین گر پڑتا ہو ضرور ہو کہ معالج یعنے مریض تکیہ لگاے ہوے ہو اور منہ اسکا کھلا ہو تاکہ لعاب بہ کر باہر کرے اور منھ مین نہ ٹھہرے۔ لوزتان کسی چمٹے وغیرہ سے پکڑ کر باہر کی طرف کھینچے جاتے ہین جسقدر ممکن ہو اور اغشیہ انکے ہمراہ کھنچنے نہ پائین اسکے بعد جڑ کی اوپر کیطرف سے چہارم طول جس جگہ ہو وہان گول اور مستدیر شکل پر کاٹ دیتے ہین آلہ قاطعہ سے اور آلہ مذکورہ کو لٹتے ملنے نہین اور ایک لوزہ کاٹکر دوسرے کو کاٹتے ہین بعد مراعات شروط مذکورہ کے جو کوئی او حجم مین در باب لمات مذکور ہوے ہین جب جز مقطوع کٹ کر گر پڑتا ہو خون بقدر صلاح برآمد ہونے لگتا ہو اور مریض منہ کے بھل جھکا ہوا رہتا ہو تاکہ خون حلق مین چلا نہ جاے اسکے بعد سرکہ اور سرد پانی سے مضمضہ کرتا ہو اور قے بھی کرانی چاہیے تاکہ اندر کی صفائی حاصل ہو اسکے بعد خون بند کرنیوالی ادویہ جیسے شب اور زاج اور قلقطار کا استعمال کرتے ہین اور طبیخ ورق آس سے شیر گرم غرغرہ کیا جاتا ہو **آفات قطع کا بیان** آواز کو ضرر بھی قطع لمات سے پہونچتا ہو اور پھیپھڑا ہواے سرد کے سامنے پڑ جاتا ہو اسیطرح ہواے گرم کی ایذا اُسے پہونچتی ہو لہذا ادنی حرارت اور برودت سے کھانسی عارض ہوتی ہو اور پیاس پڑا ایسا آدمی صبر نہین کر سکتا انہین نقصانات مین سے یہ بھی ہو کہ معدہ کو سوء مزاج اسباب بادیہ اور خارجہ مثل ریح اور غبار کے عارض ہوتا ہو اور اکثر لوگ انکے سینہ مین اور ریہ مین استحکام برد ہو جاتا ہو یہانتک کہ مر جاتے ہین اور کبھی نزف دم ایسا عارض ہوتا ہو کہ بند نہین ہوتا ہو **علاج** اس نزف الدم کا جو قطع لوزتین اور لمات سے پیدا ہو گردن پر محجمہ چسپان کرین اور دونون پستانون پر اور فصد رگہاے سافلہ جو مشارک ہین جیسے ابطی وغیرہ کی بارادہ جذب خون کے کھولنی چاہیے مفردات حابسہ خون اور لطوخات مستعملہ اسی غرض کے واسطے انکا استعمال کرین مثلاً زاج کا لطوخ خواہ اسی کا ذرور اسی پر کرین اور مبردات بالفعل جیسے آب برف اور عصارات باردہ قابضہ جو معروف ہین جیسے عصارہ انگور اور شاخہاے باریک انگور اور ریباس اور عنب الثعلب اور آب سفرجل ترش اشیاء مجربہ جنکو خاصیت اس امر مین ہو واجب ہو کہ فی الحال اس دوا کا استعمال کرین جسکے فائدہ کی گواہی ایک عالم مسمی بدیو جانس دیتا ہو اور وہ کوہ شارک ہو **ایضاً** عصارہ بارتنگ جو وقت اقراص کہربا کے ہمراہ استعمال کرین گل مختوم داخل کر کے واجب ہو کہ اسمین کوئی شے گرم نہ لگائین بلکہ بارد بالفعل کا استعمال کرین اس لیے کہ حرارت بوجہ جذب کے فعل دوا کو باطل کر دیتی ہے واللہ اعلم بالصواب

فن دسوان احوال صدر اور ریہ کے بیان مین

اور اس فن مین پانچ مقالے ہین پہلا **مقالہ** اصوات اور نفس اور تشریح حنجرہ اور قصبہ اور ریہ کا بیان ہو قصبہ ریہ ایک عضو مولف یعنے مرکب ہو بہت سے غضروف سے جو پورے دائرے اور اجزاء دائرہ کی شکل پر ہوتے ہین اور وہ دوائر ایسے ہوتے ہین کہ بعض دائرہ نے بعض کو جمع کیا ہے

ان غضروف مین سے جو منفذ طعام سے مل جاتا ہے یعنے مری سے وہی غضروف پورا دائرہ نہین ہوتا بلکہ نصف دائرہ بنجاتا ہے اور اسکا محل قطع مری تک مقرر کیا گیا ہے اور مری کو مماس ہین سے ایک جسم غشاوی ہے جسم غضروفی ہوتا ہے بلکہ جوہر غضروفی قدام تک ۔ یہ غضاریف ملائے گئے ہین غضاریف باطات سے کہ انسے انکی پناہ اور حفاظت ہوتی ہے اور ان سب پر اندر کیطرف سے ایک جھلی شامل ہوتی ہے جو خوب املس اور چکنی ہے اور ملاست کے ساتھ آہین میں اور صلابت بھی ہے اوراسیطرح ظاہر کیطرف بھی یہی صورت ہے اور پرو الاسرا اسکا یعنے قصبہ کا جو فم اور حنجرہ سے ملتا ہے اور نیچے والا کنارہ پہلے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے پھر اسکے چھ اقسام ریہ مین قریب اور مجاور عروق ضاربہ یعنے شریان وریدی اور عروق ساکنہ یعنے ورید شریانی کے پہونچتا ہے اور اسکی تقسیم چھوٹے چھوٹے منھ پر تمام ہوتی ہے جو زیادہ تنگ اور ضیق ہوتے ہین اور جسقدر فوہات یعنی منھ انکے مشابہ ہین اور انکے ساتھ وہ بھی پہونچ جاتے ہین سب سے یہ فوہات چھوٹے ہین پیدائش انکی غضروف سے بایں مصلحت ہوئی ہے تاکہ اسقدر انفتاح اور کھل جانا درست رہے جو دربارہ تشریح بینی کے مذکور ہوچکا اور زمی کے سبب سے انمین انطباق اور چسپیدگی نہونے پاوے تاکہ اسکی صلابت اسی کی نگہبان رہے جب انکی وضع قدام کیطرف ہو اور وہی نسلات سبب حدوث صوت کا ہو اور معین حدوث آواز پر ہو اور ترکیب اسکی بہت سے غضاریف سے جو غشیہ سے بندھے ہوئے ہین اسواسطے ہوئی ہے تاکہ قصبہ کو امتداد اور اجتماع بروقت استنشاق اور نفس کے رہے اور ان صدمات سے جو قصبہ کو پہونچتے ہین متضرر نہو جنکا ضرر نیچے سے خواہ اوپر سے پہونچتا ہے اور وہ انجذابات اور کششہائے بشمار جو دو کنارہ پر قصبہ کے عارض ہوتے ہین انسے بھی محفوظ رہے۔ اور اگر کوئی آفت پہونچے بھی تو سارے عضو کو شامل نہو مستدیر اور گول اسواسطے مخلوق ہوئی تاکہ اقوی اور اسلم ہو ہوائے مستنشق پر اور پورا دائرہ اس حصہ کا جو مماس مری کے ہے اسواسطے نہ بنایا گیا تاکہ لقمہ نافذہ کی مزاحمت نہ کرے بلکہ اسی کے سامنے ہوکر لقمہ اتر جائے اور جب مری مین تمدد اور کشش پیدا ہو کھلنے اور وسیع ہونیکی غرض سے اسوقت ایسی عمدگی ہو جیسے کہ گویا اسکی تجویف مری کیواسطے مستعار لیگئی ہے اسلیے کہ مری سے انبساط شروع ہوتا ہے اور تجویف مذکور مین پہونچ جاتا ہے اور خصوصاً ازدراد ہمراہ تنفس کے جمع نہین ہوتا ہے اسلیے کہ ازدراد مین تو اوپر سے انطباق اور چسپان ہونا قصبہ ریہ کا درکار ہے تاکہ جو طعام اسی قصبہ کے اوپر ہوکر گذرتا ہے خود قصبہ ریہ مین داخل نہونے پاوے اور یہ انطباق اوپر چڑھ جانے سے اور سوار ہونے سے اُس غضروف کے حاصل ہوتا ہے جو مجری پر ہے اور اسیطرح سے اس عضو کے رکوب سے جسکا نام اصطلاحی کچھ نہین رکھا گیا ہے اور جب ازدراد اور قے دونون مین انطباق فم مجری مذکورہ کی حاجت ہے پس بروقت تنفس اور سانس کے آنے کے نہ ازدراد کا وجود ہوگا اور نہ قے کا تصویت کی غرض سے ایک شے پیدا کی گئی جسکا نام لسان المزمار ہے اسکے قریب کنارہ قصبہ ریہ کا تنگ ہوتا ہے اور حنجرہ کے قریب جاکر وسیع ہوجاتا ہے یہ کنارہ وسعت اور پھیلاؤ سے شروع ہوکر تنگی اور کوتاہی کیطرف آتا ہے اسکے بعد فضاء واسع کیطرف پہونچتا ہے جیسے مزمار قانون اور ستار وغیرہ کی یہی شکل ہے اسواسطے کہ آواز پیدا ہونیکے واسطے مجبس یعنی محل ضربت مزماری کوتاہی اور تنگی ضرور ہے یہ جرم جو شبیہ لسان المزمار کی ہے اسکی شان سے یہ امر ہے کہ مل بھی جاتی ہے اور کھل بھی جاتی ہے اور اسی حرکت انضمام اور انفتاح سے قرع صوت ہوتا ہے سختی اس جھلی کی جو قصبہ ریہ پر لپٹی ہے اسکا فائدہ حدت نوازل کا مقابلہ کرنا اور جو نفوث ریہ جیسے نفث مدہ وغیرہ ہوتے ہین یا بخار دخانی جو نکلتے لپٹ کر باہر آتا ہے اسکے ضرر سے قصبہ کو بچانا اور یہ بھی فائدہ ہے کہ قرع صوت سے مسترخی اور ڈھیلا نہوجاے پہلی مرتبہ جو انقسام کنارہ اسفل قصبہ ریہ کا دو قسم پر ہوا اسکا سبب یہ ہے کہ ریہ کی دو قسمین مین اور تشعب اسکا عروق ساکنہ کے ہمراہ اسواسطے کہ ان عروق سے غذا کو قصبہ لیتا ہے اور تنگی منھ اسکے اقسام کی اسواسطے ہے کہ جسقدر نسیم جاتی ہے اسیقدر کھلے ہون تاکہ وہ نسیم شرائین مین ہوکر قلب تک پہونچے اور ان فوہات اور سوراخون مین خون پہونچنے نہ پاوے اسلیے کہ اگر خون پہونچتا تو نفث الدم پیدا ہوتا یہ صورت تشریحی قصبہ ریہ کی ہے اور حنجرہ آلہ ہے تمام ہونے صوت کا اور حبس نفس کا اسکے اندر کیطرف ایک جرم شبیہ لسان المزمار کی ہے جسکو ہم اوپر بیان کرچکے لسان المزمار کے مقابل مین حنک یعنی لہات سے جسقدر ہے وہ ایک ایسی زیادتی ہے جس سے راس مزمار کی بندش اور استواری ہوتی ہے اور اسی استواری کے سبب صوت پوری اور تمام ہوجاتی ہے حنجرہ قصبہ کے ساتھ مری سے مستحکم ہوا ہے اور اسیطرح مسدود ہے کہ جسوقت مری ازدراد کا قصد کرے اور نیچے کیطرف مائل ہوکر لقمہ کو جذب کرے اور کھینچے حنجرہ مین انطباق اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور اوپر کیطرف بلند ہوجاتا ہے بعض غضروف حنجرہ کا

انطباق بعض سے بشدت ہو جاتا ہے اسی سبب سے غشیہ او رعضل مین تمدد پیدا ہوتا ہے اور جسوقت کہ طعام مجری مری کے سامنے پہونچتا ہے اسوقت منھ قصبۂ ریہ کا اور منھ حنجرہ کا حنک سے لپٹ جاتا ہے اور ہر کیطرف سے یہ چسپیدگی جو ہوتی ہے لہذا ممکن نہیں ہے کہ جو چیز مری کے پاس پہونچی ہے ان دونو مین جاسکے اور اسی سبب سے طعام اور شراب متمیز ہو کر گذر کرتے ہین اور اتر جاتے ہین اور قصبۂ ریہ مین انکی کوئی مقدار جانے نہیں پاتی ہے مگر بعض اوقات کہ لقمہ اتارنے مین اسقدر جلدی کرے کہ یہ حرکت انضمام اور ارتفاع کی تمام نہونے پائے یا طعام کو ایک حرکت مشوشہ ایسی عارض ہو مری کیطرف اسوقت بھی کسیقدر طعام قصبہ مین پہونچ جاتا ہے اور طبیعت ہمیشہ بذریعۂ کھانسی کے اسکے اخراج کی تدبیر کرتی ہے تا اینکہ وہ غذا نکلجاتی ہے جنے تشریح غضاریف حنجرہ کی کتاب اول یعنے جلد کلیات مین بیان کردی ہے۔ ریہ مرکب چند اجزا سے ہے (۱) شعبہ ہاے قصبہ (۲) شعبہ ہاے شریان وریدی (۳) شعبہ ہاے ورید شریانی ان سب کو ایک گوشت نرم او متخلخل ہوائی فراہم کرتا ہے جس گوشت کی خلقت خون رقیق اور لطیف سے ہے اور یہی خون ریہ کی غذا بھی ہے۔ ریہ کثیر المنافذ ہے اور رنگ پھیپھڑے کا سپیدی مائل ہے خصوصا تمامی خلقت حیوان کی بعد سپیدی بخوبی ظاہر ہوتی ہے اگرچہ ابتدائے خلقت مین اسقدر بیاض نہیں ہوتی اور ڈھیلا متخلخل اسواسطے بنایا گیا تاکہ ہوا منبسط ہو اور اسمین بھرے اور فضلہ یعنے بیکار ہوا بخوبی اس سے خارج ہوسکے جسطرح جگر کی خلقت بقیاس غذا کے ہوئی ہے۔ ریہ کی دو قسمین ہین ایک داہنی اور دوسری بائین اور بائین قسم مین دو شعبہ ہین اور داہنی قسم مین تین شعبے ہین منفعت ریہ کی مجملا تو یہی ہے کہ استنشاق ہوا کرتا ہے اور استنشاق کی منفعت یہ کہ سرمایہ کافی ہوا سے واسطے قلب کے فراہم رہتا ہے جسکی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اس مقدار ہوا سے ضروری سے جو ایک نبضہ مین درکار ہے اور اس سرمایہ کے فراہم رہنے کی منفعت یہ ہے کہ جسوقت حیوان کسی وجہ سے ہوائے بیرونی کا استنشاق نہ کرسکے مثلاً پانی مین غوطہ لگائے خواہ دیر تک آواز لگانے سے جیسے گانے والا آواز لگاتا ہے اسوقت بھی استنشاق ہوائے خارجی ممکن نہیں ہوتا یا اینکہ ہوائے خارجی کا کسی بدبو اور خرابی وغیرہ کیوجہ سے استنشاق ناگوار ہو ایسے اوقات مین یہ ذخیرہ ہوا کا جو ریہ مین فراہم رہتا ہے قلب کے ہوا دینے مین کام آتا ہے اور منفعت اس ہوائے فراہم شدہ کی یہ ہے کہ بوجہ تبرید کے تعدیل مزاج قلب کی کرتی ہے اور روح کی مدد اس رطوبت جوہری سے جو اغلب مزاج روح کا ہے یا اینکہ ہوا تنہا جسطرح بعض اطبانے (یعنے جالینوس نے) گمان کیا ہے مستحیل بروح ہوجائے جسوقت کہ تنہا پانی تغذیہ کسی عضو کا نہ کرسکے مگر صحیح یہ امر ہے کہ پانی اور ہوا دونوں یا تو جزء غاذی ہین یا منفذ مبدرق ہین یعنے غذا وغیرہ کے نفوذ کرنے مین بطور بدرقہ کے کام دیتا ہے پانی تو غذائے بدنی کے نفوذ کرنے مین اور ہوا غذائے روح کے نفوذ کرنے مین بکار آمد ہین۔ اور ہر ایک غذائے بدن یعنے اخلاط او غذائے روح مرکب ہے بسیط نہیں۔ اخراج فضلہ محترق جو روح سے ہو اور وہی اسکے اجزائے دخانی ہین انکی منفعت یہ ہے کہ ریہ خالی ہوجائے تاکہ ہوائے بارد اسمین داخل ہو اسلیئے کہ یہ ہوائے مستنشق ضرور کسیقدر سخونت اسمین آجاتی ہے پس تعدیل روح کا فائدہ اس سے نہیں ہوسکے گا عروق کا تشعب و تفصیل پھیلاؤ ریہ مین اسواسطے ہے کہ قصبہ اور شریان وریدی یہ دونوں فعل نفس کے اتمام مین شریک ہین اور شریان وریدی جو ایک طبقہ کی ہے اور ورید شریانی جسمین دو طبقہ ہین یہ دونوں غذا دینے مین ریہ کے خون پختہ سے جو قلب سے آنیوالا ہے شریک ہین۔ منفعت لحم کے سوا خون کا بند کرنا اور شعبون کا جمع کردینا اور تخلخل اس گوشت کا اسواسطے ہے کہ استنشاق کی صلاحیت رکھے اسلیئے کہ ہوا فقط قصبہ مین داخل نہیں ہوتی بلکہ جرم ریہ تک بھی اکثر پہونچ جاتی ہے کہ اسمین استکثار استنشاق کو مدد ملتی ہے اور نیز تاکہ بذریعۂ انقباض کے معین ہو دفع پر کہ پھر مستعد دونوں حرکت کا ہو اور یہی وجہ ہے کہ ریہ نفخ ریح سے پھول جاتا ہے۔ بیاض او سپیدی رنگ کی اس ریہ مین بوجہ غلبہ ہوا کے ہے جس سے اسکو غذا ملتی ہے اور بکثرت آمد و رفت ہوا کی اسکے رنگ کو سپیدی مائل کرتی ہے منقسم ہونا ریہ کا دو قسموں یمین و یسار پر اسکی منفعت یہ ہے تاکہ نفس معطل نہوجاے اگر کسی آفت مین ایک شعبہ ان دونوں مین سے مبتلا ہو اور ہر ایک شعبہ کے پھر اسیطرح دو شعبے ہوئے ہین اور پانچواں شعبہ کہ جو بطرف یمین کے ہے یہ فراش ہے کہ بچھایا گیا ہے اس رگ کیواسطے جسکا نام اجوف ہے اور نفس کے بارہ مین اس شعبہ کا نفع چندان نہیں ہے۔ اور چونکہ قلب تھوڑا سا مائل بطرف یسار کے ہے یعنے شمال کے لہذا بطرف یسار کے ایک شاغل یعنے پر کنندہ فضائے صدر کا پایا گیا تھا اور یمین کیطرف یہ شاغل نہیں تھا لہذا پسندیدہ یہ ہوا کہ ریہ بطرف یمین کے زیادہ ہو اسقدر کہ فرش واسطے

غذائے روح اور نفوذ [illegible] دونوں مرکب ہیں

عروق کے بجائے کہ انکی حاجت پڑتی ہو ریہ کو ایک جھلی عصبی ڈھانپے ہوئے ہو تاکہ ریہ مین بنا بر بیان گذشتہ کے ایک قسم کی حس بھی ہو پھر اگر یہ ذریعہ حس داخل جوہر ریہ نہو لا اقل یہ ہو کہ اسپر ڈھانپے والے کے طور سے ہو کہ اسکا بھی فائدہ وہی ہو گا جو کہ جوہر داخلی مین ہونے سے ہوتا علاوہ بران کہ خود ریہ بمنزلہ فرش کے ہو قلب کیواسطے اور وقایہ یعنے محافظت قلب کی ریہ سے ہوتی ہو صدر جسکو سینہ کہتے ہین منقسم دو تجویفون پر ہو ان دونو کے بیچ مین ایک جھلی فاصل ہو جو سامنے سے منصف قص یعنے موضع انصاف سے پیدا ہوئی ہو پس کسی تجویف صدر مین دونون تجاویف سے منفذ نہین ہو دوسرے کیطرف اور یہ غشا درمیانی دو جھل آہین دو جھلیان ہین پیچھے کیطرف یہ جھلی فقارے متصل ہو اور اوپر سے موضع التقاء ترقوتین سے ملتی ہو ان دونون جھلیون کی خلقت سے غرض یہ ہو کہ سینہ کے دو بطن ہو جائین اگر ایک بطن کو کوئی آفت پہونچے دوسرا بطن اپنے افعال تنفس اور اغراض تنفس یعنے صوت وغیرہ کو پورا کردے منجملہ منافع انہین جھلیونکے مری اور ریہ کو باہمین ربط دینا اور دیگر اعضاے صدر کو یکے با دیگرے مرتبط کرنا ہو حجاب حاجز جو مرکب ہو لحم اور اوتار وغیرہ سے) اسکی صورت اور منفعت ہم نے تشریح عضل مین ہم نے بیان کی ہو اسلیے کہ حجاب مذکور درحقیقت ایک عضل ہو عضلات مین سے یہ حجاب مرکب ہو تین طبقات سے اور طبقہ درمیانی حقیقۃً وہی وتر ہو کہ جس سے فعل ان سب کا تمام ہوتا ہو اور جو طبقہ اس طبقہ درمیانی کے اوپر ہے وہ گویا اساس اور قاعدہ ہو غشیۂ صدر کا جو اندر سینہ کے ہین اور نیچے والا طبقہ درمیانی طبقہ کے وہ بمنزلہ اساس اور قاعدہ کے ہو غشیہ صفاقی کیواسطے حجاب مذکور مین دو سوراخ ہین بڑا سوراخ واسطے مری اور شریان کبیر کے ہو اور چھوٹا سوراخ آہین وہ ورید داخل ہوتی ہو جسکا نام ابہر ہے اور اسی ابہر سے اس سوراخ کو تعلق شدید ہو اور التحام اور پیوستگی بھی انہین زیادہ ہو **امزجۂ ریہ اور علامات** اور احوال ریہ کا بیان مشش یعنے ریہ کے مزاج حار پر سینہ کی کشادگی اور سانس کا عظیم ہونا دلیل ہو اور بشتر نفس متضاعف یعنے دوہرا بھی ہو جاتا ہو اور نفخہ عظیم اور آواز کا عظیم ہونا اور ثقل صوت اور ہواے سرد سے ضرر کم پہونچنا اور ہواے گرم سے ضرر کثیر پہونچنا اور پیاس کا زیادہ لگنا کہ فقط ہواے سرد سے اس تشنگی مین سکون ہو جاتا ہو اور اکثر پانی وغیرہ پینے کی نوبت بھی نہین آتی اور اکثر اسکے ہمراہ لہب اور سعال بھی پیدا ہوتا ہو بارد مزاج کی علامت کوتاہی صدر اور سانس کا بھی چھوٹا ہونا اور آواز کا اور باریکی نفس و صوت کی اور جملہ اشیاء بارد سے ضرر پہونچنا بلغم سینہ مین زیادہ پیدا ہونا اور اکثر سانس مین افزونی اور تضاعف بھی ہو جاتا ہو اور ربو اور سعال بھی اسکے ہمراہ رہتا ہو مزاج رطب کی علامت کثرت نفثول اور گرگنگی اور خرخرہ خصوصاً جسوقت کوئی مادہ بھی ہو اور وہ مادہ سفل کیطرف مائل اور آواز بلند کرنے سے عاجز رہنا باوجودیکہ بدن ضعیف نہو مزاج یابس کی علامت قلت نفثول اور خشونت آواز کی اور اسکی آواز صوت کراکے یعنے تیہوے مشتبہ ہوتی ہو اور بشتر ایسے مزاج مین بوجہ شدت تکاثف کے ربو عارض رہتا ہے ہر ایک مزاج ان امزجۂ مذکورہ سے کبھی طبعی او خلقی ہوتا ہو اور کبھی عرضی ہوتا ہو طبعی مزاج اور عرضی یہ دونون بعض امور مین مشترک ہوتے ہین اور بعض علامات مین مختلف ہوتے ہین جن امور مین یہ دونون مشترک ہین پس وہی علامات ہین جو اوپر مذکور ہوے سوائے بعض کے جنکو بعد اسکے مستثنی کرینگے جن علامات مین یہ دونون امزجۂ طبعی او عرضی متفرق اور جدا ہین وہ دو باتین ہین اول یہ کہ اگر مزاج طبعی ہوگا تو علامات کا وقوع اور ظہور بھی بالطبع رہیگا اور اگر مزاج عرضی ہوگا تو علامات بھی بالعرض حادث ہونگے اور مزاج جبلی پر یہ علامت عرضی عارض ہوگی ہان اگر وہ علامت ایسی ہو کہ سواے طبعی ہونے کے عارضی نہو سکے جیسے سینہ کا عظیم ہونا خواہ صغیر ہونا کہ ایسی علامت سواے طبعی اور خلقی ہونے کے عرضی ہونہین سکتی ہے لہذا وہ علامت مشترک علامات مین داخل ہوسکے گی یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ خص دلائل احوال پر صدر اور ریہ کے سانس کی سردی اور گرمی اور سانس کا عظیم اور صغیر ہونا اور با سانی تنفس ہونا خواہ بدشواری اور بوے بد کا سانس کے ہمراہ آنا یا بوے خوش کی آمد مع دیگر حالات و کیفیات تنفس کے ہین۔ اور اسیطرح آواز کی اچھائی اور برائی بھی ریہ اور صدر کی خواص اولہ سے ہو مثلاً خناقی آواز سے معلوم ہوتا ہو کہ آفت عضل باسطہ مین ہے اور پھولی ہوئی آواز دلالت کرتی ہو کہ آفت عضل قابضہ مین ہو اور یہ استدلال اسیوقت درست ہونگے جبکہ آفت عضلہ مین ہو اور کھانسی اور نفث اور نبض سے بھی استدلال ہوسکتا ہو ہم کیفیت دلائل نفس کے اور نیز دلائل صوت اور سعال اور نفث کے جدا جدا ذیل مین بیان کرتے ہین

نبض کی دلالت اور جو امور کہ نبض کو بحسب اختلاف امزجہ اور امراض کے لازم ہین انکی تفصیل تو اوپر بخوبی مذکور ہو چکی ریہ چونکہ مجاور اور نزدیک قلب کے ہو لہذا احوال قلب سے ریہ کے حالات دریافت کرنے کا طریقہ اچھا ہو اور ہمین لحاظ یہ دلالت بھی قوی تر ہو گی اور نبض کو زیادہ دلالت ان شرائین پر ہو جو متصل شعبہ قصبہ ریہ کے واقع ہین اور سعال کو دلالت قصبہ ریہ اور ہمیہ ریہ پر ہو ثقل اور گرانی دلیل خاص ہو کہ مادہ ریہ مین ہو۔ لذع اور نخس یعنے چبھن کو خاص دلالت ہو کہ مادہ غشیہ اور عضلات مین ہو۔ اور اگر برآمد نفث کی خفیف سی کھانسی کے ذریعہ سے ہو تو مادہ قریب اعلیٰ بجانب قصبہ ریہ ہو اور جو مقام متصل با علی ہو اسی جگہ ہو گا اور اگر بدون سعال شدیدہ کے برآمد نفث کی نہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ غائر اور دور اندر کیطرف ہو کبھی آفات اعضاء صدر کے ہمراہ علامات از قبیل اعضاء بعیدہ کے بھی ہوتے ہین مثلاً دوار جو اورام حجاب صدر کے ساتھ ہو خواہ سرخی عصبہ کی اور ورام ریہ کے ہمراہ **امراض ریہ** وہ امراض جو ریہ کو عارض ہوتے ہین امراض مختصہ بھی ہین جو بمشابہت اجزاء اور امراض آلیہ کے عارض ہوتے ہین خصوصاً جو سدد کہ عروق مین ریہ کے اور اجزاء قصبہ ریہ کے پڑ جاتے ہین اور علی الخصوص جو سدد۔ کہ ماے خشنہ یعنے سخت رگو نمین پڑین۔ اور یا خلخلہ جرم ریہ مین پڑ جائین اور کبھی یہ سدد اسباب عامہ مولدہ سدد سے بھی پڑتے ہین حتےٰ کہ انطباق سے بھی تولد سدد ہوتا ہو اسیطرح امراض مشترکہ مثل تفرق اتصال کے بھی ریہ کو لاحق ہوتے ہین کبھی فصل شتا مین اور فصل خریف مین بسبب کثرت نوازل کے امراض ریہ کی کثرت ہوتی ہو علی الخصوص خریف مطیر جو بعد صیف یابس شمالی کے ہو سرد ہوا ریہ کو ہمیشہ مضر ہو۔ البتہ اگر حرارت شدیدہ سے ریہ متاذی ہو رہا ہو اسوقت سرد ہوا سے ضرر نہین پہونچتا اکثر امراض ریہ سے جگر مین امراض پیدا ہوتے ہین جیسے کہ شدت حرارت اور شدت برودت سے ریہ کی استسقا پیدا ہوتا ہو اسیطرح امراض ریہ سے امراض حجاب کا بھی یہی حال ہو **معالجات ریہ**۔ ربو اور نفس کے باب مین جو بیان ہوا ہو اسکو بنظر تامل دیکھنا چاہیے اسکے علاوہ اور جو ہو کہ انھین اسباب امراض ریہ مین شرکت ہو انکو بھی لحاظ کرنا چاہیے۔ مثلاً تدبیر رفع صوت اور سانس پھولی ہوئی سے تاکہ فضول ریہ کے اس ذریعہ لطیف ہو جائین۔ ادویہ صدریہ سے بھی خصوصاً علاج ریہ کا کرنا چاہیے۔ اور بطور حبوب خواہ لعوق کے استعمال کرنا چاہیے کہ وہ ادویہ منھ مین دیر تک لیے رہے اور جو تھوڑی تھوڑی مقدار دوا کی گھلتی جاے رفتہ رفتہ پہونچتی جاے تاکہ جوہر عصبہ مین اسکا عبور مدت دراز مین ہو اور پھر اسی دوا کو بعد سب گھل جانے کے منھ مین رکھے تاکہ قصبہ اور ریہ تک پہونچے خصوصاً سوتے وقت اگر چت ہو کر لیٹے۔ اور جتنے عضل متصل ریہ اور قصبہ کے ہین انکو ڈھیلا کر دے اسوقت استعمال ان ادویہ کا زیادہ موثر ہو گا۔ اقرب طرق امالہ فضول ریہ کی یہ صورت ہو کہ ان فضول کو اسطرف لیجائین جو جانب متصل مری کے ہو اور اسی جہت سے اکثر قے کرنی نافع ہوتی ہو بشرطیکہ قروح اور ضیق صدر وغیرہ کوئی مانع قے کرنے سے نہو **مواد ناشبہ کا بیان** اور احکام اور معالجہ ایسے ہی مواد کا جو ناشب یعنے فرورفتہ اور خاص ریہ مین پیوستہ ہون یہ مادہ جو کہ خاص ریہ مین داخل ہوتا ہو کبھی از قسم رطوبت کے ہوتا ہو۔ اور کبھی قیح اور ریم اور کبھی خون اور کبھی مواد حادہ رقیقہ اور جو مادہ کہ خاص ریہ مین فرورفتہ ہوتا ہو اسکا انتقال دوسری طرف بہت دشوار ہو اسلیے کہ اسکا غلظ اور اسکی لزوجت مانع تلیین کی ہو اور اگر رقیق ہو تو اسکے ہمراہ وہ ریح جو اسے دفع کرے اور ہٹا دے سعال کے ذریعہ سے نہین ہوتی بلکہ رطوبت ہوا کے لگنے سے پھٹ جاتی ہو اور پھر جب ہوا کا صدمہ برطرف ہو گیا رطوبت بدستور ملجاتی ہو اسی جہت سے ایسے مادہ کو ریح قلع نہین کر سکتی یا انکہ مواد ناشبہ چونکہ بمقدار کثیر ہوتے ہین لہذا انکا انتقال دشوار ہوتا ہو۔ اگر اخلاط سینہ کے غلیظ ہون اسوقت طبیب کو تخفیف اخلاط مین مبالغہ اور اہتمام بلیغ نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ تلیین کرے اور تقطیع مع تحلیل کے تدبیر بنرمی کرنا لازم ہو اور تحلیل اور تقطیع ان دونون مین سے زیادہ تر توجہ تقطیع ہی کیطرف واجب ہو اور ان سب ادویہ کے ہمراہ ماء العسل کا استعمال ضرور ہو کہ نفوذ ادویہ کا معین ہے اور خود بھی جالی اور ملین ہو **ادویہ صدریہ** مفردہ اور مرکبہ ادویہ صدریہ وہ دوائین ہین جو سینہ کو مواد سے پاک کرتی ہین انکے اس جگہ چند مراتب اور مدارج ہین مرتبہ اولی جیسے دقیق باقلا اور ماء العسل اور بزر کتان بریان روغن بادام اور شراب شیرین کہ اس سے تقطیع شدیدہ ریہ کے سددون سے ہوتی ہو جسطرح کہ یہی ادویہ سدۂ جگر کی بشدت تولید کرتی ہین اور اسکی علت باب امراض جگر مین عنقریب معلوم ہو گی۔ باردات

ادویہ میں کھیرا اور ککڑی اور تربوز اور کدو یعنی گھیا اگر اسی پر انحصار کریں کہ ان میں انضاج بہ نسبت تنقیہ کے زیادہ ہے اور اگر ہمراہ شہد اور بادام تلخ کے لعوق کے طور پر استعمال کریں انضاج تو کم ہوگا اور تنقیہ زیادہ کریگا۔ اس سے زیادہ قوی عاقرقرحا اور بادام تلخ اور سکنجبین عنصلی اور حلبہ اور کندر ہے اور ترمیزون جو ایک قسم خاص جھوہارے کی ہے اسکی قوت اسبارہ میں زیادہ ہے۔ اس سے زیادہ قوی ترزیرہ اور فلفل اور کرسنہ اور بیخ سوسن اور بیخ جاوشیر اور جندبیدستر اور شہد عنصل مشوی میں معجون کرکے اور شہد میں پیکر او قنطوریون کبیر زراوند مدحرج اور شونیز اور وہ کیڑے جو نیچے جرار یعنی گھڑے کے ہوتے ہیں انکو کسی ٹھیکرے میں رکھکر کوئلہ کی آگ سے خشک کریں خواہ تنور میں رکھدیں تاآنکہ سپید ہوجائیں اور پھر شہد ملا کر استعمال کریں اسیطرح زنجبیل شامی اگر ادویہ مذکورہ میں داخل کیجاوے اور آب زنجبیل مذکور بھی شدید النفع ہے۔ ریوند بھی بآسانی نفس کو جاری کردیتی ہے اور سالیوس یا سیسالیا بھی ریہ کو نافع ہے اور بلبوس یعنی تخم پیاز زیادہ نافع اور منقی ہے خصوصاً بلبوس خام اور اسکے بعد جو ایک مرتبہ بریان کی گئی ہو۔ زعفران مقوی آلات نفس کی ہے اور نفس کی سہولت پیدا کرتی ہے۔ یہ سب ادویہ شربا اور بطور ضماد کے بھی لائق استعمال کے ہیں ادویۂ مرکبہ میں سے جب افلاطون جو مرکب میبہ اور شراب زوفا سے ہے باختلاف نسخہ ہا اور دواے اندروماخس اور دواے اسقلیبانوس اور دواے جالینوس اور شربتہاے خشخاش کے مختلف نسخے اور دواے مثرادیطوس اور دواے بلادری ملیجات کے ہمراہ اخلاط غلیظ اور مدہ کے نفث کے ذریعہ سے خارج کرنیوالی یہ بھی عمدہ دوا ہے سکبینج اور مرکی ہر واحد دو مثقال جندبیدستر قرومانا دو مثقال افیون ایک مثقال شراب شیریں میں معجون کریں مقدار شربت نصف مثقال مجربات سے ہے کندر چار مثقال کو تین اوقیہ سکنجبین میں گاڑھا قوام اتنا کرے جیسے شہد کا قوام ہوتا ہے اور بطور لعوق کے استعمال کرے یا عصارہ کرنب خواہ اسکا سلاقہ دونوں سے ہر ایک کو ہموزن شہد میں اسقدر پختہ کرے کہ منعقد ہوجاے مگر آگ کوئلہ کی چاہیے **ایضاً** فلفل بزرالجزرہ سکبینج خردل سے گولیاں تیار کرکے بروقت سونے کے دن کو خواہ شب کو کھلاے **ایضاً** خردل ایک درہم بورہ نو قیراط عصارہ قثاء الحمار افیون ہر واحد ڈیڑھ قیراط مجموع ایک شربت ہے کہ فضول کثیرہ کو اخراج کرتا ہے اور بے اذیت تنقیہ کردیتا ہے۔ قوی ادویہ سے اسی بارہ میں بیخ انجدان خردل بزرالجزرہ عصارہ قثاء الحمار اور افیون سب کو شہد ملا کر معجون تیار کریں۔ اجزاء مائل بحرارت یہ ہیں حلبہ دو اوقیہ تخم کتان ڈیڑھ اوقیہ مغز حبہ دانہ ایک اوقیہ رب السوس دو اوقیہ سب کو روغن بادام میں چرب کرکے شہد ملادیں۔ **ایضاً** سپستان انجیر سپید زبیب خستہ برآوردہ بیخ سوسن پرسیاوشان شب کو پانی میں جوش دو اور اگر بسفائج اور ترید اضافہ کیا جاے وہ بھی نافع ہوگا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اکثر کوئی چیز سینہ میں پھنس جاتی ہے اور قابل اخراج بذریعہ نفث کے تو ہوتی ہے مگر قوت اسکی اخراج پر بوجہ ضعف کے قادر نہیں ہوتے ایسے وقت چھینک پیدا کرنے سے استعانت مفید ہوگی **کلام در بارہ تنفس** دو حرکت سے جنکے ہمراہ دو وقفہ ہوتے ہیں تمام ہوتا ہے جسطرح نبض کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے مگر تنفس کی حرکت ارادی ہے قصد کرلنے سے اصلی اور طبعی کیفیت تنفس کی بدل سکتی ہے اور نبض کے حرکات اور سکون اختیاری نہیں بلکہ محض طبعی ہیں۔ غرض تنفس سے یہ ہے کہ ریہ نسیم سرد سے بھر جاے اور یہی نسیم بطور سرمایہ اور ذخیرہ کے ریہ میں فراہم رہے تاکہ قلب اپنے حرکات نبضیہ میں اس سے نسیم کو لیا کرے اور بخار دخانی اسکے یعنی قلب کیطرف پھینکا کرے اور نسیم بارد کا لینا اسوقت تک جاری رہے جبتک کہ استنشاق یعنی نسیم بارد کو دو امر عارض ہوں ایک تو یہ کہ اسکی برودت اور سردی دور ہوجاے بسبب تسخین اور گرم کرنے ان اشیاء کے جو قلب اور قریب قلب کے واقع ہیں اور بسبب مخالطت اور آمیزش ہواے گرم کے جو قلب میں ہے۔ دوسرے یہ امر ہے کہ یہ نسیم بارد اپنی صفائی اور لطافت پر بوجہ آمیزش بخار دخانی کے باقی نہ رہے اور جب یہ نسیم بارد گرم اور کثیف ہوجاے اسوقت اسے قابلیت اسکی نہ رہے کہ واسطے قلب کے ذخیرہ نبضات بنتی رہے بلکہ اب اسکا رہنا فضول اور مضر قلب کے ہوجاے لہذا قلب کو اسکے اخراج کی حاجت ہو اور برآمد نفس سے اسکا اخراج ہوجاے اور اسکے بدلے اور مقدار نسیم بارد کی پھر ریہ سے قلب لیا کرے انھیں دو امر کے بیچ میں وہ دونوں وقفے پیدا ہوتے ہیں جن سے تنفس کی تمامی ہوتی ہے۔ قلب میں نسیم بارد کا داخل ہونا جسے کہ استنشاق کہتے ہیں بذریعہ انبساط ریہ کے ہوتا ہے جو تابع حرکت ان اجرام کے ہے جو گرداگرد ریہ کے ہیں اور اخراج اسی نسیم کا بعد گرم اور کثیف ہوجانیکے تابع انقباض ریہ کے ہے جو حرکت

سے انھین اجرام مذکورہ کے ہوتا ہے نفس یعنے سانس عامہ خلق کی سمجھ مین وہ ہوا ہے جو قلب سے نکلکر باہر آتی ہے اور اطبا اور طب کی اصطلاح مین کبھی تو نفس سے مراد وہی ہوتی ہے جو مراد عامہ خلائق کی ہے۔ اور کبھی اس مجموع دونون حرکت اور وقفہ کو نفس کہتے ہین چنانچہ نبض سے بھی عامہ خلائق وہی حرکت انبساطی جسکی دھمک ہاتھ مین نباض کے پہونچتی ہے مراد لیتے ہین اور اطبا کی اصطلاح مین ایک معنی خاص ہین جو معلوم اور مشہور ہین حرکت نفس کی طبعی معتدل جو خالی آفت سے ہو وہ حرکت ریہ سے باعانت حجاب کے تمام ہوتی ہے۔ پھر اگر اس سے زیادہ قوت کی ضرورت تنفس مین ہو یا واسطے داخل کرنے اس شے کے جو بدون مشقت کے داخل ہو سکتی نہین یا سوجہ سے کہ نفس قوی ہو کر نفخہ قوی کو خارج کرے ہوقت علاوہ اعانت حجاب کے جملہ عضلات صدر حتی کہ عضلات عالیہ بھی اس اعانت مین شریک حجاب کے ہوتے ہین اور اگر اس سے کم کی ضرورت ہو فقط عضلات سافلہ ہمراہ حجاب کے معین ہوتے ہین پھر آواز پیدا کرنے کے وقت برآمد نفس مین عضل حنجرہ کے بدون اعانت کے چارہ نہوگا۔ پھر اگر آواز سے حروف کا پیدا کرنا اور کلام کرنا منظور ہو عضل لسان کو بھی معین کرنا پڑیگا اور کبھی حروف کے پیدا کرنے مین عضل شفتہ کی بھی اعانت درکار ہوتی ہے یعنے جسوقت حروف شفتانی مثل میم اور باء موحدہ کے بولنا منظور ہو جسطرح نبض کے اقسام مین عظیم صغیر طویل قصیر سریع بطی حار بارد متواتر متفاوت قوی ضعیف متصل متشنج مرتعش فارغ ممتلی ہوتی ہے اور دیگر امور محمودہ اور مذمومہ سے نبض متصف ہوتی ہے اور ہر ایک قسم اقسام مذکورہ نبض کے لیے اسباب جداگانہ ہوتے ہین اور ہر ایک قسم نبض کی دلیل کسی امر خاص پر ہوتی ہے اور اس دلالت کو یا انھین اقسام مختلفہ کو بسبب امزجہ اور اسنان اور اجناس اور عوارض بدنیہ اور نفسانیہ کے اختلاف مناسب لازم ہوتا ہے اسیطرح نفس مین بھی امور معدودہ مذکورہ بالا توام مشابہ انھین امور کے اور اوصاف پائے جاتے ہین اور ہر ایک امر کے واسطے نفس مین ایک سبب ہے اور ہر ایک امر سے نفس کے استدلال دیگر امور پر ہوتا ہے بعض قسم نفس کی عظیم ہے اور بعض صغیر اسیطرح طویل اور قصیر اور سریع اور بطی اور متفاوت اور ضیق اور وسیع اور سہل اور عسیر اور قوی و ضعیف اور حار اور بارد اور مستوی اور مختلف ہوتی ہے بعض اقسام نفس کے ایسے ہین کہ انکے لیے اصطلاح مین اسماء خاص مقرر ہوے ہین مثلاً نفس منقطع اور نفس متضاعف اور نفس منتصب اور نفس خناقی اور نفس متکرہ اور ذو فترات جو مرض سکتہ وغیرہ مین ہوتا ہے۔ جو آفات عضائے نفس کو عارض ہوتے ہین انھین کے سبب سے نفس مین بھی آفت پیدا ہوتی ہے خواہ وہ آفت اعضائے نفس مین ہو یا ان اعضا کے مبادی مین یا قریب اور ہمسایہ کے اعضا مین آفت ہو۔ اعضاء نفس تو یہ مین حنجرہ اور ریہ اور قصبہ اور عروق تحتیہ اور شرائین اور حجاب اور عضل صدر اور خود سینہ بھی آفت کبھی خاص سینہ مین ہوتی ہے جسوقت کہ سینہ تنگ اور چھوٹا ہو اور ایسے وقت سینہ کی آفت سے آفت نفس مین حادث ہو جاتی ہے۔ مبادی عضائے نفس کے دماغ ہے نفس خود اور نخاع بھی اسلیے کہ نخاع سے حجاب کی روئیدگی ہے کہ اکثر جرم حجاب کا زوج چہارم عصب نخاع سے پیدا ہوا ہے اور اسی کے متصل ایک شعبہ زوج خامس اور سادس کا بھی ہے اور وہ عصب بھی ہے جو عضائے نفس کیطرف آیا ہے۔ اعضائے مشارکہ بوجہ جوار اور قرب کے جیسے معدہ اور جگر اور رحم اور امعاء در کل احشاء یہ آفات یا تو سوء مزاج ایسا ہو جو ضعف آور ہو عام از ین کہ وہ سوء مزاج حار ہے خواہ بارد رطب ہے کہ یابس اور کیسا ہی سوء مزاج کیون نہو سافج ہو یا مادی پھر مادہ بھی کسی خلط محتبس کا ہو یا بطور انصباب اور ریزش کے وہانتک پہونچا ہو اس مادہ مین کثرت ہو یا لزوجت ہو خواہ غلیظ ہو مدہ اور قیح بھی اسی مادہ مین داخل ہے یا آنکہ ریح یا بخار سے پیدا ہو خواہ وہ آفت کسی مرض آلی مثل فالج یا تشنج سے پیدا ہوئی ہو خواہ انحلال فرد مثلاً تصدع اور تفرق یا تقرح اور تاکل سے وہ آفت پیدا ہو خواہ ورم بارد یا ورم حار یا ورم صلب یا وجع سے آفت پیدا ہوئی ہو۔ آیندہ بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ نفس کی دلالت قوی ہے اور قائم مقام نبض کے ہے بشرطیکہ لوازم اور شروط کے دلالت نفس مین رعایت کیجاے اور عادت کا لحاظ رہے جسطرح نبض کی دلالت مین امر طبعی اور معتاد کی رعایت کرنی ضرور ہوتی ہے

نفس عظیم اور صغیر کا بیان اور انکے اسباب اور دلائل کا نفس عظیم وہ ہے جسمین بمقدار ہوا کثیر کا جذب اور اخراج ہو جو زیادہ مقدار معتدل سے ہے اور ایسے ہی نفس کیوقت عضلے نفس مین انبساط جہات ثلثہ مین پیدا ہوتا ہے تاکہ ہوائے مستنشق کی مقدار زیادہ ہو جاے۔ کبھی ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ نفس صغیر وہ ہے جسکی حرکت فقط

حرکت حجاب ہی سے تمام ہو جاے اور یہ خیال علی الاطلاق صحیح نہیں ہو اسلیے کہ اگرچہ نفس کبھی فقط حرکت حجاب ہی سے تمام ہوتا ہو لیکن بیشتر یہی نفس معتدل بھی ہوتا ہو اسلیے کہ نفس معتدل سوائے حجاب کے اور کسی کی اعانت کا محتاج نہیں ہو بشرطیکہ حجاب کی قوت قوی ہو اور بیشتر نفس صغیر ہوتا ہو اگرچہ سب اعضاء سینہ کے متحرک ہوں اور یہ اسوقت ہو گا کہ جملہ اعضاے مذکورہ ضعیف ہوں اسوقت تنہا حجاب کی اعانت سے نفس محتاج الیہ پیدا نہو گا اگرچہ حاجت اسوقت نفس معتدل ہی کی ہو بلکہ اسوقت بھی جملہ اعضاے صدر کی اعانت سے نفس صغیر پیدا ہو گا گو کہ جملہ اعضاے صدر کی اعانت ہوئی ہو پھر اسپر بھی باوجودیکہ تمامی اعضاے صدر کی اعانت ہو لیکن ویسا استنشاق ہوا اور اخراج جیسا کہ بحالت صحت اور سلامت اور قوت حجاب کے پیدا ہوتا ہو انکی اعانت سے بھی پیدا نہو گا اسلیے کہ انمیں سے کوئی عضو انبساط تام کو پورا نہیں کر سکتا ہو اور نہ اس مقدار انبساط کو پورا کر سکتا ہو جو بحالت اجتماع اعضا اور معونت کیے بادیگرے بسط ریہ کا مقدار کافی اور معتدل پر ہو جاے بلکہ باوجود اجتماع اعانت اجزا کے بھی نفس ضعیف صغیر ہی رہتا ہو اور سبب اسکا یہی ہو کہ ضعف قواے اعضا میں فرض کیا گیا ہو اسی جہت سے حرکت انقباضی اور انبساطی دونوں بمقدار معتدل پوری نہیں ہوتی ہیں اگرچہ یہ پورا ہونا بھی بدون اعانت عضلات صدر کے نہیں ہوتا ہو اور عضلات قریبہ عضل صدر کے بھی اسمیں شامل ہیں **مترجم** یہانتک بیان ابطال طرد قضیہ سابقہ کا ہو جو کہ حد نفس صغیر میں گذرا ہو یعنے نفس صغیر وہ ہو جو حرکت سے فقط حجاب کے پورا ہو اب عکس کے ذریعہ سے اطلاق اس قضیہ کا باطل کیا جاتا ہو **متن** یہ تعریف نفس صغیر کی کلیۃً منعکس بھی نہیں ہو اسلیے کہ اگر کلیۃً منعکس ہوتی اسوقت تعریف میں نفس عظیم کے یوں کہنا صحیح ہوتا کہ جس نفس کے واسطے کل عضلات کی حرکت درکار ہو اسی کو نفس عظیم کہتے ہیں اور حالانکہ یہ تعریف نفس عظیم کی نہیں ہے بلکہ نفس عظیم وہ ہو جسمیں جملہ عضلات ایسی حرکت سے متحرک ہوں جس حرکت سے تصرف قبض اور بسط کا ہواے کثیر میں ہو جاے جب نفس عظیم کی حد صحیح یہ ہوئی اب النفس صغیر جو نقیض اور مقابل نفس عظیم کا ہو اسکی حد (بقاعدہ اقتضاب حد) یہ ہوئی کہ نفس صغیر وہ ہو جسمیں جملہ عضلات کو ایسی حرکت نہو جو تصرف قبض اور بسط کا ہواے کثیر میں ہوتا ہو کبھی جسوقت بغرض استنشاق کے حرکت اعضاے نفس کی ایسی شدید ہوتی ہو کہ ان اعضا کو انبساط قدام سے دونوں ترقوہ تک ہو جاتا ہو اور بجانب خلف عظم کتفین تک منبسط ہو جاتے ہیں اور دونوں جانب سے معظم کتف تک انبساط ہوتا ہے اور بشیر منخرین کی اعانت بھی درکار ہوتی ہو بلکہ منخرین کی اعانت اکثر احوال میں درکار ہوتی ہو کبھی حالات انبساط اور انقباض کے عظیم اور صغیر ہونے میں نفس کے اسطرح پر مختلف ہوتے ہیں کہ گاہے انبساط زیادہ ہوتا ہو اور گاہے انقباض میں زیادتی ہوتی ہو اور یہ اختلاف بسبب کمی بیشی اس مادہ کے ہوتا ہو جسکا اخراج بعد اتنی خارج ہونے نسیم کے مناسب ہوتا ہو کہ انقباض عظیم پیدا ہو یا بنظر رداوت اس کیفیت کے ہوتا ہو جسکے اعتدال کیواسطے ادخال نسیم بارد اور انبساط عظیم کی حاجت ہو ان دونوں مادہ قابل اخراج اور کیفیت غیر معتدلہ مذکورہ میں سے جسکی زیادتی ہو گی حرکت انقباضی اور انبساطی کی کمی بیشی اسکے سبب سے زائد ہو گی مثلاً اگر بخار دخانی کے اخراج کی حاجت زیادہ ہو اور یہ زیادتی یا تو کثرت مادہ کیوجہ سے ہو خواہ کیفیت حدت کی قلیل مادہ بخار دخانی میں زیادہ ہو اسوقت نسیم بارد کا اخراج بغرض تعدیل بخار دخانی کی زیادہ درکار ہو لہذا انقباض عظیم اور نفخی پیدا ہو گا اور اگر اطفاء حرارت نسیم گرم موجودہ قلب کی زیادہ حاجت ہو بذریعہ کشش نسیم بارد کے ریہ سے تب انبساط عظیم ہو گا اگر اتفاقاً کسی شخص کا استنشاق عظیم نہو بلکہ انبساط صغیر اسمیں ہو اور عظیم الاخراج نفس کا ہو جاے یعنے انقباض عظیم پیدا ہو یہ کیفیت دلالت اس امر پر کریگی کہ حرارت غریزی اسمیں کم تھی اور حرارت غریبی بیرونی جو داخل ہوئی ہو وہ زیادہ ہو گئی **مترجم** اگر حرارت غریزی زیادہ ہوتی تو اسکے اطفا کے واسطے انبساط عظیم ہونا چاہیے تھا بذریعہ ادخال اور کشش نسیم بارد کے ریہ سے **متن** وہ اسباب جو بہ تکلف ان اعضاے مذکورہ بالا کو بغرض انقباض اور انبساط نفس کے متحرک کرتے ہیں اور بعنف و دشواری ان اعضا کو حرکت میں لاتے ہیں وہ جملہ چار سبب ہیں (۱) یہ حرکت یا تو اسوجہ سے پیدا ہوتی ہو کہ حرارت نواحی قلب اور ریہ میں زیادہ ہو لہذا حرکت زائد کی حاجت ہو (۲) یا کوئی سبب عضلہ محرکہ میں اسکے ذاتی ضعف سے پیدا ہوا ہو خواہ بمشارکت اصول عضلات کے یعنے منابت اعصاب وغیرہ کے جسطرح کہ آخر دق اور سل میں (بوجہ ضعف کے انبساط

کامل بروقت استنشاق کے ہو نہین سکتا) اور جمیع مدت اور تمام زمانہ انبساط مین قوت ضعیف رہتی ہو. یا کوئی مرض آلی خاص عضلات مین صدر کے ہو نیسے خواہ اُن اعضا مین ہونیسے جو عضلات صدر کے شریک ہین اور اوپر انکا بیان ہو چکا ہو جیسے تشنج یا فالج جو مبادی عضلات کو عارض ہو. یا سوء مزاج یا ورم یا درد وغیرہ کہ ان جملہ صورتون مین ضعف عضلات محرکہ خواہ اصول مین اسکے پیدا ہوگا. یا کوئی مانع جو عضل کو انبساط سے روکے مثلاً معدہ غذا ہائے کثیرہ سے پر ہو خواہ ریاح سے معدہ بھر جاے اور یہ دونون قسم کا امتلاء معدہ خارج از حد اعتدال ہو کہ حجاب کو انبساط سے روکے اور تنہا اعانت حجاب سے انبساط مطلوب پیدا نہو سکے (۳) یا اُن منافذ مین تنگی پیدا ہو جو متصل حنجرہ اور جداول قصبۂ ریہ کے یا متصل شرائین اور شرائین کے متصل اعضا مین منافذ تنفس سے ہین جیسے وہ باریک منافذ جو ریہ کے تخلخل مین ہین کہ اگر ان منافذ مین اخلاط بھر جائین سدد کے ریہ مین کثرت ہوگی یا ورم ریہ مین پیدا ہوگا سدد کی مثال صاحب ربو سے اور ورم کی مثال ذات الریہ سے سمجھنی چاہیے (۴) یا کسی غفلت سے کہ آدمی سانس لینی بھول گیا حالانکہ حاجت اسوقت تنفس کی تھی خواہ حاجت کی کمی کیوجہ سے دیر تک سانس نہ لے اور درآمد برآمد مین نفس کے زمانۂ دراز گذر گیا کہ ایسے وقت بھی نفس عظیم کی حاجت اسواسطے ہوتی ہو تاکہ اس کمی کی تلافی ہو جاے جو پہلے ہو چکی تھی مثلاً شخص جواس باختہ جسکی عقل مین فتور ہو اور اسکا قلب زیادہ سرد مزاج بھی نہ رکھتا ہو کہ ایسا شخص اکثر سانس لینے کو بھول جاتا ہو اور پھر جب یاد کرتا ہو اور حیرت مین آتا ہو گہری سانس لیتا ہو اسلیے اسکا نفس عظیم ہوتا ہو منجملہ حاجت نفس کے عظیم ہونیکے سونے والے کی سانس ہو چونکہ بروقت خواب کے بخارات دخانیہ کی اسکے بدن مین کثرت ہوتی ہو اور طبیعت ارادہ اخراج نفس سے غافل ہوتی ہو تا اینکہ داعی اور ضرورت اخراج نفس کی زائد از حد ہو جاتی ہو پس لامحالہ نفس عظیم ہو جاتا ہو اسیطرح سانس اُس شخص کی جسکا قلب زیادہ بارد المزاج نہین ہو ایسا شخص سانس کو دیر تک ٹالتا ہو اور وقت ضرورت شدید کے پھر نفس عظیم اور گہری سانس لینے سے اس ٹالنے کا تدارک کرتا ہو **علامات** وہ علامات جنکے ذریعہ سے اسباب حرکت صدر کے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہین اور ان اسباب مین تفرقہ ہو جاتا ہے وہ اسباب یہ ہین کہ اگر حرکت صدر کی بسبب کثرت حاجت انبساط یا انقباض کے ہو اور قوت بھی قوی ہو اسوقت نفس کبیر اور بزرگ ہوگا ادخال نسیم مین اور سانس کا پھولنا بھی یا دہ ہوگا اور اگر ہتھیلی وغیرہ سے سانس کا لمس دیکھا جاے تو گرم ہوگا اور التہاب نفس مین موجود ہوگا اور نبض بھی عظیم ہوگی کہ اسکو دلالت حرارت پر ہوگی اسوقت علامات التہاب کے سینہ اور چہرہ اور آنکھون مین اور زبان مین موجود ہونگے اور زبان کی رنگت اور خشونت وغیرہ جو جو اوصاف لازمہ حرارت ہین سب موجود ہونگے. پھر اگر یہ امور مذکورہ نہون اور قوت بھی ساقط نہو لیکن ایسا معلوم ہو گویا قوت سے انبساط پورا نہین ہو سکتا ہو پس سبب ضیق اور تنگی نفس کا کسی ایسی ہی جگہہ ہوگا جو ہم نے اوپر بیان کیا ہو یعنے آلات تنفس مین ہوگا پھر اگر جملہ اعضائے تنفس قصد حرکت کا کرین اور پھر حرکت معتدبہ نہ کر سکین اور نہ انبساط پورا ہو سکے بلکہ قصد ایسی حرکت کا کرین جو ہو نہ سکے اور زیادہ اعتماد منخرین پر کشش مین ہوا کے ہو اور واپسی نفس کے وقت سانس پھولی ہوئی نہو اسوقت قوت محرکہ عضل صدر کی ماؤف ہوگی. پھر اگر تنگی نفس کی رطوبت سے قصبۂ ریہ اور متصل اعضائے قصبہ مذکورہ کے ہو اسوقت علامات مذکورہ کے ہمراہ خرخرہ بھی نفس مین ہوگا اور صاحب نفس کو حاجت کھنکھارنے کی ہوگی اور یہ احتیاج علامت زائدہ ہے علامت ضیق کلی پر. پھر اگر خرخرہ اور کھنکھارنا بھی نہو سبب بہ نسبت قصبہ ریہ کے اور نیچے ہوگا. اگر ضیق خرخری دفعۃً پیدا ہو جاے معلوم کرنا چاہیے کہ ریہ پر کوئی مادہ نوازل سے بہ کر آیا ہو یا اینکہ پہلے تو ریہ پر اور دوبارہ قصبہ ریہ پر مدہ اور قیح کا نزول ہوا ہو اور یہ نزول کسی عضو سے عضا اندرونی کے ہوا ہو. **نفس شدید کا بیان** نفس شدید وہ ہو کہ باوجود عظیم ہونے کے ایسا معلوم ہو کہ قوت حیوانی بہ تکلف زیادہ تحریک پر متوجہ ہو ادخال نسیم مین بھی اور اخراج نسیم مین نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہو لہذا ہمراہ عظم کے قوت بھی ہوگی **نفس شاہق** یہ ایک قسم کا نفس عظیم ہو جسمین تحریک عالی عضل صدر کی حاجت ہوتی ہو اور فقط انہین اعضا کی تحریک پر اقتصار ہوتا ہو جو عضل صدر سے اوپر کیطرف ہین اور حجاب کی تحریک کی حاجت نہین ہوتی اور نہ عضل صدر سے نیچے کے اعضا کی تحریک کی ضرورت ہوتی ہو. اور اکثر نفس شاہق حمیات وبائیہ مین پیدا ہوتا ہو **نفس صغیر** کے اسباب بہ سبیل مقابلہ ور ضد کے اسباب نفس عظیم سے شناخت کرنے چاہیین یعنے جتنے اسباب نفس عظیم کے اوپر مذکور ہو چکے انکے اضداد وہی اسباب نفس صغیر کے اسباب ہین

کبھی نفس صغیر بسبب وجع اور درد کے بھی پیدا ہوتا ہے جسوقت درد سانس مین وا عضائے تنفس اور حرکات اعضاے مذکورہ مین حائل ہو کبھی نفس بوجہ سستی اور تنگی کے بھی صغیر ہوجاتا ہے اگر اسکے ہمراہ تفاوت بھی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ طبیعت پر موت واقع ہوگی اور اگر اسکے ہمراہ تواتر ہو معلوم ہوگا کہ اعضائے نفس خواہ جو اعضائے متصل انکے ہین انمین درد ہے جیسے درد معدہ اور قروح اور اورام معدہ **علامات** اسباب نفس صغیر کے جو ضد و مقابل نفس عظیم کے ہین مقابلۃً اسباب مذکورہ نفس عظیم سے معلوم ہوسکتے ہین جو نفس صغیر کسی درد کی وجہ ہوا و ضیق نفس نہو اسپر موجودگی اسی درد کی دلیل ہوگی اور یہ بھی ہے کہ اگر صاحب درد ایذاے درد پر صبر کرے اور تحمل ایذا اس سے ہوسکے ممکن ہے کہ پھر اسکا نفس عظیم ہوجاے اور باینہمہ درد والے سے اثناے تنفس مین کبھی نفس عظیم ہوتا ہے کہ اسکی طرف حاجت ہوتی ہے اور درد کی برداشت کیطرف بھی حاجت ہوتی ہے لیکن اگر اثناے حاجت مین درد سے کسی سبب سے غفلت ہوجاے اسوقت نفس عظیم نہ پیدا ہوگا۔ اور جو نفس صغیر بوجہ ضیق کے ہے وہ ان جملہ امور اور اسباب مین نفس عظیم وجعی کے برخلاف ہے **نفس طویل** وہ ہے جسمین زمانہ تحریک ہوا کا استنشاق اور رد دونون مین طولانی ہوتا ہے اور فائدہ طول مدت سے یہ ہے کہ اتنی دیر مین قوت حیوانی ہواے کثیر مین بخوبی تصرف کرے بیشتر نفس عظیم سریع سے کوئی درد خواہ ضیق مانع ہوتا ہے پس نفس طویل اسوقت قائم مقام اسکے کیا جاتا ہے تاکہ مقدار محتاج الیہ ہواے کثیر کا استیفا کرلے اور جس غرض سے نفس عظیم سریع پیدا ہوتا وہ غرض اسی سے پوری ہوجاے **نفس قصیر** نفس طویل کے مخالف ہے اور اگر اسکے ہمراہ تواتر بھی ہو سبب اسکا درد آلہ تنفس کا خواہ عضلاے متصلا عضلاتے تنفس کا ہوتا ہے اور اگر اسکے ہمراہ تفاوت ہو موت پر طبیعت غریزی کی دلیل ہوگا **نفس سریع** وہ ہے جسمین حرکت کا زمانہ کوتاہ ہو اور باوجودیکہ زمانہ کی حاجت برآری اچھی طرح ہوتی ہو قصیر اور صغیر مین یہ بات نہین ہے سبب نفس سریع کا شدت حاجت کی ہے ایسی کہ نفس عظیم سے بھی رفع حاجت نہین ہوسکتی یا اسوجہ سے کہ حاجت نفس عظیم سے زیادہ نفس کا بڑھنا چاہتی ہے۔ اور یا یہ وجہ ہے کہ نفس عظیم پیدا ہونے کا کوئی مانع پیدا ہوا ہے جیسا کہ بیان نبض سریع کے گذر چکا اور یہ مانع اور حائل یا آلہ تنفس مین پیدا ہوتا ہے یا قوت مین ضعف وغیرہ کیوجہ سے یہ مانع پیدا ہوتا ہے کبھی سرعت دونون حرکت انبساطی اور انقباضی مین سے فقط ایک ہی مین زیادہ ہوتی ہے اور دوسری مین نہین ہوتی ہے اسی سبب سے جسکا بیان نفس عظیم مین ہوچکا **نفس بطی** ضد ہے نفس سریع کا اور ضد اسباب سریع سے پیدا ہوتا ہے کبھی درد کے سبب سے بھی نفس بطی پیدا ہوتا ہے جسوقت عضو تنفس محتاج اس امر کا ہو کہ بہ نرمی و استراحت متحرک ہو **نفس متواتر** وہ ہے کہ اسمین اور جو نفس اس سے پیشتر تھا بہت کم زمانہ ہو منجملہ اسباب تواتر نفس کے حاجت کا شدید ہونا اسقدر کہ عظیم اور سریع کے پیدا ہونے سے بھی پوری حاجت برآری نہوسکے اسلیے کہ وہ حاجت یا تو اس سے زیادہ ہے کہ اگر نفس اسکا سریع ہوجاے تو کامیابی حاصل ہو یا اس سبب سے کہ نفس عظیم اور سریع ہونے سے کوئی مانع اور حائل از قسم درد اور ورم اور ضیق بوجہ مواد کثیرہ کے پیدا ہوا ہے۔ یا انضغاط اور انصباب قیح کا فضلاے صدر پر پڑنے سے وہ مانع پیدا ہوا خواہ کوئی اور شے دوسری اسباب ضیق سے پیدا ہوئی۔ اس امر کا فرق آیندہ معلوم ہوگا کہ تواتر بسبب حاجت کے پیدا ہوا ہے یا بسبب درد وغیرہ کے جو باب نفس عظیم مین مذکور ہوا نفس متواتر برطبق شہادت بقراط تابع ہوتا ہے تخفیف ریہ کے اور ماندگی اعضاے تنفس اور ان اعضا کی ماندگی کے جو متصل ریہ کے واقع ہین **نفس بارد** فناے قوت غریزی اور فرو ہوجانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہے اور یہ بھی دلالت اسکی ہے کہ قلب کا مزاج حار مستحیل بارد کیطرف ہوگیا اور یہ ام بدترین علامات امراض حادہ مین ہے خصوصاً اگر ہمراہ نفس بارد کے کسی قسم کی تری بھی ہو اسوقت فنا اور تحلیل حرارت غریزی پر اسکے دلالت تمام ہوجاتی ہے **نفس منتن** جسکے ہمراہ بوے بد آتی ہو یہ نفس اقسام بخر مین داخل ہے اور بخر کے جملہ اقسام اور اسمین یون تفرقہ کیا جاتا ہے کہ بخر کی بیماری مین کبھی بد بو غیر حالت تنفس مین بھی آتی ہے اور نفس منتن کی بوے بد فقط حالت نفس مین آتی ہے اور اس نفس کی دلالت وجود اخلاط متعفنہ پر ہوتی ہے جو اعضاے تنفس مثلاً قصبہ خواہ ریہ مین ہون جسوقت کہ ان اعضا مین کوئی خلط متعفن ہوجاے یا مادہ پڑجاے **انتقالات نفس کا بیان** جو انتقالات اور تبدلات نفس عظیم اور سریع اور نفس متواتر اور انکے اضداد مین ہوتے ہین اسکا بیان یہ ہے اور یہ معلوم ہوچکا کہ حاجت جسوقت زیادہ ہوتی ہے اور کوئی حائل اور مانع بھی نہو نفس عظیم ہوجاتا ہے پھر اگر اس سے زیادہ حاجت ہو سرعت بھی بڑھ جاتی ہے اور اس سے زیادہ حاجت مین تواتر بھی پیدا ہوتا ہے پھر جب

حاجت کمی کیطرف رجوع کرے یعنے صحت پیدا ہو پہلے تو اتر مین کمی ہوگی اسکے بعد سرعت مین اسکے بعد عظم نفس گھٹے گا اوراسیطرح جسقدر حائل اور مانع مین کمی ہوگی اسیقدر بشرط احتیاج گھٹنا بڑھنا اوصاف ثلثہ کا نفس مین پیدا ہوگا جب طبیعت کو مقصود رجوع کرنا بطرف اوصاف ثلثہ کے اصالۃً خواہ کمی موانع وغیرہ سے ہوتا ہے پہلے تفاوت کثیر نفس مین پایا جاتا ہے اسکے بعد بطوء نفس اسکے بعد نفس صغیر پیدا ہوتا ہے اس بیان سے واضح ہوا کہ نفس صغیر کے وقت چونکہ طبیعت مائل بطرف صحت کے ہوتی ہے خروج طبیعت کا حالت اصلی اور طبعی سے بہ نسبت زمانہ بطی ہونے نفس کے زیادہ ہوگا اور نفس متفاوت کے زمانہ مین حالت طبعی پر قیام طبیعت کا بہ نسبت زمانہ نفس صغیر اور بطی کے کم ہوگا۔ اسیطرح خروج طبیعت کا اعتدال سے اور پھر رجوع اسکا اعتدال اور صحت کیطرف انبساط اور انقباض نفس سے بسبب کمی بیشی حاجت جذب نسیم اور دفع بخار دخانی کے بھی تصور کرنا چاہیے جبوقت سبب انبساط کا زیادہ مستدعی بیشی انبساط کا ہوگا جو زمانہ کہ قبل زمانہ انبساط کے ہے وہ کم ہوگا۔ اور اگر سبب انقباض کا ایسا ہوگا زمانہ اس سکون کا جو قبل انقباض کے تھا کوتاہ ہوگا۔ تتابع اور مبہم نفس کا ہونا کسی ورم گرم کا یا ضیق مجاری جو سدہ سے ہوا سکا تابع ہوتا ہے **نفس منخری** یعنے جو نفس کہ پرہائے بینی کو ہلا دیتا ہے اس سے دلالت سستی پر قوت کے ہوتی ہے یا اینکہ ضیق شدید ذبحہ وغیرہ کے ہو خواہ مدہ فراہم ہو رہا ہو یا مدہ کا انصباب یا کسی اور خلط کا وجود ہو تب نفس منخری پیدا ہوگا **بیان عام سوء تنفس کا** سوء تنفس یعنے مجری طبعی سے نفس کا خارج ہونا عموماً انھین احوال مین ہوتا ہے جو احوال کہ حالت طبعی سے خارج ہون اور یہ احوال نفس کے تابع اعراض صحت کے نہین ہوتے بلکہ اُن اعراض مرض کے ہوتے ہین جو موجب سوء نفس کے ہین وہ اعراض جیسے عسر نفس اور تضاعف نفس اور ضیق نفس اور انقطاع نفس اور انتصاب نفس کبھی انواع سوء مزاج اور امتلاء مادہ اور سدے سے اور قرب اُن ضواغط سے جن سے ضیق پیدا ہوتی ہے اور ان اورام اور اوجاع سے جو مانع حرکت سے ہون اور قروح جو حجاب اور نواحی صدر مین ہون اور سقوط قوت سے جو امراض تا لمہ اور لاغری آور سے ہوئی ہو اور حمیات حادہ وبائیہ اور سموم مشروبہ ان سب امور مذکورہ سے سوء تنفس عارض ہوتا ہے ہر ایک سوء تنفس مادی اسیطرح عسر نفس مادی زیادہ ہوتا ہے بروقت چت لیٹنے کے اور اوسط درجہ کا ہوتا ہے کروٹ لیٹنے سے اور سبک اور خفیف ہوتا ہے انتصاب اور سیدھے کھڑے ہونے سے۔ جو خوانیق داخلی ہین انمین چت لیٹنا بالکل دشوار ہوتا ہے **ضیق النفس** اُسے یہ ہے کہ جس ہوا مین نفس نے تصرف در آمد برآمد کا کیا ہے اس ہوا کو اپنی حرکت مین تنگ منفذ کے سوا کشادہ راہ نہ ملے ایسا اور اسقدر تنگ منفذ ہو کہ تھوڑی تھوڑی ہوا فقط اسمین سما سکے۔ اسباب ضیق نفس کے یا اورام ہین جو منافذ نفس مین پیدا ہون اور منافذ مذکورہ یہی حنجرہ اور قصبہ ریہ اور شعبہ ہائے قصبہ اور خلل اور باریک سوراخ ریہ کے خلخلہ مین اور جرم ریہ مین ہین۔ اور جو ورم ان اورام مین سے زیادہ صلب اور سخت ہوگا وہی ضیق نفس زیادہ پیدا کریگا (۲) اخلاط کثیرہ عام اس سے کہ وہ اخلاط غلیظ ہون یا لزج یا مائی جو ریہ مین فراہم ہون (۳) کسی قسم کا انطباق جو انھین منافذ کو عارض ہو کسی ایسے ضاغط اور تنگی پیدا کرنے والے کے سبب سے جو ورم حار جگر یا معدہ یا طحال سے جو قریب اور مجاور ان منافذ کے ہے (۴) یا اخلاط ایسے ہون جو فضا اور خالی جگہ مین اوجھ وغیرہ کے بھر جائین جسطرح وہ نفخ جو معدہ کے جوف زیرین مین بھر کر مانع انبساط ہوتا ہے (۵) تکاثف اور سمٹنا جو کسی خشکی اور تشنج بردوت کی وجہ سے عارض ہوا اور یہ برد ریہ اور حجاب کو پہونچا ہو (۶) یا کوئی سبب عصب حجابی مین پیدا ہو کر ضیق نفس پیدا کرے اور ایسی حالت کو عسر نفس کہنا اولی ہے (۷) یا انجرہ دخانیہ ضیق اور تنگی مداخل نفس کے تنگ مقامات مین پیدا کرین (۸) یا اصل خلقت مین سینہ کے تنگی ہوا سوجہ سے جو عضا انبساط نفس سے تعلق رکھتے ہین انھین گنجائش پھیلنے اور حرکت کرنے کی نہ ملے (۹) کبھی ضیق نفس بسبب بحران کے ہوتا ہے اور بحران کی علامت ضیق نفس اسوقت ہے جب مواد مرض کے اوپر کیطرف رجوع کرین (۱۰) کبھی عسر نفس اور ضیق نفس بسبب سیلان مواد کے پیدا ہوتا ہے جو اورام باطنہ سے منتقل ہو کر نواحی سر تک پہونچتے ہین اور ایسا ضیق نفس منذر اورام پس گوش کا ہے اگر اور علامات سلامت مرض کے ہون خواہ دماغ کے ورم پر دلیل ہوگا اگر علامات صعوبت اور دشواری کے ہون **علامات** اورام خناقیہ کے اوپر مذکور ہو چکے۔ علامت اس ورم کی جو خاص ریہ مین ہو درد کے ہمراہ گرانی ہوتی ہے اور جو ورم عضلات اور حجاب بین صدر کے ہوتا ہے اسکی علامت درد مین چبھن ہوتی ہے اور باطن کیطرف مائل ہونا اور یہ دلالت قوی

اور استواء تر ہو اور درد ظاہر کیطرف ہونا علامت ضعیف تر ہو یا درد غضروف اے ریہ مین اسکی علامت وہ درد ہو جسمین تھوڑی سی کھجلی اور اندک ایذا ہو اور بیشتر یہ درد کھانسی تک نوبت پہونچاتا ہو۔ اور اگر یہ اورام حارہ ہون اسوقت تپ ہوگی۔ علامات اورام خناقی کے مشہور ہین اور چت لیٹنے کے انمین شدت ہوتی ہو۔ علامت اُن اخلاط کی جو قصبہ ریہ مین ہون نفث اور شوق طبیعت کا کھانسی کیطرف اور کھانسی سے نفع کا پیدا ہونا اور جو شئے قصبہ مین پھنسی ہوئی ہو قلیل کھانسی خواہ اندک خرخرہ سے اسکا اخراج پا جانا۔ اور اگر یہ اخلاط ریہ مین ہون تب بھی ایسی ہی کیفیت ہوگی مگر کھانسی مکان غائر سے یعنے دور سے اُٹھتی ہوئی معلوم ہوگی اور خرخرہ اتنا ہی ہوگا جتنا بلغم وغیرہ برآمد ہوتا ہو۔ اور مقام نفث سے جدا ہوتا ہو اور اگر وہ اخلاط فضاے مذکور مین ہون ایک قسم کا ثقل ایک جانب سے ریزان ہوگا بروقت تغیر وضع کے لیٹنے مین پھر اسکے بعد نفث کا ظہور ہوگا اور اس حالت مین ضیق نفس کے ہمراہ سعال اور کھانسی نہوگی اتنی کہ معتد بہ ہو **نفس مختلف** نفس مین اختلاف انہین اسباب سے ہوتا ہو جن اسباب سے تنفس مین اختلاف پیدا ہوتا ہو مثلاً ضعف اور عصیان آلہ وغیرہ اور یہ اختلاف نفس کا منتظم بھی ہوتا ہو اور غیر منتظم بھی ہوتا ہے

نفس متضاعف اقسام نفس مختلف سے ہو اور یہ وہ نفس ہو جسکا انبساط دو حرکت سے تمام ہوتا ہو کہ ان دونون کے بیچ مین ایک تقسم ہوتا ہے جیسے سانس لڑکے کی روتے وقت کہ اسکے نفس مین تجم یعنے انقطاع انبساطی بروقت انبساط کے ہوتا ہو اور تغیر یعنے انقطاع انقباضی بروقت انقباض کے ہوتا ہو سبب نفس متضاعف کا یا حرارت کثیرہ ہو اسقدر کہ مقدار پر ہواے مستنشق کے اسکو ہرگز قناعت نہین ہو بلکہ ابتدا ہی سے زیادتی ہوا کی خواہشگار ہو یا ضعف آلات نفس جو معلوم ہو چکے کہ استراحت اور آرام نفس کیطرف محتاج کرتا ہو یا سوء مزاج ایسا کہ بوجہ برودت کے قوت کو ساقط کرتا ہو خواہ خشکی اور صلابت آلہ تنفس مین پیدا کرتا ہو اور یہ سبب اکثر واقع ہوتا ہو یا درد آلات مذکورہ مین خواہ اعضاے قریبہ مین آلات تنفس کے خواہ ورم بعض مقامات کا اور مجاورات کا ورم مثل حجاب اور جگر اور طحال کے مگر جگر کو بہ نسبت طحال کے مشارکت شدید ہو یا کوئی مرض آلی جو بار ہا مذکور ہو جسکا سبب تضاعف نفس کا ہوتا ہو اور بیشتر مرض تشنج جو اسوقت موجود ہو خواہ آیندہ ہونیوالا ہو نفس متضاعف امراض حادہ اور حمیات حارہ مین علامت ردی ہو اور اگر سبب برودت کے یہ نفس پیدا ہو تپ اسکو زائل کردیتی ہو **نفس متنصف** وہ اسوجہ سے ہوتا ہو کہ آفت نصف حصہ ریہ کے ہو اور نصف صحیح اور سالم ہو اسوقت نفس بھی آدھا سالم ہوتا ہو **نفس عسر** وہ اسوجہ سے ہوتا ہو کہ تصرف آلات نفس کا کسی ہوا مین شاق اور دشوار ہو عام اس سے کہ ضیق ہو یا نہو سبب اسمین آفات اعضاے نفس کے ہین جیسے اور اقسام بھی مذکور ہوے بیشتر ایک سبب اور شرارہ ناری کی وجہ سے جو قلب پر غالب ہوتا ہے نفس عسر پیدا ہوتا ہو اور برودت ایسی جو قوت کو مردہ کردے وہ بھی سبب اسکی ہوتی ہو یا مردہ نہ کرے مگر اور طرح سے ماؤف اور آفت رسیدہ کردے جسطرح بروقت شرب طلاے کے جو ایک قسم کی شراب ہو خواہ اور کسی سرد شئے کے استعمال سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہو اور کبھی کسی سدہ کیوجہ سے اور اکثر کسی خلط سے یہ نفس پیدا ہوتا ہو کبھی کسی سوء مزاج سے جو حجاب کو عارض ہو مثلاً برودت ہوا کی خواہ برودت کسی ضماد کی جو حجاب پر رکھا گیا ہو خواہ کوئی سبب نفس حجاب ہی کا باعث برودت کا ہو یا معدہ اور جگر کے سبب پر اسی کے قریب ضماد مبرد بھی لگا یا جاے اور برودت پیدا ہونے سے انبساط نفس کی جودت جاتی رہی اور نفس مذکور پیدا ہوا کبھی کسی سدہ کے سبب نفس مذکور پیدا ہوتا ہو کہ ریح مستنشق سدہ کے قریب محتبس ہو جاتی ہو اور اسکی انفتاح اور کشودگی مین جہد بلیغ کی حاجت ہوتی ہو اور یہ کیفیت ضیق نفس کے مخالف ہو کبھی دواے مسہل سے جب اسہال پیدا نہو یا حقنہ حادہ دیا جاے اور اجابت نہو اور اسیطرح اگر ذات الجنب کی فصد مقدار مطلوب کو نہ پہونچے یعنے پوری نہو تب بھی عسر نفس پیدا ہوتا ہو۔ ان سب اسباب کے علاوہ اور اسباب کو اس مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے جہان ہم نے ضیق نفس کے بیان کا اخیر مقام لکھا ہو **انتصاب نفس** یہ وہ نفس ہو کہ بدون سیدھے ہو کر بیٹھنے خواہ کھڑے ہونیکے پیدا نہین ہوتا اور سیدھے ہونیکے علاوہ گردن دراز کرنا اور اسقدر گردن کو اٹھانا کہ اوپر تک پہونچ جاے اسوجہ سے مجری نفس کا کشادہ ہو جاتا ہو اور ایسا مریض گردن جھکانے پر قادر نہین ہوتا اسلیے کہ نفس مین اسکے تنگی اور ضیق پیدا ہوتی ہو جس طرح ضیق نفس اسوقت پیدا ہوتی ہو جسکی گردن پیچھے کیطرف کھنچ جاے اسیطرح یہ شخص سینہ کو اور پشت کو بجانب خلف جھکا نہین سکتا اور جسوقت یہ آتی

اور سدھا ہن زائل ہوجائے خصوصاً اگر چت لیٹے اسوقت اسکو یہ بات پیدا ہوگی کہ اجزا وریہ کے آپس مین چپان و منطبق ہوجائینگے پس مجاری نفس کے بند ہوجاتے ہین اسلیے کہ وہ مجاری درحہل ایسے شخص کے جسم مین مسدود ہوتے ہین اور اگر کشادگی انمین ہو بھی اسکو میلان بعض اجزاء وریہ کا بعض پر حائل کر دیتا ہے کبھی یہ انسداد حمیات وغیرہ مین بسبب ان ابخرات کے عارض ہوتا ہے جو انھین مقامات مین بھرے ہوے ہین اور رطوبات جو تحلل ہو کر وہان آگئے ہین اور کبھی بدون تپ کے درحہل ایسے اخلاط بھر جاتے ہین اور مجاری کو بند کر دیتے ہین یا اورام موجب انسداد مجاری کے ہوتے ہین یا سبب عسر نفس کا یہ ہے کہ عضلات مستر خی اور ڈھیلے ہوگئے ہین پس جب بجانب سفل اتر یہ سکین گے سینہ اور پشت کیطرف نزول کرینگے او ضغطہ پیدا ہوگا

طبائع مختلفہ کے نفس کا بیان عام کیفیات اربعہ اور احوال کے ذریعہ سے اختلاف نفس کا بیان سن اور عمر کی راہ سے صبیان کی یہ کیفیت ہے کہ وہ فضول دخانی کے اخراج کے زیادہ محتاج ہین اسلیے کہ ہضم کی قوت انمین زیادہ ہے اور ہمیشہ رہتی ہے اور تطفیۂ حرارت کی حاجت بھی انمین کم نہین ہے اور قوت انکی زیادہ نہین ہے اسلیے کہ ابھی وہ اپنے ابدان اور قوی کی حد کمال تک نہین پہونچی لہذا واجب ہے کہ انکی سانس مین سرعت اور تواتر دونون بشدت پائے جائین اور اسیقدر نفس عظیم بھی ہو جسکی زیادتی سرعت اور تواتر کے برابر نہو جوان آدمی کا نفس عظیم ہوتا ہے مگر سرعت اور تواتر مین کم اسلیے کہ حاجت برابری نفس عظیم سے ہوجاتی ہے کہول لیعنے وہ لوگ جنکا سن پینتیس برس سے ساٹھ برس تک ہے انکا نفس عظیم اور تواتر اور سرعت مین کم ہوتا ہے مگر نہ اتنا کم جسقدر کہ مشائخ کے نفس مین کمی ہے مشائخ کا نفس صغیر تر اور زیادہ بطی اور بشدت متفاوت انھین وجوہ سے جو ظاہر مین ہوتا ہے

نفس ممتلی غذا سے خواہ حمل سے یا آب استسقا سے خواہ اور چیزون سے نفس کا پر ہونا نفس صغیر پیدا کرتا ہے اسلیے کہ حجاب حاجز ان چیزونکے پری کے سبب سے مضغوط اور تنگی مین ہوتا ہے کہ حرکت باسطہ اور کشادہ نہین کر سکتا اور جب نفس ان لوگون کا صغیر ہوا ضرور ہے کہ اگر قوت پوری ہو کہ متواتر اور سریع بھی ہوجائے اور اگر قوت مین کمی ہے فقط متواتر ہوگا

نفس مستحم جو شخص آب گرم سے استحمام کرے اور نہائے اسکا نفس بسبب حاجت اور نرمی آلۂ نفس کے عظیم ہوگا اور سریع متواتر بسبب حاجت کے ہوگا اور سرد پانی سے استحمام کرنیکی کیفیت بالعکس ہے کہ انکی سانس صغیر او بطی او متفاوت ہوگی

نفس نائم سونیوالے کا نفس اگر قوت قوی ہے عظیم اور متفات ہوگا اسی علت سے جو بیان حدنبض مین مذکور ہو چکی اور انقباض اسکا بہ نسبت انبساط کے اعظم اور اسرع ہوگا اسلیے کہ ہضم بروقت نوم کے زیادہ ہے

نفس وجع جس شخص کے اعضاء سینہ مین درد ہو اسکا نفس بموجب بیان بالا مائل بطرف صغیر او قصیر ہونے کے ہوگا اور کبھی متضاعف او کبھی نفس عسر اور کبھی بطی ہوگا بشرطیکہ التہاب حرارت قلب کا نہو اور متواتر نہو چنانچہ معلوم ہو چکا ہے اور صغیر ہونا او قصیر ہونا ان نفس کا بطوء سے زیادہ ہوگا اسلیے کہ ضرورت احتباس او قلت انبساط کی زیادہ ہے بہ نسبت ضرورت بطوء کے اور ایذا رسی انبساط کے بڑھ جانے مین زیادہ بہ نسبت سرعت کے بڑھ جانے کے ہے پھر اگر قلب مین ایسے شخص کے التہاب پیدا ہو اور سخونت آجائے سرعت کے بدون چارہ نہوگا اگرچہ ایذا پہونچے نفس اس شخص کا جسکی سانس مین تنگی کسی سبب سے کیون نہ پیدا ہوئی ہو اور اسیطرح صاحب ربو کا یہ دونون اکثر اوقات محتاج اس امر کے ہین کہ تلافی انبساط ضروری کی سرعت اور تواتر سے کرین لہذا انکا نفس صغیر ضیق متواتر ہوگا نفس صاحب ربو کی کیفیت اسی باب مین مشرح بیان کی گئی ہے

نفس صحاب مدہ اصحاب مدہ کبھی بہ تکلف بسط صدر پیدا کرتے ہین جسکے ساتھ حرارت اور نفخہ بھی ہوتا ہے پس ایسے وقت عظم نفس اور موجبات فوت لیعنے سرعت اور تواتر نہونگے اسلیے کہ مریض مذکور مین ضعف کی زیادتی ہے اور قوت اصحاب ذات الریہ او صحاب ربو مین باقی ہے

نفس صحاب ذبحہ اور اختناق کا انکے نفس مین انبساط عظیم ہوتا ہے جسکے ہمراہ تواتر اور سرعت بھی بسبب حاجت کے ہوتی ہے نہ مادہ اندر کیطرف غائر او سمایا ہوا ہوتا ہے اور نفخہ انکی سانس مین نہین ہوتا ہے

ربو لیعنے دمہ کا بیان دمہ ایک مرض پھیپھڑے کا ہے اس مرض کا بیمار مجبور ہو کر متواتر اور پے در پے سانس لیا کرتا ہے جسطرح کہ مخنوق لیعنے گلو گرفتہ اور مکدود لیعنے جسنے زیادہ مشقت کی ماندگی اٹھائی ہو کہ وہ بھی پے در پے سانس بناچاری لیتا ہے دمہ کا مرض اگر پیرانہ سالی مین عارض ہو اسکا زائل ہونا تدبیر معالجہ سے بعید معلوم ہوتا ہے اور نہ اسکے مادہ مین نضج پیدا ہوتا ہے مشائخ تو درکنار جوانون کو اگر یہ مرض ہوجائے بدشواری زائل ہوتا ہے اکثر اوقات چت لیٹنے کی حالتین

اس مرض کی زیادتی ہوتی ہو یہ مرض امراض متطاولہ مین سے ہو جو زمانہ دراز تک رہتا ہو اور باوجودیکہ زمانہ دراز تک رہتا ہے اسکے دورے اور نوائب بہت تیز اور باحدت ہوتے ہین جس طرح صرع اور تشنج کے دورے اسی قسم کے ہین (۱) کبھی اس خلط کی پیدائش ریہ کی برودت سے ہوتی ہو پس تھوڑا تھوڑا مرض شروع ہوتا ہو (۲) اور کبھی دمہ بسبب ایسے خلط کے پیدا ہوتا ہو جو ریہ مین نہین ہوتی اور نہ شرائین ریہ کے بلکہ وہ خلط معدہ مین ہوتی ہو اور سر سے اسکا انصباب بطرف معدہ کے ہوتا ہو (۳) خواہ جگر مین انصباب ان رطوبات کا ہوتا ہو (۴) یا اینکہ خود معدہ مین یہ رطوبات پیدا ہوتے ہین (۵) کبھی دمہ کی آفت نفس ریہ مین ہوتی ہو اور عضو متصل ریہ مین بسبب پر ہونے اخلاط غلیظہ کے شرائین اور شعبہ ہاے کوچک اور مواضع یعنے وہ چھوٹی چھوٹی رگین جو شرائین سے لگی ہوئی ہین اور بیشتر یہ آفت قصبہ ریہ مین اور کبھی خلخلہ ریہ مین اور جو مسامات خالی ریہ مین ہین انمین یہ آفت ہوتی ہو اور یہ رطوبات کبھی ان مقامات مین سر سے ریزش کرکے پہونچتے ہین خصوصاً بلاد جنوبی مین اور جب بکثرت ہواے جنوبی چلے اور سواے سر کے اور مقامات سے بھی مندفع ہوکر ان مقامات مین آتے ہین (۶) بُھر (یعنے دمہ کی وہ قسم جسکا مادہ شرائین مین ہو) جو برودت اعصاء اور سانس گھٹنے کے پیدا ہو بسبب مزاحمت کرنے معدے کے حجاب کی حرکت مین اور مزاحمت حجاب کی ریہ کی حرکت سے حادث ہوتا ہو (۷) اور کبھی جس وقت جگر پر برودت غالب ہو یا غلظ جگر مین پیدا ہو یہ کیفیت معین حدوث ربو پر ہوتی ہو یہ اخلاط مذکورۂ بالا کبھی اپنی کیفیت ردی سے موذی ہوتے ہین اور کبھی کمیت اور کثرت مقدار سے ایذا دیتے ہین (۸) کبھی دمعہ کی ایک قسم شاذ و نادر ریہ کی خشکی اور یبوست سے پیدا ہوتی ہو کہ بوجہ یبس کے ریہ کے اجزا سمٹ کر فراہم ہو جاتے ہین (۹) کبھی ربو ساذج بلا مادہ ریہ کے برودت ساذجہ سے بھی پیدا ہوتا ہو (۱۰) کبھی بسبب آفت مبادی اعضاے نفس جیسے عصب اور نخاع اور دماغ کے یا نوازل جو انھین مبادی سے بطرف اعضاے نفس کے ریزش کرتے ہین مرض دمہ کا پیدا ہوتا ہو (۱۱) کبھی بسبب مشارکت اعضاے مجاورہ اور قریبہ اعضاے نفس کے دمہ پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ انبساط نفس نہین ہونے پاتا ہو جیسے کہ معدہ ممتلی مزاحمت حجاب کی کرے اور انبساط کو روکے (۱۲) کبھی بسبب کثرت بخار دخانی کے جو ریہ مین مختقن ہون خواہ واپس ہوکر ریہ مین آئے جب بھی دمہ پیدا ہوتا ہو (۱۳) کبھی بسبب ریح کے جو اعضاے نفس مین مختقن ہوکر نفس کی آمد برآمد کو مزاحم ہو جب بھی دمہ پیدا ہوتا ہو (۱۴) کبھی بسبب صغیر اور کوتاہ ہونے سینہ کے دمہ پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ مقدار محتاج الیہ نفس کی سینہ مین وسعت نہین ہوتی اور یہ دمہ ایک خلقی مرض ہو اور نفس کی تنگی اس صورت مین براہ خلقت ایسی ہوتی ہو جسطرح کہ غذا کے اترنے مین تنگی بوجہ صغیر ہونے معدہ کے پیدا ہوتی ہو کبھی دمہ ایسا شدید ہوتا ہو کہ نفس کو انتصاب کی نوبت پہونچتی ہو اور اکثر دمہ کا انتقال ذات الریہ کیطرف ہوتا ہو **علامات** اگر سبب ربو کا وہ اخلاط اور رطوبات ہون جو خاص قصبۂ ریہ مین ہین اسوقت ضیق پہلے ہی سانس مین ہوگا کہ اسکے ہمراہ کھنکھار اور تجبر اور گھبراہٹ ہوگی اور ایک مادہ ٹھہرا ہوا اور بوجھ سا محسوس ہوگا اور کسیقدر جو بسہولت نکلے گا ایسا معلوم ہوگا کہ نزدیک سے آتا ہو اگر یہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہون دمہ دفعۃً حادث ہوگا ورنہ تھوڑا تھوڑا اور رفتہ رفتہ اگر یہ اخلاط عروق خشن مین ہون جو اقسام قصبہ ریہ کے ہین ہمیشہ اختلاف اور روش نبض کی خفقانی رہیگی اور اکثر ایسا استحکام اس خفقان مین ہوگا جو مہلک ہو پس بلا کر دیگا اور اکثر نبض بیماران ربو کی خفقانی ہوتی ہو اگر یہ خلط خارج فضاے قصبہ ریہ کے ہوگی کوئی خلط کیون نہو اسوقت سعال اور کھانسی نہوگی۔ اور اگر دمہ بمشارکت مبادی اعضاے نفس کے ہوگا وہی دلائل جو اوپر مذکور ہو چکے موجود ہونگے۔ اور اگر بمشارکت اعضاے مجاورہ اور قریبہ کا ہوگا تو دمہ کی زیادتی جب ہی ہوگی جب ان اعضاے مجاورہ کے مرض اور مادہ مین ہیجان پیدا ہو یا امتلا ان اعضا مین واقع ہو۔ اگر نزلہ کیوجہ سے ہوگا حالات نزلہ سے اس دمہ پر استدلال کیا جائیگا۔ اور اگر شگافتہ ہونے سے دمہ کے دفعۃً اور ریزش سے اسکی بطرف اعضاے نفس کے دمہ کا مرض پیدا ہوا ہوگا اس سے وجود ورم اور جملہ امور جو ورم کے شگافتہ ہونے سے حادث ہوتے ہین اس دمہ پر دلیل ہونگے۔ اگر بسبب یبس اور خشکی کے دمہ عارض ہوگا پیاس اور کھنکھار مین کچھ برآمد نہونا اسپر دلیل ہوگا اگرچہ تھوڑا سا کف وغیرہ ایسے دمہ مین بھی بعد استعمال اشیاء مرطبہ اور تناول مرطبات کے برآمد ہوتا ہو اور اگر بسبب ریح کے دمہ عارض ہوا ہوگا تو خفت اور سبکی اطراف صدر کی اور اختلاف ضیق نفس مین اشیاء

نافخہ کے تناول کرنے سے اور ان اشیاء کے تناول سے جو نفاخ نہیں ہیں اختلاف پیدا ہونا بھی دلیل اس قسم کے دمہ پر ہوگی اگر برد مزاج ریہ سے (جس طرح مشائخ کا حال ہے) دمہ عارض ہوگا اسکا عروض اندک اندک ابتدا میں ہو کر پھر مستحکم ہو جائیگا **علاج ربو و ضیق النفس** کا رطوبات کے جملہ اقسام سے جو اصناف دمہ کے عارض ہوں ان سب کا علاج عموماً یہی ہے کہ ریہ کے رطوبات کو نرمی اور اعتدال سے بسہولت فنا کر دیں۔ اگر یہ معلوم ہو کہ آفت مرض بسبب کثرت مقدار رطوبت کے ہے اسوقت استفراغ بدن کا بذریعہ مسہل کے ضرور کرنا چاہیے پس ادویہ جو اسوقت مستعمل ہوں انکا ملطف اور منضج ہونا ضرور ہے اور تسخین شدید ان ادویہ میں نہونی چاہیے کہ جس سے تجفیف مادہ کی پیدا ہو اور تغلیظ مادہ کی کر دیں اسی سبب سے اوائل اور متقدمین اطبا نے معجونہائے ربو میں افیون اور بھنگ کو اور نہ بیروج کو داخل کیا ہے ہاں اگر غرض مطلوب منع کرنا کسی رقیق نزلہ کا انصباب سے ہو اسوقت شرکت افیون وغیرہ کی جائز رکھی۔ اور افیون وغیرہ سے تو زیادہ تغلیظ پیدا ہوتی ہے بلکہ لعاب اسپغول کے استعمال سے بچانا چاہیے لیکن اگر مشیت خدا سے ایسا اتفاق ہو کہ مزاج مریض کا حار ہو اور دمہ یبوست سے پیدا ہوا ہو اسوقت اسپغول کا استعمال ناگزیر کرنا پڑیگا۔ اور چونکہ تجفیف اور تغلیظ مادہ سے ضرر عظیم ہے لہذا واجب ہے کہ طبیب پابند ہو ان اجزا کے استعمال کا جن سے ترطیب مادہ اور انضاج پیدا ہو اگر وہ مادہ غلیظ اور بالزوجت ہے اور پھر تقطیع اور تلطیف پر اقتصار نہ کرے اسلیے کہ بشتر درشتی کرنا تقطیع اور تلطیف میں اور عصیان مادہ یعنی قبول نہ کرنا اثر دوا کا اسیوجہ سے جراحت ریہ کی نوبت پہنچتی ہے اور چونکہ ادرار سے بھی ایک قسم کی تجفیف پیدا ہوتی ہے لہذا جملہ مدرات کثیفیت اور ادرار اس مرض میں مضر ہیں کہ اخراج مادہ رقیق کا انکے ذریعے سے ہوتا ہے پھر اگر ربو کے ہمراہ جگر میں تغلیظ محسوس ہو واجب ہے کہ ادویہ صدریہ مذکورہ بالا کے ہمراہ مثل غافث اور افسنتین کے شریک کریں خواہ اور ایسی ہی ادویہ جو دونوں امروں کو جامع ہوں یعنے تغلیظ مادہ ربو کو بھی دور کرے اور تغلیظ جگر کو بھی زائل کرے جیسے مجیٹھ اور زراوند اور اگر وہ مرض جسکا علاج کیا جاتا ہے صبی اور لڑکا شیر خوار ہو اسکی دوا جوب یا سفوف کی جیسی کہ ہو اپنی انکی مرضعہ کا دودھ بھی شریک کرنا چاہیے۔ لڑکوں کو ادویہ معتدلہ مثل رازیانہ تر و تازہ ہمراہ شیر مرضعہ کے فقط کافی ہوتے ہیں نضج مادۂ ربو پر شوربا مرغ پیر کا بھی معین ہوتا ہے منجملہ تدبیر نافع کے یہ ہے کہ سینہ اور پسلیوں کی مالش کیجائے کھرے رومالوں سے خصوصاً اگر ہمراہ دمہ کے نفس انتصاب بھی ہو اور یہ دلک یابس بھی ہو اور درجۂ اعتدال سے نہ بڑھے اور روغن کے بدون دلک ہونا چاہیے ہاں اگر خشک مالش سے اعیا اور ماندگی پیدا ہو اسوقت سوائے سینہ کے اور مقامات میں روغن کی مالش کرنی چاہیے اور واجب ہے کہ اگر استعمال روغن کا صدر پر ہو بعض اوقات قیسوم کا استعمال بھی ضرور ہے اور جب یہ دونوں اجزا داخل کریں اسوقت دلک شدید کرنا چاہیے۔ اگر مادہ ربو کا زیادہ ہو اسوقت تنقیہ مسہل سے کرنا لازم ہے اس مسہل میں مثل تخم انگن اور بسفائج اور قثاء الحمار اور شحم حنظل کے داخل کریں۔ منجملہ تدبیر نافع کے اس مرض میں بعد تنقیہ اور قے کرانے کے آواز لگانا اور رفتہ رفتہ اسے بلند کرنا ہے کہ آواز لگانے میں قوت زیادہ کرے اور دیر تک لگاتا رہے مترجم باصطلاح موسیقی دانایان ہند کے اسطرح آواز لگانے کو سرگم بھر لگتے ہیں کہ کھرج سے ابتدا کریں اور جتنے درجہ کے ارتفاع تک پہونچا دیں جو ارباب تجربہ کی رائے میں انیس درجہ سے زیادہ قوت بشری سے ممکن نہیں ہے اور اڑھائی سپتک پر تمام ہوتی ہے یعنے کھرج سے تیسرے پنچم سر تک پس مراد شیخ کی بھی یہی ہے کہ بعد تنقیہ آواز لگانے کی عادت کریں اور رفتہ رفتہ ارتفاع آواز اور سروں کے اونچا کرنے میں اور سُر کے طولانی کرنے میں اور زور اور قوت سے آواز لگانے پر زیادہ کرنے میں کوشش کریں کہ اس ریاضت سے بقیہ رطوبات سینہ اور شش کے باعتدال فنا پائیں گے اور ضیق جاتا رہیگا **متن** منجملہ تدابیر کے استعمال قے کا علے الاتصال ہے خصوصاً بعد کھلانے مولی کے خواہ پلانے چار درہم بورہ ارمنی اور پانچ اوقیہ شراب العسل کے اور یہ تدبیر اسوقت کرنی چاہیے جب مرض قوی ہو جائے اور صعوبت و دشواری پیدا ہو خربق سپید بھی زیادہ نافع ہے اور امراض صدر میں بخوف اسکا استعمال کرنا چاہیے۔ اور اصوب یہ ہے کہ خربق کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لیکر مولی کے اندر پیوستہ کر دیں اور ایک شبانہ روز اسی مولی میں ان ٹکڑوں کو رہنے دیں بعد ازاں مولی سے خربق کو نکالکر پھینکدیں اور اسی مولی کو تناول کریں **ایضاً** نمک اور رائی ہر واحد ایک درہم اور بورہ ارمنی نصف درہم نطرون ایک دانق پانچ استار ماء العسل میں جسمیں مقدار شہد کی ایک اوقیہ ہو استعمال کریں منجملہ تدابیر کے اس مرض میں طبیعت کا

ہمیشہ نرم رکھنا اور تلیین طبع کے واسطے بیخ کبر مملح کا استعمال قبل از طعام کافی ہے اور طریخ عتیق جو ایک قسم مچھلی کی ہے اور عتیق سے مراد کہن سالہ ہے اور شوربا مرغ پیر ہمراہ آب قرطم اور آب لبلاب اور آب چقندر کے کہ یہ بھی تلیین طبیعت بخوبی کریگا اگر ان چیزون سے طبیعت نرم نہو ماء الشعیر مین تھوڑی سی فربیون شریک کرکے خوب جوش دین تاکہ فربیون کی اصلاح ہو اور پھر اس ماء الشعیر کو تناول کرین افتیمون بھی اس مرض مین زیادہ نافع ہے پھر اگر افتیمون ڈالکر ماء العسل کو تیار کرین زیادہ نافع ہوگا اسیطرح ماء العسل مین ایک مثقال سکبینج داخل کرین اسیطرح جوشاندہ انجیر کلان اور فودنج اور سداب کا پانی مین پختہ کرکے ماء العسل تیار کرین۔ **ایضاً** طبیخ حلبہ ہمراہ انجیر کلان کے جسمین شہد بمقدار کثیر داخل کیا جاے اور غذا سے بہت پہلے استعمال کرین اور پھر بعد انحدار غذا کے دوبارہ استعمال کرین۔ اسیطرح طبیخ زبیب اور حلبہ کا آب۔ از ان مین منجملہ تدابیر کے اس مرض مین ریاضت ہے جو بتدریج سستی سے سرعت کیطرف آتی ہو تاکہ علاج بذریعۂ ریاضت کے اگر تدریجی نہو اختناق انکے نفس مین نہ پیدا کرے اسلیے کہ ریاضت شدید تحریک مادہ کی باعث کرتی ہے۔ غذا دینے کا وقت مناسب انکے لیے بعد اسی ریاضت کے ہے جو ہم نے بیان کی روٹی انکے واسطے اچھی طرح پختہ کی جاے کہ اسمین ذرا سی بھی خامی نرہے اور خمیر کے مصلح سے خوشبودار ہو تنقل انکا ان ملطفات سے ہو جنمین حب الرشاد اور زوفا و صعتر اور فودنج داخل ہو اور کسیقدر دسومت بھی انمین ہو طعام مین انکے چربیان ارنب اور ایل یعنے بارہ سنگھا کی اور آہو برہ کی خصوصاً ثعالب کی اور اس سے زیادہ ریہ ثعلب کا اسلیے کہ ثعلب کا ریہ خاص اس مرض کی دوا ہے اگر اسکو خشک کرکے اور پیسکر بوزن دو درہم پلایا جاے اسیطرح ساہی کا ریہ اور گوشت انکے اقسام ان بیمارونکے واسطے پس سمک صخری جو نہری ہو اور آجامی نہو یعنے اس پانی کی جو گڑھون نیستان کے سایہ مین فراہم ہوتا ہے اور گوشت عصافیر اور حجل اور دراج کا اور شوربا مرغ کا بھی انکو نافع ہے۔ شراب کے اقسام اور پینے مین جو شیرین ہو اور واسطے اعانت کے انمین ایسی اشیاء ملطفہ کا اضافہ کیا جاے جنمین قوت جلا اور تلیین اور تسخین کی بدرجۂ اعتدال ہو۔ واجب ہے کہ طعام کے بعد سونے اور خواب کرنے مین انکے فاصلہ رکھا جاے خصوصاً دنکے سونے مین کہ سونا بعد طعام کے قبل از ہضم کے اضر اشیاء ہے ایسے بیمارون کے واسطے ہان اگر کسی سبب سے سستی اور ماندگی اور حرارت انکو پہونچی ہو اسوقت سو جانے مین اگرچہ بعد طعام کے بھی ہو کیا مضائقہ ہے مگر قدرے قلیل سونا چاہیے اسیطرح مشروبات سے بھی بعد طعام کے احتیاط کرین اور دفعۃً زیادہ پانی سے بھی سیراب نہونے پائین بلکہ دفعہ دفعہ کرکے تھوڑا تھوڑا پانی پلایا جاے۔ منجملہ انھین امور کے جن سے پرہیز کرنا لازم ہے حمام کرنا خصوصاً طعام کے بعد کہ زیادہ مضر ہے۔ جو حبوب اور قسم غلہ کے نفاخ ہین انسے بھی اجتناب کرنا واجب ہے اور کل مشروبات سے پانی ہو خواہ شربت ہو طعام کے بعد اجتناب کرین۔ ادویہ مسہلہ قویہ جو انکے لیے مناسب ہین جیسے جاؤشیر اور شحم حنظل کہ ہر واحد سے نصف درہم ہمراہ ماء العسل کے اور جندبیدستر ہمراہ اشق کے حب غاریقون کا استعمال ہر مہینہ مین دو مرتبہ واجب ہے جب کہ مرض قوی ہو جاے حب غاریقون کا نسخہ یہ ہے غاریقون تین جزو بیخ سوسن ایک جزو داسیون ایک جزو تربد پانچ جزو ایارج فیقرا چار جزو شحم حنظل اور انزروت ہر واحد ایک درہم مرکی ایک درہم سکبینج مین گولیان باندھلین مقدار شربت دو درہم **ایضاً** شحم حنظل نصف مثقال انیسون سدس مثقال پانی مین گولی باندھین اور بعد استعمال حقنہ کے ان گولیون کو استعمال کرین اور حقنہ ایک روز پہلے کرنا چاہیے اور یہ حقنہ سادہ آب چقندر اور روغن کنجد اور بورق وغیرہ سے تیار کرنا چاہیے **ایضاً** شحم حنظل دو دانق تخم انگن ایک درہم افتیمون نصف درہم ماء العسل مین تیار کرین اور یہ مجموع شربت واحد ہے اسکو تناول کرکے تین گھنٹہ تک صبر کرکے پھر تین اوقیہ ماء العسل خواہ ایک اوقیہ پلایا جاے **ایضاً** شحم حنظل اور شیح بالسویہ بورق نصف جزو بیخ سوسن ایک جزو جاؤشیر ایک جزو گولیان تیار کرین مقدار شربت ڈیڑھ درہم سے دو درہم تک اور بعد استعمال اس دوا کے ایک گھنٹہ تک صبر کرین اور پھر بقدر نصف قوطولی کے ماء العسل تناول کرین۔ **ایضاً** خردل ایک مثقال نمک طعام نصف مثقال عصارۂ قثاء الحمار نصف مثقال آٹھ قرص ان سب اجزا کے تیار کرین اور ایک قرص ایک دن درمیان کرکے استعمال کرین بدرقہ ماء العسل کا ہے کہ اس سے طبیعت ملین ہوتی ہے اور بسہولت بلغم وغیرہ کا اخراج ہو جاتا ہے۔ اور ادویہ کے استعمال کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ بدل بدلکر مختلف ادویہ کا استعمال کرتے رہین اور ایک ہی دوا پر ہمیشہ خوگر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ خوگر ہونے سے دوا کی طبیعت عادی ہو جاتی ہے اور اثر پذیر نہین ہوتی

اور یہ بھی لحاظ کرنا چاہیے کہ بعض ادویۂ مخصوصہ اور ابدان خاصہ مین ایک مناسبت ہوتی ہو اور یہ مناسبت بدون تجربہ کے معلوم نہین ہوتی پھر تجربہ سے اگر کسی دوا کی مناسبت کسی بدن سے معلوم ہو جائے پھر اسوقت التزام اسی دوائے انفع کا لازم ہو۔ واجب ہو کہ جہت اور جانب ریزش مادہ کی بھی دریافت کیجائے پس اگر انصباب مادہ کا از جانب سر کے ہو سر کے علاج مین تدبیر ضروری اور مناسب کرنی چاہیے کہ نزلہ کی آمد بند ہو اور تنقیہ بھی سر کا ہو جائے اسی خلط سے جو سر مین ہو۔ بیشتر مخدرات بھی سر کے ادویہ مین داخل ہوتے ہین اور طین ارمنی منع نوازل مین عجیب النفع ہو مفردات ادویہ جیسے دوائے دیسقوریدوس اور جیسے زراوند مدحرج کہ ہر روز نصف درہم اسکا استعمال ہمراہ پانی کے کرین یا سکنجبین ہمراہ شراب کے اور ابہل اور جوز السرو۔ **ایضاً** فاشرشین ساڑھے چار دانق ہمراہ ماء الاصول کے **ایضاً** سرکہ مین تخم ہنگن چند مرتبہ بھگو کر اور دو درہم تخم حرف جسپر روغن بادام شیرین چند قطرہ ٹپکایا ہو بیخ مجیٹھ نصف یا ربع درہم ہمراہ سکنجبین عنصلی کے نافع زیادہ ہو اور عنصل مشوی خصوصاً ہمراہ شہد کے اور زراوند مدحرج **ایضاً** مطبوخ قنطوریون کا اور قنطوریون کی دونون صنف نافع ہین دونون حالتون مین کہ قنطوریون غلیظ بروقت حرکت کے اور زمانہ ابتدا مین اور قنطوریون دقیق بروقت سکون کے اور زمانہ آخر مرض مین اسکو شہد کے ہمراہ لعوق بنا کر استعمال کیا جاے اور فوتنجان اور شیح اور سوسن اور کمافیطوس اور جندبیدستر اور اذخر **ایضاً** علک الانباط تنہا خواہ ہمراہ قلیل مقدار عاقرقرحا کے اور بارزد اور جاؤشیر قوی الاثر اور نافع ہو مگر جو ضرر عظیم عصب کو اس سے پہونچتا ہے اس سے بچاؤ کی تدبیر بھی ضروری ہو۔ دواء الکبریت شدید النفع ہو **ایضاً** حرف اور سمسم مقشر تین درہم زوفائے خشک سات درہم مقدار شربت مشاہدہ حال مریض پر موقوف ہو **ایضاً** سوکھے ہوے پھیپھڑے ثعلب کے پانچ عدد فودنج کوہی چار درہم تخم کرفس شامی ہر واحد آٹھ درہم بزر البنج دو درہم اسی سے دوا سے مرکب تیار کرین۔ یا عصارہ بیخ عنصل کے ہموزن شہد خالص عمدہ لیکر کوئلے کی آنچ پر بستہ کرین اور استعمال کرین مقدار مین ایک بندقہ کے صبح اور شام دونون وقت اسکا استعمال کرنا چاہیے **ایضاً** جندہ اور شیح ارمنی اور کمافیطوس اور جندبیدستر اور کندر اور زوفا ہر واحد ایک مثقال یہ دو مقدار شربت ہو یا بورق چار جزو فلفل سپید دو جزو انجدان تین جزو اشق دو جزو سکبینج مین لت کر کے بقدر باقلات کے تناول کرین تنہا خواہ ہمراہ ماء العسل کے۔ یا جندبیدستر اور زراوند اور اشق ہر واحد ایک مثقال فلفل دس حبہ رب انگور ملا کر بقدر باقلات کے ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین **ایضاً** فراسیون اور قسط میعہ سائلہ اور حب صنوبر ہر واحد ایک مثقال جندہ اور جندبیدستر ہر واحد ایک مثقال فلفل سپید اور عصارہ قثاء الحمار ہر واحد نصف مثقال شہد مین جمع کرین اور مقدار شربت بوزن باقلاۃ ماء العسل سخن اور گرم شدہ کے ہمراہ **ایضاً** خردل اور بورق ہر واحد دو جزو فوتنج نہری عصارہ قثاء الحمار ہر واحد ایک جزو خل عنصل مین یکجا کرین اور بمقدار ایک مٹر کے آب شہد خام کے ہمراہ تناول کرین نہار منہ خواہ شیح اور افسنتین اور سداب کو شہد سے معجون کرین خواہ جوشاندہ ان ادویہ کا ہمراہ شہد کے خواہ سلاقہ ان اجزا کا شہد کے ساتھ اور ترکیب اول ہمراہ سکنجبین کے مستعمل ہو خواہ جوشاندہ فودنج کا ہمراہ دودھ کے اگر مزاج مریض مین حرارت ہو یہ بھی **جاننا ضرور** ہو کہ راسن اور آب راسن اس مرض مین شدید النفع ہو منجملہ ادویہ قویہ کے زرنیخ ہمراہ ریتیانج کے ہو کہ اسکی گولیان رب کے واسطے تیار کیجاتی ہین اور زرنیخ ہمراہ ماء العسل کے بھی مستعمل ہے اور کبریت ہمراہ بیضہ نیم برشت کے بھی مفید ہو۔ ادویہ جیدہ سے جو قریب باعتدال ہون یہ بھی دوا ہو کہ زیرہ سرکہ آب آہنچنہ کے ہمراہ استعمال کیا جاے اور یہ دوا انتصاب نفس کیواسطے زیادہ نافع ہو **ایضاً** لعاب خردل ابیض کے ہموزن شہد پکا کر لعوق تیار کرین اور جب اختناق کی شدت ہو اور ضیق نفس کی زیادتی ہو اسوقت بورق چار درہم اور دو درہم حرف کو چار اوقیہ ماء العسل مین ملا کر استعمال کرین کہ فوراً اسی وقت نفع کریگا اور یہ دوا عرق النسا کو بھی نافع ہو جو ادہان اور روغن ان مریضون کی ادویہ مین ٹپکاے جاتے ہین وہ جیسے روغن بادام شیرین اور روغن بادام تلخ اور روغن صنوبر مروخات اور مالش کرنے مین روغن سوسن اور دہن الغار کہ اس سے سینہ کی تمریخ کیجاتی ہو اسیطرح روغن شبت کی بھی مالش بخور اور دھونی مین ہرتال اور گندھک ہمراہ چربی گردہ گوسپند کے **ایضاً** مر اور قسط اور سلیخہ اور زعفران اور زراوند **ایضاً** میعہ سائلہ اور صبر سقوطری **ایضاً** زرنیخ اور زراوند کو پیسکر چربی مین گاے کی ملا کر گولیان بنائین اور ایک درہم کے وزن سے روزانہ دس روز تک دھونی لیا کرین دن رات مین تین مرتبہ۔ جو بو اور

ضیق النفس بسبب ابخرہ و دخانیہ کے پیدا ہوا ہو اور وہ ابخرے قلب پر مستولی ہوتے ہوں اور ان اخلاط سے ہوں جو شرائین میں جاگزین ہیں کبھی ایسے مرض میں فصد مفید ہوتی ہو مگر اولی یہ ہو کہ فصد بائین جانب کی کھولی جاے اور جو قسم اسکی بسبب ریح کے پیدا ہوا سکے معالجہ میں دو امر مقصود ہوتے ہیں ایک یہ کہ تحلیل ریاح کی باآسانی ہو جاے اور یہ امر ملطفات معلومہ سے حاصل ہوتا ہو دوسرے تفتیح سدون کی تاکہ جو ریاح بسبب پڑجانے سدون کے تحلیل سے عاصی ہیں انکے لیے منفذ اور راہ نکل جانے کی پیدا ہو منجملہ ان ادویہ کے جو ایسے وقت نافع ہوں تمریخ روغن ناردین کی ہو اور اسیطرح تمریخ روغن غار اور روغن سداب کی ضماد ہاے نافعہ سے شبت اور بابونہ اور مرزنجوش ان سب کو پختہ کرکے سینہ اور دونوں پہلوی کی تکمید کریں اور مشروبات میں سنجرنیا اور امروسیا اور انقردیا **ایضاً** سکبینج اور جاوشیران دونوں میں سے ہر ایک کی مقدار شربت ایک مثقال ہو جسکو چاہیں استعمال کریں جو ربو اور ضیق النفس بسبب نوازل کے پیدا ہوا ہو اسکے معالجہ میں منع نوازل کیطرف زیادہ مشغول ہونا چاہیے اور جو مقدار ریزش سے نزلہ کی سینہ وغیرہ میں فراہم ہو چکی ہو اسکے اخراج کی تدبیر بذریعہ نفث کے کرنی چاہیے جس قسم میں ضیق النفس کے مظنون یہ ہو کہ بسبب اعصاب کے پیدا ہوا ہو اور درحقیقت یہ ضیق النفس ایک قسم عسر نفس کی ہو اور سوء نفس کی۔ اور اقسام ضیق نفس میں یہ داخل نہیں ہو پس اسکا علاج ہم نے باب سوء نفس میں لکھدیا۔ اور جو ربو بسبب یبس اور خشکی کے ہو انمین دودھ کا استعمال نافع ہو جیسے شیر خچر کا خواہ بکری کا دودھ اور عصارات اور ادہان باردہ مرطبہ اور شراب رقیق میں پانی ملا ہوا اور مسخنات قوی کا ترک اسیطرح محللات اور مجففات سے پرہیز کرنا جیسے کہ اوپر معلوم ہو چکا ہو الغرض یہ سب امور نافع ہیں ایسے بیماروں کو طلاہاے مرطبہ اور مراہم اور مروخات جو بہر می استعمال ہوں بھی نافع ہیں۔ جو ضیق النفس بسبب حرارت کے پیدا ہوا ہو اور اسکے ہمراہ التہاب بھی موجود ہوتا ہو انکے علاج میں مراہم مبردہ اور قیروطی ہاے مبردہ کا استعمال مفید ہو۔ اور یہ قسم بھی قسم سوء نفس کی ہو ضیق النفس اسکو نہ کہنا چاہیے شراب بنفشہ مربی اور ماء الشعیر ایسے بیماروں کو نافع ہو جو ربو برودت سے پیدا ہوا ہو انمین مسخنات کا استعمال شربات اور طلاؤں میں چاہیے اور جوشاندہ حلبہ ہمراہ زیت کے انکو نافع ہو

علاج سوء نفس کا جملہ اقسام سوء نفس کا علاج اس طرح پر ہو کہ اگر سوء نفس کے ہمراہ حرارت قلب کی بھی معلوم ہوتی ہو ادویہ مشروبہ اور طلا کرنیکی ادویہ سب میں باردہ ادویہ کا استعمال واجب ہو اور اگر سبب سوء نفس کا کثرت ان بخارات کی ہو جو قلب میں یا وہ بخارات جو ریہ میں اور مقامات سے آکر بھرے ہوں اسوقت باسلیق کی فصد کھولنی چاہیے اور استفراغ بذریعہ ماء الجبن کے جو سکنجبین اور ایارج فیقرا سے بنایا گیا ہو اور دونوں ہاتھ اور پاؤں کا دلک کرنا چاہیے اور اگر بسبب رطوبت رقیقہ کے سوء تنفس پیدا ہوا ہو ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ قوام رطوبت کا معتدل ہو جاے بذریعہ تغلیظ کے اور اگر رطوبت معتدلہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اسوجہ سے کہ اگرچہ قوام میں اسکے اعتدال ہو مگر مقدار اور کمیت میں کثرت ہو لہذا انسداد مجاری تنفس کرتی ہو اسوقت ایسی دوا جو انمین جلا کا اثر کرے استعمال کرنی چاہیے مثل حب صنوبر اور جوز اور زبیب کے سوء تنفس کو آب بادروج بقدر ایک سکرجہ کے جسکو لمسی کہتے ہیں بہت نافع ہو یا سداب کا پانی اور اگر بسبب رطوبت غلیظہ کے یہ مرض پیدا ہوا اسوقت ادویہ منقیہ مذکورہ جنمیں جلا قوی ہو استعمال کرنی چاہییں جیسے عنصل اور زوفا وغیرہ اور باب ربو میں جن ادویہ کا ذکر ہو چکا ہو خواہ باب صدر میں مذکور ہو چکیں انکو یاد کرنا چاہیے اگر ابخرہ اور رطوبات مقامات دیگر سے آتے ہوں اسوقت علاج نزلہ اور تنقیہ سر کا واجب ہو لیکن اگر نزلہ ضعف جوہر دماغ سے ہو ایسا نزلہ لا علاج ہو اور فقط تدبیر تقویت دماغ کی البتہ ہو سکتی ہو اور جو نزلہ اور مقامات سے آتا ہو اسکا علاج یہ ہو کہ جذب مادہ کا دوسری طرف کردیا جاے بعد فصد اور استفراغ کے اور سینہ کی تقویت پر توجہ کرنی زیادہ ضروری ہو اور اسطوخودوس اور دواے سادہ اور مقوی ادویہ دیگر سے دونوں قسم کی تقویت اس میں نافع ہیں اگر سوء تنفس بسبب اعصاب کے حادث ہو تقویت اعصاب کی کرنی چاہیے اور روح اعصاب کی تقویت کردینا اور انتعاش روح کردینا لازم ہو روغنہاے خوشبو سے اگر سوء تنفس ورم مری خواہ ریہ کے سوء مزاج سے حادث ہوا ہو اسکا علاج باب مری کے امراض میں مذکور ہو چکا اگر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہو معدہ کا تنقیہ اور اسکی تقویت اسی طریقہ سے جو باب معدہ میں مذکور ہو گی کرنی چاہیے اور اگر بسبب برودت کے یہ مرض پیدا ہو سنجرنیا اور امروسیا اور انقردیا سے علاج کریں اگر بسبب یبوست اور خشکی کے عارض ہو فانیذ ہمراہ شیر تازہ کے تناول کرایا جاے نیز وہ ادویہ جو رافع یبوست کی اور امراض میں مذکور ہوئیں اور اگر ریاح کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو کماوات جو باب ربو میں مذکور ہو

انکا استعمال کرنا چاہیے یا اور کمادات یہ بھی جاننا ضرور ہی ہے کہ زعفران ادویۂ نافعہ سے ہے سوء تنفس کے واسطے اسلیے کہ تقویت آلات تنفس کی کرتی ہے اور سانس کی آمد برآمد باسانی کرتی ہے علاج عسر تنفس یہ بھی اسی قبیل سے ہے اگر رطوبت سبب عسر تنفس کا ہو اسوقت جالینوس اجازت دیتا ہے کہ دو لیے عنصل کو ماء العسل مین ملاکر ہر مہینہ مین دو مرتبہ استعمال کرین اور مقدار شربت کی ۲۷ قیراط ہے اور جس روز اس دوا کا استعمال ہو مریض کو چاہیے کہ نہ تکلم کرے اور نہ کسی قسم کی حرکت کرے روز استعمال سے دو دن پہلے اور بعد کھانے دوا کے سات گھنٹہ کا زمانہ گذرے کے روٹی ہمراہ شراب کے جو پانی ملی ہوئی کھلائی جاے اور شب کو زردی بیضہ ہمراہ لب جز کے۔ اور صبح کو دوسرے دن چوزہاے مرغ جو بہت چھوٹے چھوٹے ہوں انکا شوربا اور دوسرے روز کی شب کو بہلایا جاے پھر اگر اس تدبیر سے ازالہ مرض کا نہو معجون الہی کا استعمال کرین اور دواے اندروماخس کا خصوصاً اگر مرض کا زمانہ طولانی ہوجاے پھر اگر سبب احداث کا سرے ہو ہر ہفتہ مین صابون اور بورق سے سر دھونے کا التزام کرین اور انجھنکین زیادہ بیتے رہین اور رب توت سے غرغرہ کرین صبر اور مرکی ملاکر اور تمریخ کی ریاضت پشت پر کرنی چاہیے اور پانوکی پنڈلیون کی بندش اوپر سے شروع کرکے نیچے تک باندھتے ہوے چلے آئین اور ادویہ منقیہ صدر از قسم لعوق اور حبوب کے جو اوپر مذکور ہوچکین انکا استعمال کرین ایک حب کا نسخہ یہ شیح اور شاخہاے نرم سداب کی اور حشیش افسنتین سب ہموزن لیکر بقدر دانہ نخود کے گولیان بنائین اور ہر روز دو گولیان ہمراہ سکنجبین خصوصاً سکنجبین عنصلی کے تناول کرین **ایضاً** جند بیدستر اور شیح ہر واحد ایک جزو افسنتین اور کمون ہر واحد نصف جزو کو بقدر دانہ نخود کے گولیان تیار کرین۔ لعوق کرنب بھی انکے واسطے عمدہ دوا ہے **ایضاً** چونہ اس جونک کا جو نیچے گھڑے پانی کے ہوتی ہے اور وہ چونہ اس طرح بنایا جاے کہ جونک کو ایک کوزہ مین بند کرکے اسقدر سوختہ کرین کہ راکھ ہوکر سپید مثل چونہ کے ہوجاے اسکو ہمراہ شہد کے ہر روز ایک ملعقہ جو بوزن تین درہم کے ہوتا ہے تناول کرین اسوقت یہ طریقے علاج کیلیے نافع ہین کہ مرض عسر نفس کا عصبی ہو لیکن اگر حرارت سے ہو اسوقت یہ قرص نافع ہوگا گلسرخ چھ درہم بیخ سوسن چودہ درہم انبر باریس دو درہم لک ریوندچینی مصطگی خبازی عصارہ غافث عصارہ افسنتین سنبل انیسون رازیانہ ہر واحد تین درہم زعفران نصف درہم تخم خیار اور قثا اور بطیخ اور کدو ہر واحد ایکدرہم صمغ عربی کتیرا رب السوس ہر واحد ایکدرہم۔ واجب ہے کہ استفراغ اس طرح کیا جاے کہ اخلاط حارہ کا اخراج کردے۔ اگر بسبب ضعف عصب کے یہ مرض پیدا ہوا ہو خواہ کوئی اور آفت عصبی اسکا سبب ہو اسوقت واجب ہے کہ تقویت اُس عصب کی مثل دواء المسک شیرین خواہ تریاق فاروق وغیرہ سے کرین یا ادہان حارہ سے جیسے روغن نرجس اور سوسن اور رازقی یعنے زنبق سپید یا وہ ادہان جو مصالحہ ہاے گرم اور خوشبوہاے مصنوعی سے تیار ہوے ہون خواہ اطباب جان روغنہاے مذکورہ سے تیار کیجائین روغن زعفران اور خود زعفران بدرجۂ غایت نافع ہے اگر سبب مرض کا کوئی چوٹ ہو جو منابت مین انہین اعصاب کے پہونچی ہو اسکا علاج مناسب مقامات ورم کے کرنا چاہیے

مقالہ دوسرا صوت کا بیان

آواز کے فاعل اور پیدا کرنیوالے وہ عضل ہین جو حنجرہ کے نیچے واقع ہین اور جسقدر حنجرہ کشادہ ہوگا اسیقدر آواز پیدا ہوگی اور جسقدر ہواے مخرج یعنے نکالی ہوئی دفع ہوگی اور قرع لہاۃ واقع ہوگا اسی قدر آواز مین کمی بیشی ہوگی آلہ آواز کا اور جسم جو شبیہ لسان المزمار کی ہے اور یہ آلہ پہلا ہے دراصل اور باقی آلات بمنزلہ بواعث اور معینات کے ہین۔ باعث یعنے برانگیختہ کرنیوالا مادہ صوت کا یعنے اس ہوا کا جو سینے سے برآمد ہوتی ہے حجاب اور عضل صدر ہے اور مودی یعنے پہونچانیوالا مادہ صوت کا ریہ ہے اور مادہ صوت کا وہ ہوا ہے جو حنجرہ کے نزدیک آکر اسمین تموج اور حرکت پیدا ہوتی ہے جب آواز کی پیدائش کی یہ کیفیت ہے اب ضرور ہوا کہ جو آفت آواز مین پیدا ہوگی یا تو اسباب فاعلی مین آواز کے ہوگی یا سبب برانگیختہ کرنیوالی مادہ صوت کی یعنے حجاب اور عضل صدر کی ہوگی یہ آفت جو آواز مین پڑتی ہے یا تو بطلان آواز ہوجاے خواہ نقصان آواز کی بلندی اور پستی مین خواہ تغیر اسکی بجوحت یعنے گرفتگی مین یا بارکی مین خواہ گرانی اور ثقل اور خشونت اور ارتعاش یعنے آواز مین تھرانا وغیرہ بس یہی آفات اور امراض آواز کے ہین۔ ہر ایک قسم ان اسباب کی اپنا فعل اضرار کا یا تو سوء مزاج مفرد سے کرینگے خواہ سوء مزاج مادی خصوصاً کہ مادہ نزلہ سے جو حنجرہ کو عارض ہو یا بسبب عارض ہونے انحلال فرد کے مثلاً جراحت یا انقطاع

یا ورم یا درد خواہ ضربہ اور سقطہ کہ جو حنجرہ کو عارض ہوں۔ کبھی آفت خاص حنجرہ مین ہوتی ہو اور کبھی بشرکت مبداء قریب کے اعصاب وغیرہ سے جو اس عضل تک باریک اور نوکدار ہوکر پہونچتا ہو خواہ بشرکت مبادی معدہ کے ہوتی ہو مثل دماغ کے کبھی یہ آفت بسبب شرکت عضو قریب کے ہوتی ہو اعضائے غذا اور اعضائے نفس سے یا بشرکت ان اعضا کے جو دونون اعضائے مذکور کو محیط ہین جیسے فقرات کی گریان یا حنک سے ہوتی ہو اسلیے کہ تغیر حنک کا بطرف رطوبت خواہ یبوست اور خشونت کے کبھی آواز مین تغیر پیدا کردیتا ہو۔ اور از ین قبیل لہات اور لوزتین کا قطع ہوجانا کہ ایسا آدمی جب آواز لگاتا ہو ایک دغدغہ قوی کا احساس کرتا ہو جو خواہ مخواہ کھنکھارنے کیطرف بیتاب کردیتا ہو اور بیشتر ایسے آدمیونکی حلق ہر ایک چیخنے کے بعد بند ہوجاتی ہو یا تغیر صوت مین بسبب کسی شے ایذا دہندہ کے پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ تغیر آواز مین شدت سے حرارت اور برودت ریہ کی اور اسی کی رطوبت خواہ سیلان قیح سے جو ریہ کیطرف ہو اور ام سے پیدا ہوتا ہو یا سیلان نوازل جو ریہ کیطرف ہو اسیطرح یبوست سے ریہ کی تغیر آواز مین پیدا ہوتا ہو حرارت سے ریہ کی آواز کی مقدار عظیم ہوجاتی ہو اور برودت سے باریک اور چھوٹی پڑجاتی ہو اور خشونت آواز کی ریہ کی یبوست سے پیدا ہوتی ہو اور اسوقت آواز آدمی کی مشابہ آواز کراکی یعنے کلنگ کی ہوجاتی ہو اور رطوبت سے ریہ کی بحوحت یعنے گرفتگی پیدا ہوتی ہو اور ملاست سے ریہ کی آواز معتدل اور املس ہوتی ہو جسوقت ریہ رطوبت سے بھرجاے اور قصبہ ریہ بھی رطوبت وغیرہ سے پاک نہو اسوقت آدمی کو قدرت نہوگی کہ بلند آواز صفائی کے ساتھ لگاسکے اسلیے کہ بلندی اور صفائی آواز کی بقدر صاف ہونے ریہ اور حنجرہ کے ہوتی ہو اور پستی آواز کی اور نا صاف ہونا اسکی ضد مین ہوتا ہو کبھی آواز اپنی گرانی اور سبکی مین بقدر کشادگی اور تنگی قصبۂ ریہ کے مختلف ہوتی ہو جسوقت آفات مذکورہ اعضائے باعثہ صوت یعنے عضل مین اور اعضا و مود یہ مادہ صوت یعنے ریہ مین شدید ہون اور بالکل باطل ہوجائیگی اور یہ کچھ ضرور نہین ہو کہ کلام کرنا بھی باطل ہوجاے اسلیے کہ کلام کرنا کبھی نفس معتدل سے بھی پورا ہوجاتا ہو مثلاً کسی شخص کے عصب راجع مین (بروقت حاجت کھولنے عصب مذکورہ کے لوہے سے) برکند پہونچ گئی تھی تو نصف آواز اسکی جاتی رہی تھی اور ایک اور آدمی کے مرض خنازیر کے علاج مین ایک عصب دونون عصب راجعہ مین سے کٹ گیا تھا اسکی بھی نصف آواز منقطع ہوگئی تھی۔ اگر آفت عضلہ منکوسہ مین ہو آواز مین بحوحت زیادہ ہوگی اور اگر آفت عضلہ محرکہ باسطہ مین ہوگی آواز خناقی ہوگی بلکہ اکثر اسی آفت سے مرض خناق پیدا ہوگا پھر اگر آفت عضلہ محرکہ قابضہ مین ہوگی صوت نغمی ہوجائیگی اور جب اس عضلہ کا فعل باطل ہوجاے تو آواز بھی باطل ہوجائیگی۔ اگر اسی عضلہ مین استرخائے ناقص پیدا ہوگا اور حالت شبیہ رعشہ کی آواز مین کپکپی پیدا ہوگی اور اگر رطوبت اسقدر نہو کہ ارخا پیدا کرے بحوحت صوت پیدا ہوگی پس بحۃ الصوت جسوقت عارض ہو رطوبت سے عارض ہوگی اسی رطوبت سے ہوگی کہ اگر اسکی مقدار تھوڑی سی زیادہ ہوتی تو رعشہ اور تھرتھری آواز مین پیدا ہوتی اور اگر زیادہ کثرت سے ہوتی آواز کو بالکل باطل کردیتی۔ کبھی بحۃ الصوت بسبب تعب آلات صوت کے عارض ہوتا ہو کہ ان آلات مین اعیا یعنے ماندگی خواہ ورم یا کھچاؤ اور تناؤ عارض ہو۔ بدترین اقسام بحۃ الصوت کی وہ قسم ہو کہ بعد طعام کے پیدا ہو کبھی بسبب ایسی برودت کے جو خشونت پیدا کرے خواہ حرارت افراط سے ایسی دونون برودت اور حرارت جو سوء مزاج پیدا کردین اور اسیطرح سہر اور بیداری مفرط اور اغذیہ مخشن جنسے خشونت پیدا ہو انسے بھی بحۃ الصوت واقع ہوتا ہو کبھی زیادہ چیخنے اور چلانے سے اور کچھ آنے ایک تری کے بوجہ چلانے کے طبقہ غشیہ جو حلق اور حنجرہ مین ہو بھی بحۃ الصوت عارض ہوتا ہو۔ بحوحت صوت جو مشائخ کو عارض ہوتی ہو پھر اسکا ازالہ نہین ہوتا۔ اگر صیف شمالی یابس ہو اور خریف اسکے بعد جنوبی مطیر آے بحوحت صوت کی اسوقت کثرت ہوگی۔ دوالی جسوقت ظاہر ہون اور نمایان ہوجائین اکثر انھین اسباب سے ہونگے جن سے صلاح صوت ہوتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ نقبہ آدمی جو بناوٹ سے انکسار نہین کرتے بلکہ انکی حالت شبیہ بضعفا ہو اسکی خشوع اور فروتنی کے لائق ہین اسلیے کہ قوت انکی بہت کم ہوتی ہو اور تصرف سے ہولے کثیر مین بسبب ضعف کے عاجز ہوتے ہین وہ لوگ اپنے حنجرہ کو اسقدر تنگ کرتے ہین کہ بحۃ الصوت پیدا ہوتی ہو ضعیف القوی آدمی اگر کوشش بھی کرے کہ اسکا حنجرہ وسیع اور کشادہ ہوجاے اور اسکی آواز ثقیل اور گران برآمد ہو ہرگز اس امر پر وہ قادر نہین ہوسکتا **علاج انقطاع صوت** کا اگر انقطاع صوت کا

کسی سوء مزاج سے جو بعض عضل حنجرہ مین واقع ہو پیدا ہوا ہو خواہ کسی آفت سے یہی عضلہ کی ہو اسکا علاج اسی طرح کرنا لازم ہے جو باب عضلہ مین مذکور ہے اور معلوم ہو چکا ہے۔ اور جو شخص ابتدائے انقطاع صوت کا احساس کرے اسپر واجب ہے کہ جلدی اسکی تدبیر کرے قبل از آنکہ مرض مین زور آ نے پائے۔ چاہیے کہ زردی بیضہ کی بھنی ہوئی اور چکنائی سے چرب نیمگرم تناول کرے خواہ شیر تازہ دوشیدہ ان دونون سے بقدر ملیک ملعقہ یعنی چمچہ دم کے تناول کرے اور پانی سے تین روز تک اپنے کو بچائے اور حسو مین اس شئے کو اختیار کرے جو امرد انار بیدانہ شیرین کے پختہ ہو جاتا ہے کہ اسے خاکستر گرم مین پختہ کرے اور جب نرم ہو جائے اوپر کا سخت چھلکا او ڈھیر کے اندر کی رطوبت کو چمچہ وغیرہ سے خوب ہلائے اور تھوڑا ماء السکر ملاکر پی جائے۔ اگر انقطاع صوت رطوبت سے عضل قریب حنجرہ کے پیدا ہوا ہو یا حنجرہ مین ارخاء بدرجہ نہایت پہونچکر مورث انقطاع صوت ہوا ہو اور درد اس مقام پر نہو اور کدورت اور ثقل موجود ہو اسوقت لازم ہے کہ انجیر خشک اور فودنج لے کر دونکو پختہ کرے بعد از ان مینع عربی کو اسکے سلاقہ سے اسقدر ملائے کہ شہد کے مانند گاڑھا اور غلیظ ہو جائے اور لعوق کے طور پر استعمال کرے یا مر اور زعفران کو دوشاب انگوری کے ہمراہ تناول کرے۔ یا زعفران ساڑھے تین درہم اور دو درہم مر اور رب السوس اور کندر ہر واحد ایکدرہم کو رب حنب خواہ شہد کے ہمراہ استعمال کرے۔ یا زعفران ایک جزو اور حلتیت نصف جزو اور شہد تین جزو سب کو پکائے تا اینکہ لیشہ ہو جائے اور گولیان تیار کرکے ایک گولی ہر وقت زبان کے نیچے رکھے۔ لعوق کبریت بھی نافع ہے چبانا شاخہائے نرم کرنب تازہ کا اور گھونٹ گھونٹ پینا اسکے پانی کا تھوڑا تھوڑا کرکے زیادہ نافع ہے اگر لعوق کرنب سے فائدہ نہو اسپر تھوڑا سا حلتیت اور آرد کرسنہ اور حلبہ چھڑکنا چاہیے۔ کراث شامی اور نبطی اور جبل اور اسی کا عصارہ اور ثوم اور پستہ اور انگور شیرین جاڑون کی فصل مین جو ہوتا ہے یہ بھی نافع ہے ایضاً زنجبیل پروردہ جو نرم ہو گئی ہو اور پروردہ ہونے مین بدرجہ نہایت پہونچ گئی ہو اسے اسقدر باریک کرکے کوفتہ کرین کہ مثل زردی بیضہ کے باریک ہو جائے اسکے اور نصف وزن دار فلفل سرمہ سا باریک پسی ہوئی چھڑکین اور چہارم حصہ زعفران بھی ایسی ہی باریک اور ہموزن مجموع کے نشاستہ اور نبات گھولکر قوام معجون کا تیار کرین خواہ شہد بجائے نبات کے داخل کرین یہ دوا زیادہ تنقیہ رطوبات کرتی ہے منجملہ اغذیہ کے جو دونون جنب حنجرہ کی مقوی ہے جیسے اکارع خصوصاً گائے کے پاچہ کہ مریض انکو ہمراہ شہد کے خواہ شہد مین پختہ کرکے تناول کرے اور فقط پاچہ کی عصب کو کھلانا چاہیے۔ اگر انقطاع صوت بسبب یبوست کے خصوصاً بشارکت مری کے پیدا ہوا ہو اسکی علامت یہ ہے کہ ہمراہ بحوحت کے عظم صوت نہو بلکہ آواز چھوٹی اور حدت اور صفائی کے ساتھ نکلتی ہو اور درد بھی ہو اسکا علاج یہ ہے کہ سوتے وقت تین درہم روغن بنفشہ ہمراہ شکر طبرزد کے تناول کرے۔ لعاب اسبغول ہمراہ شربت شکر کے بھی مفید ہے۔ غذا مین جو ترہین اور شوربا چوزہائے مرغ بطور یخنی کے اور شوربا بقول معلومہ کا انجیر انقطاع صوت کیواسطے ہر طرح سود مند ہے رطوبت سے یہ مرض پیدا ہو خواہ یبوست سے اور دوائے انجیر جو فودنج سے بنائی گئی ہو بھی نافع ہے۔ چت لیٹنا ضعف صوت اور بحۃ الصوت کیواسطے نافع ہے

علاج بحۃ الصوت وخشونت کا اسباب بحۃ الصوت کے ابھی مذکور ہو چکے ہین اب اسکا علاج بیان کیا جاتا ہے جسکی آواز گرفتہ ہو اور پڑ جائے اسپر واجب ہے کہ ہر ایک ترش اور مالح خشن اور حریف یعنی تیز چیز سے پرہیز کرے اور اگر ان اشیا کے ذریعہ سے علاج مرض کا قصد ہو لازم ہے کہ ادویہ لینہ کے ساتھ ملاکر استعمال کرے۔ اگر بحۃ الصوت زیادہ چیخنے اور چلانے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو انجیر اور نعنع اور صبر ان اجزاء سہ گانہ کو ہموزن لیکر میفختج مین ملائے۔ اور حسو کے طور پر لباب گندم کا اور کشک شعیر اور روغن بادام کو استعمال کرے۔ اور طلاء یعنی بوزہ انگور بھی نافع ہے اور جو ادویہ انقطاع صوت کے باب مین مذکور ہوئی ہین وہ بھی مفید ہین خصوصاً دوائے حلتیت ہمراہ زعفران کے۔ اگر اسوقت حرارت ہو لیس شوربا سرمق اور خبازی کا اور ماء الشعیر اور تخم خیار نشاستہ اور بادام۔ اگر بسبب برودت کے یہ مرض پیدا ہوا ہو دوائے حلتیت اور زعفران مذکور بھی نافع ہے اور یہ دوا کہ رائی کو بریان کرکے تین جزو اور فلفل ایک جزو مرمکی اور لبنی (بضم لام جسکو میعۂ سائلہ کہتے ہین) اور قنہ ہر واحد چار جزو ان سب کی گولیان بناکر زبان کے نیچے رکھے۔ یا مرمکی دو درہم اور لبان دس درہم طلاء مذکور مین جمع کرے۔ اور اگر چلانے اور تعب سے آواز گرفتہ ہو گئی ہو جا…

جملہ اقسام اعیا اور ماندگی کو نفع ہوتا ہے۔ اور اغذیہ مرخیہ اور مغریہ جیسے دودھ اور زردی بیضہ نیمبرشت اور بے نمک اطریہ اور احساء معروفہ اور شوربا بے سر مرغ اور خبازی اور جو چیزیں مشابہ اسکے ہیں اور حبوب جو نشاستہ اور کتیرا اور رب السوس اور صمغ عربی سے تیار کیجائیں اور حبوب لینہ اور منضجہ کہ اگر ورم کے مثل کوئی شے ہو ان حبوب سے تحلیل پا جائیگا اسیطرح غرغرہ اور لعوقات لینہ منجملہ اسکے وہ دوا ہے جس سے خوانیق حارہ کا علاج کیا جاتا ہے اسیطرح وہ احسا جنمیں اغذیہ کے ہمراہ جلا بھی ہو اور لذع نہو جیسے وہ ستو جو آرد باقلا اور تخم کتان سے بنائیں ان سب سے زیادہ قوی صمغ بطم یعنے بٹن کا گوند۔ واجب ہے ایسے مریض پر کہ شراب کو قطعا ترک کرے خصوصا ابتدائے مرض میں۔ اور اگر ورم ہو اور پھر وہ ورم جب ابھرے یا ٹوٹ جائے شراب شیرین کا پینا جائز ہے۔ مولی پختہ کی ہوئی اور مری بھی انکو نافع ہے۔ اگر رطوبت سے یہ مرض ہو پس ان ادویہ مجلیہ مذکورہ کا استعمال انقطاع صوت میں ضرور ہے اور یہ سب ادویہ اس مرض کو نافع ہیں۔ احسا جو آرد باقلا اور تخم کتان سے بنائے جائیں اور اسمیں آرد کرسنہ بھی داخل ہو نافع ہے اور خود آرد کرسنہ اس مرض میں نافع ہے اسیطرح وہ ادویہ جو درجہ اولی میں جلا کے ہیں اسیطرح اطریہ اور لبن پھر اسکے بعد گھی اور دوشاب انگور اور اصل السوس اور رب السوس پھر اسکے بعد باقلا ہمراہ شہد کے اور طبیخ انجیر کے ساتھ اسکے بعد مرا و عنصل اور جو ادویہ قائم مقام ہیں ان دونوں کے اور اگر یہ رطوبت بسبب نوازل کے ہو مریض کو خشخاش اور رب خشخاش دیا جائے۔ خشونت آواز اور کدورت کو اسکی کبابہ کا چبانا صاف کردیتا ہے بحوحت صوت کی دور کرنیوالی یہ بھی دوا ہے کہ آب انار شیرین کو جوش دیں اور روغن بنفشہ اسپر ٹپکا کر قوام درست کریں **ادویہ جو آواز کی ملاست کی حفاظت کریں** جو دوائیں کہ آواز کی ملاست اور چکنے پن کو محفوظ رکھیں جیسے باقلا اور حب صنوبر اور زبیب اور انجیر اور صمغ اور حلبہ اور تخم کتان اور خرما اور اصل السوس اور بادام خصوصا بادام تلخ اور قصب السکر اور پستان اور شراب العسل ہمراہ منضج کے جو آیندہ مذکور ہوتی ہے منجملہ ادویہ حارہ کے مر اور حلتیت اور فلفل اور بارزد اور لبان علک البطم فوتنج رتیانج اور لبنی عنصل اگر حرارت اور یبس سے یہ مرض پیدا نہوا ہو اور جھول جاؤشیر ادویہ باردہ سے حب القثا اور حب القرع اور نشاستہ کتیرا اور صمغ عربی اور لعاب اسبغول اور جلاب رب السوس۔ اور زردی بیضہ کی نہایت لائق مادہ ہے واسطے مرکب کرنے ان ادویہ کے یعنے ہر ایک دوا کو اس قسم میں بحۃ الصوت کے زردی بیضہ سے لت کرکے تیار کریں اسی طرح شیر دوشیدہ تازہ **صوت خشن کا علاج** خشونت آواز میں برودت سے بھی پیدا ہوتی ہے اور تواتر اور کھنچنے سے عضل صوت کے اور ایک حالت جو مثل تشنج کے ہے عضل صوت میں پڑتی ہے اور اس سے بھی کہ رطوبت عضل مذکور کی خشک ہوجائے اور کثرت ترنم سے اور قطع لہات کے بعد اندمال سے جو خشکی پیدا ہوتی ہے اس سے بھی اور جماع سے بھی خشونت صوت پیدا ہوتی ہے۔ علاج اسکا پرہیز کرنا اُن اشیا سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا یعنے ترش و تیز اور ترنم کا ترک کرنا اور رطبیات جو باب بحوحت میں مذکور ہوچکے انکا استعمال اور انجیر تر و تازہ اور خشک اور زبیب خصوصا کہ روغن بادام میں بھگویا ہو زیادہ نافع ہے اور نفع عظیم پیدا کرتا ہے۔ جو خشونت کہ لہات کے قطع سے عارض ہو پس تجویز صائب یہ ہے کہ عقید عنب یعنے رب انگور کو پختہ کرکے ہموزن اسکے شہد ملائیں اور دونوں کو اسقدر پختہ کریں کہ رغوہ یعنے کف برآمد ہونے لگے اسکے بعد آب گرم ملاکر اسی سے غرغرہ کریں اور مریض کو اسکا پلانا بھی ضرور ہے پُرانا رب انگور تازہ سے عمدہ ہے **صوت قصیر کا بیان** کمی آواز کا سبب نفس کا قصیر ہونا ہے۔ اور واجب ہے کہ تطویل نفس کی اگر کرنی منظور ہو تبدریج اور رفتہ رفتہ کریں اسطرح کہ پہلے عادت حصر نفس کی کریں اور پھر تبدریج ریاضت کو بڑھاتے بڑھاتے اوتار چڑھاؤ کو آواز کی اسکی بلندی اور پستی یعنے سر رنگے نشیب و فراز میں جسکو سرگم کہتے ہیں آخری درجہ تک پہونچائیں اور احصار یعنے دوڑانا آواز کا ایک سرے دوسرے سر تک اسمیں بھی تدریج اور آہستگی کو ملحوظ رکھیں اسلیے کہ احصار محتاج تطویل نفس کا ہے **مترجم** بسبب اسکے کہ روانی اور چل پھر آواز کی بذریعہ مینڈ اور گمک خواہ دیگر ظرفہ کے یہ سب محتاج اسی کے ہیں کہ ایک سُر دیر تک قائم رہے اور فوراً اتار چڑھاؤ جسکو چھوٹ کہتے ہیں بدون قوت شدید اور مشاقی تام کے بڑے بڑے کلاوتوں سے بھی نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ مریض قصیر النفس **متن** حمام حار میں دیر تک ٹھہرنا بھی ایسے شخص کو واجب ہے اور جملہ ایسے مقامات میں درنگ کرنا اور ٹھہرنا جہاں کہ سانس جلد چلے اور سانس لینے کی وہاں ضرورت ہو اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسا مرض حبس نفس کی بھی

غوغری کرے اور یہ جملہ امور مذکورہ بالا کو برابر کیا کرے اور ریاضت بھی کرے اور استحمام کرے اور حمام سے نکلنے کے بعد شراب کا استعمال کرے اسلیے کہ شراب سے روح کو زیادہ غذا ملتی ہے اسیطرح بعد طعام کے بھی شراب کا استعمال کرے اور لازم ہے کہ مقدار کثیر شراب کی ایک ہی سانس مین پی جاے۔ نوم بھی ان لوگون کو نافع ہے **صوت غلیظ** کبھی اسباب بحۃ الصوت جو مرخی اور کشادہ کرنیوالے مجاری کے ہون اور اسیطرح زیادہ چیخنے اور چلانے سے آواز بھاری اور غلیظ ہوجاتی ہے اور اس مرض کا علاج صعب و دشوار ہے جو لوگ تونبی اور شہنائی روشن چوکی النوزہ وغیرہ جنکے بجانے مین پھونکنے کی ضرورت ہے اور وہ لوگ ایسے ہی باجے بجانے کی مزاولت اور مشق رکھتے ہین انکی آواز بھی غلیظ اور گندہ ہوجاتی ہے اسلیے کہ انکی سانس منقطع ہوجاتی ہے اور احتباس اسکا ریہ مین ہوکر احتباس مجاری پیدا کرتا ہے **صوت دقیق** باریک آواز گندہ اور غلیظ آواز کی ضد ہے۔ اور اسباب اسکی ضد اسباب صوت غلیظ کے ہین جیسے بیداری اور ماندگی اور ترنم خصوصا بعد طعام کے اور ریاضت ایسی جو تعب پیدا کرے اور استفراغات علاج اسکا یہ ہے کہ آواز لگانی موقوف کردے اور ریاضت معتدل کا جو خشونت آواز کی پیدا کرے التزام کرے اور غذاہاے معتدل اور حمام ہر صبح کو اختیار کرے اور قوابض اور مجففات کو قطعا ترک کرے اور باہ یعنے زیادہ مجامعت سے احتراز کرے **صوت مظلم** اور مکدر یہ آواز ہے جو مشابہ آواز قلعی اور سیسہ کے ہو جب ٹھونک کر اسے بجائین سبب اس آواز کا رطوبت غلیظہ ہے جسمین زیادہ غلیظ ہوا اور ریاضت اور مصارعت یعنے کشتی لڑنا اسمین مفید ہے اور آواز کو بند رکھنا خواہ تھکانا اور دلک یا لبس خرقہ ہاے کتان سے اور حمام مین داخل ہونا اور غذاہاے ملطفہ جو تقطیع پیدا کرین جیسے کہ سمک مالح اور شراب کہنہ کا پینا **صوت مرتعش** جس شخص کی آواز مین رعشہ ہوا سے اجازت اس امر کی دیجاے کہ ہرگز نہ چیخے اور نہ چلاے اور بلند آواز سے نہ بولے پورے ایک مہینہ تک نہ بولے اور کلام کرنیمین بھی کمی کرے جہانتک ممکن ہو اور کل اونچی کو ترک کردے اور حرکت اور دوڑنا اور بلند جگہ پر چڑھنا اور اترنا اور غضب اور دونون ہاتھ کو پھیلانے اور دراز کرنے سے باز رکھنا بلکہ انکو آرام دینا حرکت اور پھیلانے وغیرہ سے جسقدر ممکن ہو بعد ازان چت لیٹنے کو اختیار کرے اور بہ تکلف اس سے کلام کرایا جاے اور بولنے کیوقت اسکے سینہ پر بوجھ کسی وزنی شے مثل سیسہ کے اتنا رکھا ہو کہ اسکی برداشت کر سکے افضل اغذیہ ایسے شخص کیواسطے وہی غذا ہے جو اسکے دونون پہلو کو قوت دے اور وہ غذ اعضل اور اکارع سے ونیز جس غذا مین تغریہ او قبض ہو اختیار کرنی چاہیے

مقالہ دوسرا سعال اور نفث الدم کا بیان

سعال یعنے کھانسی ایک حرکت ہے منجملہ ان حرکات کے جنکے ذریعہ سے طبیعت ایذا کو کسی عضو سے دفع کرتی ہے اور کھانسی کی حرکت سے ایذاے ریہ اور اعضاے متصل بریہ اور اعضاے مشارک کی ایذا دفع ہوتی ہے جسطرح عطاس اور چھینک سے دماغ کی ایذا دفع ہوتی ہے۔ کھانسی کی حرکت انبساط اور انقباض سے صدر کے اور حرکت سے حجاب کی تمام ہوتی ہے کھانسی یا کسی سبب خاص سے جو ریہ مین ہو اٹھتی ہے یا بسبیل مشارکت کھانسی پیدا ہوتی ہے اور سبب موجب سعال کا یا بادی ہے یا واصل ہے یا سابق۔ اسباب بادیہ سعال کے سینہ کو ماؤف کردیتے ہین مزاج مین اور ہیئت مین جیسے کوئی برودت خارجی جو ریہ اور ان عضلات ریہ کو پہونچے جو سینہ مین ہین خواہ اور اعضا کو برودت پہونچے اس ہوا سے جسکا استنشاق ہوا ہے یا آب سرد کے پینے سے خواہ اور کسی دوا یا غذا کی برودت پہونچے اسوقت طبیعت اس برودت کے دفع کرنیکے واسطے متحرک ہو اور دفع موذی پر آمادہ ہو خواہ اور شے ان اسباب بادیہ سے انھین اعضا تک پہونچکر انمین سخونت پیدا کرے یا کوئی شے یبوست پیدا کرے یا خشونت پیدا کرنیوالی جیسے دخان اور غبار خواہ ذائقہ کسی غذاے ترش اور تیز کا یا کوئی شے غریب نادر جو اس مجری مین پڑجاے کہ سواے نفس کے اور کسی چیز کے پڑجانے کو وہ مجری قبول نہین کرتا ہے جیسے کہ وہ کھانسی جو طعام خواہ پانی کے پڑجانے سے اسی مجری مین اٹھتی ہے جسوقت آدمی غافل ہو خواہ کلام کرنے مین مشغول ہو اور نوالہ اسی مجری مین اترجاے اسباب واصلہ کھانسی کے جیسے وہ اسباب بدنی جو مغیر ہین مزاج ریہ وغیرہ کے خواہ برودت پیدا کرنے والے ہین یا مرطب ہین یا مجفف اور وہ اسباب بلا مادہ ہین خواہ مادی ہون دموی ہون یا صفراوی یا بلغمی رقیق ہون یا غلیظ یا سوداوی ہون مگر سوداوی اسباب کا مورث سعال ہونا کم ہے یہ مادہ اوپر سے ریزش کرتا ہو اسلیے کہ جبتک یہ مادہ منصبہ قصبہ ریہ پر پھسلتا رہیگا جیسے کوئی شے اترتی ہوئی اوپر سے دیوار کے پھسلتی ہوئی پر آتی ہے

شدید کھانسی پیدا نہ کریگی ہان جب فضاے قصبہ پر ریزش کریگی اسوقت کھانسی کا ہیجان ہوگا اوراسیطرح جب اس مادہ مین لذع ہوگا اوراسیطرح جب یہ مادہ ریہ مین جاکر ٹھہر جائیگا اور طبیعت اس مادہ کے دفع کرنے کا ارادہ کریگی۔ یا اینکہ یہ مادہ معدہ اور جگر سے خواہ اور اعضا سے اعضاء صدر کیطرف انھین اعضاے مذکورہ بالا کے ریزش کررہا ہو خواہ انھین اعضا مین تولد ایسے مادہ کا ہوا ہو کبھی بسبب انحلال فرد یعنے تفرق اتصال کے اور بسبب اورام اور سدد کے جو حجاب مین پیدا ہون خواہ ریہ مین یا حلقوم خواہ اور مواضع قابل مواد مذکورہ کے اور نیز آفات سے ریہ کے اور حجاب حاجز کے جو درمیان قلب اور ریہ کے حاجز ہے بھی کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ اسباب سابقہ جیسے امتلا اور تقدم اسباب بدنیہ کا واسطے اسباب واصلہ مذکورہ کے۔ جو کھانسی مشارکت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اسکی مثال یہ ہے جیسے کہ مشارکت ورم جگر کی خواہ کسی اور آفت سے جگر کی پیدا ہو یا مری کے ورم وغیرہ سے یا فم معدہ کے ورم وغیرہ سے خواہ ورم سے پستان کے۔ یا وہ کھانسی جو تمام بدن کی مشارکت سے پیدا ہو جو حمیات مین ہوتی ہے خصوصًا ہمراہ حمی محرقہ کے یا حمی یوم تعبی خواہ اور حمیات یا حمیات وبائی کے خواہ بمشارکت سارے بدنکی غیر حمیات مین کھانسی پیدا ہو۔ کھانسی کے بعض اقسام خشک ہوتے ہین۔ اور بعض قسم تر ہوتی ہے خشک کھانسی وہ ہے کہ اسمین کوئی شے برآمد نہین ہوتی ہے ایسی کھانسی سوء مزاج حار خواہ بارد خواہ یابس مفرد سے ہوتی ہے۔ اور کبھی خشک کھانسی ابتداے اورام حارہ مین سینہ کے اطراف کی پیدا ہوتی ہے تا اینکہ نضج پیدا ہو۔ کبھی ہمراہ ورم صلب کے خشک کھانسی بہت سخت ہوتی ہے۔ کبھی اورام جگر اور اطراف معالیق کے اورام مین اور بعض اوقات اورام طحال مین بھی خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ کبھی وہ مدہ جسنے فضاء سینہ کو بھر دیا ہو اور کھانسی کے ذریعہ سے دفع نہوتا ہو یہ بھی سوکھی کھانسی اٹھتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کبھی کھانستے کھانستے ایک شے مجاری حلق سے نکل آتی ہے جو شبیہ دانہ نخود کے یا مشابہ اولہ کے ہوتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ایک خلط غلیظ کو حرارت نے متحجر کردیا ہے۔ حکیم سکندر نے ایسی شے برآمد ہونے کی گواہی دی ہے اور حکیم بولس نے بھی اور خود ہم نے بھی مشاہدہ کیا ہے مترجم مین نے خود اپنے حلق سے مثل دانہ نخود کے ایک شے کو برآمد ہوتے ہوے بارہا دیکھا ہے مگر بدون سعال کے فقط کھنکھار مین برآمد ہوئی ہے اور جب اسے توڑا تو بس گئی اور بدبو اسمین ایسی تھی جیسے کہ چرک دندان مین ان لوگونکے ہوتی ہے جو دیر تک مسواک وغیرہ سے منھ کو صاف نہین کرتے تمت۔ کھانسی جو بہم آتی ہو اور زیادہ بیتاب کردے اکثر منجر بطرف نفث الدم کے ہوتی ہے۔ اکثر فصل شتا اور ربیع شتوی مین کھانسی کی شدت ہوتی ہے اور بیشتر ربیع معتدل مین بھی زیادہ ہوتی ہے اور باد شمالی کے چلنے کے وقت اور جسوقت صیف شمالی اور قلیل المطر ہو اور خریف مین ہواے جنوبی چلے اور بارش زیادہ ہو اسوقت جاڑونمین سعال کی کثرت ہوگی **علامات** سعال بارد کی علامت یہ ہے کہ برودت سے اسکی زیادتی ہو اور بسبب سردی کے کم ہو کھانسی مین بھی کمی پیدا ہو اور حرارت سے بھی اسمین کمی ہو رنگ چہرہ وغیرہ کا رصاصی ہونا اور پیاس مین کمی یہ سب علامات سعال بارد کے ہین کبھی ہمراہ سعال بارد کے نزلہ بھی ہوتا ہے پس کوئی شے سینہ پر اترتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور ابتداء اس شے نازل کا حلق تک معلوم ہوتا ہے اور اسیطرح کا ثقل بھی معلوم ہوتا ہے اور جب ناک کیطرف یہ مادہ کھنچ جاے اس ثقل اور گرانی مین کمی ہو جاتی ہے اور کھنکھارنے سے پہلے اس مادہ کا نزول ہوتا ہے یا یہ مراد ہے کہ اسکا نزول کھنکھارنے کو مستدعی ہوتا ہے۔ اس نزلہ کے علامات دغدغہ سے مجاری نزلہ کے اور تمدد اس جانب مین جدھر سے اسکی ریزش ہو اور سدہ منخر وغیرہ سے ظاہر ہوتے ہین اور یہ بھی علامت نزلہ کی ہے کہ اول امر مین سعال سے نفث مین کچھ برآمد نہو اسکے بعد ایک شے مثل بلغم خام کے خارج ہو خواہ مائل بہ زردی اور سبزی ہو اور بیشتر اس نزلہ کے ہمراہ حمی بھی ہوتی ہے۔ علامات سعال حار کے التہاب اور عطش اور سکون کھانسی کا ہواے بارد سے پیدا ہونا اور بہ نسبت سرد پانی کے ہواے سرد سے زیادہ سکون پیدا ہونا چہرہ کا سرخ ہونا اور نبض کا عظیم ہونا۔ علامات سعال رطب کے رطوبت جوہر ریہ کی اور مشائخ اور مرطوبین کو عارض ہونا اور خرخرہ کا زیادہ ہونا خصوصًا سوتے وقت اور سونے کے بعد علامت سعال یابس کی حرکت سے زیادتی کا پیدا ہونا اور جوع یعنے گرسنگی مین زیادتی اور سکون اور پری شکم مین اسکی خفت اور کمی اسیطرح بعد استحمام اور شرب مرطبات کے اسمین خفت کا پیدا ہونا۔ علامت سرفہ ساذج جملہ اقسام اربعہ کی یہ ہے کہ اسمین نفث کسی قسم کا نہین ہوتا ہے۔ اور علامت

سرفہ مادی کی نفث ہو اور ضعف مادہ پر خاص اسی مادہ سے استدلال کیا جاتا ہو علامت اس سرفہ کی جو اورام کیوجہ سے پیدا ہو موجودگی ذات الجنب اور ذات الریہ کی چار قسم ہوان دونون کی خواہ حارہ خواہ باردہ اور اقسام اورام وغیرہ کی موجودگی جو اپنے اپنے ابواب مین مذکور ہونگے۔ علامت اس سعال کی جو بوجہ تفتیح کے ہو وہی علامات تفتیح کے ہین جنکا بیان ہم آیندہ کرینگے اور وجع کا ہونا اور یبوست کھانسی مین ہوتی اور کبھی رطوبت بھی ایسی کھانسی مین ہوتی ہو۔ علامت اس سعال کی جو قروح کیوجہ سے پیدا ہو وہی علامات ہین جو قروح ریہ کے بیان مین مذکور ہین کہ تھوکنے مین خشک ریشہ اور قیح اور پارہ جرم ریہ کا خواہ کوئی حلقہ حلقہاے قصبۂ ریہ کا برآمد ہو اور یہ بھی علامت اسی کی ہو کہ بعد نوازل اکالہ اور بعد نفث الدم اور اورام کے ہوتی ہو اکثر سرفہ یابس اصطلاحی اسوقت عارض ہوتی ہو کہ مادہ تو موجود ہو مگر بسبب ضعف قوت دافعہ کے اسکا اخراج نہو سکے یا اینکہ مادہ کا انعقاد تام ہوگیا ہو چنانچہ اپنی جگہ اسکا بیان کیا جائیگا علامت اس کھانسی کی جو بمشارکت پیدا ہو پس اگر بمشارکت معدہ کے ہو اسکی شناخت دلائل امراض معدہ سے کرنی چاہیے اور کھانسی اسوقت زیادہ ہوگی جب حالات تغیر دہندہ معدہ کے زیادہ ہون امتلا اس تغیر کا باعث ہو خواہ معدہ کا خالی ہونا اسیطرح بحسب اختلاف اغذیہ کے تزید اور نقصان کھانسی مین واقع ہوگا اور اکثر یہ قسم کھانسی کی زیادہ ہیجانین بروقت امتلا کے آتی ہو اور ہضم غذا کے وقت بھی اسکی زیادتی ہوتی ہو اور جو کھانسی مشارکت سے جگر کی پیدا ہوتی ہو علامات مذکورہ امراض ذات الکبد سے اسکی شناخت کرنی چاہیے اور اگر ورم جگر کا حار ہو حمی ضرور ہوگی اور اگر ورم حار نہو ثقل ضرور پیدا ہوگا اسکے بعد تمامی دلائل مذکورہ باب مرض جگر کو بتامل ملاحظہ کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اشیاے حارہ مادہ کو رقیق کردیتی ہین اور رقیق ہو کر نفث کے ذریعہ سے اسکا اخراج ہوجاتا ہو لیکن اگر حرارت اجزا مین زیادہ ہوگی کہ رطوبت رقیقہ کو سکھا دے پھر اسوقت نفس مین کچھ بھی برآمد نہوگا۔ اور اشیاء باردہ جیسے شراب خشخاش اور حریرہ مادہ کو جمع کرکے آمادہ خروج پر کردیتا ہو لیکن اگر زیادہ برودت پیدا ہوگی بستہ کرکے ناقابل خروج پر کردینگے۔ شراب زوفا اسوقت صلاحیت استعمال کی رکھتی ہو جب ارادہ جلا پیدا کرنے کا اس مادۂ غلیظ مین ہو جسکی وجہ سے کھانسی اٹھتی ہو ایسے مادۂ غلیظہ کے واسطے عمدہ دولے جبالی شراب زوفا ہو اور اگر مادۂ مذکورہ رقیق ہو سکے واسطے اسکا استعمال نہ کرنا چاہیے۔ اور اگر نفث مین کوئی شے رقیق یا غلیظ کچھ بھی برآمد نہوتی ہو سبب اس کھانسی کا خشونت سینہ کی ہو اور علاج لعوقات مغریہ سے کرنا چاہیے۔ کبھی محموم کو کھانسی عارض ہوتی ہو اگر کھانسی مین سکون پیدا نہو تپ پھر پلٹ آئیگی اور یہ کیفیت زمانہ ابتداے حمیٰ تک رہتی ہو۔ تو بعض قوی مجاری نفث مین تنگی پیدا کرتے ہین۔ ماء الشعیر عمدہ غذا ہو کہ مع دیگر اوصاف ستودہ کے نفث کا سہل الخروج کرنا بھی اس سے پیدا ہوتا ہو۔ اگر نفث کی آمد بند ہو اور احتباس پیدا ہو اور مریض کو تپ آجاے مادہ مین عفونت پیدا ہوگی اور یہ عفونت اس مریض کو یا تو حمی عفنہ مین داخل کریگی یا حمی دق پیدا کریگی (اگر مادہ قیحی ہوگا) **علاج** مزاج بارد کا علاج یہ ہو کہ اگر برودت درجہ خفیف کی ہو اور کسی سبب مادی یعنے خارجی سے وہ برودت پیدا ہوئی ہو اسکی اصلاح فقط حصر نفس سے یعنے سانس کے روکنے سے ہوسکتی ہو اسلیے کہ یہ تدبیر ریہ کو بسہولت فوراً گرم کردیتی ہو۔ اور اگر احتیاج قوی علاج کی ہو ایسی برودت کیواسطے خواہ اور قسم کی برودت کے واسطے کسی مزاج بارد خلطی مین اسکا علاج یہ ہو کہ زبان کے نیچے ایک بندقہ مرکی خواہ میعہ کا گولی کی شکل پر بنایا ہوا رکھین خواہ وردی قطران اور علک البطم کو ہمراہ شہد کے استعمال کرین خواہ روغن بلسان اور سکبینج کو ایک مثقال تک استعمال کرین یا کبریت کو بیکر بیضہ نیمبرشت پر چھڑک کر اور لعوقات لعاب ہاے گرم کے بھی استعمال کرین کرسنہ شہد کے ساتھ اور آب انار شیرین جسکا قوام شہد مین کیا جاے خواہ شکر سپید مین مروخات جو سینہ مین مستعمل ہون جیسے روغن سوسن اور روغن نرجس شمع احمر کے ساتھ اور کتیرا کو بھی اسمین داخل کرین جلنجبین اور رُب اصل السوس اور برشیاوشان اور روغن بادام ہمراہ ایک مثقال تخم کے جو اسمین مل دیا ہو۔ طبیخ زوفا اور اسارون انجیر کے ہمراہ خواہ ازین قبیل اور چربی غنم کے ساتھ نافع ہو۔ غذا ان بیمارونکی ستو چنے کے حلبہ اور سمن کے ہمراہ اور انجیر اور چھوہارا اور برنج کراث شامی۔ روغن مین دہن فستق اور روغن حب صنوبر کا اور اطریہ ہمراہ فانیذ کے بھی انکو نافع ہو۔ لحوم کے اقسام مین سے گوشت چوزہاے طیور اور گوشت مرغ اور یخنی

انھین لحوم کی خواہ بچہ کیسالہ میش کی یخنی تنقل مین پستہ اور حب صنوبر اور زبیب ہمراہ حلبہ کے اور گنا اور لونڈا اور انجیر اور مشمش یعنے زرد آلو اور کیلہ کی پھلی انجیر خشک کو کھانا ہمراہ بادام کے ایسی کہنہ سرفہ کو زائل کر دیتا ہی۔ شراب ریحانی رقیق اور کہنہ اور ماء العسل سعال حار کا علاج ملطفات معروفہ عصارات اور وہان سے بذریعہ طلا کے خواہ بطور مروخات کے کرنا چاہیے۔ جلاب بھی ان لوگون کو نافع ہی اور ربا قوزاے ساذج کا استعمال صبح شام بنا بر اس نسخہ کے جسے ہم آیندہ بیان کرین گے اسیطرح لعوق خشخاش کا استعمال نسخہ جید لعوق خشخاش کا یہ ہی کہ پندرہ عدد خشخاش کی بونڈیان جو بالکل تازہ نہون اور نہ بہت کہنہ انکو لے کر ایک قسط یعنے ڈیڑھ رطل کسی چشمہ کے پانی مین خواہ آب باران مین بھگووین اور پورے آٹھ پہر اسے بھگونا افضل ہی اسکے بعد اتنا پختہ کرین کہ مہرا ہو جاے بعد ازان اسے چھان لین اور نصف وزن مصفی کے شکر خواہ شہد داخل کر کے بطور لعوق کے گاڑھا قوام بنالین۔ مقدار شربت تین درہم صبح کو اور اسیقدر شام کو۔ ماء الشعیر ہمراہ سپستان کے بھی ان بیمارون کو نافع ہی شربت بنفشہ اور خمیرہ بنفشہ بھی اور طبیخ زوفا جو بارد ہی شرکت سے ادویہ باردہ کی خصوصا جب نضیج ہو جاے خواہ آخر مرض مین۔ آب انار جسکا قوام شکر طبرزد مین کیا ہو اور قصب السکر یعنے گنا بھی مفید ہی لعوقات انکے واسطے لعاب بزر قطونا اور لعاب بہدانہ اور نشاستہ اور صمغ عربی اور حبوب اور لبوب کہ انکا ذکر ہم آیندہ کرینگے حبوب سعال کے باب مین۔ اور کبھی انمین مخدرات کو بھی داخل کر دیتے ہین۔ غذا ان مریضون کی بقول باردہ اور لبوب جیسے کھیرا اور کدو اور ککڑی روغن بادام کے ہمراہ اور باقلاے کوفتہ جو روغن بادام کے ساتھ خوب طرح پختہ کیا گیا ہو کہ مہرا ہو جاے خواہ روغن کدو سے پکایا گیا ہو ماء الشعیر اور احسا یعنے ستو جو اور باقلا کا اور بقول اور نشاستہ اور سبوس گندم کا پانی۔ اگر طبیعت نرم ہو اور قبض کی شکایت نہو اسوقت جو کا ستو ہمراہ شکر اور اطریہ کے دینا چاہیے۔ اور اگر مرض مین شدت ہو ماء الشعیر ہمراہ سرطان کے جنکے اطراف دور کر دیے گئے ہون اور انکو آب خاکستر سے جو نمکین ہو دھولیا ہو نسخہ ربا قوزاے بارد کا خشخاش تر و تازہ کو مع پوست کے ریزہ ریزہ کرین اور پکانے کے ذریعہ سے مہرا کر لینا چاہیے پانی مین بعد ازان شکر سے قوام درست کرین جیسے جلاب کا قوام ہوتا ہی اور اگر خشخاش تازہ نہو تخم خشخاش یابس کو کوفتہ کر کے شبانہ روز بھگو رکھین بعد ازان اسی پانی مین جوش دین اور اگر اس سے زیادہ قوی درکار ہو مع پوست کے بھگو ڈالین خصوصا خشخاش سیاہ کو اور اگر اس سے بھی زیادہ مرض مین شدت ہو کسیقدر ربع آسمین داخل کرین اور افیون کی بھی شرکت بھگو کر کیجاتی ہی۔ علاج مزاج رطب کا کہ جسوقت رطوبت خاص ریہ مین ہو مجففات سے جو ناشف رطوبات ہین کرنا چاہیے اور انکے ہمراہ ادویہ جالیہ بھی شریک کرنی مناسب ہین۔ ازانجملہ یہ ترکیب ہی طین ارمنی کتیرا صمغ عربی ہر واحد ایک جزو فودنج زوفا حاشا دارچینی پرسیاوشان ہر واحد نصف جزو انھین ادویہ کو معجون بنا کر استعمال کرین۔ علاج مزاج یابس کا دو حال سے خالی نہین ہی۔ یا اسکی یبوست کے ہمراہ حمی بھی ہی یا حمی نہین ہی۔ اگر تپ نہو اسوقت موافق ترین اشیا یہ ہی کہ لبن اتن یعنے شیر مادہ خر خواہ شیر بز کا استعمال کرین یا اور اقسام کے دودھ اور جملہ تدابیر جو مناسب اس حالت کے ہون۔ اور اگر تپ بھی ہو تو استعمال مرطبات مشروبہ کا اور استعمال قیروطی مبرد کا جو مشہور ہی اور استعمال ماء الشعیر کا اور قدم کی ترطیب وہان سے کرنی چاہیے اور لطوخ سو وہ احساے لو ادویہ جو ترطیب پیدا کرین۔ اگر مزاج مرکب ہو حرارت اور یبوست سے خواہ قسم دیگر کی ترکیب سے تو علاج اور ترکیب ادویہ مین بھی ترکیب مناسب کرنی لازم ہی۔ اگر مادہ مرض رقیق ہو اسکا انضاج ربا قوزاے ساذج اور لعوقات خشخاشیہ اور لعابیہ سے کرنا چاہیے جسکا ذکر ہم نے قرابادین مین کیا ہی۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو اسکی تحلیل اور جلا بشرط مذکور سے کرنی چاہیے جو گذر چکی ہو کہ سخونت درجہ اعتدال سے زیادہ نہ پیدا کرنی چاہیے بلکہ کوشش اسی کی رہے کہ بہ نرمی تلیین اور تقطیع پیدا ہو استعمال منقیات مذکورہ کا بھی کرنا ضرور ہی اور خاص ایسی کھانسی کیواسطے علک الانباط ہمراہ شہد کے یا فرقلم اور شہد خواہ سعد کوفی اور شہد دونون ہموزن یا رب السوس اور کتیرا ایک اوقیہ بادام شیرین بھی برابر اسی کے صبر سقوطری ہمراہ شہد کے کبھی انکی گولی منہ مین رکھی جاتی ہی تو زیادہ نفع کرتی ہی۔ یا تین عدد بیضہاے مرغ جو گندہ نہون لیکر دو چند وزن انڈون کے شہد اور نصف وزن انکے روغن زرد اور مرچ سیاہ کے چالیس دانہ لیکر ان سب کو مرکب کرین اور بدون گرمی آتش کے ہوا مین لبستہ ہونے دین اور صبح شام بطور لعوق کے چاٹین **ایضاً** سات عدد روس یعنے اوپر کے سرے کراث شامی کے

تین رطل پانی مین جوش دین تا اینکہ ایک ثلث باقی رہ جاے پھر اسے چھانکر صاف کرین اور عصارہ اسکے پوست کا پھر اسمین زیادہ کرین اور شہد اضافہ کرکے پھر پکائین ایضاً گل سرخ تازہ آٹھ حصہ حب صنوبر ایک حصہ شہد بقدر کفایت زبیب خستہ برآوردہ چار عدد ان سب کا لعوق تیار کرین دولے جید فوتنج نہری پانچ اوقیہ حب صنوبر اور انجرہ ہر واحد ایک اوقیہ تخم کتان اور فلفل تین اوقیہ ان سب کا معجون بناکر استعمال کرین۔ یا چھوہارا جو کلان ہو پانچ جزو سوسن آٹھ جزو زعفران اور فلفل ہر واحد دو کرسنہ بیس جزو شہد ملاکر معجون بنتی ہی اور کف ویرکا دور کردیا جائے یا زعفران او سنبل الطیب و فلفل ہر واحد ایک جزو فراسیون اور زوفا ہر واحد تین جزو سوسن ہر واحد دو جزو شہد ملاکر معجون تیار کرین سرفہ کہنہ کیواسطے قطران اور شہد بطور لعوق کے چاٹنا مفید ہی اور قسط ہندی آب شبت مین جوش کر تین درہم روغن کنجد ملاکر استعمال کرین ایضاً تخم کتان بریان ہمراہ شہد کے نفقۃ افغاوہ اسمین فلفل ہر ایک دس درہم کیواسطے ایک از مرچ سیاہ کا یا اوراق فودنج کے بڑھانا چاہئیں ایضاً مید واہ کرکہ عسل یعنے ہمراہ شہد اور جاؤشیر کے ایضاً خردل اور بادام تلخ ایضاً مشرو دیطوس صبیان کو فودنج کو ہی جو عورت کے دودھ مین جوش دیجاے فقط یہی کافی ہی اور جوش اتنا دیا جاے کہ قوام مین شہد کے آجاے خواہ آب رازیانہ تر مین فودنج مذکورہ کو جوش دین۔ اگر سبب کھانسی کا نزلہ ہو اسی نزلہ کا علاج مقدم ہی اور اگر احتیاج منع ریزش نزلہ مین ضماد انجیر کی ہو سرپر وہ ضماد لگایا جائیگا اور ہروقت اور خصوصاً سانیکے وقت زیر زبان حب نشاستہ بھی رکھنی چاہیے اور غرغرہ ایسے اجزاے کرنا چاہیے جنکا مزہ ترش اور کھٹا نہو اور دیاقوزاے سادہ سے غرغرہ اسوقت کرین کہ نزلہ حار ہو خواہ مرکی اور زعفران وغیرہ سے کرین اگر نزلہ بارد ہو۔ جو کھانسی اورام اور قروح ریہ اور صدر سے حادث ہوئی ہو اسکے علاج مین رجوع ان تدابیر کیطرف کرنا چاہیے جو باب ذات الجنب اور ذات الریہ مین ہم بیان کرینگے اور ذات الکبد اور سل کے ابواب کو ملاحظہ کرنا چاہیے بھی حبوب منہ مین رکھنے کے واسطے تیار کیے جاتے ہین از انجملہ یہ گولیان ہین۔ سعال حار کے واسطے اور از انجملہ حب واسطے سعال کے جو مشہور ہین از انجملہ وہ گولیان جو رب السوس اور صمغ عربی اور کتیرا نشاستہ لعاب اسبغول لعاب بہدانہ سے مرکب ہوتی ہین۔ اسیطرح لب حبوب کا استعمال جیسے حبوب قثا اور قندا اور قرع اور خبازی کہ انسے بھی ترکیب حبوب کی ہوتی ہی اور حبوب طباشیر اور حب خشخاش وغیر ذالک کبھی اسطرح ترکیب حبوب کی ہوتی ہی کتیرا اور رب السوس عصارہ کا ہو مین حب بستہ کرین۔ از انجملہ گولیان سرد کھانسی کیواسطے جو رب السوس اور تخم ہندی منقی یعنے صاف شدہ اور لباب گندم اور زعفران اور کتیرا حب الصنوبر حب القطن حب الاس تخم خشخاش اور پوست خشخاش اور انیسون اور شبت اور مر اور زعفران اور فانیذ سے بنائی جائین۔ از انجملہ وہ حبوب جنہین بارادہ تخدیر پیدا کرنے کے خواہ نیند اور خواب آجانیکی غرض سے اور ادویہ اضافہ کیجاتی ہین عمدہ تر ان ادویہ مین جنپر وثوق اور اعتماد کیا جاے ادویہ مخدرہ ہین کہ انکے ہمراہ بغرض دفع ضرر کے ادویہ فادزہریہ بھی شریک کیجاتی ہین منجملہ حبوب مجربہ کے اسیواسطے یہ دوا ہی جو سرفہ کہنہ مین سکون پیدا کرتی ہی اگرچہ کیسی ہی موذی کیون نہو اور وہ دواحب میعہ سائلہ ہی جو معروف اور مشہور ہی ایضاً میعہ جند بیدستر اسارون افیون سب کو ہموزن لیکر گولیان تیار کرین اور منہ مین رکھین ایضاً بزرالبنج چھ درہم حب صنوبر تین درہم زعفران ایکدرہم سفنج مین ملاکر حبوب تیار کرین ایضاً میعہ اور مرکی افیون ہر واحد نصف اوقیہ روغن بلسان اور زعفران ہر واحد دو درہم برابر مٹر کے گولیان تیار کرین۔ کبھی سرفہ کہنہ کے علاج مین وہ دھونیان مستعمل ہوتی ہین جو باب ربو مین مذکور ہو چکین اگر رطوبت ایک مقدار معتدبہ پر ہو یہ بخور استعمال کیا جاے زرنیخ احمر اور فضلہ ارنب آرد جو پوست بیرون پستہ کہ ان سب اجزا کو زردی بیضہ مین لت کرکے قرص بوزن تین درہم کے تیار کرین اور دھوپ مین انکو خشک کرین اور تین مرتبہ اسکی دھونی دین ایضاً زراوند اور مر و میعہ اور بارزد جملہ ہموزن اور سب کے برابر وزن مین زرنیخ ان سب کو روغن گاؤ مین ملاکر بندقہ بنائین اور ایک گولی سے دھونی دین جو کھانسی ہمراہ حمیات کے ہوتی ہی اسکے علاج کا ذکر حمیات کے بیان مین جداگانہ کیا گیا ہی

نفث الدم کا بیان خون کبھی بطور تھوک و لعاب دہن کے برآمد ہوتا ہی ایسا خون منہ کے کسی جزو سے آتا ہی اور کبھی خون زور سے ناک چھینکتے وقت اطراف حلق سے آتا ہی اور کبھی تنخع یعنے کھنکھارنے سے زور کے آتا ہی کہ خون قصبہ ریہ کا ہی اور کبھی قے کے طور پر آتا ہی ایسا خون مری اور فم معدہ اور معدہ اور جگر اور طحال سے آتا ہی اور کبھی کھانسی مین آتا ہی یہ خون نواحی صدر سے اور ریہ سے آتا ہی

جو خون سینہ سے آتا ہے اس سے چندان خوف نہین ہے جسقدر کہ ریہ سے خون کی آمد کا خوف ہے اسلیے کہ جو خون سینہ سے آتا ہے وہ بہت جلد اور بآسانی بند ہو سکتا ہے اور شاید اگر بند بھی نہو تو اسمین اندیشہ ضرر قروح ریہ کا نہین ہے اور اکثر اوقات یہ خون قروح ناصوریہ سے سینہ کے آتا ہے جو بروقت خون تھوکنے کی ہمیشہ معاودت کرتے ہین اسباب قریبہ جمیع اقسام نفث الدم کے جراحت یعنے وہ تفرق اتصال ہے جو کم مین بدون تقیح کے ہو اور یہ جراحت کسی سبب بادی یعنے خارجی سے از قسم ضربہ و سقطہ کے ہو جو سینہ پر خواہ جگر پر اور حجاب پر پہونچے یا کوئی شے قاطع سے جراحت پیدا ہو خواہ تیز اور زور کی کھانسی سے یا زیادہ چلانا خواہ آواز کو بلاتدریج تیز کرنا۔ خواہ دلتنگی اور ملال۔ اور یہی وجہ ہے کہ مجانین کو اور ان لوگون کو جو ذرا ذراسی بات پر آزردہ خاطر اور رنجیدہ ہو جاتے ہین نفث الدم بہت عارض ہوتا ہے کبھی اس قے سے جو درشتی اور سختی سے آتی ہے بھی نفث الدم پیدا ہوتا ہے خصوصًا جو لوگ بالطبع مستعد قے پر ہون۔ اور کبھی تناول مسہلات حادہ اور کھانے سے باحدت غذا کے جیسے لہسن پیاز۔ خوف اور غم ایسا جو خون مین حدت پیدا کرے یا بدون فرش کے سونا۔ یا کوئی حلقہ گوشت جو حلق سے اور اندر حلق کے لپٹ جاے یا سبب واصل سے نفث الدم پیدا ہوا اور یہ سبب یا تو عروق مین ہو خواہ رگون سے باہر اور کسی جگہ عروق مین جو سبب ہو یا تو کسی رگ کا کٹ جانا خواہ پھٹ جانا خواہ منہ کھلجانا اور وسیع ہو جانا کسی حدت اور تیزی سے یا استرخا کیوجہ سے ہو خواہ تاکل اور سڑجانا انکا حدت سے کسی خلط کی یا سخافت اور بوسیدگی سے ترشحات خون کے اُن سے برآمد ہونے اور اکثر منافذ جو درمیان قصبہ ریہ کے ہین یا شرائین کے منافذ زائد بر مقدار طبعی کے وسیع ہو جاتے ہین جس سے خون قصبۂ ریہ تک مترشح ہوتا ہے۔ جو سبب واصل رگو نمین نہو یا تو از قسم جراحت کے ہوگا یا قرحہ جو کسی جراحت سے پڑگیا ہو خواہ تاکل اور تعفن اگر عضو مخصوص سے کوئی چیز منقطع ہو کر جدا ہو۔ کبھی ورم دموی سے ریہ کی ترشح خون کا ہوتا ہے پس نفث الدم عارض ہوتا ہے۔ اور ایسا ورم سلیم ہے مہلک نہین ہے اسلیے کہ دموی ہے اور مادہ بطور ترشح کے ہے یعنے جو خون اس ورم سے دفع ہوتا ہے وہ مادہ نہین ہے جو بستہ اور معفون ہو جاے یا غلیظ ہو کبھی ریہ مین ان جملہ اسباب کا وجود ہوتا ہے سواے علقہ کے۔ ان اسباب واصلہ کے واسطے چند اسباب اور ہین جو ان پر بھی مقدم ہوتے ہین اور وہ اسباب مقدم یا تو کثرت مادہ کی ہے جو کثرت سے غذا کی اور ترک سے ریاضت کی پیدا ہو یا اس سبب سے کہ وہ غذا طبیعت کے مہیا کرنے سے زیادہ ہے جسطرح یہ امر حاصل ہوتا ہے ترک سے ریاضت کے چنانچہ ہم نے کتاب اول یعنے فن کلیات مین اسے بیان کر دیا ہے۔ خواہ احتباس حیض اور بند ہو جانے سے خون بواسیر کے یا قطع سے کسی عضو کے یہ سبب مقدم پیدا ہو اسباب واصلہ کا یا بسبب حدت اسی مادہ کے اور بشدت حرکت کرنے اسی مادہ کے۔ یا ریاح کثیرہ جو عروق مین بھر کر تنگی پیدا کرین خصوصًا عروق مجنحین مین کہ ایسے آدمیونکو یہ ضرر زیادہ پہونچتا ہے مترجم مجنحین مشتق مادہ جناح سے ہے جسکے معنے بازو کے ہین آدمی کے بدنمین جناح ان دو ہڈیونکو بولتے ہین جو دونون پہلو سے مہرہ ہاے پشت کے چپ و راست نکلی ہین اور شکل اس ہڈی کی مشابہ بازو کے ہے پس شاید مجنحین کے معنے یہ ہون کہ جنکے بدن کے یہ دونون استخوان زیادہ نمودار ہون متن یا بسبب استعداد ان آلات کے جو حاوی مادۂ مذکورہ کے ہین واسطے پھٹ جانے کے اور یہ استعداد یا بسبب برودت کے پیدا ہو کہ بسبب برودت کے انبساط ان آلات کا دشوار ہوا اور جو قوت کہ انبساط ان آلات مین پیدا کرتی ہے اسکی اطاعت نہ کر سکین بذریعۂ امتداد کے بلکہ جب وہ قوت خواہان امتداد ہو یہ آلات پھٹ جائین یا اینکہ یہ استعداد شگافتہ ہونیکی بسبب کسی حرارت خارجی یا داخلی کے یا بسبب یبوست کے پیدا ہو کہ اُن آلات کو آمادہ تکثیف پر تجفیف اور کر کے ادنی سبب سے انشقاق کی نوبت پہونچادے یا بسبب رطوبت کے جو انھین آلات مین ارخا پیدا کر کے مسامات کو وسیع کر دے۔ خواہ ملاقات کسی خارق اور شگافتہ کنندہ شے یا اکال خواہ شے قطع کرنیوالی یا عفونت پیدا کرنیوالی سے انشقاق پیدا ہو جسوقت امتلاے دموی عارض ہوتا ہے طبیعت دفع مادہ پر متوجہ ہوتی ہے جسطرف سے ممکن ہو بشرطیکہ استعداد اسمین زیادہ ہو یا مکان سے اس عضل کے قریب ہو جدھر سے بذریعہ نفث کے دفع کرنے پر طبیعت آمادہ ہوئی ہے۔ خواہ بواسیر کیطرف بہانے سے یا حیض کیطرف خواہ رعاف کے ذریعہ سے اسکا اخراج کر دے۔ پھر اگر عروق اسقدر قوی ہون کہ خون کو پکڑ لین اور چھوڑنے سے انکار کرین اسوقت موت ناگہانی واقع ہوگی

اسلیے کہ خون تجاویف عروق پر ریزان ہوگا۔ جو شخص کہ اسے نفث الدم عارض ہوتا ہو ایسے شخص کو قرحہ ریہ کا عارض ہونا ہر وقت مظنون ہوتا ہی اسلیے کہ نفث دم اکثر جراحت سے پیدا ہوتا ہی اور جراحت مائل بطرف قرحہ کے ہوتی ہی۔ اگر کسی نفث دم محتبس کے پیچھے کوئی نفث دم دوسرا جاری ہو خوف اس امر کا ہو کہ یہ دوسرا نفث الدم ایک قرحہ سے پیدا ہو جسکی طرف جراحت پہلے نفث الدم کی مستحیل ہوتی ہی۔ اکثر جو خون نفث مین آتا ہی اکثر سر سے ریہ مین اتر کے خارج ہوتا ہی۔ اگر نفث الدم اطراف ریہ سے ہو اسوقت دو خوف عارض ہوتے ہین ایک خوف تو اسکے افراط کا دوسرا خوف اس امر کا کہ یہ جراحت ریہ مین قرحہ نہ ڈالدے۔ ہر ایک قسم سے نفث الدم کی خوف نہ کرنا چاہیے بلکہ جس قسم مین خون بند نہوتا اسکے نفث الدم کے ہمراہ حرارت بھی ہو اکثر نفث الدم کے ذریعہ سے ورم جگر خواہ ورم طحال دور ہو جاتا ہی **علامات** حنجرہ کے قریب سے جو خون آتا ہی خفیف سی کھانسی اُٹھکر آتا ہی اور حنجرہ سے دور مقام کا خون سرفۂ کثیر کے بعد آتا ہی اور جسقدر مقام خونکی آمد کا دور ہوگا کھانسی مین شدت ہوگی جسوقت آدمی اس پہلو پر خواب کرے جدھر سے خونکی آمد ہی انتفاث اور برآمد ہونا خون کا زیادہ ہوگا۔ واجب ہی کہ اچھی طرح غور اور تامل کر لیا جاے اور پہچان لیا جاے کہ جو خون آتا ہی وہ رعاف او نکسیر کا نہو اور اس امر کی شناخت رعاف کی خوگری سے ہوتی ہی یعنے جو شخص خوگر رعاف کا ہی اسکی عادت وہی دلیل خاص ہی اس امر پر کہ خون رعاف کا ہی **ایضاً** بعد خون آنے کے سر کا بوجھ کم اور خفت کا زیادہ ہونا یہ بھی رعاف کی نشانی ہی اور موجودگی دیگر علامات رعاف سے مثلاً سرخی چہرہ اور چشم کی اور تبارق جو آنکھونکے سامنے پتنگے سے اُڑتے ہین **ایضاً** خون کا زبدی اور کفدار نہونا اور دفعۃً خون کثیر برآمد ہونا کہ ان جملہ امور سے رعاف کی شناخت ہوتی ہی۔ علامت اس خون کی جو خاص جوہر سے لحم ریہ کے بسبب جراحت یا قرحہ کے آتا ہی یہ ہی کہ وہ خون زبدی ہوتا ہی اور نہ منقطع ہوتا ہی کہ درد اسکے ہمراہ نہین ہوتا اور بہ نسبت رگ کے خون کی اسکی مقدار کمتر اور غائلہ اور شرار اسکا زیادہ تر اور انجام اسکا بہت برا ہوتا ہی۔ کبھی خون زبدی بیماران ذات الجنب اور ذات الریہ کے منہ سے بھی برآمد ہوتا ہی جسوقت اُنکے پھیپھڑو مین حرارت ناریہ مشتعل ہوتی ہی کہ خونمین جوش پیدا کر دیتی ہی کبھی خون زبدی قصبۂ ریہ سے بھی آتا ہی مگر ہمراہ تنحنح اور سعال کے آتا ہی اور کھانسی خفیف ہوتی ہی اور جسقدر خون نکلتا ہی بمقدار قلیل ہوتا ہی اور کسیقدر اسی جگہ یعنے قصبۂ ریہ مین الم اور ایذا محسوس ہوتی ہی۔ جو خون رگہاے قصبہ ریہ سے برآمد ہوتا ہی وہ زبدی نہین ہوتا اور زیادہ گرم اور قوام اسکا زیادہ مضبوط اور استوار بہ نسبت اس خون کے جو ریہ سے آتا ہی اور رنگت بھی اس خون کی سیاہی وغیرہ مین زیادہ مشابہ خون اصلی سے ہوتی ہی اگرچہ اتنا غلیظ نہین ہوتا جسقدر غلیظ سینہ کا خون ہی سینہ سے جو خون برآمد ہو اسکی رنگت مین سیاہی اور قوام اسکا غلیظ اور بستہ ہوتا ہی اسلیے کہ طول مسافت سے آتا ہی اور کسیقدر زبدیت بھی آمین ہوتی ہے اور کف بھی آمین ہوتا ہی اور سینہ مین درد بھی ایسے مقام پر ہوتا ہی کہ اسی درد سے موضع خاص مرض کا پہچان لیا جاتا ہی اور تاکید ان دلائل کی اس سے ہوتی ہی کہ سینہ کے بھل خواب کرنے سے اسکی آمد مین زیادتی ہوتی ہی اس درد کا سبب یہ ہی کہ اعضا سینہ کے عصبی ہین جو بہت جلد متالم ہوتے ہین نفث اس خون کا تھوڑا تھوڑا ہوتا ہی۔ یکبارگی بہت سا برآمد نہین ہوتا اور بہت شدید کھانسی اٹھکر جب خون کا اخراج ہوتا ہی تب کھانسی بند ہوتی ہی علامت اس خون کی جو رگون کے کٹ جانے سے آئے کثرت آمد خونکی ہی علامت تاکل کی مقدم ہونا اسباب تاکل کا مثلاً اشیاء حریف اور تیز کا زیادہ کھانا خواہ نزلات حریفہ کا اترنا اور قیح اور تپ کا ہونا خواہ چھلکے کے طور پر اشیا کا برآمد ہونا خواہ کوئی جزو اور ریزہ پھیپھڑے کا نفث مین برآمد ہونا اور نفث کا مثل ماء اللحم کے ہونا اور شروع نفث کا اندک اندک ہو کر پھر بیشتر بکثرت خون صالح اور عمدہ کا بمقدار کثیر برآمد ہونا اور لون اسکا خراب۔ علامت اس خون کی جو کسی رگ کے منہ کھل جانے سے آتا ہی یہ ہی بروقت امتلاے عروق کے کہ ایسے خون کے برآمد ہونے مین درد ہرگز نہین ہوتا اور اس کے برآمد ہونے مین راحت و لذت ہوتی ہے اور خروج اولی مین اس کی مقدار کمتر ہوتی ہے بہ نسبت اس خون کے جو بسبب انقطاع اور انشقاق کے اول مرتبہ برآمد ہوتا ہی اور یہ خون انفتاح عروق کا مقدار مین اکثر اوقات اس خون سے زیادہ ہوتا ہی جو تاکل کے سبب سے برآمد ہوتا ہی علامت اس خون کی جو کسی ورم سے بطور رشح ٹپک کر برآمد ہو یہ ہی کہ مقدار مین

کم ہوتا ہے اور علامات ذات الریہ وغیرہ کے سب موجود ہوتے ہین **معالجات** جو شخص مرض نفث الدم مین مبتلا ہو اسکے حال کی خبر ہر وقت رکھنی چاہیے جب امتلاے خون معلوم ہو فوراً فصد اسکی کھولدیجاے خصوصاً اگر ایسے بیمار کا سینہ اصل خلقت مین تنگ مخلوق ہوا ہو یا کھانسی اُسے آتی ہو۔ اور اصوب یہ ہے کہ خون کا امالہ اعضاے اسفل کیطرف کیا جاے بذریعۂ فصد صافن کے اور بعد ازان امالہ دوم فصد باسلیق کے ذریعہ سے کرنا چاہیے اگر بروقت امالہ کے مثلاً بوجہ کھولنے فصد سافن کے اور حیض کسی عورت کا ہوجاے اور اور ابھی بقدر کفایت یعنے پورا پورا ہوجاے اسی ذریعہ سے اسکا نفث الدم زائل ہوجائیگا جسطرح کبھی احتباس حیض سے نفث الدم عورات مین پیدا ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ جملہ امور اور اسباب جو محرک خون کے ہین احتراز کیا جاے مثلاً غذاے گرم کھانیسے اور وثبہ یعنے کودنا پھاندنا اور چیخنا چلانا اور ضجیع یعنے دلتنگی اور جماع اور نفس عالی یعنے بلند سانس لینے سے اور زیادہ کلام کرنا اور سُرخ اشیا کیطرف دیکھنے سے اور شراب کثیر پینے سے اور بکثرت استحمام کرنے سے کہ یہ جملہ امور محرکات خون کے ہین ادویۂ مسخنہ سے بھی اجتناب کرنا ایسے بیمارونکو لازم ہے جیسے کرفس اور صبر اور سمسم اور شراب اور دوغ کہنہ کہ مرضاے نفث الدم کو مضر ہے اور دوغ تازہ نافع ہے غذاے نافع انکے لیے وہ ہے جو مغری ہو اور مسدد اور جو غذا کہ لحم یعنے گوشت آور ہے اسیطرح جس غذا سے خون مین برودت پیدا ہو اور غلیان اور جوش خونکو روکے۔ ازانجملہ دودھ جوش دیا ہوا بسبب اسکے کہ اسمین قوت تغریہ کی ہے اور دہی گاے کا کہ اسمین قبض ہے اور مسکہ اور پنیر تازہ بے نمک اور فواکہ قابضہ اور ایک قسم آلو بخارا کی جو چھوٹی ہوتی ہے کہ اسمین بھی قبض کی قوت ہے اور زیت انفاق تازہ انکے طعام مرغن اور چکنا کرنے کی غرض سے ڈالا جاتا ہے۔ میاہ شبیہ یعنے پھٹکری کے معدن کے خواہ اسی خاصیت کے پانی ایسے بیمارونکو زیادہ نافع ہین جو قسم نفث الدم کی خاص جرم ریہ سے ہو اس مریض کو ادویۂ لحمہ جو یابسہ ہین وہی مناسب ہین جیسے طین اور شادنج آب بارتنگ اور سرکہ آب مخیطہ کے ہمراہ علاج اسکا سواے تدبیر غذائی کے یہ ہے کہ بہت جلد فصد باسلیق کی اس جانب سے کھولی جاے جدھر اختلال فرد معلوم ہوتا ہو مگر فصد کشادہ نہو بلکہ دقیق ہو کہ خون بدفعات لیا جاے اور درمیان دفعات کے تین گھنٹہ خواہ کم وبیش کا وقفہ ہو اور قوت کی رعایت کا لحاظ رہے اسلیے کہ فصد خون کا جذب خلاف جہت مین کریگی اور حدوث ورم کو روکے گی اس جراحت مین جو ریہ مین پڑی ہے۔ اطراف انکے دلک شدید سے مالش کیے جائین کہ اوپر سے مالش شروع ہو اور نیچے کیطرف اترتی ہوئی چلی آے اور امور مذکورہ جو محرک خون کے ہین اور ابھی انکا بیان ہوچکا ہے انسے باز رکھے جائین ہوا انکے واسطے معتدل تجویز کیجاے اور لیٹنا انکا پہلو پر یا ایسی شکل پر جسطرح پر انتصاب اور سیدھے ہونیکے وقت آدمی رہتا ہے تاکہ بعض اجزا سینہ کے بعض اجزا پر نہ پڑین۔ کبھی سرکہ پانی ملا ہوا انکو موافق ہوتا ہے۔ اسلیے کہ مانع نزف کا ہے اور اطراف صدر اور ریہ کو خون سے پاک کرتا ہے۔ اگر کسی قسم کا خون وہان منجمد ہوکر بستہ ہورہا ہو اسے خارج کردیتا ہے اور پھر منجمد ہونے نہین پاتا ہے ادویہ باردہ کا استعمال انھین کرانا چاہیے۔ جو مغریہ بھی ہون اسلیے کہ مغریہ اس مرض مین اولی اور انسب ہین اور تغریہ پیدا کرنا جملہ تدابیر سے زیادہ واجب ہے۔ اگر ہمراہ نفث کے تنقیہ اور صفائی پائی جاے نہایت درجہ مطلوب کا ہے اسبغول باوجود تبرید کے بروقت پیاس کے نافع ہے کبھی ادویہ مغریہ کے ساتھ مخدرات کی آمیزش دو وجہون سے مناسب ہوتی ہے ایک تسکین اور ترقیق خون کی دوسرے نیند کا پیدا کرنا اور حرکت بدنی کو روکنا۔ ادویہ جو مشترک اقسام نفث الدم کی ہین انھین اخیر مین اس باب کے ذکر کرینگے جبوقت نفث الدم بسبب نزلہ کے عارض ہو اور وہ نزلہ صفراے حادہ سے ہو فوراً اس مریض کی فصد کھولنی چاہیے اور بندش اطراف کی اوپر سے نیچے تک اور مالش اطراف کی زیت حار سے کرنی چاہیے خواہ کسی اور روغن سے جو گرم ہو جیسے روغن قثاء الحمار وغیرہ مگر سر پر روغن کا لگانا کسی طرح درست نہین ہے غذا انکی حنطیہ یعنے حریرہ نشاستہ گندم کا خواہ آرد گندم کا لپٹا یا گیہون کے ستو جسکے ہمراہ کوئی شے عفص اور کبھی کھلائی جاے اور یہ عفوصات کسی پھل وغیرہ کے پسے ہوے ہون۔ اور بروقت ضعف کے روٹی سرکہ مین بھگو کر دیجائیگی آب سرد کی آمیزش اس سرکہ مین کرکے اور حقنہ ہاے حارہ یا حادہ سے احتقان کرنا چاہیے تاکہ مواد جانب سر سے جذب ہوکر اسفل کیطرف آئے خصوصاً جسوقت فصد سے پوری کارروائی نہو۔ واجب ہے کہ تبرید راس کی تدبیر داخلی جہانتک ممکن ہو کیجاے اور

بڑی کوشش ترطیب راس کی بھی پر ضرور ہو اقراص کہربا کا استعمال بھی اسوقت نافع ہوتا ہو پھر اگر یہ تدبیر نافع نہو تا چار علاج نزلہ کی خاص قسم کا کیا جائیگا مثلاً حلق راس یعنے سر ترشوانا اور ضمادات جو پشک سے کبوتر کی بنائے جائین انکا استعمال کیا جائیگا کہ ایسے ہی ضماد کبھی لگائے جائین گے اور کبھی چھوڑ دیے جائینگے جیسی حاجت جسوقت ہوگی. جالینوس نے کہا ہو کہ ایک عورت کو مرض نفث الدم کا بسبب نزلہ کے عارض ہوا تھا مین نے حقنہ حادہ سے اسکا علاج کیا خصوصاً اسوجہ سے کہ فصد اسکی ممکن نہ تھی اسلیے کہ چار دن پیاپے اسے خون تھوکتے گذر گئے تھے اور ضعیف بدرجہ غایت ہوگئی تھی اور غذا اس مریضہ کو حریرہ اور ایسے فاکہہ سے دی جسمین قبض کی قوت بھی اسلیے کہ چند روز سے برابر فاقہ برفاقہ اسنے کیا تھا اور سر پر اسکے فضلہ خطاف کا لیپ کیا اور حمام کرنیکی اجازت اسکو بغرض دوا کے بغرض نظافت وغیرہ کے دی اور سر پر اسکے تیل ہرگز ملنے نہ دیا اور نہ تیل لگانیکی اجازت دی تاکہ ترطیب راس نہ پیدا ہو اور تریاق طری یعنے تازہ بھی اسے کھلائے تاکہ اسے نیند آجائے اسلیے کہ اس تریاق مین جز و قلیل افیون کا چونکہ ہو لہذا نوم پیدا کرتا ہو اور دغدغہ سعال کو بھی منع کرتا ہو اور بسبب تغلیظ کے سیلان مادہ کو ٹھہرا دیتا ہو روز دوم اس تدبیر کی یعنے تریاق دینے سے دوسرے دن پھر جالینوس نے کسی قسم کی تحریک اس مریضہ کے مداوا مین نہ کی بلکہ اسے بآرام اور سکون بحال خود چھوڑ دیا حالانکہ حاجت کثیر اسکے تنقیہ ریہ کی تھی اور اکثر جو تدبیر ایسے وقت کی وہ یہی تھی کہ اسکے اطراف کی مالش کرائی اور بقدر باقلا کے اور تریاق حدیث پلایا جو کمتر مقدار کافی سے تھا اور غرض جالینوس کی یہ تھی کہ رفتہ رفتہ شہد پلانے کے قابل وہ مریضہ ہو جائے تاکہ ریہ اسکا مادہ نزلہ سے پاک ہو پھر اسکو بحال خود ٹھہرا دیا یعنے کسی قسم کی تحریک نہ کی پھر اسکے اطراف کی مالش کی اور اسکے بعد ماء الشعیر اسے دیا اور تھوڑی روٹی بھی واسطے انعاش اور بیدار کرنے قوت کے اسکو کھلائی اور چوتھے دن اسکو تریاق کہنہ بقدار کثیر ہمراہ شہد کے پلایا تاکہ اسکا ریہ اچھی طرح پاک ہوجائے اور ہر روز پوری غذا جو اسکے مناسب حال تھی دیتا رہا اور جسطرح جسے ناقہین کی تدبیر کیجاتی ہو اسیطرح اسکی تدبیر کرتا رہا اور بانیہ وقتاً فوقتاً اسکے سر پر قیروطی ثافسیا کو لگاتا رہا اور نہانے سے اسکو بالکل منع کر دیا تھا. یہ تدبیر جالینوس نے جو کی نہایت عمدہ تھی. واجب ہو کہ تریاق کا استعمال درمیان دو مہینہ کے لغایت چار مہینہ تک برابر کیا جائے اسلیے کہ تریاق سے نیند پیدا ہوتی ہو اور نزلہ بند ہو جاتا ہو اور روغن کسی قسم کا ان لوگون کے سر کے پاس نہ جانے پائے اور سر کے بال ترشوانے ان مریضون کے ضرور ہین اگرچہ مریض عورت ہی کیون نہو تاکہ ادویہ محمرہ یعنے سرخ کرنیوالی جلد کی اچھی طرح موثر ہوکر مستعمل ہوسکین ادویہ مسہل دینا جب وقتاً فوقتاً سے بشرطیکہ مادہ مین کثرت ہو بھی ضرور ہو. مگر یہ مسہل بعد فصد کے دینا چاہیے اسکے بعد التزام استعمال ادویہ محمرہ کا واجب ہو. جو نفث الدم بسبب انشقاق کسی رگ کے خواہ کٹ جانے رگ کے پیدا ہوا ہو اسیطرح وہ قسم نفث الدم کی جو بسبب امتلا کے حادث ہو ان اقسام مین جہانتک ہوسکے غذا نہ دینی چاہیے بلکہ تین روز تک بھوکھا ہی رہنے دین خواہ تھوڑی سی غذا جسمین لزوجت ہو اسی پر قناعت کرائین. اور اگر سقوط قوت کا تیسرے فاقہ سے نہو اور قوت مستحق نظر آئے چوتھے روز بھی تغذیہ نہ کرین. اور اگر سقوط قوت کا خوف پورا پورا ہو ایسی غذا کھلائے جو خلط صالح پیدا کرے اور مزاج مین معتدل ہو یا مائل برودت کیطرف ہو اور اسمین تغذیہ کی قوت ہو اور چسپیدگی اور قبض ہو اور خون کے غلیظ کرنیکی خاصیت بھی ہو جسطرح ہریسہ اکارع سے پکایا ہوا خواہ سری اور بھیجا خواہ بیضہ نیمبرشت خواہ اطریہ خصوصاً ایسے وقت کہ اسکو عدس مین پختہ کیا ہو اور مسور بھی ایسی ہی غذا ہو. اور عناب بھی اور جہانتک ممکن ہو کہ قوی آدمی کو غذا نہ دیجائے ایسا ہی کرنا چاہیے اور ماء الشعیر پر اقتصار کرنا خصوصاً کہ اسے عناب یا مسور یا سفرجل کے ہمراہ پختہ کیا ہو. خبز یعنے روٹی سرد پانی مین ڈبوئی ہوئی جو مثل شوربائے رقیق کے ہو یہ بھی مبرد بالفعل ہو. گائے کے دودھ کی چھاچھ اور دہی میٹھا جب طول مرض ہوا سوقت نافع ہوتا ہو کہ قبض کرتا ہو اور برودت پیدا کرتا ہو دودھ کے اقسام جو خوب جوش دیکر پختہ کیے جائین یہ بھی نافع ہین کہ تغذیہ کرتے ہین اور مادہ مین چسپیدگی پیدا کرتے ہین اور اگر جوش نہ دیا جائے خون زیادہ کرنیکی وجہ سے ضرر کرینگے. سماک رضراضی بھی زیادہ نافع ہو. غذا ایسے مریضون کی جو انشقاق یا انصداع کیوجہ سے مبتلا اس مرض کے ہون خواہ ان لوگونکی غذا جنکا ذکر بعد اس قسم کے آئیگا بارد بالفعل

ہونی چاہیے خیر تازہ بے نمک زیادہ مفید ہے۔ اگر کسی گوشت کے ذریعہ سے ان لوگوں کو غذا دینی منظور ہو اقسام لحوم سے اسی کو اختیار کرنا چاہیے
جو خون کمتر پیدا کرے اور اصل خلقت میں وہ گوشت سوکھا اور سبک ہو جیسے لوہ کا گوشت یا بگلہ کا گوشت اور دراج جو اشیاء قابضہ اور بکٹھی
چیزوں میں پکایا جائے منجملہ اشیاء مجربہ کے تخم خرفہ کا چبانا ہے کہ فوراً خون کو بند کر دیتا ہے اگر اسکا پانی حلق سے اُتار لیا جائے۔ فواکہ اُنکے واسطے بہی
اور سیب جو خام اور بکٹھے ہوں اور عناب تازہ اور حب الآس خرنوب شامی اور ازین قبیل اور میوہ ہائے خام کبھی انکے واسطے گل مختوم اور
ارمنی سے گوند ملا کر اور تھوڑا سا کافور داخل کر کے نقل تیار کیا جاتا ہے جب خون کی آمد بند ہو جائے اور جو تھے فاقہ کی نوبت پہونچی ہو غذا دینی
واجب ہوتی ہے اور تقویت کی تدبیر کرنی پر ضرور ہے اور ابتدا روٹی دینے سے کریں جو پانی میں ڈبوئی ہو اور ہریسہ اور اکارع یعنے پاچہ اور بھیجا
وغیرہ بھی بتدریج دیا جائے۔ اگر یہ انشقاق اور انقلاع بسبب حدت اور تیزی خون کے ہوا ہو اسوقت تدبیر امالہ کی جو اوپر مذکور ہو چکی بندش
اطراف وغیرہ سے کریں یا خلاف جہت کیطرف امالہ کریں اور خلط حاد یعنے صفرا کا استفراغ کرنا چاہیے بعد ازاں تبرید اور ترطیب قوی لازم ہے
اور استعمال قوابض کا ضرور ہے اور مغریات اور ماء الشعیر اور سرطان اور قرع اور دوائے اندروخس جو ایک دوائے مرکب ہے اور دوائے
جالینوس کا استعمال کرنا چاہیے۔ جو نفث الدم کسی رگ کے منہ کھل جانے سے عارض ہوا سکے لیے دوا قابض اور عفص کہ جسمیں تغریہ بھی ہو دینی چاہیے
الغرض ایسے ہی ادویہ جو ابھی انشقاق کیواسطے مذکور ہوئیں دینی چاہئیں کہ وہ بھی مغریہ اور ملحمہ اور قابض ہوتی ہیں یہ ادویہ جیسے گلنار اور انار
کی کلیاں اور سماق اور عصارہ طراثیث یعنے اشترغار اور عصارہ شاخہائے باریک انگور کا اور بلوط اور برگ عوسج اور کہربا اور اقاقیا اور جفت
اور عصارہ ورد عصارہ عصی الراعی اور شکاعی عصارہ انگور خام اور اس انگور کا نام مافسطیداس ہے کبھی یہ ادویہ خواہ انسے جو قرص وغیرہ مرکب
ہوں شب اور مازو اور صبر اور افسنتین سے قوی کر دیجاتی ہیں اور باہم ترکیب دیگر تیار کیجاتی ہیں اور اقراص جو اسی مرض نفث الدم کیواسطے
معدود اور مشہور ہیں انھیں دواؤں سے تیار کیے جاتے ہیں۔ اور کبھی یہ ادویہ آب خالص میں خواہ بعض عصارات میں جوش دیکر بطور شروب
کے مستعمل ہوتی ہیں۔ کبھی انھیں ادویہ سے ضمادات تیار ہوتے ہیں کبھی ان ادویہ میں اور جملہ ادویہ نفث الدم کی جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں
ادویہ صدریہ بھی مثل کرفس اور نانخواہ اور انیسون اور سنبل اور رامک کے داخل ہوتی ہیں۔ اور کبھی مخدرات بھی شریک کر دیے جاتے ہیں جیسے
پوست بیخ ببروج اور بنگ اور خشخاش اور کبھی مغریات جیسے صمغ عربی اور قشار کندر اور کوکب شامش یعنے مٹی شاموش کی اور طباشیر اور
بارتنگ اور لعاب اسبغول اور خود اسبغول اور عصارہ بقلۃ الحمقا اور لعاب بہدانہ بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔ اگر نفث الدم بطور رشح کے کسی
ورم سے ہوتا ہو علاج اسکا فصد اور استفراغ اسکے بعد انضاج مادہ ہے اور قوابض سے ہرگز اس قسم کا علاج نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت استعمال
قوابض کا آفت عظیم پیدا کرتا ہے بلکہ مثل علاج ذات الریہ کے اسکا علاج کرنا لازم ہے۔ جو نفث الدم بسبب تاکل کے پیدا ہوا ہو اسکا علاج دشوار
اور گویا اسکے علاج سے یاس قطعی ہے اسلیے کہ وہ اچھا نہیں ہوتا اور التحام اسکا بدون زوال سوء مزاج کے ممکن نہیں ہے اور اس سوء مزاج کا
جانا بدون امتداد زمانہ دراز کے دشوار ہے اور اتنے زمانہ میں قرحہ میں صلابت اور سختی پیدا ہو جائے گی یا عفونت آجائیگی مگر بیشتر اس تدبیر سے
نفع ہوتا ہے کہ تاکل کو مستحکم نہونے دیں اسطرح کہ خلط حار کو کم کرتے رہیں اور بیشتر صفرا رقیق کو بذریعہ اسہال کے دفع کرتے ہیں اور خلط غلیظ
کو بھی حب غاریقون سے۔ اگر احتیاج زیادہ تقویت دینے کی ہو اسی غرض سے کہ مسہل سے ضعف نہ پیدا ہو تقویت دینی چاہیے اور دفعہ
سعال کی تسکین کے واسطے دوائے بزور کا استعمال کرنا چاہیے کہ وہ دوا ایسی ہے جس سے امید ایک طرح کے نفع کی اصل مرض میں بھی ہے اور
خلاصہ یہ ہے کہ ایسے بیماروں کا علاج بھی تنقیہ ہے استفراغ اور فصد وغیرہ سے۔ غذائے جید الکیموس انکے واسطے تجویز کرنی چاہیے منجملہ ادویہ مفیدہ کیواسطے
اکال یعنے سڑنے ہوئے زخم کی جو مورث نفث الدم کا ہو لبان یعنے کندر اور آذان الجدی جو قسم بڑی بارتنگ کی ہے اور بزر بقلۃ الحمقا اور خطمی ہے
اور قرص کوکب میں نصف جز افیون زیادہ کر کے استعمال کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے چند ادویہ مرکبہ وہ ہیں جنکو حکیم بولس نے ذکر کیا ہے اور ہم قرابادین میں

انہیں ذکر کرینگے۔ ادویہ جوانکو نافع ہوتی ہیں ہیں جنمین شادنج اور دم الاخوین کہربا سندروس گل مختوم دخل ہو اور مجملاً یہ ہو کہ جو دوا مجفف اور منقی اور مغری اور لحم ہو وہی اس قسم نفث الدم کو نافع ہو۔ سینہ سے جو نفث الدم پیدا ہو اسکا علاج ضمادات سے کرنا چاہیے اور ایسی دواؤن سے جنمین جوہر لطیف ہو یا اسکے ہمراہ جوہر لطیف ہو کہ آئین وہی اجزاے صدریہ ملاے جائین جنکو ہم نے بیان کیا ہو کہ تا سینہ تک اثر اسکا پہونچے بادروج جسکو تکمی کہتے ہین آئین فی نفسہ یہ اثر ہو کہ جامع دونون امرون کو ہو اگر حدس طبیب سے یہ امر دریافت ہو کہ سبب نفث الدم کا حرارت ہو اسوقت ادویہ مذکورہ سب کی سب موافق اور نافع ہونگے۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ برودت کیوجہ سے نفث الدم پیدا ہوا ہو اسیطور کا احداث جو اوپر مذکور ہو چکا ہو اسکا علاج بقول جالینوس اسطرح کرنا چاہیے جسطرح جالینوس نے ایک جوان آدمی کا علاج کیا تھا کیفیت اس معالجہ کی یہ ہو کہ ایک جوان آدمی کو مرض نفث الدم کا عارض ہوا روز اول جالینوس نے اسکی فصد کھولی اور پھر دوسرے روز بھی فصد کھولی اور اطراف کی مالش کر کے خوب ستواری سے بندش کی جسطرح ہر ایک قسم نزف الدم کے لائق ہو اور غذا مین حسو یعنے ستو کے اقسام سے تجویز کیا اور سینہ پر اسکے قیروطی ثافیسا کی رکھی اور وقت عشا یعنے شب کو وہ قیروطی چھوڑ ڈالی تاکہ وہ غرض مطلوب سے زیادہ حرارت پیدا نہ کرے اور غذا اسکو ستو کی پھر دی اور دوائے بزور پلوائی اور جب تیسرا دن ہوا سینہ پر تین گھنٹہ تک وہی قیروطی رکھی اور بعد ازان چھوڑ ڈالی اور پھر ماء الشعیر سے اسے غذا دی اور یخنی کے اقسام مین سے گوشت بط کی یخنی پلائی جب مریض کے ریہ کا مزاج اعتدال پر آیا اور ورم پیدا ہو جانے کا خوف دور ہو گیا تنقیہ ریہ کا تریاق کہنہ سے کیا جو پورے اجزا پر شامل تھا اور بتدریج مریض کو شیر مادہ خر پر ڈھالا اور جملہ تدابیر نفث الدم کو اسیطرح رفتہ رفتہ کرتا رہا جالینوس کہتا ہو کہ جس مریض نفث الدم کی روز اول سے یہ تدبیر ہو گئی وہ صحیح اور تندرست ہو گیا۔ اور جن لوگونکے علاج مین وقفہ ہوا یعنے روز اول سے انکا معالجہ شروع نہوا انمین کسیکو صحت ہوئی اور کسیکو نہوئی ہم نے ایسے لوگ خود بھی دیکھے ہین جنکو اس تدبیر نے خواہ اور قسم کے علاج نے نفع مین کیا اور ازالہ مرض ہو گیا ہو جب معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا رطوبت ہو اور استرخاے اعضاے مذکورہ اسوقت ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ تجفیف اور تسخین پیدا ہو اور قبض بھی واقع ہو مثلاً اذخر اور مصطگی اور زیرہ بریان اور فودنج کوہی اور قلقدیس اور جندبیدستر اور زعفران واسطے اثر پہونچانے ادویہ کے اور کبھی ان ادویہ کے ہمراہ قوابض وغیرہ بھی شریک کر دیتے ہین جیسے شاہ بلوط اور کبھی ان ادویہ سے کوئی دواے مرکب تیار کیجاتی ہو کہ اس کا بیان قرابادین مین ہوا ہو۔ اگر یہ معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا یبوست ہو اور یہ امر کمتر واقع ہوتا ہو اسوقت مرطبات معلومہ کا استعمال کرنا چاہیے جو اقسام سے دودھ کے ہون خواہ روغن یا عصارات اور مرطبات کا استعمال بعد تدبیر مشترک کے مثل امالہ مادہ خلاف جہت کیطرف کرنا مناسب ہو۔ مگر جو تدبیر کہ لائق نفث الدم یابس کے فصد وغیرہ سے ہو وہ اقل اور ضعیف تر ہو بہ نسبت اس تدبیر کے جو اور اقسام مین کیجاتی ہو اگر سبب نفث الدم کا کوئی صدمہ ایسا ہو جو جگر پر پہونچا ہو اسکے علاج مین یہ سفوف استعمال کرنا چاہیے۔ ریوند چینی دس جزو اور لاک پانچ جزو گل ارمنی پانچ جزو مقدار شربت ان اجزا کو اچھی طرح کوٹکر ڈیڑھ درہم دینا چاہیے۔ ادویۂ مشترکہ اقسام نفث الدم کے مفردات کا ذکر تو کتاب دوم مین کیا گیا ہو جدولہاے معلومہ مین اور جنکا بیان لائق اس جگہ کے ہو۔ ازانجملہ شادنج ہو کہ جب اسکو مثل غبار کے باریک پیس ڈالین اور ایک مثقال اسے ہمراہ بعض ادویۂ قابضہ کے استعمال کرین خواہ ہمراہ عصارات کے تو اسکا نفع جلیل اور زیادہ تر ہو۔ اور جسوقت خرفہ کو چباکر اس کا پانی حلق مین اتار دین اکثر تو یہی ہے کہ فی الحال حبس خون کر دیتا ہو۔ اور آب خیار خصوصاً بعض مغریات قابضہ کے ہمراہ اگر گھونٹ گھونٹ کر کے اسکو پی جائین جلا ہوا بارہ سنگھا جب اور ادویہ کے ساتھ ملا کر مستعمل ہو زیادہ نافع ہوگا اسیطرح آب پودینہ **ایضاً** چنار کا پھل بوزن ایکدرہم کے **ایضاً** شگوفہ کشنیز ہمراہ سرد پانی کے بقدار تین درہم صبح اور شام دونوں وقت اسکا استعمال کرنا چاہیے **ایضاً** بد بھی شدید النفع ہو اور گل مختوم اور طین شاموس اور بعض کہتے ہین کہ یونانی زبان مین اسے کوکب الارض بولتے ہین اور شاید یہ مٹی طلق کے سوا کوئی اور شے ہو **ایضاً** خون گوسالہ کا قبل انجماد کے لیکر پی جائین بقدر نصف اوقیہ کے اور تین روز برابر اسکا استعمال کرین **ایضاً** حب الآس اور بارتنگ کو آب بارتنگ سبز مین بوزن دو درہم کے خواہ عصارہ ورد کے ہمراہ کبھی

ذکر ادویہ مشترکہ نفث الدم

بدرجہ غایت مفید ہو سفرجل بھی نافع ہو خصوصاً بھنی ہوئی ایضاً نخود یعنے خیربایہ اور رُب کا گلاب کے ساتھ خواہ یہی خیربایہ یا کسی اور حیوان کا انفحہ ہو مطبوخ مازو یا آب بادروج کے ہمراہ خصوصاً قسم نفث الدم صدری کے واسطے اور طین مختوم اور بدل اسکی طین شاموش جو گل ملتانی سپید ایسی ہوتی ہو تھوڑے سے سرکہ میں ملا کر ایضاً سوفوطون اور یہ حی العالم ہو اور ایک شخص نے اپنی بعض کتب میں لکھا ہو کہ سوفوطون ایک قسم ہو فوتنج کی جو سنگلاخ زمین میں پیدا ہوتی ہو اور دل کر نمک ملا کر کھائی جاتی ہو اور موصل میں اسکو بیربرج بری کہتے ہین خواہ نفاخ یہی اسکا نام ہو مگر اس بیان میں مجھے نظر اور تردد ہو۔ اور یہ دوا اپنے ہموزن نشاستہ کے ساتھ مستعمل ہوتی ہو ایضاً شب یمانی کا پلانا اور کھلانا خصوصاً ایسے بیضہ کی زردی میں کہ جو کسیقدر متغیر ہو چکی ہو مگر ابھی منعقد ہو کر شکل بچے کی اسمین نہین بنی ہو ایضاً غری السمک یعنے سریش مچھلی کا بھی نافع ہو۔ پھر جب مرض میں شوک پیدا ہو بیشتر بزر البنج بقدر ربع درہم ہمراہ ماء العسل کے دیجائی ہو واجب ہو کہ ادویہ حابسہ نفث الدم ہمراہ شراب عفص کے دیجائین۔ ہان اگر تپ ہو اسوقت کسی ادویہ عصارۂ مناسب حال کے ہمراہ پلانی چاہیے۔ نفث الدم کہنہ کیواسطے تخم کراث نبطی اور حب الآس دونون ہموزن لیکر بقدر دو درہم کے ہمراہ آب عصی الراعی کے دینا چاہیے۔ یا عصارۂ کراث شامی ایک اوقیہ اور سرکہ نصف اوقیہ صبح کو پلایا جائے۔ یا تراشہ اسفنج تھوڑی سی نبیذ ملا کر جالینوس نفث الدم کا علاج تریاق اور مثرودیطوس سے اور ادویہ خوشبو سے کرتا ہو اسلیے کہ ایسی دوائین طبیعت کو حبس خون پر قوی اور مستعد کر دیتی ہین اور زخم میں گوشت اگا دیتی ہین اسیطرح اقراص کوکبا اور دواے اندروماخس۔ قنطوریون میں دو فائدہ جمع ہین ایک تو یہ کہ حبس نفث کرتی ہو دوسرا یہ کہ تنقیہ ریہ وغیرہ کا بھی کرتی ہو مناسب ہو کہ محموم تو پانی کے ساتھ اور غیر محموم شراب کے ہمراہ اسکا استعمال کرے۔ صقالیہ کے لوگ جو مریض نفث الدم میں ہوتے ہین انکا علاج طبیخ بیخ قنطوریون جلیل سے کیا جاتا ہو منجملہ ادویہ کے عصارہ بارتنگ دو درہم عصارہ گاؤزبان دو درہم عصارۂ خرفہ عصارۂ شاخہاے سبز درخت گل کا دو درہم بدون پانی چھڑکنے کے ان ادویہ تازہ کو کوٹکر عصارات برآوردہ کرین اور آگ پر چڑھا کر جوش نہ دین بلکہ اسی حالت خامی میں گل مختوم اضافہ کرکے پلادین۔ یا عصارہ شاخہاے گل لیکر اسمین عصارہ ہوفطیداس یعنے طراثیث کا اور شاخ اور شاخ گوزن سوختہ بڑھاکر استعمال کرین۔ قرص کے اقسام میں سے یہ قرص عمدہ ہو۔ اقاقیا گلنار گل سرخ عصارہ لحیۃ التیس جفت بلوط قشلانکند رسب اجزا ہموزن ہین ایضاً زرنیخ اور پوست بیخ تفاح طین الجیرۃ اقاقیا تخم خرفہ بزر بادروج گلنار کافور قرص تیار کرین مقدار شربت دو درہم ہمراہ انفحت اوقیہ پانی کے خواہ شراب عفص کے یا آب بادروج کے ہمراہ ایضاً تخم خشخاش گل مختوم و ہوفطیداس کندر کافور آب بادروج کے ہمراہ استعمال کرین ایضاً اس قرص کو ابن سرافیون نے لکھا ہو اور اسکی ترکیب صمغ بادام سے ہوتی ہو۔ روغن جو سینہ پر مستعمل ہوتے ہین فصل گرما میں تو روغن سفرجل اور سرما میں روغن سنبل قرص جید طین الجیرۃ او زبد اور کوکب شامس گل سرخ خشک شدہ ہر واحد دو جزو کہربا صمغ عربی نشاستہ ہر واحد ایک جزو سب کو ملا کر قرص تیار کرین مقدار شربت کی اگر تپ ہو چار مثقال اسکے کسی عصارہ قابضہ کے ہمراہ اور اگر تپ نہو کسی شراب میں خصوصاً شراب قابض کے ہمراہ مشترک اقسام سے ضماد کے آرد جو اور دقاق کندر اقاقیا سپیدی بیضہ کی ملا کر جب خون کی آمد بذریعہ علاج کے بند ہو جائے اسوقت جراحت کے پر ہو جانے اور ورم کے پیدا نہونے کی فکر بہت جلد کرنی ضرور ہو۔ زخم بھر جانے کی تدبیر مغریات قابضہ سے اور ورم کے روکنے کی تدبیر غذا کے روکنے سے کیجاتی ہو اور جذب مواد کا اطراف میں اور سینہ کی تبرید بالفعل بھی کرنی چاہیے واجب ہو کہ جرعہ جرعہ سرکہ پیا کرین جسمین پانی ملا ہو اور بار بار اسکے پینے کیطرف توجہ کرین۔ اور جب خون بند ہو جائے یا آمد خون کے آثار نمایان ہون اشیاء مذکورہ بالا سے احتراز کرنا واجب ہو جو اخراج خون پر معین ہوتی ہین۔ پانی جو یہ لوگ استعمال کرین آب باران ہونا اسکا افضل ہو خواہ وہ پانی جسمین کہ طین ارمنی اور گل سرخ بھگویا ہو اور آب آہن اور آہن تاب زیادہ نافع ہو اسلیے کہ قبض اسمین زیادہ ہو۔ اگر خون کے بستہ ہونے کا ریہ میں خوف ہو چاہیے کہ ابتدا میں سرکہ آب آمیختہ کا استعمال کرین ہان اگر کھانسی ہو اسوقت سرکہ کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کبھی خون بستہ کے واسطے نصف درہم کرکم تھوڑا سا کراث کا پانی ملا کر موثر ہوتی ہو کہ اسمین تین درہم سکنجبین بھی شریک ہو۔ ادویہ مرکبہ میں سے حلبہ مطبوخہ دو درہم زراوند ایک درہم

سوسن ایکدرہم فلفل ایکدرہم بیخ ایکدرہم گل سرخ دو درہم اسکا قرص تیار کریں اور سایہ میں خشک کریں اور آب رازیانہ اور کرفس اسکا بدرقہ ہو ایضاً نبیذ انب اور تھوڑا ہوا پانی خاکستر چوب انجیر کا ہمراہ حاشا کے خواہ جو ہمراہ شہد کے خواہ مسہلات ایسے دیے جائیں جنسے استفراغ مادہ ہوجائے اور بہت سے ادویہ مفردہ ہیں جنکو ہمنے کتاب دوم میں اور مرکبات کو قرابادین میں ذکر کیا ہے اور خون بستہ کے تحلیل کرنیکی ادویہ ہمنے کتاب پنجم میں تفصیل لکھی ہیں وہانسے انکو لینا چاہیے۔ **چوتھا مقالہ** قواعد اور اصول نظریہ شناخت اور علاج اورام اعضائے نواحی صدر کے اور قروح انہیں اعضائے سوائے اورام اور قروح کے جو قلب میں ہوتے ہیں **بیان عام** اوجاع نواحی اور اطراف سینہ اور پہلو کا اور پہلے سب سے ذات الجنب کا بیان کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ حجاب اور جھلیاں اور پردہ ہائے صفاق اور عضل جو صدر میں ہیں ان سب اعضا میں اور انکے اطراف میں چند اورام موذی رجو زیادہ درد ناک کردیتے ہیں اور ایذا بھی ان اورام کی بہت زیادہ ہوتی ہے پیدا ہوتے ہیں اور حسب اصطلاح انمیں سے کسی کا نام شوصہ اور کسیکو برسام اور کسیکو ذات الجنب کہتے ہیں اور کبھی بعض اقسام کے اوجاع انہیں اعضا میں پیدا ہوتے ہیں اور بسبب ورم حجاب کے نہیں ہوتے لیکن ریاح غلیظہ سے وہ اوجاع پیدا ہوتے ہیں انپر بھی اشتباہ انہیں امراض مذکورہ کا ہوتا ہے اور در اصل وہ اوجاع ان امراض سے نہیں ہوتے ذات الجنب ایک ورم نواحی صدر میں ہوتا ہے یا عضلات باطنہ میں یا حجاب مستبطن صدر میں یا حجاب حاجز میں اور یہ ذات الجنب خالص کہلاتا ہے یا عضل ظاہری خارجی میں یا حجاب خارج میں بمشارکت جلد کے یا بلامشارکت جلد کے اور اعظم اقسام از روے ایذا اور خرابی کے وہی ذات الجنب ہے جو نفس حجاب حاجز کے ورم سے پیدا ہو اور یہی قسم صعب ترین اقسام ہے اور مادہ اس ورم کا اکثر مرار یا خون مراری ہوتا ہے اسلیے کہ اعضائے صفاقیہ میں سوائے خلط رقیق یعنے صفرا کے اور کوئی خلط نفوذ نہیں کرسکتی۔ اور صفراوی ذات الجنب کے بعد اور کمتر پھر خون خالص سے ذات الجنب پیدا ہوتا ہے اور چونکہ اکثر عروض اس ورم کا صفراوی ہے لہذا تپ جو اسمیں ہوتی ہے اسکی شدت کا تو یہ ایک روز درمیان ناغہ سے ہوتا ہے اور یہی سبب ہے کہ جو لوگ اکثر اوقات ترش غذا اور حسو وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں وہ لوگ اس مرض میں کمتر مبتلا ہوتے ہیں کہ انکے مزاج میں بلغمیت زیادہ اور بہت ہوتی ہے۔ اور باایں ہمہ پھر بھی ذات الجنب کبھی خون محترق سے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی بلغم عفن سے اور کبھی شاذونادر سوداے عفن سے بھی پیدا ہوتا ہے جسمیں التہاب ہو ہم نے کتاب کلیات میں بیان کیا ہے کہ ورم حار کی شرط یہ نہیں کہ بلغم اور سوداے پیدا نہو بلکہ ورم حار کبھی اس بلغم اور سوداے بھی ہوتا ہے جو صفت عفونت پر ہو کہ مقتضی حرارت کی ہے ہاں یہ ورم حاد اور تیز جب ہی ہوگا کہ مرہ صفراے پیدا ہوا ہو یا خون سے اور اگر سوائے مرۂ صفرا اور خون کے بلغم اور سوداے پیدا ہوگا وہ ورم مزمن اور دیرپا ہوگا۔ یہ نکتہ باریک ایسا ہے کہ اکثر اطبا اسے بخوبی سمجھ نہیں سکتے۔ اور چونکہ انجام ہر ایک ورم کا تین کیفیتوں سے خالی نہیں (۱) یا متحلل ہوجاتا ہے (۲) یا آنکہ اسکا مادہ مجتمع ہوتا ہے (۳) یا اسمیں صلابت اور سختی آجاتی ہے یہی حال ذات الجنب کا بھی ہے مگر صلابت کا عارض ہونا ذات الجنب میں بہت کم ہے اب اسکا انجام دو ہی صورتوں میں منحصر ہوا یا خود بخود متحلل ہوجاے اور یا مادہ اسکا مجتمع ہو اور اکثر ایسا ہی واقع ہوتا ہے۔ ذات الجنب اگر متحلل ہوجاے ریہ اس مادہ کو زیادہ قبول کرکے اس مقدار متحلل شدہ کو اخراج کردیتا ہے اور کبھی کسی اور طرف سوائے جہت ریہ کے مادہ متحلل بھی ہوجاتا ہے۔ اور اگر اجتماع مدہ کا ہو اور مدہ فراہم ہوا ہو اور احتیاج تفتیح کی ہوگی تاکہ منفجر اور شگافتہ ہو پس بیشتر براہ نفث کے ریہ سے خارج کرتا ہے اور کبھی رگ اجوف کیطرف آتا ہے اسوقت براہ بول دفع ہوتا ہے اور کبھی مجاری براز کیطرف آجاتا ہے اسوقت براہ اسہال دفع ہوتا ہے اور کبھی خالی مقامات جیسے فضاے صدر اور لحوم غدودیہ میں آجاتا ہے اسوقت اورام اربیتین اور اورام مغابن اور اورام پس گوش وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بطرف دماغ کے پہونچتا ہے خواہ بطرف دیگر اعضا کے چنانچہ ہم ان سب کو بیان کرینگے اور ایسے وقت خطرہ زیادہ ہوتا ہے یا ہلاکت مریض کی ہوجاتی ہے۔ اور کبھی یہی مادہ اور مدہ اپنی کثرت اور غلظت کیوجہ سے مجاری نفس میں اختناق پیدا کرتا ہے۔ اور کبھی اسمیں اتنی کثرت نہیں ہوتی کہ اختناق مجاری نفس میں پیدا کرے اور سوائے نضیج یعنے مادہ پختہ کے اور کسیطرح نہیں ہوتا مادہ ہو خواہ نفث مشابہ مدہ کے مگر قواے طبعی اسوقت ساقط ہوتے ہیں اسی جہت سے نفث کے ذریعہ سے اسکو خارج کرنے

سے عاجز ہوتے ہیں اسواسطے واجب ہے کہ ایسے وقت میں تقویت قوی کی زیادہ کریں تاکہ قوی کو قدرت انقباض شدید پر واسطے اس کھانسی کے پیدا ہو جسکے ذریعہ سے نفث مادہ ہوتا ہے اسلیے کہ یہ نفث ایسا فعل ہے جو دو قوتوں سے تمام ہوتا ہے ایک تو طبیعت منضجہ اور دافعہ سے دوم طبیعت ارادی سے جو واقع بھی ہے جب یہ دونوں قوتیں اچھی طرح قوی اور زوردار نہونگی ممکن ہے کہ تنقیہ سے عاجز رہیں گی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نفث میں دشواری یا بسبب ضعف قوت کے ہوتی ہے یا بسبب آلہ نفث کے دشواری ہوتی ہے مثلاً اگر ورم حجاب او عضل میں ہو اسوقت آلہ کو ایذا اپنی حرکت سے خواہ اپنے جار اور ہمسایہ کی حرکت سے مثل اغشیہ کے ہوگی یا بسبب مادہ کے یہ دشواری پیدا ہوتی ہے اگر مادہ زیادہ رقیق ہو یا غلیظ ہو خواہ مادہ میں لزوجت ہو اور ایسی ہی اوقات میں کہ نفث میں دشواری ہو ریہ میں مثل غلیان اور جوش کے ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ ہوائے مستنشق خارج سے جو ریہ میں جاتی ہے وہ ہوا اسی مادہ غیر منفوثہ سے مل کر جاتی ہے لہذا اس مادہ کی بھی کسیقدر ریزش سے پیدا ہوکر غلیان کی کیفیت پیدا کرتی ہے اگر ورم ذات الجنب باوجود نفث پیہم کے چودہ روز تک پاک نہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ فراہم ہو رہا ہے اور اگر چالیس روز کے بعد بھی قیح کا تنقیہ نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ذات الریہ اور سل کیطرف منتقل ہوگیا۔ کبھی قیح کا پڑنا ساتویں روز بھی ہوجاتا ہے مگر اکثر توبیسویں روز اور چالیسویں روز اور سات روز میں ہوتا ہے کبھی انفجار اور شگافتہ ہونا ورم کا قبل نضج کے بھی ہوتا ہے بسبب اسکے کہ طبیعت مادہ موذی کو بسبب کثرت خواہ حدت کے یا بسبب حرارت مزاج کے یاس کیوجہ سے اور فصل اور بلد کی حرارت سے دفع کرتی ہے خواہ ادویہ مفجرہ کا استعمال مشروبات میں قبل از وقت مناسب خطائے طبیب سے زیادہ ہوا لہذا قبل نضج کے انفجار ہوگیا اور ادویہ مفجرہ کو ہم عنقریب بیان کرینگے یا اینکہ مریض نے کوئی حرکت بافراط خواہ حرکت متعبہ اور حرکت چیخنے اور چلانے کی زیادہ کی ہے لہذا قبل از نضج کے شگافتہ ہوگیا۔ اور بہرحال قبل از نضج کے شگافتہ ہونا خطرہ اور اندیشہ کی بات ہے کبھی انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف ہوتا ہے اسطرح پر کہ ریہ مادہ ورم کو قبول کرتا ہے اور اخراج مادہ مذکورہ پر قادر کیوجہ سے نہیں ہوتا ہے لہذا وہ مادہ اسی ریہ میں محتبس ہوجاتا ہے اور ریہ میں ورم پڑتا ہے۔ کبھی ذات الجنب سل کیطرف منتقل ہوتا ہے بوساطت ذات الریہ کے اسیطرح جسکو ہم آیندہ بیان کرینگے اور کبھی بلا وساطت ذات الریہ کے انتقال ذات الجنب کا سل کیطرف ہوتا ہے بلکہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ مادہ اور مدہ جو متحلل ہوا ہے اپنی حدت اور رداوت سے جوہر ریہ میں قرحہ ڈالدیتا ہے۔ کبھی ذات الجنب تشنج اور کزاز کیطرف منتقل ہوتا ہے اسطرح پر کہ مادہ ان اعصاب میں مندفع ہوتا ہے جو عضو متورم سے قریب تر واقع ہیں اسلیے کہ جنب ایک عضو عصبانی ہے اور یہ انتقال ضرور قاتل ہوتا ہے کبھی ذات الجنب میں کیطرح نفع علاج کا متصور نہیں ہوتا اگرچہ تمامی علامات جیدہ موجود ہوں۔ کبھی عقب ذات الجنب کے ایک مرض مثل خدر کے مؤخر عضد میں جو مصاحب جنب کے ہے خواہ جانب انسی اور اندرونی میں اسی عضد کے یا ساعد قریب میں اسی جنب کے پیدا ہوتا ہے کنارہ تک انگلیوں کے کبھی غلبہ ذات الجنب کا بجانب قلب کے ہوتا ہے اسوقت خفقان پیدا ہوتا ہے کہ تابع اس خفقان کے غشی ہوتی ہے اور جانب دماغ تک بھی اسکا اثر پہونچتا ہے جبکہ تحلل مادہ کا قبل جمع ہونے مادہ کے ہو اور حالت جمع میں بھی دماغ کیطرف یہ مادہ جاتا ہے۔ کبھی مادہ ذات الجنب کا اعضائے ظاہر کیطرف سے بھی منتقل ہوتا ہے اسوقت خراج یا جراحات اور زخم پیدا ہوتے ہیں۔ کبھی یہ انتقال بسبب نفوذ کرنے مادہ کے جوہر عصب بلکہ جوہر وتر بلکہ جوہر عظام کے ہوتا ہے۔ پھر اگر یہ مادہ بطرف اعضائے سافلہ کے رجوع کرے اور بعد ازاں نضج پاکر نواصیر پیدا ہوں یہ کیفیت منجملہ اسباب خلاص اور رہائی مریض کی اس مرض سے ہوگی مگر نواصیر خبیثہ اور بون پیدا ہونگے۔ اور اگر مادہ قلب کیطرف میل کرے اور نواصیر پڑجائیں نجات علیل کی امید بھی ہوگی مگر مشترہ عضو جسپر ریزش مادہ کی ہو بیکار ہوجاتا ہے خصوصاً اگر اسوقت استفراغ مادہ کا بذریعہ براز کے نہو یا بذریعہ بول غلیظ کے جسمیں رسوب زیادہ ہوں یا بذریعہ نفث نضیج اور پختہ کے استفراغ نہو اور اگر کسی قسم کا استفراغ نضیج سے واقع ہوگیا پس یہ انتقال اسلم ہوگا اسلیے کہ یہ کیفیت دلالت کریگی کہ جس مادہ سے خراج اسفل میں پیدا ہوا ہے اس مادہ کی مقدار قلیل بھی اور بذریعہ نضیج کے اسکی اصلاح ہوسکتی ہے اور یہ خراجات جسوقت پوشیدہ ہوں اور اندرون جلد کے غائر ہوجائیں یعنے بعد روز اور نظہور کے بعد معدوم

ہوجائین آفت نفس پر دلیل ہونگے خصوصاً اگر رجوع مادہ کا پھر الٹ کر بطرف ریہ کے ہو کہ آفت عظیم پیدا ہوگی. کبھی شدت حمی سے ذات الجنب کے تواتر نفس مین پیدا ہوتا ہر اور تواتر نفس سے نفث مین لزوجت پیدا ہوتی ہر اسلیے کہ نفث مین بسبب تواتر نفس کے خفت اور سبکی پیدا ہوتی ہر اور کبھی لزوجت نفث سے شدت مرض مین خواہ درد کی شدت پیدا ہوتی ہر اور بسبب حرارت کی زیادتی ہوتی ہر اور بسبب کی زیادتی سے پھر تواتر نفس پیدا ہوتا ہر اور تواتر سے پھر لزوجت نفس مین آتی ہر اور اسیطرح تواتر نفس اور لزوجت نفث باہم معین اور مددگار ہوکر ضرر کو زیادہ کرتی ہین رہی یہ بات کہ ذات الجنب اور ذات الریہ کی کونسی قسم زیادہ تر ردی ہر پس بدترین اقسام وہی ہر جو بائین طرف مجاور قلب کے ہو یا وہ قسم جو داہنی طرف ہو کہ بعض اطبانے اسی کو خراب تر تجویز کیا ہر اور بعض اطبانے بائین طرف والی کو زیادہ تر خراب تجویز کیا ہر. قول فیصل اور قریب بحق یہ ہر کہ بائین طرف کا ذات الجنب بسبب مکان کے یعنے اتصال قلب کے اردا ہے کہ اسکی نکایت عضو شریف کو پہونچتی ہر مگر یہ قسم نضج یافتہ ہونے کی زیادہ لائق ہر اور تحلیل پانے کی زیادہ اقرب ہر اگر بذاتہ اسمین قابلیت نضج اور تحلیل کی ہو پس حرارت عضو قریب یعنے قلب کی بہت جلد اسکی نضج اور تحلیل مین توجہ کر سکتی ہر اور داہنی طرف کا ذات الجنب چونکہ عضو شریف سے دور ہر اس نظر سے تو اسلم ہے مگر براہ نضج اور تحلیل کے عاصی یعنے غیر مطیع ہر اسلیے کہ حرارت کی رسائی وہانتک کمتر ہر بہ نسبت جانب یسار کے جو معدن حرارت ہر کبھی ذات الجنب مین امتلاء اخلاط نواحی سر اور سینہ کا مبتلا کرتا ہر خواہ امتلا بعض ان عروق کا جو سر سے اتر کے نواحی صدر مین پہونچی ہین. ذات الجنب ایسے سرد پانی کے پینے سے بھی پیدا ہوتا ہر جو احتقان مواد کرتے ہین اور برودت سے ہواے سرد کی جو زائد از اعتدال ہو اس سے بھی ذات الجنب پیدا ہوتا ہر جسطرح حرارت شدیدہ سے اسکا حدوث ہوتا ہر خالص شراب کا پینا جو محرک اخلاط ہر اور بعضے اخلاط مین ثوران اور جوش پیدا کرتی ہر اس سے بھی ذات الجنب پیدا ہوتا ہر. ذات الریہ کا انتقال ذات الجنب کیطرف بہت کم ہر مگر ذات الجنب کا انتقال ذات الریہ کیطرف اکثر ہوتا ہر اور باینہمہ جب یہ انتقال ہوتا ہر اسوقت ضیق النفس مین کسیقدر خفت ہوتی ہر. ذات الجنب اکثر فصل خریف مین بوجہ کثرت مرار کے اور جاڑون مین بوجہ کثرت برودت کے عارض ہوتا ہر خصوصاً بعد ربیع شتوی کے اور ربیع شتوی مین بھی کثرت اس مرض کی ہوتی ہر باد شمال کے چلنے سے فضول کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور محتقن ہوکر ٹھہر جاتے ہین لہذا درد پہلو اور پسلیون کے زیادہ ہوتے ہین خصوصاً اگر باد شمالی بعد ہواے جنوبی کے چلے گرمیون مین اور ہواے جنوبی چلنے کے زمانہ مین ذات الجنب مین کمی ہوتی ہر لیکن اگر صیف مین جنوبی ہوا چلے اور بارش بھی ہو وہ زمانہ مستثنے ہر اس قلت سے آخر فصل خریف مین صفراوی مزاج والونکو ذات الجنب کا مرض زیادہ ہوتا ہر سواے ان صورتونکے جو اوپر مذکور ہوئی ہین اور جملہ اوقات مین ذات الجنب کم عارض ہوتا ہر اور جتنے اقسام کی اور ہوائین ہین خواہ شہر اور بستیان اور ریاح جنوبی ہین ان سب مین ذات الجنب کی کمی رہتی ہر جن عورتون کے ایام حیض جاری ہین انکو بھی ذات الجنب کم عارض ہوتا ہر اسلیے کہ انکا مزاج مائل برطوبت ہر اور مراریت انکے مزاج مین نہین ہر اگر حامل کو یہ مرض لاحق ہو مہلک ہوگا. اسیطرح شیوخ کو بھی کمتر یہ مرض لاحق ہوتا ہر اور اگر عارض ہوا تو قاتل ہوتا ہر اسلیے کہ انکے قوی اور اعضا بوجہ ضعف کے نفث مادہ اور تنقیہ سے عاجز ہین. ذات الجنب کبھی ملتبس اور مشتبہ ذات الکبد سے ہوتا ہر اسلیے کہ معالیق جسوقت بسبب ورم جگر کے انمین تمدد پیدا ہو ضرور یہ تمدد حجاب اور غشا تک پہونچے گا اسوقت حجاب مین درد کا بھی کھٹکا ہوگا اور اسی درد سے نوبت ضیق نفس کی پہونچے گی لہذا واجب ہر کہ ان دونون مرض کا فرق اچھی طرح معلوم کرلیا جاے اور بیشتر التباس ذات الجنب کا سرسام سے ہوتا ہر. ذات الجنب کبھی مہلک بسبب اپنے اعراض کے عظیم ہونیکے ہوتا ہر. اور کبھی اختناق اور تنگی نفس کیوجہ سے اور کبھی ذات الریہ کیطرف منتقل ہونیسے یا سل کیطرف یا غشی کیطرف منتقل ہونیسے خواہ اور انتقال سے قاتل ہوتا ہر جیسا کہ اطبانے بیان کیا ہر یہ بھی جاننا ضرور ہر کہ ذات الجنب کے ہمراہ اگر نفث الدم بھی ہو اسکی مثال ایسی ہر کہ جسطرح استسقا کے ہمراہ حمی ہو کہ یہ دو مثال اجتماع ضدین کی ہین پہلی مثال یعنے اجتماع نفث الدم کا ہمراہ ذات الجنب کے اسمین مریض بلحاظ نفث دم کے

محتاج استعمال ادویہ قابضہ اور جالبہ کا اور بنظر ذات الجنب کے محتاج تلئین اور ملینات کا ہے۔ اور دوسری مثال اجتماع حمی یا استسقا اسیرین ہے (استسقا خواہان دوائے مسخن اور مجفف کا یا مجفف معتدل کا ہے اور حمی محتاج دوائے مبرد اور مرطب کی ہے۔ اکثر اوقات ذات الجنب استعمال سے غذائے غلیظ او غلیظ خون کے مثل قلیطیہ یعنے ناطف کے پیدا ہوتا ہے اور وہ خون غلیظ بستہ ہو کر نواحی صدر اور جنب کیطرف دفع ہوتا ہے۔ علاج اسی قسم کا تنقیہ مادہ ہے بذریعہ حمام کے اور حمام سے نکلنے کے ساتھ ہی سکنجبین کا بہت جلد استعمال کرے اور تمریخ یعنے روغن کی مالش کہ مالش جذب مادہ کرتی ہے اور کبھی اس قسم کی ذات الجنب میں فقط فصد کرنے سے اور تدبیر دفعیہ سے استغنا ہو جاتی ہے **علامات** ذات الجنب خالص کی پانچ علامتیں ہیں (۱) تپ کا لازم ہونا بسبب قرب اور مجاورت قلب کے (۲) پسلیون کے نیچے درد چبھتا ہوا رہتا ہے اسلیئے کہ جنب عضو غشائی ہے اور اکثر اس درد کا ظہور سانس لینے کے وقت پر ہوتا ہے یون کچھ بھی معلوم نہین ہوتا۔ کبھی ہمراہ نخس کے تمدد بھی ہوتا ہے اور بیشتر تمدد مین زیادتی ہوتی ہے تمدد کے ہونے سے یہ بات معلوم کرنی چاہیے کہ مادہ مین کثرت ہے اور نخس اور چبھن سے معلوم ہوتا ہے کہ مادہ مین قوت نفوذ اور لذع کی زیادتی ہے (۳) ضیق النفس بسبب ضغطہ اور تنگی پیدا کرنے ورم کے اور صغر اور تواتر بھی اسی جہت سے پیدا ہوتا ہے (۴) نبض کا منشاری ہونا اور سبب اسکا اختلاف ہے (جو ارتفاع او انخفاض اور سختی اور نرمی مین اجزائے نبض کے ہوتا ہے) اور یہ اختلاف زیادہ تر اور نظام سے خارج تر زمانہ منتہی مین بسبب ضعف قوت کے ہوتا ہے اور بسبب کثرت مادہ کے (۵) کھانسی کا ہونا کبھی تو اول مرض مین خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے اسکے بعد کچھ کھانسنے مین برآمد ہوتا ہے اور کبھی ابتدا ہی سے نفث بھی کھانسی کے ہمراہ برآمد ہوتا ہے اور یہ امر علامات محمودہ مین سے ہے اور نہایت عمدگی کی بات ہے کھانسی کا عارض ہونا اسیوجہ سے ہے کہ ریہ کو بوجہ مجاورت اور قرب جنب اور اضلاع کے ایذا پہونچتی ہے اور مادہ کے ریہ مین نہونے سے سوکھی کھانسی بغرض دفع ایذائے مذکور کے اٹھتی ہے (اور پھر ترشح مادہ کا ریہ پر جب ہوتا ہے لہذا نفث پیدا ہوتا ہے پھر اگر اسی نفث کے ذریعہ سے کل مادہ متحلل ہو گیا تو جسقدر فراہم ہو چکا تھا وہ سب پاک ہو گیا ذات الجنب خالص مین ضربان نہین ہوتا اسلیئے کہ عضو ماؤف یعنے عضلات اور حجاب کثرت شرائین کا عادم ہے پس شرائین کی کثرت اسمین نہونے سے ضربان بھی نہین ہوتا ہے۔ اور چونکہ ذات الجنب بوجہ کھانسی کے اور نیز بسبب حمی اور ضیق النفس کے جو تمدد سے معالیق کے پیدا ہوتا ہے اور تمدد معالیق کا اسلیئے کہ الم اور ایذا اغشائے مستبطن کیطرف مندفع ہوتی ہے بہرحال ان تینون وجوہ سے ذات الجنب کا التباس ذات الکبد سے ہوتا ہے لہذا دونون مین تفرقہ سمجھ لینا معالج اور طبیب پر واجب ہے اسیطرح ذات الجنب کا اشتباہ انھین وجوہ سے اور نیز بوجہ نفث کے ذات الریہ سے ہوتا ہے لہذا اس اشتباہ کا فرق سمجھنا بھی ضرور ہے۔ فرق ذات الکبد اور ذات الجنب مین یہ ہے کہ نبض بیماران ذات الکبد کی موجی ہوتی ہے اور درد مین گرانی ہوتی ہے اور چبھن نہین ہوتی ہے اور رنگ چہرہ کا مائل بزردی مگر زردی خراب ناصاف ہوتی ہے اور کھانسی مین کچھ برآمد نہین ہوتا بلکہ سرفہ ہائے یابسہ ہوتے ہین جو متواتر نہون بلکہ دیر دیر مین اٹھین اور بیشتر زبانین سیاہی پیدا ہوتی ہے بعد ازانکہ خراب زردی تھی اور بول غلیظ استسقائی ہوتا ہے اور براز کا رنگ کبدی ہوتا ہے اور ثقل اور گرانی جانب یمین مین ایسی ہوتی ہے جو حس لمس سے محسوس نہین ہوتی کہ چھونے سے درد اٹھے۔ اور اکثر ذات الکبد مین اسہال ایسا ہوتا ہے کہ براز کا رنگ مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ہوتا ہے اور یہ امر بوجہ ضعف قوت کے ہوتا ہے اور اگر ورم حدبہ جگر مین ہو بذریعہ لمس کے محسوس ہوگا اور اگر ورم مقعر اور اندرونی رخ مین جگر کے ہو اسکا حال نفس مستقصی یعنے بہت بڑی سانس لینے سے (اگر کوئی شے معلق محسوس ہو) کھل جاتا ہے ضیق النفس ذات الکبد مین ہمیشہ یکسان اور متشابہ رہتی ہے جملہ اوقات مین اور زیادہ شدت اسمین زمانہ منتہی وغیرہ مین نہین ہوتی۔ اور ذات الجنب کے مریض کی کھانسی مین نفث ہوتا ہے **مترجم** اوپر ابھی مذکور ہو چکا ہے کہ کبھی ابتدائے ذات الجنب مین بھی سوکھی کھانسی آتی ہے اور اب یہان بیان ہوا کہ نفث ضرور ہوتا ہے ان دونون بیانات مین کچھ مغالطہ یا تضاد نہین ہے اسلیئے کہ علامات خاصہ ذات الجنب کے بمقابلہ ذات الکبد کے بیان ہو رہے ہین یعنے جب ہمراہ کھانسی کے نفث ہوگا ضرور ذات الجنب ہوگا اور نفث کا ہمراہ کھانسی کے نہونا جسطرح کبھی ابتدائے ذات الجنب مین ہوتا ہے وہ علامت خاص ذات الجنب کی نہین بلکہ علامت کمی مادہ ذات الجنب کی ہے **متن** درد اور وجع ذات الجنب مین

ذات الجنب اور ذات الکبد میں تمیز

ناخس اور باخلش ہوتا ہے اور اگر جانب قدام یعنے آگے کیطرف احساس بذریعہ لمس وغیرہ کے کرین ورم وغیرہ ظاہر ہوگا۔ رنگ اس مریض کا اچھا یا کہ بہت اچھا ضیق نفس کی شدت اور یہ شدت زیادتی پاتی جاتی ہے علی الاتصال تا اینکہ ہر ایک چھ گھنٹہ کے بعد اس زیادتی کا تفاوت خود مریض پر بخوبی ظاہر ہوجاتا ہے ذات الریہ اور ذات الجنب مین فرق یہ ہے کہ ذات الریہ کی نبض موجی ہوتی ہے اور درد اسمین ثقل اور گرانی کے ساتھ ہوتا ہے اور ضیق النفس اشد اور سانس مین گرمی زیادہ و دیگر علامات خاصہ جو امراض کبد مین بیان ہونگے اور چونکہ ذات الجنب مین کبھی اعراض بد اور خراب سرسام کے بھی عارض ہوتے ہین مثل اختلاط ذہن اور ہذیان اور تواتر نفس اور خفقان اور غشی خواہ غشی سے خفیف اور کمتر اور اعراض جو قریب بغشی ہون اور صعوبت کرب کی اور شدت ضجر اور دلتنگی ہونی پیاس زیادہ بھر کنی سحنہ کا تغیر مختلف الوان کیطرف حمی کی شدت اور تے مراری کا ہونا وغیرہ دیگر اعراض ردی اور زبون حالی کہ ان سب کا سبب یہی ہے کہ صدر کو مشارکت اعضاے رئیسہ سے ہے اور قرب اور مجاورت بھی صدر کو انھین اعضا سے ہے پس جب اسطرحکا التباس کامل سرسام اور ذات الجنب مین ہوا واجب ہے کہ ان دونو مین بھی تفرقہ کامل دریافت ہوجاے منجملہ فرق کے جو درمیان برسام یعنے ذات الجنب حامل اعراض سرسامی کے اور درمیان سرسام کے ہے وہ یہ ہے کہ اختلاط ذہن سرسام مین پہلے عارض ہوتا ہے اسکے بعد اور اعراض کی شدت ہوتی ہے پس تنفس اسمین اسلم ہوتا ہے اور فساد تنفس اسمین اختلاط ذہن کے بعد ہوتا ہے اور اختلاط ذہن کے ہمراہ اسکے اعراض خاص بھی مثل حمرت وجہ اور دونون آنکھونکی سرخی اور اوپر کیطرف کھچنا اور برسام مین اختلاط ذہن اور اعراض ردیہ مذکورہ کے بعد ہوتا ہے حتی کہ بیشتر قریب زمانہ موت کے بھی اختلاط ذہن نہین ہوتا ہے بلکہ عقل مریض برسام کی سلیم ہوتی ہے۔ مگر ذات الجنب اور برسام مین پہلے تغیر نفس اور سوء تنفس پیدا ہوتا ہے اور اول مرض مین تمدد اور کھچاؤ مراق کا پیدا ہوتا ہے کہ اوپر کیطرف چڑھے کھچے جاتے ہوے معلوم ہوتے ہین جیسے کہ ورم پیدا ہونے کا تمدد ہو اور وجع ناخس بھی ہوتی ہے **ایضاً** دوسرا فرق یہ ہے کہ سرسام مین نبض عظیم مائل بہ تفاوت ہوتی ہے اور ذات الجنب مین نبض صغیر اور متواتر ہوتی ہے اور تواتر نبض کا بغرض تلافی اور تدارک ان امور کے ہوتا ہے جو صغیر ہونے سے پیدا ہوے ہین (۲) ذات الجنب جب شدید ہوا اعراض مذکورہ بھی ساتھ ہی اسکے شدید ہوتے ہین اور زبانمین خشکی اور خشونت آجاتی ہے اور جب اس سے بھی زیادہ ہوا سرخی چہرہ اور آنکھونمین نمایان ہوجاتی ہے اور شدید اور فساد نفس اور اختلاط ذہن اور عرق منقطع یعنے پسینا ٹھہر ٹھہر کر برآمد ہونا اور بیشتر اختلاف ردی یعنے براز بدبو اور خراب کی طرف منجر ہوتا ہے

علامات صناف خالص وغیر خالص ذات الجنب کے

اگر ذات الجنب خالص ہو بلکہ غشاء مجلل یعنے اس جھلی مین جو اضلاع اور عضلات خارجہ کو ڈھانپے ہوے ہے اسمین ورم ہوا اور جو علامات اسکے خاص ہین وہ سب موجود ہون اور درد اور آفت ایک حد معین پر ہو زیادہ نہو پس جو ورم غشاء خارجی مین ہے اسکا احساس لمس سے ہوگا اور بیشتر ورم غشاء خارجی کے ساتھ جلد ظاہری بھی متورم ہوجائیگی اسوقت حس بصر سے بھی احساس ہوگا اور بیشتر یہ ورم اسطرح شگافتہ ہوگا کہ اسکی آلائش بیرون جلد کیطرف آئیگی اور نفث۔ مدہ وغیرہ کی کچھ ضرورت نہوگی یہ شگافتہ ہونا ورم کا کبھی بالطبع اور خود بخود ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ صناعت اور دستکاری کے ورم مذکور شگافتہ کیا جاتا ہے اور جو ورم عضل خارجہ مین ہوگا اسمین بھی ہوگا پھر اگر احساس اس ورم کا بروقت استنشاق ہوا کے ہو یہ ورم عضل باسطہ مین ہوگا اور بروقت رد اور اخراج ہوا کے اگر احساس ورم کا ہو ورم عضل قابضہ مین ہوگا۔ یہ اوپر بیان ہوچکا کہ یہ دونون عضل موجود ہین طبقہ داخلی اور خارجی مین۔ دبانے سے بھی قسم ذات الجنب غیر خالص کی محسوس ہوسکتی ہے ذات الجنب غیر خالص مین اسقدر وجع خالص یا ناخس اور ضیق النفس اور کھانسی اور صلابت اور منشاریہ نبض کی اور شدت حمی کی اور دیگر اعراض حمی کے نہین ہوتے جسقدر ذات الجنب خالص مین یہ شدائد ہوتے ہین۔ بیشتر اسمین نبض لین ہوتی ہے یعنے جوقت ورم عضل مین ہو اور اکثر شدت حمی کی بسبب کسی اور مقام کے ورم کے ہوتی ہے جو مواضع مذکورہ اور ام ذات الجنب سے علاوہ ہے یا کسی اور سبب سے تپ مین شدت ہوتی ہے جیسے نفث نزلہ کا ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہی پیدا ہو یہ ورم مذکور ذات الجنب جب ہی کہلاے گا جوقت کہ وجع ناخس اور نبض منشاری یا دیگر علامات مذکورہ بالا موجود ہون۔ اکثر ذات الجنب غیر حقیقی مین درد نیچے چوڑی ہڈی شانہ کے ہوتا ہے جو قسم ذات الجنب

خالص کی ورم سے حجاب حاجز کے عارض ہو اسمین درد شراسیف تک ہوگا اور اختلاط عقل زیادہ اور اعراض مین شدت اور درد بھی شدید اور عسر نفس ہوگا اور شدت حمی کی اتنی زیادہ نہوگی جسقدر اور اقسام مین ذات الجنب کے ہوتی ہو بلکہ شدت حمی کی اتنی دیر تک نہوگی جبتک فضلہ یعنے مادہ زائدہ کا عضل متعفن ہوجاے پھر اسوقت حمی مین شدت ہوگی اور زیادہ قوی ہوجائیگی۔ اور اگر ورم غشاء مستبطن صدر مین ہو درد ترقوہ یعنے جنبر گردن تک ہوگا اور کمی بیشی درد کی اسیقدر مختلف ہوگی جسقدر اختلاف مماسۃ اور لگنے مین اجزاے ترقوہ سے ہوگا اور جسقدر اختلاف نمودار اور ظاہر ہونے اجزا کا جس مین ہو اور ضربان اسمین ہرگز نہوگا۔ درد جو مائل شراسیف تک ہو کبھی بسبب ورم حجاب حاجز کے ہوتا ہو کبھی اور ان اعضاے عمیمہ کے ورم سے جو پسلیون مین ہین اور اسمین زیادہ اندیشہ اور خطرہ نہین ہو **علامات ردی اور سلیم** کی سلامت حال مریض اور قسم سلیم پر ذات الجنب کی دلیل ہو نفث کا بسہولت خارج ہونا اور بسرعت برآمد ہونا اور نضج یعنے پختہ ہونا کہ سپید اور لچکنا اور مستوی القوام ہو اور نبض ایسی کہ اسمین منشاریت اور صلابت زیادہ نہو درد مین بھی کمی ہو اور دیگر اعراض بھی کمی کے ساتھ ہون اور نیند اچھی طرح آے سانس کی آمد بھی اچھی ہو علاج جس قسم کا تحلیل خواہ انضاج وغیرہ سے کیا جاے اثر دوا کو قبول کرے مریض اس ایذا کا متحمل ہو جو اس مرض سے اسے پہونچی ہو سارے بدنمین حرارت نرمی کے ساتھ یکسان اور برابر ہو پیاس اور کرب مین بھی کمی ہو پسینا اور بول و براز حالت ستودہ پر ہو۔ بول مین نضج کا ہونا علامت زیادہ خوبی کی اس مرض مین ہو جسطرح کہ خرابی کیفیت بول کی علامت رداوت کی ہو رداوت اور خرابی براز کی اور بدبو اور زیادہ زردیکا اسمین ہونا یہ بھی علامت ردی ہو نکسیر کا چلنا یہ بھی علامت عمدہ ہو اور ذات الجنب کو نافع ہو۔ ذات الجنب ردی اور خراب وہ ہو کہ اعراض اور دلائل اسکے قوی اور شدید ہون اور نفث کی آمد بند ہو یا بہت دیر دیر مین اگر آے بھی تو ناپختہ مثلاً سرخ رنگ یا تیرہ گون خواہ سیاہ اور اسکی لزوجت اور عُسر و دشواری برآمد ہونے مین اور خنق کے پیدا کرنے مین زیادتی ہوتی جاے یا اینکہ جملہ علامات جیدہ کے اضداد پیدا ہون جنھین ہم بیان کرچکے منجملہ علامات ردی کے یہ ہین کہ بول عکر یعنے پیشاب مین ذرد زیادہ اور غیر مستوی مثل دردی شراب کے اور قسم اسکی دموی ہو اسلیے کہ ذات الجنب دموی مین ایسا بول درد ہاے دماغ مین التہاب پیدا ہونے پر دلالت کرتا ہو منجملہ علامات ردی کے یہ ہین کہ حرارت شدید ہو اور خصوصاً اگر ہمراہ حرارت کے برد اطراف بھی ہو اور درد مائل بجانب پشت کے ہو کہ پیچھے کیطرف ممتد اور دراز ہوتا چلا جاے۔ او جسوقت اس پہلو پر لیٹے جسکو مرض نے ماؤف کر رکھا ہو درد کی شدت ہو پھر جسوقت مریض ہذا پر خواہ مریض ذات الریہ پر اسہال طاری ہو دلیل اس امر پر ہوگا کہ جگر ضعیف ہوگیا ہو اور یہ علامت ردی ہو اور حدوث اسہال کا اول مرض مین علامت جیدہ ہو بلکہ ایک امر نافع ہو اور جو اختلاف یعنے اسہال بعد زمانہ ابتدا کے عارض ہو اور ہمیشہ اسکی موجودگی مین عسر نفس اور کرب بدستور رہے اور زائل نہو ایسا اسہال اکثر تو چوتھے روز یا پہلے چوتھے روز کے قبل کرتا ہو شراسیف کے نیچے اختلاج کا پیدا ہونا ذات الجنب مین اکثر دلالت کرتا ہو کہ اختلاط عقل بسبب مشارکت حجاب کے جو دماغ سے ہے پیدا ہوگا اور یہ اختلاج یا اختلاط عقل حرکت سے مواد حجاب کی عارض ہوتا ہو اور حرکت اس مادہ کی ایسے امراض مین اکثر حرکت ساعدہ ہوتی ہو منجملہ علامات ردیہ کے یہ بھی ہو کہ وہ خراجات بحرانی (جن سے نجات پانے کا مرض ذات الجنب سے یقین تھا) اندر کیطرف بیٹھ جائین اور ابھی تپ مین سکون نہوا ہو اور نفس جید کا بھی ظہور نہوا ہو اسلیے کہ یہ اندر ہوجانا خراجات کا موت پر طبیعت کی دلیل ہو اسلیے کہ اسمین ضرور ہو کہ رجوع مادہ کا بطرف اندرون کے ہوگا (اور بموجب بیان بالا یکس قائل ہو) وہ علامات جیدہ اور خراب اور ردی علامات جو بعد نضج کے ہوتے ہین انکے بیان کرنے کے واسطے ایک باب جداگانہ تجویز کیا گیا ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ ذات الجنب مین اگر نفس نہو یا تو وہ قسم ذات الجنب کی نہایت ضعیف ہو اور قلیل مادہ سے پیدا ہوئی ہو یا وہ قسم خبیث ہو اور رداوت مادہ کی اسمین زیادہ از حد ہو (دلیل ان دونون دعوے کی بطور لف و نشر مرتب کے یہ ہو) کہ ضعیف اسوجہ سے ہو کہ مادہ مین کثرت معتد بہ نہین ہو کہ محتاج اخراج کی بذریعہ نفس کے ہو یا اسقدر راسخ اور ذائب ہو کہ نفث کے ذریعہ سے اسکا اخراج ممکن نہین ہو پس ایسا مادہ خبیث ترین مواد ہوگا۔ بقراط نے کہا ہو کہ اکثر ذات الجنب مین نفث جید اور

آسانی دفع ہوتا ہے اور اسیطرح نفس کی بھی حالت عمدہ ہوتی ہے۔ مگر پھر اسی قسم مین ذات الجنب کے اور علامات ردی ایسے ہوتے ہین جو قاتل ہین مثلاً ایک صنف ایسی ہوتی ہے کہ درد اسمین مائل بطرف خلف کے ہوتا ہے۔ اور پشت مریض کی یہ حالت ہوتی ہے جسطرح صدمہ ضربہ کا اسے پہونچا ہو اور بول دموی اور قیحی ہوتا ہے ایسا مریض کمتر رستگاری اور نجات مرض سے پاتا ہے بلکہ درمیان روز پنجم اور ہفتم کے مرجاتا ہے اور کمتر یہ مرض بحران بود چہاردہم کو پہونچتا ہے۔ اور اگر ساتوان روز گذر جاے اور موت واقع نہو نجات مرض سے اکثر ہوجاتی ہے اور اکثر ایسے مریض کے دونون شانو نکے درمیان اسمین حمرہ ظاہر ہوتا ہے اور دونون شانہ اسکے خوب گرم ہوجاتے ہین اور بیٹھنے پر اسکو قدرت نہین ہوتی ہے پھر اگر شکم بھی اسکا گرم ہوجاے اور براز صفر خالص ہو مرجاے گا مگر اینکہ ساتوان روز گذر جاے اور بچ جاے اسی قسم مین اگر نفث رنگ برنگ کا پیدا ہو بعد از ان درد کی شدت ہو تیسرے روز مرجاے گا اور اگر تیسرے روز بچ جاے صحیح اور تندرست ہوجاے گا۔ ایک اور قسم ذات الجنب کی ایسی ہے کہ اسمین ضربان ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ترقوہ سے تا بہ ساق قدم وہ ضربان ممتد ہوتا ہے اور تھوک اسمین صاف اور بے آمیزش کسی شے کے آتا ہے اور بول بھی نقی اور صاف ہوتا ہے اور اسی قسم بھی قاتل ہے اسلیے کہ مادہ بطرف سر کے مائل ہوتا ہے اگر ساتوان روز گذر جاے پھر نجات ہوجاتی ہے۔ علامات اوقات اربعہ ذات الجنب کے جبتک نفث برآمد نہو یا برآمد ہو مگر رقیق یا تھوڑا سا غلیظ برآمد ہو خواہ ایسا ہو جسکو بزاق کہتے ہین بنا بر اس معنی خاص کے جو بزاق کی نسبت ہم بیان کرینگے یہ زمانہ ابتدا کا ہے۔ اور جسوقت سے نفس کی آمد زیادہ شروع ہو اور دیگر اعراض مین بھی زیادتی پیدا ہو اور نفث کا قوام رقت سے نکلکر خشونت کیطرف بڑھے اور سہولت اسکے خروج مین آتی جاے اور رنگ کی سرخی اصلی اگر ہو مائل بزردی مناسب اسی سرخی کے پیدا ہو یہ زمانہ ازدیاد کا ہے **مترجم** زردی مناسب سرخی کے وہی ہے جو بتدریج پیدا ہو علم طبعیات مین ثابت ہوا ہے کہ سرخی حرارت زائد سے پیدا ہوتی ہے اور کمی حرارت سے زردی پس نفث مین جس درجہ کی سرخی تھی اسکا زوال اگر تدریجی ہوتا ہے تو علامات محمودہ سے ہے ورنہ فوراً اور دفعتہً سرخی زائد سے اونر کر زردی خفیف کیطرف آنے سے دلالت اس امر پر ہوگی کہ برودت بیش از حد نے خارج سے یا موت نے حرارت غریزی سے اسکو پیدا کیا ہے۔ طبقات الوان حمرت اور صفرت کا بیان فن کلیات مقام بول مین مفصلاً مذکور ہوچکا ہے وہان اسے دیکھنا چاہیے اور یہ قید کہ سرخی اصلی اگر نفث مین ہوا سواسطے لگانی ضرور تھی کہ جس نفث مین بالکل سرخی نہو اور دفعتہً اسمین زردی پیدا ہوجاے اولاً تو علامات ردی سے ہے دوم اسی زمانہ ازدیاد مین شامل کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے **متن** پھر اگر بیمار نفث نضیج اور پختہ آسانی تھوکنے لگے جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہے (علامات نضیج مین) اور معتدامقدار بھی نفث کی زیادہ ہو اور درد بھی خفیف ہو یا زمانہ منتہی کا اور پورا ہونے نضیج کا وہی زمانہ ہے پھر جسوقت کہ نفث مین کمی ہو اور قوام ویسا ہی بنا رہے اور سہولت اسیقدر باقی رہے اور زور دبھی نہو اور اعراض مین بھی کمی ہو یہ زمانہ انحطاط کا ہے پھر جب نفث کی آمد بند ہوجاے اور اسکے ساتھ اعراض دیگر بھی زائل ہوچکے ہون اور یقیناً کوئی عرض اعراض مذکورہ سے نہ باقی ہو یہ زمانہ انتہا انحطاط کا ہے **علامات اصناف** ذات الجنب کے بحسب اسباب کے جن چیزون سے استدلال سبب فاعلی پر ذات الجنب کے کیا جاے وہ نفث ہے بنظر لون کے اگر بسیط اللون ہو یا مختلط اللون ہو اور موضع درد سے اور تپ سے اور شدت اور نوبہ سے تپ کے بھی استدلال کیا جاتا ہے پس اگر نفث کا رنگ مائل بہ حمرت ہو مادہ دموی سے اس مرض کی پیدائش ہے اور اگر زردی رنگ مین نفث کے ہو مادہ صفراوی ہے اور اگر رنگ نفث کا اشقر ہے دموی اور صفراوی سے مرکب ہے اگر رنگ مین نفث کے بیاض ہو اور یہ سپیدی نضیج سے پیدا نہوئی ہو مادہ بلغمی ہے اور اگر مائل بہ سواد اور کمودت از خود ہو اور کسی شے صابغ اور رنگ دہندہ کیوجہ سے یہ رنگ نہ پیدا ہوا ہو جیسے دخان وغیرہ مادہ سوداوی ہوگا **ایضاً** درد قسم بلغمی اور سوداوی مین اکثر اوقات مثقل اور مائل بنرمی ہوتا ہے اور دموی اور صفراوی مین متصعد اور ملتہب ہوتا ہے **ایضاً** اگر تپ شدید ہو مواد حارہ سے ہے اور اگر زیادہ شدت تپ مین نہو مواد باردہ سے ہوگا اور اکثر نوائب حمی سے بھی دلالت کامل مادہ مرض پر ہوتی ہے **علامات انتقال** اگر مریض ذات الجنب سے نفث محمود اور سریع برآمد نہو اور چودہ روز کے اندر نفث مین استنقا یعنے صفائی مادہ سے

حاصل نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم اب جمع ہونے مادہ پر منتقل ہوا ہے اور شروع یعنے ابتدائے جمع مین اسکے تصعد پر شدت وجع کی اور تنگی نفس اور صغیر ہونا اسکا اور تضاعف نفس کا بروقت بسط کے مگر صغر کے ہمراہ اور شدت حمّی کی اور خشونت زبان خاصکر اور سرفہ خشک بوجہ لزوجت مادہ کے اور تکاثف خلل اور مسامات حجاب کا اور ضعف قوت یہ سب امور دلیل ہین اور انکے ساتھ سقوط اشتہا اور اختلاط عقل اور بیداری اور گرانی مجتمع مادہ نے مین ہونی۔ پھر جب ورم مجتمع ہو جاے اور یہ اجتماع تمام ہو تپ مین سکون پیدا ہوگا اور درد بھی ٹھہر جاے گا اور گرانی مذکور بڑھ جائیگی اور جب ورم شگافتہ ہوگا اور ٹوٹے گا لرزہ مختلف طور پر اور نبض کا عریض ہونا اور مختلف ہونا عارض ہوگا اور سقوط قوت اور لاغری جسم کی پیدا ہوگی۔ اور اکثر بسبب لذع مادہ یعنے مدہ مذکورہ کے جو اعضاے قریبہ کو کرتا ہے اور بسبب لذع ورم کے تپ شدید عارض ہوگی۔ ورم کے شگافتہ ہونے سے اگر چالیس روز تک مدہ سے پاک نہو سل کیطرف منتقل ہوگا شگافتہ ہونا ورم متقیح کا کمتر ساتوین روز سے گیارھوین روز تک واقع ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ ساتوین روز سے اکیسوین روز تک اور چالیسوین روز اور ساٹھ دن تک جسقدر عوارض جمع کے شدید ہونگے اسیقدر انفجار جلدتر ہوگا اور جسقدر عوارض مین نرمی ہوگی اسیقدر شگافتہ ہونے مین تاخیر ہوگی خصوصًا حمّی کی تیزی اور نرمی ان سب عوارض مین زیادہ تر ملحوظ ہے جسوقت علامات ہائلہ خوف دہندہ عارض ہون اور پہلے دلائل محمودہ نفث وغیرہ مین تھے ان علامات ہائلہ سے اب کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ اب ان علامات مخوفہ کا عارض ہونا بسبب جمع مادہ کے ہے کوئی اور بات خطرہ اور اندیشہ کی نہین ہے جس قسم مین ذات الجنب کے درد مین سکون نہ پیدا ہو باوجود آنے نفث کے اور ہو جانے فصد کے اور اسہال طبعی اور صناعی خواہ استعمال ادویہ مشروبہ اور ضمادات وغیرہ کے اُس قسم کو زمانہ تقیح یعنے ریم ناک ہونے کے یا قبل تقیح کے قائل ہونے کے امید کرنی چاہیے جیسے دلائل اسوقت موجود ہون جو ذیل مین بیان ہوتے ہین اگر نبض کا تمدد زیادہ ہوتا جاے اور خصوصًا جسوقت اسکا تواتر زیادہ ہو پس یہ علامت اسکی ہے بشرطیکہ قوت بھی قوی ہو ذات الجنب کا انتقال ذات الریہ کیطرف ہو اور تقیح بھی ہو اور مریض سل مین پڑ گیا ہو۔ اور مجملاً یہ ہے کہ اگر اسوقت دلائل قوت اور سلامت حال کے موجود ہون اور پھر سکون درد مین نفث اور اسہال اور فصد اور تکمید سے نہو وہ ورم مائل تقیح کیطرف ہوگا۔ اور اگر دلائل سلامت کے نہون ثبات قوت اور بقاے شہوت وغیرہ سے اور درد مین بھی باانیہمہ تدبیرات کمی نہو یہ علامت منذر اسکی ہے کہ ورم قاتل ہے اور منذر اسکی ہے کہ پہلے غشی واقع ہوگی علاوہ یہ ہے کہ اشتہا کا سقوط تو اکثر بروقت انفجار کے ہو جاتا ہے اور دونون رخسارون پر سرخی آجاتی ہے بسبب اسکے کہ انکی طرف صعود بخارات کا زیادہ ہوتا ہے اور انگلیان بھی اسی سبب سے گرم ہو جاتی ہین جب یہ ورم فضاے سینہ کیطرف شگافتہ ہوتا ہے پہلے تو ہم اور دھوکا خفت کا ہوتا ہے اور چند روز تک ایسی ہی خفت موہومہ رہتی ہے اور اسکے بعد انجام مین حال مریض کا ابتر اور خراب ہو جاتا ہے جسوقت ورم شگافتہ ہوتا ہے نبض ویسی ہی جیسی کہ ہم نے اوپر لکھی ہے نظر آتی ہے کہ ضعیف اور مستعرض اور بطی اور متفاوت ہو جاتی ہے اسلیے کہ قوت کا انحلال ہوتا ہے بسبب استفراغ کے اور انطفاے حرارت غریزیہ کا ہوتا ہے اور بموجب بیان بالا نفس بھی پیدا ہوتا ہے کہ تابع اسکے تپ ہوتی ہے بسبب لذع اخلاط کے۔ اگر مادہ ورم منفجر کا زیادہ ہو اور قوت ضعیف ہو اسوقت ہلاک مریض کا واقع ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اگر قوت ضعیف ہو اور تمدد مین شدت پیدا ہو اور تواتر بھی شدید ہو یہ امر منذر بغشی ہے اور اگر تواتر اس درجہ سے کم ہو اور جیسا تواتر کہ ذات الجنب مین ہونا چاہیے ویسا نہو پس مشیر منذر بسبات اور تشنج کا ہوگا یا بطوء نضج پر دلیل ہوگا۔ سبات کا حدوث اسوجہ سے ہے کہ دماغ قبول ایسے ابخرہ کو کرتا ہے جو رطب ہین اور لامحالہ انمین زیادہ حدت نہین ہے ورنہ تواتر نبض کا زیادہ ہونا اور قبول کرنا ابخرہ کا اسوقت مین ہمراہ ضعف دماغ کے ہے لہذا اعصاب مین ان ابخرون کو دفع نہین کرسکتا ہے پس سبات عارض ہوتا ہے اور تشنج اسوجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ دماغ قوی ہے پس ان ابخرون کو اعصاب مین دفع کرتا ہے اور یہ کیفیت بطوء نضج یہ بسبب غلظت مادہ کے دلیل ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ وہ مادہ منتقل نہین ہوتا اسلیے دماغ اور اعصاب قوی ہین جو قبول مادہ نہین کرتے اور مشیر یہ کیفیت منذر بتشنج ہوتی ہے جسوقت کہ نفس مین تنگی بشدت ہو اور حمّی زیادہ قوی نہو اگر مرض مین کسیقدر سکون پیدا ہو اور تخفیف نظر آئے

اور نفس برآمد نہوتا ہو بیشتر سبب اسکا یہ ہوتا ہو کہ مادہ براہ بول اور براز کے دفع ہونے سے کم ہو گیا ہو اور اختلاف مراری رقیق اسوقت ظاہر ہوگا
یا بول غلیظ اور اگر ان دونو مین سے کچھ واقع نہو ضرور کوئی خراج پیدا ہوگا۔ اگر مراق اور شراسیف مین تمدد پیدا ہوا اور حرارت اور ثقل بھی
اسکے ہمراہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ خراج ارنبتین کے نزدیک پیدا ہوگا یا ساقین کے نزدیک مگر ساقین کیطرف خراج کا مائل ہونا سلامت
حال مریض پر زیادہ دلیل ہو اور ایسے ہی وقت مین کہ میلان مادہ کا ساقین کے خراج پر ہو بقراط اجازت دیتا ہو کہ بذریعۂ خربق کے اسہال
پیدا کیا جاوے پھر با وجود خفت اور سکون مرض کے اگر عسر نفس زائد (اس عسر نفس پر جو ذات الجنب کے مرض مین ہوتا ہو) پیدا ہوا و ضیق صدر
اور درد سر اور ترقوہ مین گرانی اور پیشانی اور ساعد مین بوجھ اور ثقل اور حرارت اوپر کی جانب تک معلوم ہو یہ علامات منذر بہ میلان مادہ
جانب ہر دو گوش اور جانب سر کے ہین اور اگر ایسی ہی کیفیت رہی اور ان مقامات مین یعنے پس گوش خواہ سر مین نہ کسی قسم کا ورم اور نہ خراج
پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ نفس جو ہر دماغ کیطرف رجوع کرتا ہو اور قتل کریگا **کلام جامع اوصاف نفث کا** جو ذات الجنب
اور ذات الریہ اور ذات الصدر وغیرہ مین برآمد ہوتا ہو۔ نفث کا ظہور دوسرے خواہ تیسرے دن شروع ہوتا ہو۔ افضل اقسام نفث
وہی ہو جو بسرعت اور سہولت بمقدار کثیر برآمد ہو اور نفث نضیج وہ ہو جو سپید اور چکنا اور مستوی الاجزا ہو کہ اسمین لزوجت اور چسپیدگی نہ ہو
بلکہ معتدل القوام ہو یا وہ نفث عمدہ ہو جو اسی نضیج کے قریب اوصاف مین ہو کہ ثوران اخلاط مین اسکا برآمد ہونا سکون پیدا کرتا ہو اگر اسمین
ثوران ہو اور سہر یعنے بیخوابی خواہ اور اعراض ردی مین سکون پیدا کریگا۔ اور قریب ایسے نفث کے جودت مین وہ نفث ہو جو اوائل ایام
مین سرخی یا زردی کیطرف مائل ہو اور اسکے بعد وہ نفث ہو جو زبدی ہو اور اسمین بعض اوصاف حمیدہ مذکورہ بالا بھی ہون سبب زبدی
ہونے کا یہ ہو کہ اس خلط مین ایک شے رقیق ہوتی ہو کہ اسمین ہوا ملجاتی ہو اور آمیزش ہوا کی شدت سے ہوتی ہو پھر اسپر بھی زبدی نفث
چندان جید نہین ہو بلکہ مائل بردادت ہو۔ اردا اور خراب ترین اقسام نفث کی یہ ہو کہ اول مین سرخ اور احمر خالص بے آمیزش بیاض کے
یا زرد ہو اور اقسام ردی سے سپید اور لزج اور مستدیر ہو اور سب سے زیادہ تر ردی سیاہ ہو خصوصاً جو بدبو ہو۔ اصفر بہ نسبت اسود
اور سیاہ کے بہتر ہو اور اس نفث غلیظ سے بہتر ہو جو مدحرج یعنے پھسلتا ہوا نکلے اور گول برآمد ہو اسی گول اور مستدیر کی ایک قسم ایسی ہو
جو نفث احمر سے اچھی ہو اگرچہ خود یہ مستدیر اردا اور خراب تر ہو اور دلالت کرتا ہو غلظ مادہ پر اور استیلائے حرارت اس سے معلوم ہوتا ہو
اور طول مرض پر اور انجام اسکا بطرف سل کے ہوتا ہو یا ذبول واقع ہوگا۔ سرخ نفث بہ نسبت زرد کے بہتر ہو اسلیے کہ خون طبعی اور بلغم معتدل
یہ دونون بہ نسبت صفرا کے نرم اور لین ہین اور انکا ورود اور انتقال اعضائے اندرونی پر چندان موذی نہین اور صفرا اکال اور محرق ہوتا ہو
سبز رنگ کا نفث جمود اور احتراق شدید پر دلالت کرتا ہو کسی نفث کی ردادت کو جو بنظر اور علامات ردیہ کے ہو آسانی اسکا خروج زائل
نہین کرسکتا ہو یعنے فقط سہولت خروج سے بشرطیکہ اور اوصاف ردادت موجود ہون اس نفث کی ردادت کم نہین ہوتی جس نفث مین بوے بد
آتی ہو وہ بھی ردی ہو۔ انتقالات جو ایسے نفثہائے ردیہ کے خراج وغیرہ کیطرف ہوتے ہین وہ بسبب کثرت مادہ کے ہوتے ہین نہ بسبب نضیج
کے جو نفث کہ اسکے ہمراہ اذیت موجود رہے وہ بھی جید نہین ہو **عادات سے اطبا کی** یہ ہو کہ جو رطوبت سادج کہ اسمین کوئی شے
غریب اور نضیج یافتہ آمیختہ نہو یا اسمین کسیقدر خون یا صفرا یا سودا کی آمیزش نہو ایسی رطوبت کا نام بزاق یعنے تھوک رکھتے ہین اور نفث
اسے نہین کہتے۔ پس ایسی رطوبت جسکا نام بزاق ہو اگر ہمیشہ نکلتی رہے اور کسی شے کی اسمین آمیزش نہو اور نہ کوئی حالت دیگر ایسے عارض
ہو دلیل اسپر ہوگی کہ ایک خلط جو سبب اس مرض کی ہو ابھی نضیج پا رہی ہو اور بدیر نضیج ہوگی پس یہ امر دلیل طول مرض پر ہو اور اگر بے نضیج
کے اسمین ردادت ہو ہلاک مریض پر دلیل ہوگی۔ خلاصہ بیانات سابقہ یہ ہوا کہ نفث کی دلالت اسکے رنگ سے بھی ہو اور قوام کی غلظت
اور رقت سے بھی ہو اور شکل کے مستدیر ہونے اور مستدیر نہونے سے بھی اور مقدار کی قلت اور کثرت سے بھی ہو۔ نفث ملح اور شور نزلہ کا کال

پر دلالت کرتا ہے۔ نفث خلط غلیظ کا بلکہ قیح کا نفث بھی کبھی بسبب قروح ریہ کے نہین ہوتا بلکہ بسبب ایک رطوبت یعنے زرداب کے ہوتا ہے جو بدن سے ان لوگونکے کھنچکر نکلتی ہے جن کی عمر تیس برس سے پچاس برس تک متجاوز ہو چکی ہے اور ریاضت ان لوگون نے ترک کر دی ہے لہذا انفضاء سینہ مین زرد آب فراہم ہوتا ہے اور بذریعہ نفث کے خارج ہوتا ہے ایسے ہی شخص غیر مرتاض کے نفث کی اگر یہی کیفیت رہی چالیس روز سے ساٹھ دن کے اندر مرض استسقا عارض ہو جائیگا لیکن ایسے نفث کا زیادہ اندیشہ نہین ہے **بحرانات کا بیان** ذات الجنب مین اگر بروز اول شے رقیق غیر نضیج بذریعہ نفث کے خارج ہو اسکا بحران گیارھوین روز ہوگا خواہ چودھوین روز۔ اور اگر چوتھے روز کے بعد بھی نفث نہو بعد ازان پانچوین سے آخر روز مین خواہ چھٹے روز نفث برآمد ہوا اور اسمین کسیقدر نضیج بھی پایا جاے اسوقت بحران کے وقوع کا حکم متوسط ہے کہ بیس روز سے چونتیس روز کے اندر بحران واقع ہوگا اور اگر نفث مین نضیج نہو تو مرض مین طول ہوگا اور بحران چالیس روز سے ساٹھ روز تک مترقب ہے۔ مگر امید صحت کی قوی ہے خصوصا اگر اور علامات جیدہ بھی موجود ہون مثل قوت اور اشتہا اور سن قوی یعنے شباب کے لیکن اگر ساتوین روز تک نفث برآمد نہوا خواہ تھوڑا سا جو برآمد ہوا وہ بھی غیر نضیج اور تمام کہ وہ خلط ساذج یعنے بزاق کے مثل ہے پس اگر ایسی صورت مین قوت مین ضعف بھی ہے معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ موجود نضیج یافتہ نہوگا مگر زمانہ دراز کے بعد اور قبل ازانکہ اسمین نضیج پیدا ہو اسمین رداوت آجاے گی پس چودھوین روز سے زیادہ تجاوز نہ کریگا اور بیشتر روز چہاردہم سے پہلے ہلاکت مریض کی واقع ہوگی اسلیے کہ بحران تو اسکا چالیس روز اور ساٹھ روز کا ہے اور طبیعت ضعیف ہے کہ اتنی مدت تک سلیم رہنا اسکا متوقع نہین۔ اور اگر قوت قوی ہو اور شہوت آب و طعام کی معتدل اور محمود ہون اور نیند اور سانس کا حال مناسب طور پر نظر آے اور بول نضیج اور جید دفع ہو رہا ہے امید کرنی چاہیے کہ روز چہاردہم بخیریت گذر یگا مگر بعد اسکے پھر موت واقع ہوگی اور یہ سب احکام اسی وقت صحیح ہین کہ مادہ صفراے حادسے ہو یا خون صفراوی سے۔ المختصر اطول بحران ذات الجنب خفیف کا چودہ روز اور بیشتر بیس روز تک بھی پہونچ جاتا ہے۔ جالینوس نے کہا ہے ایسے مرض کا مادہ تیس دن تک بھی بذریعۂ نفث پاک ہوا ہے اور تیسوان روز جب آیا ہے تو اس مرض نے بحران نام پایا ہے اور ہم بھی کہہ چکے ہین کہ نفث ساذج بزاقی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے یعنے ہمکو بھی رائے جالینوس سے اتفاق ہے کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ امید وقوع بحران کی ایک وقت معین پر تھی اور ایک دلیل دوسری ایسی عارض ہوگئی کہ اسکی وجہ سے اقرب اور نزدیک زمانہ متوقع سے بحران ہو گیا یعنے جلدتر واقع ہوا یا دوسری دلیل ایسی پیدا ہوئی کہ زمانہ مترقب اور متوقع کے بعد دیر مین بحران واقع ہوا۔ مثلاً اگر نفث اور احوال کو دلالت تھی کہ بروز چہاردہم بحران ہوگا اور ساتوین روز نفث اسود ظاہر ہوا خصوصا خراب دن مین یعنے آٹھوین روز پس یہ کیفیت دلالت کرتی ہے کہ بحران ردی چودھوین روز سے مقدم ہے اور اگر نفث اسود کے بعد کوئی ظاہری دلیل جید پیدا ہوئی جو نضیج محمود پر دلالت کرتی ہے معلوم کرنا چاہیے کہ بحران ردی چودھوین روز سے متاخر ہوگا اور بحران جید مقدم اس سے ہوگا یعنے روز چہاردہم سے **ذات الریہ کا بیان** ذات الریہ ایک ورم گرم ریہ مین پیدا ہوتا ہے کبھی تو ابتدأ اسکا حدوث ریہ مین ہوتا ہے اور کبھی حدوث اسکا تابع اُن نزلات کے ہوتا ہے جو ریہ پر گرتے ہین یا خوانیق جو منتقل ہو کر ریہ کیطرف پہونچتے ہین خواہ ذات الجنب کا انتقال ریہ کیطرف ہوتا ہے ایسے انتقالات ردیہ ساتوین روز تک قتل کر ڈالتے ہین اگرچہ طبیعت قوی بھی ہو کہ نفث مادہ کر دے اسلیے کہ یہ اقسام ذات الریہ کے سل کیطرف منجر ہوتے ہین۔ ذات الریہ ہر خلط سے پیدا ہوتا ہے مگر اکثر خلط بلغم سے اسلیے کہ ریہ عضو سخیف اور متخلخل ہے کہ اسمین خلط رقیق محتبس ہوتی ہے جسطرح ذات الجنب اکثر مراری اور صفراوی ہوتا ہے برعکس اسی دلیل سے کہ عضو غشائی کثیف اور مستحکم ہے کہ اسمین کوئی خلط سواے خلط حاد اور لطیف یعنے صفراوی خلط کے نافذ ہوتی ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ یہ ذات الریہ کبھی خون سے بھی حادث ہوتا ہے یعنے ورم فلغمونی سے۔ کبھی ذات الریہ جنس حمرہ سے بھی ہوتا ہے اور یہ قسم قتال اور اکثر مہلک ہے کہ حدت اسمین زیادہ ہوتی ہے اور قلب کے قریب ہے اور مشروبات ادویہ سے انتفاع اسمین نہین ہوتا اسیطرح ضماد کی دواون سے نفع نہین ہوتا۔ اسلیے کہ پلانے کی دوا ریہ مین جو پہونچتی ہے اتنی

تبرید پر باقی نہیں رہتی (مقابلہ اس حرارت کا ہے جو اس ورم مین ہو بوجہ کسر و انکسار کے جو ریہ مین پہونچنے سے پہلے معدہ وغیرہ مین اس دوائے مشروب کا ہو جاتا ہو اور ضماد سے بھی وہ تبرید جو مقابل حرارت مذکور کے ہو حاصل نہین ہوتی۔ ذات الریہ کبھی بذریعہ تحلل کے زائل ہوتا ہو اور کبھی انجام کار مین تفضیح پیدا ہوتا ہو اور کبھی صلابت اسمین آجاتی ہو اور اکثر خراجات کیطرف اسکا انتقال ہوتا ہو مثلاً خراج حلبین اور اربتین کیطرف اور کبھی قرانیطس کیطرف منتقل ہوتا ہو اور یہ انتقال ردی ہو۔ اور کبھی ذات الریہ کا انتقال ذات الجنب کیطرف ہوتا ہو۔ اور یہ انتقال بہت کم پیدا ہوتا ہو اور کبھی ذات الریہ خدر کیطرف منجر ہوتا ہو جیسے کہ ذات الجنب مین مذکور ہو چکا اور یہ مرض یعنے ذات الریہ خدر کو اکثر اپنے زوال کے بعد چھوڑتا ہو اسلیے کہ اکثر بلغمی ہوتا ہو۔ رعاف کا نفع ذات الریہ مین اسقدر نہین ہو جسقدر ذات الجنب مین ہو اسلیے کہ دونون مادہ مین اختلاف ہو ذات الریہ تو اکثر بلغمی ہوتا ہو اور رعاف مادہ دموی سے اور دوسری دلیل کمی انتفاع رعاف کی یہ کہ جذب ریہ سے ابعد ہو بنسبت جذب اس مادہ کے جو حجاب اور اغشیہ صدر سے ذات الجنب مین ہوتا ہو (پس مادہ بھی جذب قریب مین زیادہ کھچے گا اور نفع کم اور زیادہ ہونا تابع کثرت اور قلت جذب کے ہو **علامات** ذات الریہ کے (١) حمی حادہ بسبب قرب قلب کے اور حمی اسوجہ سے کہ ذات الریہ ورم حار ہے احشا مین (٢) ضیق النفس شدید مثل مریض خناق کے کہ مریض سیدھا ہو تب کسیقدر سانس آتی ہو بسبب ورم کے اور اسوجہ سے کہ ورم نے مسالک و راہ مین سانس کے تنگی پیدا کی ہو (٣) حرارت نفس مین شدید ہوتی ہو (٤) ثقل اور گرانی زیادہ ہوتی ہو اسلیے کہ مادہ مین کثرت ہو ایسے عضو مین جو بذاتہ حساس نہین ہو مگر جو غشا اور جھلی اس عضو پر لپٹی ہو اسمین حس ہو (٥) تمام سینہ مین تمدد اسی ورم کے سبب سے پیدا ہوتا ہو (٦) درد جو سینہ سے لیکر استخوان سینہ اور پشت تک ممتد ہوتا ہو اور کبھی اسی درد کا احساس بین الکتفین تک بھی ہوتا ہو (٧) کبھی ضربان زیر شانہ اور ترقوہ اور پستان کے محسوس ہوتا ہو یا تو متصل یہ ضربان موجود رہتا ہو یا بروقت کھانسنے کے چمک جاتا ہو (٨) مریض کو بردا شت اور تحمل کسی بھل لیٹنے کی نہین ہوتی سوائے اسکے کہ پیٹھ کے بھل لیٹے اور کروٹ سے لیٹنے مین اختناق عارض ہوتا ہو (٩) زبان اس مریض کی پہلے سرخ ہو جاتی ہو بعد ازان سیاہ ہو جاتی ہو اور ایک کیفیت اسکی زبان مین یہ بھی پیدا ہوتی ہو کہ اگر ہاتھ سے اسے مس کرین ہاتھ چپکا جاتا ہو اور ساتھ ہی اسکے غلظ اور گندگی بھی پائی جاتی ہو (١٠) بیشتر تمدد مین اور امتلا مین ہمراہ زبان کے تمام چہرہ شریک ہوتا ہو (١١) دونون رخسار مین سرخی اور انتفاخ پیدا ہوتا ہو بسبب اسکے کہ صعود بخارات ان اعضا مین ہوتا ہو اور یہ دونون اعضا لحمی اور متخلخل ہین اور مثل جبہہ کے جلد پیہ نہین ہین اور بیشتر یہ سرخی رخسارونکی اسقدر شدید ہو جاتی ہو کہ اشتباہ مصبوغ یعنے کسی رنگ سے رنگ دینے کا رخسار پر ہوتا ہو (١٢) کبھی بخارات کے چڑھنے سے ایسی کیفیت ہوتی ہو جیسے ایک آگ روشن ہو کر اوپر کو چڑھے (١٣) نفخہ شدید اور نفس عالی اور سریع بسبب زیادتی حمی اور زیادتی آفت حمی کے پیدا ہوتا ہو (١٤) آنکھو نمین تہبج اور حرکت مین آنکھو نکی ثقل اور عروق چشم کی پری اور امتلا اور پلکونمین بوجھ پیدا ہوتا ہو سبب اسکا بھی صعود بخارات ہو (١٥) طبقہ قرنیہ مین مشابہ ورم کے زیادتی پیدا ہوتی ہو اور حدقہ چشم مین ایک کیفیت مشابہ چیچڑ کے جسکو آنکھین بھرانا بولتے ہین پیدا ہوتی ہو اور معہذا سومت اور چکنائی سی اسمین ہوتی ہو (١٦) رقبہ گندہ اور موٹا ہو جاتا ہو (١٧) بیشتر بسبب کثرت بخارات کے جو رطب ہوتے ہین سبات بھی پیدا ہو جاتا ہو جب کہ ورم حاد نہو (١٨) کبھی ہمراہ اس مرض کے برد اطراف بھی ہوتا ہے یا مراد یہ ہو کہ ہمراہ سبات کے برد اطراف ہوتا ہو (١٩) نبض اس مرض مین موجی اور لین ہوتی ہو۔ اسلیے کہ ورم عضو نرم یعنے ریہ مین ہو اور مادہ بلغمی بھی رطب ہو اور موجی نبض مختلف ضرور ہوتی ہو کہ انبساط واحد مین اسکا اختلاف ظاہر ہوتا ہو اور کبھی نبض منقطع بھی پیدا ہوتی ہو اور کبھی ذو قرعتین بھی ہو جاتی ہو اور یہ امر یعنے ذو قرعتین ہونا نبض کا انبساط واحد مین ہوتا ہو اور کبھی بسبب انبساطات کثیرہ کے کیفیت پیدا ہوتی ہو۔ اور کبھی انبساطات کثیرہ مین ایک فترہ بھی پیدا ہوتا ہو۔ کبھی اس مرض مین نبض کی وہ قسم جو واقع فی الوسط کہلاتی ہو بھی پیدا ہوتی ہو۔ نبض اس مریض کی اکثر عظیم ہوتی ہو اسلیے کہ حاجت شدید ہو اور آلہ بسبب مادہ بلغمی کے نرم اور مطیع ہو ہان اگر قوت بدرجہا نہا

ضعیف ہوجاے اسوقت عظیم رہے گی۔ تو اتر نبض کی یہ کیفیت ہو کہ اسمین شدت اور کمی بحسب حمی کے ہوتی ہو اور بحسب حاجت اور بحسب کفایت قوت کے اس مقدار عظم کو خواہ بقدر عجز قوت کے عظم مطلوب سے **مترجم** مراد یہ ہو کہ تو اتر قائم مقام عظم کے ہوتا ہو پس جسقدر طاقت حداث عظم پر قادر ہو تو اتر کم ہوگا اور جسقدر طاقت مین ضعف ہو تو اتر زیادہ ہوگا کہ قائم مقام عظم کے ہو **متن** بقراط نے لکھا ہو کہ جب ان بیمارون کے ثدیین اور پستانون کے قریب خراجات حادث ہون یا قریب ثدیین کے اور اُن خراجات مین ریم پڑکے نواصیر پیدا ہون مرض ذات الریہ سے انکو نجات ہوجائیگی اور یہ حکم بقراط کا معلوم السبب ہو اسیطرح اگر خراجات ساق مین پیدا ہون یہ بھی علامت محمودہ اور عمدہ ہو۔ اگر ذات الریہ بہ ندرت ذات الجنب کیطرف منتقل ہو ضیق النفس مین کمی ہوجائیگی اور درد خز یعنے خلش اوسمین پیدا ہوگی۔ نفث بھی ان لوگون کا الوان مختلفہ پر ہوتا ہو جسطرح ذات الجنب مین بھی نفث کا یہی حال ہو اور اکثر نفث ذات الریہ مین بلغمی ہوتا ہو۔ وہ قسم ذات الریہ کی جو از جنس حمرہ کے ہوتی ہو خواہ شبیہ حمرہ کی اسمین ضیق النفس اور ثقل محسوس سینہ مین کمتر ہوتا ہو لیکن التہاب اسمین زیادہ ہوتا ہو اور نہایت شدید ہوتا ہو علامات انتقال اس ورم کے تقیح کیطرف قریب قریب علامات ذات الجنب کے ہین اسی انتقال تقیح مین اور وہ مائلت اور مشابہت اس امر مین ہو کہ تپ مین کمی نہین ہوتی اور نہ درد مین اور نہ دفع ہونا مادہ کا براہ نفث اور بول غلیظ اور ذی رسوب کے خواہ براہ براز کے بقدار معتدبہ ہوتا ہو جب ایسے علامات کی موجودگی مین مریض کو سالم اور قوی دیکھا جاے معلوم ہوگا کہ ورم ذات الریہ متقیح ہوگا یا خراج کیطرف مادہ منتقل ہوگا خواہ وہ خراج اوپر کے اعضا مین پڑین یا اسفل کے مقامات مین حادث ہون جیسے علامات اسوقت پائے جائین جو ذات الجنب کے بیان مین تصریح مذکور ہوچکے ہین۔ اور اگر ان علامات کے ہمراہ قوت اور سلامت حال مریض کی نہو تو ہلاکت واقع ہوگی جسوقت بصاق اور تھوک مریض کا حلو یعنے شیرین ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ ورم متقیح ہوگیا اگر چالیس روز مین نقاے تام ہوجاے تو خیر ورنہ مرض مین طول ہوگا اور جب طول ہوگا تو ان مین ذات الریہ کے دونون پاؤنمین تہیج پیدا ہوگا خصوصا اطراف مین اور جب میلان مادہ کا شانہ کیطرف ہو امید سلامت زیادہ کرنی چاہیے

ورم صلب ریہ کا کبھی ریہ مین ورم صلب پیدا ہوتا ہو دلیل اسپر ضیق النفس کے ہمراہ یہ ہوتی ہو کہ ریہ کا حجم بڑھتا چلا جاتا ہو بحسب طوالت ایام کے اور گرانی اور نفث مین کمی بھی ہوتی ہو اور خشکی کی شدت اور کھانسی متواتر اٹھا کرتی ہے اور کبھی کھانسی مین بعض اوقات خفت بھی پیدا ہوتی ہو اور سینہ مین حرارت کم رہتی ہو

ورم رخوریہ کا کبھی ورم نرم ریہ مین پیدا ہوتا ہو اسپر دلیل ضیق نفس کے ہمراہ بزاق کثیر کا ہونا اور رطوبت کا سینہ مین بدون حرارت کثیر کے اور چہرہ کا سرخ نہ ہونا بلکہ رصاصی رنگت چہرہ کی ہونی

شبور جو ریہ مین پیدا ہون کبھی ریہ مین شبور یعنے پھنسیان پیدا ہوتی ہین اسکی شناخت یہ ہو کہ ضیق نفس بسرعت اور تواتر ہوتا ہو اور گرانی محسوس ہوتی ہو اور سینہ مین حرارت اور التہاب بدون اس حمی کے ہوتا ہو جسکی حرارت تمام جسم مین عام ہو

اجتماع مائ کا ریہ مین کبھی ایک قسم کی مائیت اور تری ریہ مین فراہم ہوجاتی ہو دلیل اسپر لیلہ یعنے وہ جھینجھنی جو تپ کی آمد مین ہوتی ہو اور پھر حمی ندم کا پیدا ہونا اور اطراف کا ورم اور سوء تنفس اور نفث رقیق مائی اور یہ کہ حال اُسکا مثل حال مستسقی کے ہوتا ہو

قصبہ ریہ کا ورم اور جراحت جسوقت قصبۂ ریہ مین ورم عارض ہوتا ہو علامت اسکی حمی ضعیف اور ضربان وسط مین ابط یعنے زیر بغل کے اور درد اسلیے کہ یہ عضو مثل ریہ کے عدیم الحس بذاتہ نہین ہو مگر یہ درد خفیف ہوتا ہو اور ان سب امور کے ہمراہ حکہ یعنے کھجلی بدنمین پیدا ہوتی ہو اور بحۃ الصوت بھی پیدا ہوتا ہو۔ پھر اگر یہ جراحت قصبۂ ریہ کی متقرح ہوجاے اسکی بو اور نکہت سلیم ہوتی ہو اور نفث قلیل ہوتا ہو

فتح اور جمع مدہ کا بیان تقیح کلام اطبا مین دو معنے پر بولا جاتا ہو اول معنے عام لغوی جنکا ہر مقام پر استعمال ہو جب ورم مجتمع ہو اور اسمین ریم پڑنے لگے۔ دوسرے معنے تقیح کے (جو اصطلاح خاص اطبا کی ہو) کہ تقیح کا استعمال امراض صدر مین کرتے ہین اور مراد یہ ہوتی ہو کہ جو فضا اور خالی جگہ درمیان سینہ اور ریہ کے ہو اس قیح سے بھر گئی جو شگافتہ ہونے سے کسی ورم وغیرہ کے آیا ہو اور یہ امتلا یا دونون جانب مین اسی فضا کے ہو خواہ جانب واحد مین۔ اسباب اس امتلا کے یہ ہین

یا نزلہ ہو جو ریزش مادہ کی دفعتہ کرتا ہو یا قروح ریہ کے ہین کہ انمین سے مدہ خواہ زرد آب ہو کہ اکثر بعد بیس روز کے یہ تقیح ہوتا ہو ابتدا زان بذریعہ نفث کے دفع ہو جاتا ہو یا یہ امتلا کسی ورم نواحی صدر کے انفجار اور شگافتہ ہونے سے پیدا ہوتا ہو اور اکثر تقیح اسی کا نام ہو اور اس انفجار سے جو شے کہ فضاے مذکور مین جمع ہوتی ہو وہ یا تو مدہ نضیجہ ہوتی ہو خواہ ایک شے مثل دردی کے ہوتی ہو اسی شے کے احوال چار طرح کے ہوتے ہین (۱) یا اسقدر کثیر ہو کہ اسکے اجتماع سے خنق واقع ہو اور دم گھٹ جاے اور مریض کو ہلاک کر دے اس حالت کا ظہور اسطرح ہوتا ہو کہ نفس مین تنگی آتی جاتی ہو اور نفث بھی ہو رہا ہو بس یو ہین ضیق بڑھتے بڑھتے موت واقع ہو جاتی ہو (۲) یا اس شے کے اجتماع سے ریہ مین عفونت آجاے بس مرض سل پیدا ہوگا (۳) یا بذریعہ نفث پے درپے کے جو بسہولت آتا ہو سارا مادہ فراہم شدہ پاک ہو جاے (۴) یا بذریعہ عرق عظیم و شریان عظیم کے جو مثانہ تک ہو یہ مادہ براہ بول غلیظ کے دفع ہو جاے اور جب اسطرف دفع ہوگا پہلے اسکی نکاس وریدسے جگر مین ہوگی اسکے بعد گردہ مین گذر کر مجاری قریبہ مین بول کے پہونچکر دفع ہوگا۔ اور کبھی امعا کیطرف ہو کر براز دفع ہوگا اور یہ دونون اندفاع محمود اور ستودہ ہین ہم نے اوپر کے مباحث مین مدت انفجار کو بیان کر دیا ہو اور شناخت اسکی بحسب قوت مریض اور سن او فصل اور مزاج کے ہوتی ہو مشائخ زمانہ تقیح مین بہ نسبت جوانون کے زیادہ ہلاک ہو جاتے ہین اسلیے کہ انکے قوتی مین ضعف ہو اور جوان اگر بیمار ہون او جاع اور درد کے صدمات سے زیادہ ہلاک ہوتے ہین بہ نسبت مشائخ کے اسلیے جوانون کی حس زیادہ ہو نضج مادہ مذکورہ کے علامات بیان انتقالات ذات الجنب کی فصل مین مذکور ہو چکے اسیطرح علامات انفجار کے بھی مذکور ہو چکے **علامات امتلا ء فضاء صدر تقیح سے** منجملہ ان ثقل اور گرانی سینہ کی اور خشک کھانسی جو بھر یعنے قسم خاص دمہ کے ہمراہ ہو اور درد کا ہونا۔ اور بیشتر تر کھانسی بھی ہوتی ہو اسوقت خیال مین یہ گذرتا ہو کہ نفث آنے سے خفت پیدا ہوگی نفس ان لوگون کے متواتر ہوتے ہین اسی وجہ سے بولنے اور کلام کرنے مین یہ لوگ جلدی کرتے ہین اور بروقت سانس لینے کے اوتار ہاے بینی اسقدر متحرک ہوتے ہین کہ انضمام پیدا ہوتا ہو اور تا زمانہ نقا اور صفائی سینہ کے مواد سے تپ نرم لازم رہتی ہو رہی شناخت اس امر کی کہ مادہ سینہ مین کسطرف ہو یہ بات اس طرح معلوم کرنی چاہیے کہ پہلے مریض ایک کروٹ لیٹے اور پھر دوسری کروٹ بدلے بس جسطرف ایک بوجھ اور ثقل ضاغط یعنے تنگی پیدا کرنیوالا معلق معلوم ہو اُس جانب کے مقابل جانب مین مدہ کا مقام ہوگا **ایضاً** آواز سے مدہ کے اور خضخضہ جو بروقت ہلنے کے پیدا ہوتا ہو اس سے بھی شناخت ہوتی ہو بعض اطبا یہ تدبیر کرتے ہین کہ ایک پارچہ کتانمین گیرو کو پیکر اور پانی مین گھول کر ڈبوتے ہین اور سینہ کے مختلف مقامات پر رکھتے ہین جہان وہ کپڑا سوکھ جاے اور رکھتے ہی اسکی نمی جاتی رہے اسی مقام پر قیح مجتمع ہوگی۔ انفجار سلیم کی علامت یہ ہو کہ بعد شگافتہ ہونے کے تپ مین سکون پیدا ہو اور اشتہاے آب و طعام کھلجاے نفث اور نفس کی آمد مین سہولت پیدا ہو یا انفجار کے ہمراہ خراجات پہلو مین اور اطراف مین پہلو کے برآمد ہون اور بیشتر یہ خراجات بطور نواصیر کے ہو جاتے ہین یہ انفجار طبعی تھا اسیطرح انفجار صناعی کا حال ہو جو داغ لگانے اور قطع کرنے سے خواہ شگاف دینے سے کیا جاتا ہو اگر مدہ پاکیزہ یعنے خالص اور سپید برآمد ہو یہ انفجار عمدہ ہو۔ انفجار ردی اور خراب کی علامت یہ ہو کہ علامات اختناق اور غشی کے ظاہر ہون یا نفث ردی اور خراب برآمد ہو یا سل پیدا ہو جاے اور جب داغ لگائین خواہ شگاف دین مدہ گرم اور بدبو برآمد ہو **علامات مفرقہ مدہ و بلغم** نفث کے ذریعہ سے جو رطوبت برآمد ہوتی ہو اسکا التباس بلغم سے دفع کرنیکی علامت یہ ہو کہ مدہ پانی مین ڈوب جاتا ہو اور آگ پر جلانے سے بدبو پیدا ہوتی ہو اور بلغم پانی پر تیرتا ہو ڈوبتا نہین اور آگ مین جلانے سے بوے بد نہین آتی علاوہ یہ ہو کہ مدہ کبھی سواے مرض سل کے اور امراض مین بھی بذریعہ نفث کے برآمد ہوتا ہو چنانچہ مباحث متقدمہ مین ہم نے بیان کیا ہو کبھی مریض متقیح مقدار کثیر مدہ کے تھوکتا ہو مین نے بچشم خود ایک مریض کو دیکھا جسنے ایک گھنٹہ مین قریب دو من صغیر کے (جو ہمارے ہندوستان کے حساب سے پختہ دس سیر ہوا) یا ڈیڑھ من یعنے ساڑھے سات سیر پختہ مدہ اسنے تھوکا تھا۔ اور جالینوس نے مشاہدہ کیا ہو کہ ایک مریض متقیح ہر روز قریب پچاس اوقیہ مدہ کے جو قریب نو قوطولی کے ہے تھوکا

(اور ہمارے حساب سے پونے دو سیر ہوتا ہے) ابھی اوپر معلوم ہو چکا کہ مدہ اور دیگر رطوبات مین کیا فرق ہے کہ مدہ کا امتیاز بدبو سے ہوتا ہے جو تھوک برآمد ہوتا ہے اور جسوقت اسے آگ پر ڈالین اور پانی مین ڈوب جاتا ہے اور اوپر نہین تیرتا ہے۔ انتقال تقیح کا سل کیطرف اسکی شناخت یہ ہے کہ رنگ مین کدورت اور تیرگی ہوتی ہے اور جبین اور گردن مین امتداد پیدا ہوتا ہے اور انگلیان سب کی سب گرم ہوجاتی ہین اور گرمی ایسی ہوتی ہے کہ کسی وقت انگلیان سرد نہین ہوتی ہین حتیٰ کہ جسکی عادت ایسی ہو کہ تپ مین برد اطراف اسے ہوجاتا ہو اسکی انگلیان بھی ہر وقت گرم رہتی ہین اور تپ کی زیادتی رات کو ہوتی ہے بسبب اسکے کہ غذا شب کو ہوتی ہے۔ ناخون کج ہوجاتے ہین اسلیے کہ گوشت ناخون کے نیچے کا گل جاتا ہے اور آنکھون مین چربی سی چھائی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور سپیدی اور زردی کیطرف مائل ہوتی ہے اور علامات بھی ہین جنکو باب سل مین بیان کرینگے **قروح جلد ریہ اور ریہ کے** منجملہ انکے سل بھی ہے یہ قروح یا تو سینہ مین ہون یا حجاب مین ہون یا خاص ریہ مین ہون قسم اخیر یعنے ریہ کے قروح کا نام سل ہے یا اینکہ یہ قروح قصبہ ریہ مین ہون اور انکا بیان اوپر ہو چکا سب سے زیادہ اسلم قسم ان قروح کی وہی ہے جو سینہ مین قروح ہون اور یہ بات اسوجہ سے ہے کہ سینہ کی رگین چھوٹی چھوٹی ہین اور اجزا سینہ کے اصلب اور سخت تر ہین اسیوجہ سے شق اور شگاف قرحہ کا بڑا نہین ہونے پاتا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ صدید سینہ کے عروق اور اجزا مین ٹھہرنے نہین پاتا بلکہ فضاے صدر یعنے خالی جگہ مین اسکے بہ کر چلا آتا ہے اور ریہ کا حال ایسا نہین ہے۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ حرکت سینہ کی قوی نہین ہے جیسے کہ حرکت ریہ کی قوی ہوتی ہے بلکہ شاید سینہ اعضاے ساکنہ مین سے ہے۔ چوتھی دلیل یہ ہے کہ سینہ عضو لحمی ہے اور عضو لحمی زیادہ تر قابل التحام کے ہے اکثر قروح سینہ کے (جو بسبب جراحات متعفنہ کے حادث ہوے ہون) یہ بات پیدا کرتے ہین کہ ہڈیون تک کو فاسد کردیتے ہین اور ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ استخوان فاسد قطع کر ڈالا جاے تاکہ اسکے قریب کے اعضا صحیح اور سالم باقی رہ جائین اور کبھی عفونت متعدی اس جھلی تک ہوتی ہے جو متصل سینہ کے ہے حجاب کے قروح مین جو قرحہ نافذ ہے یعنے وار پار ہو گیا ہے اس مین البتہ التیام نہین ہو سکتا اور جو قرحہ نافذ نہو یا تو اجزاے عصبیہ مین ہوگا وہ بھی ملتحم نہوگا یا اجزاے لحمیہ مین پڑے وہ البتہ ملتحم ہو سکتا ہے بشرطیکہ اسکا تدارک ابتدا مین اچھی طرح کیا جاے اور اسے بے علاج اور تدبیر کے نہ رہنے دین کہ ورم آجاے لیکن اگر اس قرحہ مین بھی ورم آجاے خواہ کہنہ ہوجاے تو وہ بھی زائل نہوگا قروح ریہ کے زائل ہونے اور نہ ہونے مین اطبا نے اختلاف کیا ہے ایک قوم کا یہ قول ہے کہ ہرگز قروح ریہ کے زائل نہین ہوتے اسلیے کہ التحام محتاج ہے سکون عضو ماؤف کا اور ریہ کسی وقت ساکن نہین ہوتا۔ جالینوس کی راے اس قوم سے مخالف ہے وہ ایسا خیال کرتا ہے کہ تنہا حرکت مانع التحام نہین ہو سکتی اگر اسکے ہمراہ اور موانع بھی موجود نہون اور دلیل دعوے پر جالینوس کے یہ ہے کہ حجاب بھی متحرک ہے مگر اسکے قروح مندمل ہوجاتے ہین پھر جالینوس کی خاص راے بہ نسبت قروح ریہ کے یہ ہے کہ اگر قرحہ ریہ کا انحلال فرد سے پیدا ہوا ہو اور ورم اور تآکل سے کسی خلط اکال کے نہو بلکہ اور کسی علت یعنے مرض سے پیدا ہوا ہو بس جبتک کہ یہ قرحہ جراحت محضہ ہے اور ابھی متقیح نہوا ہو اور نہ اسمین ورم آگیا ہو ایسا قرحہ ریہ کا البتہ التیام پذیر ہے اسیطرح وہ قرحہ ریہ کا جو پھٹ جانے کے صدمہ وغیرہ سے پیدا ہوا ہو اور متقیح نہوا ہو وہ بھی التیام پذیر ہے اور جو قرحہ کسی تآکل یا ورم سے ریہ مین پڑے وہ البتہ علاج پذیر نہین ہوتا اسلیے کہ قرحہ ریہ متآکل ومتقیح کا اچھا ہونا بدون تنقیہ اور قرحہ کی صفائی کے قیح سے اور پاک ہوجانے مدہ کے ممکن نہین ہے اور تنقیہ مدہ کا سعال یعنے کھانسی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور کھانسی قرحہ کی زخم کو وسیع کرتی ہے اور بڑھاتی ہے اور خرق یعنے شگاف کو زیادہ کرتی ہے اور جو دغدغہ اور جنبش کھانسی کیوجہ سے ریہ کو پہونچتی ہے اس سے درد مین زیادتی ہوتی ہے اور درد جسقدر زیادہ ہوگا جذب مادہ عضو دردناک کیطرف زیادہ کریگا اور اگر ادویہ مجففہ کا استعمال کرین نفث رک جائیگا اور اگر ادویہ منفثہ (یعنے وہ ادویہ جنسے نفث کی آمد بڑھے) مستعمل ہون اسی قرحہ ریہ مین رطوبت بڑھ جائیگی جو قروح کسی خلط اکال کی وجہ سے پیدا ہوے ہون بالکل اچھے نہین ہوتے مگر اینکہ انکی اصلاح کیجاے اور اصلاح بدون اتنی مدت کے نہین ہو سکتی کہ اتنے زمانہ مین واجب ہے کہ یا تو قرحہ شگافتہ ہوجاے اور ناصور پڑ جاے اور وہ ناصور یقینا ملتحم نہوگا اور یا اس مدت مین قرحہ شگافتہ ہو اور سڑ جاے حتیٰ کہ کوئی جز

جرم ریہ کا سٹر جاے جو قروح کہ بعد ورم ریہ کے حادث ہون انمین بھی یہی خرابیان پیدا ہوتی ہین اور صعوبت التحام پر حرکت دائمی ریہ کی معاون اور مددگار ہو **ایضاً** جو عروق کہ ریہ مین ہین وہ بڑی بڑی اور کشادہ اور سخت ہین یہ اوصاف عروق کے بھی (جو ضد اوصاف عروق صدر کے ہین) التحام زخم مین دشواری ڈالتے ہین **ایضاً** بعد مسافت جو درمیان مدخل دوائے مشروب کے اور درمیان ریہ کے ہو اور ضعف قوت مین دوا کی اسی سبب سے وجوبا ہوجاتا ہو یعنے جسوقت دوائے مشروب کا استعمال ہو اور اسوقت تک کہ جرم ریہ تک پھیر پھار کر پہونچے اسکی قوت ضعیف ہوجاتی ہو اور حرارت بر باقی نہین رہتی پھر اثر کیا خاک کرے۔ یہ بھی ایک معاون عدم التیام کا ہو اور جو دوا بارد ہو وہ خود بلید ہو کہ نفوذ نہین کرتی۔ اور جو دوا زیادہ حار ہو اس سے تپ مین زیادتی ہوتی ہو جو قروح ریہ کو لازم ہو اور دوائے مجفف اس تپ دق کو مضر ہو جو قروح ریہ کو لازم ہو اگر دوائے مرطب کا استعمال کرین وہ خود مانع التحام ہو اسلیے کہ علاج جملہ قروح کا بذریعہ تجفیف کے ہوتا ہو خصوصًا ایسا قرحہ جیسا کہ ریہ کا ہو کہ اسمین اوپر کی جانب سے بھی رطوبات پہونچتے ہین اور نیچے سے بھی اسے رطوبت پہونچتی ہو کبھی یہ تاکل علاج کو قبول کرتا ہو اگر زمانہ ابتدا مین کیا جاے اور مقام اس تاکل کا وجھلی ہو جو قصبہ ریہ پر منڈھی ہوئی ہو اندر کیطرف اور جو ہر لحمی مین ریہ کے اس تاکل کا کچھ اثر نہین پہونچا ہو ایسا تاکل قبول علاج بسرعت کرتا ہو اور جو تاکل غضاریف مین پڑے وہ ہرگز قبول علاج نکریگا سب سے زیادہ تر قابل علاج کے مرض سل مین لڑکے ہین اسلم قروح ریہ وہی ہو جو از قسم خشکریشہ کے ہو بشرطیکہ مزاج مریض یا نفس خلط مین کوئی سبب ایسا نہو جو قرحہ کو سوکھا کر قوبائیہ کردے کبھی مسلول کا مرض ایک زمانہ دراز تک ممتد ہوتا ہو اسیطرح بعض جوان مریض اس مرض مین تا سن کہولت مبتلا رہتے ہین مین نے ایک زن مسلولہ کو دیکھا کہ اسی مرض مین (۲۳) برس مبتلا رہی خواہ اس سے بھی کچھ زیادہ صحاب قروح ریہ کو خریف مین زیادہ ضرر پہونچتا ہے اگر کسی مریض کے مسلول ہونے کی تشخیص مین طبیب کو دشواری ہو آمد فصل خریف کا شبہ ہر احتمال کی ہوگی یعنے فورًا مرض واضح ہوجائیگا

سل کا اطلاق ایک اور بیماری پر بھی لفظ سل کا اطلاق ایک اور مرض پر کیا جاتا ہو کہ اسکے ہمراہ تپ نہین ہوتی مگر ریہ ایسے اخلاط غلیظ کو قبول کرتا ہے کہ انمین لزوجت بھی ہوتی ہو اور وہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہین جو ہمیشہ ریہ پر گرا کرتے ہین اور ریہ مجاری ریہ مین تنگی پیدا کرتے ہین لہذا ایسے مریض گرفتار ضیق اور سرفہ بے تاب کنندہ مین اسطرح گرفتار ہوتے ہین کہ انجام کار مین قوی انکی بے زور ہوجاتے ہین اور بدن انکے لاغری سے گھل جاتے ہین اور وہ لوگ دراصل ایسے بیمار ہین جسطرح دمہ والے پس اگر حرارت ان نزلات مین کم ہو واجب ہو کہ انکا علاج ربو کے علاج سے ملا کر کیا جاے یعنے دونون مرض کی رعایت ملحوظ رہے

اسباب قروح ریہ کے وہ اسباب جن سے کہ ریہ مین قروح پیدا ہوتے ہین ازانجملہ نزلہ ہو جو لذاع اور اکال ہو اور عفونت پیدا کرتا ہو بسبب قرب اور مجاورت کے جو ریہ کو انسے ہوتی ہو کہ جب تک منقیح نہوجاے بچنا ریہ کا دشوار ہوتا ہو (۲) یا کوئی اور مادہ ایسا ہی ہوتا ہو جو اسی نزلہ کی جنس سے ہو اور کسی اور عضو سے بہ کر ریہ پر گرتا رہے (۳) یا پہلے ذات الریہ کا مرض لاحق ہوا ہو کہ اس سے ریہ مین قرحہ پڑ کر قیح پیدا ہوتی ہو (۴) یا ذات الجنب کا مادہ نضیج پاکر جب شگافتہ ہوا تو ریہ پر گرا (۵) یا کسی سبب نے اسباب نفث الدم کے (جو اوپر مذکور ہوچکے ہین) کسی رگ مین کشادگی پیدا کی یا کسی رگ کو قطع کردیا خواہ رگ کو پھاڑ دیا (۶) خواہ کوئی اور سبب اندرونی مثل غلیان خون وغیرہ کے پیدا ہوا سوائے اسکے اور اسباب جو اوپر بیان ہوچکے (۷) یا کوئی سبب خارجی مثل سقطہ اور ضربہ کے مورث مرض سل کا ہو (۸) کبھی اسباب سل مین عفونت اور اکال ایسا جو خاص جرم ریہ مین پیدا ہوا اور عفونت یا اکال کا پڑنا خاص ریہ کیوجہ سے ہوتا ہو جسطرح اور اعضا مین بھی عارض ہوتا ہو کبھی اس مرض مین کثرت خریف جنوبی مطیر مین ہوتی ہو جب بعد صیف شمالی کے واقع ہو

مستعدین سل کا بیان جن لوگون کو استعداد آمادگی مرض سل مین پڑنے کی ہو اور یہ استعداد از روے ہیئت کے اور سحنہ اور سن اور بلد اور مزاج کے ہوتی ہو وہ لوگ وہی مجنحین ہین یعنے جنکے دو استخوان مثل بازو کے چپ و راست مہرہ ہاے پشت سے پیدا ہوے ہون اور سینہ انکا تنگ شانون پر گوشت بہت کم بلکہ بالکل ندارد خصوصًا پیچھے کیطرف اور آگے کیطرف انکے

شانہ جھکے ہوئے اور کھلے ہوئے گویا کہ ایک شخص کے دو بازو ہین اور گویا دونون کتف انکے منقطع اور کٹے ہوئے ہین پہونچے سے آگے کی جانب جدا اور پیچھے کی جدا ہو رہی ہو گردن ان لوگون کی دراز اور آگے کیطرف جھکی ہوئی اور حلق ان لوگون کے ظاہر اور کھلے ہوئے اور ابھرے ہوئے یہ لوگ چونکہ انکے سینہ مین اور سینہ کے قریب جو اعضا ہین مثل معدہ وغیرہ کے انمین ریاح کی کثرت ہوتی ہو اور نفخ بھی زیادہ ہوتا ہو کہ سینہ انکے چھوٹے ہین پھر اگر باوجود ان امور کے ضعف دماغ بھی ہو فضول کو زیادہ قبول کرینگے اور غذائونکا نضج بھی نہو گا بس اب شرائط وقوع مرض سل کے پورے تمام ہو چکے علی الخصوص ان سب خرابیونکے ہمراہ اخلاط بھی اگر انکے ابدان مین مراری ہون بحنہ جو قبول سل کا بسرعت کرتا ہے علاوہ تجنج مذکورہ کے (جو تجنجین کی لفظ کے ساتھ بیان ہوا) وہ بحنہ یہ ہو کہ بال کم ہون اور سپیدی بالونکی مائل بہ شقرت ہو **ایضاً** ابدان صلب اور سخت جو منکشف ہون وہ بھی قابلیت سل کی زیادہ رکھتے ہین اسلیے کہ ایسے ابدامین شگافتہ ہونا رگونکا زیادہ عارض ہوتا ہو مزاج جو قابل سل کے ہو وہی مزاج ہو جو برد اور سرد زیادہ ہو سن جو قابل وقوع سل کے ہو اٹھارہ برس سے اکتیس برس تک۔ یہ قروح ریہ کے بلاد باردہ مین زیادہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ رگونکا پھٹ جانا ان بلاد مین زیادہ ہوتا ہو اور نفث الدم بھی کثرت سے ہوتا ہو فصل خریف کی ایسی ہو جسمین مرض سل کی کثرت ہوتی ہو **بیماران سل کو پرہیزان امور سے لازم ہو** واجب ہو ان لوگون پر کہ جتنی غذائین حریف اور حاد ہین انسے پرہیز کرین اور جتنی چیزین کہ اعضا مین سینہ کے تمدد پیدا کرتی ہین جیسے چیخنا اور چلانا اور دلنگی اور اچھل پھاند وغیرہ **علامات سل کے** یہ ہین کہ نفث مدہ کا انمین علامات مدہ پر ظاہر ہو جو اوپر مذکور ہو چکے ہین صورت اسکی رنگ اور تخیر یعنے بھین دار ہونے مین اور از ین قبیل اور علامات جو مدہ مین ہوتے ہین۔ اور حمی دقیہ کا لازم ہونا بسبب قرب اور جوار قلب کے محل مرض سے اور یہ تپ بروقت غذا کے اور شب کو شدت پاتی ہو جس طریقے سے حمی دقیہ مین اسی وقت شدت ہوتی ہو اسلیے کہ غذا سے ترطیب بدن کی ہوتی ہو اور منجملہ ان وجوہ کے جو باب دق مین لکھے جائینگے۔ علاوہ بران ہمراہ دق کے اور حمیات بھی مرکب ہوتے ہین جو نوبہ سے آتے ہین جیسے ربع اور خمس اور بدترین حمیات حمی خمس ہو اسکے بعد شطر الغب اسکے بعد نائبہ جسوقت سل پیدا ہوتی ہو وہ دلائل بھی ظاہر ہوتے ہین جنکو باب آخر تفتیح مین لکھا ہو اور عرق یعنے پسینا انکے جسم سے ہر وقت جاری رہتا ہو اسلیے کہ قوت انکی غذا کے ٹھہرانی اور اسمین تدبیر اور تصرف کرنے سے ضعیف ہوتی ہو اور حرارت مسامات کو کشادہ کردیتی ہو اور پسینہ کے راہ سے فضول غذائی کو بہا یا کرتی ہو پھر اگر نفث مین خشکریشہ کی آمد ہوئی سل کے پیدا ہونے مین اب کسی طرح کا شبہہ باقی نرہا خصوصاً اگر اسباب مذکورہ سابقہ بھی موجود ہون جو سل کیطرف متادی ہوتے ہین (مثل ورم نواحی صدر وغیرہ کے) پھر جسوقت بدن مین ذبول شروع ہوا اور ناخن مین خم اور کجی اور بال جھڑ جھڑ کے ساقط ہونے لگے اسلیے کہ غذا بالونکی پہونچنی معدوم ہو گئی ہو اور فضول بدنی مین فساد واقع ہوا ہو اب صحت قطعی حدوث مرض کی ہوئی۔ ابتدا مین کمودت اور تیرگی رنگ کی پیدا ہوتی ہو (بسبب کثرت یبوست کے) مگر وہ رنگ سرخ ہو جاتا ہو بروقت صعود بخارات کے اور پیشانی اور گردنمین تمدد پیدا ہوتا ہو خصوصاً جسوقت مرض مستقر ہو اور ٹھہر جاے۔ اطراف انکے پھول جاتے ہین خصوصاً آخر ایام مین اور ترہل اور ڈھیلا پن بھی اطراف مین آجاتا ہو بسبب فساد اخلاط اور موت قوت عزیزیہ کنارہ پر اجزاء بدن کے (کہ وہ معدن حرارت سے بہت دور ہین) اور یہ موت حرارت عزیزی کی بسبب برودت روح کے ہوتی ہو جو لوگ بسبب کسی خلط اکال کے مرض سل مین مبتلا ہوے ہون انکا تھوک ذائقہ مین مثل آب دریاے شور کے ہوتا ہو کہ اسمین شوریت زیادہ ہو اور نبض انکی ثابت اور معتدل السرعت اور صغیر اور کبھی ایسی نبض کو میلان طرف دونون جانب کے ہوتا ہو حرارت اور برودت سے یا سرعت اور بطوء سے بعد ازان شکم مین قراقر پیدا ہوتا ہو اور شراسیف مین خم اوپر کیطرف پیدا ہوتا ہو اور پیاس کی شدت پیدا ہوتی ہو اور اشتہاے طعام باطل ہو جاتی ہو اسلیے کہ قواے طبیعیہ میں ضعف پیدا ہوتا ہو اور شتر پیٹ چلنے لگتا ہو یعنے دست آتے ہیں بسبب سقوط قوت کے اور بیشتر براہ نفث حلقہ اور جرم رگوں کے برآمد ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت قریب زمانہ موت کے پیدا ہوتی ہو نفث میں رگوں کے ٹکڑے اگر بڑے بڑے خارج ہوں تو ریہ سے ہونگے اور اگر چھوٹے چھوٹے برآمد ہوں قصبہ ریہ

سے اور اکثر مثل سنگریزون کے نفث مین خارج ہوتے ہین اور حلقہ کا نفث قصبہ ریہ سے بدون قرحہ عظیمہ کے نہین ہو سکتا آخر مین سل کے نفث اور ریہ .اق غلیظ ہو جاتا ہو بعد اسکے رک جاتا ہو اور بند ہو جاتا ہو بسبب ضعف قوت کے پس بیشتر اختناق مین گرفتار ہو کر مرجاتے ہین اور بیشتر ایسا نفث غلیظ اور خراب ابتداے مرض سے آتا ہو اگر مرض سل کا جنس ردی سے ہو جسکی پیدائش مواد غلیظہ سے ہو جو ہضم نہین ہوتے جب نفث آمد آخر مرض سل مین بند ہو جاے بیشتر چار دن سے زیادہ زندہ نہین رہ سکتے کبھی انقطاع نفث کا بسبب ضعف قوت کے ہوتا ہو تو اسوقت تنگی نفس انکو ایسا عارض ہوتا ہو جیسے کہ سانس کی آمد غیر محسوس ہو جاے۔ اور اکثر کھانسی کی انھین ایسی شدت ہوتی ہو کہ نفث الدم پے درپے کرنے لگتے ہین پھر اگر انکا نفث الدم ادویہ مانعہ برآمد خون سے بند کیا جاے فوراً ہلاک ہو جائینگے مگر کسیقدر خفت البتہ پیدا ہوتی ہو اور اگر بحال خود انھین چھوڑ دیا جاے اور خون روکنے کی تدبیر نہ کیجاے متواتر کھانسی آیا کریگی منجملہ موت سریع کے اس مرض مین یہ ہو کہ اگر کسی مسلول کے دونون شانون پر دو دانہ مثل دانہ باقلا کے پیدا ہون یہ مریض بعد باون روز کے مرجاے گا

پانچوان مقالہ اصول اور قواعد عملیہ ان جملہ امراض کے جو مقالہ چہارم مین مذکور ہوے۔ علاج مشترک اورام نواحی صدر اور ریہ کا امور مشترکہ سے کرنا چاہیے یعنے فصد سے مگر ابتداے مرض مین فصد جانب مخالف کی لین بہت جلد تر نافع فصد صافن کی ہو جو طول مین محاذی اور مقابل ہو اسکے بعد باسلیق کی جو عرض مین محاذی ہو اسکے بعد نافع ہو فصد اکحل کی جو عرض مین محاذی ہو۔ اگر رگ اکحل اچھی طرح ظاہر نہو فصد قیفال ترک کرنی واجب نہین اگرچہ نفع اسکا ان امراض مین کمتر اور بدیر ہوتا ہو۔ پھر بعد چند روز کے فصد انھین رگون کی جانب موافق سے عرض مین لینی چاہیے کبھی خالی پچھنے سینہ پر لگائے جاتے ہین اور کبھی بھرے ہوے پچھنے بھی تاکہ جذب مادہ خارج کیطرف ہو جاے اور کمی مادہ مین ہو جاے خصوصاً اگر پہلے فصد اکحل کی ہو۔ جالینوس نے کہا ہو کہ حمی اگر شدید ہو تو مسہل سے حذر کرنا چاہیے اور فقط فصد پر اقتصار کرنا لازم ہو اسلیے کہ فصد کرنے مین کوئی خطرہ نہین ہو باینکہ خطرہ اسمین کم ہو اور مسہل دینے مین خطرہ عظیم ہو اسلیے کہ مسہل بیشتر مادہ مین تحریک پیدا کرتا ہو اور بیشتر افراط سے اسہال پیدا ہوتا ہو وجب ہو کہ مخدرات ادویہ انکو تا امکان نہ دیجائین اسلیے کہ مخدرات مانع نضج اور نفث کی بسبب تغلیظ مادہ کے ہین۔ غذا ماء الشعیر اور نخود آب اور طبیخ برگ خبازی اور چولائی کا ساگ پانی جوش دیا ہوا اور ملوکیہ اور کدو اور آب باقلا اور کشمش بشرطیکہ حرارت مفرطہ نہو اور زبیب اور آخر مرض مین خاصکر اور جو چیز قائم مقام ادویہ کے ہو پس سب ایسی چیزین جو خشونت کو دور کرین اور درجہ اولی مین تلیین کی قوت انمین ہو جیسے آب عناب اور بنفشہ خشخاش اصل السوس مغز خیارین وغیرہ جیسے مغز تخم کدو اور مغز تخم تربوز اور تخم کاسنی اور سپستان اور اکثر لعاب بیدانہ اور صمغ عربی اور کتیرا اور تخم خشخاش بھی اضافہ کیا جاتا ہو اور یہ سب ادویہ قبل شگافتہ ہونے ورم کے دیجاتی ہین افضل ادویہ جالیہ جو منقی ہون ماء العسل ہو اگر تمام احشا مین ورم نہو اور اگر ورم کے ہونے پر اسکا استعمال کیا جاے واجب ہو کہ اسقدر پھیکا پانی ملا کر دین کہ بالکل پانی سا ہو جاے اور جلاب اور گنے کا رس اگر بہم پہونچے اس سے زیادہ تر موافق ہو اسکے بعد ماء الشعیر اسکے بعد کوئی شراب شیرین اور شراب حلو افضل مشروبات ہو ان امراض کے بیمارون کے واسطے خصوصاً شراب ابیض کہ زیادہ معین نفث پر ہو مگر ذات الریہ مین اسکا پینا درست نہین ہو اور اسیطرح ذات الجنب مین مگر بعد نضج کے علاوہ یہ ہو کہ ان اشیا مین تعطیش اور التہاب بھی ہو کہ پیاس کی بھڑک بسبب گرمی کے اٹھاتی ہین اور کبھی ان دونون مضرت کا تدارک بھی کر دیا جاتا ہو جس شخص کا جگر اور طحال علیل ہو اسے شراب پلانی نچاہیے بعد شراب حلو کے فوائد مین خمر مائی ہو کہ معدہ کو قوی کرتی ہو اور پانی سے زیادہ اسکو قوت دیتی ہو اور اسی خمر مائی مین تقطیع اور تلطیف بھی ہو۔ سکنجبین جو شہد خواہ شکر سے بنائی جاے اور تھوڑا سا سرکہ اسمین داخل ہو جب اس سکنجبین کو پانی مین گھولکر استعمال کیا جاے فوائد عدیدہ پر شامل ہو تطفیہ حرارت اور تنقیہ مادہ سب کچھ اسی سے ہو جاتا ہو۔ پھر اگر ترشی سرکہ کی اسمین زیادہ ہوگی یا بوجہ تقطیع کے نفث بکثرت ہوگا یا تبرید زیادہ پیدا ہوگی یا لزوجت بڑھے گی کہ وبال جان ہوگا تا اینکہ جسقدر تقطیع کرتی بھی ہے بیشتر محتاج اسکے اخراج مین قوت قوی کی ہوگی پھر اگر ترشی کا استعمال ایسا ہی ضرور ہو واجب ہو کہ نیم گرم اور آب گرم ملا کر اسی سکنجبین جامفر کو

تھوڑی سی پلائیں اور ترشی میں جو معتدل ترشی ہو ہمیں اس ضرر سے خوف نہیں ہے اور جو ضرر شیرینی کا ہو وہ بھی اور پیاس زیادہ کرنے کا ضرر اور مرہ صفرا کا ثوران میں لانا اور تولید مرہ صفرا کی وہ سب اس ذریعہ سے دفع ہو جاتے ہیں۔ ماء العسل ترطیب میں زیادہ نافع ہے اور ماء الشعیر تقویت زیادہ کرتا ہے اور وہ بیشتر حاجت تعدیل طبیعت کی راہ سے تراشہ ترنج کے ہمراہ روغن بادام کی ہوتی ہے کبھی پانی بھی انکو پلایا جاتا ہے جائز ہیں تو آب گرم اور ماء السکر اور ماء العسل رقیق اور گرم ہوتے ہیں وہ پانی جو سردی اور گرمی میں درجہ اعتدال پر ہے اور سرد پانی ان لوگون کو کبھی نہ دینا چاہئے اور اگر پیاس کی شدت ہو تھوڑا سا پانی جسمیں جلاب اور سکنجبین بلا آمیزش ہو اور سرد کیجائیں کسی مبرد بالفعل سے مثلاً برف وغیرہ سے جھلا ہوا پانی اسکا پلانا مناسب ہے اسلیے کہ سکنجبین بسرعت نفوذ کرتی ہے اور سرد پانی کی مضرت کو دفع کرتی ہے اور انحطاط کے زمانہ میں انکو سفنجیج پلانی چاہیے۔ جو مرض ان امراض میں سے اوقات مختلفہ میں تدابیر مختلفہ کا محتاج ہے مثلاً بروقت جمع ورم کے اور بروقت انضاج کے اور بروقت تفجیر اور شگافتہ ہونے کے خواہ اسکے بعد پس ہم اسکے بیان کے واسطے ایک باب جداگانہ تحریر کرتے ہیں

باب علاج ذات الجنب کا

واجب ہے کہ جو مادہ متوجہ ورم ڈھلنے پر ہو اسکو روکیں اور اس جانب سے اسکی توجہ کو بذریعہ فصد اور استفراغ کے پھیر دیں خواہ اسے بجانب مخالف جذب کریں اور ان تدابیر کو اس باب سے پہلے جو ہم نے بیان کیا ہے ملاحظہ کریں اور بہت سے تدبیر کو ہم پھر دوبارہ بیان کرینگے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ ذات الجنب کا علاج اگر خون غالب ہو فصد اسی طریقہ سے کریں جو اوپر مذکور ہو چکا اور اسقدر خون نکالیں کہ رنگت بدل جاوے مثلاً اگر سیاہی خون میں ہو سرخی آجاوے یہ تغیر لون دلالت کرتا ہے کہ خون جو موذی تھا وہ نکل گیا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ زیادہ تر سیاہ خون بدن میں اسی مقام کا ہوتا ہے جو ورم ذات الجنب کے قریب ہو علاوہ برین مراعات قوت کی اخراج میں خون کے پر ضرور ہے پس اکثر ضعف قوت میں اسقدر خون لینے کی رخصت نہیں دیتا ہے۔ اور اگر سوائے خون کے کوئی اور خلط ہو اسکا استفراغ کرنا چاہیئے مگر نہ ایسے اجزاء جنمیں قبض بھی ہو جیسے اہلیلہ بلکہ ایسے ادویہ سے جنمیں ہمراہ اسہال کے تلیین بھی ہو جیسے وہ مرکبات جو بنفشہ اور ترنجبین اور شیرخشت اور سکر الحجاز سے مرکب ہوں اور رات کے وقت مسہل دیا جاوے اور ایک قوم جو ارباب معرفت سے ہے اسنے کہا ہے کہ اصوب یہی ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ اسکے مادہ کا کیا جا بنظر خوف اس اضطراب کے جو اکثر مسہل سے پیدا ہوتا ہے اور ہمنے اسکو بیان کر دیا ہے خصوصاً اگر نفث مراری ہو اور علی الخصوص بنا بر قول جالینوس کے جسوقت حمی شدید ہو جالینوس سقمونیا کا استعمال جائز نہیں سمجھتا اور منع کرتا ہے اور ایارج اور خربق اگر ساتھ ہی مستعمل ہوں اسکو منع نہیں کرتا ہے اور غذا دینی مثل ماء الشعیر کے بعد استعمال مسہل کے جالینوس نے پسند کی ہے اور اسکی مدح کرتا ہے اور بعد فراغ مسہل کے بھی پسند کرتا ہے لیکن ہمراہ مسہل کے ایسی غذا دینے سے فعل دوا باطل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی واجب ہے کہ جہت میلان مادہ پر نظر کیجاوے اور الم اور درد کے میلان اور توجہ کا رخ اچھی طرح پہچان لیا جاوے اگر میلان مادہ ترقوہ تک اور استخوان سینہ اور ان دونوں مقاموں سے اوپر تک چڑھتا ہوا معلوم ہو ایسے وقت استفراغ بذریعہ فصد کے اولی ہے اور اگر الم کا میلان شراسیف کیطرف اترتا ہوا معلوم ہو اسوقت اسہال سے تنہا خواہ مسہل اور فصد دونوں سے استفراغ کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض حکم کرے اور فصد اور اسہال کو جمع کرنا اسواسطے ہے کہ فصد باسلیق کی ان مقامات سے مقدار معتدبہ کو جذب نہیں کر سکتی استفراغ کی حاجت شدید پر یہ امر بھی دلیل ہے کہ تکمید اور ضماد سے درد میں سکون نہوتا ہو یا انکہ تکمید اور ضماد سے درد میں زیادتی ہوتی ہو اس سے صاف معلوم ہو جائیگا کہ امتلا تمام بدن میں ہے پس استفراغ واجب ہے خصوصاً بذریعہ فصد کے اور جب فصد ہو چکے اور استفراغ ہو جاوے اور اعراض میں سکون پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ جس مادہ کا جمع ہونا روکا گیا ہے وہ بمقدار قلیل ہے اب دوبارہ فصد نہ کرنی چاہیے ورنہ جسقدر مادہ مجتمع ہے وہ مبتلا ہو جائیگا اور یہ تبلید بسبب نقصان قوت کے نضج اور تنقیح کو مانع ہو گی اور فقدان انفلاج دفعتہً جو مادہ میں ہے وہ بھی مانع نضج ہوگا جب نضج ہو جاوے واجب ہے کہ اسکا مدہ ہونا روکا جاوے اور مدہ ہونے سے پہلے بذریعہ نفث کے ادویہ منفثہ دے کر اخراج مادہ نضج یافتہ کا کر دیا جاوے۔ اور خلاصہ یہ ہے کہ اگر فصد نہوئی ہو اور نضج ہو گیا ہو اور مادہ نضج یافتہ کا نفث بھی اور مقدار صلح

ہند بہ بذریعہ نفث کے برآمد ہو چکی اور اسکے بعد ضعف قوت بھی معلوم ہو اب فصد ہرگز نہ کرانی چاہیے۔ اور اگر ضعف قوت بروقت فصد اور اسہال کے حائل ہو تو استعمال حقنہ ہائے متوسطہ کا خواہ حقنہ ہائے حادہ کا کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض اسوقت مقتضی ہو خصوصاً اگر درد شراسیف کی طرف مائل ہو۔ بقراط اشارہ کرتا ہو۔ ذات الجنب کی اس قسم کے علاج مین کہ درد شدید اسمین محسوس نہو اور جسقدر محسوس ہو اسے زیادہ میلان شراسیف ہی کیطرف ہو ایسے وقت خربق سیاہ سے استفراغ کرنا چاہیے اور بذریعہ قلیون کے اور دوسرے نسخہ مین بجائے قلیونکے بقلہ یہ یہ لکھا ہو اور یہ نبات شبیہ خرفہ کے ہو کہ اسمین دودھ بھی ہوتا ہو اور از قسم یتوعات کے ہو جب استفراغ سے فراغ ہو جائے اور الم مین خفت پائی جائے فقط ماء الشعیر پر اقتصار کرنا چاہیے اور اسمین آشجو پختہ کیا جائے جو کو مقشر کر کے اور بہت سا پانی ملا کر اسطرح کہ خوب جوش دیا جائے یا جوار جسکو مکا بھی کہتے ہین اسکا پانی اسیطرح پختہ کر کے اگر بنظر ضعف مریض کے تقویت کرنی ضرور ہو اور آب تربوز اور آب عناب اور آب سپستان اور خمیرہ بنفشہ اور تخم خشخاش کا استعمال کرین جو روغن ان اشیاء کے ہمراہ قابل استعمال کے ہو وہ روغن بادام ہو۔ انار کے استعمال کو ایک گروہ اطبا نے منع کیا ہو کہ وہ تبرید زیادہ کرتا ہو اور میری رائے مین انار شیرین کے استعمال مین کچھ خوف نہین ہو کبھی انھین ادویہ سے ایک جوشاندہ تیار کیا جاتا ہو اور واسطے سہولت برآمد نفث کے ملایا جاتا ہو اور وہ ادویہ یہ ہین جو مقشر عناب سپستان بنفشہ تخم خشخاش اور شربت بنفشہ نیلوفر اور یہ دونون شربت جلاب سے افضل ہین۔ جالینوس ابتدائے مرض مین دیاقوزہ کے اصناف کی اجازت دیتا تھا کہ مادہ کو اجتماع سے منع کرے اور نضج پیدا ہو جائے اور نیند بخوبی آجائے اور مین کہتا ہون کہ نیند پیدا کرنی اسوقت مناسب ہو جب شدت بیداری کی ایذا ہو ورنہ بذریعہ خشخاش بسبب تبلید پیدا کرنے کے مادہ کے نفث کو روکے گی ہان مگر شکر مصنوعی جو دیاقوزہ کا جزو ہو وہ اسقدر ہو کہ ضرر خشخاش کو دور کر دے اسوقت کچھ مضائقہ نہین ہو۔ اور کیا عجب ہو کہ اسوقت دیاقوزہ جو محض تخم خشخاش سے بنایا جائے وہ زیادہ مفید ہو بہ نسبت اس دیاقوزہ کے جو پوست اور چھلکون سمیت بنایا جاتا ہو۔ واجب ہو کہ جو مادہ محتبس ہو اسکا استفراغ بذریعہ نفث کے کیا جائے۔ غذا کا ایک اندازہ خاص مقرر کرنا ضرور ہو جو کثیر اور زیادہ نہو بلکہ تلطیف یعنے تقلیل غذا کی بقدر کثرت اور قلت حدت مرض اور اعراض مرض کے کرنی چاہیے پس اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ ہدو اور سکون کے ساتھ ہو اور آسانی اور خفت اعراض مین ہو اسوقت آش جو سے غذا دیجائے جو خوب طرح سے پختہ کیا ہو کہ اس سے نفث بھی بسہولت برآمد ہوتا ہو اور تقطیع مادہ اور تنقیہ اسکا بھی ہو جاتا ہو اگر آشجو کو شیرین کر کے دینا منظور ہو شکر یا شہد سے اسے شیرین کر دین۔ اور اگر مرض کے اعراض مضطرب ہون فقط ماء الشعیر پر اقتصار کرنا چاہیے جبتک کہ حال مریض کا اچھا نظر نہ آئے خصوصاً خونی حال کے بنظر نفث کے اسلیے کہ اگر نفث بکثرت پیدا ہو جائے کثرت مادہ سے جو خوف ہوتا ہو اس سے امان ہو جائیگی اور بعد اس بحونی کے اگر حاجت قوت وہی مریض کی ہو۔ ماء الشعیر مقشر یعنے رقیق سے غذا دینی چاہیے اور اگر ماء الشعیر غلیظ بھی دیا جائے تو ممکن ہو اور اگر مادہ محتبس ہو جائے تقلیل غذا کرنی لازم ہو اور فقط ماء الشعیر یا شربتہائے مذکورہ پر اقتصار کرنا چاہیے اور تا امکان سوائے اسکے اور کچھ نہ دینا چاہیے۔ اگر ذات الجنب مین اسہال عارض ہو اور یہ ذات الجنب بعد ذبحہ کے پیدا ہوا ہو یعنے ذبحہ کا انحلال اور انتقال ذات الجنب کیطرف ہوا ہو اسوقت جملہ علاجات از قسم فصد اور تلیین طبیعت ممنوع اور ناجائز ہونگے اور تدبیر اسکی منحصر اسی مین ہے کہ جو کے ستو پر اقتصار کرین۔ اگر ضرورت فصد کی اصناف مین ذات الجنب کے داعی ہو اور ابھی نضج مادہ نہوا ہو صواب یہ ہو کہ جسقدر وزن خون کا نکالنا حدس طبیعت کے روسے درکار ہو اس وزن کا دو ثلث خون نکالا جائے اور دوبارہ فصد کھولنے کے واسطے نشتر کے زخم پر نمک اور زیت کا استعمال کرنا چاہیے اور بیشتر روزانہ ایک یا دو مرتبہ اجابت ملین ہونے سے حاجت تکرار فصد کی نہین ہوتی جس شخص کو بعد فصد کے غشی یا بشدت عسر نفس اور ضیق نفس عارض ہو یہ امر دلیل ہو اسپر کہ فصد سے مادہ مرض کا استفراغ نہین ہوا ہو۔ مناسب یہ ہو کہ ابتدا مین اوجاع صدر کے تلیین طبیعت پر زیادہ اہتمام نہ کیا جائے مگر حقنہ ہائے خفیفہ اور شیافات کا مضائقہ نہین ہو خطاء عظیم طبیب کی ہو اگر

مبردات شدیدہ کا استعمال کرے بجز اس قسم مین ذات الجنب کی جو مادہ صفراوی سے حادث ہوا ہو اسیطرح مبردات قابضہ کا استعمال دوا مین خواہ طعام مین جیسے مسور ہمراہ ترشی کے اور دیگر اشیاے قابضہ دینا کہ یہ خطاے عظیم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب سرد کا پلانا ہم مثل کو مضر ہے اور اسیطرح جملہ ورام باطنہ کو مفید نہین پس جہانتک ممکن ہو آب سرد کی تقلیل کرنی چاہیے اگر پیاس بغیر تسکین بدون آب سرد کے نہو تو آب سرد مین سکنجبین ملا دینی چاہیے تاکہ پانی کی سختی برودت کو توڑ دے اور ٹھہرنا پانی کا غیر منہضم ہو کر بدن مین کمتر رہے بلکہ وہ پانی بدرقہ ہو کر ہمراہ سکنجبین کے نفوذ کر جاے اور سکنجبین کی تقطیع اور تلطیف سے نفع دیگر حاصل ہوتا ہے علاوہ رفع تشنگی کے جو پانی سے حاصل ہوا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ذات الجنب مین اگر التہاب زیادہ ہو اور تبرید کو مستدعی ہو تو ایسے اجزاے تبرید کرنی چاہیے جسمین جلا اور ترطیب کی قوت ہو جیسے آب خیار اور آب تربز اور آب کدو بھی اگرچہ بنظر تبرید کے مفید ہے پر بیشتر اسکا پلانا مضر ہے اور ضعف پیدا کرتا ہے بسبب ادرار کے (اور بعض نسخون مین بجاے ادرار کے تناول لکھا ہے یعنے نفخ) استعمال اسکا مضر ہے جن مبردات سے اجتناب ضرور ہے جیسے آب خرفہ اور کاسنی اور کل وہ اشیا باردہ جنمین تبرید اور تکثیف ہو زیادہ تر غرض اس مرض کے علاج مین یہی رہے کہ بآسانی تنقیہ یعنے اخراج مادہ بذریعہ نفث کے ہوا کرے منجملہ ان اشیاء کے جس سے نفث بکثرت برآمد ہوتا ہے یہ بھی تدبیر ہے کہ جسطرف پہلو مین مرض ہے اسی کروٹ پر سونا اور اکثر بروقت انفجار ورم کے تھوڑیسی ہلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے اور ایسا پانی پلانا جو مائل بحرارت ہو بتجربہ ہاے متواتر کہ یہ بھی آسانی نفث کو نافع ہے اور اکثر جب احتباس نفث سے ضیق نفس پیدا ہو تو حاجت اسکی ہوتی ہے کہ زنگار اور شہد کسیقدر مریض کو چٹایا جاے اور اکثر شدت درد کی وجہ سے باقلا کے برابر حلتیت ہمراہ شہد اور پانی اور سرکہ کے دینی پڑتی ہے اور یہ علاج اسوقت کا ہے کہ شدت درد کی زیادہ ہو اور کمی کسیطرح نہو جب سانس کے رکنے کی نوبت یہانتک پہونچے کہ غطیط اور خرخرہ (جسکو موت کا گھر اگ جانا کہتے ہین) لگ جاے اسوقت نطرون بریان اسقدر جو تین انگلیون سے اٹھ سکے اور زنجار بقدر باقلا کے اور تھوڑا سا زیت اور نیمگرم پانی اور شہد بمقدار قلیل دینا چاہیے اگر اسکے استعمال سے کار برآری نہو شگوفہ انگور اور مرچ سیاہ ان سب کو نیمگرم استعمال کرین اور زوفا اور خردل اور حرف یعنے سپندان ہمراہ پانی اور شہد کے نیمگرم اور یہ دوا اول سے اقوی ہے پھر جب ان ادویہ کے استعمال سے نفث برآمد ہو جاے واسطے دفع ضرر انھین دواؤن کے زردی بیضیہ بھربھری کرکے کھلائی جاے۔ اگر ذات الجنب کے بیمار کو غذاے قوی دینے کی ضرورت ہو سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیے جس وقت کہ تپ کی شدت نرہے اسیطرح روٹی ہمراہ شکر اور مسکہ کے کہ یہ اشیاء نضج اور نفث پر معین ہوتی ہین اور مچھلی جو کراث اور سویا اور نمک کے ہمراہ بریان کیجاے۔ کوشش طبیب کی معدہ اور امعا کے سبک رکھنے مین زیادہ رہنی چاہیے تاکہ نواحی صدر کو انکا امتلا اور گرانی مزاحم نہو اور معدہ وغیرہ کی خفت بذریعہ تلیین طبیعت اور اخراج ثفل محتبس بذریعہ حقنہ نرم کے کرنی چاہیے جیسے آب کشک اور تھوڑا سا ماء الکشک کافی ہے۔ اور نفخ شکم سے بھی بچانا ضرور ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ثقل اور نفخہ شکم سے جو بخار اٹھتا ہے یہ بخار اس مرض مین زیادہ ضرر پہنچاتا ہے اور زیادہ تر اہتمام اس امر کا کرنا چاہیے کہ نضج مادہ مین پہلے سے آجاے اور اس مادہ کا مدہ نہونے پاے اور اگر مدہ ہو جاے بہت جلد اسکا تنقیہ ہو جاے قبل ازانکہ تاکل اور سڑنا پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ترطیب کا پیدا کرنا ضرور ہے اور طبیب کو مقصود اس ترطیب سے یہ ہے کہ نفث بسہولت پیدا ہو اور جلد پیدا ہو جب نفث زمانہ صعود اور تزید مرض مین ظاہر ہوا اور چوتھے روز سے تجاوز کر جاے اس مطبوخ کی تقویت اصل السوس اور پرسیاوشان سے کرنی چاہیے اگر مادہ غلیظ اور قوت قوی ہو اور آفت تشنج وغیرہ کی عصب مین نہو سکنجبین پلانے مین کچھ خوف نہین ہے جو پانی مین ملی ہوئی ہو تاکہ تقطیع مادہ کی کرے اور اگر طبیعت کو مثل آب الشعیر اور ترنجبین اور شیرخشت کے نرم کرین تو بہت اچھی تدبیر ہے کبھی ضمادات اور مروخات سے اس بارہ مین اعانت چاہی جاتی ہے اور پہلے واجب ہے استعمال قیروطی کا جو روغن بنفشہ اور موم سپید سے مرکب ہو بعد ازان رفتہ رفتہ چربیون اور لعابہاے مناسبہ سے جیسے لعاب خطمی اور تخم کتان اسکے بعد

اس سے بھی قوی تر مثل ضماد بابونہ اور بیخ خطمی اور بیخ سوسن اور بنفشہ اور جوشاندہ خبازی بستانی اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت اور حاجت ہو تو ضماد جو کرنب مسلوق اور رازیانہ مسلوق سے مرکب استعمال کرین **ایضاً** تنتین اور اصل السوس مین کسیقدر شہد اور روغن ناردین ملا کر ضماد تیار کرین **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اگر مادہ مین کثرت ہو اسوقت ضماد اور طلاے بارد کا استعمال مضر ہے اور اگر مادہ قلیل ہو کچھ ضرر نہین اسی طرح اگر ورم متحلل ہو گیا اور تھوڑا سا باقی رہ گیا اسوقت بھی بسبب قلت مادہ کے ضرر نہوگا اور اگر کوئی استفراغ نافع سواے فصد کے واقع ہو گیا جب بھی استعمال طلا کا جائز ہوگا **صفت ضماد جید کی** برگ بنفشہ اور خطمی ملٹہ ایک جزو اصل السوس دو جزو آرد باقلا آرد جو ہر واحد ڈیڑھ جزو بابونہ کتیرا ایک جزو. پھر اگر مادہ غلیظ ہو اور تحلیل زائد کی حاجت ہو تخم کتان اسمین زیادہ کیا جاے اور گوندھنے مین ان اجزا کے سفیذج ہمراہ موم اور روغن بنفشہ کے تجویز کرنا چاہیے. اور اگر حرارت بھی کمتر ہو روغن بنفشہ کے عوض روغن سوسن یا روغن نرجس ملانا چاہیے. اور اگر حرارت قوی ہو جاے ادویہ حارہ کے (مثل موم اور نرجس اور تخم کتان) اسی نسخہ مین ورق نیلوفر اور گل سرخ اور برگ کدو ملانا چاہیے **نسخہ مرہم جید** موم اور بط کی چربی اور مرغ کی چربی اور چربی بھیڑ کی روغن زرد اور زوفاے تر و تازہ ان سب سے ایک دوا مالش کی تیار کرتے ہین اور یہ ترکیب نہایت عمدہ ہے منجملہ ایسے ضمادات کے جنمین قوت انضاج کی ہمراہ قوت تسکین درد کے ہے.

یہ ضماد ہے جو آرد جو اور اکلیل الملک اور پوست خشخاش سے تیار کیا جاے کبھی ایسے امراض مین کمادات رطبہ خواہ یابسہ سے بھی اعانت لیجاتی ہے لیکن تکمید رطب مناسب اس ورم کے ہے جو حمرہ صفراوی کیطرف مائل ہو اور کماد یابس اس ورم کے مناسب ہے جو مائل بلغموی اور ورم دموی کیطرف ہو پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ کماد رطب اگر نفع نہ کریگا ضرر بھی نکریگا اور کماد یابس اگر ضرر کریگا ضرر عظیم پیدا ہوگا سب سے اولی اور بہتر یہ ہے کہ اسفنج کو گرم پانی سے بھگو کر سینک کرین اور آب گرم مین اقوی یہ ہے کہ آب دریاے شور ہو خواہ اور کھاری پانی. بعد ازان اس سے بھی تجاوز کر کے بشرط حاجت سبوس گندم یا زیت اور پانی سے گرم کر کے تکمید کرتے ہین. اور اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ سرکہ ورمٹے اور کرنب کو ملیکر حلوت کو کسی روغن مین ڈبومین اور سفوف کر کے اسمین لے کر سینک کرین یہ سب طریقے تکمید رطب کے تھے اور تکمید یابس یعنے سوکھی دواؤن سے سینکنا کماد یہ ہے کہ فقط سبوس گندم سے تکمید کرین. بعد ازان قوت مین باجرہ اسکے بعد فقط نمک سے تکمید ہے تکمید ہر ایک درد کو اعضاے عالیہ اور سافلہ کے دور کرتی ہے اگر کوئی مادہ بذریعہ تکمید کے جذب نہوتا ہو. فصد سے افاقہ اکثر اوجاع عالیہ کو ہوتا ہے. اگر ضماد کیا خواہ تکمید کی ہو پس اس امر مین کوشش کرنی چاہیے کہ ان ادویہ کے بخارات چہرہ علیل تک نہ پہونچین ورنہ کرب اور ضیق نفس کا ہیجان ہوگا بیشتر جب مرض مین یبوست زیادہ ہوتی ہے اسوقت بخارات ضماد خواہ کماد کے جو تر ہون اگر تری اعتدال سے زیادہ نہوے اور چہرہ مین اثر انکا پہونچے یا استنشاق کے ذریعہ سے اس بخار کی رسائی ہو اور پہونچے. کبھی لعوقات کے استعمال سے بھی اعانت لیجاتی ہے اور سب سے زیادہ نرم اور محرورین کو موافق موم سپید مصفی اور مغسول ہے روغن بنفشہ کے ساتھ خصوصاً اگر درد کی شدت ہو کبھی محجمہ کا استعمال بھی بعد تنقیہ بدن کے فصد وغیرہ سے کیا جاتا ہے بشرطیکہ نفاذ مادہ کیطرف سے اطمینان ہو اسلیے کہ محاجم اسوقت اگر موضع درد پر چسپان کیے جائین نفع عظیم پیدا ہوگا کہ اکثر درد مین بالکل سکون ہو جاتا ہے اور کبھی درد جذب ہو کر نواحی اور اطراف خارجہ کی طرف آجاتا ہے ضماد خردل بھی ایسے وقت اگر بعوض محاجم کے استعمال کیا جاے وہی عمل کرتا ہے جو پچھنے سے فائدہ ہوتا جذب کرنے مین درد کے جب ساتوان دن گذر جاے قدماے اطبا کی اجازت بھی ایسے لعوق کے استعمال سے جو بادام اور حب القریض سے تیار کیا جاے اور شہد اور روغن زرد بھی داخل ہو اور وہ لعوقات جو سمن اور علک البطم سے تیار کیے جائین اور بیشتر معاجین کبار کو مثل اثاناسیا کے بھی استعمال کرتے تھے اور یہ طریقہ علاج کا عمدہ ہے کہ اسپر قادر وہی لوگ ہو سکتے ہین جو محقق صناعت ہذا کے ہین اور جنکو بجاے خود اپنے علم اور عمل پر اسقدر اطمینان ہے کہ نفع اور ضرر دوا اور کیفیت مریض کو اچھی طرح جانتے ہین اور اگر اس تدبیر سے کسی قسم کا ضرر خواہ فائدہ غیر مناسب پیدا ہوا اسکا تدارک

اور تلافی بھی کر سکین اور تلافی سوء تدبیر پر انھین قدرت بھی ہو پس اس دوا کے استعمال سے خصوصاً شہد داخل کر کے ایسے حذاق اطبا تنقیہ مادہ کا بمقدار کافی کرا کے دوسری مراد کو بھی پہونچ سکتے ہین جو بعد تنقیہ کے پوری ہوتی ہو۔ نئے طبیب ناواقف جو معالجہ امراض مین تحیر رہتے ہین یا وہ نوآموز جنکو امراض کے علاج مین نومیدی اور اپنی تجویز پر پورا بھروسا نہین ہو وہ شہد کے استعمال سے ڈرتے ہین اور بجاے شہد کے شکر کا استعمال کرتے ہین **ایضاً** قدماے کاملین ایسی قوی دواون کا استعمال کرتے تھے جنکی قوت تنقیہ کی زیادہ تھی اور شہد مین گولیان تیار کر کے زبان کے نیچے ان حبوب کے رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ایسے وقت ان ضمادات کا استعمال تجویز کرتے تھے جنکا نام ذات الرۂ ہو جنکی ساخت مرزنجوش اور مرہم سدابی اور سرائی سے ہوتی ہو۔ خلاصہ یہ ہو کہ جو طبیب قدما کے طریقے پر علاج کا ارادہ کرے اسپر واجب ہو کہ حفاظت مریض کی اچھی طرح ملحوظ رکھے اور بچاؤ کی صورتین اپنی راے مین سوچ کر اور کسی اور عضو کے ورم کے شگافتہ ہو جانیکے خوف سے مامون ہو کر اور ہیجان حرارت کثیرہ کے روکنے کا اچھی طرح بندوبست کر کے تب اسکا ارادہ کرے اور اسکے بعد یہ بھی اسپر واجب ہو کہ قواعد فن پر بعد مشاہدہ حال مریض کے وثوق کامل اسکا بھی کرے کہ نجات عاجل ایسے علاج سے ضرور ہو جائیگی پھر اگر چودھوین روز تک مرض باقی رہجاے چارہ نہوگا بدون استعمال حجامت کے اور تلطیف تدبیر یعنے تقلیل غذا کرنی بھی اسوقت ضرور ہوگی اور جسوقت سہر اور بیداری کی اسپر شدت ہو ضرور ہو کہ شربت خشخاش اور خود جرم خشخاش کا استعمال کیا جاے اور اگر استعمال خشخاش سے نفس متواتر پیدا ہو اس ضرر کا تدارک فقط ترطیب سے بذریعۂ لعاب اسبغول کے کیا جاتا ہو گھونٹ گھونٹ کر کے خواہ جلاب سے ترطیب کیجاے کبھی نیم گرم پانی سے نطول اسی پہلو کا کرتے ہین جو ماؤف ہو تاکہ درد مین کمی پیدا ہو اور تواتر نفس بھی کم ہو جاے اسلیے کہ تواتر نفس بہت مضر ہو جیساکہ اوپر بیان ہو چکا۔ بعد انحطاط ظاہر اور نمایان کے حمام کا استعمال کیا جاے گا اور تبرید شدید سے اجتناب کرین سواے اس ورم ذات الجنب کے جو صفراوی از قسم حمرہ ہو اسیطرح تدبیر مغلظ سے دور رہنا چاہیے اور تلطیف تدبیر بذریعہ ملطفات کرنی چاہیے۔ آبہاے مذکورہ اور شربتہاے معلومہ مین کراث اور فودنج کو جوش دیکر پلانا چاہیے آخر مرض مین تخم اوثلن کو ہمراہ شہد کے لعوق کے طور پر کھلانا چاہیے پھر اگر ورم تنقیہ اور صاف ہونے سے نفث وغیرہ کے ذریعہ سے باانیہمہ تدابیر عاصی رہا اور جمع کیطرف متوجہ ہوا اسوقت وہی تدبیر مخصوص کرنی چاہیے جو اسی باب خاص مین آیندہ مذکور ہوتی ہو۔ ذات الجنب کا مریض ابعد صحت جو نقیہ ہو گیا ہو اسکو نمکین اور تیز چیزون سے اور امتلاء معدہ اور بری طعام اور سخت دھوپ اور رنج اور دخان اور بلند آواز اور نفخ اور جماع سے بچانا واجب ہو اسلیے کہ اگر اسکو نکس مرض ہوا فوراً مر جائیگا یہ جملہ تدابیر مذکورہ ذات الجنب حار اور خالص کی تھین جو حجاب حاجز کے ورم سے لاحق ہو پھر اگر حار نہو اور غیر خالص اور شدید الحرارت بھی نہو دلک اور ضماد حلبہ اور زفت کا کرنا اور محاجم کا لگانا واجب ہو **ضماد** جو اسی قسم مین نافع ہو خاکستر بیخ کرنب چربی مین ملا کر لیپ کرین۔ ذات الجنب بلغمی کے علاج مین ابتدا حقنہ ہاے حارہ اور اسہال سے کرنی چاہیے اور فصد ہرگز نہ کھولی جاے اور ضمادات محللہ اور کمادات مذکورہ جو قوی بھی ہون انکا استعمال کرین اور چقندر اور آب کرنب اور نخود آب اور روغن زیت روغن بادام شیرین یا بادام تلخ کا استعمال کرین اور ضمادات اور کمادات حارہ کا استعمال کرین اور مطبوخ حکیم یوسف ساحر کا جو روغن بید انجیر کے ساتھ پلایا جاتا ہو۔ ذات الجنب سوداوی کے مریض کو ان احساے غذا دینی چاہیے جو گندم مہرس یعنے خوب پختہ بنلاے گئے ہون اور شہد اور روغن بادام انمین داخل ہوگا اور لعوقات حارہ اور لینہ سے اور روغنہاے گرم کو جرعہ جرعہ کر کے نوش کرے جیسے روغن بادام شیرین اور احساء لینہ جو باقلا اور تھوڑی میتھی سے بنائی جاتی ہو اور شیر تازہ خصوصاً شیر مادہ خران لوگونکو زیادہ نافع ہو۔ یہ بھی نافع ہو کہ قسط ایکدرہم اور بقدر ایک ملعقہ آب شبت اور روغن لبان یا شراب عسل اور یہ دوا سرفہ دی کو بھی نافع ہو۔ جو بانی ریہ مین فراہم ہو جاے اسکا علاج نہایت سبک ہو بہ نسبت علاج متقیحین کے جو ہم آگے بیان کرینگے اور بیشتر حاجت شگافتہ کرنے کی ہوتی ہو **علاج ذات الریہ** کا ذات الریہ کا علاج مثل ذات الجنب کے ہو مگر ضمادات

اسکے قوی تر ہون اور ان ضماد ون مین وہ ادویہ بھی داخل ہوتی ہین جو مفوص ہین. واجب ہو کہ اہتمام تنقیہ کا بذریعہ نفث کے زیادہ رہے اور بعض جانب ماؤف پر لیٹنے کے پیٹھ کے بھل لیٹین اور جہت ماؤف پر مائل رہین. اگر طبیعت بستہ ہو واجب ہو کہ ہر روز دو مرتبہ اس دوا کو پلانا چاہیے الملتاس مویز منقی ہر واحد مین استار (جو ہمارے حساب سے تخمیناً ۲ تولہ ہوتا ہو) اور اسپر چار سکرجہ پانی ڈالکر جوش دین جب آدھا جل جاے اور شکر صاف کرکے ایک سکرجہ آب مکو سبز اضافہ کرین اور قوی آدمی کی ایک خوراک اور ضعیف کے واسطے نصف اسکا دینا چاہیے اور اگر طبیعت نرم ہو اور بوجہ نرمی طبیعت اور دستون کے ضعف پیدا ہوتا ہو رب آس اور سفرجل شیرین بریان کرکے اور انار شیرین کا استعمال کرین جو ذات الریہ از قسم ماشرا اور حمرا ہو اسکا علاج جسطرح ہمنے بیان کیا دشوار ہو پھر بھی اگر کوئی تدبیر سود مند ہوتی ہو وہ یہی ہو کہ تطفیہ حرارت کا زیادہ تر اور بدرجہ اتم کیا جاے عصارہ ہاے شدید البرد سے جو اکثر مذکور ہو چکے اور حشائش باردہ اور بقول باردہ سے اور انھین مبردات مین سے انکو اختیار کرین جو ملین طبع ہون مثلاً عصارہ کاسنی وغیرہ اور اگر استفراغ صفرا کا شیرخشت اور ترنجبین اور تمر ہندی سے کرین یہ بھی جائز ہو اسی طرح بوقت ہونے امتلا کے حاجت فصد کی ہوتی ہو **تنقیح کا بیان** جسوقت ورم ذات الجنب اور ذات الریہ مین علامات نضج کے ظاہر ہون جو اوپر مذکور ہو چکے اور مرض درجۂ ازدیاد پر صعود کرے واجب ہو کہ اسوقت بعد تنقیہ بدن کے اعانت انضاج پر کرین بذریعہ ضمادات اور کمادات کے جو دقیق شعیر اور علک الانباط اور شراب ابیض شیرین اور چھوہارا اور انجیر خشک سے بناے ہون زیادہ مفید وہ ضماد ہو جسمین برگ حمام اور نطرون بھی داخل ہو. اور یہ ضماد آخر زمانہ مین بوقت تفجیر اور شگافتہ کرنے کے بھی لائق ہو. واجب ہو کہ مریض قبل زمانہ انفجار کے اسی پہلو پہ لیٹا کرے جدھر مادہ مرض ہو کہ اس طرح لیٹنا نفث اور شگافتہ کرنے پر معین ہو. پھر اگر حرارت زیادہ ہو ماء العسل ہمراہ ماء الشعیر کے دینا چاہیے. خواہ ماء العسل رقیق تنہا اور اگر حرارت زیادہ قوی نہو اور قوت قوی ہو واجب ہو کہ طبیخ زوفا دیا جاے اور وہ جوشاندہ جسمین ہمراہ زوفا کے حاشا اور فراسیون اور انجیر اور شہد کو پختہ کیا ہو اور ماء الشعیر مین بیخ سوسن کو جوش دیکر استعمال کرین کبھی مثل شرودیطوس اور تریاق کی بھی حاجت ہوتی ہو تاکہ نضج پیدا ہو اور بہترین اوقات استعمال تریاق وغیرہ کا بعد نضج تام کے ہو تاکہ شگافتہ ہو نا ورم کا مع حفظ طبیعت اور قوت عزیزی کے ہو بذریعہ تریاق کے چھوہارا ایسے وقت بہت عمدہ اور مفید ہو اور اسکے بعد بھی اور شراب افراسیون کا نفع بدرجہ غایت ہو شگافتہ کرنے مین اور نفث کے اخراج مین **قرص منضج** تخم خطمی اور خبازی اور خیارا اور بطیخ اور قرع اور رب السوس اور شگوفہ اکلیل الملک اور بنفشہ کثیر العاب بزرکتان مین قرص تیار کرین اور آب انجیر کا بدرقہ ہو **تغذیہ کا بیان** حالت صعود اور ترقی مین روٹی پانی مین بھگو کر خواہ ماء العسل مین بھگو کر دینی چاہیے اور بیضہ نیمبرشت از ین قبیل اور لطیف غذا ہو اور نقل مین حب صنوبر کبیر اور صغیر اور بادام شیرین اور احسا جو آرد جو اور نخود اور باقلا سے روغن بادام اور شکر اور شہد ڈالکر تیار ہون. جب وقت انفجار کا آ ہی پہونچے اور نضج تمام ہو جاے اسوقت اعانت انفجار پر کرنی چاہیے اگر اس اعانت کو نکریگا طبیب نے مرض مین ایک دشواری اور بڑی خرابی پیدا کر دی ہوگی. دودھ انکے حلقوم مین ٹپکایا جاے اور شراب زوفا قوی جو ابھی مذکور ہوئی ہو پلائی جاے اور ضمادہاے قوی لگاے جائین شرودیطوس اور تریاق کا استعمال ایسے وقت نافع ہو اگر تپ نہو اور نہ نحافت ہو اور نہ ہزال اور لاغری اور ماہی نمکین کا استعمال غذا مین اور سوتے وقت منہ مین گولی رکھین جو ایارج اور شحم حنظل سے بنی ہو اور حب قوقایا بھی سوتے وقت پلایا جاے. واسطے شگافتہ کرنے ورم کے یہ تدبیر بھی نافع ہو کہ مریض کو ایک کرسی پر بٹھائین اور ایک آدمی اسکے دونون کھوے پکڑلے اور کرسی کو مثل جھولے کے حرکت دین خردل کا پلانا ہمراہ ماء العسل کے اور حلتیت کا ہمراہ دودھ کے بھی نافع ہو. ذات الجنب مین ایسی جانب صحیح کی کروٹ سے لیٹنا برعکس ذات الریہ کے نافع ہو جسوقت ارادہ انفجار ورم کا ہو بعض اطبا نے اجازت دی ہو کہ طعام شب کے بعد قے کرانی بھی ایسے وقت نافع ہو اور یہ امر خالی از خطرہ نہین ہو کہ مشیر انفجار عظیم کو وفتہ پیدا کرتا ہو کہ اکثر اس انفجار سے اختناق ہوتا ہو. پھر اگر ورم باانہمہ تدبیرات کے شگافتہ نہ ہو

داغ دینے کی حاجت ہوگی اور داغ لگانے کے بعد اگر مدہ سپید اور پاکیزہ بے آمیزش خون کے برآمد ہو امید صحت اور زندگی کی ہوسکتی ہے ورنہ امید نہیں ہے شگافتہ ہو کر مدہ کا بہنا جب شروع ہو اور حدس طبیب سے معلوم ہو کہ اسکی مقدار قلیل ہے خواہ معتدل ہے اور ایسی ہے کہ بذریعہ نفث کے چالیس روز تک اسکا تنقیہ اور اخراج ہو جائے گا ایسے انفجار کے بعد ادویہ جالیہ جو غسالہ ہوں اور منقی بھی ہوں استعمال کرنی چاہیں اور جسوقت نفث بعد انفجار کے پیدا ہو اسی وقت پلائی جائیں یہ ادویہ جیسے طبیخ زوفا ہمراہ اصل السوس اور بیخ سوسن آسمانگونی کے ہمراہ شراب عسل اور کرنب اور احساء مذکورہ جو آرد نخود اور آرد ہاے مناسبہ سے مرکب ہوں اور انمیں آرد کرسنہ بھی داخل ہو اور لعوق عنصل اور لعوق کرسنا بھی مفید ہے۔ ادویہ مفردہ جو بمنزلہ امہات کے اس مرض میں ہیں وہ مثل آرد کرسنہ اور سحیق سوسن اور بیخ سوسن اور دونوں قسم کی زراوند اور فلفل کے اقسام سہ گانہ اور خردل اور حرف حتی کہ جاؤشیر بھی اور قسط اور سلیخہ اور سنبل اور مشیران ادویہ کے ہمراہ مخدرات کے ملانے کی بھی حاجت ہوتی ہے ایک مقدار معین پر۔ بعض ادویہ میں سقور دیون ہے کہ اس مرض میں زیادہ نافع ہے۔ یہ ادویہ امہات ادویہ نافعہ ہیں ایسے وقت یعنی انفجار کے وقت کہ انسے شربتہاے مرکبہ اور ضمادات اور نطولات ہمراہ اسفنج اور روغنہاے مذکورہ کے تیار ہوتے ہیں۔ اور مشترو روغن جسمیں قوت ان ادویہ کی ہوتی ہے تیار کیا جاتا ہے جیسے روغن سوسن اور نرجس اور بابونہ اور حنا اور ناردین خواہ مثل دہن الغار کے خصوصًا بروقت انحطاط مرض کے اور اکثر بنظر رعایت حرارت مزاج مریض خواہ حرارت فصل کے روغن بنفشہ کو تجویز کرنا چاہیے اور مشتبہ انمیں روغنہاے مذکورہ بالا میں رتیانج شحوم اور قنہ اور نفاح اذخر اور زوفاے تر و تازہ اور حلبہ اور ورق غار اور مقل اور امثال اسکے داخل کر دیتے ہیں۔ اگر حمی قوی ہو اسوقت تسخین میں زیادہ افراط نہ کرنی چاہیے ورنہ قوت بسبب سوء مزاج حار کے ضعیف ہو جائے گی اور اسی ضعف کی وجہ سے نفث پر قادر نرہے گی شگافتہ ہونے کے بعد واجب ہے کہ اخراج قیح میں مبادرت اور جلدی کیجائے بعد انفجار کے جو سینہ تک واقع ہوا ہو۔ یہ اخراج قیح کا ان ایام میں کرنا چاہیے کہ مریض کو حمی اور درد وغیرہ میں خفت معلوم ہوتی ہو۔ لیکن اگر ذات الجنب کا مادہ کثیر دریافت ہو کہ چالیس روز تک اسکا تنقیہ اور اخراج نہو سکے گا خواہ چالیس روز سے زیادہ میں بھی خارج نہوگا بلکہ مرض سل میں ڈالدیگا پس ضرور ایسے وقت کسی باریک آلہ سے داغ دینا چاہیے اور سینہ میں سوراخ کر کے تھوڑا تھوڑا مدہ اسی طرف سے نکالنا چاہیے اور ماء العسل سے دھونا چاہیے اور جذب مادہ کی بطرف خارج کے اعانت کرنی لازم ہے جب خوب طرح سے مدہ کا تنقیہ اور اخراج ہو جائے ادویہ ملحمہ جنسے زخم بھر جاتا ہے انکے استعمال کیطرف توجہ کرنی چاہیے۔ واجب ہے اس جہت اور سمت کو پہچان لینا جدھر قیح اور مدہ پڑا ہے انھیں طریقوں سے جو اوپر مذکور ہو چکے کہ قیح کی آواز اور ہلنے سے اسکی جنبش جدھر ہو شناخت ہوتی ہے یا کپڑا کتان کا گیرو میں تر کر کے مواضع سینہ پر رکھیں۔ اور جس جگہ جلد سوکھ جاے وہی مقام مدہ اور قیح کا ہے اسی جگہ نشان دیں اور داغ لگانا خواہ چاک کرنا اسی جگہ کا ہوگا اسلیے کہ اکثر داغ دینے کی حاجت نہیں ہوتی بلکہ پہلو اور جنب شگافت کیا جاتا ہے کسی مبضع سے اور یہ آلہ شگاف دینے کا ایسا ہونا چاہیے کہ اسمیں نل کیطرح جوف بھی ہوتا ہے کہ مدہ اور قیح اسمیں بھر جاے اور جب اس آلہ کو باہر نکالیں اسمیں تھوڑا تھوڑا مدہ بھی نکل آے اور ہر روز اسیطرح سے تھوڑا تھوڑا مادہ نکالنا چاہیے اور مادہ کثیر کو دفعتہ خارج نہ کرنا چاہیے (ورنہ روح حیوانی بکثرت خارج ہو جائیگی) اور جب روزانہ اخراج مادہ کا تھوڑا تھوڑا کیا جاے حفظ قوت مریض کی گوشت اور غذاے معتدل سے ضرور ہے اور تپ کا کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ تپ کا زوال جبتک مدہ باقی ہے کبھی نہوگا اور جب مدہ کا اخراج ہو جائیگا حمی خود بخود زائل ہو جائیگی جسوقت بیمار نفث مدہ پر قادر ہوگا یا معالجہ داغ لگانے کی برداشت کرے گا لامحالہ تپ زائل ہو جائیگی۔ اکثر اوقات ورم قبل نضج کے شگافتہ ہو جاتا ہے اور رطوبت جو اس شگاف سے برآمد ہوتی ہے محض خون ہوتا ہے ایسے وقت فصد کا استعمال ضرور ہے اور ضمادات جو دافع خون کے دوسری جانب ہیں انکو بھی استعمال کرنا چاہیے۔ مشترکات ادویہ سے ضماد مرہم کرنب اور ماء العسل کا ہے بموجب نسخہ ساتہر کے ایک اور ضماد اسیطرح کا ہے فلفل پرسیاوشان زوفاے خشک انجرہ زراوند مدحرج شہد ملا کر ضماد تیار کریں **علاج قروح نواحی صدر کا اور سل کا علاج** جو قرحہ قصبہ ریہ میں ہو

وہاںتک اثر دوا کا بہت جلد پہونچتا ہو واجب ہو کہ مریض پشت کے بھل لیٹے اور دوا کو منھ مین رکھے اور جو لعاب دوا گھل گھل کر پیدا ہوا سے تھوڑا تھوڑا انگلتا رہے اور یکبارگی بہت سا لعاب نہ اتارے ورنہ کھانسی کا زور ہوگا اور اپنے حلق کے عضل کو ڈھیلا کیے رہے تاکہ لعاب مذکور حلق سے بآسانی اترجاے اور کھانسی کا ہیجان نہو۔ ادویہ منھ مین رکھنے کے وہ ہین جو مغری اور مجفف ہین چنانچہ سل کے علاج مین ہم آئینہ لکھین گے جو قروح کہ سینہ اور ریہ مین پیدا ہوتے ہین اور ذکر بھی انکا ہوچکا ہو انکے علاج مین ادویہ غسالہ کے پھونک کر پہونچانے کی ضرورت ہوتی ہو اور مریض کو اجازت دینی چاہیے کہ وہ جانب علیل پر لیٹے اور زور سے کھانسے اور خود لے یا کوئی اور اسکو بہ رفق ہلاتا رہے کبھی ایسے قروح سے مدہ وغیرہ برآمد ہوتا ہو بعد چھوڑنے اور ڈالنے ماءالعسل کے جو بذریعہ اس آلہ کے پہونچایا جاتا ہو جو کشش اور جذب مدہ بھی کرتا ہو جیسے تاناطیر جب مدہ پاک ہوجاے اور امید قوی اسکی ہو کہ اب بالکل باقی نہین رہے اسوقت ادویہ ملدملحمہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ ادویہ منقیہ جنمین قوت جالی کی بھی ہو اور اسوقت کے بھی مناسب ہوان مین شہد سے بہتر کوئی دوا نہین ہو کہ تنقیہ مادہ بھی کرتا ہو اور غذاے مرغوب طبع بھی ہو اور قروح کو ضرر بھی نہین پہونچاتا۔ ریہ کی قروح کی تدبیر دو طرح سے ہوسکتی ہو۔ ایک تو علاج حق یعنے پورا پورا علاج اور دوسری تدبیر مدارات یعنے رفق اور ملائمت کی ہو علاج حق اسی وقت ہوسکتا ہو کہ مرض کو قابلیت علاج پذیری کی ہو اور اس بات کو ہم نے بیان کردیا ہو کہ تنقیہ قرحہ کا ادویہ غسالہ اور مجلیہ سے اور تجفیف قرحہ کی ادویہ مغریہ مجففہ سے کرنا بس یہی صورت علاج کی ہو اور دفع کرنا مواد ان قروح سے اور نزلہ کو روکنا اور التحام یعنے زخم کے بھرجانے پر ادویہ ملحمہ سے اعانت کرنی اوپر کے مقامات مین نزلہ کے روکنے اور منع انصباب کے طریقے بیان ہوچکے اس مقام پر اس تدبیر کو اصل معالجہ سمجھنا چاہیے اور خلاصہ ان تدابیر کا یہ ہو کہ تنقیہ بدن کا مواد سے کیا جاے اور سر کا مادہ جذب کرکے اسافل اور نیچے کے اعضا کیطرف لایا جاے اور تقویت سر کی مقویات دماغی سے اسقدر کرین پھر آئین فضول کی کثرت نہونے پاے اور جو رطوبت دماغ سے ریزش کرتی ہو اس سے ریہ کو بچانا اور کسی اور عضو کیطرف اسے کھینچکر لیجاتا ہو۔ واجب ہو کہ تنقیہ سر کا فصد اور ایسی ادویہ سے جو فضول مختلفہ کا اخراج کرنے مین کیا جاے مثل توتایا کے خصوصًا اسکے ہمراہ مقل اور صمغ کا اضافہ کیا جاے۔ کبھی احتیاج ان ادویہ کی بھی ہوتی ہو جو اخلاط سوداویہ کا بھی اخراج کرین مثل افتیمون وغیرہ کے اور معاودت اور تکرار تنقیہ کی بھی ضروری ہوتی ہو اسطرح پر کہ تنقیہ بذریعہ مسہلات کے کرین اور فضول کم ہوجانے کے بعد مریض کو کسیقدر آرام دیکر پھر فصد کرین اور پھر آرام دیکر کے استفراغ مسہلات کا اعادہ کرین اور یہ تدبیر خاصکر ابدان قوی مین زیادہ موثر ہو منجملہ اشیاے نافعہ کے نوازل کے روکنے مین استعمال دیاقوزہ کا ہو خصوصًا وہ قسم دیاقوزہ کی خشخاش سے بموجب طریقہ مندرجہ قرابادین وغیرہ کے تیار ہوئی ہو۔ طبیعت کو قبول تدبیر پر آمادہ کرنے کی یہ بھی معین ہو کہ ایسے بلاد اور شہرون کیطرف سفر کرے جہان کی ہوا مین جفاف اور خشکی ہو اور وہان پہونچکر استعمال دودھ پینے کا کرے۔ واجب ہو کہ نشست یا برخاست مریض کی اکثر اسی شکل سے ہو جسمین گردن دراز اور کشیدہ بجانب فوق اور آگے کیطرف رہے یا کہ وقوع اجزاے ریہ کا باہم یکے بر دیگرے مساوی ہو اور اجزاے قرحہ کی چسپیدگی اور محاذات طبعی سے زائل نہو جائین (یعنے جو وضع خلقی انطباق اور محاذات اجزا کی ہو نشست برخاست کی شکل اسکی محافظ ہونی چاہیے اور وہ شکل بھی جو اوپر مذکور ہوئی) کھانسی کے روکنے کی تدبیر مین زیادہ مبالغہ درکار ہو ان ادویہ سے جو نافع نفث کے ہین اسلیے کہ کھانسی پیدا ہونے مین خطرہ عظیم ہو اگرچہ بظاہر بعد کھانسی کے توہم خفت مرض کا ہوتا ہو مگر یہ توہم محض بے بنیاد ہے دوسرا طریقہ مدارات کا وہ اسطرح پورا کیا جاتا ہو کہ ان قروح کے سخت کرنے اور خشک رہنے کی تدبیر کرتے رہین تاکہ زخم اے مذکور پھیل کر وسیع اور کشادہ نہو جائین اگرچہ التحام اور اندمال کی امید ان قروح کی نہین ہو اور اس تدبیر سے امید مہلت پانے مریض کی ایک زمانہ دراز تک موت سے ہوسکتی ہو اگرچہ وہ زندگی محض بے لطف بلکہ بدتر از موت سمجھنی چاہیے کہ تھوڑی سی خطاے تدبیر مین زیادہ ایذا پہونچتی ہو اسلیے کہ ایسا مریض جسوقت کوئی حرکت عنیف اس سے صادر ہوتی ہو یا ایسی شے تناول کرے جسمین کسیقدر حرکت اور ازعاج یعنے جنبش مین لاتا ہو۔

بس یہی حرکت خواہ تناول باعث او کھڑ جانے اس خشکریشہ کا ہوتا ہی جو ادویہ مستعمل سے پڑا ہو اور خشکریشہ کے او کھڑ جانے سے نفث الدم عظیم پیدا ہوتا ہی کہ مریض مشرف بموت اور قریب مرگ ہو جاتا ہی یا ادویہ ایسے مجففات ہین جو قبض جرم ریہ کی بھی کرتے ہین اور تخفیف رطوبت قرحہ کی بھی کرتے ہین اور تطبیق یعنے چسپیدگی اجزاے ریہ کی کرتے ہین اگرچہ اندمال زخم کی قوت انمین نہین ہی۔ جو شخص اس طریقہ مدارات کا اپنے مرض کے معالجہ مین پابند ہو اسکو دودھ کا استعمال قطعی ترک کر دینا چاہیے مترجم ہمارے خاندان کے بعض نامور طبیب ایسے تھے کہ ہمنے اپنی آنکھون سے ایک مریضہ مسلولہ کا چالیس برس کے قریب زندہ رہنا اسی طریقہ کی مدارات سے مشاہدہ کیا ہی اور جب ذرا سی سوء تدبیری وہ مریضہ کرتی تھی پھر اسکی سنبھال کر کے اسی کیفیت پر کر دی جاتی تھی متن شہد خالص بمنزلہ مرکب اور سواری کے ہی واسطے ترکیب دینے ادویہ سل کے یعنے ہر ایک دوا شہد سے مرکب ہو سکتی ہی اور بہ نسبت قروح کے شہد کسیطرح مضر بھی نہین ہی قرحہ کا تنقیہ ادویہ منقیہ سے جو مذکور ہو چکین کیا جاے اور طبیخ زوفا جو قرابادین مین مذکور ہی اس سے بھی تنقیہ قرحہ کا کیا جاتا ہی ان دونون سے زیادہ قوی تر لعوق کرسنہ ہی جو حب القطن سے مرکب ہی کہ وہ بھی قرابادین مین مذکور ہی اس سے بھی قوی تر لعوق اسقیل جو کہ لبن مادہ خر مین تیار ہوتا ہی کبھی ان ادویہ کے ہمراہ ملزجات مغریہ بھی اضافہ کرنے کی حاجت ہوتی ہی یعنے ایسی ادویہ جنمین لزوجت اور اغرا بھی ہو اور کبھی انکے ہمراہ مخدرات کو بڑھا دیتے ہین تاکہ سرفہ کو روکین اور سکون سرفہ کے دوا اچھی ٹھہر کر اپنے فعل کو پورا کرے۔ ایسے وقت تدبیر ناعش قوی یعنے جس قوت مین بیداری پیدا ہو کرنی چاہیے تغذیہ وغیرہ سے ان ادویہ منقیہ کا بیان اول ابواب مین ہمنے کر دیا ہی اور باب تقیح مین بھی انکا بیان دوبارہ ہو چکا ہی۔ انھین ادویہ مین سے معتاد یہ ہی کہ جہار کشک کا استعمال کرین یا وہ احسا جنمین کراث شامی داخل ہو اور چنا اور جوار یعنے مکئی سے ستو بنائے جائین اور خود یہ کراث بھی بریان کیا ہوا انمین پڑا ہو۔ ماء العسل مین منقیات نفث پیدا کنندہ اور ادویہ ملطفہ کو جوش دیا ہو اور یہ سب ادویہ مع تراکیب کے اوپر مذکور ہو چکین۔ معاجین مجففہ جیسے کمون اور اثاناسیا اور لعوق بزرکتان۔ مثرودیطوس اور تریاقات جب اوقات مناسب پر مستعمل ہون خصوصًا اوائل مرض مین اور جسوقت ہزال اور لاغری شدید نہو وہ بھی نافع ہی اور جب تک حمی دقیہ جو لازم قرحہ ریہ کے ہی درجۂ ذبول کو نہ پہونچی ہو اسوقت بھی نفع کرتا ہی گل مختوم انفع اشیا ہی ہر وقت مین اور گل ارمنی بھی۔ اسیطرح جملہ وہ ادویہ جنکو ہم نے بیان کیا ہی ضمادات اور کمادات اور مروخات منقیہ سے۔ جب سینہ کے قروح کہنہ ہو جائین اور نیز قروح ریہ کے اسوقت مریض کو بوقت صبح تھوڑا قطران بطور لعقہ کے دینا مفید ہوتا ہے یا ہمراہ شہد کے خواہ کسیقدر میعہ سائلہ کے ہمراہ شہد دیا جاے۔ پھر اگر ایسے وقت حرارت بھی ہو اور منقیات حارہ کے دینے سے خوف ہو اور منقیات باردہ کچھ سودمند ہون پس ریہ ثعلب اور تخم رازیانہ اور رب السوس پاک اور صاف عصارہ پرسیاوشان کو آب شکر یعنے گاڑھے شربت مین تیار کرین یہ دوا بدرجۂ غایت مفید ہی۔ ابھی اس مرض مین چند قسم کے بخورات کا استعمال کیا جاتا ہی جو مجفف ہوتے ہین اور تنقیہ مدہ کرتے ہین ان دھونیون کو کسی انگیٹھی دان وغیرہ مین رکھ کر سلگاتے ہین منجملہ ان بخورات کے زرنیخ اور فلفل کو سپیدہ بیضۂ مرغ مین لت کر کے سلگاتے ہین اور ازانجملہ برگ زیتون شیرین اور اوجھ نیل گاؤ کا اور چربی پہاڑی بکری کی اور زرنیخ اور خرگوش کی مینگنی سب ہم وزن ازانجملہ پوست نبق یعنے بیر کے چھلکے اور بیخ سدر کے پوست اور بیخ کبر کے پوست اور زرنیخ اور چربی گردہ بز کوہی کی ازانجملہ زرنیخ اور بھیڑ کی چربی ازانجملہ زرنیخ اور زراوند اور پوست بیخ کبر جملہ ہموزن لیکر شہد اور روغن زرد مین جمع کرین ایضًا صنوبر کہ آہن وردی قطران کی پڑی ہو ایضًا زرنیخ زرد سافج ہندی ہمراہ شہد کے اور جسوقت مزاج مریض کا گرم ہو جاے اور سخونت اسکے مزاج مین آ جاے قرص کافور سے علاج کرنا چاہیے چند روز اور بعد اسکے پھر تخفیف قرحہ کی تدبیر پر عود کیا جاے۔ غذا مین گوشت دراج جو بازیر اور افاویہ سے خوشبو کر دیا گیا ہو۔ اور خالص شراب ابیض کے اول مرض مین کچھ ممانعت نہین ہی۔ ریاحین مرطبہ کو ہمیشہ سونگھنا بہتر ہی آرام سے سونا اور آرام سے بے محنت رہنا اور سکون اور قرار کا زیادہ پابند ہونا غصہ اور دلتنگی کو ترک کرنا لازم ہی۔ اور کوئی بات اسپر ایسی وارد نہ کیجاے جس سے غم اور اندوہ پیدا ہو۔ مین نے ابدان کثیرہ اور بلاد مختلفہ مین چند بار بلکہ بارہا تجربہ کیا ہی کہ مریض سل گلقند شکری کا

استعمال کرے جو تازہ تیار ہوا ور سالخوردہ نہو گئی ہوا ور ہرروز جسقدر مریض سے ہوسکے اسکو کھایا کرے حتی کہ روٹی کے ہمراہ بھی بجاے
گوشت وغیرہ کے اسیکو کھاتا رہے بعد ازان اسکی کیفیت مزاج پر لحاظ کیا جاے اگر ضیق نفس مین بسبب تجفیف پیدا کرنے گلسرخ کے پیدا ہو
شراب زوفا بقدر حاجت پلا کر اس ضیق نفس کا ازالہ کیا جاے اور اگر حلاوت سے گلقند کی تپ اسکی مشتعل ہو جاے قرص کافور سے حمی کے
اشتعال کو دور کرین اور اس علاج یعنے گلقند کے استعمال کو نہ بدلین بلکہ بدستور جاری رکھین یقین ہی کہ مریض کو شفا ضرور ہو جاے گی اگر مجھے
تقیہ اور خوف تکذیب اپنے بیان کا نہوتا تو اس تجربہ جدیدہ سے جو عجائب مین نے مشاہدہ کیے ہین انکو بیان اور تعداد اور شمار بھی ان بیمارونکا
جو خاص اسی طریقہ کے معالجہ سے اچھے ہوے ہین لکھتا۔ ازانجملہ ایک مریضہ مسلولہ کا مرض اسقدر بڑھ گیا تھا کہ آثار مرگ کے اس پر
طاری ہو چکے تھے اور اپنی تجہیز اور تکفین کے واسطے ایسے شخص کو طلب کیا تھا جو اس کام کو کر سکتا تھا۔ اسی مریضہ کا بھائی اسکی سرپرستی پر
آمادہ ہوا اور اسی دواسے اسکا علاج کرنا شروع کیا اور مدت دراز تک علاج رہا کہ وہ زندہ بھی رہی اور صحت بھی اسے حاصل ہوئی اور
فربہی بھی اسکے جسم پر آگئی اور جس مقدار وزن مین اسنے گلقند کا استعمال کیا اسکی تعداد کی تصریح مجھے کرنی مناسب نہین ہی کبھی بسبب
یبوست اور ذبول کے استعمال دودھ اور دہی کا ضرور ہی تغذیہ اور ترطیب اور تعدیل خلط فاسد اور جبنیت کی وجہ سے تغریہ قرحہ کا بھی ہوتا ہی
اور تنقیہ چرک وغیرہ کا بھی حاصل ہوتا ہی اسلیے کہ دودھ کی مائیت صدید اور مدہ کا تنقیہ کرتی ہی بسبب قوت جلا کے جو اسمین ہی۔ بلکہ اکثر یہ تدبیر
قروح ریہ کو بالکل زائل کر دیتی ہی اگر اس تدبیر مین تصلیت قرحہ کی منظور نہو سب سے زیادہ تر مفید دودھ عورتون کا ہی اگر پستان سے پیا جاے
اسکے بعد دودھ مادہ خر کا کہ اسمین تغریہ زیادہ ہی اسکے بعد شیر بز خصوصًا کہ قوت قبض کی شیر بز مین زیادہ ہی اور لبن رماک بھی منقی ہی اور بہت
نفث کو دور کر دیتا ہی مگر اسمین تغریہ نہین ہی اور یہ بات میرے گمان اور قیاس کی ہی اور جسقدر مجھے تجربہ ہوا ہی اس سے کہتا ہون کہ شیر مادہ گاؤ
اور بھیڑ کا دودھ اسمین کسیقدر غلظت ہی لیکن اگر تھن سے پیا جاے البتہ مفید ہوگا۔ جس حیوان کا دودھ جس غرض سے پلایا جاے اسی اثر پیدا
کرنیوالی گھانس سے اس حیوان کو چرانا بھی واجب ہی اگر غرض مطلوب اندمال قرحہ ہی اسوقت حیوان کو عصی الراعی اور فوتنج اور حبل المساکین
یعنے لبلاب وغیرہ چارہ مین دینا چاہیے اور اگر تنقیہ اور اخراج نفث مطلوب ہو حاشا اور لقبۃ النحل اور حند قوقی یعنے لسکھیرہ اور بلکہ تیوعی یعنے
شیر دار درخت جو زہریلے ہین جو شخص دودھ کے استعمال پر آمادہ ہوا سپر واجب ہی کہ جملہ تدابیر مذکورہ سابقہ کی رعایت کرے اسلیے کہ اگر
کسی تدبیر مین بھی خطا واقع ہوگی تو اکثر استعمال دودھ کا وبال جان ہو جاے گا۔ بعض اطبا مصلین نے کیفیت استعمال دودھ کی جس طرح بیان
کی ہی اور اسکا خلاصہ مع اصلاح بعض امور کے ہم اپنی عبارت مین یون بیان کرتے ہین۔ مادہ خر جسکا دودھ پلانا مرکوز ہی ایسی ہو کہ جسکو
بچہ جنے ہوے چار مہینے خواہ پانچ مہینے گذرے ہون۔ اور محلبہ یعنے دودھ دوہنے کا برتن جو چمڑے کا ہوتا ہی اسے لے کر پانی سے خوب دھوڈالین
اور اگر اس دوہنے یعنے ظرف مین پہلے بھی دودھ دوہا گیا ہو لازم ہی کہ اسے گرم پانی سے خوب طرح صاف کرین اور گرم پانی اسمین ڈال کر
رکھ چھوڑین تا اینکہ اگر اسمین کسیقدر رطوبت سابق مین جذب ہو چکی تھی وہ بھی متحلل ہو جاے پھر اسے آب گرم سے خوب دھو کر آب سرد سے
دھوئین اسکے بعد اسی برتن کو آب گرم مین رکھین اور دودھ کو دوہین نصف سکرجہ کے قریب جو تخمینًا تین تولہ ہوتا ہی اور یہ مقدار استعمال
دودھ کی روز اول مین ہی اگر مرض سلیم ہو یعنے زیادہ شدائد نہون ورنہ اس سے زیادہ پلایا جاے گا جسقدر تخمین حدس طبیب سے ہو پھر دوسرے
روز پہلے دن سے دوچند وزن دیا جاے گا اور دوہنے وغیرہ کی وہی کیفیت ہی جو روز اول کی گئی۔ اگر روز اول طبیعت نے دودھ کو قبول
کر لیا اور ٹھہر لیا دوسرے روز کسی قدر شکر بھی دودھ مین شریک کرنی چاہیے اور تیسرے روز وہی کرنا چاہیے جو روز اول کیا تھا پھر اگر دوسرے
روز طبیعت نرم نہو یعنے دست نہ آے خصوصًا اگر تیسرے دن بھی اجابت طبعی نہو چھ تولہ دودھ اور ایک ماشہ نمک ہندی اور نصف درہم
نشاستہ سے پورے ڈیڑھ درہم تک ملا کر پلانا چاہیے اور پھر ہمیشہ نصف سکرجہ دودھ ہر روز بڑھایا جاے جب چھٹا دن گذر جاے اور

اجابت طلبین نہو تو لہ دودھ مین شکر اور نمک اور نشاستہ اور روغن بادام ملا کر استعمال کرین جب تین اجابت طلبین سے زیادہ آنے لگین اسوقت پھر دودھ مین کسی شے کی آمیزش کرنی جائز نہین ہو اور مقدار دودھ کی بھی کم کرنی چاہیے۔ خلاصہ مطلب یہ ہو کہ شبانہ روز مین تین اجابت طلبین سے زیادہ اور دو مرتبہ سے کم نہ ہونی چاہیے اگر اس تدبیر سے دودھ پلانا کسیقدر نافع ہو تو تین ہفتہ تک پلانا چاہیے بعض محصلین اطبا نے کہا ہو کہ عمدہ اور اجود طریقہ شیر مادۂ خر وغیرہ کے پلانے مین یہ ہو کہ لکڑی کے برتن مین دوہا بھی جاے اور پلایا بھی جاے دودھ کے جملہ اقسام مین افضل وہی قسم ہو کہ وہ جانور ایسے مقام پر چرتا ہو جہان کی گھانس مین قوت تلطیف اور تنقیہ مدہ اور قبض اور تجفیف کی قوت ہو جیسے افسنتین وغیرہ اور شیح اور قیصوم اور جعدہ اور علیق وغیرہ بجیٔر کا دودھ اگر دو شہدہ کرکے پلایا جاے اسمین کسیقدر ربانی بھی ملانا ضرور ہو اور سنگریزہ کو گرم کرکے دودھ مین بجھا دین اور مکرر اسیطرح عمل کرین تا اینکہ دودھ کسیقدر پختہ ہو جاے اور اسکی مائیت کم ہو جاے اور اسطرحکا دودھ منہضم ہونے مین عمدہ تر ہو بہ نسبت اسکے کہ آگ پر پکایا جاے ایضاً رعایت نرم ہونے طبیعت کی بھی کرنی چاہیے۔ ہان اگر ذرب عارض ہو اسوقت طباشیر کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر کھانسی زیادہ اٹھتی ہو دودھ مین کتیرا بوزن ایکدرہم کے ملانا چاہیے۔ اور اگر معدہ ضعیف ہو کمون اور کرویا اسمین شریک کرنی چاہیے شیر مطبوخ کو اگر مسلول ہضم کرجاے تو اسکے واسطے غذاے کافی ہو اور جسوقت مریض کو تپ آجاے واجب ہو کہ استعمال دودھ کو ترک کردے۔ دوغ کا استعمال بروقت شدت حمی کے محتاج الیہ ہوتا ہو اور بروقت اسہال کے اور یہ دوغ انکو نافع ہو اور زیادہ تر مفید ہو اور عمدہ طریقہ یہ ہو کہ وہی جما ہوا اسکا مسکہ نکال کر رات بھر رہنے دین اور مقام معتدل مین رہنے دین بعدہ صبح کو اسے خوب ساتھنی وغیرہ سے ہلائین حتی کہ بعض اجزا اسکے بعض سے خوب ملجائین اسکے بعد قرص تیار کرین جیسے کاہین اور نان گندم جو خوب پختہ ہو چکی ہو اور ایسی عمدہ پختہ ہوئی ہو کہ اسپر چتیان پڑگئی ہون یہانتک عمدہ پختہ ہوئی ہو کہ اسکا نام فارسی مین ہزار دہ رکھا جاے انھین اقراص کے دس درہم پر تیس درہم دوغ ڈالا جاے اور بطور لعوق کے چاٹا جاے دوسرے دن دس درہم دوغ اور بڑھایا جاے اور روٹی ایکدرہم کم کردیجاے اسیطرح ہمیشہ کم کرتے رہین تا اینکہ فقط وہی باقی رہجاے اسکے بعد الٹی چال چلین یعنے وہی کو گھٹائین اور روٹی کو بڑھاتے جائین تا اینکہ قرص فقط باقی رہجاے اور دہی بالکل چھوٹ جاے اور یہ تدبیر اسوقت کرنی چاہیے کہ دوغ پلانے سے پوری استغنا ہو جاے اور عافیت مریض کی ظاہر ہو۔ اور جسوقت مرض کے آثار نمایان ہون دوغ مین کمی اور قرص کے وزن مین زیادتی کیا کرین حتی کہ دودھ اور دہی کا استعمال بالکل چھوٹ جاے۔ اگر کسی مریض کو ذرب کی شکایت ہو لوہا گرم کیا ہوا چند بار اسکو دوغ مین بجھانا کچھ خوف کی بات نہین ہو۔ اب ہم ان چیزون کو بیان کرین جو قرابادین مین مذکور ہوئی ہین غذا ان بیمارون کی مفردات سے تجویز کرنی چاہیے جیسے خبز سمید اور اطریہ اور جاورسیہ جو باجرہ سے بنتی ہین۔ چاول بھی تنقیہ مدہ کرتا ہو اور گوشت زخم کا اوگاتا ہو کشک شعیر جو بخوبی پختہ ہوئی ہو مغری بھی ہو اور منقی ہو اور بوقت شدت تپ کے اسکا استعمال مناسب ہو خصوصاً ہمراہ سرطان کے جنکے اطراف دور کردیے گئے ہون اور مکرر پانی اور راکھ سے انکو دھویا ہو خصوصاً ہمراہ بقول باردہ کے اور مسور کے بھی ہمراہ۔ جو غذا نشاستہ اور خیارا اور تربوز سے تیار ہوتی ہو کبھی اس سے بھی نفث بآسانی دفع ہوتا ہو۔ اگر تپ خفیف ہو کرنب اور لبلبون سے بہتر کوئی غذا نہو گی خواہ اور منقیات معلومہ سے غذا تجویز کرین ماہی شور یا نمکین اگر ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ کھائی جاے تنقیہ مدہ وغیرہ کو نافع ہو اگر قرحہ ریہ کا خبیث ہو اسوقت مچھلی سے پرہیز کرنا واجب ہے اور اسیطرح نمکین اور شور چیزون سے۔ اگر گوشت سے انکو غذا دینی منظور ہو تیتر اور مرغ کا گوشت اور چکور اور کنجشک کا دین کہ یہ سب غیر سمن یعنے فربہ اور چرب نہون۔ اور بہتر یہ ہو کہ یہ گوشت بھنے ہوے خشک کھلاے جائین تا کہ تجفیف انکی زیادہ ہو اور الحام یعنے گوشت زخم کا بھر لانا اسکی قوت بھی بھنے ہوے گوشت مین زیادہ تر ہو۔ پایچہ کا استعمال عمدہ ہو کہ اسمین لزوجت زیادہ ہو مچھلی کے کباب بھی جائز ہین۔ اگر شوربا دینا منظور ہو شہد ملا کر دینا چاہیے کبھی ان بیمارون کو حمام مین داخل کرنا بھی قبل غذا کے جائز ہو اور بعد غذا کے بھی

بشرطیکہ انکے جگر مین سدہ نہو اسوقت حمام سے فربہی بدنگی پیدا ہوگی۔ پانی انکے لائق آب باران ہو اگر ممکن ہو۔ اکثر اوقات ارباب سل کو نفث الدم بنا بر بیان بالا عارض ہوتا ہی اسکے واسطے قرص جید کا یہ نسخہ ہی گل مختوم تین درہم نشاستہ گل ارمنی گل سرخ ہر واحد چار درہم کہربا حب الآس ہر واحد چھ درہم سرطان سوختہ تخم بنفشہ ہر واحد دس درہم بسد کثیرا طباشیر شادنج ہر واحد پانچ درہم صمغ وردی عصارۃ السوس ہر واحد ساٹھ درہم خرفہ یا گلاب تازہ مین قرص تیار کرین اور کھیرے کے پانی خواہ آب باران کے ہمراہ استعمال کرین۔ اکثر مسلول کو سقوط لہات یعنے کاگ گر پڑنے کا مرض پیدا ہوتا ہی اسوقت اسکی آواز مین بحہ اور غطیط پیدا ہوتی ہی اسے سقوط لہاۃ کی وجہ سے بشیر لہاۃ کے قطع کرنیکی ضرورت ہوتی ہی اسکو باب امراض لہاۃ سے معلوم کرنا چاہیے کہ وہان بخوبی بیان کردیا ہی مجربات جیدہ سے یہ ہی کہ نواحی صدر اور جانب پشت کو برادہ صندل مین مین گلاب اور تھوڑی سی گل مختوم ملا کر ضماد کرین کہ یہ ضماد زیادہ نافع ہی۔ مقالہ پنجم تمام ہوا اسکے بعد فن گیارھوان احوال اور امراض قلب مین لکھا جاتا ہی

فن گیارھوان احوال اور امراض قلب کے بیان مین

اور اس فن مین دو مقالے ہین پہلا مقالہ مبادی اور اصول نظری قلب کے بیان مین **تشریح قلب کی** قلب یعنے دل کی خلقت محکم تو بنا سے ہی تاکہ آفات سے دور تر رہے۔ قلب کی بناوٹ چند اصناف کی لیف یعنے ریشون سے ہوتی ہی جنمین اختلاف شدید ہی کوئی ریشہ طویل ہی کہ بخوبی جذب غذا اور تسیم کی کرتا ہی اور کوئی ریشہ عریض اور چوڑا ہی اور کوئی ریشہ مورب اور کج ہی جو ماسک اور ٹھہرانے والا ہی اور یہ لیفہاے مختلفہ اسواسطے بنائے گئے کہ حرکات مختلفہ قلب سے صادر ہون تاکہ حرکت انبساطی اور انقباضی اور طبعی تینون قسم کی پوری ہوا کرین۔ مقدار جسمی قلب کی پوری پوری بقدر کفایت کے ہی نہ اتنی کم جو فضلہ بچ رہے اور نہ اتنی زیادہ کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو جثہ قلب کا عظیم بنایا گیا اور محل روئیدگی شرائین کا مقرر کیا گیا اور جاے تعلق رباط کا تجویز ہوا چوڑا اور عریض اسلیے مخلوق ہوا کہ اُگنے والی اشیا یعنے شرائین کی جگہ پوری رہے کمی نہ پڑے اور یہ حصہ نبت شرائین کا ہر دو حصہ ہا اور اجزاے قلب سے اعلے قرار دیا گیا تاکہ استخوان سینہ پر تکیہ اور سہارا کرنے سے بچے اور اسکی توریب اور کجی کو مماست اور اتصال سے جسم سخت ہڈی کی ایذا نہ پہونچے۔ ایک کنارہ قلب کا باریک اسواسطے مخلوق ہوا اور شکل مخروطی باین لحاظ پسندیدہ ہوئی کہ راس مخروط کو جو بمنزلہ ایک نقطہ کے ہی اسکی ملاقات اور مماست استخوان سے نقطہ واحد پر ہونیسے ایذا مصادمت اور رگڑنے کی کم پہونچے اور یہ نوک یعنے سر مخروط کا نہایت درجہ سخت اور باصلابت ہی تاکہ ہڈی کی سختی اور اسکی صلابت سے بروقت رگڑنے کے گھس نہ جاے اور زیادہ کمی نہو اور بتدریج انداز شکل صنوبری پرورست بنایا گیا کہ نیچے اوپر دونون جانب کی انداز درست اور ٹھیک رہے اور فضل اور زیادتی نہونے پاے۔ ایک غلاف کے اندر قلب رکھا گیا جو نہایت محکم اور استوار ہی اور وہ غلاف اگرچہ از قسم غشا اور جھلی کے ہی لیکن اور جھلیون مین کوئی ایسی معتدل جھلی نہین ہی جو مشابہ اسکی گندگی کے ہو اور یہ استواری اور گندگی اسواسطے تجویز ہوئی کہ قلب کی حفاظت کے واسطے بمنزلہ سپر کے ہو اس غلاف کے اندر سے جرم قلب کا بمقدار قلیل نظر آتا ہی مگر نزدیک اصل اور بیخ کے اور اس مقام کے جہان سے شرائین اگتی ہین کہ اسجگہ زیادہ چسپیدگی غلاف کو نہین ہی باین سبب کہ قلب کے پھیلنے اور انبساط کی جگہ رہے بدون اختناق اور تنگی کے محل قلب کے پاس ایک عضو مثل اساس اور بنیاد کے ہی وہ عضو مشابہ غضروف کے ہی تھوڑا سا تاکہ قاعدہ استوار واسطے خلقت قلب کے رہے۔ قلب مین تین بطن ہین دو بڑے بڑے اور ایک متوسط بڑائی اور چھوٹائی مین کہ جالینوس اسی متوسط کا نام دہلیز رکھتا ہی اور منفذ بھی اسی کو کہتا ہی اور یہ منفذ بطن نہین ہی۔ بطن ایمن جاے ودیعت اور امانت اس غذا کے مقرر ہوا ہے جس سے قلب کی غذا ہوتی ہی اور یہ بطن قوی اور کثیف ہمصورت جرم قلب کے مخلوق ہوا۔ اور بطن ایسر معدن اس روح کا ہے جو لطیف خون سے پیدا ہوتی ہی۔ اور بطن سوم بطور مجری بیچ مین ان دونون کے رکھا گیا جس جگہ قلب عریض ہوتا ہی یہ مجری وسیع ہو جاتا ہی

اور جس جگہ قلب طویل ہو یعنے انتہاے بطن الیسر کے پاس وہان یہ مجری منضم اور غیر وسیع ہو. قاعدہ بطن الیسر کا ارفع اور بلند ہو اور قاعدہ بطن الیمن کا بہت اترا ہوا ہو جملہ رگہاے جندہ یعنے شرائین کی خلقت مین دو جھلیان داخل ہین سواے ایک شریان کے ان دونون جھلیون مین اصلب اور سخت وہ جھلی ہو جو اندر کیطرف ہو اسواسطے کہ ملاقی ضربان کی وہی غشا اندرونی ہو اور حرکت جوہر روح قوی سے بھی اسی جھلی کو اتصال ہو لہذا اسکی حفاظت اور احراز اور تقویت زیادہ تر مقصود تھی جو صلابت سے حاصل ہوئی مثبت شرائین تجویف الیسر ہو دونون تجویفہاے قلب سے اسلیے کہ تجویف ایمن جگر سے قریب ہو لہذا اسکا مشغول رہنا جذب غذا اور استعمال غذا مین واجب ہوا اور پھر چونکہ بطن ایمن قلب کا جوہر قوی اور کثیف پر شامل اور حاوی ہو اور شے غلیظ اور ثقیل یعنے غذا کا مستودع ہو اور بطن ایسر حاوی شے رقیق اور سبک یعنے روح کا ہو لہذا دونون جانب کی تعدیل اسطرحپر کی گئی کہ جو بطن حاوی غذاے غلیظ ہو وہ پتلا اور رقیق بنایا گیا خصوصاً کہ وہ بطن تحلل سے بوجہ ترشح اور تبخر کے مامون اور بیخوف تھا لہذا اسکا رقیق ہونا کچھ محل خوف نہوا اور جو بطن حاوی شے لطیف یعنے روح کا ہے وہ غلیظ بنایا گیا خصوصاً کہ اس بطن کو تحلل سے بذریعہ ترشیح اور تبخیر کے ہر وقت خوف تھا. بلکہ جلاے اندرونی بطن ایمن کے جو رقیق اور پتلا ہو بہت استوار اور مضبوط بنائی گئی. نہایت معتدل خون وہی ہو جو قلب کے بطن اوسط مین ہو. قلب کے واسطے دو فرزونی مثل منہ کے اس مشترک مقام پر بنائی گئین جہان مدخل مادہ خون کا یعنے ورید شریانی ہو اور مدخل نسیم کا جو قلب مین جاتی ہو یعنے ابہر بھی اسی جگہ ہو اور یہ دونون زیادتیان مثل دو گوش کے عصبی مادہ کی ہین یہ دونون فرزونی مثل شاخہاے کثیرہ پھیلی ہوئی اور جھنڈ ایسے نظر آتے ہین اور مسترخی یعنے ڈھیلے رہتے ہین جبتک قلب منقبض اور سمٹا ہوا رہتا ہو اور جسوقت قلب مین انبساط پیدا ہوتا ہو یہ دونون کھنچکر تن جاتے ہین اور جو شے کہ قلب اسکو گھیرتا ہو اندر تک اس شے کے حصر اور گھیر یعنے مین اعانت کرتے ہین گویا وہ خزانے ہین کہ اوعیہ اور ظروف دیگر سے خون یا نسیم کو اپنے مین جمع کرکے بروقت ضرورت اور حاجت کے قلب تک اسی ذخیرہ کو بقدر مناسب پہونچا دیتی ہین. یہ دونون اذن قلب دقیق اور باریک اسلیے بناے گئے تاکہ زیادہ تر حاوی ہون اور بہت اچھی طرح انقباض کو قبول کرین اور سخت اسواسطے بناے گئے ہین کہ انفعال اور قبول اثر سے اپنے ذخیرہ کے دور تر رہین قلب مع اپنے قواے طبعیہ کے قبول غذا کرتا ہو اسطرحپر کہ خون کو اندر تک جذب کرتا ہو جسطرح ہوا کو جذب کرتا ہو. قلب درمیان صدر یعنے سینہ کے رکھا گیا اسلیے کہ جسم مین زیادہ تر معتدل وہی جگہ ہو اور تھوڑا سا مائل بائین طرف رہا تاکہ جگر سے دور رہے تب جاکر جگر کے واسطے مکان واسع دستیاب ہو. طحال قلب سے بہت اتر کے نیچے کیطرف ہو اور قلب سے دور بھی ہو. اور طحال کے نیچے اُترنے مین ایک منفعت ہو جسکو ہم عنقریب بیان کرینگے. جگر کے واسطے مکان وسیع جو دور ہونے سے قلب کے پیدا ہوا اور گنجایش زیادہ ہوئی یہ بات اولی اور انسب ہو بہ نسبت اسکے کہ طحال کو دوری قلب سے وسعت مکان حاصل ہوئی اسلیے کہ جگر بہ نسبت طحال کے اشرف ہو اور تیسرا فائدہ قلب کے مائل ہونے کا بطرف یسار کے اور جگر سے دور تر رہنے کا یہ ہو کہ حار غریزی جانب دائم یعنے جانب یمین مین فراہم نہوجاے اور تاکہ جانب یسار بھی معتدل رہے اسلیے کہ طحال بذات خود گرم نہین ہو چوتھا فائدہ قلب کے یسار مین ہونے کا یہ ہو کہ رگ اجوف جو قلب تک آئی ہو اسکی آمد مین مزاحمت اور تنگی مماست قلب سے نہ پیدا ہو اور تھوڑی سی جگہ اسی رگ کو بھی ملجاے جس حیوان کا دل اور جثہ مقدار مین بڑا ہو اور پھر وہ حیوان ترسندہ اور ڈرپوک ہو جسطرح خرگوش اور ابابیل تو سبب اسکا یہ ہو کہ حرارت اسکے قلب مین کمتر ہو اور بڑی جگہ یعنے قلب مین اسی حیوان کے اسیقدر حرارت پھیلتی ہو لہذا بخوبی اسے گرم نہین کرتی ہو کہ ظرف کبیر ہو اور مظروف قلیل اور جس حیوان کا قلب جثہ مین بڑا ہو اور پھر وہ جری بھی ہو اسکا سبب یہی ہو کہ حرارت اسکی قلب مین زیادہ ہو اور مختقن ہوتی ہو اور شدت پاتی ہو. مگر اکثر تو یہی ہو کہ جو حیوان جری ہو وہ عظیم القلب بھی ہو. قلب کسی الم اور درد اور ورم کو اٹھا نہین سکتا ہو اسی سبب سے کوئی حیوان ایسا ذبح نہین ہوا کہ اسکے قلب مین کوئی آفت پائی گئی ہو جسطرح کہ اور اعضا مین پائی گئی ہو کبھی بعض حیوان

تن آور اور کبیر الجثہ کے دلمین ایک ہڈی بھی پائی گئی خصوصًا بیل کے دلمین اور یہ ہڈی غضروفیت کیطرف مائل تھی۔ بزرگتر اور زیادہ بڑی اور صلابت اور سختی مین زیادہ ہاتھی کے دلمین پائی گئی ہو بعض بندرون کے دلمین دوسری پائی گئی۔ قوت حیات قلب پر دلیل یہ ہو کہ اگر کسی حیوان کا دل جدا کر لیا جاے تھوڑی دیر تک اوچھلتا ہوا نظر آتا ہو اس شخص کی راے خطا پر ہو جسنے قلب کو ایک عضلہ تجویز کیا ہو اگرچہ زیادہ مشابہ عضلہ سے ہو اگرچہ تھوک قلب کا ارادہ نہین ہو **امراض قلب کا بیان** کبھی خاص جرم قلب مین جملہ اقسام امراض کے عارض ہوتے ہین مثل اصناف سوء مزاج اور کبھی یہ امراض مادی ہوتے ہین اور کبھی سافج بلا مادہ ہوتے ہین مادہ کبھی عروق اور رگہاے قلب مین ہوتا ہو اور کبھی درمیان غلاف اور جرم قلب کے ہوتا ہو خصوصًا رطوبت کہ اکثر اسی جگہ پائی جاتی ہو۔ اور اکثر اسی جگہ چند طرح کے رطوبات ہوتے ہین اور یہ بات تو بدیہی ہو کہ جسوقت رطوبات کثیرہ قلب مین جمع ہونگے انبساط سے اسکو منع کرینگے کبھی قلب کو اورام اور سدد عارض ہوے ہین اور کبھی کوئی مرض امراض وضع سے بھی اسکو عارض ہوتا ہو جسطرح کہ احتقان رطوبت ہو کر قلب کو انبساط سے روکتا ہو پس ہلاک مریض کا واقع ہو جاتا ہو۔ انحلال فرد جو قلب کو عارض ہوتا ہو یا تو خاص جرم مین قلب کے یا غلاف مین اسکے ہوتا ہو جب قلب کا کوئی سوء مزاج قلب مین مستحکم ہو جاے پھر علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر مستحکم نہو تب بھی بآسانی علاج پذیر نہین ہوتا ورم حار اگر قلب مین ہو فورًا قاتل ہوگا اور ورم نرم ہو خواہ سخت ہو بہت کم ہو کہ قلب مین واقع ہو بلکہ اکثر اگر ہوتا ہو تو غلاف قلب مین ہوتا ہو پھر اگر اتفاقًا جرم قلب مین ورم بارد ہوا ہو تو مثل ورم حار کے فورًا قاتل نہوگا مگر پھر بھی انجام مین قتل ہی کرتا ہو۔ اور مشتر ورم صلب جو غلاف قلب مین ہوتا ہو خلط غلیظ سے یا ورم غیر صلب جو خلط مائی سے ہو اور منفط یعنے پلپلا ہو اسقدر مہلت دیتا ہو کہ ایک زمانہ گذر جاے چنانچہ ایک بندر کی حکایت جالینوس نے لکھی ہو کہ وہ زمانہ دراز تک زندہ رہا جب مرجانے کے بعد اسکے اعضا کی تشریح کی گئی معلوم ہوا کہ زمانہ حیات مین اسکے قلب پر ورم تھا اور اسی سبب سے وہ لاغر نحیف اور ضعیف رہتا تھا جب قلب بذات خود متحمل ورم کا نہین ہو پھر ابکا ورم جمع اور تفتیح کے قابل کب ہو سکتا ہو۔ اگر قلب مین قروح خبیثہ شریہ پیدا ہون ایسے قروح بعد رعاف سیاہ کے قاتل ہوتے ہین بنا بر قول بعض اطبا کے کبھی رگہاے قلب مین سدے ایسے پڑجاتے ہین جو افعال قلب کو مضر ہوتے ہین۔ انحلال فرد یعنے تفرق اتصال کا تحمل قلب کو ورم سے بھی زیادہ دشوار ہو اگر جرم قلب مین کسی قسم کا تفرق اتصال عارضی ہو اور بطون ثلثہ تک پہونچے فی الحال قتل کریگا اور اگر نافذ بطون تک نہو تو شاید دوسرے روز تک مہلت ملے گی۔ کبھی قلب کو بمشارکت اسکے غلاف کے چند امراض عارض ہوتے ہین اور بمشارکت دماغ اور جنب اور ریہ اور جگر اور امعا اور جملہ احشا کے خصوصًا مشارکت سے معدہ کی امراض لاحق ہوتے ہین اور کبھی بمشارکت اور اعضا کے یا سارے بدن کی مشارکت عامہ سے جسطرح حمیات مین جب انکے نوبہ اور بحران متحقق ہو جائین مشارکت قلب کی واسطے اعضا کے کبھی بسبب اس شے کے ہوتی ہو جو ان اعضا سے منقطع ہو کر قلب کو پہونچے مثلاً جگر جسوقت ضعیف ہوگا تو جذب غذا سے اپنی طرف اسوقت کوئی آفت قلب کو بمشارکت جگر کے پہونچے گی یا دماغ اگر ضعیف ہوگا اسوقت عضل منفسہ قلب کے تنفس سے بھی ضعیف ہوگی کبھی امراض شرکی قلب مین اس سبب سے پیدا ہوتے ہین کہ اعضاے مشارکہ سے کوئی شے موذی قلب تک پہونچتی ہے دماغ کو خیال کرو جسوقت اسمین خلط سوداوی کی کثرت ہوگی اور جوہر دماغ مین اسکا نفوذ ہو جائیگا پس براہ شرائین کے قلب تک بھی اسکا ضرر پہونچےگا اور خفقان اور سقوط قوت قلب پیدا ہوگا اور جو شے تابع خفقان کے ہو سوء فکر اور رنج اور اندوہ وغیرہ سے وہ بھی پیدا ہوگی یا اگر کوئی خلط رطب از طرف دماغ بذریعہ شرائین قلب مین پہونچے کہ اسوقت بلادت اور کسل اور سقوط نشاط اور کشادہ دلی کا سقوط عارض ہوگا جگر سے خون ردی حار ہو خواہ بارد یا غلیظ قلب مین پہونچکر مورث امراض ہوتا ہو کبھی یہ امراض بسبب شرکت ایذا کے بوجہ قرب اور مجاورت اعضا کے پیدا ہوتے ہین چنانچہ اگر غلاف قلب مین ورم گرم خواہ ورم بارد عارض ہو قلب کو بھی اس سے ایذا پہونچتی ہو اور تمامی احشا کے اورام سے عمومًا قلب متاذی ہوتا ہو خواہ اگر فم معدہ یا خود معدہ کسی خلط لزج یا خلط لذاع سے متاذی ہو خواہ دیدان یا کدو دانہ یا قے لذاع سے

فم معدہ کو گزند پہونچے ان جملہ اوقات مین قلب بھی بشرکت معدہ اور فم معدہ کے متاذی ہوتا ہو اور اس تاذی سے خفقان پیدا ہوتا ہو کبھی بسبب مشارکت وجع اور درد کے جب بشدت ہو بھی ایذا قلب کو پہونچتی ہو اور اکثر یہ ایذا قاتل ہوتی ہو. کبھی بسبب انتقال مادہ خناق یا ذات الجنب اور ذات الریہ کے بھی مرض قلب پیدا ہوتا ہو کہ مادہ بجانب قلب کے مائل ہوتا ہو پس خناق پیدا کر کے قاتل ہوتا ہو جو مشارکات درمیان قلب اور غلاف قلب کے واقع ہوتے ہین انکا قاتل ہونا واجب نہین ہو اور اگر بسبب مشارکت کے ورم حار پیدا ہو وہ البتہ قاتل ہوتا ہو کبھی خاص فم معدہ مین اختلاج پیدا ہوتا ہو اور گمان یہ ہوتا ہو کہ قلب مین اختلاج ہوا ہو **وجوہ استدلال احوال قلب** پر جن وجوہ سے استدلال احوال قلب پر کیا جاتا ہو آٹھ چیزین ہین (۱) نبض (۲) اور سانس (۳) اور سینہ کی خلقت (۴) اور سینہ پر جو بال وغیرہ اگتے ہین (۵) لمس بدن کی سختی اور نرمی اور جو امراض بدن مین عارض ہون (۶) اور اخلاق (۷) اور قوت اور ضعف بدن (۸) اور اوہام نبض کا سرعت اور عظیم ہونا اور تواتر حرارت قلب پر دلالت کرتا ہو اور اضداد ان کیفیات نبض کے برودت قلب پر دلیل ہین اور لین نبض رطوبت قلب پر اور صلابت نبض یبوست قلب پر دلیل ہو نبض کا قوی ہونا اور مستوی ہونا اور اختلاف نبض کا منتظم ہونا صحت قلب پر اور اضداد ان کیفیات کے قلب کی عدم صحت پر دلیل ہو. سانس کا عظیم ہونا اور سریع اور متواتر اور گرم ہونا حرارت قلب پر دلیل ہو اور ان کیفیات کی اضداد سانس مین ہونی برودت قلب پر دلیل ہو سینہ کا کشادہ اور عریض ہونا بشرطیکہ سر کی مقدار چھوٹی یا متوسط ہو اور اسکے ہمراہ نبض بھی قوی ہو حرارت قلب پر دلیل ہو اور تنگی صدر بشرطیکہ سر کی چھوٹائی اسکا سبب نہو برودت قلب پر دلیل ہو اگر سر کی اس بزرگی کی وجہ سے سینہ کشادہ اور عریض ہو جو بوجہ کثرت مقدار دماغ کے ہو کہ اسپر بزرگی سر کی دلیل ہو اور بزرگی سر کی موجب کثرت نخاع کے ہوتی ہو اور نخاع کی کثرت موجب بزرگی ان فقرات کی ہو جس سے اضلاع اور پسلیاں اگی ہین اور فقرات کی بزرگی مستلزم بزرگی اضلاع کی ہو پس سینہ بھی کشادہ اور عریض ضرور ہوگا ایسی کشادگی اور عرض سینہ علامت حرارت خواہ برودت قلب کی نہین ہوسکتی ہو سینہ پر بالون کا بکثرت پیدا ہونا خصوصًا ہمراہ کثرت کے بالونکا گھونگھروالے اور پیچدار ہونا حرارت قلب پر دلیل ہو اور سینہ کا بالونسے بالکل خالی ہونا خواہ بہت ہی کم بال سینہ پر ہونے برودت قلب پر دلیل ہو اسلیے کہ فاعل دخان یعنے حرارت نہین ہو جب تو بال کم پیدا ہوے یا آنکہ یہ کمی بالون کی خواہ مفقود ہونا بالونکا یبوست قلب پر اور فقدان رطوبت پر قلب کی دلیل ہو اور ظاہر کرتا ہو کہ قلب مین اگرچہ حرارت ہو مگر مادہ دخانی یعنے رطوبت نہین ہو اور یہ دلالت یبوست پر اسوقت تمام ہوگی کہ مزاج کل بدنکا مرطوب زیادہ نہو یا ہواے مرطوب کی عادت خواہ بلد مرطوب اور سن مرطوب نہو. سارے بدنکی حرارت قلب کی حرارت پر دلیل اسوقت ہوگی کہ طحال اور جگر کی برودت قلب کی حرارت کی تبرید نہ کرتی ہو مطلب یہ ہو کہ اگر تمام بدن گرم ہو اور طحال اور جگر مین برودت ہو اسوقت حرارت سے تمام بدنکی قلب گرم نہوگا اور اگر تمام بدن بارد ہو قلب کی برودت پر دلیل ہوگا بشرطیکہ طحال اور جگر کی حرارت قلب کو گرم نہ کرے. نرمی بدنکی قلب کی نرمی پر دلیل ہو اگر جگر کی صلابت اس نرمی کا مقابلہ نہ کرے اور صلابت بدن میں قلب پر دلیل ہو اگر رطوبت جگر اسکے مقابل نہو حمیات عفونت اگر جگر صحیح ہو قلب کی حرارت اور رطوبت پر دلیل ہین. اخلاق کے ذریعہ سے استدلال یون ہوتا ہو کہ غضب طبعی اور خلقی جو براہ خوگری اور عادت کے نہو اور بیدھڑک در آنا ہر ایک کام مین اور حرکات مین خفت اور سبکی یہ سب امور حرارت قلب پر دلیل ہین اور ان اخلاق کی اضداد یعنے غصہ کا نہونا اور جبن اور گرانی حرکات مین بشرطیکہ یہ امور ستفاد اوہام اور عادات سے نہون برودت قلب پر دلیل ہین بدنکا قوی ہونا قلب کی قوت پر دلیل ہو اور ضعف بدن جو کسی آفت دماغ اور اعصاب کی وجہ سے نہو ضعف قلب پر دلیل ہے ضعف قلب دلالت کرتا ہو کہ قلب مین کسی قسم کا سوء مزاج ہوا ہو اور قوت قلب کی اعتدال قلب پر دلیل ہو کہ اپنے مزاج طبعی پر باقی ہو اور مزاج طبعی یہ ہو کہ حار غریزی اور روح حیوانی کثیر قلب مین ہو اور التہاب آمین نہو اور نہ دخانیت ہو بلکہ نورانی اور چمکتی ہوئی ہوے حرارت عارضی پر قلب کی شدت التہاب اور دلتنگی دلالت کرتی ہو اور بیشتر اسی حرارت سے کوئی آفت سانس مین پہونچ جاتی اوہام یعنے

تصورات بے اصل انکی دلالت یون ہو کہ جو اوہام فرحت اور امید اور نیک آرزو کی طرف مائل ہون قوت قلب اور اعتدال پر اسکی دلالت کرتے ہین جو اعتدال قلب کو حرارت اور رطوبت مین اسکے بجس اسکوب برپا رکھتا ہو اور جو اوہام مائل بطرف وحشت وہی اور ایذا کی ہون حرارت قلب پر دلالت کرتے ہین اور جو اوہام مائل بطرف خوف اور غم کے ہون برودت اور یبوست قلب پر دلیل ہوتے ہین جو احوال کہ خاص قلب مین پائے جاتے ہین مثلاً التہاب جو قلب مین پایا جاوے یا خفقان جو قلب مین محسوس ہو ایسے بعض احوال خود جداگانہ مزاج اور کیفیت قلب پر دلیل ہوتے ہین جیسے التہاب قلب اور بعض احوال بدون قرینہ مزاج قلب پر دلیل نہین ہو سکتے جیسے خفقان اسلیے کہ خفقان جملہ اقسام ضعف قلب اور سوءمزاج قلب کے تابع ہو پس کسی خاص قسم اور کسی خاص امر پر دلیل نہین ہو سکتا ہو۔ بیشتر خفقان مین کثرت بسبب قوت حس قلب کے ہوتی ہو پھر اسوقت تھوڑے سے وہم اور تھوڑے سے بخار وغیرہ سے جو قلب تک پہونچتا ہو خفقان عارض ہوتا ہے کبھی امراض قلب کے بشرکت اور اعضا کے پیدا ہوتے ہین خصوصاً سر اور فم معدہ اور امراض دماغی جو از قسم مالیخولیا اور صرع کے ہین کبھی مشارکت قلب سے خالی نہین ہوتے کبھی بطرف قلب کے انتقال مواد خبیثہ امراض ذات الجنب اور ذات الریہ کا ہوتا ہو ایسے انتقال سے بڑی دشواری پیدا ہوتی ہو اور موجب ہلاک مریض ہوتا ہو۔ اخلاط بدنی جسوقت مقدار واجب سے کم ہو جائین سب سے پہلے اسکا ضرر قلب کو پہونچتا ہو اور مزاج قلب کا متغیر ہو جاتا ہو اگر خالص حرارت خواہ برودت بلا توسط قلب کو پہونچے وہ شخص فوراً مرجاوے گا۔ مین نے اکثر برف زدہ کو دیکھا کہ باتین کرتے کرتے پسینا آنے کے بعد مرگیا اور بدون برآمد ہونے پسینہ کے بھی مرگیا **علامات قلب امزجۂ طبعی کے**

مزاج حار طبعی قلب پر کشادگی سینہ کی جو اصل خلقت مین دلالت کرتی ہو بشرطیکہ دماغ کی بزرگی بموجب بیان سابق مانع اسکی نہو اسی طرح نبض کا بالطبع عظیم ہونا اور مائل تواتر اور سرعت کیطرف ہونا اور نفس کا عظیم ہونا سینہ پر بالون کی زیادتی خصوصاً بجانب چپ کہ یہ سب امور قلب کے حرارت طبعی پر دلیل ہین بشرطیکہ اور اعضا کی ترطیب مثلاً دماغ اور جگر کی ترطیب معارض اس حرارت کی بشدت نہو خواہ بلد اور ہوا کی ترطیب معارضہ اس حرارت کا نکرے۔ شدت غضب اور اقدام امور ہائلہ پر اور حسن ظن کا زیادہ رہنا اور درازی امیدون کی کبھی سینہ کا بزرگ ہونا بھی اُسکی حرارت پر دلالت کرتا ہو اگر یہ عظم صدر بسبب دماغ کے بموجب بیان بالا نہو۔ قلب کا مزاج بارد طبعی اسپر تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہو بشرطیکہ دل سے تنگی نہو جو اوپر مذکور ہو چکی ہو اور نبض کا بالطبع صغیر ہونا اور بالطبع مائل تفاوت اور بطوء کیطرف ہونا۔ ہان اگر کوئی سبب ایسا ہو جو مقتضی سرعت اور صغر نبض کا ہو اسوقت ان علامات کو دلالت برودت قلب پر نہوگی اسی طرح نفس کا صغیر اور مائل بطوء اور تفاوت کیطرف بالطبع ہونا اور ضعف اور کسل کا رہنا اور حلم یعنے بردباری کا بالطبع ہونا یہ نہین کہ ریاضت اور بناوٹ سے غصہ فرو کرکے اپنے کو حلیم بنایا ہو۔ اسی طرح اور اخلاق وعادات مین زنانہ پن ہونا اور عورتون کے ایسے اخلاق ہونے اور دہشت اور حیرت اور بلادت اور حقیر کرنیوالی چیزون سے شرمانا اور بدنکا سرد ہونا یہ سب علامات برودت قلب کے ہین۔ قلب کا مزاج رطب اگر ہو نرمی نبض اور بسرعت متاثر ہونا ان امور سے جو غضب یا فرح کرین اور پھر بہت جلد اس کیفیت کا جدا ہو جانا یعنے قیام کسی بات کا نہو (جیسے مثل مشہور ہو کہ گھڑی مین ولی اور گھڑی مین شیطان) رطوبت جلد کی بھی علامت رطوبت قلب کی ہو اگر یبوست جگر اسکے مقابل نہو مزاج یابس پر قلب کی صلابت نبض اور انفعال مین بطوء یعنے امور وارد کا دیر مین موثر ہونا اور بعد اثر کرنے کے پھر اسکا پائدار اور ساکن رہنا۔ اخلاق سبعی اور بدن کی یبوست بشرطیکہ رطوبت جگر اسکے مقاوم نہو حار یابس مزاج قلب کا اُسپر نبض کا ایک مقدار خاص تک عظیم ہونا دلالت کرتا ہو یعنے پوری عظیم نہو جو اقطار ثلثہ کی حد کو پہونچ جاوے اور یہ امر اسوجہ سے ہو کہ عظم نبض تو بسبب حاجت کے درکار ہو اور کمی اسکین مقدار مطلوب سے بوجہ یبوست آلہ کے ہو اور اسیطرح نبض کی سرعت خصوصاً حرکت انقباضی کا سریع ہونا اور نبض کا تواتر اور نفس کا عظیم اور سریع ہونا خصوصاً اخراج ہوا مین سرعت اور تواتر نبض اور بدخلقی اور بے شرمی اور حرکات مین خفت اور شجاعت اور غصہ بہت جلد اور دیر مین خوشنود ہونا بسبب

یبوست کے سینہ پر بالونکی کثرت اور کثافت بالونکی بسبب یبوست کے اور گرہ دار ہونا بالونکا لمس بدن کا گرم اور خشک ہونا۔ حار رطب مزاج مین بال کی کمی اور سینہ کی چوڑائی اور نبض کا عظیم ہونا مگر نرمی کے ہمراہ اور سرعت اور تواتر کمتر اس مقدار سے جو مزاج یابس مین ہوتی ہو بشرطیکہ حرارت مین حار یابس اور حار رطب کے مساوات ہو کہ اسوقت غصہ بہت جلد آئیگا اور شدید نہوگا اور لمس بدن کا حار رطب ہوگا اگر برودت جگر کی بشدت نہوا اور یبوست جگر کی اگرچہ کمتر شدت مین فرض کیجاے مقابلہ رطوبت قلب کا نہ کرے ایسے مزاج حار رطب مین امراض عفونت کی کثرت ہوتی ہو۔ بارد رطب قلب کی نبض عظیم نہین ہوتی بلکہ مائل بطرف صغیر ہونیکے ہوتی ہو اور لین بھی ہوتی ہو سریع اور متواتر نہین ہوتی بلکہ بطی اور متفاوت ہوتی ہو جسقدر مزاج مین رطوبت اور برودت ہو ایسا شخص کسلمند اور ڈرپوک دل مردہ بے موبے عداوت اور بے غصہ ہوتا ہو اور بدن اسکا بارد رطب ہوتا ہو اگر کبد کی تسخین کثیر اسکے مقابل نہو اور یبوست جگر کو بہ قلت ہو اسکے مقابل نہو۔ بارد یابس مزاج قلب پر دلیل یہ ہو کہ نبض ایسے شخص کی اسقدر بطی نہین ہوتی اور غصہ اسکو دیر مین آتا ہو اور بعد آنے کے دیرپا ہوتا ہو صاحب کینہ اور بے موہوتا ہو اور بدن سرد ہوتا ہو اور یابس اگرچہ تسخین کثیر جگر کی اور ترطیب قلیل اسکے مقابل نہو

علامات امراض قلب کے

ازین جملہ دلائل امزجہ غیر طبعیہ بھی کبھی سوء مزاج قلب پر دلیل ہوتے ہین۔ کبھی سوء مزاج قلب پر ضعف اور انحلال قوت دلیل ہوتا ہو اور جو ذوبان کسی سبب بادی اور امر خارجی کیطرف خواہ کسی امر سابق کیطرف منسوب نہو وہ بھی خواہ مشارکت سے کسی عضو کے ذوبان ہو وہ بھی دلیل ہوتا ہو پھر اگر خفقان قلب بھی اس دلالت مین اعانت کسی سبب اسباب مذکورہ بالا کی کرے اسوقت اس سبب کی دلالت تمام ہوجائیگی اور اگر باوجود ضعف کے نوبت غشی کی پہونچے مرض مستحکم ہوگا خواہ دلالت مین استحکام ہوگا اگر قلب پر کوئی سوء مزاج قوی ہوجاے اور وہ سوء مزاج بلا مادہ بارد ہو یا حار ہو خواہ یابس ہو اسوقت بدن طرق سل یعنے لاغری اور ذوبان مین پڑیگا۔ سوء مزاج حار اور سافج سے دق مطلق پیدا ہوگی اور بارد سے دق شیخوخت اور دق ہرمی اور سوء مزاج یابس سے ایک قسم کی سل اور دق پیدا ہوگی اور یہ سل اور دق مخالف اسکی ہو جو ریہ کے سبب سے پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ ریہ اس دق اور سل مین ماؤف نہین ہوتا ہو اور نہ اس مریض کو کھانسی لاحق ہوتی ہو۔ اور دق حار سے اسکو جدائی بوجہ عدم حرارت کے ہوتی ہو۔ علامت سوء مزاج حار یہ ہو کہ نبض سرعت اور تواتر مین طبعی سرعت سے زیادہ ہوگی اور نفس عظیم اور سریع اور متواتر ہوگا بہ نسبت اوصاف طبعی کے اور پیاس کی شدت ہوگی مگر ہواے بارد سے ایسی تشنگی فرو ہوجاتی ہو اور سرد جگہ اور سرد ہوا مین پہونچنے سے راحت پیدا ہوگی اور نحول یعنے لاغری جسم کی عموماً اور اسیطرح ذوبان بھی ہر قسم کا بدون کسی اور سبب کے پیدا ہوتا ہو اور غم اور کرب جنکے ہمراہ التہاب بھی ہوتا ہو سوء مزاج بارد کی علامت نبض کا مائل صغر اور بطوء کیطرف ہونا اور تفاوت نبض کا زیادہ اوصاف طبعی سے لیکن اگر سقوط قوت ہوجاے اسوقت باضطرار تواتر پیدا ہوگا تاکہ تدارک اس امر فوت شدہ کا کرے جوان دونون یعنے صغر اور بطوء کے نہونے سے جاتی رہی۔ اس سوء مزاج مین ضعف نفس اور انحلال قوت کا بھی ہوتا ہو اور جس شے مسخن کیطرف از قسم ملموسات خواہ مشمومات اور مذوقات کے رجوع کرین استراحت پیدا ہوتی اور خوف اور جبن اور نرم دلی اور رحمت بافراط ہوتی ہو۔ سوء مزاج رطب کی نبض کا میلان طرف نرمی کے زائد بر لین طبعی اور بسرعت متاثر اور منفعل ہونا ان امور سے جو نفس مین موثر ہوتے ہین اور پھر ان آثار کا بسرعت زائل بھی ہوجانا اور حمیات عفونت کا بکثرت حادث ہونا۔ علامت سوء مزاج یابس کی نبض کا یبوست کیطرف مائل ہونا زائد بر یبوست طبعی اور بدشواری تاثیر موثرات کو قبول کرنا اور پھر جب قبول کرلے قوی اثر ہو یا ضعیف مگر اسکو قرار اور ثبات رہتا ہو اور بدن کی لاغری اور ذوبان۔ اورام کے دلائل بھی مختلف ہوتے ہین اورام حارہ ابتدا مین اختلاف عجیب نبض مین ظاہر کرتے ہین کہ وہ اختلاف معہود اور معین نہین ہوتا اور نائرہ حرارت بدن مین عظیم ہوتا ہے خصوصاً اعضاے نفس مین اور باوجودیکہ بہت بڑی مقدار زیادہ سرد ہوا کی بذریعہ تنفس کے کھینچ کر قلب مین پہونچے مگر ایسا معلوم ہوتا ہو کہ بالکل استنشاق ہوا کا نہین ہوا ہو اور اسی کیفیت کے بعد غشی پے در پے عارض ہوتی ہو اور اورام قلب مین امید صلابت نبض کی کرنی جسطرح اور

اورام مین کیجاتی ہو واجب نہین ہو اسلیے کہ قلب کا ورم اس درجہ تک کہ نبض مین صلابت آے پہونچنے نہین پاتا اور زائل ہو جاتا ہے انحلال فرو پراگہی اسباب بادیہ سے ہوتی ہو بعض اطبانے کہا ہو اگر قلب مین کوئی قرحہ عارض ہو اور بائین نتھنے سے ابہی زیادہ عروض قرحہ مین خون جاری ہو مریض مرجائیگا اور علامات اسکے بائین طرف کے پرہ بینی مین درد ہوتا ہو **اسباب جو قلب مین اثر کرتے ہین** یہ اسباب دو قسم کے ہین ایک تو وہ امور جو خاص قلب مین موثر ہین دوسرے وہ امور جو قلب کے علاوہ اور اعضا مین بہی موثر ہون جیسے وہ اسباب جو برے خون کو پیدا کرتے ہین خواہ اورام کے پیدا کرنے والے اور انحلال فرو کے اسباب ہین اور جملہ اسباب امراض ترکیب وغیرہ کے جسکو ہم نے بارہا ذکر کیا ہو فن کلیات مین پس یہی اسباب مشترکہ ہین. مگر قلب کے واسطے مخصوص چند اسباب ایسے ہین جو بذریعہ نفس کے عارض ہوتے ہین اور بذریعہ انفعالات نفسانیہ کے عارض ہوتے ہین نفس یعنے سانس جسوقت تنگ ہو یا زیادہ سخونت اور گرمی آمین آجاے خواہ زیادہ برودت سانس مین پیدا ہو ضرور ہو کہ قلب کو ان کیفیات سے کوئی آفت پہونچے. انفعالات نفسانی کی تفصیل کو ہمارے کتب طبیہ مین جہان امور کلیہ کا بیان کیا ہو ملاحظہ کرنا چاہیے وہان ہمنے بیان کر دیا ہو کہ انفعالات نفسانی کی تاثیر قلب مین بواسطہ روح کے ہوتی ہو مترجم تفصیلی بیان اور تجربات اسکے اور جو نتائج عمدہ ان انفعالات سے پیدا ہوتے ہین وہ طبعیات کے کسی مقام پر ہمنے نہین دیکھے فقط دعاوی لسانیہ شیخ وغیرہ کے سن لیجیے ہان متکلمین اہل اسلام جسوقت امکان صدور معجزات کا انبیا علیہم السلام سے ثابت کرتے ہین کسیقدر تاثیرات نفسانی کا ذکر آجاتا ہو. البتہ فقراے صوفیہ جو طب روحانی کے ماہر ہین انکے کتب مین برمزو کنایہ ان امور کا ذکر ہوتا ہو اور مترجم خاکسار نے بہی بعض امور کو اسقدر مجرب سمجھ لیا ہو کہ اگر تاثیرات نفسانی کا برتاو جسطرح لازم ہو کیا جاے تو اکثر ان جھگڑون سے جو طبیبان خرفہ نویس کو کرنے پڑتے ہین اور کچہ اثر علاج کا ظاہر نہین ہوتا ہو نجات مل جاے مین نے تجربات کو بلا بخل اور ضنت کے اکثر اطبا کو سمجھایا اور جو منافع اور فوائد فوری ان تجربات سے ہوتے ہین اسپر ان حضرات کو قدرت بہی ہوئی باانیمہ وہ لوگ پہر بہی اپنی پستی ہمت سے اسی خرفہ نویسی پر جمے رہے ایک بہی تو صاحب حوصلہ ایسا نہ برآمد ہوا جو ان تجربات کے فروغ کی ترقی کرتا. لیکن پہر بہی بدل خواستگار ہون کہ اپنے تجربات کو جو اصول اور قواعد سے اس فن کے دریافت ہوے ہین یا آیندہ ہونگے انکو ایک کتاب مین جمع کرونگا متن جو چیز انھین اسباب مذکورہ سے بافراط ہوگی کہ اسکی وجہ سے حار غریزی باطن کیطرف جا کر گھٹ جاے جیسے حزن اور ملال مین یہی کیفیت ہوتی ہو خواہ حار غریزی بطرف خارج کے چلا آے جسطرح فرح اور سرور مین یہ بات ہوتی ہو المختصر ان دونون قسم کی افراط سے غشی تک نوبت پہونچتی ہو. بلکہ اگر زیادہ افراط ہو تو منجر بہ ہلاکت بہی ہو جائیگا. غضب کا بافراط ہونا منجملہ امور نفسانی کے بہی ازین قبیل ہو مگر اسکا مورث غشی ہونا خواہ منجر بہ ہلاکت ہونا بنسبت اور امور نفسانیہ کے بہت کم ہو کہ اسلیے کہ غضب کمتر مہلک ہوتا ہو. بیداری اور ریاضت وغیرہ انہین اگر افراط ہو بوجہ تحلیل قوت کے ضعف قلب پیدا کرتے ہین **قوانین کلیہ علاج قلب مین** ادویہ قلبیہ مین ہمارا ایک مقالہ خواہ رسالہ جداگانہ ہو کہ اسکا سمجھنا اور اس سے فائدہ مند ہونا اس شخص کو لائق ہو جو قواعد طب کے ہمراہ علوم طبعی کو بہی معلوم کر چکا ہو یعنے اس رسالہ مین معالجات کلیہ کا بہی ذکر ہو. اس مقام خاص پر تو ہم انھین علاجات کا ذکر کرینگے جو خاص طب سے متعلق ہین (اور وہ تدابیر جو علم اخلاق مین امراض قلب کیواسطے مذکور ہین انکو بہی یہان ترک کر دینگے) واضح ہو کہ چونکہ قلب ایک عضو رئیس ہو اور ہر ایک رئیس اور اشراف کے معالجہ پر پیشقدمی کرنی خوب سوچ سمجھ کر بارادہ مستحکم واجب ہو مگر اس معالجہ کی نفع دہی پر جزم اور یقین کا ہونا ضرور ہو یہ معالجہ استفراغ سے کسی خلط عضو مذکور کی تمام ہوتا ہو یا محض تبدیل مزاج سے پورا ہوتا ہو. استفراغ ایسا جو قائم مقام فصد کے ہو ہم ایسی عمدگی سے اسپر اقدام کرتے ہین کہ اسکے دفع ضرر کے واسطے ہمکو اور تدابیر کا ملانا کچہ ضرور نہین ہوتا. بلکہ ہمکو التزام ہو کہ اسقدر با افراط سے خون کا اخراج نہین کرتے جس سے قوت ساقط ہو جاے اور اگر کسیقدر سستی قوت مین ہو اسکا انتعاش یعنے جگانا اور برانگیختہ کرنا غذا خواہ ایسی دوا سے

ہم کر دیتے ہین جو قوت کی برانگیختہ کرنیوالی ہین اگر قوت مین کسی مزاج بارد خواہ حار سے ضعف پیدا ہوا ہو اور یہ تدبیر احتیاطی کچھ فقط اسی ضعف کے دور کرنے سے مختص نہین ہو جو بعد خون نکالنے کے پیدا ہو بلکہ جملہ اقسام استفراغ کے بعد یہی تدبیر احتیاطا کیجاتی ہو اگرچہ خون کے اخراج کے بعد ایسی احتیاط زیادہ پسندیدہ ہو سوائے فصد کے اور تدابیر سے جو ہمکو معالجہ قلب مین استغنا ہو اُسکا سبب یہ ہو کہ خون کا نکالنا بذریعہ فصد کے ایسی بات نہین ہو کہ کوئی دوا خارج سے قلب پر وارد ہوتی ہو تاکہ اسکی مصلح اور بدل اور زیادتی خواہ کمی اثر مین آمیزش اور تدابیر کی حاجت ہو پھر چونکہ اکثر ممتلی ہونا قلب کا خون یا بخار ہی سے ہوتا ہو اور اسی فساد اور خوبی سے اسکی صحت اور زوال صحت رہتی ہو اور دونون کے ضرر سے فصد خلاصی دیتی ہو اور کسی اور تدبیر کی حاجت نہین ہوتی پس اگر امتلاء خون سے قلب کو ضرر ہو فصد داہنے ہاتھ کی باسلیق کرنی چاہیے اور امتلاء بخاری مین باسلیق بائین ہاتھ کی اور اور قسم کے استفراغات جو بذریعہ ادویہ کے ہون انمین اور تدابیر کی بھی شرکت ضرور ہو اسلیے کہ ادویہ مستفرغہ بدن کی قوت سے ضدر رکھتے ہین پس ضرور ہو کہ انکے ہمراہ ادویہ قلبیہ بھی شریک کیجائین اور یہ ایسی ادویہ ہین کہ بالخاصیت قلب مین قوت پیدا کرتی ہین پس لازم ہو کہ جو دوا استفراغ خلط قلبی کے واسطے مستعمل ہو اسکے ہمراہ ادویۂ تریاقیہ فادزہریہ بھی ایسی شریک کیجائین جو مناسب قلب کے ہون۔ ایسی اکثر ادویہ کی آمیزش سے نفع زائد ہوتا ہو بلکہ ایک اور جہت سے ان ادویہ تریاقیہ کا نفع یون ظاہر ہوتا ہو کہ ادویہ تریاقیہ ادویہ مستفرغہ کو قلب تک اپنے ہمراہ نافذ بھی کر دیتی ہین اور سوائے قلب کے اور اعضا کیطرف ادویہ مستفرغہ کے پہونچنے کو مانع بھی ہوتی ہین۔ تبدیل مزاج کی اگر تجویز ہو تو چار صورتون سے خالی نہوگی یا تبدیل مزاج بارد کی خواہ مزاج حار کی یا مزاج رطب کی یا مزاج یابس کی تبدیل مقصود ہوگی۔ اگر ہمارا ارادہ مزاج بارد کی تبدیل کا ہو ادویہ حارہ مبدلۃ المزاج کو ادویہ قلبیہ حارہ سے ملاکر استعمال کرینگے مگر اسکی بھی رعایت ضرور کرینگے کہ ان ادویہ سے کوئی تحریک درشت کسی خلط کی قلب مین نہو جائے کہ جرم قلب مین کسی ریح کی کشش سے یا کسی مادہ ورم پیدا کرنیوالے کی کشش سے تمدد پیدا نہو خواہ کسی قسم کی تمدد قلب مین واقع نہو۔ اور اگر مزاج حار کی تبدیل کا قصد ہو اسوقت ہمکو جرات اور جسارت اس امر کی نہوگی کہ فقط ادویہ باردہ پر اقتصار کرین اسلیے کہ جس جوہر کی غرض سے قلب کی خلقت ہوئی ہو یعنے وہ روح جو قلب مین بھر دی گئی ہو وہ ایک جوہر حار ہو اور اسکی حرارت غریزی اسقدر نہین ہو جو بدن کو ضرر پہونچائے اور اسی روح مین سوء مزاج قلب سے اگر بحرارت ہو یہ بات عارض ہوئی ہو کہ اس روح مین کمی اور تحلل پیدا ہوتا ہو اور دخانیت آجاتی ہے اور کدورت پیدا ہوتی ہو پس جسوقت جرم جگر پر کوئی ایسی شے وارد ہو جو اس حرارت کو بجھا دے اور اسمین وہ ادویہ حارہ جن سے کہ تقویت حار غریزی کی ہوتی ہو شریک نہون اور یہ تقویت کی خاصیت ان ادویہ مین بسبب حرارت کے نہین ہو بلکہ بنظر ایک خاصیت مزاج کے جو ہمراہ اسی حرارت کے ہو خاصیت تقویت روح کی ان ادویہ مین ہو بہرحال جب دوائے مطفی بدون شرکت ادویہ حارہ مقویہ حار غریزی کے جگر پر وارد ہوگی ممکن ہو کہ ایسی دوا اصل کو یعنے روح کو مضر ہو اگرچہ فرع کو یعنے جرم قلب کو بنظر حرارت کے اطفا کے نافع ہوگی مگر ایسا نفع تعدیل حرارت جرم قلب کا کس کام کا جس سے حرارت روح کی منقطع ہو جائے۔ اسی لحاظ سے علماء متقدمین یعنے اطبائے سابقین معالجہ سوء مزاج حار مین قلب کے ادویہ باردہ مین ضرور ادویہ حارہ قلبیہ کو شریک کر دیتے تھے اس اعتماد پر کہ اگر طبیعت مع بدن قوی ہو ادویہ مبردہ اور مسخنہ مین تمیز کرےگی پس ادویہ مبردہ کو قلب پر وارد کرےگی اور ادویہ حارہ قلبیہ کو روح پر وارد کرےگی ادویہ مبردہ سے حرارت قلب کی تعدیل اور ادویہ حارہ قلبیہ سے روح غریزی کی تقویت پیدا ہوگی اور اگر قدمائے اطبا کوئی دوائے معتدل یا قریب باعتدال ایسی پاتے تھے جو مقوی روح کی بالخاصیت ہو جیسے گاؤزبان ایسی دوا کے استعمال اور شرکت مین انکا اہتمام زیادہ رہتا تھا اور اگر طبیعت ضعیف ہو چکی ہو اور تمیز کی قوت باقی نہین ہو اسوقت پھر کوئی تدبیر نافع نہین ہوتی کبھی استعمال ادویہ حارہ قلبیہ کی حاجت اسواسطے ہوتی ہو کہ ادویۂ باردہ از قسم جواہر معدنی کے مستعمل ہوتی ہین جنکا نفوذ بہت کم ہو اور ثبات یعنے بحال خود باقی رہنا

زعفران کی شرکت قرص کافور مین

انکا زیادہ ہو اور جزو بدن ہو کر باقی کا فضلہ بنجانا جو ہضم پر موقوف ہو ان اجزا معدنی مین نہین ہوتا لہذا ادویہ حارہ قلبیہ کے ہمراہ ایسے اجساد معدنی کی آمیزش ضرور ہوتی ہو بلکہ ان ادویہ حارہ کے ہمراہ انکا بھی کسیقدر نفوذ قلب مین ہوجاے اور طبیعت مدبرہ بدن تمیز کرکے ان ادویۂ باردہ کو قلب تک پہونچاے چنانچہ زعفران کی شرکت قرص کافور مین اسی غرض سے تجویز ہوئی ہو کہ زعفران کے ہمراہ اجزاء قرص کافور کے سب کے سب قلب تک پہونچ جاتے ہین پھر اب قوت طبیعہ کو اختیار ہو جسقدر اسے تصرف ممکن ہو چاہے تو اثر زعفران کو قلب تک پہونچنے دے اور فقط اسیقدر فعل کرے اور اگر زیادہ قوی ہو اثر زعفران کا روح تک پہونچاے اور قلب کو اسکی حرارت سے باز رکھے اور ادویہ مبردہ قرص ہذا سے تعدیل مزاج جرم قلب کی کرے اور یہ طریقہ آمیزش ادویہ حارہ کا زیادہ تر نافع ہو اور بہت آسان ہو طبیعت پر بنسبت اسکے کہ صرف مبردات کا استعمال کیا جاے پھر یہ بھی تو ایک ضرر ہو کہ فقط ادویہ باردہ تجربہ کا نفوذ بھی اچھی طرح بدون آمیزش ادویہ حارہ کے نہین ہوتا ہو اور راہ مین ٹھہر جاتی ہین جن لوگون نے براہ تجویز جدید کے زعفران کو قرص کافور سے ساقط کردیا ہو اور انکا خیال یہ ہو کہ اوائل اطبا کی تجویز مین اصلاح دی ہو انکا یہ فعل قرص کافور کے فائدہ کو بہت کم کردیتا ہو اور انکو اس قلت نفع کی خبر نہین ہو۔ مزاج حار جو قلب کو عارض ہو اسکا علاج ربوب فواکہ سے کیا جاتا ہو خصوصًا رب تفاح شامی اور سفرجل سے کہ یہ شدید النفع ہو اور کیا خوب دوا ہو کہ جسکی خواہش ہو اور ہم آیندہ بیان کرینگے اور طلاء و ضمادات مطفیہ سے جنہین مقویات قلب بھی شریک ہون علاج کیا جاتا ہو اور اگر سبب سوء مزاج حار کا کوئی مادہ ہو اسکا استفراغ کیا جاے گا۔ سوء مزاج بارد کا علاج ان معاجین کبار سے کیا جاتا ہو جنکو ہم بیان کرینگے اور شراب ریحانی سے اور ریاضات معتدلہ اور ضماد اور طلاء حارے سے جو خوشبو ہون اور اجزاء مناسب قلب کے انمین داخل ہون اور غذاے حارے سے اسیقدر جو نافع ہو علاج کیا جاتا ہو اور اگر سبب اس سوء مزاج بارد کا کوئی مادہ ہوگا استفراغ کیا جائیگا۔ اور علاج سوء مزاج یابس کا محتاج غذاے کثیر کا ہو جو ترطیب پیدا کرے اور غذا کے بعد حمام مین داخل ہونا چاہیے اور آبزن کا استعمال کرنا چاہیے اور مریض کو آسودہ حالی مین رکھنا چاہیے اور حرکات متعبہ کا ترک اور آسائش و آرام کی تدبیر سرد پانی پلانے کا التزام۔ اور اگر ہمراہ یبوست کے برودت ہو اسوقت زیادہ سرد پانی نہ دینا چاہیے اور تعدیل مزاج بذریعہ ادویہ اور مشروبات اور غذا کی کرنی چاہیے اور زیادہ سونا انکو لازم ہو بعد گرم گرم طعام کے جو مزاج مین حار ہو اور اگر کوئی مادہ سبب یبوست کا ہوگا اسکا استفراغ کرینگے تفصیل اس معالجہ اور تدبیرات کی عنقریب معلوم ہوگی کتاب چہارم مین جب ہم علاج دق اور ذبول کا بیان کرینگے۔ علاج سوء مزاج رطب کا یہ ہو کہ تلطیف تدبیر یعنے تقلیل غذا کی کرین اور ادویہ مجففہ کا استعمال کرین اور ریاضات معتدلہ کا التزام رکھین اور متواتر قبل طعام کے حمام مین جائین اور آبہاے گرم مزاج سے نہائین اور گرم پانی مین بدن کو تر رکھین اور مسہلات اور مدرات کا زیادہ استعمال کرین اور شراب قوی بمقدار قلیل خوشبو اور غذاے محمود الکیموس ایک خاص مقدار پر نہ اینکہ زیادہ بمقدار کثیر کھائین اور اگر ہمراہ رطوبت کے حرارت ہو حمام سے پرہیز کرنا چاہیے اور جماع سے بھی اجتناب کرین اور اگر مادہ رطب خواہ حار رطب ہو اسکا استفراغ کرنا چاہیے

ادویہ قلبیہ کا بیان ادویہ قلبیہ تمام و کمال تو الواح اور جداول مین ادویہ مفردہ کی تلاش کرنی چاہیے لوح مین عضلے نفس کے اور بقدر حاجت اسوقت کے ہم ایسی ادویہ کا ذکر کرتے ہین جو بمنزلہ رؤس اور اصول کے ہین اب ہم کہتے ہین کہ ادویہ قریب باعتدال جیسے یاقوت اور بسد سیاہ اور فیروزہ اور چاندی سونا اور گاوزبان اور ادویہ حارہ جدوار اور درونج مشک عنبر زرنباد قرنفل ابریشم خاصکر اور زعفران اور دونون بہمن کہ بعجلت نفع کرتے ہین اور قرنفل عجیب النفع ہو اور عود خام اور بادرنجبویہ اور تخم بادرنجبویہ **ایضًا** بادرنج اور تخم اسکا اور شاہسفرم یعنے تلسی اور اسکے بیج اور قاقلہ اور کبابہ اور فلنجمشک خصوصًا تخم اسکا اور برگ اترج اور ساذج ہندی اور راسن عجیب النفع ہو ادویہ باردہ موتی اور کہربا اور بسد اور کافور صندل گلسرخ اور طباشیر اور طین مختوم اور تفاح اور کشنیز تر

مقالہ دوسرا جزئیات امراض مفصلہ مین ازانجملہ خفقان اور اسباب خفقان کا بیان ہو۔ خفقان ایک حرکت اختلاجی

یعنے حرکت مکانی ہے جو قلب کو عارض ہوتی ہے اور سبب اسکا جو چیز کہ قلب کو ایذا دے اور وہ سبب خاص قلب مین یا غلاف قلب مین خواہ ان اعضا مین ہو جو متصل بہ قلب ہین اعضا مجاورہ اور مشارکہ سے اور کبھی کسی مادہ خلطی سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور کبھی سوء مزاج سادج سے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی ورم سے اور کبھی انحلال فرد یعنے تفرق اتصال سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی کسی سبب غریب سے بھی پیدا ہوتا ہے مترجم سبب غریب سے مراد یہ ہے کہ مادہ کسی عضو جسیس کا عضو رئیس کیطرف منتقل ہوتا ہے مثلاً مادہ خناق کا یا ذات الجنب کا قلب کیطرف منتقل ہوکر خفقان پیدا کردے متن کبھی حس شدید جو قلب کو ہو اس سے بھی خفقان پیدا ہوتا ہے۔ مادہ خلطی جو سبب اس مرض کا ہے کبھی دموی ہوتا ہے اور کبھی رطوبت بلغم اور کبھی سوداوی اور کبھی صفراوی اور کبھی ریحی اور ریحی خفقان سب اقسام سے اخف اور اسہل ہوتا ہے جو خفقان سوء مزاج سادج سے ہو وہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ ہر ایک مزاج سادج جو غالب اور زیادہ از حد اعتدال ہو موجب ضعف ہوتا ہے اور جو ضعف قلب ہے جبتک کسیقدر اسکا بقیہ رہتا ہے کسی قسم کا اضطراب قلب پیدا کرتا ہے جیسے کہ قلب اپنی ذات سے اس ایذا کو دفع کرتا ہے جو سوء مزاج قلب سے اسے پہونچتی ہے پس اسی سبب سے خفقان پیدا ہوتا ہے جب خفقان مین افراط ہوتی ہے غشی کیطرف منتقل ہوتا ہے اور افراط غشی سے ہلاک مریض واقع ہوتا ہے ایسے خفقان کو ہر ایک قسم کا سوء مزاج سادج پیدا کرسکتا ہے۔ ورم حار ابتدا مین بشدت خفقان پیدا کرتا ہے اسکے بعد غشی اسکے بعد ہلاک ہوتا ہے۔ ورم بارد کا حال بھی قریب ورم حار کے ہے مگر یہ ورم بنسبت تھوڑی سی مہلت دیتا ہے اسیطرح انحلال فرد بھی خفقان پیدا کرتا ہے اور وہ سدد بھی مورث خفقان ہوتے ہین جو مجاری خون اور روح قلب مین خواہ اُن مجاری مین جو قریب قلب کے ہین پڑین خواہ ان عروق مین پڑین جو خشن ہین اور اجزا اور یہ سے وہ عروق ہین جو خفقان سبب غریب سے پیدا ہو اسکی مثال یہ ہے کہ اوجاع قیحیہ یا اوجاع سخنہ کا انتقال قلب کیطرف ہو مثل خناق اور ذات الجنب وغیرہ کے خواہ زہریلی دواؤن کے استعمال سے خواہ گزندہ حیوانات زہریلے کے کاٹنے سے اسیطرح وہ خفقان جو ان حمیات اور کیڑون کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو شکم مین پیدا ہوتے ہین خصوصاً جب کیڑے اوپر کے مقامات مین بعد تھم نے غذا کے اور ثقل کے چڑھین جیسے معاء مستقیم اور امعاء دقاق تک پہونچین۔ کثرت سے خفقان بمشارکت معدہ کے اسطرح پر ہوتا ہے کہ فم معدہ مین کوئی خلط لزج بلغم زجاجی یا خلط لذاع صفراوی ہو خواہ طعام اسمین فاسد ہوجاتا ہو مشارکت جملہ اعضا سے اسطرح خفقان عارض ہوتا ہے جیسے حمیات اور خصوصاً حمیات وبائیہ مین مشارکت غلاف قلب سے بھی خفقان پیدا ہوتا ہے اسطرح پر کہ غلاف مین ورم نرم عارض ہو خواہ ورم صلب پیدا ہو جو خفقان لطافت حس قلب سے پیدا ہوتا ہے اسکے مریض کو خفقان اندک یعنی تھوڑا سا رنج سے اٹھتا ہے جو درمیان قلب اور غلاف قلب کے پیدا ہوتی ہے خواہ جرم غلاف مین یا عروق مین قلب کے پیدا ہوتی ہے اسیطرح تھوڑی سی کیفیت باردہ خواہ حارہ جو قلب تک پہونچے تا اینکہ سرد پانی پینے کے بعد جو برودت پیدا ہوتی ہے اس سے بھی خفقان عارض ہوتا ہے بدون اسکے کہ اس کیفیت بردے کسی قسم کا ضعف افعال قلب مین پیدا ہو جو خفقان مشارکت سے معدہ کے پیدا ہو کبھی وہ اسطرح پر بھی ہوتا ہے کہ اسمین کوئی خلط موجود ہو خواہ ثبور فم معدہ مین ہون خواہ وہ سستی جو بعد قے شدید کے عارض ہوتی ہے کہ اسوقت اسکی تمیز باقی نہین رہتی کہ یہ کیفیت فم معدہ مین ہے یا خاص قلب مین جبتک اختلاج فم معدہ مین اور خفقان قلب مین عارض ہوتا ہے اور دونون مترادف یعنے یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے ہین اور خفقان قلبی سے زیادہ تر مشابہ ہوتے ہین کبھی خفقان مشارکت سے ریہ کی پیدا ہوتا ہے جسوقت ریہ مین اس طرف سدہ پڑین جو کہ متصل قلب کے ہے پھر اسوقت نفوذ نفس کا اچھی طرح نہین ہوتا اور یہ خفقان منذر اس ضیق نفس کا ہے جسمین امان ہلاکت سے نہین ہے۔ کبھی خفقان قلب بسبب بحران کے ہوتا ہے اور بسبب ان حرکات کے جو اخلاط کو عارض ہوتے ہین بطرف بحران کے اور اسکی توضیح ہم مقام بحران مین کرینگے جو شخص شکایت ایسے خفقان کی بعد کسی مرض کے کرے اور ابکائی بھی آرہی ہون اور زیادہ مقدار صفرا کی قے مین برآمد ہوتی ہو اور پھر ابکائی ہمیشہ بنی رہے یہ خفقان منذر بہ تشنج ہے **علامات** خفقان کے جملہ اقسام پر نبض مختلف جو حد طبعی سے اختلاف مین نرہی ہو دلالت کرتی ہے اور یہ اختلاف محسوس ہوتا ہے عظم اور صغر اور سرعت اور بطوء اور تفاوت اور تواتر مین اور اکثر خفقان کی نبض مشابہ صحاب ربو یعنے

دینے والون سے ہوتی ہے خفقان رطب پر زیادہ نرمی نبض کی دلالت کرتی ہے اور قلب مریض مین احساس اس قسم کا ہوتا ہے جسطرح کہ اسکا قلب رطب سے اولٹا پلٹا جاتا ہے۔ دموی قسم پر خفقان کی علامات حرارت اور التہاب اور سرعت نبض اور عظیم ہونا نبض کا غیر وقت خفقان مین۔ اور جماع سے ونیز ہوائے بارد وغیرہ سے یہ لوگ بالضد منتفع ہوتے ہین۔ صفراوی خفقان پر جو کمتر واقع ہوتا ہے امراض صفراویہ دلیل ہوتے ہین جو اسی خفقان کے تابع اور بعد مین ہوتے ہین اور صلابت تھوڑیسی نبض کی اور التہاب کی شدت سوداوی خفقان پر غم اور وحشت اور صلابت نبض کی دلیل ہے ریحی سازج پر بسرعت اس خفقان کا متحلل ہونا اور خفت اور سبکی اس گزند کی جو قلب کو پہونچے اور کمی اختلاف نبض کی۔ ورمی خفقان پر جو کہ جرم قلب یا غلاف قلب مین ہو وہی علامات دلالت کرینگے جو دونون قسم کے اورام مین مذکور ہون گے۔ اور انحلال اور زائل ہونے پر سبب زوال ورم دلیل ہوگا۔ جو خفقان سموم خواہ گزند حیوانات کی وجہ سے عارض ہو انھین اسباب سے اسپر استدلال کیا جائیگا اور دیگر اسباب مذکورۂ بالا کی غیر موجودگی بھی اسپر دلیل ہوگی۔ اسیطرح جو خفقان دیدان کی وجہ سے پیدا ہو۔ اور جو خفقان سوء مزاج حار سازج سے پیدا ہوتا ہے اس مین التہاب شدید بدون احتباس ایسے رطوبات کے ہوتا ہے جسمین قلب آغشتہ اور ڈوبا ہوا نظر آئے اور سرعت نبض اور تواتر نبض کا اگرچہ غیر وقت ہیجان مین خفقان کے وہ سرعت اور تواتر ہو دلیل ہوتا ہے اور یہ بھی ہے کہ وہ خفقان بعد اسباب مسخنہ غیر مادیہ کے ہوتا ہے اور دق وغیرہ مین بھی ایسا ہی خفقان عارض ہوتا ہے۔ اور اسیطرح جو برد سازج کے مادہ سے پیدا ہو اسپر اسی کے اسباب جو حرارت غریزیہ کی فرو کرنے والی قسم استفراغات سے ہون خواہ امراض برودت پیدا کرنیوالی اور ہوائین سرد وغیرہ اور نبض بطی اور متفاوت جو غیر وقت خفقان کے ہو یہی سب امور دلیل ہوتے ہین۔ جو خفقان سدون سے عارض ہو اسپر اختلاف نبض کا صغر اور کبر اور ضعف اور قوت مین اور عدم امتلا دلیل ہے۔ جو خفقان لطیف حرارت قلب یا تھوڑیسی ریح سے (جو قلب مین پیدا ہو یا تھوڑیسی ایذا سے قلب پیدا ہو) حادث ہوتا ہے اسکی شناخت قوت سے نبض کی اور صحت نفس کی اور سلامتی جملہ اعضا اور قوت نبض اور اسکا عظیم ہونا بڑی قوی دلیل اسپر ہوتی ہے اور بتاکید دلالت ہوتی ہے اس امر سے کہ بدن باوصف پے درپے ہلانے اور جنبش دینے خفقان کے آفات سے سلیم ہوتا ہے اور قوت بحال خود محفوظ ہوتی ہے اور عادت مریض کی افعال مین صحیح رہتی ہے۔ اور اکثر یہ قسم انھین لوگون کو عارض ہوتی ہے جنکے چہرون پر آثار انفعالات نفسانی کے زیادہ نمایان ہوتے ہون مثل غضب اور فرحت وغیرہ۔ جو خفقان مشارکت سے تمام بدن کے عارض ہو جیسے کہ حمیات مین اسکے دلائل خود ظاہر ہین اسی طرح خفقان بحران کے دلائل واضح ہین۔ اور جو خفقان بسبب معدہ کے پیدا ہو اسپر دلائل احوال معدہ کے اور خواہش آب وغذا کی اور اسکی خرابی وغیرہ اور اسیطرح جو شے معدہ سے براہ قے وغیرہ کے برآمد ہو اور خیالات اور متلی اور ہیچش کا مزورہ یہ سب امور اسپر دلیل ہوتے ہین اور بروقت گرسنگی کے اس خفقان مین خفت ہوتی ہے لیکن اگر کسی سبب صفراوی سے جو فم معدہ پر بروقت خلوے معدہ کے ریزش کرتا ہو خفقان پیدا ہو اسمین خفت نہوگی۔ اور یہ بھی اسکی شناخت ہے کہ جسوقت غذا کا ہضم شروع ہوتا ہے اسوقت اس خفقان کی بھی شدت ہوگی جو خفقان بمشارکت ریہ کے ہوتا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ مریض ہر وقت معرض آفات ربو کا رہتا ہے اور علامات رطوبت ریہ کے اور انسداد مجاری نفس جملہ علامات جو ربو مین مذکور ہوے سب اسمین موجود ہوتے ہین۔ اور جو خفقان بسبب حمیات کے عارض ہو اسپر وہی دلائل جو باب حمیات مین مذکور ہین دلالت کرتے ہین۔ از انجملہ یہ بھی ایک شناخت کامل اسکی ہے کہ لعاب منھ سے بہتا ہے اور درد کی وہ قسم جسکو عاض یعنے گزندہ اور وجع غارز یعنے خلندہ کہتے ہین دفعتہً فم معدہ مین پیدا ہوتی ہے **علاجات کلیہ خفقان** کے جملہ اقسام خفقان کے جو مادی ہون انمین استفراغ مادہ سے نفع ہوتا ہے۔ دموی خفقان مین فصد سے خون زائد جسکی مقدار اندازۂ مطلوب کو پہونچ گئی مفید ہوتی ہے اور غذا کی مقدار مین تعدیل مقدار اور کیفیت حرارت اور برودت کا اعتدال مفید ہوتا ہے۔ اور اگر خفقان کے دورے پڑتے ہین خواہ کسی فصل مین مثل ربیع اور خریف کے عارض ہوتا ہو واجب ہے کہ نوبت سے خواہ زمانہ اور فصل عروض سے پہلے فصد کیجاے اور تلطیف غذا کی کرنا

ور ایسی چیزین تناول کرین جو مقوی قلب ہون جو خفقان خلط بلغمی سے عارض ہوا ہو لازم ہے کہ ایسی قوی اور مناسب ادویہ سے اسکا اخراج کرین جن دواؤنکا اثر قلب تک پہونچے۔ مناسب ترین ادویہ ایسے ایارجات کبار ہین جو رطوبات لزجہ کا اخراج کرتے ہین۔ اگر خون سوداوی سے خفقان کا عروض ہو اسکا علاج فصد اور تعدیل مزاج جگر کی ہے تاکہ تولید سوداکی نہ کرے چنانچہ باب امراض کبد مین اسکا ذکر ہم کرینگے اور اگر مجرد خلط سوداوی سے یہ خفقان پیدا ہو اسوقت علاج یہ ہے کہ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا اور جملہ مسہلات سودا سے بدور کرکے مقام سے اس خلط کو کھینچکر اخراج کرتے ہین استفراغ کرین اور استفراغ کے بعد پھر تعدیل مزاج باقی رہجائیگی خفقان بارد کا علاج مسخنات سے اور خفقان حار کا مبردات سے خصوصًا وہ مبردات جو ادویہ قلبیہ مین داخل ہین۔ جو خفقان مشارکت سے معدہ کے ہو اگر خلط غلیظ ہے کا سبب ہو بعد طعام کے قے کرانی چاہیے اور بعد تناول ملطفات معروفہ کے جیسے تناول عصارہ ترب کا سکنجبین کے ہمراہ اور بعد قے کرانے کے اسہال ایارجات کبار سے جیسے لوغاذیا اور بنادریطوس اور ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے اور افتیمون اور غاریقون سے قوی کی گئی ہو اور اگر صفراے لذاع سے خفقان پیدا ہو تقویت معدہ کی ربوب فواکہ اور فواکہ خوشبو سے کیجاے جیسے تفاح اور سفرجل خصوصًا بعد طعام کے اور کمثری وغیرہ سے اور طبیعت کا امالہ نرمی کیطرف کرنا چاہیے اور ایسی چیزون سے پرہیز کرین جو مستحیل بہ صفرا ہو جاتی ہین اور معدے کی تعدیل کی تدبیر کرنی چاہیے اسیطرح اگر طعام معدہ مین فاسد ہوجاتا ہو لازم ہے ایسی تدبیر کرین جو ہضم غذاے فاسد پر قادر ہوجاے جسطرح باب معدہ مین ہم بیان کرینگے جسطرح طبیب پر واجب ہے کہ ان تدبیرات سے قطع سبب مرض کا کردے اسیطرح پر ضرور ہے کہ منفعل یعنے عضو علیل کی جو قلب ہے تقویت بھی ایسی کرے کہ ان ادویہ کے ضرر کو قبول نہ کرے اور فقط قطع سبب پر اقتصار نہ کرے اور تقویت کو چھوڑ دے بلکہ واجب ہے کہ باالتزام ادویہ قلبیہ سے تقویت قلب کی بھی کرتا رہے۔ خفقان مین ایک مثقال گاوزبان سفوف کرکے شب کو بروقت خواب کے تناول کرنا اور پے درپے چند شب اسیطرح پھانکنا بہت نافع ہے مجربات مین سے یہ ہے کہ بقدر ایک توات کے قرنفل ذکر بارہ مثقال دودھ ملاکر نہار استعمال کرین اسیطرح ایک مثقال مرزنجوش آب سرد مین استعمال کرین اگر حرارت ہو یا شراب ملاکر استعمال کرین اگر حرارت نہو اور چند روز پے درپے اسی کا استعمال جاری رہے۔ صاحب خفقان کو یہ بھی مفید ہے کہ ہمیشہ اسکے قریب خوشبوہاے مناسب رکھی رہین اور بخورات معطرہ سے دھونی لیجاے اور شمومات خوشبو کا بھی استعمال رہے۔ اور جس شخص کو خفقان حار ہو لازم ہے کہ جس کروٹ پہلو بدلے اسی طرف اسکے بچھونے پر خوشبو گلاب اور کافور اور صندل اور روغنہاے باردہ کے رہے اور تھوڑی ادویہ لطیفہ حارہ بھی آمیز کیجائین مثلاً مشک اور زعفران اور قرنفل بان اگر حرارت سے دشواری پیدا ہو اسوقت فقط خوشبوہاے باردہ پر اقتصار کرینگے۔ اور اگر مزاج بارد سے خفقان پیدا ہوا ہو تو مشک اور عنبر کا سونگھنا مفید ہے اور روغن بان اور روغن اترج کافور اور غالیہ خواہ مثل اسکے یا اسکے قریب اقسام دھونیون کے اور غالیہ جو مرکب مشک وغیرہ سے ہو اور مناسب مزاج مریض کے ہون وہ بھی مفید ہین۔ ہم اسجگہ زیادہ بیان تعداد ادویہ قلبیہ مین نہین کرتے اور جملہ ادویہ حارہ اور باردہ قلبیہ کو ذکر نہین کرتے اسلیے کہ وہ سب کے سب نقشہ جات اور جدولہاے اعضاے نفس مین ادویہ مفردہ جلد دوم کے مندرج ہو چکین وہان سے ہر ایک شخص ملاحظہ کرسکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا خوشبو ہو وہ دواے قلبی ہے اور باانیہمہ ہمنے مکرر ایسے ادویہ کو اس مقام سے پہلے بیان کیا ہے۔ وہ مریض خفقان جسکو ہمراہ خفقان کے ابکائی بھی آتی ہو اور جسکو ہم نے اوپر اقسام ردی مین لکھا ہے ایسے مریض کا علاج خصوصًا اگر ہمراہ خفقان کے بقیہ تپ کا بھی ہو یہ ہے کہ جو کے ستو آب گرم سے پہلے دھوے جائین اسکے بعد سرد کرکے اور دس درہم شکر ملاکر پلاے جائین کہ اگر قے بھی کردے گا جب بھی نفع ہوگا اور اگر شکر بوجہ شدت ہوع کے ناگوار ہو اسکے عوض حب الرمان کا استعمال کرین اور دونون پنڈلیان مضبوطی اور استواری سے باندھکر کافور کا استنشاق کرایا جاے خواہ مثل کافور کے اور کوئی شے ہمراہ سرکہ کے اور سینہ پر خرقہ اور چھیٹرے صندلین کے پانی مین بھگوکر رکھے جاوین

کافور وغیرہ ملا کر اکثر ہیجان خفقان کا ہو کر داہنی طرف کو مادہ دفع ہوتا ہے اور خفقان مین سکون پیدا ہوتا ہے **علاج خفقان حار کا** یہ خفقان اگر مادی ہوا ور استفراغ مادہ کرنے کے بعد اثر اس مادہ کا کسیقدر باقی رہجائے یا آنکہ خفقان حار بلا مادہ ہو دونون صورتون مین تغذیہ مریض کا ایسی غذا سے چاہیے کہ مقدار اسکی کم ہوا ور نفع زیادہ کرے جسطرح روٹی گلاب اور شراب ریحانی مین بھگو کر یا روٹی شربت سیب مین بھگو کر یا روٹی مرقہ سیب مین یا روٹی اس دوغ مین بھگو کر جو قریب متھنے اور مسکہ نکلنے کے پہونچا ہو یعنے ابھی ترش نہوا ہو یا میٹھا دہی خواہ ایسا دہی جو زیادہ ترش نہو اور کدو اور چولائی کا ساگ اور سرد تر کاریان پھر اگر مریض کو تحمل گوشت کی غذا کا ہو قریص اور ہلام بچہ ہائے کبک سے خاصکر ایسے مریض کو اس مرض مین دینی چاہیے تا اینکہ سرد مزاج والے کو بھی وہ اقسام مصوص جو انھین گوشت کے اقسام سے بنائے گئے ہین اور یہ تینون اقسام قریص اور ہلام اور مصوص مین عصارات فواکہ اور انگور خام اور سیب ترش اور سرکہ تیز مین تیار کیے جائین اور گلاب اور آب بید سادہ انمین چھڑکا جائے اور اگر حماض اترج خواہ ترشا لیمو کا بہم پہونچے وہ نہایت درجہ نافع ہے اگر مرض مین شدت ہو سرد پانی خواہ برف کا پانی گلاب ملا کر ایک ایک گھونٹ پلانا چاہیے اور اسیطرح جرعہ جرعہ شراب فواکہ اور شراب تفاح شامی وغیرہ پلانی چاہیے ایک کے بعد دوسری شے بدل بدل کر اگر آمین کافور حل کرنا کسی مصلحت سے منظور ہو یہ بھی کر سکتے ہین بیشتر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ فقط دوغ بمقدار ایک رطل خواہ دو رطل پلانے پر اقتصار کرین اور اسی کو بجائے غذائے مریض تجویز کرین پھر اسکی تقویت لباب خبز اور نان تنک سے اگر کرنی منظور ہو یہ بھی جائز ہے اور اگر قوت ضعیف ہو اور ان مبردات سے حرارت غریزی کے بجھ جانے کا خوف ہو ضرور اسوقت ہمراہ ان مبردات کے کبابہ اور قاقلہ اور برگ اترج ملانا چاہیے **ایضاً** کشنیز اور کافور اور گل سرخ طباشیر تا کہ تعدیل ان مبردات کی کرین۔ کافور بان ایسی عمدہ دوا ہے کہ اسکے استعمال پر ہر وقت جرات کرنی چاہیے اور اسکی ضرر حرارت سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اور جو چیز پلانی منظور ہو خواہ کھلانی کی اشیاء سب مین ملا کر اور جو قدر شربت اسکا ہے پورا پورا جسطرح عادت اسکے استعمال مین جاری ہے استعمال کرنا چاہیے اور اسیطرح عرق گاؤزبان کا بھی استعمال بیدھڑک کرنا جائز ہے کبھی ایسے خفقان مین استعمال ایکدرہم ریوند چینی کا آب سرد مین چند روز پے در پے نافع ہوتا ہے۔ کوشش زائد کرنی چاہیے کہ ہوا بدرجہ غایت سرد ہو اور نفوخات اور مشمومات خوشبو کافور سے مرکب ہون خواہ صندل سے ہر وقت تیار رہین کچھ خوف کی بات نہین ہے اگر ان خوشبوؤن پر شراب اسقدر چھڑکین کہ عطریت ادویہ کو قلب تک پہونچا دے۔ مریض خفقان کو تبدیل ہوا بھی مفید ہے کہ ہوائے گرم سے ہوائے سرد کی طرف لیجائین کہ اس سے بھی اسکی صحت عود کرتی ہے۔ واجب ہے کہ قلب پر ضمادہ کے لگانے سے غافل نہون اور وہ ضمادات صندل اور گلاب اور ماء الحدادین یعنے کورہ آہنگران کا پانی اور کافور اور گل سرخ اور طباشیر اور عدس سے بنا کر خاصکر اسکے فواد اور دل پر لیپ کرین حمیات مین انکے ضماد مذکورہ لگانے کی زیادہ حاجت ہے۔ مرکبات ادویہ جو اس مرض مین نافع ہین جیسے قرص کافور کو زعفران ملا کر ہمراہ شربت حماض اترج کے استعمال کرین اور اسمین برگ اترج بھی داخل کی ہو اور دواء المسک شیرین اور مفرح بارد **نسخہ جید** اس خفقان کے واسطے جو زیادہ حار نہو طباشیر جار جزو عود ہندی سک ہر واحد ایکدرہم کافور نصف درہم تین درہم آب ترنجبین سے قرص تیار کرین اور ہر ایک قرص بوزن نصف درہم کے ہو **دوسرا نسخہ** درونج ایک جزو کافور ربع جزو صندل ثلث جزو مروارید کہربا لبسد عود ہندی گل سرخ ہر واحد ایک جزو گاؤزبان دو جزو آب سیب مین پیسکر قرص تیار کرین مقدار شربت ایکدرہم سے ایک مثقال تک **اور دوا** جو اس سے بھی قوی تر ہے حرارت کے بجھانے مین تخم کاہو تخم کاسنی طباشیر گل سرخ صندل تخم خرفہ گاؤزبان کشنیز خشک لبسد کہربا مروارید سب کو پیسکر آمین سے بوزن دو درہم کے تناول کرین کہ نہایت عمدہ ہے اگر حاجت زیادہ ہو طباشیر اور صندل زرد ہر واحد ایک جزو کافور ربع جزو مقدار شربت دو درہم **نسخہ دوسرا** نشاستہ کہربائے شمعی مروارید بادرنجبویہ فرنجمشک شب یمانی بریان ہر واحد تین جزو کشنیز گل ارمنی ہر واحد پانچ جزو مقدار ایک مثقال آب بادرنجبویہ کے ساتھ

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض :03447227224
سدرہ طاہر :03340120123
حسنین سیالوی :03056406067
Imagitor

اگر مرض مین شدت ہوجاے اور استعمال حرارت بڑھ جاے اور خوف اسکا ہو کہ ورم شروع ہوتا ہو اکثر ایسے وقت تخم تفاح اور افیون کے استعمال کی حاجت ہوتی ہو اور بہتر یہ ہو کہ تخم تفاح ربع درہم تک اور افیون نصف دانق تک کسی دواے عطری کو ملا کر مثلاً عطر مشک اور عود خام اور کافور اور زعفران بحسب قوت اور وقت حاجت کے استعمال کرین **خفقان بارد کا علاج** استفراغات اس مرض مین اگر مادہ ہو اسی طور سے مستعمل ہونگے جسکو ہم نے بخوبی واضح کر کے بیان کیا ہو اور جو مادہ قریب بلغمی رطب کے ہو جانب قلب مین ہو خواہ معدہ مین اسکا استفراغ اس دواے کرین غاریقون نصف درہم شحم حنظل ایک دانق تربد بوزن ایکدرہم مقل وزن دانق مشک اور زعفران ہر واحد دو جو عود ہندی دانق ملح نفطی چار درہم اور یہ جملہ مقدار شربت واحد ہو۔ خفقان سوداوی کے واسطے یہ دوا مجرب ہو ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی ہر واحد ایک درہم افتیمون نصف درہم حجر ارمنی بوزن ربع درہم دواء المسک مرکی تین درہم شراب ریحانی مین اسقدر بھگوئین کہ یہ دوا یکجان ہو جاے استعمال کرین اور بیشتر حاجت ہمیشہ ایارج فیقرا کی ہوتی ہو جو بوزن ایک مثقال ہمراہ افتیمون بوزن ایک دانق کے سکنجبین کے ہمراہ پلائی جاے اور یہ اصل دوا ہو ادویہ مبدلہ مزاج تریاق اور مثرودیطوس اور دواء المسک شیرین اور تلخ اور دواے قیصر اور البلسان اور جوارش عنبر اور دواء دقیانوس اور مفرح کبیر اور معجون نجاح اور اقراص مشک جب برودت قوی ہو حاجت استعمال قرص اور اسکے پلانے کی ہوتی ہو کبھی انتفاخ نخود آب سے ہمراہ قفر بخان کے قریب مثقال تک شراب طلا کے ہمراہ۔ اور کبھی گاؤزبان بھی نافع ہوتی ہو اور غذا آب نخود اور ربچہ کبوتر اور گوشت گنجشک اور قنابر کی ہوتی ہو مرکبات مین سے یہ دوا مجرب ہو گاؤزبان ایکدرہم زرنباد درونج ہر واحد چار درہم مقدار شربت ایک درہم اول ماہ اور اوسط ماہ مین اور آخر ماہ مین واجب ہو کہ ہمراہ شراب ریحانی کے ہو دوسرا نسخہ کہرباجند بید ستر ہر واحد ایک جزو پوست اترج خشک کی ہوئی تخم فرنجمشک قرنفل سنبل ہر واحد دو جزو مقدار شربت نصف درہم عصارہ پوست اترج کے ہمراہ جو چھنا ہوا ورنہ جوش دیا ہوا اس مرض کے واسطے ادویہ جیدہ بالغہ اور نسخہاے طولانی ہین جو قرابادین مین مذکور ہوچکے ہین **غشی کے اصناف اور اسکے اسباب اور مرگ مفاجات کے اسباب** غشی مین تعطل اور بیکار رہنا واضح طور پر قواے محرکہ اور قواے حساسہ کا بسبب ضعف قلب کے پیدا ہوتا ہو اور روح حیوانی سارے قلب مین جمع ہوجاتی ہو اور یہ اجتماع یا اسوجہ سے ہو کہ روح کی حرکت داخل کیطرف ہوتی ہو خواہ اسوجہ سے کہ اندر روح مختنق ہوجاتی ہو اور کوئی منفس یعنے سانس لینے کی راہ اور اسطرف سے باہر آنے کا راستہ روح کو نہین ملتا یا اینکہ روح کی مقدار قلیل خواہ رقیق زیادہ ہوتی ہو کہ معدن روح یعنے قلب مین جسقدر موجود رہنی واجب ہو اس سے زیادہ نہین ہوتی کہ باہر آسکے۔ ناظر کتاب ہذا کو اسوقت تک جو معلوم ہوچکا ہو بخوبی واضح ہوگا کہ اسباب غشی کے خواہ روح کے باہر نہ آنے کے یہی ہین یا تو امتلاء خانقہ کی بکثرت ہو یا سدہ پڑ جاے یا استفراغ اسقدر کیا جاے کہ محلل روح کا ہو یا بدل ما یتحلل کا معدوم ہونا یا رجوع شدید روح کا اندر کیطرف ہو۔ زیادہ تر ضعیف آدمی جو غشی پر صبر نہ کر سکین وہی لوگ ہین جو منو بون کہلاتے ہین یعنے وہ لوگ جو نہ صحیح ہین اور نہ مریض جسطرح صبیان اور جو لوگ قریب انکے ہین سن مین اور مشائخ اور ناقہین۔ اور جو لوگ سن مین متناہی ہین یعنے شباب سے لیکر سن وقوف تک انکو تحمل اس مرض کا زیادہ ہوتا ہو اور جاڑون مین تحمل اسکا زیادہ ہو بہ نسبت گرمیون کے۔ یا سوء مزاج مستحکم اور دفعتہ جو سوء مزاج عظیم عارض ہو یہی سبب غشی کا ہوتا ہو یا وجع شدید یا ضعف قوی اور مبادی رئیسہ کا خصوصاً ضعف قلب اسکے بعد ضعف دماغ اور اسکے بعد ضعف جگر بھی سبب غشی کا ہوتا ہو یا ضعف کسی عضو مشارک قلب کا جیسے فم معدہ کا ضعف خواہ ضعف تمام بدن کا خواہ لاغری اور نحافت یا غلبہ کسی عارض نفسانی کا چنانچہ اور مقامات مین اسکا بیان ہوچکا اکثر غشی مشائخ اور ضعفا اور ناقہین کو عارض ہوتی ہو یا بسبب وصول انہی قوتکے جو مضاد اور مخالف جوہر مزاج قلب اور روح کے ہو اور سونگھنے سے بدبو اور گندہ پانی کے خواہ ہواے وبائی کے وہ قوت مضاد روح اور قلب تک پہونچے اس سے بھی غشی طاری ہوتی ہو جسطرح ابتداے حمیات وبائیہ مین یہی سبب غشی کا ہوتا ہے

خواہ مردار جانور کی بدبو یا زہریلی چیز کی بو قلب تک پہونچکر غشی پیدا کرے۔ اور کبھی شرکت کسی شریان سے یہ بات پیدا ہو یعنے غشی پیدا ہوتی ہے یا وصول سمیت کا قلب مین ہوتا ہے اور موروث غشی ہوتا ہے کبھی بسبب صعود کرنے دیدان اور کیڑونکے بطرف فم معدہ کے بھی غشی پیدا ہوتی ہے **اب اس مجملی بیان کی تفصیل بھی کرنی ضرور ہے**۔ مواد کے سبب سے جو غشی پیدا ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یا تو مادہ مین کثرت ہوگی بسبب کثرت کے مجاری روح کو بند کردین اور ساری روح کو محصور کرکے قلب مین اس طرح بند کردین گویا اختناق پیدا ہوجائے۔ اسی قبیل سے ہے کثرت روح کے مثل انصباب اخلاط کثیرہ خواہ انصباب خون کثیر کا ہو بطرف معدہ اور سینہ وغیرہ کے خواہ انتقال مادہ ورم خناق یا مادہ ورم ذات الجنب اور ذات الریہ کا دفعۃً بطرف قلب کے یا آنکہ اگرچہ وہ مادہ کثیر نہو مگر اسکی چسپیدگی مسامات مین ایسی ہو کہ انسداد مجاری کردے خصوصاً اعضائے تنفس کے مسامات مین۔ یا آنکہ وہ مادہ جمیع بدن مین اندرون عروق کے منتشر ہو اگرچہ اسکی کثرت چندان نہو یا بسبب کسی سدہ کے جسکی ایذا بنظر کیفیت برودت شدید کے یا لذع شدید کے یا احراق شدید کے قلب تک پہونچکر غشی پیدا کرے جو غشی ابتدا نوائب حمیات مین واقع ہوتی ہے وہ اسی قبیل کی ہوتی ہے یا بسبب اخلاط غلیظ بالزوجت کے یا بسبب اخلاط باللذع اور محرقہ کے غشی پیدا ہوتی ہے کبھی یہ مادہ قریب قلب کے ہوتا ہے اور کبھی یہ سدہ اور اعضا مین بشرکت دماغ کے ہوتا ہے اسلیے کہ اگر دماغ مین سدہ پورا پڑے اور سکتہ پیدا ہو ضرور غشی واقع ہوگی۔ اور کبھی معدہ مین کسی سبب قدیم یا کسی ضعف حادث کیوجہ سے یہ سدہ پیدا ہوتا ہے کہ اس ضعف کی وجہ سے دماغ کی طرف انجذاب مواد کی ہوتی ہے خواہ وہ مادہ حار ہو یا بارد۔ کبھی بسبب کثرت ان سدون کے غشی پیدا ہوتی ہے جو رگہائے بدن مین ایسی ہین جنمین یہ مواد قائم موجود ہین کبھی افراط خورد و نوش متواتر بدہضمی اور تخمہ واقع ہونے سے بھی غشی پیدا ہوتی ہے چونکہ تمام بدن مین ایسے اخلاط اور مواد منتشر ہوتے ہین جو رگونکو پر کردیتے ہین اور مسالک نفس کو بند کردیتے ہین۔ یہ مواد کثیرہ کبھی معین غشی پر اسوجہ سے ہوتے ہین کہ بدن انکے امتلائے خراب کیوجہ سے غذائے جید سے محروم ہوجاتا ہے اور راہ آمد غذائے جید کی مسدود ہوجاتی ہے اور یہ مواد خود ایسے نہین کہ انسے غذائے بدنی اعضا کو پہونچے اسلیے کہ یہ مواد بسبب اپنی کثرت مقدار کے طبیعت پر غالب ہوتے ہین اور فعل طبیعت کا اثر قبول نہین کرتے اور پھر اسکے ہمراہ یہ بھی ہے کہ مزاج بدن ان مواد کے سبب سے فاسد ہوجاتا ہے یہ مواد جو اپنی کثرت خواہ رداءت کیفیت کیوجہ سے غشی پیدا کرتے ہین وہی مواد ہین جن سے کرب اور غشی اسوقت پیدا ہوتی ہے جب معدہ پر انکا ورود ہو اور مقدار اور رداءت انکی کمی کے ساتھ ہو۔ جو غشی بسبب استفراغ مفرط کے پیدا ہوتی ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ روح حیوانی اندر جانے سے باز رہتی ہے اور ہمراہ اسی مادہ کے جسکا استفراغ ہو رہا ہے روح کی مقدار کثیر مستفرغ ہوتی ہے تا اینکہ ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ جمہور یعنے بہت سی مقدار اسکی نکل گئی ہے اور یہ استفراغ مثلاً روانی شکم سے جو بذریعہ ذرب کے خواہ پے در پے اسہال مفرط کے یا زلق امعا اور معدہ کے خواہ سحج اور خراش سے امعا اور معدہ کے ہو یا قے کثیر اور رعاف کثیر خواہ نزف الدم کسی اور عضو کا مثلاً کھل جانا رگہائے مقعد کے منہ کا خواہ کسی جراحت کا یا اخراج آب استسقا کا خواہ شگافتہ کرنے سے کسی دبیلہ کے کوئی مادہ کثیرہ دفعۃً بہ نکلے خواہ جریان حیض اور نفاس خواہ ریاضت کثیر سے کسیطرح کا استفراغ پیدا ہو خواہ دیر تک حمام گرم مین قیام رہے اور پسینا بافراط نکلے خواہ کوئی اور سبب قوی اسباب تعریق سے جو بذاتہ تعریق مفرط کا فعل کرتا ہے عارض ہو جیسے حرارت خواہ وہ سبب جو بدن کا تحلل مفرط پیدا کرتا ہے یا آنکہ اخلاط بدنی مین رقت پیدا ہوجائے اور یہ رقت طبائع اور جواہر اخلاط مین عارض ہو اگر غشی استفراغ اخلاط سے پیدا ہو اور قوت حیوانیہ قوی ہو اور ابھی اس مین ضعف نہ آیا ہو ایسی غشی سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے جیسے وہ غشی جو بعد فصد کے واقع ہوتی ہے۔ وجع اور درد سے بھی غشی اسوجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ درد محلل روح ہے چنانچہ ایلاؤس اور قولنج مین اسی سبب سے غشی عارض ہوتی ہے۔ خواہ لذع مفرط جو اعضائے حساسہ مثل فم معدہ اور امعا وغیرہ مین ہو اس سے بھی غشی حادث ہوتی ہے اور درد جو قروح ساعیہ یعنے سڑے ہوے زخم مین کہ وہ بسبب درد شدید پیدا کرنے کے غشی مین ڈالتے ہین اور شدت درد کی ایسے قروح مین بسبب حدت اور تاکل کے ہوتی ہے اور انھین قروح سے فساد

اعضا مین پیدا ہوتا ہو تا اینکہ نوبت موت کی پہونچ جاتی ہو پس یہ قروح پہلے تو بسبب درد کے غشی پیدا کرتے ہین اور آخر مین بشدت تبرید قلب کی وجہ سے خواہ بخار سمی کو قلب پر وارد کرنے سے مورث غشی ہوتے ہین اور یہ بخار سمی اسی عضو فاسد سے برانگیختہ ہوتا ہو اور مستحیل ایسے مزاج کیطرف ہو جاتا ہے جو مخالف مزاج مناسب انسان کے ہو عوارض نفس جو مورث غشی ہوتے ہین انکا بیان بخوبی کر دیا گیا اور جس سبب سے یہ عوارض قلب کو ایک زبون حالی مین ڈالدیتے ہین وہ بھی معلوم ہو چکا ورم کا مورث غشی ہونا یا بسبب اسکے بزرگی مقدار کی ہو ظاہر مین ہو خواہ ورم پوشیدہ ہو مگر مزاج قلب کو بتوسط شرائط کے فاسد کر دیتا ہو یعنے شرائین کے توسط سے کیفیت ردی ورم کی قلب تک پہونچتی ہو خواہ ورم ایسے عضو مین ہو جیسے غلاف قلب کہ اسکا ضرر قلب کو بہت آسانی سے پہونچ جاتا ہو خواہ عضو متورم قلب سے زیادہ تر قریب ہو اگرچہ مقدار ورم کی عظیم نہو کہ ایسا ورم اگرچہ مقدار اسکی کم ہو مگر بوجہ قرب قلب کے وہی ضرر پہونچاتا ہو جو بڑا ورم دور ہو کر پہونچاتا ہو یا اینکہ ورم بسبب درد کے مورث غشی ہوتا ہو جسوقت درد کے ورم مین شدت ہو معدہ کس طرح پر مورث غشی کا ہوتا ہو اس طرح پر ہوتا ہو کہ چونکہ معدہ ایک ایسا عضو ہو جو قلب سے قریب ہو اور باوجود قریب ہونے کے شدید الحس بھی ہو اور شدید الحس ہونے کے علاوہ معدہ ان اجتماع اخلاط مختلفہ کا بھی ہو پس اب معدہ کا مورث غشی ہونا یا اسوجہ سے ہوگا کہ زیادہ برودت اسمین آجاے جسطرح بولیموس مین یہی کیفیت پیدا ہوتی ہو خواہ حرارت اور سخونت معدہ مین زیادہ ہو جاے یا درد زیادہ اسمین پیدا ہو خواہ یہ بات ہو کہ معدہ مین کوئی مادہ غلیظ ردی بارد ہو خواہ لذاع اور حریف یعنے تیز فراہم ہو جاے یا قروح اور بثور فم معدہ مین پیدا ہون۔ اور اعضاء بدنی سبب غشی کے کیونکر ہو سکتے ہین انکا سبب غشی ہونا کبھی تو اسوجہ سے ہوتا ہو کہ کسی قسم کا درد ایسی اعضا مین پیدا ہو کر بطرف قلب کے منتقل ہوتا ہو یا کوئی بخار سمی ان اعضا سے اٹھکر قلب مین پہونچتا ہو جیسے کہ یہ امر اختناق رحم مین پیدا ہوتا ہو یا کوئی استفراغ ایسا ان اعضا مین پیدا ہوتا ہو جس سے تحلیل روح کی ہو جاے جسطرح کہ ضعف شدید فم معدہ مین پیدا ہو۔ یا سدے ایسے پڑجائین جو تنگی ان مجاری اور راہون مین پیدا کرین جو گرداگرد قلب کے ہین یا مزاجہاے فاسد اور ردی اور قوی ان اعضا پر غالب ہون جیسے کہ حمیات محرقہ وبائیہ اور یہ غشی شرکت سے جملہ اعضا کے پیدا ہوتی ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ غشی جو مستحکم ہو جاے اسکا علاج نہین ہے خصوصاً جسوقت کہ چہرہ پر سبزی آجاے اور گردن ڈھل جاے اسقدر کہ سیدھی نہو سکے اور جب سیدھی کیجاے پھر ڈھلجایا کرے پس جس شخص کی غشی اس درجہ کو پہونچے جب اسکا سر اونچا کرینگے مرجاے گا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جس شخص کی فصد بنظر قاعدے کے واجب ہو کر کھولی جاے اور اسپر غشی طاری ہو اور یہ غشی بسبب کثرت برآمد ہونے خون کے نہو اور نہ بسبب عادت اور خوگری اس شخص کے یہ غشی پیدا ہوئی ہو جسکی فصد کھولی گئی ہو یعنے اسکی عادت مین یہ امر نہو کہ فصد کرنے سے اسپر غشی طاری ہوتی ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے بدن مین کوئی مرض ہو یا اسکے معدہ مین بذاتہ ضعف ہو خواہ کسی شے کا انصباب اسکے معدہ پر ہوا ہو شیخ ممموم پر جسوقت اسکا مادہ معدہ کیطرف اترتا ہو غشی پیدا کرتا ہو جس شخص کو اول فصد مین غشی طاری ہو اگر خوگر اسکا نہو تو یہ غشی امر نا گہانی تجویز کرنی چاہیے اور بشتر چونکہ فصد سے تبرید شدید پیدا ہوتی ہو لہذا مورث غشی کی ہوتی ہو **علامات** جو اسباب غشی پر دلیل ہین خواہ ان اوجاع پر جن سے غشی پیدا ہوتی ہو وہ علامات مناسب اور مشابہ ہین انہین علامات کے جو خفقان کے باب مین مذکور ہو چکے اسلیے کہ وہی علامات اگر ضعیف ہون خفقان پر دلیل ہونگے اور اگر انمین شدت ہوئی غشی پر دلالت کرینگے اور اگر اس سے زیادہ شدت ہو مرگ مفاجات پر دلیل ہونگے نبض بہت بڑی دلیل ہو غشی پر اگر نبض مین انضغاط پیدا ہو اور قوت بحال خود برقرار ہو کسی ایسے مادہ کی موجودگی پر دلیل ہوگی جسنے یہ ضغطہ اور تنگی مجاری کی پیدا کی ہو۔ اور اگر نبض مین اختلاف شدید ہو اور فترات زیادہ واقع ہوتے ہون اور صغر نبض مین زیادہ ہو تو اختلال قوت پر دلیل ہوگی۔ اور جملہ حالات اور کیفیات نبض دیگر احوال پر انکو تو اچھی طرح ہم بیان کر چکے ہین خلاصہ یہ ہو کہ اگر غشی دفعتہ واقع نہو بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج پیدا ہو اسکی صورت یہ ہوتی ہو کہ پہلے نبض صغیر ہو جاتی ہو بعد ازان خون اندر کیطرف غائب اور پوشیدہ ہونے لگتا ہو اور اسی سبب سے رنگ بدن کا اپنی اصلی کیفیت سے متغیر ہونے لگتا ہو اور پلکین بھاری اسقدر ہوتی ہین

کہ انکا جھپکنا اور ازخود اٹھنا دشوار بلکہ مفقود ہوجاتا ہو آنکھوں مین ضعف حرکت پتلی وغیرہ کا پیدا ہوتا ہو اور رنگ آنکھوں کا بھی متغیر ہوجاتا ہو خیالات اور پتنگے جو موجود نہین وہ آنکھوں کے آگے نظر آتے معلوم ہوتے ہین برد اطراف پیدا ہوتا ہو بدن مین ایک تری سی جو ٹھنڈی ہو پیدا ہوجاتی ہو اکثر ان علامات کے بعد غشی پیدا ہوتی ہو اور بیشتر تمام بدن سرد ہوجاتا ہو جب یہ علامات بعد فصد کے خواہ بعد اسہال یا بعد مزاولت کسی ایسی ریاضت وغیرہ کے پیدا ہون جس سے کسی نہ کسی قدر ایذا ضرور پہونچتی ہو لازم ہو کہ پھر فصد اور اسہال وغیرہ سے باز رہین اور سبب وقوع ان اعراض کا ازالہ کرین کہ اگر پھر فصد وغیرہ کرینگے غشی پیدا ہوگی۔ اگر غشی پیدا ہونے کا کوئی سبب خارجی بظاہر بالفعل یا سابق سے معلوم نہو اور اس غشی کے ہمراہ خفقان متواتر بھی ہو اور فم معدہ مین کوئی سبب مورث اس غشی وغیرہ کا نہو اور مکرر ایسی ہی غشی پیدا ہوا کرے تو یہ غشی قلبی ہے اور مستحکم ہو جو غشی ہمراہ غثیان اور کرب کے ہوتی ہو وہ کبھی بسبب معدہ کے پیدا و حادث ہوتی ہو۔ اگر غشی پے در پے حادث ہو اور شدت سے ہوا کرے اور کوئی سبب ظاہری مورث اسکا معلوم نہو بلکہ وہ غشی قلبی ہو ایسا مریض دفعۃً مرجاتا ہو اور مرگ مفاجات مین مبتلا ہوتا ہے

علاج قوی غشی اور جو غشی کہ سوء مزاج مستحکم سے حادث ہو وہ لا علاج ہو اور جو ایسی نہو بلکہ خفیف اور سبک تر ہو یا آنکہ تابع ایسے اسباب کی ہو جو قلب سے خارج اور بے تعلق ہین اسکا علاج ہوسکتا ہو اور کیا جاتا ہو۔ صاحب غشی کبھی عین حالت غشی مین اور کبھی ایسی حالت مین ہوتا ہے جو درمیان غشی اور افاقہ کے ہو۔ اور کبھی ایسے نوبہ اور دورہ مین ہوتا ہو جو غشی سے کمتر اور خفیف ہے اگر مریض حالت غشی مین ہو تو ہمیشہ ہمکو یہ امر ممکن نہین ہو کہ قطع سبب کیطرف مشغول ہون بلکہ اسوقت واجب ہوتا ہو کہ جو عرض بالفعل عارض ہو رہا ہو اسکا مقابلہ پورا پورا بذریعہ علاج کے کرین۔ اور بیشتر ہمکو دو حاجتین مختلف اور متضاد بسبب پیدا ہونے دو مختلف سبب کے لاحق ہوتے ہین اسطرح کہ اعضائے مریض مین نقصان مادہ اور استفراغ اخلاط وغیرہ کی حاجت ہوتی ہو اور ارواح مین زیادتی غذا کرنے کی احتیاج ہوتی ہو اور منعش یعنے ارواح کے بیدار کرنیکی اس سبب سے کہ ارواح مین تحلل پیدا ہوا ہو۔ اکثر جو غشی پیدا ہوتی ہو اسکی تدبیر یہی ہو کہ ایسے امور کیطرف اشتغال کرین جو روح کو غذا دے یعنے روائح عطریہ کا استعمال کرین سوائے اس غشی کے جو اختناق رحم کیوجہ سے پیدا ہوئی ہو اور خود اختناق رحم مین بھی یہ تدبیر نہ کرنی چاہیے پس واجب ہے کہ انکی ناک کے پاس بدبو کی چیزین لیجائین خصوصًا ایسی بدبو اشیا جو فم معدہ کے مناسب ہون۔ خیار یعنے کھیرا سونگھانے کو غشی کے بارے مین خاصیت عجیب ہو اور مجرب یہی ہو خصوصًا جو غشی کہ صفراوی ہو اسیطرح خس کا سونگھانا اسکے بعد علاج اسکا پلانے کی ادویہ سے جو بقوت انعاش روح کا کرتے ہین کیا جائے گا خواہ جرعہ جرعہ اور گھونٹ گھونٹ کرکے وہ ادویہ مستعمل ہونگے اگر بحالت غشی خلوے معدہ یا گرسنگی ہو جائز نہین ہو کہ تنہا شراب انگور دیجائے بلکہ مقدار کثیر ماء اللحم کی خواہ پانی کی ملا کر دینی چاہیے ورنہ تنہا شراب پلانے سے اکثر اختلاط یا تشنج پیدا ہوتا ہو اکثر اقسام مین غشی کے ایسی تدبیر ضرور کرنی پڑتی ہو جس سے بدن کے مسامات کی تکثیف پیدا ہو اور جب مسامات خارجی بند ہونگے ضرور ہو کہ احتقان روح کا باطن مین ہوکر کثرت روح کی پیدا کریگا اور غشی مین افاقہ ہوجائیگا۔ ہان اگر اسہال قوی خواہ برد شدید کے سبب سے غشی پیدا ہوئی ہو اسوقت تکثیف مسامات کی تدبیر جائز نہین پھر اگر اسوقت کوئی سبب برودت ظاہری سے مانع تکثیف مسامات نہو ٹھنڈا پانی چھڑکنا چاہیے اور ہوائے سرد پنکھے وغیرہ سے دینی اور جرعہ جرعہ سرد پانی پلانا اور خصوصًا گلاب سرد کیا ہوا پلانا اور کپڑے جو ایسے ہی بافت کے ہون جن سے تبرید پیدا ہوتی ہو پہنانے اور روائح باردہ کا سونگھانا چاہیے کہ اکثر اسی تدبیر سے غشی دور ہوجاتی ہو اور افاقہ پیدا ہوتا ہو پھر اگر غشی اس سے زیادہ قوی ہو اور بعد کسی امر محلل حار قوی کے نہ واقع ہوئی ہو مثل استفراغات اور غموم وغیرہ کے اسوقت مشک کا اسکی ناک مین پھونک کر پہونچانا واجب ہو اور غالیہ کا سونگھانا اور ند کی دھونی دینی اور دواء المسک کو جرعہ جرعہ پلانا چاہیے بشرطیکہ پلانے کا امکان ہو۔ اگر سبب غشی کا حرارت ہو عطر بارد جیسے خس اور کیوڑہ اور مٹی وغیرہ کا عطر سونگھانا چاہیے اور سرد پانی چہرہ پر چھڑکنا اور تھوڑی سی مشک پلانے مین کچھ مضائقہ نہین ہو اس دوا کے ہمراہ جو زیادہ بارد مستعمل ہو کہ اسکے پلانے سے اعانت دوسرے قسم کی پیدا ہوگی مثلًا اگر کافور اور صندل خواہ اور

ادویہ جو تبرید مین ان سے بھی قوی ہین جب مستعمل ہون انمین تھوڑیسی مشک ملانے سے یہ باعث پیدا ہوگی کہ ٹھنڈی دوا تو مقابلہ مزاج حار موذی کا جو سبب مرض غشی ہو کریگی اور مشک سے تقویت حار غریزی کی ہوگی۔ سرد پانی گھونٹ گھونٹ انکو پلایا جاے اور اگر حالت ایسی ہو کہ تحمل کا گمان ہو پانی مین کوئی شراب جو سبر د اور رقیق اور لطیف ہو بھی ملائی جاے یہ تدبیر نہایت عمدہ ہو۔ اور ان جملہ تدابیر کے ہمراہ فم معدہ کی مالش متواتر کرنی چاہیے اور خوابگاہ یا بستر مریض کا ہواے سرد مین تجویز کیا جاے اسیطرح جملہ اقسام کے مرضاے غشی کی خوابگاہ ہواے سرد مین تجویز کرنی چاہیے بشرطیکہ سبب غشی کوئی شے بارد نہو خصوصًا مدقوق کو جو غشی عارض ہو اسکی تبرید ہوا پر ضرور ہو اطراف اور عضلے ذیہ کے سرد کی تطلیل گلاب اور عصارات باردہ سے ہمیشہ کرنی چاہیے اور کوئی شربت تبرید پیدا کرنیوالا مثلاً شربت انار خواہ آلو بخارا انکا پلانا بھی ضرور ہو۔ اگر غشی کے ہمراہ ہچکی اور متلی بھی ہو اسوقت حرارت غریزی کو بیدار کرنا واجب اور قے کرنے پر اعانت طبیعت کی حلق مین ڈال کر ہلانے سے اور دیگر طرف سے قے کو ہیجان مین لانے سے کرنی لازم ہو اور روح کی تحریک بطرف خارج کے کرنی چاہیے اور ہر وقت مریض کو ہلانا اور تازہ دودھ اسپر دوہانا ضرور ہو اور چیخنا اور چلانا اس زور سے اسکے کانون کے پاس چاہیے کہ مافوق اسکا متصور نہو اور چھینک پیدا کرنی اگرچہ نکچھنی سونگھانے سے بھی چھینک آجاے وہ بھی کرنا چاہیے پھر اگر یہ تدبیرین مفید نہون اور چھینک پیدا نہو مریض کو مردہ سمجھنا چاہیے واجب ہو خصوصًا اس غشی مین جو بسبب استفراغ مفرط کے پیدا ہوئی ہو کہ خوشبو ایسے طعمہ کی انکے دماغ تک پہونچائی جاے جن سے باشتہی رغبت ہو مگر جو لوگ کہ غشی کے ہمراہ غثیان اور متلی مین گرفتار ہین انکو ایسی خوشبو سونگھانی ممنوع ہو اسیطرح وہ لوگ جنپر غشی بسبب فم معدہ مین کسی خلط کی موجودگی سے طاری ہوئی ہو انکو بھی ایسے طعمہ کی خوشبو سونگھانی نہ چاہیے شراب کا پلانا اور جرعہ جرعہ کرکے اُتارنا بھی ضرور ہو اگر برودت اطراف وغیرہ طاری ہو گرم کرکے ورنہ سرد کرکے ان حالتون مین بحسب حال مریض کے جسطرح مناسب ہو اور وہ شراب ایسی ہو کہ بہت اچھی طرح نفوذ کی قوت اسمین ہو اور قوام اسکا رقیق ہو ذائقہ نہایت پاکیزہ اور خوشگوار اور کسیقدر قوت قابضہ بھی اسمین درکار ہو اگرچہ یہ قوت حالت تازگی مین اس شراب کے قوی ہو اور اب بھی کسیقدر اسمین باقی ہونی ضرور ہو اس قوت کے ہونے سے فائدہ یہ ہو کہ روح کو جمع بھی کریگی اور تقویت بھی دیگی۔ تلخی اس شراب مین زیادہ نہونی چاہیے کہ طبیعت اس سے کراہت کرے اور نہ اسمین غلاظت قوام کی ہو کہ اچھی طرح جلد نفوذ نہ کرسکے رنگ اس شراب کا زرد ہونا چاہیے لیکن اگر غشی بسبب استفراغ کے خصوصًا وہ استفراغ جو مسامات کیطرف سے مثل پسینہ وغیرہ کے ہوتا ہو اس سے پیدا ہوئی ہو خواہ اور قسم سے استفراغ کی اسوقت پسندیدہ یہ امر ہو کہ شراب سیاہ رنگ اور غلیظ کا استعمال کیا جاے کہ اس سے غذائیت زیادہ حاصل ہوگی اور اخلاط کی افزونی ہو کر ضد مقابل اس تحلل کے ہوگی جو ہوچکا اور روح کے قوام اور ثبات کو بسبب غلاظت قوام کے واپس کریگی۔ لیکن جس شخص کی ارواح کی تحلیل اسقدر نہوئی ہو اسکے واسطے وہی شراب موافق ہو جو بسرعت نفوذ کرے طبیب کو ممکن ہو کہ تجربہ سے دریافت کرے کہ اس مریض کو کونسی قسم شراب کی مفید ہو۔ تجربہ اسطرح سے کرنا چاہیے کہ تھوڑیسی شراب مریض کو دیکر ملاحظہ کرین اگر نفوذ اسکا بسرعت ہوتا ہے اور تسخین اسکی وقت نفوذ کے بخوبی موجود رہتی ہو اور حسن قوام رطب بھی موجود ہو پس اسی درجہ اور اسیطرح کی شراب اسوقت مناسب ہے کبھی ہم تھوڑیسی مشک قریب دو حبہ کے شریک کر دیتے ہین یا دواء المسک کی مقدار شربت خواہ نصف یا ثلث مقدار شربت کو شراب مین اضافہ کرتے ہین اور یہ طریقہ غشی شدید مین جاری کیا جاتا ہو اسیطرح اقراص مشک جو قرابادین مین مذکور ہین۔ موافق ترین شراب ایسی غشی مین جو حرارت سے نہو وہی ہو جو سخونت پیدا کرے پھر جسوقت قوت کی تدبیر روٹی وغیرہ سے کیجاے اسوقت حرارت غریزی کا انتعاش اسی شراب سے بسا بعید معلوم ہوتا ہو شراب بہیہ جو قرابادین مین مذکور ہو وہ بھی ایسے مریضونکو زیادہ نافع ہوتی ہو۔ زیادہ تر محتاج شراب سخن کا وہ مریض ہو جسکو افاقہ غشی سے دیر مین ہوتا ہو پس ان لوگون کو شراب بارد ہرگز نہ دینی چاہیے اسیطرح جس شخص کا بدن غشی مین سرد ہو جاے اور یہی لوگ محتاج دلک اور تمریخ کے بھی ہین کہ انکے اطراف اور معدہ کی تمریخ روغنہاے گرم اور خوشبو سے کرنی چاہیے۔ اگر غشی بسبب کسی مادہ کے

پیدا ہوئی ہو اور ان مواد کو کم کرنا ممکن بھی ہو کہ بآسانی قے کرنے سے خواہ حقنہ اور فصد کے ذریعہ سے کمی مواد کی ہو سکتی ہو کرنی چاہیے۔ اور اگر غشی بسبب استفراغ جہات کے مثلاً وہ استفراغ جو رعاف اور ادرار وغیرہ کا ہو اس سے غشی پیدا ہو لازم ہو کہ پہلے اطراف کو گرم کریں اور پھر مالش کرکے تمریخ روغنہائے گرم اور خوشبو سے کریں اور اکثر حاجت باستواری اطراف کے بندش کرنے کی ہوتی ہے۔ اور ہر ایک قسم کے استفراغ میں ایسی تدبیر کرنے پر جرات کرنی چاہیے جو ابواب میں انھیں استفراغات کے مذکور ہو اور انتعاش قوت کی تدبیر وہی کرنی چاہیے جو بارہا مذکور ہو چکی اگر افراط ہیضہ سے غشی پیدا ہوا ایسے مریض کو لازم ہو کہ سک المسک کو کسی شراب میں ملا کر استعمال کرے کہ حس کرے اور عصارہ سفرجل کسی ماء اللحم قوی میں شراب ملا کر کندر کا چبانا اور گل نیشاپوری کا جو کافور کے ہمراہ تربیت پا چکی ہو۔ اور اگر غشی بسبب استفراغ جہات خارجہ کے جیسے پسینہ اور صدید اور ریح وغیرہ کے پیدا ہوئی ہو اسکی ضد عمل میں لانی چاہیے اور اطراف کی تبرید کرنی چاہیے اور جلد بدن پر آس اور طین قیمولہ اور انار کے چھلکے اور دیگر قوابض پیکر چھڑکنی چاہییں اور بطرف خارج کے تحریک مواد کی ہرگز نہ کرنی چاہیے۔ ایسے ذرور کا استعمال اس غشی استفراغی میں چاہیے جو داخلی ہو اور اوپر مذکور ہو چکی ہو بلکہ ایسی غشی میں تقویت قوئی کی کرنی چاہیے اور ہر ایک غشی استفراغی میں تدبیر قوت کی ضرور ہو خصوصاً خوشبو غذا ہائے مذکورہ بالا کی نزدیک سے دماغ مریض کے پہونچانی ضرور ہو۔ اگر غشی کسی درد کے سبب سے پیدا ہو مخدرات سے اس درد میں تخدیر پیدا کرنی چاہیے اگر قطع سبب اس درد کا نہو سکے جسطرح قولنج کا علاج فلونیا اور افیون وغیرہ کا استعمال بغرض تخدیر کے کیا جاتا ہو۔ اور اگر غشی بسبب استعمال سموم کے پیدا ہوئی ہو فادزہرہائے مجربہ جو ہر ایک زہر کے واسطے جدا جدا تجربہ میں آچکے ہیں انکے جرعہ جرعہ کرکے پلانا چاہیے اور دواء المسک اور دیگر ادویہ مذکورہ جو کتاب سموم میں مذکور ہیں انکا استعمال کرنا لازم ہو۔ اگر مریض غشی حالت فترت اور آرام میں ہو اور تھوڑا سا افاقہ ہو گیا ہو اسکی تدبیر بھی مثل تدبیر اقسام مذکورہ بالا کے ہونی چاہیے اور کسیقدر زیادتی بھی ایسے شخص کی تدبیر میں درکار ہو ایسی زیادتی جسکی قدرت ایسی حالت میں ہو۔ مثال تدبیر مشترک کی جو دونوں کے واسطے مفید ہو یہ ہو کہ مثلاً ادویہ نافعہ دونوں کو جرعہ جرعہ بحسب حال کے پلانا انھیں ادویہ میں سے جو مذکور ہوئی ہیں اور باب خفقان میں انکی شناخت ہو چکی اور اس تدبیر میں جلدی کرنی چاہیے علاوہ تدبیر مشترک کے اس سے زیادہ تدبیر کی مثال یہ ہو کہ مثلاً اگر فم معدہ میں بروقت غشی کے امتلا معلوم ہو کوشش کرنی چاہیے کہ مریض کو قے آجائے کہ فوراً اشتفا پیدا ہوگی اسیطرح اگر امتلا ہو اسے گرسنہ رکھنا اور ایسی ریاضت کرانی چاہیے جسکا تحمل ہو سکے مثلاً گہوارہ میں ہلانا اور جب ہوگا اور مالش جمیع اعضا کی حتی کہ معدہ اور مثانہ کی بھی ضرور ہو اور غذا کا تحمل مریض سے نہ کرانا چاہیے بجزان شربتوں کے جو اوپر مذکور ہو چکے کہ انکا پلانا حالت غشی میں جائز ہو اور پرضرور ہو۔ اکثر اطباء جاہل قصد غذا دینے ان مرضا کا باین خیال کرتے ہیں کہ غذا دینے سے اصلاح حال مریض کی اور انتعاش قوت ہوگا اور نتیجہ خراب یہ پیدا ہوتا ہو کہ حرارت غریزی انکی متوجہ ہضم غذا پر ہو کر اندر محتقن ہو جاتی ہو بس ہلاکت مریض کی واقع ہوتی ہو ایسے مریضوں کو بجائے غذا کے اگر سکنجبین سادہ دیجائے خصوصاً وہ سکنجبین جسمیں کوئی دوائے ملطف مثل زوفا وغیرہ کے مطبوخ ہو زیادہ نفع کرتی ہو۔ اگر غشی بسبب سدہ ہائے اعضائے نفس کے حادث ہو یا ان اعضا کے سدوں سے جو قریب اعضائے نفس کے ہیں تفتیح سدہ کی غرض سے اسوقت سکنجبین سادہ جرعہ جرعہ پلانی چاہیے اور دونوں پنڈلیاں اور بازوں کی مالش کرنی لازم ہو اور ایسے مریضوں کے ادرار بول میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور شراب جو نہایت رقیق ہو انھیں پلانی چاہیے اگر حرارت بھی موجود ہو اور اگر استفراغ شدید مورث غشی ہو اور ضعف بھی ہو ماء اللحم معطر پلایا جانا چاہیے اور روٹی شراب ریحانی میں بھگو کر جسمیں گلاب بھی پڑا ہو انکو چوسنے کی اجازت ہے اور اکثر اوقات اگر دوغ کو برف وغیرہ ملے ٹھنڈا کرکے دیں بھی نفع ہوتا ہو اگر ہمراہ استفراغ کے کسی قسم کی حرارت بھی ہو اسیطرح آب انگور خام بھی مفید ہو اور افضل یہ ہو کہ رب حامض اترج میں اسکا چھلکا بھی داخل کرکے یعنے پوست اترج ملا کر استعمال کریں۔ خلاصہ یہ ہو کہ جس شخص کو ہمراہ غشی کے کرب اور التہاب ہو یا جس شخص کو غشی تعریق شدید سے عارض ہوئی ہو اسکو جو دوا یا غذا دیجائے سرد بالفعل دیجائے اگرچہ تاثیر

اس شے کی کسیقدر گرم بھی ہو ماء اللحم جو اچھی طرح پختہ کیا جاے اور اسمین دہ چند شراب ریحانی اور کسیقدر زردی بیضہ اور کسیقدر عصارہ سیب سیخوش یا سیب شیرین یا ترش جس طرح مناسب بحال مریض ہو دینا بھی نافع ہوتا ہے پھر اگر راے طبیب کی اسکی مقتضی ہو کہ تسخین پیدا کرنی مضر ہے اور شراب پلانے پر جسارت اسیوجہ سے نہو سکے اسوقت وہی کو سرد کرکے میدہ کی روٹی اسمین بھگو کر دینی چاہیے اور اور اقسام مصوص جو دبوب فواکہ سے تیار ہوے ہون انکا بھی استعمال کرنا جائز ہے۔ اگر صاحب غشی کسی قسم کی سردی علین حالت غشی مین خواہ بعد غشی کے یا بروقت پلانے مبردات کے اپنے بدن مین پاتا ہو خصوصاً اگر وہ سردی احشاء اندرونی مین محسوس ہو اسکو معجون فلافلی کھلانی چاہیے اور جوز فلفل اور فستنین کا استعمال بھی جائز ہے۔ اور کبھی ہمراہ شراب کے یہ ادویہ مذکورہ بالا دیجاتی ہین اگر طریقہ علاج محتاج تنقیہ کا کرے اور غشی سے افاقہ پیدا ہو جاے تقویت معدہ کی واجب ہے اور ابتدا مین استعمال شربت افستنین کا کرنا چاہیے جو شہد سے تیار ہوا ہو اور ضمادات مقوی معدہ جو مذکور ہوے ہین لگانے چاہیین اور بعد تنقیہ کے شراب ریحانی پلانی اور غذا ہاے محمودہ کھلانی چاہیین۔ جو غشی ابتداے حمیات مین اور بسبب اورام کے پیدا ہو اسکا علاج باب حمیات مین ہم بیان کرینگے جس جگہ اعراض حمیات کا ذکر ہوگا۔ اور مختصر یہ ہے کہ انکے اطراف کی مالش کرنی چاہیے اور اطراف کو گرم کرنا اور خوب استواری سے انکو باندھنا درکار ہے تاکہ مادہ اور قوت اندر کیطرف نہ چلی جاے اور کھانے پینے سے وہ لوگ قطعاً باز رکھے جائین اور سونے نہ پائین ہان اگر ابتداے حمیات مین غشی بسبب ضعف کے عارض ہوئی ہو اسوقت یہ تدبیر کہ ضعف پیدا کرتی ہے نہ کیجائیگی۔ جو شخص ان بیماریون سے جو ابتداے حمیات مین مبتلاے غشی ہوتے ہین محتاج غذا کا ہو واجب ہے کہ تپ کے نوبت سے دو گھنٹہ پہلے اسکو غذا کھلا دیجاے خواہ تین گھنٹہ اور غذا جو کے ستو سرد کرکے یا روٹی کسی شوربے کے ہمراہ اور خوشبو سونگھائی جاے اور اگر طبیعت بستہ ہو اسوقت نوبت سے پہلے ایسی غذا دینی چاہیے جو ملین طبع ہو جیسے یخنی وغیرہ اور شربت سیب ہمراہ سکنجبین کے ایسی غشی مین بوجہ تفتیح کے نافع ہے۔ اگر حاجت غذاے مطلق کی ہو ماء اللحم اور زردی بیضہ اور احسا وغیرہ ہمراہ لباب خبز اور ماء اللحم کے دینا چاہیے اور بیشتر ایسی غشی مین کسی شربت پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ جو غشی عوارض نفسانیہ کی وجہ سے واقع ہو اسکا تدارک خوشبوہاے پاکیزہ سے کرنا چاہیے اور ناک کو بند کرنا اور تنقیہ اور دلک اطراف اور معدہ کا کرنا چاہیے اور غذا دینی ماء اللحم سے کہ اسمین روٹی تلی پڑی ہو اور شراب سرد کرکے خواہ گرم جیسا موقع ہو مثلاً اگر غشی پے درپے قے کرنے سے مرہ صفرا کی پیدا ہوئی ہو واجب ہے کہ پانی ملا کر دین اسیطرح وہ غشی جو بسبب درد کے پیدا ہو۔ قولنج کی ایذا سے جو غشی پیدا ہوتی ہے اسکا بیان باب قولنج مین ہم کرینگے۔ جو غشی بعد فصد کے پیدا ہو اکثر تو ایسی غشی انھین لوگونکو عارض ہوتی ہے جنکا معدہ چھوٹا اور رگین تنگ ہون اور معدہ ضعیف ہو یا ایسے ابدان جنپر مرہ صفرا غالب ہو یا وہ شخص جو فصد کا عادی نہو ایسے لوگونکی تدبیر قبل فصد کے یون کرنی چاہیے کہ تھوڑی سی مقدار ربوب قابضہ کی جو مقوی معدہ اور قلب ہو دیجاے اور جب انپر غشی طاری ہو جاے وہی علاج جو مذکور ہو چکا ہے کرنا چاہیے اور شراب آب آمیختہ جو برف وغیرہ سے سرد کی گئی ہو اور مقوی معدہ ہو پلائی جاے اور علاوہ تقویت کے معدہ کی حفاظت بھی کرے خصوصاً کسی عصارہ کے ہمراہ مثل انار اور سیب اور ربی وغیرہ کے

اب پھر از سر نو ہم پر واجب ہے کہ غشی کے علاج کو بہ تفصیل بیان کرین کبھی غشی کے علاج مین چند چیزون کی رعایت ضروری ہو جاتی ہے قبض پیدا کرنا تاکہ استفراغات کو منع کرے اور جو اعضا مسترخی اور نرم ہین جیسے معدہ اور ریہ اور دماغ اور باوجود مسترخی ہونے کے تحلیل پر معین ہین انکو تقویت کرنی بھی قبض کے ذریعہ سے واجب ہوتی ہے اور معدہ خواہ فم معدہ کی استواری کرلے تاکہ جو شے بطور ریزش کے اسپر گرتی ہے اسے قبول نکرے اور قوت دوا کی ایسی نافذ اور سریع النفوذ ہوتی کہ بہت جلد روح کو غذا دے جیسے شراب اور یہ دونون اوصاف یعنے قابض اور سریع النفوذ ہونا آپسمین ایک دونون کے فعل کو مانع ہین ایک کے ہمراہ دوسرا بے اثر ہو جائیگا لہذا واجب ہے کہ ان دونون کی حالت استعمال مین تفرقہ کیا جاے۔ دوا خواہ غذاے قابض تو بروقت افاقہ کے دیجاے یا بعد استعمال دواے نافذ کے اسکا

استعمال کیا جاے کہ انتعاش قوت کی جلدی ہو اور جسوقت دوائے نافذ اثر کر چکی ہو اور کسیقدر اسکا اثر غشی مین ظاہر ہو چکا ہو اسکی بعد قابض
کا استعمال کیا جائے اور دواے نافذ اسیوقت دیجائے کہ بہت جلد احتیاج انتعاش قوت کی ہو اور دواے قابض دواے نافذ سے پہلے کبھی
نہ دینی چاہیے کہ اسکی یعنے نافذ کی قوت کو بھی روک دیگی کبھی حاجت ایسی چیز کی ہوتی ہے جسمین قوت تغذیہ کی شراب سے قوی تر ہو خصوصاً
جسوقت غشی بسبب گرسنگی یا تحلل کثیر کے پیدا ہوئی ہو۔ اگر شراب خالص بروقت وارد ہونیکے ابدان پران بیمارون کے ایذا رسانی کرتی ہو
اور بسبب تبخیر کے اختلاط عقل اور تشنج پیدا کرے ایسے وقت انکے واسطے اس ماء اللحم سے بہتر جو بندکوزہ ہو چکا ہو کوئی شے نہین ہے کہ اسمین کوئی ترش
اور عصارہ سیب ترش خواہ اور کوئی شے حار بحسب برودت اور حرارت کے شریک ہو اور اگر کوئی مانع از قسم حرارت نہو بہتر یہ ہے کہ اسمین
قرنفل اور مشک بھی داخل کرین کہ معدہ اسکو زیادہ قبول کریگا اور قوت معدہ کو بیداری اور تنبیہ اس سے زیادہ ہوگی اور قلب بھی اسکو زیادہ
جذب کریگا۔ اکثر میدہ کی روٹی بھی اسمین بھگونیکی حاجت ہوتی ہے اگر مریض دیر سے بھوکا ہو اور غذا اسنے نہ پائی ہو۔ دلک اطراف اور باستواری
اطراف کی بندش اور اسیطرح قے کو برانگیختہ کرنا ہر ایک قسم مین غشی کی نافع ہے سواے اس غشی کے جو زیادہ پسینہ برآمد ہونے سے لاحق
ہو خواہ اور کوئی ایسا استفراغ جسمین حرکت روح کی طرف خارج بدنکے ہوتی ہے ایسی غشی تسکین کی زیادہ تر محتاج ہے اور مناسب نہین ہے کہ ایسی
غشی کے بیمارونکی تحریک کیجاے یا قے کرائی جاے خواہ انکے اطراف کی بندش کیجاے جن لوگونکو قے کرانی منظور ہو انھین نیم گرم پانی ہمراہ
روغن اور زیت کے خواہ شراب ملا ہوا قے کرنے پر معین ہوتا ہے اور معدہ اور احشا کو گرم کرنا قبل استعمال ادویہ مقیہ کے اسیطرح اطراف کو
گرم کرنا واجب ہوتا ہے کہ قے باسانی پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اطراف کی مالش اور انکو گرم کرنا اور مروخات طیبہ سے اطراف کو
معطر کردینا اسیطرح فم معدہ کی تعطیر مروخات طیبہ سے مثل روغن ناردین اور مسخنات جیسے خردل اور عاقرقرحا یہ تدبیرین زیادہ مفید اور موافق
اس شخص کے ہین جسکو غشی بسبب استفراغ خون یا استفراغ کسی اور خلط کے خواہ بسبب امتلا کے عارض ہوئی ہو بلکہ اکثر وہ لوگ جنکو غشی بسبب
حرکت روح کے بطرف خارج بدن کے نہ لاحق ہوئی انھین بھی یہ تدبیرات مفید ہین اور واجب ہے کہ بندش پٹی کی انکی پنڈلیون پر اور دیگر اعضا پر
مکرر سہ کرر پے در پے ہوا کرے اسطرح کہ بندش ہوئی اور پھر کھولدی گئی اور ایسی تدبیر جو مقابل جانب استفراغ کے ہو برابر چلی جاے ان
لوگون کے زیر بغل کی بندش اور سرد پانی کا چھڑکنا اور فم معدہ کا دلک بھی مفید ہوتا ہے اسیطرح جو غشی استفراغ سے پیدا ہوا سکو بھی نافع ہے یا انکو
نفع شراب آب آمیختہ سے ملتا ہے اگر کوئی مانع مثل ورم یا خلط ناپختہ اور اختلاط اور درد سر وغیرہ سے نہو۔ اگر بسبب زیادہ تحلل روح کے حاجت
زیادہ تقویت کی ہو اسوقت بھی شراب پلانی ضرور ہے اور ورم وغیرہ کا اندیشہ کچھ نہ کرنا چاہیے۔ مگر یہ اجازت اسی غشی مین ہے جو صعب اور
سخت ہو۔ حمام موافق اس شخص کو ہے جسے غشی بسبب ذرب اور ہیضہ کے ہوئی ہو اور اگر غشی بسبب نزف دم کے پیدا ہوا سکو حمام مضر ہے
اسلیے کہ حرارت سے حمام کی حدت خون مین پیدا ہوگی اسیطرح اگر عرق کثیر کے برآمد ہونے سے غشی طاری ہو **ایضاً** حمام ان لوگون کو
بھی مفید ہے جنھین بعد فاقہ کے غشی سے کسی قسم کی سوزش اور تلہب فم معدہ مین محسوس ہو۔ لیکن اگر غشی بسبب ضعف فم معدہ کے پیدا ہو اسوقت
ضمادہاے مقوی کا استعمال کرنا ضرور ہے جیسے وہ ضماد جو مصطگی اور بہی اور زعفران اور سوسن سے بنایا جاے اسیطرح وہ ضماد جو اس شراب سے
تیار ہو جو مشک اور سوسن سے بنائی گئی ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ اطراف کی مالش اور انکو باستواری باندھنے سے بھی نفع زائد ہوتا ہے۔ جو غشی بسبب بھوک
کے طاری ہو بیشتر وزن ایکدرہم روٹی کھلانے سے نفع ہوتا ہے (مگر زیادہ غذا دفعتہً نہ دینی چاہیے) جو غشی بسبب یبس کے خواہ یبس اور احتقان طبیعت
سے ہو اس شخص سے پیش از نوبت چند لقمہ روٹی کے آب انار خواہ شربت سیب مین بھگو کر دینے سے پیش آنا چاہیے اکثر امراض حارہ مین بسبب
غشی کے کسی شربت پلانے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہایت عمدہ وہی شربت ہے جو کثیف ہو جن لوگون پر غشی طاری ہوا کرتی ہے انکو بیدار
رہنے اور ترک کلام کی تکلیف دینی چاہیے **سقوط قوت کا دفعتہً** یہ کیفیت اکثر اسیوقت پیدا ہوتی ہے کہ نہ کسی قسم کا درد ہو اور نہ اسہال

اور نہ کوئی ورم عظیم اور نہ استفراغ عظیم ہو پس ایسے وقت اسکا حدوث بسبب ان اخلاط کے ہوتا ہو جو بھرے ہوے ہون اور اکثر یہ اخلاط دموی ہوتے ہین اسلیے کہ خون سے جبتک اور قسم کے اعراض پیدا نہ ہولین سقوط قوت کا پیدا ہونا دفعۃً خیال مین نہین آتا ہو غالبا یہ کیفیت سقوط قوت کی اخلاط غلیظہ سے پیدا ہوتی ہو یا اسلیے کہ وہ اخلاط مجاری نفس کو بند کر دیتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ سقوط قوت کبھی حد غشی کو پہونچ جاتا ہو اور کبھی غشی سے کمتر درجہ پر ہوتا ہو اگر قوت کا بطلان فقط عصب اور عضل سے ہوا ہو کہ یہ دونون عصب اور عضل قوت سے خالی ہون اسوقت اس آدمی کا یہ حال ہوتا ہو کہ حرکت نہین کر سکتا ہو اور جسطرح کھڑا ہو اور جس پہلو پر لیٹا ہو اس ہیئت سے جدا نہین ہوتا ہے مگر کوشش عظیم سے البتہ زوال ہیئت ہو جائیگا سبب اس قسم سقوط قوت کے بعض وہی امور ہین جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ یہی اسباب مثلاً اخلاط مالیہ اگر شدید اور زیادہ ہون بالکل قوت کو ساقط کر کے غشی پیدا کر دینگے اور اگر شدید نہون فقط عصب اور عضل کی قوت ساقط ہوگی۔ اگر سقوط قوت بسبب رقت اخلاط کے ہوتا ہو کہ جوہر اخلاط رقیق اور قابل تحلل کا زیادہ ہو جاے خصوصاً حمیات مین۔ یہ لوگ اکثر انکے افعال تو نہاے باطنی کے صحیح ہوتے ہین۔ اگرچہ تحلل ان افعال کا جب بکثرت اور بکرر سقوط عارض ہو نہین سکتا ہو علاج ان لوگونکا علاج قریب قریب ہو علاج غشی سے اگر سقوط قوت بوجہ امتلاے خون کے ہو فصد کرنی چاہیے اور اگر کسی اور خلط سے یہ مرض پیدا ہو یعنے اخلاط غلیظہ سے جیسا ہو کہ جسوقت اس کیفیت سے افاقہ ہو استفراغ ایارجات سے کیا جاے اور بیشتر ایارج فیقرا مین تربد اور ملح ہندی اور غاریقون اور افتیمون ملا کر دینا کافی ہوتا ہو اور اکثر اعانت ان اجزاے مسہلہ کے سقمونیا سے بھی کیجاتی ہو اسلیے کہ سقمونیا سے اور دواؤن کے عمل مین مدد پہونچتی ہو۔ سنے گرانی بعد اسہال کے پرضرور ہو اور ہمیشہ تناول مقویات قلب کا جاری رہے اور اجزاے مشتہی کا استعمال بھی واجب ہو اور اطراف کی مالش کہ حرارت غریزی کا انتعاش ہوا کرے جسطرح باب غشی مین بیان ہو چکا پھر ان سب کے بعد ریاضت معتدل کا استعمال کیا جاے غذا ایسی چاہیے جو لطیف ہو اور تلطیف اور تقطیع اخلاط پیدا کرے جیسے نخود آب ہمراہ رائی کے اور روغن زیتون اور روغن بادام اور شراب کہنہ رقیق پلائی جاے۔ حمام بعد استفراغ کے کرایا جاے اور روغنہاے مذکورہ جو حرارت غریزی کو بیدار کر دیتے ہین اور قوت تلطیف بھی انمین ہو انسے بدن کی مالش کیجاے پھر حمام کے بعد خالص شراب اور شراب العسل اور شراب افسنتین وغیرہ جو مشابہ اسکے ہو پلائی جاے جب کسی قدر مریض ہوشیار اور رو بصحت نظر آئے غذاے مقوی اور سریع الہضم سے اسکا تغذیہ کرنا چاہیے ایسی غذا کو ناظر کتاب ہذا خوب پہچانتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ قوت مین زیادتی غذا اور شراب موافق طبیعت سے پیدا ہوتی ہو اور خوشبو اور آرام اور سرور اور حزن و ملال و درد رہنا اور دل تنگ کرنیوالی اشیا کو اپنے سے الگ رکھنا اور جو چیزین محبوب اور پسندیدہ ہین انہین روزانہ بطور جدید پیدا کرنا اور احبا یعنے یاران صحبت کے جلسہ مین رہنا انھین امور سے قوت مین زیادتی ہوتی ہو تدبیر اس شخص کی جسکے قلب مین علامات حدوث ورم کے پاے جائین اگر ورم پیدا ہو گیا پھر تو وہ قاتل ہو اور کچھ علاج اسکا نہین ہو سکتا اور اگر قبل ورم کے خفقان عظیم اور التہاب شدید اور علامات مذکورہ ظاہر ہون تو مریض قریب بہ ہلاکت ہوگا۔ پھر اگر کوئی تدبیر اسے نجات دیسکتی ہو سواے فصد باسلیق کے اور کوئی شے نہین ہو کبھی اسکی بچ جانیکی امید فصد سے کسی شریان کے جو اسافل بدن مین ہو کیجاتی ہو اور اسکے سینہ کی تبرید برف اور کافور اور کشنیز تر و تازہ سے کرنی چاہیے اور ہمیشہ ایک گھونٹ برف کا پانی کافور ملا ہوا اسے پلانا چاہیے

فن بارھوان پستان کے امراض اور احوال مین

اور یہ ایک ہی مقالہ مین ختم ہو تشریح پستان کی پستان وہ عضو ہو جسکی خلقت واسطے بنانے دودھ کے ہوئی ہو جس سے مولود کو غذا ملتی ہو شروع ولادت سے اسوقت تک کہ اس مولود کے اعضا مستحکم ہو جائین اور قوت مین اسکی نمو اور ظہور پیدا ہو اور ہضم کرنیکی غذاے قوی اور کثیف کی قابلیت اسکو ہو جاے پستان کا جسم رگہاے ساکن اور رگہاے متحرک سے مرکب ہو اور عصب سے اور ان چیزونکے درمیانی مقامات لحم غددی

سے پر کی گئی ہیں جسمیں حس نہیں ہے اور رنگ اس گوشت کا سپید ہے اور اسی کی سپیدی سے جسوقت خون کو مشابہت پیدا ہوتی ہے غذائے سپید پیدا ہوتی ہے اور جو کچھ اس غذائے سپید سے بچ رہتا ہے وہی دودھ کہلاتا ہے۔ پستان کی کیفیت اور نسبت بطرف اس دودھ کے جو خون حیض سے پیدا ہوتا ہے ایسی ہے جیسے نسبت جگر کو اس خون سے ہے جو کیلوس سے پیدا ہوتا ہے اور یہ نسبت اور مناسبت اس امر میں ہے کہ ہر ایک پستان اور جگر ان رطوبات کو جو انمیں پہونچتی ہیں اپنی ہمرنگ اور اپنی ہم طبیعت کر دیتا ہے پس جگر تو کیلوس سپید رنگ کو خون سرخ بنا دیتا ہے اور پستان خون سرخ کو سفید دودھ بنا ڈالتی ہے عروق اور شرائین جو پستان میں پراگندہ اور منتشر ہیں انسے شعبہ اجزائے لیفیہ کے یعنے باریک مثل پوست خرما کے پیدا ہوتے ہیں اور ان اجزا کے واسطے اسی پستان میں پیچیدگیاں اور استدارات یعنے گول گول گرہیں وغیرہ بھی پیدا ہوتی ہیں مشارکت پستان کی رحم سے ان رگون سے ہے جو درمیان رحم اور پستان کے بطور جال کے بافتہ ہوئی ہیں اور اسکی تشریح رگون کے باب تشریح فن کلیات میں معلوم ہو چکی **دودھ زیادہ کرنے کی تدبیر** دودھ میں کثرت خون جید کثیر کے پیدا ہونے سے ہوتی ہے اور جسوقت دودھ میں کمی ہوگی سبب اسکا قلت خون کے بعض اسباب ہونگے یا اسلئے کہ خون کی عمدگی میں فرق آجائے۔ خون میں کمی یا بسبب کمی مادہ کے ہوگی یا بسبب کسی مزاج نا ملائم کے وہ کمی جو بسبب مادہ کے ہو اسطرح پر ہوگی کہ غذا قلیل کا استعمال ہو یا اسلئے کہ وہ غذا اگرچہ کثیر ہے مگر تولد خون کے مخالف ہے مثلاً بارد یابس غذا ہے اور برودت اور یبوست اسکی زیادہ ہے۔ یا کمی خون کی اسوجہ سے ہوگی کہ گرچہ مقدار کثیر پیدا ہوئی مگر بسبب نزف دم کے خواہ کسی ورم کے خواہ کسی اور وجہ سے وہ خون دوسری طرف چلا گیا اور جن اعضا کی غذا اس سے ہوتی ہے انمیں کمی رہے۔ وہ سبب جس سے خون کی جودت اور عمدگی جاتی رہے اور جو شے خون سے پیدا ہو وہ فاسد اور خراب ہو اور صلاحیت اسکی نرکھے کہ اس خون سے دودھ پیدا ہو سکے اسلیئے کہ دودھ فقط خون صالح سے پیدا ہوتا ہے۔ بہرحال ایسے خون فاسد کی پیدائش غلبہ سے ایک خلط کے اخلاط سہ گانہ یعنے صفرا اور سودا اور بلغم کے ہوتی ہے صفرا کی زیادتی دودھ کے زرد رنگ اور رقت قوام سے معلوم ہوتی ہے اور حدت دودھ کی بھی اسی پر دلیل ہوتی ہے۔ اور بلغم کی زیادتی دودھ کے زیادہ سپید ہونے اور اسمین مائیت زیادہ ہونے سے اور ترشی کیطرف مائل ہونے سے دودھ کی بو اور ذائقہ سے دریافت کرنی چاہیے۔ سودا کا غلبہ دودھ کے زیادہ گاڑھے ہونے سے اور مقدار میں کم ہونے سے اور کثرت قوت سے اسکے برآمد ہونے میں معلوم ہوتا ہے۔ یہ بھی کچھ بعید نہیں ہے کہ خون بسبب کثرت اپنی کے فعل طبیعت کے اثر قبول کرنے سے باز رہے اور منفعل نہو اور طبیعت اس خون کے دودھ بنانے سے بسبب ضغطا اور تنگی پیدا کرنے کے جو کثرت مقدار کو لازم ہے عاجز ہو جاے اور یہ قسم کمی دودھ کی جو کثرت مقدار خون سے عارض ہوتی ہے مخفی نہیں رہ سکتی ہے۔ مزاج کی وجہ سے جو کمی دودھ میں ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ مثلاً مزاج بدن کا عموماً خواہ مزاج پستان کا خصوصاً ایسا ہو کہ رطوبت کو خشک کر دیتا ہو اور کثافت یعنے غلاظت قوام میں پیدا کرتا ہو پس اب رطوبات غذائی سے خون صالح کی پیدائش ہی نہوتی ہو کہ مائیت کا فنا ہو جاتا ہے اور جو اعتدال اس رطوبت کو قوام وغیرہ میں لائق خون صالح کے درکار ہے وہ باقی نہیں رہتا یا حرارت وغیرہ کی زیادتی سے اعتدال اس رطوبت کا جاتا رہتا ہے۔ کبھی خون اور منی کی خشکی اسقدر زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ مثل ڈورے کے ایک شے بجاے دودھ خواہ منی کے برآمد ہوتی ہے ایسی خشکی خون کثیر کو بھی غیر محمود کر دیتی ہے اور نہ اس خون میں صلاحیت باقی رکھتی ہے کہ اس سے دودھ کی پوری مقدار یا زیادہ پیدا ہو اور جسقدر پیدا ہوتا ہے وہ دودھ ناقص اور غیر محمود ہوتا ہے جسوقت سبب کمی دودھ کا اسباب مذکورۂ بالا سے معلوم ہو جاے پھر اسکا قطع کرنا طبیب پر پوشیدہ نرہے گا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جس شے سے منی کی افزائش ہوتی ہے اکثر ابدان میں اسی دوا یا غذا سے دودھ کی بھی کثرت ہوتی ہے جیسے دونون تودری اور تخم خشخاش اور لبسان گاؤ خواہ بھیڑ کی چھاتی وغیرہ اور جسطرح کوئی شے منی میں خشکی اور کمی پیدا کرتی ہے اور اسکی تولید کو منع کرتی ہے وہی سے دودھ کو بھی کم کر دیتی ہے جیسے شہدانج۔ اگر دودھ میں کمی بسبب قلت غذا کے ہوئی ہو غذا بڑھانی اور زیادہ کرنی چاہیے اور ترفہ یعنے خوشحالی اور عمدگی غذا کی تجویز کرنی چاہیے اور غذا ایسی تجویز

کرنی چاہیے جو حار رطب ہو اور جس کا کیموس محمود ہوتا ہو اور اگر سبب کمی دودھ کا فساد غذا ہو تو اسکی اصلاح کرکے جنس مذکور یعنے حار رطب کی طرف لانا چاہیے۔ اور اگر سبب کمی دودھ کا کثرت ریاضت ہو ریاضت مین کمی اور سکون اور آرام دہی مین زیادتی کرنی چاہیے۔ اور اگر سبب اسکا کمی خون کی ہو بسبب اسکے کہ خون کسی طرف سے نکل رہا ہو مثل نکسیر اور بواسیر کے یا اینکہ خون کی ریم اور پیپ بنتی ہو خواہ ورم وغیرہ کی طرف تحلیل ہوتا ہو پس اگر اسافل بدن سے خارج ہوتا ہو خون کا جذب اعالی بدن کی طرف کرنا چاہیے مثلاً پچھنے زیر پستان لگانے سے اور ہاتھونکو سخت بندش سے باندھ کر اور اگر اعالی بدن کیطرف خون کا اخراج ہو رہا ہو جذب اسکا اسافل بدن کی طرف کرنا چاہیے اگر سبب کمی دودھ کا فساد مزاج سازج بلا مادہ ہو اسوقت غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو مقابل اس سوء مزاج کے ہو اور کیموس اس غذا کا زیادہ ہو اگر سبب اسکا کوئی خلط فاسد ہو استفراغ اس خلط کا لائق بحال خلط مذکور کرنا چاہیے اور جن عورات کا مزاج صفراوی ہو انکی غذا مائل برودت اور رطوبت پر تجویز کرنی چاہیے۔ ماء الشعیر ہمراہ جلاب کے بقدر ایک کاسہ بزرگ چوبین کے ایضاً تخم خیارا اور ککڑی کے بیج اسی مقدار تناول کرنا انکو مفید ہو اور بھیجا حیوانات کا اور بکری کا دودھ اور گاے کا دودھ اور سمک رضراضی اور گوشت گوسالہ اور چوزہاے مرغ اور احسا جو کشک شعیر اور دودھ سے تیار ہون اور شوربا خبازی بستانی کا بھی انکو مفید ہو بلغمی مزاج کی تدبیر غذا اور دواے سخن سے کرنی چاہیے لیکن حرارت درجہ اول سے زیادہ نہو نہایت یہ کہ درجہ دوم کی ہو مگر ترطیب اسمین ہمراہ تسخین کے ہو اور کم سے کم یہ ہو کہ اسمین تجفیف کم ہو۔ غذا ایسے اثر کی گاجر اور ترہ تیزک اور رازیانہ اور سویا اور کرنس رطب اور سر یون ہو یعنے پرسیاوشان تازہ جو سوکھی نہو اسلیے کہ سوکھی ہوئی مجفف اور مسخن ہوتی ہو اور دسو جو چنے کے آٹے اور تھی اور رازیانہ سے بنایا گیا ہو۔ اگر دودھ مثل دھاگے اور سوت کے برآمد ہو بسبب غلظ اور دبس کے اسکا علاج نطول سے کرنا چاہیے جو ترطیب زیادہ پیدا کرے اور اسیطرح منی کا علاج ہو جو ایسی ہی خشک برآمد ہو۔ سوداوی مزاج عورت کا علاج فقط اسی مین منحصر ہو کہ ایسی غذا کھلائی جاے جسمین تسخین زائد ہو اور ترطیب اعلیٰ درجہ کی اس سے حاصل ہو مگر قسم سودا کی شناخت کرکے بحسب اقسام علاج کرنا چاہیے منجملہ ان ادویہ کے جنسے دودھ زیادہ پیدا ہوتا ہو یہ دوا ہو کانٹا درخت خرما کا بیس درہم برگ رازیانہ بیس درہم گندم ہریسہ کیے ہوے بیس درہم نخود مقشر اور جو سپید خوب کوٹے ہوے ہر ایک اٹھارہ درہم انجیر کلان دس عدد ان سب اجزا کو تیس رطل پانی مین خوب جوش دین تا اینکہ آٹھ رطل پانی رہ جاے خواہ اس سے بھی کم اور بقدر پانچ اوقیہ کے استعمال کرین ایک اوقیہ روغن بادام اور نصف اوقیہ شکر سلیمانی ملا کر ماہی تکسو دبھی دودھ کی افزائش کرتی ہو۔ منجملہ ایسی ادویہ کے یہ ہو کہ سمسم یعنے کنجد کو شراب خالص مین تر کرین اور پھر کسی باریک چھلنی مین چھانین اور پھوک اسکا جو چھاننے مین نکلے اسکا ضماد پستان پر کرین ایضاً بادنجان کا مغز اندرونی بقدر نصف قفیز کے جو ایک پیمانہ خاص ہے کے پانی مین اوبالین اسقدر کہ بھرا ہو جاے یعنے گھلکر پانی مین ملجاے بعد ازان ہاتھ سے خوب ملین اور کپڑے چھانکر کے ایک اوقیہ روغن زرد ملا کر تناول کرین یا نخود کا نقیع یعنے پانی بھیگے ہوے چنے کا چند روز نہار تناول کرین خصوصاً اگر چنے کو دودھ مین بھگوئین اور ماء الشعیر ہمراہ شہد اور جلاب کے یا تخم رطبہ یعنے بوبجہ ایک جزو اور کابلی مترد و جزو مقدار شربت بقدر کف دست کے آب گرم مین استعمال کرین خواہ حب البان دو درہم کسی شربت کے ہمراہ ادویہ جیدہ سے روغن گاؤ ایک اوقیہ اور شراب قدح بزرگ نہار منہ تناول کرین۔ شاخہاے باریک گل لالہ اور برگ اسکا پانی مین جوش دیکر آرد جو کے ہمراہ بطور ستو کے استعمال کرین۔ مولی اور سبوس گندم شراب مین جوش دیکر چھانکر اس شراب کو پی جائین تخم خشخاش بریان اور سویق ہموزن دونون ہمراہ سکنجبین یا سفنجیج کے اسطرح استعمال کرین کہ پہلے خشخاش اور سویق سکنجبین یا سفنجیج مین تین روز بھگو دین اسکے بعد استعمال کرین۔ کلونجی ماء العسل کے ہمراہ بھی مستعمل ہو۔ تخم شبت اور تخم گندنا تخم بسکپرہ ہر واحد ایک اوقیہ میتھی اور تخم رطبہ یعنے اسپت تازہ بستانی دونون ہموزن عصارہ رازیانہ ملا کر اور اگر شہد اور گھی ملا کر استعمال کرین افضل ہو

دودھ کم کرنے کی تدبیر اور درد مفرط کے قطع کرنے کی

درد مفرط سے مراد یہ ہو کہ دودھ کی دھار کبھی خود بخود جاری ہوتی ہو بسبب کثرت شیر کے اگر کوئی مرض سبب کثرت دودھ کا

ہو اسی کی وجہ سے افراط ہوئی ہو اسی کثرت سے ایذا اور ورم پستان پیدا ہوتا ہو اور بعض امراض مثل تپ وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین کبھی دودھ پستان مین بدون حمل کے مثلاً مرض رجا مین فراہم ہو جاتا ہو جسوقت حیض بند ہوتا ہو اور مادہ حیض رحم سے پلٹ کر پستا مین آتا ہو اس لیے کہ رحم کو قوت اسکے دفع کرنیکی بذریعہ ادرار حیض نہین ہوتی اور پستا مین پہونچ کر بنظر مشاکلت عضو کے دودھ بن جاتا ہو بشیر مردون کی چھاتی مین خصوصاً جوانون کے پستا مین دودھ جمع ہو جاتا ہو اس زمانہ مین کہ انکی چھاتیون مین گھنڈیان اور گٹھلیان پڑتی ہین اور سرے چھاتیون کے اونچے اور ابھرے ہوئے ہوتے ہین. اوپر اچھی طرح سے معلوم ہو چکا ہو کہ دودھ کی کمی کے اسباب کیا ہین. عمود اور اصل تدبیر دودھ کم کرنیکی وہی ہو جو تجفیف پیدا کرے یہ سبب خشک کر دینے رطوبت کے خواہ بسبب شدت تحلیل کے یا شدت تسخین کی وجہ سے اور جملہ مبردات سے بھی ایسا اثر پیدا ہوگا. وہ مرطبات جنمین ترطیب فضلیہ ہو جیسے خرفہ اور کاہو یہ بھی خون کی کمی بلغمی امزجہ مین کرتے ہین. جمیع ادویہ جو منی مین کمی پیدا کرتے ہین دودھ کی بھی کمی انسے ہوتی ہو. ادویہ باردہ انہین سے جیسے کاہو اور مسور اور غشیل ہمراہ سرکہ کے اطلیہ مین عصارہ درخت اسپغول اور اسی کا لعاب اور کاہو وغیرہ اور آرد باقلا روغن بادام کے ہمراہ اور مولی گرم ادویہ ضمادیہ جیسے سداب اور تخم سداب خصوصاً سداب جبلی اور نخنکشت اور تخم اسکا پوری مقدار شربت دو درہم تک ہو. بادروج کی نسبت صحیح رائے براہ تجربہ یہی ہو کہ دودھ مین کمی کرتا ہو اگرچہ بعض لوگ اسکے قائل ہوئے ہین کہ اس سے دودھ کی افزائش ہوتی ہو. زیرہ خصوصاً زیرہ کوہی تجفیف پیدا کرتا ہو اور طلاؤ بھی سرکہ کے ہمراہ بکار آجا اطلیہ حارہ سے اشق ہمراہ شراب کے **طلاء جید** یہ ہو بیج کرنب کو لے کر خوب کوٹین اور اسی کا ضماد کرین خواہ آرد باقلا اور مسور اور زعفران اور گوز گندم اور نمک کو آب سرد سے ملا کر طلا کرین عصارہ حلبہ کا طلا کرتے ہین خواہ لک اور مرتک اور روغن گل اسی خاصیت اور اثر کے قریب اس طلا کا بھی اثر ہو کہ سرطان بحری پسا ہوا اور سرطان نہری سوختہ دونوں کو پستان پر طلا کرین

دودھ کا پھٹ کر بستہ ہو جانا

پستا مین دودھ کا پھٹ جانا خواہ بستہ ہونا بسبب حرارت مجففہ کے ہوتا ہو. اور کبھی یہ کیفیت بسبب برودت کے جو بستہ کر دیتی ہو پیدا ہوتی ہو دونون قسم کا بستہ ہونا اسکی جو علامت خاص ہو اوپر کے بیانات سے معلوم ہو سکتی ہو. ادویہ جو مانع تجبن اور بستگی شیر کی ہین از قسم طلا کے وہ یہ ہین کہ مثلاً موم بعض روغنہائے لطیف مین جیسے روغن گل شبو اور روغن نعناع وغیرہ نعناع کو ہمراہ جغرات کے طلا کرنا. اور گرم قسم مین قیروطی بارد لعاب بزر سے اور روغنہائے باردہ اور موم صاف شدہ کشنیز تازہ اور خرفہ کا ساگ بطور ضماد کے زیادہ نافع ہو. ادویہ محللہ واسطے تجبن حار کے سرکہ شراب جسمین روغن گل کو گھیپ کر گرم گرم طلا کرین. یا برگ عنب الثعلب کا طلا کرین. یا برگ کاکنج اور برگ کو اور برگ کرنب اور عصارات انہین چیزون سے خصوصاً جب اسمین مر اور زعفران ملائی جاوے **ایضاً** شراب اور سرکہ اور روغن بنفشہ اور تھوڑی سی میتھی اسکا ضماد تیار کرین تجبن بارد کی محلل دوا یہ ہو کہ ہمیشہ نطول آب گرم سے کیا کرین. اور ایک کفدست سفوف رازیانہ تناول کرنا خواہ بزر البنج. اور شبت کا استعمال تجبن بارد سے منع کرتا ہو کل ادویہ جو مدرات لبن سے ہین ایسے پانی مین جوش دین جسمین بابونہ اور شبت اور تمام اور حلبہ اور قیسوم اور جند بیدستر داخل ہو. روغنون مین روغن سوسن اور روغن نرگس اور روغن قسط. ادویہ معتدل سے یہ ہو کہ خبز جواری (ایک قسم کی روٹی ایسے آٹے کی کہتے ہو کہ بھوسی گیہون کی بالکل دور کردیجاتی ہو) اور آرد جو اور جرجیر اور حلبہ اور خطمی اور السی کوٹی ہوئی ہر ایک کو ان مین سے ایک کاسہ بزرگ کی مقدار سے لے کر ضماد تیار کرین. بعد تجبن کے جو ورم پیدا ہوا سے یہ دوا مفید ہے کہ اسفنج کو سرکہ اور پانی مین نیمگرم کر کے ڈبوئین اور ورم پر رکھین یا چھوہارا اور روٹی سرکہ اور پانی مین پیسکر ضماد کرین نعناع ہمراہ شراب اور سرکہ کے بھی عمدہ ہے مارقشیشا مثل غبار کے پسا ہوا روغن گل اور سپیدی بیضہ ملا کر ضماد کرین. پستان مین دودھ کے جو سدے پڑ جائین لازم ہے کہ خراطین کو پیسکر طلا کرین خواہ مر کو آب فوتنج اور انیسون کے ساتھ یا آرد نخود اور ورق غار اور تخم کرفس اور کمون نبطی اور قاقلہ آب عصی الراعی کے ہمراہ. اسی طرح آب چقندر اور نخود اور شونیز **ایضاً** کندر اور تلخہ گاؤ خواہ عسل لبنی کو

لے کر روغن بنفشہ ملا کر پستان کو اس سے ملا کرین کہ تجبن اور ورم دونون زائل کر دیگا اور آب کرنب بطور حسو کے استعمال کرین کہ یہ بھی نافع ہی **دودھ کا پستان مین بستہ ہونا اور عفونت اور امتداد جو پستان کو عارض ہو اور کوفت کا صدمہ جو پستان کو** پہونچے علاج اسکا یہ ہی کہ چقندر کو اسقدر پختہ کرین کہ بھرا ہو جاے بعدازان لباب خبز اور آرد باقلا اور روغن کنجد ملا کر ضماد کرین خواہ وہ گھاس جسکو بردیقیاس کہتے ہین اسے تر و تازہ لے کر ہمراہ موم اور روغن گل کے استعمال کرین یا روئی اور پانی اور رطب ہمراہ شہد اور شراب کے یا سفنج کے مکرر تضمید کرین اور ان ادویہ مین سے جسکو چاہین روزانہ دو مرتبہ استعمال کرین خواہ تین مرتبہ ایسیطرح کنجد ہمراہ شہد کے خواہ کنجد اور روغن زرد اور شہد اور اگر اسمین نان میدہ خواہ آرد باقلا ملادین زیادہ نافع ہوگا۔ آب گرم سے تکمید کرین خواہ اسکے بخارات کا اکباب ثدی کو کرنا خصوصاً جب اسمین تخم کتان اور حلبہ اور خطمی اور تخم ان ادویہ کے اور بابونہ کو جوش دیا ہو تنطیل بھی اسکو نافع ہی بہ نسبت اس شخص کے جو متحمل ثقل ضماد کا نہو پھر اگر بستگی دودھ کی ہمراہ رض اور کوفتگی بھی عارض ہوئی ہو یہ ضماد اسوقت نافع ہی مونگ اور خستہ انگور دونون کو خوب کوٹکر آب سرد خواہ چوب جھاؤ کے پانی سے ملا کر استعمال کرین جسوقت دودھ پستان مین جبن ہو جاے لازم ہی کہ ہمیشہ اسکی تمریخ روغن بنفشہ سے کرین اسکے بعد آب گرم اسپر گرائین بعدازان وہی ضمادات جو شروع مین اس باب کے مذکور ہوے استعمال کرین **اورام پستان گرم** کے اور درد جملہ اقسام جو ثدی یعنے پستان کو عارض ہون۔ ابتدا مین استعمال رادعات مشہورہ کا کرنا وہی علاج ہی اور لازم ہی کہ رادعات کے ہمراہ کسیقدر ملطفات بھی شریک کرین اور یہ تلطیف مثلاً سرکہ اور گرم پانی سے تکمید کرنے سے حاصل کرین خواہ تھوڑا سا روغن گل اور آرد باقلا سکنجبین کے ہمراہ یا برگ عنب الثعلب روغن گل کے ہمراہ جب زمانہ ابتداے ورم کا تھوڑا سا گذرجاے پھر ان ضمادات محللہ سے علاج کیا جاے جو باب امتداد اور جمود ورم مین مذکور ہوے ہین یہ ضماد بھی جید اور بالغ درجہ غایت ہی نفع کرنے مین آرد باقلا اکلیل الملک دونون کو میکر روغن کنجد ملا کر طلا تیار کرین آب شیرین ملا کر **ایضاً** روئی کوٹ کر اور آرد جو اور آرد باقلا اور میتھی اور خطمی اور زردی بیضہ اور زعفران اور مرکی ملا کر ضماد کرین **ایضاً** السی کوٹ کر سرکہ ملائین اور ضماد کرین اکثر ورم بر سام متخل ورم ثدی کی طرف ہوتا ہی اسوقت خوف اسکا ہوتا ہی ایسا نہو یہ مادہ فراہم ہو کر ذات الجنب پیدا کرے پس حیلہ اجتماع ورم کے روکنے کا یہ ہی کہ اسفنج تو سرے پر ورم کے رکھین اور گرداگرد ورم کے نہ رکھین اور گرد ورم کے نیچے کیطرف رداع کا استعمال کرین اور جسوقت درد شروع ہو تکمید نہ کرین ورنہ مادہ رقیق متحلل ہو جاے گا اور مادہ غلیظ باقی رہ جائیگا اور یہ خطاے عظیم ہی کہ زمانہ بقاے ورم کا طولانی ہو جاتا ہی جب حلمۃ الثدی یعنے پستان کی گھنڈی اور سرے مین درد پیدا ہو لازم ہی کہ فصد کر دین اور طلا صندل اور اقاقیا وغیرہ کے کرین تاکہ سرطان پیدا نہو **اورام پستان بارد** کے بلغمی مزاج کے اورام انکا علاج یہ ہی کہ کرنس کو کوٹ کر خواہ بابونہ کو اسپر رکھین **صلابت پستان** بتوڑی اور غدد جو پستان مین پیدا ہون خواہ بروقت بلوغ کے پستان کی استخوان بلند ہو جاتی ہین ان سب کا علاج۔ اگر ورم ظاہری جو پستان مین ہو مائل بہ صلابت ہو جاے ابتدا مین ایسے ورم پر ضماد چاول کا شراب مین بھگو کر نافع ہوتا ہی۔ یا قیروطی روغن بنفشہ اور زردی بیضہ اور کتیرا کی تمریخ مفید ہوتی ہی۔ پھر اگر ورم مین صلابت آجاے قیروطی موم اور روغن گل اور قطران اور آب کافور کی مفید ہی اور بیشتر اسمین تلخہ گاو بھی اضافہ کرتے ہین۔ کبھی برگ مازو اور کسی روغن مثلاً روغن کنجد سے بھی علاج کیا جاتا ہی اور کبھی دردی شراب کہنہ پختہ کر کے خواہ دردی سرکہ بھی بطور طلا کے نافع ہوتی ہی بتوڑی اور غدد جو اسمین پیدا ہون عمدہ تر دوا اسکے واسطے یہ ہی کہ برگ شفتالو تازہ اور برگ سداب رطب دونون کو ٹکر ضماد کرین۔ اور اگر یہ غدد لقیہ سے اس ابھار کے ہون جو بروقت جوانی کے استخوان پستان مین ہوتا ہی خواہ بعد اس ابھار کے حادث ہوے ہون اور تحلل قبول نہ کرتے ہون یعنے ادویہ محللہ سے متحلل نہوتے ہون پس واجب ہی کہ چاک کرین اور زخم کو چاک کے شحمہ تک پہونچا کر اس فزونی سلعہ وغیرہ کو دور کر دین بعدازان ٹانکے لگادین **دبیلہ پستان** جب پستانین ورم جامع یعنے ایسا ورم جو مادہ کو فراہم کرتا ہو پیدا ہو اسکے کشادہ کرنے کے واسطے

دواے جیدیہ ہو کہ تخم کتان اور کنجد اور بیخ سوسن اور میعہ اور گوسفند کی مینگنی اور کبوتر کی بیٹ اور نطرون اور راتیانج ان سب کو ہموزن لے کر اور وزن کی کمی بیشی بموجب مشاہدہ کیفیت ورم تجویز کر کے لطوخ تیار کرین ہمراہ روغن کنجد اور شبرم اور مغ ساق گاؤ کی (کمی بیشی اوزان کی اپن نظر لکھی گئی کہ اگر نضج کی حاجت ہو تو انھین اجزا این اجزاے منضجہ کا وزن زیادہ کر دیا جاے گا اور اگر احتیاج تفجیر اور شگافتہ کرنے کی زیادہ ہو اجزاے مفجرہ کا وزن بڑھا دیا جائیگا) ایک لطوخ شیرج اور روغن خیری اور مغز ساق گاؤ سے بھی بنا کر لگانا چاہیے اور اگر چاہین این مسفنجیع بھی شریک کر دین اور اگر حاجت اور ضرورت جلا کی ہو اجزاے مجلیہ سے بھی کام لیا جاے **قروح اکالہ پستان کے** نبیذ مازو کا بیس رطل آمین سماق و باغین ایک رطل اور مازوے ناپختہ نصف رطل بلیلہ نصف رطل جوزالسرو ایک رطل ان سب کو کسی شراب مین تر کرین اور بیس روز تک بھگو رکھین بعد ازان خوب پختہ کرین اور سرو کی لکڑی سے بروقت طبخ کے چلاتے رہین تا اینکہ نصف جل جاے اسکے بعد ہاتھون سے خوب ملین اور چھانین اور پھر نرم آنچ پر چڑھا کر اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھ چھوڑین اور یہ دوا عمدہ ہو جملہ ان اعضا کے قروح کے واسطے جو نرم اعضا مین جیسے منھ اور زبان وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین اور زخم کے سڑنے کو روکتے ہین **مترجم** کہتا ہو ایک مرض جسکا نام ہماری زبان مین باڑا ہو یہ بھی زیر پستان پیدا ہوتا ہو اسکی کیفیت یہ ہو کہ دونون پستان کے نیچے سات سات ناصور پڑ جاتے ہین اور چونکہ رحم کو پستان سے بوجہ عروق کے مشارکت زیادہ ہو جبتک یہ مرض رہتا ہو اجراے حیض اور انعقاد نطفہ مین خلل عظیم واقع ہوتا ہو مین نے ایک مریضہ کو اپنے اعزہ سے اسمین مبتلا دیکھا اگرچہ عموماً علاج ناصور کا بعض مجربات ادویہ سے اچھی طرح کر سکتا تھا لیکن خاص اس مرض کی تحقیقات کے درپے ہوا بعض بیدون کی زبانی خواہ دائی جنائی جو کسیقدر واقف کار تھین انسے معلوم ہوا کہ اسکا نام باڑا ہو اور یہ کا علاج بھی اور ناصورون کے علاج سے جداگانہ ہو اور اس مریضہ کو دوران حال مرض چیچک کا بھی اسقدر شدید ہوا تھا کہ ہرگز امید جان بری کی نہ تھی مگر بعنایت ایزدی مین نے بعض قیروطیات کے استعمال سے اگرچہ خلاف قاعدہ عام تھا مگر بحسب مشاہدہ عین مناسب تھا علاج پر جرات کی اور صحت ہوئی اسی کے بعد یہ مرض پیدا ہوا مجکو ظن غالب یہی تھا کہ یہ مرض بقایاے مواد جدری سے ہو جو صفراوی تھی اس گمان فاسد پر میرا ارادہ قطعی ان نواصیر کے علاج کا بر طبق انھین قواعد کے ہوا لیکن جب ان لوگون کے بیان سے تحقیق ہو گئی کہ مرض سوداوی ہو اسوقت بلا تنقیہ فصد اور اسہال کے کہ مریضہ بدرجہ غایت ضعیف تھی مین نے اس بنات ہندی کا جسکا نام ہمیپی ہو اور جسکو چونا پانی بھی کہتے ہین اور باب بواسیر اور سموم اور باب خنازیر متقرح مین بھی اسے مین ذکر کرونگا ضماداً استعمال کیا شاید مدت دو ہفتہ مین ناصور بھر گئے اور پوری صحت حاصل ہوئی اور وہ مریضہ بحمداللہ صاحب اولاد بھی ہوئی اگرچہ بید اور دائی وغیرہ کا متفق بیان تھا کہ اگرچہ یہ مرض کسی دوا سے زائل بھی ہو جاتا ہو مگر ہمیشہ وہ عورت بانجھ رہتی ہو یعنے اسکے اولاد نہین ہوتی کہ رحم اور پستان دونون کو اسکی رداوت اسقدر فاسد کر دیتی ہو نہ رحم کو اپنے افعال متعلق بہ جنین اور نہ پستان کو اپنے تصرفات متعلق بہ لبن کے قوت باقی رہتی ہو مگر مین شکر خدا کا بجا لاتا ہون کہ اس دوا کو اسنے مجھے بذریعہ بعض فقراے ہند کے عطا کیا جو قروح اور نواصیر سوداویہ کی مزیل ہو اور بعض سموم مخصوصہ جیسے سنکھیا وغیرہ کا تریاق کامل ہو اگرچہ یہ دوا اسرار مجربہ سے ہو مگر مین اسکے نفع عظیم کو خیال کر کے پوشیدہ رکھنا خلاف رفاہ عام جانتا ہون اور جسقدر خواص اس بنات جلیل القدر کے ہین انھین مین جستہ جستہ مقامات مناسب مین لکھونگا اور مین قول حکیم ارسطاطالیس کو بہت صحیح سمجھتا ہون جسکو حکیم جلدکی نے کتاب المصباح فی علم المفتاح یعنے اکسیر حق مین نقل کیا ہو ان دائرۃ النبات اوسع من دائرۃ المعادن یعنے نباتات کا علم اور انکے فوائد بہ نسبت معدنیات کے بہت زیادہ ہین خصوصاً وہ نباتات ہندیہ جنکو سائن کہتے ہین اور اکثر انکے خواص مجھے معلوم ہوے ہین انکے فوائد بے ضرر ایسے ہین کہ قدرت خدا کو یاد دلاتے ہین **پستان کی حفاظت کا بیان** پستان زیادہ بڑھنے اور لٹکنے نہ پائین اور سخت اور مستدیر رہین اسکی تدبیر یہ ہو کہ جس دختر کو منظور ہو کہ اسکے دونون پستان فراہم اور سخت رہین لازم ہو کہ حمام مین کمتر داخل ہو

اور یہ دوا جسے ہم لکھتے ہین نہایت عمدہ ہو اسی باب مین سپیدہ اور طین قیمولیا ہر واحد دو درہم بزرالبنج کے پانی مین گھولکر اور تھوڑا سا روغن مصطگی ملاکر طلا کرین۔ ہمیشہ پارچۂ کتان کو آب مازو مین جو ٹھنڈا ہو ڈبو کر پستان پر رکھا کرین۔ خصوصاً اگر پستان سسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہوئی نظر آئین ایضًا عورتون کے تجربہ کی دوا یہ ہو خالص پنڈول اور شہد کو طلا کرین اور اگر آمین افیون اور روغنی ہمراہ سرکہ کے زیادہ کرین قوی ہوجا یا اینکہ پنڈول بیس درہم اور شوکران دو درہم سرکہ ملاکر طلا کرین۔ خواہ طین شاموس اور اقاقیا اور سپیدہ کو عصارہ درخت بنگ ملاکر طلا کرین یا کندر اور روغ اور آرد جو سرکہ کہنہ مین خوب گوندھ کر تین روز پستان پر طلا کرین۔ یا بیضۂ چکور کا اور زنگار اور میعہ اور اقلیمیا کو آب عنبول ملاکر طلا کرین۔ خواہ شوکران کی لکڑی جلیسے ہو کوٹکر سرکہ آمیز کرین اور تین روز تک رہنے دین جب ارادہ ہو کہ خشک ہوجاے اسفنج کا ٹکڑا سرکہ اور پانی مین تر کرکے پستان پر رکھین کہ یہ جذب کرے گا یا عصارہ طراثیشا اور پوست انار اور قلعی سوختہ جو بذریعہ گندھک کے سوختہ کی ہو ہر واحد ان ادویہ مین سے تین درہم پھٹکری سپیدہ قلعی مسور سوختہ ہر واحد ایکدرہم حلزون سوختہ اور قلسو ہر واحد تین درہم آب بارتنگ مین گوندھ کر طلا کرین یا زیرہ معہ بصل السوسن اور شہد اور پانی کے لیکر پستان پر طلا کرین اور تین روز تک لگا رہنے دین اور نہ چھوڑا مین یا شوکران اور اشق کو تین روز پستان پر لگاے رکھین اور فقط شوکران کو نوروز تک لگاے رہین۔ دعوی کرکے جو ادویہ اسے فائدہ کے واسطے لوگون نے ذکر کی ہین وہ یہ ہین کہ خنزیر نر کا خون خواہ ساہی کا خون یا کچھوے کا خون پستان پر طلا کرین۔ زیت اور پھٹکری کو سرمہ سا پیکر کسی ہانڈی وغیرہ مین شراب بھرکر رکھین اور قلعی کو آمین ڈالدین تا اینکہ قلعی محلول ہوجاے اور اسی محلول کی مالش ہمیشہ کرتے رہین اسیطرح پنڈول اور مازو سے خام شہد ملاکر طلا کرین۔ یہ مقالہ یعنے فن بارھوان تمام ہوا اور خدا کا ہمیشہ حمد بجالاتا ہون

فن تیرھوان مری اور معدہ کا بیان

اور انھین دونون کے احوال اور اس فن مین پانچ مقالے ہین پہلا مقالہ احوال مری اور اصول امر معدہ کا بیان تشریح مری اور معدہ کی مری کی ترکیب گوشت اور طبقات غشائیہ سے ہو اس گوشت کے اندر کی طرف درازی لیف کی ہو تاکہ نوالہ اور لقمہ اترتے وقت اسکو جذب کرنا آسان ہو اسلیے کہ بداہت سے معلوم ہو کہ جذب یعنے ایک جگہ سے دوسری جگہ کشش کرنا اسیوقت ہوسکے گا کہ لیف قصیر اور چھوٹی ہوکر درازہ ہوجاے۔ اور اسی گوشت مری کے اوپر ایک جھلی لیف کی عریض واقع ہو تاکہ دفع کرنا لقمہ وغیرہ کا نیچے کیطرف آسان ہو اسلیے کہ یہ بھی معلومات بدیہی سے ہو کہ لیف جسوقت کوتاہ ہوکر عریض ہوجاے اسیوقت دفع کرنا ممکن ہوگا۔ اسی لیف مین تحمیت ظاہرہ ہے انھین دونون طبقہ اندرونی اور بیرونی سے ملکر عمل ازدراد تمام ہوتا ہو میری مراد یہ ہو کہ لیف اندرونی کے جذب کرنے سے اور لیف بیرونی کے دفع کرنے سے فعل ازدراد تمام ہوتا ہو۔ کبھی دشواری ازدراد کی اس شخص کو عارض ہوتی ہو جسکی مری طول مین شق ہوجاے اسلیے کہ لیف اندرونی جو جاذب ہو اسکے فعل جذب کا معین یعنے لیف بیرونی معدوم ہوجاتی ہو۔ قے کرنے مین فقط طبقہ بیرونی کام دیتا ہو اسیواسطے آمین زیادہ دشواری پیدا ہوتی ہو یعنے فعل ناتمام ہوتا ہو کہ فقط لیف عریض کام دیتی ہو۔ موضع مری کا ان فقرات ہفت گانہ پر ہو جو گردن پر ہین کہ ان گریون پر سیدھی ہوکر بدون انحنا اور خم کھانے کے گذری ہو نہایت حفاظت اور وقایہ کے ساتھ اور مری کے ساتھ ایک زوج عصب کا بھی اترتا ہو خاص دماغ سے جب مری سامنے چوتھے فقرہ منجملہ بارہ فقرات صلب کے جو منسوب طرف سینہ کے ہین آتی ہے قدرے قلیل بجانب راست مائل ہوجاتی ہو تاکہ جو رگ قلب سے اوگی ہو اسکی جگہ وسیع ہوجاے۔ پھر آٹھون فقرات باقیماندہ پر منجملہ فقرات دوازدہ گانہ مذکورہ کے اترتی ہو تا اینکہ جب حجاب سے ملتی ہو چند رابطہ غشائی سے اسکی بندش ہوتی ہو اور وہ بندش ایسی عمدگی سے ہو کہ مری کو تھوڑا سا اونچا کردیتی ہو تاکہ جو لقمہ وغیرہ اس جگہ پہونچے رگ اجوف اور مری مین تنگی اور انضغاط پیدا نہو اور دوسرا فائدہ اسکے

اونچا ہونے کا یہ ہو کہ عصب کا اترنا ہمراہ مری کے ایسی کجی اور تعریج کے ساتھ ہو کہ بروقت امتلاے معدہ کے جو ثقل اور گرانی معدہ کو عارض ہوتی ہو اسکی آفت سے مری کی درازی مستقیم بے خوف رہے اسلیے کہ سیدھی لانبی شے کو ثقل اور گرانی سے ضرور آفت پہونچتی ہو جب مری حجاب حاجز کے سامنے سے بھی تجاوز کر جاتی ہو دوبارہ بجانب لیسار کے معلوم ہوتی ہو بہ نسبت اس میلان کے جو نزدیک چوتھے فقرہ کے اسکو جانب یمین ہوا تھا اور یہ بائین طرف مری کا مڑنا اسوقت ہوتا ہو جب فقرۂ دہم سے گذر کے گیارھوین اور بارھوین فقرہ تک پہونچتی ہو بعد ازان مری حجاب مین نفوذ کر کے مستعرض ہو جاتی ہو اور وسیع ہو کر صورت فم معدہ کی اسپر طاری ہوتی ہو اور بعد مری کے جرم معدہ کا اس سے بھی زیادہ وسیع اور منبسط ہو مری کا استر یعنے جلد اندرونی زیادہ تر وسیع اور گندہ (بہ نسبت) اول امعا کے مخلوق ہوا اسلیے کہ مری گذرگاہ سخت اور باصلابت چیزون کی ہو اور معدہ کا استر متوسط درمیان سختی اور نرمی کے ہو اور زیادہ تر نرم یہ استر فم معدہ کے قریب ہو بعد ازان امعاین جاکر بدرجۂ غایت نرم ہو گیا ہو باطن مری یعنے سطح اندرونی مین جو ایک جھلی بنہائی گئی اور وہ جھلی آخر معدہ تک ممتد اور دراز ہو کر پہونچی ہو اور اسکی آمد غشا مجلل یعنے اس جھلی سے جو فم معدہ کو ڈھانپے ہوے ہو اسکا فائدہ یہ ہو تا کہ جذب غذا وغیرہ کا متصل رہے اور طفرہ نہ پڑے اور یہ بھی فائدہ ہو کہ بروقت ازدراد اور نوالہ اترنے کے حنجرہ کے اٹھانے اور بلند کرنے پر مری کی درازی کی وجہ سے معین ہو وہ درازی مری جو نیچے کی طرف ہو (مراد یہ ہو کہ مری چونکہ بجانب اسفل ممتد ہوتی ہو یہ امتداد حنجرہ کے اونچے کرنے پر اعانت کرتا ہو) اگر حقیقت حال پر نظر کیجیے تو مری ایک جزو معدہ کی ہو کہ معدہ تک بتدریج وسیع ہوتی ہوئی چلی آئی ہو اور دونون طبقۂ اندرونی اور بیرونی مری کے بھی مشابہ ہر دو طبقات معدہ کے ہین اندرونی طبقہ مری کا رقت اور باریکی مین مثل جھلیون کے ہو اور طولانی ہو اور بیرونی طبقہ مری کا گندہ کمی ہو جسکی لیف عریض ہو اور اسکی لحمیت اور پر گوشت ہونا بہ نسبت طبقہ بیرونی معدہ کے زیادہ ہو باانیمہ پھر بھی یہ طبقہ بیرونی مری کا اسی معدہ کا جزو ہو اور اسکی وضع اور اتصال اسی معدہ سے ہو. اول امعا جسکو اثنا عشری کہتے ہین وہ معدہ کا جزو نہین ہو بلکہ ایک شے متصل معدہ کے ہو اور وہ اتصال قریب جگہ سے ہوا ہو اور بوجہ جزو معدہ نہونے کے اثنا عشری مین تنگی نہین پیدا ہوئی اور نہ اسکی یعنے اثنا عشری کے طبقات معدہ کے ہوے جسطرح مری کے طبقات کا حال مشابہت مین ہو اور پھر اگرچہ مری جزو معدہ کی ہو مگر جوہر اسکا عضل سے مشابہ ہو اور جوہر معدہ کا عصبی ہو جس جگہ سے معدہ متصل مری کے ہوا ہو جرم معدہ مین شکل مخروطی بن جاتی ہو اور جب متصل حجاب کے ہوتا ہو اس سے نیچے پھیلاؤ اور وسعت جرم مین پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ مستقر اور ٹھہرنے کی جگہ طعام کے اسفل مین ہو بس اسی جگہ وسعت درکار ہو اور مستدیر جرم معدہ اسی منفعت سے مخلوق ہوا ہے جو فائدہ اس شکل کا معلوم ہے اور منفعت ظاہر ہو اور پشت کیطرف جرم معدہ کے مسطح اسواسطے بنائی گئی کہ صلب سے اسکا ملنا اچھی طرح بحسن اسلوب حاصل ہو. جرم معدہ مین بھی دو طبقے ہین اندرونی طبقہ کی لیف طولانی ہو اسلیے کہ جذب کی حاجت مقتضی طول کو لیف کے ہو اور اسی جہت سے بروقت ازدراد کے معدہ کوتاہ ہو جاتا ہو اور حنجرہ بلند ہو جاتا ہو اور طبقہ خارجی کی لیف عریض ہو اسلیے کہ دفع کی حاجت اسی کی مقتضی ہو. لیف دافع خارجی طبقہ مین اسلیے مقرر کی گئی کہ جذب غذا پہلا فعل معدہ کا ہو اور اقرب افعال ہو اسکے بعد دفع فضلہ کا فعل صادر ہوتا ہو اور یہ فعل دفع فضول کا بذریعہ نچوڑنے اور عصر کے تمام ہوتا ہو جو برابر اور مسلسل تمام وعا یعنے ظرف غذا مین ہوتا ہو تا کہ جملہ ظرف کے فضول موجودہ دفع ہو جائین. طبقہ باطنی اور اندرونی سے ایک لیف مورب ملتی ہو تا کہ امساک اور ٹھہرانے پر غذا کے معین ہو لیف طولانی کے اور یہ لیف مورب طبقۂ جاذب یعنے اندرونی مین تجویز ہوئی طبقہ بیرونی جو واقع ہو اسمین نہوئی اور مری اس لیف مورب سے نیست اور نابود کر دی گئی اسلیے کہ مری منفذ ہو جو قابلیت امساک اور ٹھہرانے کی نہین رکھتی پھر اب اسکی موجودگی منافی غرض امساک کی تھی. پورا طبقہ اندرونی معدہ کا جسم عصبی اور سخت ہو اسلیے کہ اجسام کثیفہ غذا وغیرہ سے ملتا رہتا ہو اور طبقہ بیرونی کا جرم اندرونی لحمیت زیادہ رکھتا ہو تا کہ حرارت اسمین زیادہ ہو اور بوجہ حار ہونے کے ہضم پر زیادہ قادر ہو. فم معدہ کا عصبی ہو تا کہ حس اسمین زیادہ رہے فم معدہ مین

دماغ کے اعصاب سے یعنے زوج سادس سے ایک شعبہ عصبانی اترتا ہے جو فائدہ حس کا فم معدہ کو دیتا ہے اور اسی حس کے ذریعہ سے بھوک پر اور کمی غذا پر جو مقدار گرسنگی کے لائق نہو آگہی ہوتی ہے اور اس شعور اور اطلاع کی حاجت اور فم معدہ کے باقیماندہ اجزاے معدہ کو نہیں ہے تخصیص اس حس کیطرف احتیاج کی فم معدہ کو اسلیے ہوئی کہ معدہ محتاج ہے تنبیہ اور آگہی کا اس امر پر کہ بدن غذا سے کب خالی ہے جہ معدہ کا طرف اول یعنے کنارہ اور سرا جو فم معدہ کہلاتا ہے آمین یہ حس پیدا ہو گئی اور غذا کا لینے والا فم معدہ بذات خود یا بذریعہ غیر کے ہو چکا اب بقیہ اجزاے معدہ کے جو بعد فم معدہ کے ہین انکو حاجت اس احساس کی نرہی اسلیے کہ ان اجزا کا غیر یعنے فم معدہ متحمل اس امر کا ہو چکا یہ شعبہ عصب فم معدہ کا اوپر کی جانب پیچیدگی سے اتر کر دفعہ واحدہ مین قریب معدہ کے مری پر لپٹ جاتا ہے پھر متصل معدہ کے ہوتا ہے جس جگہ معدہ مین تحدب اور کوز پشتی زیادہ ہے اسی جگہ ایک رگ وریدی شعبہ ہاے باب کبد سے معدہ پر چڑھتی ہے اور طول معدہ کیطرف جاتی ہے اور بہت سے شعبے یہ رگ معدہ کیطرف چھوڑتی ہے اور ارتباط ان شعبون کا اسی رگ سے ہوتا ہے اور انشعاب یعنے برآمد ہونا ان شعبونکا بغرض استواری اور مضبوطی کے باریک باریک شعبونسے ہے ایک طرف یعنے بجانب یمین یہ شعبہ پیوستہ اور ملے ہوے ہوتے ہین اور بائین طرف سے اس رگ کے ایک شریان اس سے ملتی ہے اور اس شریان کا بھی وہی حال ہے کہ اس سے باریک باریک شعبہ ہاے متضامہ یعنے باہم پیوستہ برآمد ہوتے ہین اور دونون ورید اور شریان کا اعتماد اور تکیہ صفاق کی پیچیدگی پر ہوتا ہے اور مجموع ان شعبہ ہاے مذکورہ سے بہت سی شریانات کا جال سا بندھجاتا ہے چنانچہ اس جال بندی کی صورت ہم بیان کرینگے۔ معدہ ہضم غذا بسبب ایک حرارت غریزی اور اصلی کے جو اسکی ہم رہی کرتا ہے اور چند حرارتین اور بھی جو معدہ کو بذریعہ اجسام قریبہ کے حاصل ہوتی ہین اسکی حرارت غریزی سے ملکر ہضم پر معین ہوتی ہین۔ اسلیے کہ جگر داہنی طرف معدہ کے (اس مقام پر جہان سے معدہ کی شکل مخروطی بنی ہے) ملتا ہے اور اسی مخروطیت کی وجہ کسے ملنا اور چڑھنا اجزاے جگر کا معدہ پر بخوبی درست ہوتا ہے پس جگر کی حرارت بھی معدہ مین پہونچتی ہے۔ اور طحال معدہ کے بائین طرف بطور فرش کے بچھی ہوئی ہے تھوڑی دور حجاب سے ہٹ کر اور یہ دوری دو سبب سے پسندیدہ ہوئی اولاً تو آمین یعنے طحال مین قرارت اور پلیدی ہے کہ ظرف نجاست کا ہے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ اگر طحال اور جگر دونون معدہ پر سوار ہو کر اپنا بوجھ معدہ پر ڈلتے اتنا بوجھ معدہ پر گران باری پیدا کرتا لہذا یہی اختیار کیا گیا کہ جگر معدہ پر کسیقدر چڑھے اور اپنا بوجھ ڈالے اور وہ چڑھنا جگر کا معدہ ایسا مشتمل اور پورا ہو کہ زوائد اسکے ممتد ہون اور جسطرح کہ انگلیان کسی شے کو مٹھی بند کرتے وقت پوری پوری شامل ہو جاتی ہین اسیطرح رکوب جگر کا جسقدر معدہ پر ہے اشتمال درست پر ہو اور طحال نیچے معدہ سے مثل فرش کے بچھائی جاے علاوہ اسکے بقیاس طحال کے جگر کی جسامت بھی بڑی ہے اور یہ بزرگی جسامت کی بنظر ضرورت شدید کے ہے اور حاجت اسی کی ہے۔ اور کیون نہ جگر کی جسامت بڑی ہو حالانکہ طحال جگر کے بعض فضلات کا ظرف ہے اور جگر مین پوری پوری وہ اشیاء جمع ہوتی ہین جنکے بعض فضول طحال مین پہونچتے ہین لہذا واجب ہوا کہ معدہ کا سرا کسیقدر بائین طرف جھکا دیا جاے تاکہ جگر کے واسطے وسعت اور گنجایش پھیلنے کی ملے پس بائین طرف سرا معدہ کا تنگ کر دیا گیا اور سفل معدہ کا ایک خالی جگہ کیطرف جھکا دیا گیا کہ اس خالی جگہ اور فضا کو جگر بھی پر نہین کرتا لہذا بائین طرف طحال کے جگہ بھی بہت گنجایش سے نکل آئی اور معدہ کے نیچے بھی یہ فضا پیدا ہو گئی پس اشرف ہر ایک دونون جہت اور دونون جانبین کا یعنے فوق اور یمین بنظر شرافت عضو کے جگر کے واسطے تجویز ہوا اور اخس اور پست تر دونون جہتین یعنے بائین جانب اور نیچے کی جانب بنظر فرومائگی عضو کی طحال کے واسطے مقرر ہوئی مترجم اس عبارت مین شیخ کی مسامحہ واقع ہوا جسکو ہم نے لطف ترجمہ سے دفع کر دیا ہے اسلیے کہ اس جگہ چار جہات ہین فوق اور تحت اور یمین اور یسار دو اشرف ہین اور دو اخس پس حق عبارت یہ تھا کہ اشرف کل جہتین متقابلتین من الجہات الاربعہ جسکا ترجمہ یون ہوتا کہ اشرف ہر ایک دونون جہت فوقانی اور تحتانی اور دونون جانب یمین اور یسار کا چنانچہ ہماری عبارت مذکورہ بالا جو ترجمہ مین ہے اس مراد کو شاید اچھی طرح ادا کرتی ہو متن یہ تو ہو چکا اب اور بیان شروع ہوتا ہے معدہ کے سامنے سے

ایک عضو جسکو ثرب کہتے ہین یعنے چادر کی شکل ہر یہ عضو معدہ کو پوشیدہ کر لیتا ہو اپنے اندر معدہ کو لیتا ہو اور یہ ثرب معدہ پر اور جمیع امعا پر فقط
انسان کے دراز اور ممتد ہوتی ہو اسلیے کہ یہ لوگ معونت ہضم کے زیادہ محتاج ہین کہ انکے قواے ہاضمہ بہ نسبت دیگر حیوانات کے ضعیف
زیادہ ہین۔ اور یہ ثرب کثیف اور اسکے اجزا غیر مضبوط اسوجہ سے بنائے گئے کہ حرارت کو اچھی طرح بند کرے اور محصور کر لے اور سبک اسلیے
کہ معدہ پر زیادہ بار نہو اور شحمی یعنے سطح اندرونی اسکی چکنی چربی سے اسلیے کی گئی کہ حرارت کو آگے کی جانب سے حفاظت مین رکھے اسلیے کہ چکنی
شے خصوصًا شحمی قبول حرارت بھی زیادہ کرتی ہو اور بعد قبول کرنے کے اسکا حفظ بھی اپنی لزوجت اور دسومت کی وجہ سے خوب کرتی ہے
ثرب کے اوپر ایک جھلی یعنے صفاق ہو جسکا نام اریطاوون رکھا گیا ہو اور صفاق کے اوپر مراق اور جملہ عضلات شکم جو شحمی ہین واقع ہین یہ
دونون جھلیان یعنے صفاق اور مراق اوپر کیطرف سے نزدیک حجاب کے تو متصل ہین اور نیچے بجانب اسفل دونون جدا ہو گئی ہین یہ معدہ کے
پیچھے خواہ صفاق اور مراق کے پیچھے صلب ہو یعنے پیٹھ ہو کہ اس سے ہر ایک رگ جندہ ممتد ہو اور یہ رگ بہت بڑی ہو اس رگ کی گرمی
بسبب اسکے ہو کہ روح کثیر اور خون کثیر اسمین بھرا ہو اور ہمراہ اسی شریان کے ایک وریدبھی ہو اسکی حرارت کثرت خون سے ہو۔ صفاق منجملہ
ان تینون جھلیون کے پہلی جھلی ہو جو کل احشاء غذائی کو حاوی ہو یعنے سب کو گھیرے ہوے ہو اسلیے کہ صفاق ان سب احشا کو ڈھانپ کر بطن
کی طرف مائل ہوتی ہو اور صلب کے نزدیک جانبین صلب سے فراہم اور مجتمع ہو کر حجاب سے اوپر کیطرف متصل ہوتی ہو اور نیچے سے تینون
اعضاے مذکورۂ بالا کے متصل ہوتی ہو۔ اسیطرح دونون خاصرہ یعنے کوکھ کے نیچے سے بھی متصل ہوتی ہو اور اس جگہ یعنے جب اسکو کوکھ سے
اتصال ہوتا ہو دو سوراخ نزدیک ارثنیین کے پیدا ہوتے ہین یہ دونون سوراخ دو مجرے ہین کہ جنمین رگین اور معالیق خصیتین در آتے ہین
اور جب یہ دونون سوراخ زیادہ چوڑے اور پھیلتے ہین انمین امعاء اعور درآتی ہو جسکا نام فتق اور قیلہ اور قیلۃ الثرب ہو۔ منافع صفاق کے
انھین اعضا کی نگہداشت ہو اور یہ بھی ہو کہ امعا اور عضل مراق مین حاجز اور مانع ہوتا کہ معا عضل مراق مین آکر انکے فعل کو باطل نہ کردے
صفاق کی شرکت اس بارہ مین وہ جھلیان بھی کرتی مین جو شکم مین ہین اور معلوم ہو چکین۔ صفاق بیرونی یعنے مراق کے منافع بھی بہت ہین
اسلیے کہ مراق معدہ کو حرکت سے اس عضل کے جو ہمراہ مراق کے ہو نچوڑتی ہو اور معدہ کو حرکت بھی دیتی ہو اور اس حرکت سے عضل اور صفاق
سب مل کر ان اوعیہ پر دراز ہو کر کھنچ جاتے ہین جن اوعیہ مین وہ اجسام از قسم فضول وغیرہ پر ہین انکی شان سے یہ بات ہو کہ کسیقدر عصر
اور نچوڑنا ایسا جو معین دفع ثقل پر ہو اگر اس عصر سے مدد ملے تو وہ اجسام دفع ہو جامین اسیطرح مراق مثانہ مین عصر پیدا کرتی ہے اور
پیشاب کی دھار چھوٹنے پر معین ہوتی ہو اور وہ ریاح جن سے نفخ پیدا ہوتا ہو انھین بھی بذریعہ عصر محلل ریاح کے خارج کرتی ہو پس امعاء
کو عجز دفع ریاح مین مراق کی مدد سے نہین ہونے پاتا اور ولادت مولود پر بھی مراق اسیطرح معین ہوتی ہو۔ صفاق تمام احشا سے مرتبط ہو اور
سب احشا مین بعض کو بعض سے ربط دیتی ہو اور صلب سے بھی مرتبط کرتی ہو لہذا اجتماع احشا کا استوار ہوتا ہو اور یہ احشا صلب سے
مل کر مثل شے واحد کے ہو جاتے ہین جسوقت صفاق حجاب سے متصل ہوتی ہو اور دونو نکو کنارہ اسکے فقرہ پنجم کے قریب مل جاتے ہین تو اس جگہ
مرتبط ہو جاتی ہو اور اسی جگہ اسکا مبدا ہو اسلیے کہ مبدا اسکا ایک فرونی ہو جو حجاب سے فم معدہ کیطرف اترتی ہو اور اسی فرونی سے ایک اور
فضلہ یعنے فرونی ملتی ہو جو صفاق سے چڑھ کر صلب تک پہونچتی ہو اور پھر دونون ملجاتے ہین اور اس جگہ سے صفاق جزو غشائی بن جاتا ہے
جسکی تقسیم محسوس کیطرف نہین ہو بلکہ حس ظاہری مین ایک جسم بسیط محسوس ہوتا ہو اور یہی صفاق معدہ پر پیچھے ان دونون صفاق کے حاوی ہوتے
جو دونون صفاق جوہر معدہ کے ہین اور صفاق کہی کی نگہداشت اسی سے ہوتی ہو اور معدہ تک پہونچکر بذریعہ ان اجرام کے جو متصل صلب کے
معدہ سے مرتبط ہوتا ہو اسی صفاق کے واسطے پیچیدگی اور چڑھاو اتار سب کچھ ہوتا ہو اسکی جانب زیرین اور لیسار مین زیادہ گندگی اور غلظ ہو
ایک طبقہ اسکا اس جگہ سے شروع ہوا ہو جہان عضل بطن کا ظہور اچھی طرح سے ہو اور یہ طبقہ اسکو ڈھانپے ہوے ہو اس طبقہ کے نیچے

طبقہ باریک ہے جو درحقیقت صفاق ہے اور وہ باریک طبقہ نہایت رقیق ہے اسی باریک طبقہ سے غشاء مستبطن صدر ا گتی ہے۔ مقام روئیدگی
صفاق سے ایک فزونی جانبین سے ایسی جدا ہوتی ہے کہ اسی فزونی ۔ رامعاء اور طحال اور ماساریقا سے ایک جال سا گندھ جاتا ہے جو جانب
سطح کیطرف منقطع ہوتا ہے یہ ثرب باوجود منقطع ہونے کے معدہ سے ملق ہے ایسی چیزوں سے جو معدہ اور طحال کی تقعیر یعنے جانب اندرونی اور
مواضع شریانات اور ان غدود سے جو درمیان عروق متصاصہ جنکو ماساریقا کہتے ہین اور جو درمیان معاء اثنا عشری کے ہین ہین سب چیزون
سے اسکی تعلیق معدہ سے ہوتی ہے مگر تعلیق اسکی قلیل اور ضعیف ہے اور کبھی جگر سے بھی ثرب کو اتصال ہوتا ہے اور ان اضلاع سے جو زور
کے ہین مگر یہ اتصال خفی اور پوشیدہ ہے۔ یہ اشیاء جو ذریعہ تعلیق اور اتصال کے ہین پس یہی جاے روئیدگی ثرب کی ہین اور اول ان
سب مین معدہ ہے۔ یہ ثرب گویا ایک صرہ یا تھیلی ہے ایسی عمدہ کہ اگر کوئی شے پتلی اور سیال اسمین رکھی جاے اسے بھی تھام لے جب
بنظر تحقیق دیکھا جاے معلوم ہوگا کہ جلد اور غشاء یعنے جھلی جو بعد جلد کے ہے اور وہ غشاء لحمی ہے اور عضل جو طبقہ فوقانیہ پر عضل بطن کے ہے
جسکا اوپر بیان ہو چکا یہ سب کے سب مراق مین داخل ہین۔ اور طبقہ زیرین طبقات عضل بطن سے مع اس رقیق جھلی کے جو درحقیقت
صفاق ہے منجملہ صفاقات کے ثرب بمنزلہ استر کے صفاق کے واسطے ہے اور بمنزلہ ابرہ کے ہے معدہ کے واسطے اور یہ اجسام باہم دیگر معین
معدہ کے ہین اسے گرم کرتے ہین اور معدہ کی وقایت اور نگہبانی مین بھی آپسمین ایک دوسرے کا معین ہے۔ معدہ کے نیچے ایک سوراخ
ہے جس سے معاء اثنا عشری متصل ہوتی ہے اور اس سوراخ کا نام بواب یعنے چوبدار ہے اور یہ سوراخ اوپر کے سوراخ سے تنگ تر ہے اسلیے
کہ بواب منفذ ہے اس شے کا جو ہضم ہو کر پتلی اور رقیق ہو چکی ہے لہذا اسے تنگ ہونا چاہیے اور اوپر کا سوراخ غیر منہضم شے کا منفذ ہے
پس وہ بڑا ہوا۔ بواب اسوقت تک بند اور پیوستہ رہتا ہے کہ ہضم پورا ہو جاے بعد ازان کھلتا ہے اور جبتک کل شے منہضم دفع نہو جاے
کھلا رہتا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ معدہ کو غذا تین طرح سے پہونچتی ہے ایک تو یہ کہ جبتک معدہ مشغول اپنے فعل مین رہتا ہے اور طعام اسمین
موجود ہوتا ہے وہ بھی ایک قسم کی پری معدہ کی غذا ہے۔ دوسری وہ غذا جو معدہ مین ان رگون سے آتی ہے جو باب تشریح مین رگون کی مذکور
ہوئی تیسرے جسوقت زیادہ گرسنگی ہو اسوقت خون سرخ جگر سے معدہ پر گرتا ہے اور معدہ کو غذا دیتا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ قدماء جسوقت
لفظ فم معدہ کی بولتے تھے کبھی تو مراد اس لفظ سے اس مدخل کو لیتے تھے جو موضع تنگ ہے اور اس مین وسعت نہین ہوئی اور وہ موضع
اجزاے معدہ سے ہے بعد مری کے۔ اور کبھی فم معدہ سے وہ مدخل مراد لیتے تھے جو حد مشترک درمیان مری اور معدہ کے ہے اور بعض آدمی فم معدہ
کو فواد اور قلب کہتے ہین جسطرح بعض لوگون کے کلام مین فم معدہ سے اشارہ بطرف قلب کے ہوتا ہے اور یہ اطلاق اشتراک اسمی کے تھا
اور اسوجہ سے کہ تمیز اور جدا کرنے مین اعضاء کے نامون کے ضعف تھا۔ اور بقراط کے زمانہ سے اکثر لفظ فواد کا اطلاق فم معدہ پر بوجہ قرب
اور مجاورت کے مجازاً ہوتا ہے **امراض مری** مری مین اصناف جب سوء مزاج کے عارض ہوتے ہین اسوقت اپنے فعل خاص یعنے
ازدراد مین ضعیف ہو جاتی ہے اور اسمین امراض آلیہ سب کے سب اور امراض مشترکہ بھی پیدا ہوتے ہین اور اورام حارہ اور باردہ اور اورام
صلبہ بھی پیدا ہوتے ہین امراض آلیہ مین سے اکثر مری مین سدون کے پڑ جانے کا زیادہ گمان ہوتا ہے جو بسبب کسی امر ضاغط خارجی کے پڑین
مثلاً کوئی فقرہ اندرونی اپنی جگہ سے ہٹ کر تنگی اور ضغطہ پیدا کر دے خواہ ورم کسی عضو مجاور اور قریب مین مثلاً حنجرہ یا اوراغشیہ اور ریہ اور
قصبہ وغیرہ مین پیدا ہو کر مری مین تنگی پیدا کرے۔ یا خود مری مین خواہ اس عضلہ مین جو مری کو ٹھہراتی ہے ورم پیدا ہو کر یہ تنگی پیدا کرے امراض
مشترکہ کے اقسام سے جو مرض زیادہ مری مین لاحق ہوتا ہے نزف الدم اور انفجار دم کی بیماری ہے **ازدراد کی کیفیت** فعل ازدراد یعنے نگلنا
نوالہ وغیرہ کا مری سے بذریعہ قوت جاذبہ کے تمام ہوتا ہے کہ طعام کو لیف مستطیل اور طولانی جو اندرونی ہے جذب کرتی ہے اور معین اس
جذب پر لیف عریض بیرونی بھی اسیطرح سے ہوتی ہے کہ امساک اور رد کرنا شے معلوم یعنے نوالہ کا پیچھے سے کرتی ہے لہذا شے مبلوع دب کر

اور بخر کر نیچے کیطرف اتر جاتی ہے **مترجم کی عبارت** مری کو بمنزلہ ایک چمڑے کے نل کے خیال کرو جو سیدھی کھڑی کی گئی ہے اور مبلوع یعنے لقمہ اور نوالہ وغیرہ کو بمنزلہ ایک گیند کے سمجھو۔ اب خیال کرو کہ مبلوع یعنے گیند مری مین کسی قدر اترا اور اوپر کی جگہ اس سے خالی ہوئی پس اگر خالی جگہ اوپر والی کسیقدر سمٹی ضرور ہے کہ اس گیند کو خواہ مبلوع کے نیچے اترنے کے سوا چارہ نہوگا جسطرح ہم گیند کو نل کے اندر کسیقدر اُتارکے پھر نل کا سرا دابین اور سمیٹین ضرور وہ گیند خالی جگہ نیچے والے کی طرف اتریگا پس لیف عریض کی اعانت ازدراد مین ایسی ہے جیسے کہ ہم نے اپنے ہاتھ سے دبانے کی اعانت گیند کے اُتارنے مین بیان کی اور ظاہر ہے کہ جب تک نوالہ کے پیچھے کسی قدر امساک اور سمٹنا پیدا نہوگا شے مبلوع پر کسی قسم کا دباؤ نیچے اترنے کا نہوگا شاید اس بیان سے کسیقدر توضیح زیادہ کیفیت ازدراد مین ہوئی ہو

متن قے کرنے کا فعل فقط مری سے تمام ہوتا ہے مگر ازدراد کا فعل آسان ہے اسلیے کہ نوالہ اترنا نیچے کی طرف یہ حرکت طبعی ہے (کہ جملہ اقسام اپنے مرکز کیطرف بالطبع مائل ہین پس ازدراد کی آسانی اسیوجہ سے ہے کہ لقمہ جو بالطبع نیچے کیطرف مائل تھا ازدراد بھی اسی نیچے ہی کیطرف اتارنے کو کہتے ہین) یہ ازدراد جیسا اوپر بیان ہو چکا دو طبقہ کی اعانت ہمدگر سے پورا ہوتا ہے ایک طبقہ اندرونی جسکی لیف طولانی ہے اور دوسرا طبقہ بیرونی جو طبقہ اندرونی کو ڈھانپے ہوے ہے اسکی لیف عریض ہے اور قے کی حرکت جو برعکس ازدراد کے ہے خلاف مجری طبیعت کے ہے یہ فعل فقط بیرونی طبقہ سے جو عاصر ہے پیدا ہوتا ہے اور دشواری سے بھی ہوتا ہے **ضیق مبلع و عسر ازدراد** موضع بلع مین تنگی یا کسی ایسے سبب سے پیدا ہو جو خاص مری مین حادث ہوا ہے یا وہ سبب مری کی مجاور اور قریب کسی عضو مین پیدا ہو۔ مری مین جو سبب مورث اس مرض کا ہو یا ورم ہوگا یا خشکی بیحد جس سے فناے رطوبت اصلی مری کی ہو جاے خواہ رطوبات زائدہ جو مری مین ہون بسبب تپ وغیرہ کے کسیقدر خشک ہو جائین۔ یا سبب اس مرض کا کسی قسم کا سوء مزاج مفرط ہو اور سقوط قوت خواہ ضعف قوت ہو خصوصاً آخر مین امراض حادہ کے جو ردی اور ہائل اور مہلک ہوتے ہین۔ وہ سبب جو اعضاے قریبہ مین مری کے پیدا ہو کر مورث اس تنگی کا ہو یا تو ورم عضلات حنجرہ کا ہے جیسے خوانیق وغیرہ مین ہوتا ہے اور یہ قسم ضیق مبلع کی ہمراہ ضیق نفس کے ہوتی ہے خواہ ورم اعضاے عنق کا۔ یا میل اور جھک جانا کسی فقرہ کا فقرات معلومہ سے اندر کیطرف۔ خواہ تولد ریح کا مری مین جو مری کو بند کردے اور تنگی پیدا کرے خواہ تشنج اور کزاز جو پیدا ہونیوالا ہے یا اسکا شروع ہوگیا اسلیے کہ ضیق مبلع اکثر کزاز اور جمود پر مقدم ہوتا ہے۔ ہمارے بعض ارباب تعارف اور دوستون نے ایک قسم عسر ازدراد کی ایسی بھی دیکھی کہ ایک شے مجہول اور نا معلوم موضع بلع مین پھنس گئی تھی اور اسکے رکنے سے خناق کی سی کیفیت ہو گئی تھی یکایک اس شخص کو ابکائی آئی اور قے مین بہت سے کیڑے بڑے بڑے از قسم حیات کے زندہ برآمد ہوے انکے نکلتے ہی بلع مین آسانی پیدا ہو گئی اور خناق بھی زائل ہو گیا اسوقت اس دوست کو ثابت ہوا کہ سبب عسر ازدراد کا اسی شے کا احتباس تھا جو ان کیڑون کے نکلنے سے جاتا رہا **علامات** جو قسم اس مرض کی بسبب فقرات کے ہوگی مریض جب چت لیٹے گا تنگی زیادہ ہوگی اور جب لقمہ اس گرایا کے قریب پہونچے گا جو اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہے اسوقت ایذا اور الم زیادہ ہوگا جو قسم اس مرض کی کسی سوء مزاج ضعف آور سے پیدا ہوگی اسپر طول زمانہ اور مدت اُترنے لقمہ وغیرہ کا دلیل ہوتا ہے اور ٹھہر ٹھہر کر اترنا اور اترنے کا بہت کم محسوس ہونا مع مسافت ازدراد مین اور باینہمہ امور کے درد کا بالکل نہونا البتہ ہرگز یہ ضعف کسی جزو معین مین مری کے ہو اسوقت نوالہ کا ٹھہرنا خواہ ضیق ازدراد خاص اسی جگہ پیدا ہوگا اور لقمہ یا نوالہ کا محتبس ہونا اسی جگہ خاص محسوس ہوگا۔ جو قسم اسکی بسبب ورم کے ہو قریب اسی ورم کے تنگی پیدا ہونے سے اور اسی جگہ درد محسوس ہونے سے اسکی شناخت ہوگی اور اگر ورم گرم ہوگا حرارت حمی سے خالی نہوگا اگرچہ یہ تپ اکثر شدید اور قوی نہین ہوتی پھر اگر ورم حار ہوگا حرارت لمس اور پیاس بھی اسپر دلیل ہوگی اور اگر حار نہوگا تپ بھی نہوگی۔ بیشتر ورم خراجی ہوتا ہے جو اسقدر زیادہ حار نہین ہوتا کہ تپ آجاے اسوقت درد خفیف ہوگا کہ بعض اوقات اسکے صدمہ سے لرزہ اور تپ ہو جایا کرے گی۔ بیشتر یہ خراج یا ورم مجتمع ہو کر شگافتہ بھی ہوتا ہے اور قے کی راہ سے قیح برآمد ہوتی ہے ان شدائد مین سکون ہو جاتا ہے جو اس ورم کے سبب سے پیدا ہوئی تھی اور قرحہ کا

مرض پیدا ہوجاتا ہو۔ جو ضیق مبلع مقدمہ کزاز اور جمود کا ہوتا ہو اسپر ہمراہ کزاز وغیرہ اور جملہ دلائل خاصہ دلالت کرتے ہین **علاج** اگر بسبب ورم اور زوال فقرہ کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اسکا علاج بعینہ ورم اور زوال فقرہ کا علاج ہو۔ اور اگر بسبب سوء مزاج کے یہ مرض لاحق ہو اور التہاب اور حرقت اور حرارت سطح فم معدہ مین پائی جاے واجب ہو کہ لطوخات درمیان دونون شانون کے لگاے جائین اور وہ لطوخات عصارات اور ادویہ باردہ سے مرکب ہون اور انھین عصارات اور ادویہ کو بطور حسو کے پلانا بھی چاہیے اور دوغ ترش خواہ ہی قسم کی اور اشیاء باردہ پلانی چاہیین اور اگر سوء مزاج بارد سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہو۔ پس واجب ہو کہ ادویہ مسخنہ سے جو علاج مین معدہ بارد کے مستعمل ہین علاج کرین اور روغن اور مروخات مسخنہ جو باب معدہ مین مذکور ہونگے اور روغن بلسان اور روغن ترب اور روغن مسک وغیرہ اور ضماد جند بیدستر اور اشق اور مُر اور فرابیون وغیرہ کا لگایا جاے۔ اگر سوء مزاج رطب ایسا ہو کہ اسنے ترہل اور ڈھیلا پن زیادہ پیدا کیا ہو اور اسکی شناخت سطح دہان اور زبان کے ترہل سے ہوتی ہو کہ یہ دونون عضو ترہل مین مری کے ترہل سے مشارکت رکھتے ہین اسوقت علاج ایسی ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین قبض اور اسخان ہو اور وہ ادویہ جو خوشبو بھی ہون مگر ان ادویہ کا استعمال بعد تنقیہ معدہ کے مناسب ہو اگر احتیاج تنقیہ اور اصلاح کی ہو یہ ادویہ جیسے انیسون بریان اور بہمن اور سنبل اور ناردین اور ساذج ہندی اور کندر اور دقاق کندر اور مُر اگر حاجت ہلکی ہو کہ ادویہ عطریہ کے ہمراہ مسخنہ قویہ ہمراہ قوابض باردہ کے اضافہ کیجائین تاکہ مسخنہ کے سبب سے برودت ادویہ شدید البرد کی ٹوٹ جاے اور جو تخفیف مثل ورد اور گلنار وغیرہ سے بوجہ شدت برودت کے پیدا ہوتی ہو وہ باقی نرہے یہ بھی کرنا چاہیے۔ میری راے مین انجدا ج زیادہ نافع ہو اس مرض مین اگر بسبب یبوست اور خشکی کے یہ مرض پیدا ہوا ہو ترطیب باندازہ یبوست کرنا چاہیے یعنے جسقدر یبس غالب ہو اسی درجہ کی ترطیب کرنی چاہیے اور استعمال اغذیات مرتبہ معتدلۃ المزاج کا اور نیمبرشت جیزردن کا اور شحوم اور زبد اور مخ کا کرنا لازم ہو اور بدن اور معدہ کی تدبیر تو یہ ہی پوری کیجاے اسلیے کہ مری اکثر امور مین تابع مزاج معدہ کی ہو **اورام مری** کے کبھی حار فلغمونی ہوتے ہین اور کبھی باشرا یعنے خون صفراوی سے پیدا ہوتے ہین اور بارد بلغمی اور صلب سوداوی بھی ہوتے ہین اور اکثر مری کے ورم کا نضج دشوار ہوتا ہو اور دیر مین ہوتا ہو **علامات** لقمہ نگلتے وقت درد کا ہونا اسپر دلالت کرتا ہو اور غیر وقت بلع کے قفا کے پیچھے تک درد پہونچتا ہو اور مقام بلع مین ضیق اور تنگی ہوتی ہو۔ ورم حار مری کا کمتر اسکے ہمراہ تپ ہوتی ہو اور وہ بھی شدید نہین ہوتی اور بیشتر تپ کسی کسی وقت عارض ہوتی ہو جیسے حمی یوم کی کیفیت ہے اور کبھی تابع اس تپ کے لرزہ بھی ہوتا ہو مگر اس لرزہ کے ہمراہ پیاس کی شدت اور حرارت زیادہ ہوتی ہو۔ جب ورم پختہ اور نضج یافتہ ہوتا ہو لرزہ مین زیادتی ہوتی ہو اور جب شگافتہ ہوجاتا ہو قے کی راہ سے ریم برآمد ہوتی ہو لیکن اگر ورم حار نہو تنگی مبلع مین مثل ورم حار کے ہوگی مگر حرارت اور حمی اور پیاس نہوگی **علاج** دواؤن کے چند اقسام سے ہوتا ہو پلانے کی ادویہ اور اوپر رکھنے اور لگانے کی مگر خارج سے جو ادویہ لگائی جائین لازم ہو کہ درمیان دونون شانون کے لگاے جائین اور وہ ادویہ رادع اور قابض ہون جو ریاحین یعنے گلہاے خوشبو جیسے گلاب اور تلسی وغیرہ اور اسیطرح فواکہ معطرہ سے مطابق انھین ادویہ کے جو باب اورام معدہ مین مذکور ہونگے۔ بعد ازان انمین اشق اور مقل اور علک الانباط اور انجیر زیادہ کیا جاے مگر قوابض سے خالی نہ رہین اور چربیان بھی اضافہ کیجائین۔ اگر یہ ادویہ مفید نہون تحلیل کثیر کی حاجت ہوگی اور دراصل ورم صلب ہوگا پس واجب ہو کہ ادویہ مذکورہ بالا مین وہ اجزا ملاے جائین جو قوی التحلیل ہون مثل حب الغار اور عاقرقرحا اور قردمانا اور زراوند اور ایرسا اور بلسان کے بیشتر حاجت مفجرات کے ضماد کرنے کی ہوتی ہو تو مثل خردل اور ثافسیا وغیرہ کے لیپ کیا جاتا ہو ان ادویہ مین سے جو دبیلات صدر اور ریہ مین مذکور ہو چکین تاآنکہ جب زیادہ قوی دواے مفجر کی حاجت ہوتی ہو کبوتر کی بیخال تک تجویز ہوتی ہے پینے کی ادویہ اورام حار مین از قسم لعوقات اختیار کرنی چاہیین تاکہ ان ادویہ کا گذر اور پہونچنا موضع ورم تک علی الاتصال اور تھوڑا تھوڑا ہو

اور اوائل مرض مین لعوقات عدس اور طباشیر لعاب اسبغول اور تخم خرفہ اور آب کدو وغیرہ سے تیار کرنی چاہیین اسکے بعد روادع اور محللات کیطرف آنا چاہیے مگر تھوڑا سا انجیر اور رازیانہ اور بابونہ بھی شامل رہے پھر اسپر بھی زیادتی کرنی چاہیے اور حلبہ اور تمر کا استعمال کرنا چاہیے اور غذا مین احسا کا استعمال درکار ہے اول مین روادع جیسے وہ ستو جو آرد جو اور عدس سے تیار کیے جائین اور ترشی حموضات معلومہ کی انمین پڑے خواہ نہ پڑے چنانچہ مکرر اسکا ذکر ہو چکا ہے جب ورم کا نضج شروع ہو اسوقت حلتیت سبوس گندم اور روغن بادام اور شکر سے تیار کرین اور تخم کتان وغیرہ بھی انمین داخل کرتے ہین اسکے بعد پھر آرد کرسنہ اور نخود شریک کیا جاتا ہے جب شگافتہ ہونے کی نوبت پہونچتی ہے اسوقت ان ادویہ مین یعنے احسا مین کسیقدر بیخ سوسن آسمان گونی اور بادام تلخ اور فراسیون اور تھوڑی سی خردل اور انجیر اور چھوہارا ملاتے ہین **اورام باردہ کا علاج** جو مری مین پیدا ہون جو طریقے علاج کے معدہ باردین مذکور ہین انکا اعتبار کرکے پھر ان ورام کے علاج مین ملینات منضجہ کا استعمال کرتے ہین اندرونی ادویہ مین لعوقات اور وہی احسا جنکو واسطے انضاج اور پختہ کرنے مادہ کے ہم نے بیان کیا ہے اور بیرونی ادویہ مین ضمادات مذکورہ کہ انمین حلبہ اور بابونہ اکلیل الملک اور مقل اور صمغ البطم اشق اور ایرسا اور کسیقدر عطر بھی ملاتے ہین۔ اگر ورم بطرف تقیح اور شکن کے مائل ہو وہی تدبیر جو اورام حارہ مین بیان ہوئی کرنی چاہیے اور ان امور کا لحاظ بھی کرنا چاہیے جو باب معدہ مین مذکور ہین **مری شگافتہ ہوکر خون کا برآمد ہونا** اسکی تدبیر اور علاج نفث الدم کے باب مین بخوبی بیان ہو چکی ہے اسی مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے ہان نفث الدم اور اسکے علاج مین جو کسیقدر فرق ہے از انقبیل جو باب معدہ مین مذکور ہوا وہ یہی ہے کہ ادویہ انفجار مری مین ایسی ہونی چاہیین کہ انمین کسیقدر لزوجت بھی ہو اور گوندگی ایسی چسپیدگی بھی ہو تاکہ وہ ادویہ دفعتہ معدہ تک نہ پہونچ جائین بلکہ موضع انفجار مری پر ٹھہر ٹھہر کر گذرین کہ انکا اثر قوی بذریعہ اسی ٹھہرنے اور دیر مین گذرنے کے ہو اگرچہ پھر دوبارہ ان ادویہ کا اثر بعد ہضم اور استحالہ کے عروق کے ذریعہ سے بھی پہونچیگا اور نفع کریگا مگر یہ اثر بہت سست اور ضعیف ہوگا اسلیے دور دراز راہونکو طے کرنی اور ان مسالک اور راہون مین منفعل ہوکر وہ اثر آئیگا ضرور وہ قوت جو بروقت ورود دوا کے مری مین ہے گھٹ جائیگی اور تھوڑی سی باقی رہجائیگی **قروح مری کے** مری مین قروح بسبب پھنسیون کے پیدا ہوتے ہین خواہ ان اورام کے جو مری مین حادث ہوے ہون اور پیدا ہوکر شگافتہ ہو جائین یا چند اخلاط حادہ بروقت قے کرنے کے مری مین ہوکر گذرین خواہ اور وجہ سے ان اخلاط کا مرور اور گذر مری مین ہو نزلہ کے بکثرت انصباب سے بھی مری مین قروح کا پیدا ہونا کچھ بعید نہین ہے **علامت** ہم نے باب قروح معدہ مین بیان کیا ہے کہ معدہ کے قروح اور مری کے قروح مین کیا فرق ہے اس امر کو باب معدہ مین دیکھنا چاہیے۔ دلیل خاص اس امر پر کہ مری مین قرحہ ہے اور ورم نہین ہے یہ ہے کہ اگر مری مین ورم ہوگا بسبب بڑی ہونے مقدار لقمہ وغیرہ کے ازدراد یعنے نوالہ وغیرہ اترنے مین زیادہ دشواری بلکہ ایذا ہوگی بہ نسبت اس ایذا کے جو قرحہ کے ہونے سے ہوتی ہے لقمہ کے مزہ تلخ اور تیز اور ترش ہونے کے سبب سے اور قروح مری مین ایذا فقط اختلاف ذائقہ سے نوالہ کے ہوتی ہے لقمہ کی بزرگی اور کوچکی کا اختلاف چندان موثر ایذا دہی مین نہین ہے۔ اور کیا عجب ہے کہ اگر نوالہ چکنا اور روغندار ہو اور مقدار اس نوالہ کی معتدل خوردی اور بزرگی مین کسیقدر ایذا قروح مری مین نہ پیدا کرے۔ اور جو لقمہ روغنی قلیل المقدار ہو اور کوئی کیفیت ترشی اور تیزی وغیرہ کی اسپر غالب ہو وہ بھی قرحہ مری مین ایذا دیگا۔ تا اینکہ اگرچہ وہ لقمہ اسقدر چھوٹا ہو کہ بروقت نفوذ کے مری مین پھنستا ہوا نہ گذرے اور اسکا حجم مری کے سطح اندرونی سے مزاحم نہو تب بھی اگر کوئی کیفیت ترشی اور تیزی وغیرہ کی اس لقمہ پر غالب ہوگی ضرور ایذا رسانی بوجہ قروح مری کے کریگا جس شخص کے مری مین پہلے سے کسی مادہ تیز اور حاد کے نکلنے سے قروح پیدا ہون اسکے قروح کا علاج دشوار ہوتا ہے اور وہ بیمار اکثر تو یہی ہے کہ قریب بمرگ ہوتا ہے **علاج قروح مری کا** اگر مری مین قروح پیدا ہون تو ہم دفعتہ ایسی ادویہ جو اصلاح ان قروح کی کرین بے دھڑک استعمال نہین کرتے جسطرح قروح معدہ وغیرہ کے علاج مین

ہم بے تردد ان ادویہ کو استعمال کرتے ہین بلکہ ہم قروح مری کے علاج مین یہ طریقہ اختیار کرتے ہین کہ وہ ادویہ تھوڑی تھوڑی دینی شروع کرتے ہین اور پہلے انھین دواؤن کو ہم اختیار کرتے ہین جو غلیظ اور بالزوجت ہون یا اینکہ غلیظ اور بالزوجت کو باہم ملا کر استعمال کرتے ہین اس آمیزش کا سبب یہ ہو کہ ادویہ ہون خواہ اور کوئی چیز ہو مری مین دیر تک ٹھہر نہین سکتی اور نہ اسے گرفت کرسکتی ہین بلکہ چونکہ مری ایک راہ اور گذرگاہ ہو لہذا وہ ادویہ مری مین ہو کر جب گذرتے ہین فوراً نکل جاتے ہین اور جدا ہوجاتے ہین اور جب انکے استعمال مین یہ حیلہ اور تدبیر کی گئی کہ بار بار تھوڑی مستعمل ہون اور دفعہ واحد مین بمقدار کثیر انکا استعمال نہو ضرور یہ ہو کہ جب وہ ادویہ گذرین گے ہر وقت مرور کے ملاقات انکو سطح مری سے وقتاً فوقتاً ہوتی رہے گی اور جب سطح مری سے وہ ادویہ بار بار ملین گے اپنا اثر بھی ہم کرتے ہوے گذرینگے اور اگر لزج اور چسپندہ ہون گذرتے وقت ضرور سطح مری سے لپٹین گے اور کسیقدر چسپیدہ ہونگے اور دفعۃً مری سے جدا نہوجائینگے تفصیل ان ادویہ کی باب قروح معدہ مین بیان ہوگی اسلیے کہ وہ ادویہ بعینہ وہی ہین جو معدہ کے قروح کے علاج مین بکار آمد ہین

بیان مزاج معدہ کا جو طبعی ہے معدہ کا مزاج حار طبعی اگر ہو اسکی شناخت یہ ہو کہ طعام قوی کو مثل گوشت گاؤ اور نیل گاؤ وغیرہ کے اچھی طرح ہضم کرے اور جو طعام کہ لطیف اور نازک ہین وہ اس معدہ مین فاسد ہوجائین جسطرح گوشت چوزہاے مرغ اور دودھ وغیرہ اور دوسری علامت یہ ہو کہ غذاے گرم کا قبول اس معدہ مین زیادہ ہوتا ہو اور اچھی طرح سے اس غذا کو یہ معدہ بسبب مناسبت مزاج کے قبول کرتا ہو اور مقدار اشتہا اور خواہش سے ہضم زیادہ ہوتا ہو بارد طبعی مزاج معدہ کی علامت یہ ہو کہ شہوت مین کمی ہو اور ہضم بھی کم ہو کہ سواے غذاہاے لطیف اور سبک کے اور قسم کی غذا ہضم نہوسکے اور جو غذا سرد مزاج ہو اسی کو اچھی طرح وہ معدہ قبول کرسکے **علامت مزاج یابس طبعی کی** یہ ہو کہ پیاس عادت سے زیادہ لگتی ہو اور تھوڑے سے پانی وغیرہ کے ملانے سے بہت سی سیرابی ہوجاے اور اگر زیادہ پانی وغیرہ پلایا جاے زحمت پیدا ہو اور جو غذا یابس اور خشک ہو اسے اچھی طرح قبول کرے **علامت مزاج رطب کی** معدہ جو بالطبع مرطوب ہو اسکی علامت یہ ہو کہ پیاس کم لگتی ہو اور باوجود قلت تشنگی کے اگر پانی وغیرہ بمقدار کثیر دیا جاے ناگواری اور زحمت نہو اور جو غذا کہ تر ہو اسے اچھی طرح قبول کرے

امراض معدہ کا بیان معدہ کو سولہ قسم سوء مزاج سادج بھی عارض ہوتے ہین اور اقسام سوء مزاج مادی دموی ہون خواہ صفراوی کے جملہ اقسام بھی عارض ہوتے ہین اسیطرح سوء مزاج بلغمی زجاجی خواہ بلغم رقیق کی جو سیال ہو خواہ ساکن ہو یا آنکہ اسی بلغم مین غلیان اور جوش پیدا ہوا ہو خواہ بلغم ترش یا بلغم شور کے سوء مزاجات خواہ اس بلغم کے جو ہمراہ مادہ سوداوی کے ہو اور وہ سودا ترش ہو خواہ کھٹا ہو. اسیطرح معدہ کو اورام اور قروح اور نیز انحلال فرد یعنے جراحت اور جو چیز قائم مقام اسکے ہو کہ سب امور اسباب اندرونی خواہ اسباب خارجی کی وجہ سے مثل صدمہ اور کوفتگی کے لاحق ہوتے ہین کبھی معدہ کی لیف مین تہلہل یعنے ڈھیلاپن عارض ہوتا ہو کہ نسج یعنے بافت معدہ کی ڈھیلی ہوجاتی ہو اور کھلجاتی ہو اور کبھی معدہ مین سدہ ایسا پڑجاتا ہو جو اسے پر کردیتا ہو. اکثر معدہ محتمل انخراق اور شگافتہ ہونے کا ہوتا ہے تو اسوقت فی الحال مہلک نہین ہوتا ہو. اور اگر انحلال فرد اس درجہ کو پہونچ جاے کہ جرم معدہ شگافتہ ہوجاے پھر مریض ہلاک ہوجائیگا بقراط کہتا ہو جس شخص کا معدہ پھٹ جاے وہ آدمی فوراً مرجاے گا. کبھی امراض خلقت کی بھی مقدار معدہ مین عارض ہوتی ہین مثلاً کہ معدہ زیادہ بڑا ہو خواہ زیادہ چھوٹا ہو امراض شکل کے یہ ہین کہ مثلاً زیادہ گول اور مستدیر ہو. منجملہ امراض معدہ کے یہ بھی ہے کہ ملاست یعنے چکنا ہونا اور خشونت یعنے دردرا ہونا پس اگر ملاست زیادہ ہوے معدہ مین ازلاق پیدا ہوگا یعنے جو شے آمین جاے گی پھسلیگی امراض وضع یعنے انداز اور طرز کی یہ صورت ہو کہ مثلاً معدہ باہر کی طرف زیادہ نکلا ہوا ہو کہ ایسا معدہ حرارت اور برودت خارجی کو زیادہ قبول کریگا **ایضاً** سدد بھی لیف معدہ مین پیدا ہوتے ہین اور مجاری معدہ جو کہ جگر تک ہین انمین بھی سدہ پڑجاتا ہو خواہ جگہ کی

معدہ کے طحال تک ہین ان مین سدد پیدا ہوتے ہین. اگر مجاری جگر مین معدہ کے سدے پڑجاتے ہین اسوقت ذرب پیدا ہوگا اور اگر مجاری طحال مین سدد پیدا ہون اسوقت اشتہا مین کمی واقع ہوگی. کبھی معدہ مین ریاح اور نفخ بسبب خرابی غذا کے اور بسبب ضعف معدہ کے جو بذاتہ اسے ہو پیدا ہوتے ہین اور ہم ریاح اور نفخ کا بیان ایک فصل جداگانہ مین کرینگے. سوء مزاج معدہ کا کبھی اسباب خارجی کی وجہ سے (جیسے حرارت اور برودت) پیدا ہوتا ہے اور کبھی بسبب اسباب اندرونی کے بعض اقسام امراض معدہ کے جب زیادہ گرمی فصل کی ہو اسوقت انکا ہیجان ہوتا ہے یا تو اس سبب سے کہ حرارت فصل کی مواد ردی کی کشش مین بطرف معدہ معین معدہ کی ہوتی ہے خواہ اسوجہ سے کہ جو مادہ کہ معدہ مین موجود ہوتا ہے اور اسکی موجودگی سے مزاج معدہ کا بھی حار ہوتا ہے پس حرارت فصل کی اس مادہ موجودہ کے استحالہ خراب پر معین ہوتی ہے اور بطرف ہیئت غیر طبعی کے اسی مادہ کو مستحیل کردیتی ہے اگر سوء مزاج معدہ کا مادی ہو تو ضرور ہے کہ یا تو وہ مادہ جرم معدہ اور مسامات لیف معدہ مین سمایا ہوا ہوگا خواہ جرم معدہ سے ملصق اور پیوستہ ہوگا یا تجویف معدہ کے اندر داخل ہوگا. اور کبھی خلط اور مادہ جو معدہ مین موجود ہے اسکی تولید بھی اندرون معدہ کے ہوتی ہے جیسے صفراے زنجاری اور بلغم غیر طبعی اور کبھی وہ مادہ ریزش کرکے کسی اور عضو سے معدہ مین آتا ہے جسطرح کہ دماغ سے نزلہ ہاے حارہ اور باردہ کی ریزش معدہ پر ہوتی ہے اور اس ریزش کی وجہ سے مزاج معدہ کا گرم خواہ سرد ہوجاتا ہے اور اسی مزاج کی طرف معدہ کا مزاج مائل ہوجاتا ہے جسکا انصباب اسپر ہورہا ہے اسیطرح کبھی مرارہ سے اخلاط مراریہ کا انصباب معدہ پر ہوتا ہے اور یہ ریزش بعض ان آدمیون ہوتی ہے جنکے بدنمین جداول یعنے چھوٹی چھوٹی نہرین اور راہین مرارہ سے معدہ تک مخلوق ہوئی ہون اور یہ جداول وہی ہین جو اکثر آدمیون کے بدنمین مرارہ سے امعا تک پہونچتی ہین اور اسی جہت سے جوشے مرارہ کے امعا مین جانی چاہیے وہ مرارہ سے معدہ مین آتی ہے پھر جب اس طرح کے مواد معدہ مین دیر تک ٹھہر تے ہین مواد شور اور حار کے ٹھہرنے سے معدہ مین قروح پڑجاتے ہین اور مواد باردہ خواہ پھیکے اور بدمزہ کے طول مکث سے ملاست اور زلق معدہ پیدا ہوتا ہے اور اسی چکنائی کی وجہ سے غذا وغیرہ معدہ مین ٹھہر نہین سکتی ہے. بیشتر تاثیر انھین مواد کی اول امعا یعنے اثنا عشری تک بھی پہونچ جاتی ہے اور پھر جو چیز متصل اثنا عشری کے ہے اسے بھی اثر ان مواد کا پہونچتا ہے ان مواد کا مورث فساد اشتہا ہونا خواہ استمرا اور ہضم کو فاسد کردینا یہ ضرر تو اول ہی امر ہے یعنے اور اضرار اور خرابیان تو پیچھے ہونگی پہلے یہی فساد پیدا ہوتا ہے. پس بعض آدمی ایسے ہین کہ انکے بدنمین خلقت ان جداول کی خلاف عادت کے ہوتی ہے اور برخلاف اس نقشہ کے جسکو ہم نے تشریح مین لکھا ہے اور نیز برخلاف اس ہیئت کے جو اکثر آدمیون کی ہوتی ہے خلقت مین ان رگون کی جو مرارہ سے طرف معدہ کے آتی ہین. کبھی معدہ مین جگر اور مرارہ سے انصباب ہوتا ہے اور یہ انصباب اس بدنمین ہوتا ہے جسمین کہ مرارہ سے معدہ تک ایک بڑی جدول مخلوق ہوئی ہے لہذا بطرف معدہ کے اس چیز کی ریزش ہوتی ہے جسکو امعا کی طرف ریزش کرنا چاہیے. کبھی معدہ مین ریزش خلط سوداوی کی ہوتی ہے طحال سے چنانچہ آیندہ اسکا حال معلوم ہوگا. بیشتر جو شے معدہ پر گرتی ہے وہ خلط صفراوی ہے جو کہ جگر سے بطرف معدہ کے ریزش کرتی ہے کبھی اس ریزش کے چند ایسے اسباب معین ہوتے ہین جو خاص معدہ مین موجود ہوتے ہین مثلاً معدہ مین درد شدید کا ہونا اور غم شدید جس سے ہیجان اخلاط ہو یا کھانے مین تاخیر اور دیر کرنا اور قوت دافعہ مین معدہ کے ضعف کا ہونا. اور بیشتر سبب انصباب مواد کا غضب اور غم شدید خواہ کوئی اور انفعال نفسانی ایسا ہوتا ہے جو محرک مواد ہو اور تحریک کرکے اسی معدہ پر گراے اور ایسی لذع اور چبھن پیدا کرے کہ بدون قے کرنے کے وہ خلش زائل نہوسکے. کبھی ایسے ہی محرکات مذکورہ کے سبب سے معدہ پر اخلاط صدیدیہ کا انصباب ہوتا ہے خصوصاً گرسنگی کی وجہ سے علی الخصوص جبکہ ان اطراف مین جدھر سے مادہ ریزش کرکے آتا ہے قروح بھی ہون اور پھر ان اخلاط صدیدیہ کے ہمراہ خلط سوداکی بھی ریزش ہوتی ہے. سوداکی ریزش کا سبب معدہ پر یا تو کثرت مادہ سوداوی ہے خواہ ضعف معدہ کی وجہ سے اسکی ریزش ہوتی ہے اور کثرت خلط کے اسباب آیندہ معلوم ہونگے. خون کی ریزش معدہ پر بھی

یا تو کثرت خون کی وجہ سے ہوتی ہی اور خون مین ہیجان کا ہونا کسی ایسے عضو مین جو معدہ سے اشرف ہو اور قریب معدہ کے اسی جانب مین ہے جدھر معدہ کو میلان ہو مثلاً جگر خواہ معدہ سے اوپر کیطرف وہ عضو شریف واقع ہو جیسے دماغ اگر دماغ سے خون ریزش کر کے حلق اور مری سے گذر کے معدہ مین پہونچے اور ضعف قوت دافعہ معدہ کی جملہ ان اشیاء کے قبول پر معین ہوتی ہی جو اسپر ریزش کرین منجملہ اسباب انصباب خون کے معدہ پر خواہ کسی اور عضو پر یہ ہی کہ سیلان خون کا کسی مقام معتاد سے بند ہو جاے مثلاً حیض کی آمد رک جاے خواہ بواسیر بند ہو یا ذرب کا حبس ہو خواہ اس ریاضت کا ترک ہو جس سے استفراغ خون کا ہوتا تھا خواہ کسی عضو کا قطع پیدا ہو ایسی اوقات مین جسقدر خون کہ غذاے اعضا کے واسطے طبیعت بدنی بطور ذخیرہ کے فراہم کرتی ہی اس سے زیادہ جمع ہو کر محتاج اسکا ہوتا ہی کہ وہ خون زائد کسی راستے نکلجاے اور بیشتر معدہ کیطرف آکر قے کی راہ سے وہ خون نکلجاتا ہی یہ بھی جاننا چاہیے کہ ضعف معدہ سبب قوی ہی ہر ایک قسم کے انصباب کا جو معدہ پر ہوتا ہی اور اکثر جو شے معدہ مین پائی جاتی ہی خواہ معدہ مین پیدا ہوتی ہی اخلاط سے وہ بلغم ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ کیلوس کی طبیعت قریب طبیعت بلغم کے ہی اسلیے کہ اگر کیلوس کا ہضم تام نہو گا خون اسکا نہ بنے گا اور نہ صفرا اور سودا پیدا ہو گا لہذا بلغم ہی بن کر رہجائے گا **ایضاً** معدہ کیطرف صفرا کا انصباب اکثر اسقدر نہین ہوتا ہی کہ اسے دھو کر پاک کر دے جسطرح امعا کو پاک کر دیتا ہی۔ خلط صفراوی اگر معدہ مین پیدا ہوتی ہی تو بعض لوگونکے معدہ مین اور اکثر تو یہی ہی کہ جگر سے اس خلط کا انصباب معدہ پر ہوتا ہی اسکے علاوہ معدہ مین خلط صفراوی اسوقت بھی پیدا ہوتی ہی جب کوئی ایسی غذا معدہ مین پہونچے جسکا استحالہ دخانیت کیطرف بسرعت ہو جاے کبھی معدہ کو بنظر اصل خلقت یا بسبب تعب اٹھانے امراض کے خواہ دردہاے شدید کے تعب سے یا بسبب سوء تدبیر حفظ صحت وغیرہ کے یہ خرابی عارض ہوتی ہی کہ جرم معدہ کی بناوٹ لیف وغیرہ سے جو ہی اسمین تہلہل یعنے ڈھیلا پن اور بودا پن بھی پیدا ہوتا ہی اور جلد اسکی رقیق و پتلی ہو جاتی ہی اس خرابی سے معدہ کے جملہ افعال مین ضعف پیدا ہوتا ہی اور اس کیفیت کا ازالہ براہ معالجہ بھی محنت شدید کو چاہتا ہے **اسباب امراض معدہ کے** سب وہی ہین جو اسباب خارجی اور دخلی دیگر اعضا کے امراض کے مذکور ہوے۔ مگر خاص ایک سبب امراض معدہ مین یہ زیادہ ہی کہ غذا ایسی کھائی جاے جو بذاتہ مقتضی سوء ہضم کو ہو اگرچہ معدہ اسوقت مین اپنے اعلے درجہ صحت پر ہو اور یہ سبب خاص باب سوء ہضم مین مذکور ہو گا یا اینکہ وہ غذا اسقدر قلیل ہو کہ معدہ صحیح کو بسبب قلت مقدار کی خشک کر دے اور لاغر اور پژمردہ کر دے یا اینکہ آدمی اسقدر خوگر دوا کے استعمال کا ہو جاے کہ اب اسکا معدہ بدون اعانت دوا کے اپنا فعل پورا نہ کر سکے۔ یا اینکہ معدہ پر تعب کثیر بوجہ قے کرنے اور اسہال کے ڈالا جاے خصوصاً قے کا تعب کہ حرکت شدید غیر طبعی اسمین کرنی پڑتی ہی اس سبب سے معدہ کی صحت باطل ہو جاے اور تخلخل اور ڈھیلا پن بناوٹ مین معدہ کے پیدا ہو جاے معدہ کی حس بہت زیادہ ہو کہ اسے ایذا اور الم ادنی سبب سے پہونچ جاتا ہی جو مزاج مفرط یعنے کیفیت زائد بر اعتدال سے ہو وہ معدہ کے ہر ایک فعل مین نقصان پیدا کرتی ہو تا اینکہ حرارت ساذجہ بلا مادہ بھی اگر بافراط ہو اکثر سبب زلق معدہ کا ہو جاتی ہی اسلیے کہ حرارت مذکورہ سے ضعف قوت ماسکہ مین بوجہ زیادہ پانی پینے کے پیدا ہوتا ہی۔ اور جو حرارت مادہ صفراوی سے پیدا ہوتی ہی اس سے تو اکثر یہ مرض یعنے زلق معدہ پیدا ہو جاتا ہی۔ جو آفات کہ افعال معدہ مین پیدا ہون یا تو وہ قوت مشتہیہ اور قوت جاذبہ مین اسطرح سے پیدا ہوتے ہین کہ اشتہا بڑھ جاے اور قدر معتدل سے بمقدار کثیر خواہش پیدا ہو یا اینکہ اشتہا مین کمی ہو جاے یا بالکل اشتہا جاتی رہے یا اشتہاے فاسد پیدا ہو اور فساد اشتہا یا تو غذاے فاسد کا ہو خواہ مشروبات فاسدہ کی خواہش پیدا ہو۔ یا اینکہ قوت ماسکہ مین معدہ کے آفت آجاے مثلاً زیادہ امساک پیدا ہو یعنے قبض عارض ہو خواہ امساک ضعیف ہو جاے یعنے ثقیل اور گران غذا کو ٹھہرا نہ سکے یا بالکل قوت ماسکہ باطل ہو جاے کہ جو کچھ کھاے فوراً منفرق ہو جایا کرے یا قوت ہاضمہ مین فتور پیدا ہو کہ ہضم باطل ہو جاے خواہ ضعف ہضم پیدا ہو یا اینکہ ہضم فاسد ہوے کہ غذاے وارد بطرف دخانیت یا حموضت کے مستحیل کر دے۔ یا قوت دافعہ مین خلل

آجاے اسطرح کہ دفع لشدت پیدا ہو مجراے طبعی کیطرف خواہ مجراے طبعی سے اوپر کیطرف یا قوت دافعہ ضعیف ہوجاے خواہ اسکا فعل کیسر باطل ہوجاے جو شے معدہ مین زیادہ ٹھہرے اور دیر تک رہے اگرچہ وہ متغیر نہو مثل فواکہ کے پھر بھی تغیر پیدا ہوگی جس سے الم اور ایذا تحریک اخلاط عارض ہوگی کبھی معدہ مین ایسے اوجاع پیدا ہونگے جو تمدید پیدا کرنے والے ہین اور لذاع ہین نیز اور اقسام کے اوجاع بھی پیدا ہوتے ہین کبھی ان قوتون کے ضعف کے تابع یہ امور ہوتے ہین۔ طفو طعام یعنے پھولنا اور اوپر کیطرف چڑھنا طعام کا پیدا ہوتا ہے اور دیر ہضمی خواہ بسرعت متعذر رہنا اور ضعف ہضم خواہ بطلان ہضم یا فساد ہضم یا سقوط قوت اشتہا اور اشتہا کا بالکل باطل ہوجانا یا شہوت فاسد پیدا ہونا اور ان تابع امور کی تبعیت سے قراقر اور ڈکار اور نفخ اور لذع وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ اور بیشتر انھین امراض مذکورۂ بالا سے بشرکت بعض اعضا کے خصوصًا دماغ کی شرکت سے جو بہت سے اعصاب درمیان معدہ اور دماغ کے مشترک ہورہے ہین بہرحال شرکت کی وجہ سے صرع اور تشنج اور مالیخولیا وغیرہ پیدا ہوتے ہین خواہ بصارت مین ضرر پیدا ہوتا ہے اور آنکھونکے سامنے ایسا نظر آتا ہے کہ جیسے جون خواہ مچھر یا مکڑیکا جالا خواہ بھنڈ سامنے اوڑ رہی ہے اور دراصل کوئی شے نہین ہوتی اور اکثر معدہ کا ضرر قلب تک بشرکت پہونچتا ہے اسوقت غشی پیدا ہوتی ہے اور یہ غشی یا شدت درد کے وقت خصوصًا جب معدہ مین ورم ہو عارض ہوتی ہے خواہ کسی کیفیت مفرطہ حرارت اور برودت سے یا کسی مادہ سے جو مستحیل سمیت کی طرف ہو پھر یہ مادہ سمی ضعیف اور کمی کے ساتھ ہے کہ غشی پیدا نہین کرسکتا اسوقت کرب اور قلق انگڑائی اور جھرجھری پیدا کریگا یہ وہی لوگ ہین جنکے واسطے بقراط نے تجویز کیا ہے کہ شراب مین بالمناصفہ پانی ملاکر پلانا ان لوگون کو امراض مذکورہ سے نجات دیتا ہے اسلیے کہ ایسی شراب آب آمیختہ مین تنقیہ اور غسل کی قوت ہمراہ تقویت کے ہے۔ معدہ بسبب شدت حس کے مستعد اور آمادہ قبول اثر کا ادنی سبب سے ہوتا ہے اور اسی قبول اثر سے صرع اور تشنج تک نوبت آجاتی ہے اور ایسے نازک طبع آدمی کو تھوڑا سا غضب اور فاقہ اور غم اور خفیف سبب جو محرک اخلاط ہو ایذا دیتا ہے پھر اگر ان اخلاط سے کوئی مقدار خلط مراری کی ایسے آدمی کے فم معدہ پر ریزش کرے اور بسبب شدت حس فم معدہ اس ریزش سے اسے ایذا پہونچے صرع پیدا ہوگی اور غشی عارض ہوگی خواہ تشنج عارض ہوگا کہ دماغ کو فم معدہ سے مشارکت ہے ایسا ہی آدمی اسکو وہ امور عارض ہوتے ہین جو امور کہ ضعف سے فم معدہ کے عارض ہوا کرتے ہین مثلاً جب اسکو تخمہ اور بدہضمی ہوگی خواہ مشروبات کا استعمال زیادہ کرے یا جماع بافراط کرے اسوقت مبتلاے تشنج خواہ صرع ہوجاے گا اور بیشتر ایسے ہی مریض بذریعہ قے کرانے خواہ زنگاری کے ان امراض سے نجات پاتے ہین۔ اور بیشتر امتلاے طعام جو زیادہ ہو ان لوگونکو سبات طویل مین گرفتار کرتی ہے تا اینکہ جب قے انھین آتی ہے اسوقت انکو سبات سے افاقہ ہوتا ہے۔ اور بیشتر یہی امتلا وقوع مالیخولیاے مراقی کا سبب ہوتی ہے اور افکار ردی اور فاسد اور خوابہاے بیہودہ نظر آنے کا بھی سبب یہی امتلا ہوتی ہے یہ بھی **جاننا ضرور ہے** کہ امراض معدہ کے جب دیرپا ہوجائین ضرور سستی اور ڈھیلاپن لیف معدہ کی بناوٹ مین پیدا کرینگے اور تدارک اور علاج ان امراض کا دشوار ہوجاے گا منجملہ آفات ردی کے خلقہ مین ایک آفت یہ بڑی ہے کہ سر کا مزاج سرد ہو اور آمادہ حدوث نوازل کا اور معدہ کا مزاج گرم ہو کہ اسکو تحمل ایسی دواؤنکا نہوسکے جو ایسے نزلہ ہاے باردہ کا تنقیہ کردین جیسے معجون فلافلی اور کمونی **وجوہ استدلال احوال معدہ پر** جن امور سے احوال معدہ پر استدلال کیا جاتا ہے وہ یہی ہین کہ معدہ کو برداشت طعام خواہ برداشت کا نہونا کیسا ہے یا آنکہ ہضم غذا کی کیا کیفیت ہے اور دفع فضلہ کیونکر اور کسطرح ہوتا ہے شہوت طعام کیسی ہے اور شہوت مشروبات کی کیسی اور کسقدر ہے حرکات معدہ کے اور اضطراب اسکا مثل خفقان معدہ اور ہچکی کے ملاحظہ کیا جاتا ہے کہ وہ کیسا ہے منہ کا اور زبان کا حال دیکھا جاتا ہے کہ ذائقہ کیسا ہے اور تری منہ اور زبان مین ہے یا خشکی اور خشونت ہے یا ملاست اور بوے دہن کیسی ہے۔ معدہ سے جو چیز براہ قے یا براز کے برآمد ہو اسے دیکھنا چاہیے اور ریح جو صادر ہو کہ اس سے آواز پیدا ہوئی ہو یا آواز نہین پیدا ہوئی خواہ وہ ریح جو معدہ سے اوپر کی طرف چڑھتی ہے جسکو ڈکار کہتے ہین وہ کیسی ہے

اور جو ریح معدہ کی بند ہو جاے اور اوپر نیچے دونوں طرف اس کا نکاس نہین ہوتا اور اسی کا نام قراقر ہو اسے بھی خیال کرنا چاہیے۔ رخساروں کا رنگ اور منھ کے اندرون کے رنگ کو بھی دیکھنا چاہیے اور جاع اور اورام معدہ کا بھی لحاظ کرنا چاہیے اور مشارکت سے اور اعضا کی جو معدہ کو لاحق ہو انکو بھی لحاظ کرنا چاہیے۔ جو چیز از قسم طعام اور شراب معدہ کو ایذا دے خواہ معدہ کو موافق ہو اسے بھی بنظر ایذا دہی اور موافقت کے دیکھنا چاہیے۔ طعام کے برداشت کرنے نہ کرنے کو اسطرح ملاحظہ کریں کہ اگر معدہ کو مقدار مناسب جثہ اور بدن سے کم کی برداشت ہو ضرور اسمین کسی نہ کسی سبب سے ضعف آگیا ہو اور اگر بقدر معتاد برداشت کرتا ہو تو قوت معدہ کی باقی ہو براز سے خواہ جو شے کہ شکم سے نکلتی ہو اسکی نظر سے استدلال معدہ کے احوال پر اسطرح کرنا چاہیے براز اگر مستوی اور معتدل ہو رنگ اور بو مین جودت ہضم پر دلالت کریگا اور جودت قوت معدہ پر اور قوت معدہ اعتدال مزاج معدہ پر دلیل ہوگی۔ اور اگر ہضم جید نہو ضعف معدہ اور سوء مزاج معدہ پر دلیل ہوگا پھر اگر رنگ براز کا زائد خواہ ناقص اعتدال سے ہو اسی مادہ پر دلالت کریگا جو معدہ مین جاگزین ہو۔ پھر اگر براز مین بدبو ہو اور اسکے ہمراہ نرمی بھی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ براز معدہ سے قبل از وقت مناسب جدا ہوا ہو اور سبب اسکی جلد اُترنے کا یہ ہو کہ معدہ اچھی طرح اس غذا پر حاوی نہین ہو سکا بسبب اسکے کہ قوت ماسکہ اسکی ضعیف ہو۔ اور اگر براز بدبو مین نرمی نہو اسکی دلالت پھر فقط ضعف ہاضمہ پر ہوگی۔ اور ریح کی جو معدہ سے سرزد ہوتی ہو اگرچہ اسکی کیفیت کا بیان خالی مسخرگی سے نہین ہو تاہم بیان اسکا یہ ہو کہ ریح کا صادر ہونا خواہ براز کا ہمراہ بیچ کے اترنا قوت معدہ پر دلیل ہو اور آواز بلند سے ریح کا سرزد ہونا جودت ہضم پر دلیل ہو اور قوت معدہ پر بھی اور اسی طرح بدبو مین ریح کی کمی ہونی۔ اور صواب یہ ہو کہ ریح کا صدور قوت معدہ پر کبھی دلیل نہین ہو بلکہ اگر ہو تو کسیقدر ضعف معدہ پر دلیل ہو لیکن یہ ضعف معدہ اس سے کم ہو جسکے سبب سے ڈکار پیدا ہوتی ہو کہ ڈکار کا پیدا ہونا ضعف قوت دافعہ پر دلیل ہو جیسے اور مبرز کی طرف اسکو دفع نہین کر سکتی۔ ریح کی آواز بلند اگر بنظر ذات اسی کے ہو تو غلظت جوہر مادہ ریح پر دلیل ہو اور اگر بلندی آواز کی بسبب قوت دافعہ کے ہو البتہ کسی قدر قوت معدہ پر دلیل ہوگی جو ریح کہ لطیف اور رقیق ہو اور اسکے برآمد ہوتے وقت آواز نہ پیدا ہو زیادہ دلیل ہو قوت معدہ پر بہ نسبت اس کثیف کے جو آواز پیدا کرے خصوصاً اگر اسمین آواز بدون ارادہ کے بے اختیار پیدا ہو۔ جو آواز خود بخود بدون ارادہ کے گوز کی پیدا ہو اختلاط ذہن پر دلالت کریگی کمی بو کی ریح مین ضرور جودت ہضم پر دلالت کرتی ہو اور بوے بد فساد ہضم پر دلالت کرتی ہو اور بالکل بدبو کا نہونا ہضم کی خامی پر دلیل ہو ہچکی کے ذریعہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے کہ اگر صاحب فواق کسیطرح کا لذاع اور خلش اپنے معدہ مین بروقت ہچکی کے پاتا ہو ضرور ہو کوئی خلط ترش خواہ تیز یا تلخ موجود ہوگی اور اگر ہچکی کے ہمراہ تمدد اور کھچاؤ سا معلوم ہو معدہ مین ریح کا وجود ہوگا اور اگر لذع بھی نہو اور تمدد بھی نہو اور پیاس بھی بروقت ہچکی آنے کے نہ لگتی ہو معدہ مین خلط بلغمی یعنے بلغم خام ہوگی اور اگر ہچکی بعد استفراغات کثیرہ اور حمیات کے لاحق ہو اسوقت یبس معدہ کی وجہ سے ہوگی۔ پیاس کے ذریعہ سے استدلال اسطرح پر کرنا چاہیے کہ پیاس اکثر مزاج حار پر معدہ کے دلیل ہوتی ہو پھر اگر پیاس کے ہمراہ تلخی بھی ہو مادہ صفراوی اور بلغم شور پر دلالت کریگی پھر اگر پیاس مین سکون آب گرم کے پینے سے ہوتا ہو تو اکثر مادہ بلغمی شور بورقی ہوگا اور اگر آب گرم کے پینے سے تشنگی زیادہ ہو مادہ مراری ہوگا۔ منھ اور زبان کے حال سے استدلال اس طرح پر ہو کہ اگر بروقت درد معدہ کے زبان کی خشونت اور سرخی شدید ہو غلبہ خون اور ورم گرم پر معدہ کے دلیل ہوگی اور اگر رنگ مائل بزردی ہو تو مرض معدہ کا صفراوی ہوگا اور اگر سیاہی اور سپیدی ہو تو سوداوی اور بلغمی ہو اور اگر یبوست اور خشکی فقط زبان پر ہو سبب مرض کا یبوست ہو۔ ہضم کے ذریعہ سے استدلال یون کرنا لازم ہو کہ ہضم جید جبھی ہوتا ہو کہ جس طعام کا ہضم ہو چکا ہو بعد ہضم کے پھر معدہ مین کسی طرح کی گرانی اور قراقر اور نفخ نہو اور نہ ڈکار آئے اور نہ طعم دخانی یا ترش ہو نہ ہچکی آے نہ اختلاج معدہ کا پیدا ہو نہ تمدد اور کھچاؤ بوجہ زیادتی مقدار طعام کے ہو۔ اور ٹھہرنا طعام کا معدہ مین زمانہ معتدل تک ہو اور اُترنا غذا کا معدہ سے ٹھیک اپنے وقت پر

نہ اس سے پہلے اور نہ اسکے بعد اور نیند بھی مستوی یعنے ٹھیک ٹھیک طور سے ہو اور انتباہ یعنے جاگنا نیند سے آسانی اور خفت اور سرعت سے ہو آنکھوں میں یعنے پپوٹوں میں ورم نہو اور نہ سر میں گرانی اجابت طبیعت سے آسانی ہو اور سفل شکم کا قبل دفع ہونے براز کے کسیقدر پھولا ہوا معلوم ہو اور یہ پھولا ہونا دلیل ہے اس امر پر کہ معدہ کا شمول غذا پر اچھی طرح ہوا اور شمول بخوبی ہونے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ معدہ قوی ہے اور غذائے ماکول موافق طبع کے کمیت اور کیفیت میں تھی جو وقت معدہ کا شمول غذا پر اچھی طرح نہوگا اور غذا بھی جید الہضم نہوگی قراقر اور پے در پے ڈکار آتی ہوگی اور طعام دیر تک معدہ میں غیر منہضم باقی رہیگا یا اسکے قبل از وقت مناسب معدہ سے اتر جائیگا خلط صفراوی کی شان سے یہ امر نہیں ہے کہ ہضم غذا کو منع کرے اسطرح پر کہ ہضم بالکل خواہ ناقص ہو یا خام رہجاے بلکہ کبھی فساد ہضم پیدا کرتی ہے اور خلط سوداوی البتہ اسکی شان سے ہے کہ ہضم کو بھی منع کرتی ہے اور فاسد بھی کر دیتی ہے اور بلغم فساد ہضم زیادہ پیدا کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر معدہ میں ورم نہو اور نہ قرحہ اور نہ غذا میں کسی قسم کا فساد ذاتی ہو اور پھر بھی اچھی طرح ہضم نہو سبب اسکا کوئی سوء مزاج معدہ کا ہوگا اور اکثر یہ سوء مزاج برودت اور رطوبت سے ہوتا ہے اسکے بعد حرارت سے اور اسکے بعد یبوست سے اوجاع معدہ سے استدلال اس طرح کرنا چاہیے کہ اگر وجع معدہ ہو وجع ریح پر دلالت کریگی اور اگر وجع ثقیل ہو امتلا پر دلیل ہوگی اور اگر وجع لاذع ہو تو خلط حامض خواہ تیز یا کبھی یا تلخ پر دلالت کریگی شہوت اور خواہش طعام اور شراب سے استدلال یوں کیا جاتا ہے کہ زیادتی خواہش کی یا کمی پر خیال کرتے ہیں اور جس قسم کی اشیاء خوردنی اور نوشیدنی کی خواہش ہو اسے بھی لحاظ کرتے ہیں مثلاً پیاس ہو اور شوق سرد پانی وغیرہ کا ہو اور کبھی ترش چیزوں کا شوق زیادہ ہوتا ہے اور کبھی ناشف یعنے کشندہ رطوبات کیطرف طبیعت کی رغبت ہوتی ہے اور نمکین اور تیز اشیاء کیطرف میلان خاطر ہوتا ہے اور بیشتر یکبارگی نمکین اور تیز اور ترش چیزوں کو جی چاہتا ہے اسلیے کہ یہ تینوں قسم کی چیزیں تقطیع میں اس خلط کی جو معدہ میں جاگزین ہے باہم مشترک ہیں یہ میلان خاطر دلیل ضعف معدہ پر ہوگا اسلیے کہ جو معدہ قوی ہے اسکی خواہش دسومات اور چرب اشیا کیطرف خصوصاً چرب شیرینی کیطرف زیادہ ہوتی ہے بیشتر خواہش طبع خراب اور زبون چیزوں کیطرف ہوتی ہے جیسے طبیعت انسانی کو نفرت ہے اور وہ چیزیں منافی طبع کی ہیں جیسے کوئلے کھانے کے بارہ یا گاذران اور رجی وغیرہ کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور سبب اس خواہش کا کوئی خلط فاسد غریب یعنے اجنبی ہوتی ہے جو مناسب اخلاط محمودہ کے نہو اگر حس ذائقہ صحیح ہوگی شیرینی پر کسی چیز کو طبیعت اختیار نہ کریگی اور جب کبھی شہوت فاسد ہوگی اور میٹھی چیز کو جی بچاہے گا تو ضرور کوئی آفت موجود ہوگی پھر اگر دسومات کی طرف میلان خاطر ہو معدہ میں قبض اور تکاثف اور خشکی ہوگی اور اگر مسخن چیزوں سے نفرت پیدا ہو اور سرد اشیاء کیطرف بسبب برودت کے نہ کسی اور ذائقہ وغیرہ کے وجہ سے میلان ہو معدہ میں حرارت ہوگی اور اگر مسخنات کیطرف رغبت ہو معدہ میں برودت ہوگی اور اگر مقطعات اور ترش اور تیز چیزوں کیطرف رغبت ہو معدہ میں کوئی خلط بالزوجت موجود ہوگی معدہ گرم کی خواہش پانی کی طرف بہ نسبت غذائے سرد کے زیادہ ہوتی ہے اور بیشتر اوقات شدت حرارت معدہ کی بہ سبب اسکے کہ تحلیل رطوبات کرتی ہے اور بدل ما یتحلل کی ضرورت ہوتی ہے اور لذع بھی بعد تحلیل کے پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ حرارت شدیدہ گرسنگی اور جوع شدید کو پیدا کرتی ہے اور یہ بھوک اس سے زیادہ ہوتی ہے کہ اسکے روکنے پر صبر نہیں ہوسکتا ہے اور اگر اس بھوک میں غذا دینے کی تاخیر ہو ہمراہ اسی گرسنگی کے غشی بھی فوراً پیدا ہوتی ہے اشتہائے زائد اور کثیر اسوقت پیدا ہوتی ہے جب معدہ پر ریزش سودا یا بلغم شور کی ہو اور جو مقدار سودا یا بلغم کی ریزش کرکے معدہ میں پہونچے وہ زائد اس اندازہ سے نہو جسے معدہ دفع کر سکتا ہے اور یہ شہوت کثیر شہوت کلبی اس سبب سے ہوتی ہے جسکو ہم باب شہوت کلبی میں بیان کرینگے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ شہوت اور خواہش غذا کی عموماً جملہ اعضا کو ہوتی ہے مگر یہ اعضائے عامہ یعنے سوائے معدہ کے انکی بھوک اور اشتہا فقط طبعی ہوتی ہے اور فقط انہیں علاقوں سے ہوتی ہے جو قوت غاذیہ کو قوت جاذبہ سے تعلق ہے اور معدہ میں علاوہ اس اشتہا کے بالخصوص ایک شہوت نفسانی بھی ہے اسلیے کہ معدہ ذی حس ہے کبھی بعض آدمیوں کی

کیفیت ہوتی ہے کہ بھوک بھی زیادہ لگتی ہے اور کھاتے بھی زیادہ ہیں اور باوجود زیادہ خورش کے نہ انھیں تخمہ ہوتا ہے اور نہ فضلہ زیادہ انکے بدن سے برآمد ہوتا ہے اور بدن پر لگنے باوجود پرخوری اور کمی فضلہ کی فربہی جیسی چاہیے نہیں آتی سبب اسکا یہی ہے کہ تحلل کثیر انکے ابدان عارض ہوتا ہے کسی ریاضت وغیرہ کی وجہ سے اور قوت ہاضمہ اور جاذبہ شہوانیہ ان لوگون کی صحیح ہوتی ہین منہ کے ذائقہ سے استدلال اس طرح کرنا چاہیے کہ تلخی منہ کی حرارت معدہ اور خلط صفراوی پر دلیل ہے۔ اور ترشی منہ کی اکثر برودت معدہ پر دلیل ہے لیکن اسقدر برودت نہین ہے کہ جس سے طعام بالکل ہضم نہ ہوسکے۔ اور کبھی ترشی منہ کی حرارت قلیل پر مع رطوبت کے دلیل ہوتی ہے وہ حرارت بس اسیقدر ہے کہ رطوبت مین تھوڑا سا غلیان اور جوش پیدا کرکے پھر اس رطوبت کو چھوڑ کے جدا ہوجاتی ہے اور انفلاج اس رطوبت کا اس حرارت قلیل سے بوجہ کمی مقدار کے نہین ہوسکتی لہٰذا ترشی پیدا ہوتی ہے جسطرح دوشاب انگور کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ برودت سے بھی ترش ہوجاتا ہے اور اگر حرارت ضعیف کی وجہ سے اسمین غلیان اور جوش پیدا ہو تب بھی ترش ہوجاتا ہے۔ کبھی ترشی منہ کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ ایک مادہ ترش طحال سے معدہ کیطرف ریزش کرتا ہے اور اسوقت جو ترشی منہ مین ہوتی ہے اسکے ہمراہ اشتہائے معدہ زیادہ ہوتی ہے اور نفخ اور قراقر بھی زیادہ ہوتا ہے اور ہضم طعام برے طور سے ہوتا ہے یعنے بدہضمی ہوتی ہے اور کھٹی ڈکار آتی ہے۔ اگر منہ کا مزہ پھیکا ہو کثرت بلغم فقد یعنے خام پر دلیل ہوگا اور نمکین منہ کا مزہ بلغم مالح پر دلالت کرے گا برے برے منہ کے مزے جو عجیب عجیب طرح کے ہوں اور بہت ناگوار اور زبون ہوں انکی دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ بدن مین اخلاط غریبہ عجیبہ اور متعفن اور ردی اخلاط بھرے ہوے ہین قے کے ذریعے سے استدلال اسطرح پر کرنا چاہیے کہ اگر فقط ابکائی ہو تو مادہ چسپندہ ہے اور معدہ مین خوب ڈوبا ہوا ہے اور بیوست ہو اور اگر قے بسہولت ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ تجویف معدہ مین ریزش کرچکا ہے اور اگر قے ہو کر پھر بھی ابکائی بنی رہے دونو امور مذکورہ پر دلیل ہوگی یعنے مادہ چسپندہ بھی ہے اور تجویف مین ریزش بھی کرچکا ہے خواہ فقط چسپندگی مادہ پر دلیل ہوگی۔ یہ بھی ہمیشہ نہین ہے کہ متلی فقط مادہ غشریہ سے پیدا ہو بلکہ غیر مادہ غیر غشریہ سے متلی پیدا ہوتی ہے اگر وہ مادہ کثیر ہو اور فم معدہ مین لذع پیدا کرے یا اینکہ وہ مادہ اگرچہ تھوڑا تھا مگر طعام سے ملکر زیادہ ہوگیا اور اسکے ہمراہ معدہ کے اوپر کی جانب فم معدہ تک چڑھ کر لذع پیدا کرنے لگا اسی سبب سے اکثر بعد تناول طعام کے نکالنا اخلاط کا براہ قے کے آسان ہوتا ہے اور بدون کچھ کھائے ایسی آسانی سے اخراج مادہ کا نہین ہوسکتا مگر اینکہ مادہ مین کثرت ہو اسوقت بدون طعام کی مدد کے بھی بآسانی قے ہوسکے گی۔ لیکن اگر متلی اور ابکائی بطور دورہ کے پیدا ہوتی ہو اسوقت مادہ کی ریزش کا بروقت دورہ کے یقین کرنا لازم ہے اور وہ مادہ ڈوبا ہوا نہین ہے اور اگر متلی اور ابکائی ہمیشہ علی الاتصال رہے معلوم ہوگا کہ تولد مادہ کا معدہ مین ہمیشہ ہوا کرتا ہے قے اپنے رنگ سے بھی اسی قسم کے مادہ پر دلالت کرتی ہے جیسا رنگ قے کا ہو اور مزہ سے قے کے خلط موجودہ پہچانی جاتی ہے صفرا اور سودا پر رنگ زرد اور سیاہ کے ذریعہ سے قے دلالت کرتی ہے اور بلغم شور اور ترش پر رنگ اور مزہ سے قے دلالت کرتی ہے اور بلغم زجاجی ہو فقط رنگ کے ذریعہ سے اور بلغم جو سر سے اترتا ہوا سبز مخاطی رنگ کی قے دلیل ہے کبھی سر کے بلغم کے ہمراہ قے کرنے سے اور اعضا کے نزلات بھی ہوتے ہین بعض آدمی کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جسوقت کھانا تناول کرین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر حرکت زیادہ کرین سب غذا قے کی طرف سے گرجاے گی یہ کیفیت فم معدہ کی رطوبت یا انکے معدہ کے ضعف پر دلالت کرتی ہے لیکن اگر فم معدہ کی رطوبت سے یہ کیفیت پیدا ہو بحالت گرسنگی بھی قے عارض ہوتی ہے (خواہ یہ کیفیت حالت گرسنگی مین بھی پیدا ہوتی ہے) اور ضعف معدہ اگر سبب اس کیفیت کا ہو تو فقط بروقت تناول غذا کے یہ بات پیدا ہوگی۔ رنگ بدن کے ذریعہ سے استدلال کرنا (اور خصوصاً چہرہ کے رنگ سے) یوں مناسب ہے کہ بدن کا رنگ زیادہ تر اکثر امراض مین احوال معدہ اور جگر پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر امراض معدہ کے بارد رطب ہوتے ہین اور ان بیمارون کا رنگ رصاصی ہو جاتا ہے

اور اگر کسی قدر اسکی رنگت زرد ہو پھر بھی زردی مائل بسپیدی ہوتی ہے۔ قراقر کے ذریعہ سے استدلال یون ہے کہ قراقر ضعف معدہ پر دلیل ہوگا اور یہ بھی ظاہر ہوگا کہ معدہ کی گرفت غذا پر پوری نہین ہے بلکہ بری طرح سے غذا پر شامل ہوتا ہے اور نیز قراقر کے دلالت یہ بھی ہے کہ براز رطب ہے یعنے بستہ نہوگا۔ تھوک کا زیادہ برآمد ہونا اور اس مین کف کا ہونا معدہ کی ایسی رطوبت پر دلالت کرتا ہے جو رطوبت لعاب تر کو منہ تک بھیجتی ہے۔ منہ کا خشک رہنا اور تھوک کی کمی خشکی معدہ پر دلیل ہے اور گرم تھوک باوجودیکہ قلیل ہو حرارت معدہ پر دلیل ہے بشرطیکہ اسوقت اور قسم کے علامات بھی ایسے موجود ہون جو حرارت کی دلالت پر معین ہون یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ منہ کی خشکی دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو یبس حقیقی اور اسکی یہ شناخت ہے کہ ہرگز تھوک پیدا نہو اور ہروقت منہ خشک رہے دوسری قسم منہ کی خشکی یبس کاذب کہلاتی ہے اسکی یہ صورت ہے کہ لعاب دہن اور تھوک تو ہو مگر چپکتا ہوا لسلسا ہو کہ اسکو حرارت بخاریہ نے جو بطرف دہن کے پہونچتی ہے خشک کردیا ہے اور فرق خشکی دہن اور خشکی ریق مین یہ ہے کہ یبس حقیقی یبس معدہ پر دلالت کرتا ہے اور خشکی ریق ایک رطوبت چسپندہ پر دلالت کرتی ہے جو معدہ سے منہ مین آتی ہو خواہ سر سے اترتی ہو۔ ڈکار کے ذریعہ سے استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ ڈکار کے بہت سے اقسام ہین کبھی بدبو ہوتی ہے کہ اسکی بوے بد کا سبب یا دخان ہوتا ہے یا بخار جو معدہ سے اٹھتا ہے یا ڈکار بازہومت ہوتی ہے یا گرم اور جلن کے ساتھ یا عفونت ہوتی ہے یا بساندھی ڈکار ہوتی ہے خواہ مچھلی کی ایسی بو کی ڈکار ہوتی ہے اور کبھی ایسی ڈکار ہوتی ہے کہ جس قسم کا کھانا کھاے اسی کی بو ڈکار مین پیدا ہوتی ہے اور کبھی ڈکار فقط ریحی ہوتی ہے کہ اسکی کیفیت کسی اور طرح کی نہین ہوتی یہی ڈکار سب اقسام مین ڈکار کے اچھی ہے جو زیادہ صحت پر دلیل ہے پس اگر ڈکار دخانی ہو اور اسکے دخانی ہونے کا سبب جوہر کسی طعام کا نہو جو بطبع خود بہت جلد دخانیت کی طرف مستحیل ہوجاتا ہے جیسے زردی بیضہ جو پختہ کی ہو خواہ مولی وغیرہ خواہ ایسا طعام جسکے پکاتے اور تیار کرتے وقت اسمین دخانیت آگئی ہو جیسے حلوا اور شیرینی جو آگ پر زیادہ پکائی جاے یا اور کوئی شے (مثلاً کباب) پھر ایسے وقت کہ جب استعمال دخانی غذا کا نہوا ہو پھر دخانی ڈکار آئے ضرور ہے وہ دخانیت بسبب ناریت اور حرارت معدہ کے ہوگی خواہ کسی مادہ نے مزاج کو گرم کردیا ہوگا یا کسے سوء مزاج سازج بلا مادہ باعث ناریت معدہ کا ہوا۔ مادہ کا مورث ناریت معدہ ہونا انھین وجوہ مذکورۂ بالا مین کسی ایک وجہ سے ہوگا اور اکثر تو مادہ صفراوی اسکا مورث ہوتا ہے جو مرارہ سے بطرف معدہ کے ریزش کرتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا خواہ کوئی نزلہ حاد اور تیز جو سر سے بطرف معدہ کے گرتا ہے خصوصاً اگر یہ شخص صفراوی مزاج نہوا سوقت نزلہ کے انصباب کا سر سے اور بھی احتمال زیادہ ہوگا ایک اور طرح سے بھی استدلال اس امر پر (یعنے دخانی ڈکار پر جو حرارت معدہ سے پیدا ہو) کیا جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ حرارت مادی خواہ سوء مزاج سازج معدہ کا سبب دخانی ڈکار کا ہے کہ اس سے پہلے جو غذا اس شخص نے کھائی ہو اور وہ غذا کیفیت دخانی سے دور ہو جیسے نان جو کہ اسکے کھانے کے بعد اگر دخانی ڈکار آے تو سبب اس ڈکار کا ضرور حرارت معدہ کی ہوگی (کیونکہ یہ غذا مستحیل دخانیت کیطرف بدون حرارت معدہ کے خود بخود نہین ہوتی) **ایضاً** براز کو بھی ایسے وقت ملاحظہ کرنا چاہیے اگر مراری براز ہو ضرور یہ امر ثابت ہوگا کہ حرارت معدہ کے باعث دخانی ڈکار اور مراریت براز کی ہے اور اگر مراری یعنے زرد رنگ کا براز نہو اسوقت یہ حکم کرنا کہ سبب دخانی ڈکار کا حرارت معدہ نہین ہے کچھ ضروری نہین ہے اسلیے کہ فقط حرارت سازج معدہ کی بھی مورث دخانی ڈکار کی ہوتی ہے گو براز صفراوی نہو کبھی دخانی ڈکار کو دلالت اسپر بھی ہوتی ہے کہ یہ شخص زیادہ بیدار رہا اور اتنا نہین سویا کہ اس زمانہ مین معدہ حرکات بیداری سے فراغت پاکر اور آرام اٹھا کر اس غذا کے ہضم پر کافی طور سے توجہ کرتا اسی بیداری کی گرمی سے معدہ مین اشتعال اور سخونت پیدا ہوگئی اور دخانی ڈکار آنے لگی۔ کھٹی ڈکار اگر بسبب تناول غذاے ترش کے نہو اور نہ ایسی غذا سے ہو کہ اس غذا کی زیادہ خوری ضرور اسکو ترش کردیتی ہے اور خصوصاً اگر ایسی غذا کھانے کے بعد ترش ڈکار آے جو ترش ہوتی نہین اور حموضت یعنے ترش ہونے سے وہ غذا

بہت دور ہو جیسے شہد اور باوجودیکہ یہ ترش نہین ہوتا اور پھر کھٹی ڈکار آئے اور یہ غذا ترش ہو جائے اسوقت حکم کردینا چاہیے کہ معدہ مین برودت آگئی ہو کسی مادہ کی وجہ سے یا بلا مادہ اگر مادہ کی وجہ سے معدہ بارد ہوا سکے ہمراہ ثقل اور گرانی فم معدہ مین بھی ہمیشہ محسوس ہوتی ہو اور اگر کھٹی ڈکار جو بسبب مادۂ باردہ کے ہو سوداوی مزاج والون کو خواہ طحولین یا ان لوگون کو جنکے معدہ پر نزلہ ہائے باردہ کی ریزش ہوتی ہو عارض ہوتی ہو کبھی ترش ڈکار بوجہ حرارت ضعیف کے بھی عارض ہوتی ہو کہ ایسی حرارت جسوقت کسی شیرین چیز کو معدہ مین پائے اسمین جوش اور غلیان پیدا کرکے ترشی پیدا کرتی ہو ایسی قسم کی ڈکار کے ہمراہ کوئی علامت حرارت اور التہاب کی بھی ہوتی ہو اور تلخی دہن اور پیاس اور سرد چیزون سے نفع پاتی ہو پس یہی سب امور اس ڈکار پر دلیل ہوتے ہین منجملہ ان امور کے (جن سے استدلال اس امر پر کیا جاتا ہو کہ حرارت مفرط غذا اور ڈکار کو ترش کردیتی ہو) ایک یہ بھی امر ہو کہ دودھ مین ترشی بسبب حرارت کے بہت جلد آجاتی ہو بہ نسبت برودت کے۔ کبھی مادہ یعنے غذائے ترش کی مورث کھٹی ڈکار کے ہونے پر بذریعۂ قے کے بھی استدلال کیا جاتا ہو۔ اگر ڈکار بدبو ہو کبھی معدہ کی عفونت پر دلیل ہوتی ہو یہ دلالت جزئی یعنے ہمیشہ یہ بات نہین ہو کہ بدبو ڈکار معدہ کی عفونت پر دلالت کرے بلکہ کبھی یہ ڈکار قروح معدہ پر بھی دلیل ہوتی ہے بسائندھی اور مچھلی کی ایسی سڑائندھی ڈکار اور جمائی جسمین جلن ہوتی ہو یہ تینون قسمین رطوبت متعفنہ پر دلالت کرتی ہین۔ اور زنگاری بو کی ڈکار بحدت اور حرارت مع عفونت پر دلالت کرتی ہو اور یہ ڈکار حرارت پر زیادہ اور بشدت دلیل ہو بہ نسبت دخانی ڈکار کے۔ پھر اگر ڈکار دخانی بھی نہو اور نہ کھٹی ہو مگر کسی ایسی غذا کی بو اسمین سے آئے جسکے تناول کا زمانہ زیادہ گذر چکا ہو یعنے وہ زمانہ ہضم غذا کے معمولی زمانہ سے زیادہ ہو اسوقت اس ڈکار سے یہ بات پیدا ہوگی کہ معدہ ہضم غذا سے ضعیف ہو اور کیموس بنانے پر قادر نہین ہو۔ جو چیزین معدہ کو موافق یا منافی ہین یا معدہ کو ایذا دیتی ہین انکے ذریعہ سے استدلال احوال معدہ پر یون کرنا چاہیے اور خیال کرنا چاہیے کہ اشیاء باردہ اس معدہ کو بذاتہ موافق ہین یا اشیاء سخنہ یعنے گرم چیزین یا خشک چیزین اسکو موافق ہوتی ہین کہ تر چیزین مگر ایسے اشیاء کے موافق ہونے پر نظر کرنی بعد مراعات ایک ایسے عام قاعدہ کے لازم ہو کہ اگر اس قاعدہ کی رعایت نہ کیجائے اکثر غلطی واقع ہوگی اور اسکی مثال یہ ہو کہ اکثر سرد چیزین جو مضر معدہ بارد کو نہین ہوتی ہین اسکا اصلی سبب یہ ہوتا ہو کہ خلط رقیق بلغمی مین ایک قسم کا غلیان اور جوش خواہ بلغم شور کی شوریت ایسی ہوتی ہو جس سے اشیاء باردہ کی برودت ٹوٹ جاتی ہو اور معدہ کو ضرر نہین پہونچتا اور طبیب غلط گمان کرتا ہو کہ اشیاء باردہ نے نفع کیا اور معدہ حار ہو حالانکہ یہ عدم ضرر خواہ انتفاع بوجہ حرارت معدہ کے نہین ہوا کیونکہ دراصل معدہ حامل خلط بارد کا ہو کیونکر حار ہو سکتا ہو۔ اسیطرح کبھی کوئی گرم غذا معدہ گرم پر وارد ہو کر جو خلط حار اس معدہ مین ہو اسکو دفع کردیتی ہو اور اسکی تحلیل کردیتی ہو لہذا اگرچہ مزاج معدہ کا گرم ہو مگر سرد سے غذائے گرم کا ضرر محسوس نہین ہوتا اور طبیب براہ غلط گمان کرتا ہو کہ غذائے حار سے نفع ہوا ہو لہذا مزاج معدہ کا بارد ہو پس لازم ہو کہ غذائے گرم اور سرد کے نفع اور ضرر سے استدلال کرنے مین اور جملہ دلائل جو معدہ کی حرارت اور برودت کے مذکور ہو چکے انپر بھی نظر رہے تاکہ ایسی غلطی واقع نہو جن چیزون کی حس معدہ کو ہو انسے مزاج معدہ کی شناخت کا یہ طریقہ ہو کہ اگر معدہ مین کسی طرح کی لذع محسوس نہو بلکہ ثقل اور گرانی کا احساس کرے اسوقت مادہ بلغمی زجاجی اسمین ہوگا اور اگر لذع اور التہاب محسوس ہو تو مادہ تلخ صفراوی ہو خواہ مادہ شور بلغمی ہو اور اگر لذع بدون التہاب کے ہو تو مادہ بلغم ترش کا ہو اور اگر لذع کے ہمراہ خفت ہو تو مادہ لطیف یعنے صفراوی ہوگا یا قلیل بلغمی ہوگا اور اگر لذع کے ہمراہ ثقل بھی ہو تو مادہ غلیظ یا کثیر ہوگا۔ مشارکت ہائے اعضا کے وجوہ سے جو احوال معدہ پر استدلال کیا جاتا ہو وہ اسطرح پر ہو مثلاً کبھی کہ دماغ پر اسباب نوازل کا اثر زیادہ ہو اور دماغ اپنے نزلات کو بطرف معدہ کے گراتا ہو خواہ جگر مین تولید صفرا زیادہ ہوتی ہو اور معدہ کی طرف وہ خلط آتی ہو یا اینکہ طحال خلط سودا کے دفع کرنے سے عاجز ہو کہ اسمین ورم آگیا ہو اور سودا کی اسمین زیادتی ہو اور یہ صورتین شناخت سبب سوء مزاج کی ہین یا یون نظر کرین کہ آنکھونکے سامنے کوئی سے خلاف عادت متخیل ہوتی ہو اور اس شے کو چندان ثبات اور قرار

نہین کہ ادھر نظر آے اور غائب ہو گئی خواہ یہ دیکھین کہ درد سر اور وسواس بروقت امتلاء معدہ کے پیدا ہوتا ہو اور بحالت گرسنگی یعنی خفت ہوتی ہو اسیطرح دوار یعنے سر گھومنا بحالت امتلاء معدہ اور خفت زمانہ خلو معدہ مین یا اینکہ بروقت امتلا کے خفقان عارض ہوتا ہو یا بروقت خلو معدہ کے یا غشی اور تشنج ان دونون حالتونمین سے کسی حالت مین پیدا ہوتا ہو اور اس طریقہ سے سوء مزاج معدہ کی شناخت بذریعہ عرض کے ہو پھر اگر بحالت امتلاے معدہ خیالات چشم یا درد سر یا وسواس یا خوابہاے پریشان یا خفقان یا سبات عظیم پیدا ہو معلوم ہوگا کہ معدہ اخلاط سے پر ہو اور ضعیف ہو اور اسے سوء مزاج مادی عارض ہوا ہو۔ اور اگر خفقان معدی اور درد سر اور غشی اور وسواس بحالت گرسنگی اور خلو معدہ کے پیدا ہو اسوقت جاننا چاہیے کہ اس معدہ کو ایذا کسی خلط مراری یا خلط لاذع کے پہونچتی ہو جو بروقت خلو کے فم معدہ کی طرف پہونچتی ہو یا کوئی خلط بارد اسیطرح پہونچکر ایذا دیتی ہو اور ان تینون اخلاط مین سے خاص خاص کی شناخت ان علامات سے کرنی چاہیے جو اوپر کے سطور مین بخوبی بیان ہو چکین انھین اسباب مین جو سبب کہ اسفل معدہ مین اس سے بہت عظیم اور شدید درد سر اور مرگی اور غشی اور تشنج پیدا نہو گا۔ جو اعراض کہ معدہ کے احوال پر بمشارکت اعضا دلالت کرتے ہین بعض انمین سے دماغی ہین جیسے اختلاط ذہن اور درد سر اور سبات اور جمود اور وسواس اور بعض اعراض قلبی ہین جیسے غشی اور خفقان اور بدحالی نبض کی اور بعض اعراض مشترک چند اعضا کی مشارکت سے پیدا ہوتے ہین جیسے بطلان نفس خواہ سانس مین دشواری اور سوء تنفس

دلائل امزجہ معدہ

علامات سوء مزاج حار کے یہ ہین کہ پیاس ہو مگر جب حرارت بافراط اور شدید ہو کہ قوت معدہ کو ساقط کردے اسوقت پیاس نہو گی اور دخانی ڈکار آنی اور تھوک مین کسیقدر چکنئی کا ہونا اور سرد اشیاء کے استعمال سے نفع ہونا مگر اس شرط کا بھی لحاظ رہے جو ابھی مذکور ہو چکی چوتھے لطیف غذاؤن کا معدہ مین سوختہ اور محترق ہو جانا کہ ایسی ہی لطیف غذا جب یہی معدہ اپنے اعتدال طبعی پر تھا اسمین محترق نہین ہوتی تھی پانچوین غلیظ غذا کا اعتدالی حالت اسی معدہ کی بہ نسبت زیادہ ہضم ہو جانا لیکن اگر حرارت بافراط ہو کہ قوت معدہ کو ضعیف کردے اسوقت یہ علامت نہو گی چھٹے پیاس کا زیادہ ہونا ساتوین اشتہاے طعام مین اکثر گاہ کمی ہونی خصوصا اگر یہ سوء مزاج حار ہمراہ مادہ صفراوی کے ہو کہ بالکل سقوط اشتہا ہو گا مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی ہو کہ جو کچھ کھایا جاے چونکہ ہضم قوی ہو اچھی طرح ہضم ہو جاے گا ہان اگر اس سوء مزاج مین بھی افراط اسقدر ہو کہ قوت معدہ کو ضعیف کردے اسوقت ہضم نہو گا آٹھوین کبھی ایسے سوء مزاج حار کے ہمراہ حمی دقیہ خواہ حمی دقیقہ یعنے نرم تپ بھی ہوتی ہو نوین کبھی یہ سوء مزاج گرم جو افراط سے قبل اسکے کہ قوت معدہ کو ساقط کرے سخت گرسنگی کو پیدا کرتا ہو اور یہ بھوک بسبب تحلل ہونے ایسے سوء مزاج کے پیدا ہوتی ہو اور اس سبب سے کہ فم معدہ مین لذع پیدا کرتا ہو اور مواد اور رطوبات معدہ کو زیادہ متحلل کرتا ہو جسطرح ماساریقا کی مس یعنے چوسنے سے رطوبات معدہ کو ایسا ہی تحلل اور فنا در رطوبات پیدا ہو کر شدت گرسنگی کی پیدا ہوتی ہو اور کبھی یہی بھوک سوء مزاج حار معدہ کی جوع مغشی ہوتی ہو ایسی کہ اگر بھوک لگتی ہو کچھ تناول نہ کیا جاے تو غشی پیدا ہو گی اور اگر ایسی بھوک پر صبر کرین اور دیر تک نہ کھائین اشتہا باطل ہو جائیگی کبھی بکثرت سیلان لعاب کا بحالت گرسنگی ہوتا ہو اور بعد غذا کھانے کے یہ لعاب کا سیلان مٹ جاتا ہو اور لعاب جانے کا سبب یہ ہو کہ حرارت محللہ ہو یعنے تحلیل رطوبات کرتی ہو اور پھر ان رطوبات کا صعود اوپر کیطرف ہوتا ہو لہذا لعاب بکثرت پیدا ہوتا ہو پھر اگر یہی حرارت معدہ مین کسیقدر رطوبت پاتی ہو زیادہ سیلان لعاب کا ہوتا ہو ایسے سیلان کو تناول غذاہاے غلیظہ کا ٹھہرا دیتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جس شخص کا معدہ ناری یعنے حار ہو اسکے بدن مین خون کم ہو گا اور جسقدر ہو گا خراب اور بدبو اور تیز ایسا ہو گا کہ جتنے اعضا اس خون سے مزاج اصلی مین مخالف ہین سب اسکو ناگوار اور مکروہ سمجھین گے اور اس خون سے ان اعضا کی غذا نہو گی اسی جہت سے یہی بدن قلیل اللحم ہو گا اور رگین اس بدن کی کھلی ہوئی اور خون سے پر ہونگی اسلیے کہ خون جسقدر اس بدن مین ہو سب کا سب رگون مین بطور خزانہ کے جمع ہو کہ اسے طبیعت غذاے اعضا مین خرچ نہین کرتی اور اگر

قصد کھولی جائے خراب۔ خون برآمد ہوجاتا ہے **علامات سوء مزاج بارد** برودت پر معدہ کی دیر مین تغیر پانا طعام کا کیموس کیطرف دلیل ہوتا ہے بلکہ یہانتک کہ وہ طعام معدہ سے اترتا ہی نہین اور اسکی بہت سی مقدار مدت معتدبہ کی بعد بذریعہ قے کے گرجاتی ہے اور مسلم غذا جسمین تغیر معتدبہ نہو نکل آتی ہے پھر جب برودت معدہ کی بافراط ہوجاے ہرگز کسی طرح کا تغیر طعام نہین ہوتا اور نہ اسکا ہضم پیدا ہوتا ہے (۲) کبھی کثرت اشتہا اور پیاس کی قلت اور کھٹی ڈکار آنی بدون استعمال کسی ایسی غذا کے جو ترش ہونے کے لائق ہو جیسا اوپر مذکور ہوچکا یہ ہو بھی برودت اور سوء مزاج بارد معدہ پر دلیل ہوتے ہین (۳) سواے غذاے خفیف کے یہی غذاے غلیظ کا ہضم نہونا جو قبل ازین ہضم ہوجاتی تھی یہ بھی برودت معدہ پر دلیل ہوتی ہے (۴) کبھی سوء مزاج بارد معدہ کا اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ بعد تناول طعام کے جب زمانہ ہضم کا قریب ہو تمدد کثیر معدہ مین اور ایسا درد شدید عارض ہوتا ہے کہ جبتک رطوبت خلیہ یعنے کھٹا پانی جیسے سرکہ بذریعہ قے کرنے کے نکل نہ جاے اس تمدد اور درد مین کسیطرح سکون نہین ہوتا ہے بیشتر برودت معدہ سے استسقا اور ذرب پیدا ہوجاتا ہے سرد معدہ والے کے رنگ پر ایسی زردی سپیدی آمیز غالب آجاتی ہے جو کبھی تجربہ کار طبیب پر مخفی نہین رہتی اور یہ وہی مریض ہے کہ اجوائن کا استعمال اسکے علاج مین بہت عمدہ ہے کبھی دماغ کو برودت معدہ کی آفات مین شرکت ہوتی ہے لہذا صداع ریحی اور طنین وغیرہ پیدا ہوتے ہین۔ اگر سوء مزاج بارد ایسے معدہ کو عارض ہو جسکا اصلی مزاج گرم اور حار تھا اسوقت قراقر اور نفخ اور خشکی اور پیاس کی شدت ہوتی ہے اور اگر کسی ضرورت اور حاجت سے اسکی فصد کھولی جاے فسادات معدہ زیادہ ترقی پذیر ہوتے ہین اور انجام کار مین مدقوق ہوجاتا ہے۔ ایسے مریض کی دوا یہ ہے کہ پہلے غذا دینے سے کوئی شربت قلیل مقدار سے پلایا جاے جس سے لہاۃ اور حلق تر ہوجاے اور بعد اسکے خشک غذا جیسے کباب وغیرہ اسے کھلائی جاے تاکہ بخوبی حلق سے اتر جاے اور شوربا خواہ یخنی وغیرہ تر غذائین اسے نہ دینی چاہیین **علامات سوء مزاج یابس کے** بشدت اور کثرت پیاس لگنی اور خشکی زبان بافراط ہونی بشرط مذکور یعنے باب استدلال مین جو فرق جفاف حقیقی اور غیر حقیقی کا مذکور ہوا ہے اسے بھی لحاظ کرو لاغری بدن کی اور ذبول اسکا اصلی اور خلقی لاغری سے بڑھ چڑھ کر اور غذاہاے رطب سے نفع پانا یہی امور سوء مزاج یابس پر دلیل ہوتے ہین **علامات سوء مزاج رطب کے** پیاس مین کمی اور تر غذاؤن سے نفرت اور کھالے تو غذاے تر سے ایذا پہنچے اور کم غذا یا خشک غذا سے نفع پانا یہ سب علامات سوء مزاج رطب معدہ کے ہین۔ کثرت ریق بھی اسی پر دلیل ہے پھر اگر بحالت گرسنگی تھوک زیادہ آے رطوبت کے ساتھ حرارت معدہ بھی اکثر دلیل ہوگا۔ اور تنہا حرارت سے بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ بیشتر بعض آدمیون کے فم معدہ پر ایسی رطوبت بالہ یعنے تر کرنے اور بھگونے والی موجود ہوتی ہے بس اس شخص کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب کچھ کھاتا ہے اسے یہی توہم کرتا ہے کہ ادھر حرکت کی اور بدن ہلا اور قے ہوجائیگی کبھی یہی کیفیت بعینہ توہم قے کرنیکی ضعف جگر سے بھی پیدا ہوتی ہے مگر ہمراہ اسکے اور دلائل جو ضعف پیدا کرنے والے جگر کے ہین بھی موجود ہوتے ہین اور یہ بھی فرق ہے کہ ایسی کیفیت بوجہ ضعف جگر کے ہو بروقت جوع یعنے گرسنگی اور خلو معدہ کے بھی پیدا ہوتی ہے اگرچہ کچھ بھی نہ کھاے اور ضعف معدہ مین جب یہ کیفیت ہوتی ہے تو فقط کھانے کے وقت ہوتی ہے **علامات مواد امزجہ کے اور جو کچھ انکے ہمراہ ہوتا ہے** یعنے جو حالات ان مواد سے پیدا ہوتے ہین جو مزاج معدہ کا مادی ہوتا ہے اسپر قے اور ڈکار اور براز دلالت کرتے ہین خصوصًا براز کا رنگ کہ یہ قوی دلیل ہے اور جو چیز بول سے ملی ہوئی ہے وہ بھی دلیل مادہ موجودہ پر ہوتی ہے ہان اگر وہ مادہ لجج یعنے چسپیدہ سطح معدہ پر حد سے زیادہ ہوا اسوقت ہمراہ بول کے برآمد نہوگی جو خلط رقیق اور گرم ہے اور صدی یعنے وہ صفرا جو مائیت خون سے آمیختہ ہوا اسپر علاوہ سبب ہونے معدہ کے متلی اور لذع اور عطش اور التہاب دلالت کریگا اور جسوقت طعام غلیظ تناول کریگا فورًا اسپر متلی طاری ہوگی اور خلاصہ یہ ہے کہ اگر یہ مادہ زیادہ ہوگا ہروقت جی متلاتا رہے گا اور اگر مادہ کم ہوگا بروقت کھانے کے متلی ہوگی اسیطرح اگر وہ مادہ پیوستہ جلد معدہ مین نہو مگر قعر معدہ مین گھٹا ہوا اور رکا ہوا ہو کہ اسوقت تو متلی نہوگی اور جب

طعام اور غذا سے ملا اور اپنی جگہ سے ہٹ کر پھیلا اور منتشر ہو کر فم معدہ تک پہونچا فوراً متلی پیدا ہوگی کبھی اس خلط پر جو فضائے معدہ یعنے خالی جگہ مین معدہ کے ریختہ ہو کر بھری ہوئی ہو اور بخوبی پیوستہ اور ڈوبی ہوئی جلد وغیرہ مین نہو یہ بھی دلیل ہوتی ہو کہ جسوقت ایسے معدہ والا آدمی کوئی جلا کرنیوالی چیز مثلاً آب شہد وغیرہ تناول کرے یعنے ماء العسل خواہ شکر کا استعمال کرے فوراً وہ شے مشروب باہر نکل آئیگی اور حس بصر کے ملاحظہ مین پہونچے گی جو مادہ متشرب یعنے معدہ مین ڈوبا ہوا ہو اسکی شناخت بذریعہ قے اور براز کے ہو نہین سکتی بلکہ وہ دلائل جو اوپر مذکور ہو چکے انسے اسکی شناخت ہوتی ہو۔ اصل دلیل تو اسپر متلی کا ہونا ہو کہ وہ ضرور ہر ایک مادہ کی موجودگی ظاہر کرتی ہو پھر اگر فقط متلی ہو کر ابکائی آجاے اسوقت چسپیدگی اور تشرب یعنے پیوستہ ہونا مادہ کا ضرور معلوم ہوگا جنس اور قسم مادہ پر پیاس بھی دلیل ہوتی ہو یعنی پیاس حرارت مادہ پر دلالت کرتی ہو خواہ مادہ کے نمکین اور بورقی ہونے پر پھر اگر گرم پانی سے پیاس بجھ جاے تو بلغم شور ہو اور اگر آب گرم سے پیاس مین سکون نہو تو مادہ صفراوی ہو۔ منھ کے مزہ سے بھی اور جو کچھ منھ سے نکلتا ہو اسکے مزہ سے قسم خلط کی شناخت ہوتی ہو اگر متلی اور پیاس دونون مجتمع ہون حرارت پر دلیل ہونگے اور اگر متلی کے ہمراہ پیاس نہو مادہ بارد ہوگا۔ منجملہ دلائل اجتماع مادہ بلغمیہ کے جو بکثرت مقدار ہو اور اسمین لزوجت بھی ہو یہ ہو کہ اشتہا ساقط ہوجاے اور انشراح معدہ یعنے میلان خاطر ایسے طعام کی طرف (جو کثیر الغذا ہو یعنے اسمین رطوبت ہو) نہو بلکہ ایسی غذا کی طرف میلان ہو جسمین حدت اور تیزی ہو پھر جب ایسی تیز غذا کو تناول کرے نفخ اور تمدد معدہ اور متلی پیدا ہو اور بدون ڈکار آنے کے ہرگز آرام اور چین نہ ملے منجملہ دلائل اجتماع مادہ ردی کے معدہ مین خواہ جو عضو متصل اور قریب معدہ کے ہو اسمین یہ بھی ہو کہ مراق مین (اور شراسیف کے نیچے) اختلاج اور پھڑکن پیدا ہو اور بیشتر یہ اجتماع منجر صرع اور مالیخولیا کی طرف ہوتا ہو منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ مادہ موجودہ معدہ سوداوی ہو کثرت اشتہا ہمراہ ضعف ہضم کے اور اسکے ساتھ نفخ بھی بکثرت اور وسواس اور وحشت بھی لازم ہو۔ منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ مادہ معدہ کا نزلہ سے ہو اسہال دوری ہونا اسکے ہمراہ کثرت نزلات کی سر سے بطرف معدہ کے اور بطرف ناک اور حلق کے بھی ریزش ہوتی ہو اور جو چیز کہ قے اور براز مین خلط مخاطی برآمد ہوتی ہو وہ بھی ایسے مادہ کی شناخت کامل کرا دیتی ہو۔ منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ یہ مادہ بوجہ غلیان اور جوش کرنے معدہ کو ایذا دیتا ہو یہ بھی ہو کہ پیاس ہو مگر اسکے ہمراہ تلخی اور شوریت منھ مین نہو اور احساس ایسی شے کا ہو جیسے کوئی چیز چڑھتی اور اترتی ہو اور اسکے ہمراہ رطوبت کثیر منھ اور معدہ کے سرے پر ہو اور التہاب بھی پیدا ہو **دلائل آفات معدہ کے جو غیر مزاجی ہون** یعنے امراض ترکیب وغیرہ۔ معدہ کے بزرگ اور عظیم ہونے پر دلیل یہ ہو کہ غذائے کثیر کو اٹھالے اور جب زیادہ غذا سے پر ہوجاے اسوقت احشا یعنے اوجھ کا باہم چسپیدہ ہوجانا اور بعض اجزاے احشا کا بعض سے بند اور مسدود ہونا محسوس ہو اور جب غذا سے بعد ہضم وغیرہ کے خالی ہوجاے سمٹے اور احشا کو اسطرح چھوڑے اور ان سے جدا ہوجاے جیسے کہ احشا معلق اور لٹکے ہوے ہین اور باضطراب ہل رہے ہین۔ معدہ کے صغیر اور چھوٹے ہونے پر دلیل یہ ہو کہ طعام کثیر کو اٹھا نہ سکے اور قبل سیر ہونے کے پر ہوجاے سددون کے پڑنے کی علامت معدہ اور جگر کے درمیان مین یہ ہو کہ براز مین رطوبت ہو اور بکثرت براز برآمد ہوا کرے اور پیاس زیادہ معلوم ہو اور خون کم پیدا ہو اور لون بدن کا مائل برنگ اصحاب استسقا ہوجاے۔ ابتداے خراب حالی کی جو نہایت مشہور صحیح البدن آدمی کو بعد ان سددون کے پڑنے کے ہوتی ہو یہ ہو کہ سوء مزاج پیدا ہوگا یا سوء القنیہ۔ جو سدہ درمیان معدہ اور جگر اور طحال کے پڑتے ہین انکی دلیل کمی اشتہا اور تلی کا بڑھ جانا ہو۔ جو سدہ درمیان معدہ اور امعا کے پڑین انسے ایلاؤس یا قولنج پیدا ہوگا۔ جو سدہ درمیان معدہ اور دماغ کے پڑین انکے دلائل یہ ہین کہ اشتہا مین کمی ہوگی مگر صلاح مزاج معدہ اور جودت ہضم بحال خود باقی رہے گی بشرطیکہ اور کوئی مانع اور عائق پیدا نہو اور جو چیزین نگلنے سے تناول کیجاتی ہین اگرچہ زیادہ لذاع اور تیز ہون انکی اس لذع اور تیزی کا احساس کم کیا جاے

اور اگر معجون فلافلی نہار منھ کھائی جاے اور اُسپر کوئی شربت بھی پیا جاے جسکی پیدا نہو. ریاح معدہ کے دلائل یہ ہین کہ معدہ مین تمدد اور
کھچاؤ ہو اور دونون جنب یعنے پہلو اور زیر اسیف کے نیچے بھی تمدد ہو اور غذا اوپر معدہ سے چڑھتی ہوئی معلوم ہو اور ریاح نازلہ یعنے گوز
اور ڈکارون کی کثرت ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو وقت ہاتھ رکھنے سے درمیان معدہ اور جگر کے سختی پائی جاے اور نخافت بھی
ساتھ ہی اسکے پیدا ہو یہ دلیل ایسی ہے جس سے خوف اسہال عارض ہونے کا ہوتا ہے **علاجات کا بیان عام طور پر** معدہ کا علاج
پینے والی ادویہ سے بھی ہوتا ہے اور ضماد سے بھی اور نطولات سے یعنے تریڑے جنمین دوائین جوش دیجاتی ہین اور اور طلاؤن سے اور مروخات
جو روغن اور مرہم سے ہون اور مراہم موم سے تیار ہوتے ہین جو ان پانیونمین جوش دیے جاتے ہین کہ انمین دوائین بھی پڑتی ہین مگر طلا
کرنے کی دوا اور ضماد کی بہ نسبت نطول کے اچھی ہین اسلیے کہ نطول ضعیف الاثر دوا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ علاج ان امراض معدہ
کا جو حرارت اور برودت سے عارض ہون آسان تر ہے بسبب اسکے کہ ہمکو ایسے ادویہ جو مخالف دونون کیفیت کے ہون آسانی سے مل
سکتی ہین اور انکی قوت بھی شدید ہوتی ہے. مگر علاج ان سوء مزاجات کا جو بسبب غلبہ رطوبت اور یبوست کے معدہ کو لاحق ہون وہ نہایت
صعب اور دشوار ہے خصوصًا سوء مزاج یابس کا اسلیے کہ قوت ادویہ مقابلہ کی جن سے اس سوء مزاج کا مقابلہ کیا جاتا ہے بہت ضعیف
ہوتی ہے سرد معدہ کا گرم کرنا جتنے زمانہ مین ہوسکتا ہے اتنے ہی زمانہ مین گرم معدہ کی تبرید بھی ہوجاتی ہے مگر خطرہ تبرید معدہ کے کرنے مین زیادہ
ہے خصوصًا اگر کوئی عضو قریب معدہ کا بھی سوء مزاج بارد سے متکیف ہو خواہ وہ عضو ضعیف ہوگیا ہو اور ترطیب پیدا کرنی خواہ تجفیف انمین
خطرہ یکسان ہے مگر یہ بات ہے کہ زمانہ ترطیب پیدا کرنے کا زیادہ طولانی ہوتا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ امراض معدہ کے اگر مادی ہون
اور بعد ازان وہ مادہ جو سبب مرض ہے اسکا اخراج مشکل ہو اور دشوار اسوقت ایارج سے زیادہ نافع کوئی دوا نہین اسلیے کہ ایارج مصالح
معدہ پر اور اتمام افعال خاصہ پر معدہ کے بڑی معین دوا ہے. اور اگر استفراغ معدہ کا کسی ایسی خلط سے کیا ہو جو اور عضو سے معدہ پر ریزش
کرتی تھی پس بعد استفراغ کے تقویت معدہ کی اسطرح کرنی چاہیے کہ پھر اس خلط کو قبول نہ کرے اطراف کی بندش اور انکو گرم کرنا یہ بھی بند کرنے پر
ریزش کرنے والی مواد معدہ کی اچھی طرح اعانت کرتی ہے شربت خشخاش بشدت مانع ہے انصباب حار مواد سر کو بطرف معدہ کے. پھر اگر وہ خلط
جسکا استفراغ کرچکے ہین بارد ہو پس جس مقویات کی حاجت ہوتی ہے وہ جیسے مصطگی اور اقراص ورد اور صعتر اور پودینہ خشک اور عود خام
اور قرنفل وغیرہ اور اگر وہ خلط گرم تھی اسوقت تقویت معدہ کی ربوب قابضہ سے (جیسے کہ رب سیب اور بہی اور لیمو وغیرہ) کرنی چاہیے خواہ
قرصہاے بارد جو ورد اور طباشیر وغیرہ سے تیار کیے جائین جو شخص کہ مقام درمیانی معدہ اور جگر کی سختی اور نخافت پاتا ہو جیسے ہم اوپر
بیان کرچکے ہین (یعنے اخیر مین اسی فصل مقدم کے) اسکو لازم ہے کہ اپنی غذا اور دوا دونون آب جو سے کرے اور ہر روز اسکے پینے کی مقدار
بڑھاتا جاے دس مثقال سے بیس اور سو مثقال تک اور اس مقدار کو تمام دنمین پی لیا کرے اور ایسی تدبیر بڑھائی مقدار مذکور کی کرے کہ آخر
کو ایک دفعہ نہایت دو مرتبہ مین اتنی مقدار پی جاے اور کسی دواے مستفرغ یعنے مسہل خواہ مقی کو اپنے پاس نہ آنے دے اور فصد کے استفراغ
کو اختیار کرے. ایسے ہی یہ قرص بھی لوگون نے بیان کیا ہے مصطگی اور اقراص ورد مکمد مین درہم کہربا نعناع یابس یعنے پودینہ خشک مرماخور
عود خام مکمد دو درہم ہمراہ کسی شراب کہنہ خواہ شراب میبہ کے استعمال کرین. واجب ہے کہ تنقیہ معدہ مین عمومًا خواہ اس خلط کے تنقیہ مین جو
فضاء معدہ مین مجتمع ہے خواہ پیوستہ اور تشرب ہوگئی ہے ایسی ادویہ کو تجویز کرین جنکا اثر معدہ سے اور ان جداول سے جو قریب معدہ کے ہین زیادہ
بڑھ کر اور اعضا تک نہ پہونچے جو معدہ اور ان جداول سے دور ہین. اگر ایک مرتبہ کا استعمال کافی برآمدکار نہو پھر دوبارہ ایسے ہی ادویہ
کو اختیار کرین یہ تکرار استعمال ادویہ مسہلہ بروقت حاجت کے اس خطا سے عمدہ ہے کہ بلا ضرورت اور بدون حاجت ایک ہی مرتبہ استعمال ادویہ
مستفرغہ کا کرین حال بول اور براز کی نگرانی امراض معدہ مین پر ضرور ہے اگر معلوم ہوجاے کہ بول اور براز اصلاح پر آگئے اور کوئی

خرابی انمین باقی نہین رہی معلوم کرنا چاہیے کہ اب معدہ بھی روباصلاح ہو گیا۔ واجب ہو کہ معدہ پر کوئی شے زیادہ سرد وارد نہ کیجاے اگرچہ معدہ حار بھی ہو جیسے زیادہ سرد پانی خصوصاً جب کہ وہ شخص خوگر اتنے آب سرد کا بحالت صحت بھی نہو اور اگر ادویہ محللہ کا استعمال کیا جاے واسطے تحلیل فضول معدہ کے تو لازم ہو کہ انکے ہمراہ کسیقدر ادویہ قابضہ کی بھی شرکت رہے جو حافظ قوت معدہ کی بھی ہون **علاجات سوء مزاج بارد اور رطب معدہ کے** اگر یہ برودت اور رطوبت معدہ مین بسبب مادہ کے پیدا ہوئی ہو اس مادہ کا استفراغ بطور مندرج قانون عام کرنا چاہیے پھر اگر مادہ مذکورہ زیادہ نہو تو ایسے وقت ارباب تجربہ کا ایک خاص طریقہ مشہور ہو غذا دینے کا طریقہ انکا تو یہ ہو اگر مادہ نہو کہ ایسی غذا دیتے ہین جسمین قبض اور تلخی ہو تاکہ بسبب قبض کے تخفیف پیدا کرے اور بسبب تلخی کے حرارت پیدا کرے ازین قبیل شراب مازو بھی تصور کرنی چاہیے اور ادویہ مشروبہ مین فسنتین اور شراب افسنتین اور خود افسنتین کو خواہ وہ ادویہ جو شربت سفرجل سے بنائے جائین ضماد اور طلا اور مروخات مین انکا مختار طریقہ یہ ہو کہ ضماد ایسی ادویہ سے کرتے ہین جنمین ادویہ قابضہ اور خوشبو داخل ہون مثلاً وہ ادویہ جو تماما اور قصب الزریرہ اور سنبل اور ساذج اور لادن اور مقل بیخ سوسن اور بلسان اور روغن بلسان اور حب بلسان اور میعہ سے مرکب ہون مروخات مین قیروطیان جو روغن مصطگی اور زیت اور روغن ناردین سے اور روغن سفرجل سے تیار کیجائین پھر اگر یہ مقدار ضماد کی براہ ت نفوذ کافی نہو اسوقت البتہ استعمال ضمدہ محمرہ کا جیسے جلد مین بوجہ حدت کے سرخی آجاے خواہ ثافسیا کا استعمال کرتے ہین منجملہ قوی ضمادون کے یہ بھی ایک ضماد ہو زعفران سنبل سوری مصطگی روغن بلسان ہر ایک جزو شہد تین جزو (مر ہو جو شہر طرغیلو سے آتی ہو) امین سے تین جزو صمغ البطم ڈیڑھ جزو اذفربیون ایک جزو بس ان سب کا ضماد تیار کرین اور اگر تھوڑی مقدار اسکی شربا استعمال کیجاے وہ بھی جائز ہو **ایضاً** میعہ چار جزو موم تین جزو مغز ساق گوزن دو جزو صمغ البطم ایک جزو روغن بلسان ڈیڑھ جزو روغن ناردین دو جزو **ایضاً** میعہ تین جزو مغز ساق گوزن تین جزو صبر احمر تین جزو مصطگی دو جزو روغن ناردین آٹھ جزو روغن بلسان تین جزو موم پانچ جزو اسکی قیروطی بنتی ہو (یہان تک تجویز ارباب تجربہ کی تھی) ارباب قیاس جنکو پابندی قواعد کی بھی ہو وہ لوگ پہلے تو ان بیمارون کو ریاضت معتدل کا حکم کرتے ہین اور غذا ایسی جسکا کیموس اچھا بنے اور زود ہضم ہو اور مقدار مین معتدل بہ کمی کہ جو اچھی طرح ہضم ہو جاے انکو کھلاتے ہین بعد ازان رفتہ رفتہ استعمال ادویہ مذکورہ کا جو مسخنہ اور قابضہ ہین کرنا شروع کرتے ہین خواہ اور ادویہ اسی قسم کے از قسم جوارشات خوشبو جو باعتدال گرم ہون خواہ اعتدال سے زیادہ گرم جسقدر حرارت بنظر مقابلہ برودت معدہ کے مناسب ہو کھلاتے ہین تا اینکہ مزاج معدہ کا معتدل ہو جاے انھین جوارشات مین سے معجون فلافلی اور کمونی بھی ہو (دواے جید) حب عرعر اور صمغ بطم اور فلفل ہر ایک جزو (مر ہو جو شہر طرغیلو سے آتی ہو اور مجھے ظن غالب یہ ہو کہ وہ میعہ ہو) اسکے اور ناردین ہر واحد دو جزو فطراسالیون یعنے کرفس جبلی اور کاشم ہر واحد نصف جزو بقدر کفایت شہد لیکر معجون تیار کرین اگر برودت معدہ کی اس سے زیادہ ہو امروسیا اور سنجرینا کا استعمال کرتے ہین منجملہ ادویہ جیدہ کے جو مفید ہو امراض حادہ رطب کو خواہ وہ امراض جنمین رطوبت غلیظ ہو شراب عنصل ہو نسخہ اسکا یہ ہو عنصل مصفی اور پاک کردہ اور ریزہ ریزہ شدہ کو تین مشت لیکر کانچ کے برتن مین منھ بند کرکے رکھین اور چھ مہینہ رہنے دین **علاج مزاج حار معدہ کا** التہاب معدہ کو شیر ترش شدہ اور سرکہ کا پینا نفع کرتا ہو خصوصاً ہمراہ کشنیز سبز کے اور دہی مادہ گاؤ کا اور مغز خیار اور تازہ مچھلی بھی خاصکر مسکن التہاب معدہ کی ہو اور آب سرد اور سرد فواکہ اور کاسنی اور کھیرا اور شفتالو وہ جو زیادہ تر نہو کہ مستحیل صفرا کیطرف ہو جاے اور کاہو اور چاول اور مسور اور کشنیز تازہ ہمراہ سرکہ کے اور کدو وغیرہ کہ یہ سب کافور اور صندل اور گل سرخ ملاکر استعمال کیے جاتے ہین اگر ان اشیاء کے ملانے کی حاجت ہو **ایضاً** قرص طباشیر اور اگر خصوصاً اسہال صفراوی ہو ضرور مستعمل ہوتا ہو غذا ان لوگون کی بعینہ جو سرکہ مین ابالا جائے اور سوراور رمانیہ اور سماقیہ اور حصرمیہ سے بھی غذا دینی چاہیے گوشت جو انکے واسطے تجویز کیا گیا ہو وہ لوہ کا ہو اور تیتر اور چوزہاے مرغ

اور اگر حرارت اسقدر نہو جو انہاک قوت کردے یعنے قوت کو بہت گھٹادے اسوقت غذاے بارد غلیظ سے بھی انکا تغذیہ ہوسکتا ہے جیسے قریص ماہی تر اور قریص بطون یعنے شکم حیوانات کا اور قریص کل ایسی چیزون کے جسمین قبض بھی ہو اور رب خشخاش اور شراب خشخاش بھی اسکے واسطے زیادہ نافع ہی مبردات کا ضماد کرنا بھی ان لوگون کو نفع دیتا ہی۔ کبھی لتّے معدہ پر جبکہ سرد پانی سے بھرا ہوا اور بھولا یا ہوا باندھا جاتا ہو اس سے بھی نفع ہوتا ہی جسوقت معدہ پر ضماد ہاے سرد کا استعمال ہو اس امر سے بچانا چاہیے کہ حجاب کی زیادہ تبرید ان ضمادات سے نہو جاے یا جگر کی اسقدر تبرید جو ان دونون کے افعال کو مضر ہو اسلیے کہ اکثر ایسے ہی ضمادون سے آفت سانس مین پہونچ جاتی ہی اگر حجاب کی تبرید زیادہ ہو گئی اور جگر مین برودت پہونچی۔ پھر اگر کسی طرح کا ضرر انھین مضرتہاے مذکورہ مین سے متوہم ہو فوراً اسکا تدارک کرنا چاہیے روغن مسخن موضع برد رسیدہ پر گرا کے خواہ اسی روغن سے تکمید کرنی چاہیے اور ضمادات کو بھوقت بدلکر مشروبات کا استعمال کرنا چاہیے **علاج مزاج بارد کا معدہ کے** اگر خفیف برودت سے مزاج معدہ کا متغیر ہو گیا ہو اسکے علاج مین ایسے قرص وردو پر اقتصار کرنا چاہیے جسمین افسنتین پڑتی ہو اور دارچینی اور ہمراہ جلنجبین کمون اور نانخواہ کے بشرطیکہ ظرف آگینہ مین انکو جوش دیا ہو۔ اجوائن کو ایسے مرض مین عجیب منفعت ہی۔ اور اگر برودت اس سے زیادہ قوی ہو اسوقت معاجین قویہ کا استعمال ضرور ہوگا جو گرم ہین اور بزور حارہ اور فلافلی اور تریاق اور مثرودیطوس ہمراہ شراب کے اور سنجرنیا میبہ کے ہمراہ اور کمونی اور امردسیا اور فنداديقون اور دواء المسک تلخ اور معجون اصطمخیقون۔ اور کندری اسوقت نفع کرتی ہی جب طبیعت نرم ہو۔ واجب ہی کہ ایسے مقامات مین یہ ادویہ سلاقہ سنبل اور مصطگی اور اذخر وغیرہ مین دینا چاہیے۔ زنجبیل مربی بھی ان لوگون کو نافع ہی **ایضاً** اقراص وردہمو زن اسکے عود **ایضاً** فلافلی ہمراہ شراب کے کہ یہ زیادہ گرمی پیدا کرتی ہی اور بخوبی تسخین معدہ کرتی ہی تاثیر بدرجہ غایت معجون فلافلی کی یہانتک ہی کہ ہچکی آنے لگے۔ واجب ہی کہ حلتیت اور فلفل کو غذا مین بھی شریک کرین کہ زیادہ منفعت رکھتی ہی لیکن بھی ایسے لوگون کو نفع اشیا ہے روغن جو معدہ کی مالش کے واسطے ہین انمین سے روغن بابونہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن مصطگی جسمین مرغ کی چربی پڑی ہو اور اگر زیادہ قوت درکار ہو اشق اور مقل بھی داخل کرنی چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ قوی درکار ہو روغن قسط اور روغن بان اور روغن زنبق مسوحات کی ادویہ جیسے شراب سوسن ہمراہ عود کے اور مشک اور عنبر اور بزور سے جیسے حلبہ اور تخم کرنس اور خطمی اور مشتری حجم کے بچھنے کا رکھنا معدہ پر اوجاع باردہ مین زیادہ منفعت بخشتا ہی یہ بھی **جاننا ضرور ہی** کہ اطراف کو گرم کرنا معدہ کی تسخین بہت جلد کردیتا ہی **علاج مزاج رطب معدہ کا** ادویہ ناشفہ اور مقطعہ سے خواہ جن دواؤن مین تلخی اور تیزی ہی انمین ادویہ عفصہ جیسے اہلیلجات وغیرہ ملاکر ایسے مزاج کا علاج کیا جاتا ہی اور شراب قوی بمقدار قلیل کا پلانا بھی واجب ہے اور غذاؤن مین بھی ناشفات اور مطبخات یعنے پختہ اور بھنے ہوے غذا کا استعمال مناسب ہی اور پانی بہت کم پینا چاہیے اقراص ورد جو گل سرخ سے بناے جاتے ہین مزاج رطب معدہ کو زیادہ نافع ہوتے ہین۔ رطوبت معدہ کی زائل کرنے والی یہ بھی دوا ہی کہ ایک درہم انیسون اور ایک درہم تخم رازیانہ کو پانی مین جوش دیکر اور پھر اسے چھانکر پانچدرہم گلقند خوب مل کر ملادین اور استعمال کرین **علاج مزاج یابس معدہ کا** ان لوگون کا علاج قریب قریب علاج دق کے ہی اسلیے کہ یہ مرض گویا معدہ کی دق ہی اور اگر مستحکم ہو جاے پھر ہرگز علاج پذیر نہین ہوتا یہ بات ممکن نہین کہ فقط معدہ کی ترطیب کیجاے اور جملہ بدن کی ترطیب نہ کیجاے بلکہ معدہ کی ترطیب بدون ترطیب جملہ بدن کے ہو نہین سکتی ان لوگون کی ترطیب کا طریقہ ایک یہ بھی ہی کہ انکا بٹھانا آبزن کے ظروف مین بغرض انکے تحمیم یعنے گرم اور تر کرنے کے اور اسیطرح کمرر انکو حمام مین لیجانا واجب ہے اور جسقدر یبوست زیادہ ہو اسی قدر مکرر انکی تحمیم کرنی چاہیے بمشتر بنظر افراط یبوست کے اتنی حاجت ترطیب کی ہوتی ہی کہ انکو پیادہ پا حمام تک جانے کی اور حمام سے گھر یا بستر خواب تک آنے کی اجازت نہین دیجاتی ہی بلکہ ایک محافہ مثل پالکی خواہ بوچہ وغیرہ کے سواری

جو بالکل بے تکان ہو اسپر حمام جانے کے واسطے سوار کر کے آتے جاتے ہین تاکہ حرکت آمد و شد کی حرارت تحلیل اس رطوبت کی نہ کرے جو بالعرض تدبیر حمام سے پیدا ہوئی ہو اور خفیف پسینہ کی راہ وہ تری بر آمد نہ ہو جاے جو آبزن کے ذریعہ سے انکے بدن مین سرایت کر گئی ہو اور یہ بھی خوف ہوتا ہو چونکہ حمام سے ارخاے قوت پیدا ہوتا ہو یعنے سب قوتین اور اعضاے بدن ڈھیلے ہو جاتے ہین لہذا واجب ہو کہ بعد حمام کے ایسی حرکت وغیرہ واقع نہو جو تحلیل قوت کی کر دے اور خشکی کی مقدار دو چند یعنے زیادہ ہو جاے انکی تحمیم فقط اسیطرح کرنی چاہیے کہ آبزن مین یہ ڈالدیے جائین اور خوب تر ہو جائین پس ہواے حمام مین ٹھہرنے کی انھین حاجت نہین اور آبزن کا پانی حرارت مین معتدل ہو ایسا کہ نہ اس سے پھریری پیدا ہو اور نہ زیادہ گرمی کی وجہ سے لذع بدن مین کرے اور خلاصہ یہ ہو کہ اس پانی کی کیفیت سے زیادہ اور کوئی اثر بدن کو نہ پہونچے بلکہ لذت ملے یہی پانی ترطیب بدن کریگا اور توسیع مسامات بھی کردیگا مدت اور زمانہ استعمال آبزن کا اسیقدر تجویز کرنا واجب ہے جبتک بدن پھولتا رہے اور قبل اس کیفیت کے کہ پھر بدن کا سمٹنا شروع ہو آبزن سے جدا کر لینا چاہیے اور واجب ہو کہ ادھر حمام سے نکالین تھوڑی سی راحت اور آرام دہی کی نظر سے ٹھہر جائین اور بعد ازان لطیف اقسام دودھ کے پلائین خواہ عورتونکا دودھ یا مادہ خر کا یا شیر گوسپند اور سب سے بہتر یہ ہو کہ چوس چوس کر دودھ پیا جاے پستان سے اور اگر دوشیدہ پلائین تو فوراً ادھر دوہا جاے اور اسکی گرمی برطرف نہونے پاے کہ پلا دیا جاے تاکہ ہواے خارجی سے کچھ اثر دودھ مین نہ پہونچا ہو اور جس حیوان کا دودھ پلایا جاے اسکو غذا اسی قدر دی گئی ہو جو ہضم کر سکے اور قبل از انکہ اسکا دودھ مستعمل ہو تھوڑی سی ریاضت باعتدال بھی اس حیوان کو کرائی گئی ہو اور سواے مریض کے اور کوئی بچہ وغیرہ اسکا دودھ نہ پینے پاے پھر اگر آدمی کا دودھ نہو بلکہ مادہ خر یا بکری کا ہو اسکی جودت ہضم کی شناخت اسطرحپر کرنی چاہیے کہ اسکے فضلہ مین بدبو ہو یا نہین یا خشکی اور تری مین معتدل ہو خواہ کسی کیفیت یبوست اور رطوبت کی براز مین افراط ہے اور قوام اسکا مستوی ہو یا پھولا ہوا ہو کسی ریح کے سبب سے اور ان حیوانات کی ریاضت یہی ہو کہ اچھی طرح لوٹین. بعد دودھ پلانے کے مریض کا حال دیکھین کہ دودھ خواہ آب جو وغیرہ جو کچھ اسے پلایا تھا ہضم ہو گیا یا نہین اور یہ کیفیت اسکی ڈکار کے صاف آنے سے دریافت ہوتی ہو اور اوجھ کی سبکی بھی اسپر دلیل ہوتی ہو بعد چار گھنٹہ خواہ پانچ گھنٹہ کے جب ہضم ہو جانے کا یقین ہو جاے. پھر دودھ خواہ ماءالشعیر دوبارہ پلایا جاے اور اسکے بعد پھر تحمیم کیجاے اور بعد تحمیم کے اسکے اعضا پر مالش روغن کی کرین تاکہ جسقدر مائیت اور رطوبت کو مسامات کے ذریعہ سے چوس لیا ہو وہ سب کے سب اندر جسم کے ملتقن ہو جاے اور گھٹ کر اندر رہ جاے. اگر یہ مریض خوگر حمام کا ہو سہ بارہ حمام اسکا بھی کرنا چاہیے اگر اصواب یہی ہو کہ دو ہی مرتبہ پر اقتصار کرین تو اسوقت مناسب ہو کہ درمیانی گھنٹہ جو دونون تحمیم کے مثلاً چار یا پانچ مذکور ہوے انھین زیادہ وقفہ کردین اور راحت رسانی کا زمانہ زیادہ کرین کہ پوری پوری راحت اسے پیدا ہو پھر اگر اسکا دودھ پینے کو جی چاہے تیسری مرتبہ بھی دودھ پلانا چاہیے ورنہ آب جو کو پلانا مناسب ہو مگر آب جو وہی عمدہ ہو جسکی پخت بخوبی ہوئی ہو اور پخت اسی کی عمدہ ہو کہ زیادہ پانی ڈالکر پکایا جاے اور تھوڑا باقی رہجاے (اسکا طریقہ باب حمیات مین آتا ہو) تنوری روٹی جو خمیر اور نمک ڈالکر پختہ کیجاے اور اچھی طرح پختہ ہو یعنے کچی نہ رہنے پاے یہ بھی اسے کھلانی چاہیے اور سمک رضراضی اور طائران نرم اور سبک گوشت بازو پر کا گوشت اور خصیہ ہاے مرغ فربہ ہمراہ دودھ کے بھی اسکی غذا ہو سکتی ہو. اور جو غذا بالزوجت اور غلیظ اور سخت ہو اس سے بچانا چاہیے اگر کوئی غذا ایسی ہو جسمین فضلہ کم اور غذائیت زیادہ ہو انمین سے ایسی غذا اختیار کرنی چاہیے جو زود ہضم اور لطیف الکیموس اور بارطوبت ہو مقدار ہر ایک غذا کی اسیقدر رہو کہ معدہ مین گرانی اور کھچاؤ زیادہ پیدا نہ کرے اور تھوڑی مقدار غذا کی تجویز کرنی تو ایسے بیمارون کیواسطے بضرور ہو کوئی شربت جو رقیق اور مائل بقبض ہو اور بسبب کثرت مائیت پانی کی آمیزش کو کم تحمل کر سکے ایسی شراب اور شربت کا پلانا بھی بضرور ہو تاکہ غذا کے نافذ کرنے مین اعانت کرے اور قوت غریزی کو بیدار کر دے اور پھر اس سرد پانی پلانے کی زیادہ ضرورت

نہ رہے جو بسبب اپنی سردی کے نکایت اور گزند پہونچاتا ہو اور مقدار ایسی شراب کی اسی قدر ہو کہ معدہ کے اوپر چڑھی نہ رہے اور اس سے قراقر پیدا ہو جب نیچے معدہ کے اُترے اور دوسری مرتبہ غذا کے دینے میں اسی امر کا لحاظ رہے کہ غذائے اول خوب ہضم تام کو پہونچ چکی ہو اور چند بار تفرقہ دیکر ایسے لوگون کو غذا دینی تا امکان بہت اچھی بات ہو اور یہ بھی لازم ہو کہ طعام سبک ہو تاکہ غذائے دوم سابق کی غذائے غیر منہضم سے مل نہ جائے اسیطرح ان لوگون کی تدبیر تحمیم اور غذا دہی اور مالش کی چندروز رہے اور جب کسیقدر انکی قوت بڑھتی ہوئی نظر آئے ریاضت اور مالش کی زیادتی کرنی چاہیے لیکن جب قریب بہ صحت ہوجائین آب جو موقوف کردینا چاہیے اور اسکے بدلے ایک روز جو خواہ بڑی جوار کے ستو دینے چاہئین اور اب اسے غذا زیادہ دینی چاہیے جو قوت کی نمی یعنے بڑھانے والی ہو اور شروع ایسی غذا کا پاچہ حیوانات اور طیور کے گوشت نرم سے کیا جاتا ہو **علاج سوء مزاج بارد یابس کا** اگر مزاج بارد یابس ہو پس تدبیر رفع برودت کی مثل تدبیر رفع یبوست کے ہو اور چونکہ تدبیر ازالہ برودت کی بدون استعمال مسخنات کے اور کچھ نہین ہو پس احتیاط کرنی چاہیے کہ ایسے مسخنات نہون جو یبوست کو بسبب تحلیل یا بسبب قبض قوی کے ایسے مزاج مین بڑھا دین تکمید کے جملہ اقسام ایسے وقت مضر ہوتے ہین اور نفع نہین دیتے طبیب پر واجب ہو کہ زیادہ اسخان جو قوی اور سریع الاثر ہو اس سے ایسے بیمار کو بچائے اسلیے کہ یہ تدبیر تخفیف پیدا کرتی ہو اور یبوست کو زیادہ کردیتی ہو بلکہ لازم ہو تسخین بھی کرتا جائے اور اسی تسخین کے درمیانی اوقات مین ترطیب بھی کرتا رہے اور جوہر حار غریزی یعنے روح کے زیادہ تولید کی ایسی تدبیر کرے کہ اسکی حرارت اور ناریت نہ بڑھنے پائے شراب جسمین پانی کم ملا ہو ایسا ہی فعل پیدا ہوتا ہو اور دودھ (خصوصاً شیر مادہ گاؤ) سے اور ماء الشعیر جسمین تھوڑا سا شہد کف گرفتہ ملا ہو کہ اسکی غذائیت کو بڑھا دے اور فضول کو اسکے یعنے ماء الشعیر کے کم کردے یہ بھی عمدہ غذا ایسے بیمارون کی ہو معدہ کی مالش ایسے خوشبو روغن سے جو ہمراہ ترطیب کے تسخین بھی پیدا کرین جیسے روغن سنبل اور ناردین اور روغن مصطگی بھی عمدہ ہو اور بیشتر ان روغنون کے ہمراہ روغن بلسان بھی شریک کردیا جاتا ہو اور اکثر فقط روغن بلسان پر اقتصار کیا جاتا ہو کہ یہ بھی نافع ہو اور اجود یہ ہو کہ ان روغنون مین تھوڑا سا موم بھی ملا دین تاکہ تھما رہا معدہ پر دیر تک رہے منجملہ ان ادویہ کے جو زیادہ نافع ہین یہ ہو کہ مصطگی کو پیسکر روغن ناردین ملا کر معدہ پر رکھین اور مصطگی کے اقسام مین مختار اور پسندیدہ وہی قسم ہو جو زیادہ چرب ہو اگر برودت زیادہ شدت سے ہو چارہ نہوگا بدون اسکے کہ ہر روز معدہ پر زفت کو طلا کرین اور جبتک سرد نہو جائے لگی رہنے دین اور سرد ہونے سے پہلے چھوڑا ڈالین بیشتر اس ضماد کا استعمال دن بھر مین دو مرتبہ کیا جاتا ہے کہ اس تدبیر سے بطرف معدہ کے خون غذا دہندہ کھنچکر پہونچتا ہو زفت کے استعمال کی صورت اور تدبیر جیسے بیان زفت ادویہ مفردہ مین ہوچکی ہو اسیطرح کرنی چاہیے منجملہ ان چیزون کے جو منفعت عظیم پیدا کرتی ہین ایک یہ بھی تدبیر ہو کہ ایک بچہ آدمی کا جو فربہ اور صحیح المزاج ہو اسکو سینہ سے چپٹا لین اسطرح کہ اسکا جثہ معدہ سے ملجائے کہ اس طرح بچہ کو گود مین لینے سے حرارت غریزی معدہ مین گود لینے والے کے فائدہ ہوتا ہو اور کھانا بہت اچھی طرح ہضم ہوتا ہو پھر اگر بچہ آدمی کا بہم نہ پہونچے سگ بچہ فربہ یا گربہ نر کا بچہ خواہ اور کسی حیوان کا بچہ جسمین گرمی زیادہ ہوتی ہو اسکو معدہ سے چپٹا لینا چاہیے واجب ہو کہ بچہ گود مین لیا ہوا اتنی دیر نہ رہے کہ پسینہ اسکے نکلکر ٹھنڈا ہوجائے اور معدہ کو بھی سرد کردے کبھی ایسی چیز طلا کرنی شکم پر بچہ کے بھی ممکن ہوسکتی ہو جو پسینہ برآمد ہونے کو روکے ایسے صاحب معدہ کو آب سرد بافراط ہرگز نہ دینا چاہیے کہ اسکے واسطے نہایت مضر سردپانی ہو **علاج سوء مزاج یابس کا جو ہمراہ حرارت کے ہو** ایسے معدہ کا علاج یہی ہو کہ دونون تدبیرون کو جمع کردینا چاہیے جو حرارت معدہ اور یبوست معدہ کی اوپر لکھی گئی ہین پھر اگر حرارت قلیل ہو اسیقدر کافی ہو کہ تدبیر یابس معدہ والون کی کرین شراب انکے لیے بہت تازہ تجویز کرنی چاہیے اور شراب وغیرہ جو کچھ پیئین گرمیون مین برف وغیرہ سے سرد کرکے اور جاڑون مین شیر گرم رہے اسیطرح انکی غذا بھی دونون فصلون مین سرد اور شیر گرم رہے انکے معدہ کی مالش روغن سنبل

اور زیت انفاق سے کرنی چاہیے۔ اکثر فقط سرد پانی پینے سے انکو صحت ہو جاتی ہے اگر زیادہ بمقدار کثیر اور خوب ٹھنڈا استعمال کیا جاے بالکل صحت حاصل اسی سے ہو جاتی ہے خصوصاً اگر پیاس معدہ میں بافراط ہو **علاج سوء مزاج حار رطب معدہ کا** ایسے مزاج کو بارد ترشی مفید ہوتے ہیں اور دونوں تدبیریں سوء مزاج حار اور رطب کی یکجا کرنے سے ایسے معدہ کی پوری تدبیر ہو جاتی ہے قرص ورد جو گل سرخ تازہ سے تیار ہوں وہ بھی مفید ہیں۔ اگر ایسے شخص کو اسہال عارض ہو قیر وطی ہمراہ روغن سفرجل کے استعمال کرنی چاہیے **علاج سوء مزاج معدہ کا جو مادی ہو** اور علاج معدہ کے سدون کا۔ پہلے مادہ کا حال دریافت کرنا چاہیے کہ اسکو معدہ نے اسطرح جذب کر لیا ہے جسطرح اسفنج پانی کو جذب کرتا ہے یا اینکہ خوب ڈوبا ہوا ہے جسطرح سے رنگین کپڑا رنگ میں ڈوب جاتا ہے کہ وہ رنگ اسکے ریشہ ریشہ میں پیوست ہو جاتا ہے اور خوب طرح دونوں کے اجزا آپس میں ایک دوسرے سے غیر متمیز ہوتے ہیں یا وہ مادہ فقط متصل سطح معدہ سے ہو لہے خواہ تجویف معدہ میں بھرا ہے اور نہ اسی کا نام باصطلاح بعض اطبا طافی رکھا گیا ہے اور یہ بھی دریافت کرنا چاہیے کہ مبدا اور موضع تولد اس مادہ کا کونسا عضو ہے اور کس جانب یہ مادہ بطرف معدہ کے ریزش کر رہا ہے یا ریزش کر کے معدہ میں آچکا ہے پھر اگر تولد مادہ کا خاص معدہ میں ہو فقط معدہ کی اصلاح اور اخراج مادہ کیطرف قصد کیا جائیگا اور جو سبب کہ تولید مادہ مذکورہ کا معدہ میں ہے اسکی اصلاح کیجاے گی اور اگر کسی اور عضو سے وہ مادہ معدہ کیطرف آتا ہے مثلاً دماغ یا مرارہ خواہ جگر یا طحال پہلے استفراغ مادہ کا معدہ سے کر کے پھر اصلاح مزاج اسی عضو کی کرینگے جس سے مادہ بطرف معدہ کے آتا ہے اور معدہ کی ایسی تقویت کرنی چاہیے کہ پھر انصباب کو قبول نہ کرے کبھی انصباب مادہ کا بروقت گرسنگی کے ہوتا ہے یعنے جسوقت کہ طبیعت قوت جاذبہ میں معدہ کی جذب کی حرکت پیدا کر کے معدہ میں کسی چیز کو کھینچنا چاہتی ہے اور غذا اسوقت نہیں ہوتی ہے لہذا کسی مادہ کو جہان سے ملے بطرف معدہ کے کھینچ لاتی ہے اور چونکہ قوت دافعہ معدہ کی اسوقت ٹھہری ہوئی ہوتی ہے لہذا اس مادہ جذب شدہ کو دفع نہیں کرتی پس ایسے وقت جسقدر قبول مواد معدہ کو ہوگا اور کسی وقت اتنا نہوگا۔ اور یہ وہی لوگ ہیں جنکو بھوک کی تاب نہیں ہوتی اور اکثر بروقت بھوک کے انپر غشی طاری ہوتی ہے پس واجب ہے کہ انصباب مادہ سے پہلے ان کو کھانا کھلا دیا جاے اور غذا میں انکی ایسی اشیا ہوں جو مقوی معدہ ہیں جیسے ربوب قابضہ اور ترش۔ بیشتر انصباب مواد کا بروقت انفعالات نفسانیہ کے ہوتا ہے مثلاً بروقت زیادہ غصہ کرنے کے یا بروقت زیادہ رنج کے وغیرہ وغیرہ اور جو لذع ایسے اوقات انکے معدہ میں پیدا ہوتی ہے بدون قے کرنے کے آرام سکون نہیں ہوتا۔ جو مادہ کہ دماغ سے معدہ میں گرتا ہو فلفل سپید پانی میں پسی ہوئی اور افسنتین اسے مفید ہوتی ہے اور صبر کی منفعت ایسے مادہ میں ضعیف ہے ایارج کبھی جو مفید ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ادویہ قوی شدید التحلیل پر شامل ہے اور انمیں جلا کی قوت بھی زیادہ ہے۔ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ منجملہ دشوار صورتوں اجتماع سوء مزاج معدہ اور دماغ کے ایک یہ ہے کہ مزاج معدہ کا گرم ہو اور دماغ کا مزاج سرد ہو اسوقت جس مادہ بارد کی ریزش دماغ سے معدہ پر ہوگی بنظر اپنی برودت کے معجون ہاے گرم جیسے فلافلی اور فودنجی کو مقتضی ہوگا اور معدہ حار کی نظر سے یہ ادویہ حارہ مضر ہیں۔ جگر سے جو مادہ بطرف معدہ کے ریزش کرے اسکے علاج میں حاجت اسکی ہے کہ پہلے تلیین طبیعت کیجاے بعد ازان استفراغ خلط رقیق صفراوی کا کریں ماء الجبن اور ہلیلہ زرد اور سقمونیا سے اور بیشتر اسکا امالہ جگر اور معدہ سے کسی اور طرف مجرد فصد کرنے سے ہو جاتا ہے اور بعد تدبیر استفراغ اور فصد کے پھر تقویت معدہ کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ ملینات کا استعمال طعام سے پہلے کیا جاے اور اسکے ہمراہ یا بعد کسیقدر قوابض تقویت معدہ کی رعایت سے بھی مستعمل ہوں چنانچہ آگے بیان کرینگے جو موضع خالص اسکے ذکر کا ہے۔ جو مادہ طحال سے آتا ہے اسکا علاج وہی ہے جو باب شہوت کلبی میں لکھا جاے گا۔ یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اکثر بطرف فم معدہ کے ایسے اخلاط حاد اور لذاع گرتے ہیں جو غشی اور تشنج پیدا کرتے ہیں اور بیشتر ان اخلاط کا انصباب بطلان نبض تک پہونچاتا ہے اور یہ اخلاط اکثر سوداوی ہوتے ہیں۔ واجب ہے طبیب پر کہ بروقت انصباب مواد کے تقویت فم معدہ کی ضرور

کرے تاکہ جو مواد اسکی طرف کھنچ کر آتے ہین انکو قبول نہ کرے اور یہ تقویت ایسے ضماد سے کرنی چاہیے جنمین قبض اور عطریت ہو ضماد کے اجزا بروقت حرارت معدہ کے یا بروقت حمیات کے جیسے خرمائے خشک نارسیدہ اور بہی اور سک اور عصارۂ انگور خام اور بتھوے کی شاخون اور روغن مین گل روغن۔ گرم ضماد بروقت معالجہ معدہ بارد کے یا جو وقت حمیات نہون انکے اجزا مر اور زعفران اور صبر اور مصطگی اور شاخ افسنتین اور کندر اور زنجبیل اور سنبل الطیب اور روغن جیسے ناردین اور روغن مصطگی۔ اکثر سبب اجتماع مواد کا معدہ مین فقط رک جانا اور بند ہو جانا ان استفراغات کا ہوتا ہے جنکی خوگری تھی اور کسی عضو سے انصباب کرکے یہ مواد فراہم ہو چکا ہے اسکا استفراغ کر ڈالین جسطرف سے اسکا سیلان اور بسہولت نکل جانا مظنون طبیب ہو اس راہ کی تفتیح کرین اور اسی طرف امالہ مادہ کا معدہ سے کرین اور کسی جانب اخراج خلط معدہ کا نہ کرین سوائے اس طرف کے جدھر میلان اور رجوع اس خلط کا دریافت ہو جائے پھر اگر اس میلان کے دریافت کرنے مین خواہ امالہ اور اخراج مادہ موجودہ مین اشکال ہو تو جسقدر طافی اور متصل فم معدہ کے ہو اسے بذریعہ قے کے اور اسکے سوا جسقدر ہو بذریعہ اسہال کے اخراج کرین پھر اگر خلط مذکور مشرب ہو اور اچھی طرح اجزائے معدہ مین پیوست ہو گئی ہو اور سوائے خلط رقیق کے یہ بات کسی اور خلط مین نہو گی اسکے علاج مین صبر کا استعمال افضل ہے تقویت معدہ کے واسطے تو صبر مغسول زیادہ اصلح ہے اور تنقیہ کی وجہ سے غیر مغسول اسلیے کہ مغسول ہونے سے قوت مسہلہ اسکی ضعیف ہو جاتی ہے ایارج دونون غرض تقویت اور استفراغ کو پورا کرتا ہے اسلیے کہ اسمین اجزائے مصلحہ اور معینہ اور اجزائے مانعہ مضرت اسہال سب موجود ہین خصوصاً ساذج اگر شہد سے ملی نہو اسلیے کہ شہد سے ملی ہوئی اگرچہ اسہال نواحی اور اطراف مختلفہ سے کرتی ہے بسبب اسکے کہ معدہ مین شیرینی کی مناسبت سے زیادہ ٹھہرتی ہے پھر بھی تقویت اسکی کمتر ہو جاتی ہے کیونکہ شہد ایارج ساذج کی قوت تقویت اور تنقیہ دونوں توڑ دیتا ہے۔ واجب ہے کہ ایارج کے استعمال کے بعد میانہ رفتار بھی کرے اور اسکی حاجت نہین کہ شہد کی آمیزش سے ایارج کی تدبیر کو بدل دین۔ بیشتر یہ مرض ایک ہی مرتبہ کے ایارج پلانے سے دفع ہو جاتا ہے اگر سقوط اشتہا اور متلی بھی ہو بجائے زعفران کے گل سرخ ملانا چاہیے۔ اور اگر معدہ مین حرارت بھڑک رہی ہو تو ایارج کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیے کہ بیشتر سوء مزاج کی زیادتی ہو جاتی ہے خصوصاً اگر طبیب کو اس بارہ مین خطا ہوئی کہ اسنے وجود مادہ کا گمان کیا اور درصل مادہ نہ تھا فقط سوء مزاج ساذج کی حرارت تھی اور ایارج کا استعمال کر دیا۔ مگر مختصر یہ ہے کہ ایارج نہایت نافع دوا ہے اخلاط مراریہ کی جو معدہ مین ہون خصوصاً ہمراہ طبیخ افسنتین کے یہ نسخہ ایارج کا ایسے ہی وقت کا ہے اور سبک ہے نقاح اذخر عود بلسان اسارون دار چینی ہر ایک جزو صبر چھ جزو اور اگر قوت مسہلہ زیادہ کرنی مطلوب نہو دوا یہ مذکورۂ بالا ہر واحد ڈیڑھ جزو اور صبر اسی قدر رہے۔ حبوب نافعہ سے جو مجرب ہین یہ نسخہ ہے صبر زرد ایک درہم ہلیلۂ زرد گل سرخ نصف درہم آب کاسنی اور سفرجل مین گولیان بناؤ۔ جو مسہل کہ سفرجل اور سقمونیا اور شکر سے تیار کیا جائے وہ بھی عمدہ ہے کبھی ایک دانگ سقمونیا تین اوقیہ دوغ مصفیٰ مین کہ مکھن اسمین بالکل نرہے فقط اسی پر اقتصار کیا جاتا ہے اور سقمونیا دوغ مین ملا کر ایک گھنٹہ تک رہنے دیتے ہین کہ مزاج اسکا یعنے آمیزش بخوبی ہو جائے۔ گلقند مسہل بھی عظیم النفع ہے اسیطرح شاہترہ خصوصاً حرارت صفراوی کے واسطے طبیخ افسنتین اور آلو بخارا اور تمر ہندی اور شربت ورد مسہل بھی عمدہ دوا ہے خصوصاً اگر میوہ مین اسیطرح ماء الجبن ہمراہ ملیا اور تھوڑی سی سقمونیا اصبر کے اس شخص کے واسطے جسکے مادہ صفراوی کے استفراغ کا ارادہ ہو دوائے جالینوس بھی جید ہے اور نسخہ اسکا یہ ہے افسنتین رومی پانچ درہم گل سرخ جو خوب سرخ اور صحیح الاوصاف ہو بیس درہم دو رطل پانی مین جوش دین تا چہارم باقی رہجائے بعد ازان چھانکر اسیطرح استعمال کرین یا تھوڑی سی شکر ملائین صبر مناسب ہے استفراغات معدہ مین اور سقمونیا موذی معدہ کی ہے پس اسکا استعمال بلا ضرورت کبھی نہ کرنا چاہیے ایسے ہی مواد مین کبھی فصد بھی نافع ہوتی ہے اگر رگون مین امتلا اور کثرت خون کی ہو کہ فصد کرنے سے اخلاط بطرف عروق اور اطراف کے متحرک ہوتے ہین اور معدہ کے اخلاط کے واسطے ایک منفذ پیدا ہو جاتا ہے کہ اسطرف دفع ہو جاتا ہے تجربہ مین آچکا ہے کہ ایارج ہمراہ

طبیخ افسنتین کے بغایت درجہ مفید ہو۔ سفرجلی کا نسخہ بھی ایسے وقت مجرب ہو چکا ہو۔ مغز سفرجل یعنے اسکا گودا لے کر کسی آٹے کو ندھے ہوئے مین بند کر کے بھوبھل مین بریان کرین اور بمقدار تین اوقیہ کے اس سے لین اور زعفران اور افسنتین مکدو یرہ درخمی اور روغن درخت مصطگی اور روغن سفرجل آٹھ درخمی شراب ریحانی مین آمیختہ کرین کہ اسکا استعمال ایسے معدہ کو قوت دیتا ہو اور اخلاط حارہ کے قبول کرنے کو منع کرتا ہی یہ بھی مجرب ہو افسنتین دس درہم عود بلسان تین درہم برگ گل تازہ دو درہم عود ایکدرہم دارچینی پانچ درہم مصطگی ایکدرہم بہت سے پانی مین جوش دین جب تھوڑا پانی باقی رہجاے مثلاً ایک رطل خواہ اس سے بھی کمتر اسکو صاف کرین اور صبر کو اسمین بھگو دین مقدار شربت ہر روز ایک اوقیہ ہو تا اینکہ عافیت اور صحت پیدا ہو جاے۔ اگر وہ خلط جو معدہ مین ریزش کر کے بھری ہو ایسی نہو کہ اسمین چسپیدگی ہو اور نہ غلیظ ہو تو قے کرنے سے نفع ہو گا کہ سکنجبین اور آب ترب اور ماء العسل کے ذریعہ سے قے کرانی چاہیے آب جو سکنجبین حار ملا ہوا یعنے سکنجبین عنصلی سے ملا کر قے کرانی چاہیے خواہ اسیطرح کی اور قسم کی خفیف قے آور دواؤن سے اور بیشتر آب گرم ہی قے کرانے مین کافی ہو جاتا ہو کہ خلط صفرا سہل الرفع ہو خواہ آب گرم روغن کنجد وغیرہ کے ہمراہ یا زیت کو گرم کر کے فقط پلانے سے یا سکنجبین ہمراہ آب گرم کے آب گرم ہمراہ تھوڑے سے شہد کے مادہ کو دھو ڈالتا ہو پس اکثر تو مادہ کو طبیعت بطرف قے کے دفع کر دیتی ہو۔ اور کبھی بعد اسکے استعمال کے بطرف اسفل کے مادہ کو جذب کر لیتی ہو اور دست آجاتے ہین کبھی ایسے مادہ کا بذریعہ اسہال کے بھی علاج کیا جاتا ہو اور اسہال انھین ادویہ سے کرنا چاہیے جو ابھی مذکور ہو چکی ہین اور ضرورت اسہال اسوقت ہوتی ہو جب معلوم ہو کہ فقط قے کرانے سے مراد پوری نہو گی یعنے پورا تنقیہ مادہ کا نہو گا اور مادہ تہ معدہ کیطرف زیادہ مائل ہو۔ اگر ایارج کے ذریعہ سے ایسے مادہ کا استفراغ منظور ہو تو ایک روز پہلے اس سے حمام کرا کے ماء الشعیر پلا دینا چاہیے۔ اور بیشتر یہ خلط لذاع مقدار مین قلیل ہوتی ہو پس اسوقت استعمال جو کے ستو کا ہمراہ آب انار کے اسکی ایذا کو دور کر دیتا ہو اسلیے کہ ستو اس مادہ کا نشف کرتا ہو اور سوکھا دیتا ہو اور آب انار فم معدہ کو قوت دیتا ہو پھر دوبارہ اگر ریزش اسکی کسی طرف سے ہو فم معدہ اسکو قبول نہین کرتا ہو پھر اگر خلط غلیظ ہو صائب تدبیر یہ ہو کہ پہلے تقطیع اور تلطیف ادویہ مقطعہ اور ملطفہ سے کیجاے جیسے سکنجبین اور کامخ اور کبر اور خردل اور زیتون اور جمیع ملطفہ سے بھی تلطیف کر کے بعد ازان مسہل اتنا قوی جو اس خلط کو نکالدے پلایا جاے اور اگر پہلے قے کرا دین اور اسکے بعد ادویہ مسہلہ کا استعمال کرین زیادہ تر اصوب ہو اور اگر وہ مادہ عاصی ہو اور کسیطرح معدہ کو نہین چھوڑتا ہو اسوقت ایسے ادویہ پلا کر قے کرائین جو ادویہ مذکورہ بالا سے زیادہ تر قوی ہون مثلاً جوشاندہ جوز القے اور خردل اور فلفل کا۔ یہ دوا ایسی ہو جو بلغم کو نکالدیتی ہو لباب قرطم کوٹے ہوے سوے کے پانی مین بھگو کر صاف کر کے اسپر روغن غار اضافہ کر کے مریض کو پلائین اور کسی پر کو اسکے حلق مین ڈالکر قے کرائین جب معدہ اس خلط سے پاک ہو جاے اسوقت ایسی دوا دینی چاہیے جو مزاج معدہ کی تعدیل کرے اور بہ نرمی سخونت پیدا کرے تاکہ اور مادہ بلغمی دوبارہ پیدا نہو۔ اگر اسہال کا استعمال ایسے مادہ کے واسطے کیا جاے لازم ہو کہ ایک روز مسہل سے پہلے آب نخود پلایا جاے اور یہ آب نخود انکو زیادہ خواہ بمرات کثیرہ پلایا جاے چشمہاے گرم سے نہانا اور متواتر سفر کرنا اور حرکات کثیرہ سے ریاضت ان لوگونکو نافع ہو بعض آدمیونکی عادت ایسی ہوتی ہو انکے معدہ مین بلغم کثیر فراہم ہو جاتا ہو پھر جب وہ گندنا اور چقندر اور رائی کا استعمال کرتا ہو اچھا ہو جاتا ہو کہ ان چیزون سے جرم خلط کی تقطیع ہوتی ہو اور اسہال اسکو عارض ہوتا ہو۔ اگر بلغم ترش ہو ایارج ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرین اور دواء فوتنج جو ادویہ کہ لائق اخراج اخلاط غلیظہ کے ہین وہ یہ ہین حب افادیہ اور حب صبر جو حب اسطمخیقون صبر ہمراہ سکنجبین بزوری جسمین بزور قوی داخل ہون اور شہد ڈالکر بنائی جاے **ایارج غلیظ بلغم کے واسطے** تخم کرفس چھ جزو اطراف افسنتین انیسون تخم رازیانہ ہر واحد تین جزو فلفل سپید و اسارون ہر واحد ڈیڑھ جزو قسط سنبل کاشم رومی ہر واحد دو جزو مصطگی زعفران ہر واحد ایک جزو صبر تین جزو ان اجزاے قرص تیار کرین ہر ایک قرص بوزن ایک مثقال کے ہو اور ایک ہی قرص روزانہ استعمال کرین

کہ بہ نرمی معدہ کو بلغم سے پاک کر دیگا بیشتر ایارجات کبار کی حاجت ہوتی ہے منجملہ ان ادویہ کے جو ایسے اشخاص کو سودمند ہین اور خصوصا بعد تنقیہ کے جو پہلے ہو جاے مربائے ہلیلہ کابلی اور شربت افسنتین اور زنجبیل مربی ہے غذا جو ایسے مریضون کو زیادہ موافق ہے اور انکے مرض کے مناسب ہے شوربائے چکاوک اور شوربائے کنجشک اور بچہ ہائے طیہوج کا شوربا انکو دینا چاہیے اسلیے کہ جرم گوشت بچہ ہائے طیہوج کے دیر ہضم ہوتے ہین اور دیر تک معدہ مین ٹھہرتے ہین **یہ بھی جاننا ضروری ہے** صحنا جو ایک غذاے مرکب ہے معدہ کی تخفیف کرتی ہے اور فضول معدہ کی جملہ رطوبات کو خشک کر دیتی ہے آب آہن جو معدنی ہو خواہ جس پانی مین لوہا گرم کرکے بجھایا جاے اور چند مرتبہ مکرر سہ کرر لوہے کو گرم کرکے بجھائین وہ بھی معدہ مرطوب کو نافع ہے اور سکنجبین عنصلی بھی شدید النفع ہے اور سفرجلی سادہ مواد حارہ معدہ کے واسطے جید ہے اور جس سفرجلی مین فلفل اور زنجبیل پڑتی ہے مواد غلیظہ باردہ کے واسطے مفید ہے اسکا نسخہ یہ ہے عصارۂ سفرجل ایک جزو (مگر بہی کا تر و تازہ ہونا اور اسمین عفوصت کم ہونی ضروری ہے) شہد ملاکر بارد مزاج کے واسطے اور شکر ملاکر حار مزاج کیواسطے مگر شہد ہو یا شکر ایک جزو اور سرکہ کہنہ جو تیز اور تند ہو نصف جزو ملاکر نرم آنچ جیسے بھوبل کی آنچ پر قوام درست کرکے اتار لین پھر اگر زیادہ قوی کرنے کا اور زیادہ نافع ہونے کا ارادہ ہو سرد مزاج کے واسطے زنجبیل اور فلفل کا اضافہ کرین چھوٹے بچہ آدمی زاد کو سینہ سے چمٹانا بھی تحلیل مواد غلیظہ معدہ کی اچھی طرح کرتا ہے بشرطیکہ وہ بچہ نابالغ ہو اور کپڑے وغیرہ سے کچھ حائل درمیان اسکی جلد اور بدن مریض کے نہو بیشتر معدہ مین دو خلط متضاد فراہم ہو جاتی ہین مثلاً خلط تشرب رقیق صفراوی ہوتی ہے اور خلط جو اندر تجویف معدہ کے ہے غلیظ بلغمی ہوتی ہے ایسے وقت قصدا اخراج اور اصلاح اسی خلط کا مقدم کیا جاے جسکی آفت زیادہ ہو اگر خلط موذی حار اور لذاع ایسی ہو کہ اس سے غشی اور تشنج پیدا ہوتا ہو اسکی وہی تدبیر کرنی چاہیے جو ہمنے باب غشی مین بیان کی ہے سب سے پہلے جس تدبیر پر طبیب کو مبادرت کرنی لازم ہے وہ یہ ہے کہ آب نیمگرم اسے جرعہ جرعہ کرکے پلایا جاے جیسا ہمنے بیان کیا ہے اسلیے کہ یہ بیمار جسوقت قے کیطرف سے اپنے اخلاط کو نکالڈالینگے جملہ اعراض اور کرب وغیرہ مین سکون پیدا ہو جائے گا۔ اگر خلط موذی اور ریزش کنندہ سوداوی ہو اوسوقت طبیخ فودنج ہمراہ شہد کے اور طبیخ افیتمون اور فودنج بری نفع کریگی اور اگر شب اور قلقدیس اور جلا ہوا انبا شہد ملاکر معدہ پر رکھین یہ بھی نافع ہے واجب ہے کہ بروقت شدت صعوبت کے انکے معدہ پر اسفنج کا ٹکڑا سرکہ مین بھگوکر اور خوب گرم کرکے چسپان کرین اگر خلط بارد رطب ہو فقط مسخنات محللہ پر اکتفا کرین اور کوئی دواے مجفف جو بذریعہ قبض کے تخفیف پیدا کرے اسمین داخل نہ کرین کیونکہ دواے مجفف کے پلانے مین خطرہ عظیم ہے دوا ہو یا غذا کبھی کوئی مادہ فقط بوجہ اپنی کثرت مقدار کے ایذا دیتا ہے اور بجز کثرت کسی طرح کا فساد اور قسم کا اسمین نہین ہوتا ہے ایسے مادہ کے تدارک ضرر مین ادویہ اور اغذیہ قابضہ کا استعمال بلا خوف کسی امر کے کرنا چاہیے۔ **علاج اورام معدہ کے بیان مین** ہمنے چند باب جداگانہ لکھے ہین جو بعد ازین آتے ہین اور اسیطرح علاج ریاح اور نفخ کے واسطے بھی معدہ کے متخلخل اور ڈھیلے ہونے کا علاج یہ ہے کہ وہ ضمادہ مسخنہ اور قابضہ مستعمل ہون جنکو ہم بیان کرینگے خصوصا ان ضمادات مین جو ضماد خوشبو ہے خواہ وہ ضماد جسمین موافقت قلب اور روح کے اجزا بھی شریک ہین اور جوارشات خوشبو کا استعمال بھی کرنا چاہیے جو قابض ہین جیسے جوارش جوزیہ اور جوارش قاقلہ وغیرہ ان جوارشون مین سے جنکو ہمنے علاج برودت اور رطوبت معدہ مین بیان کیا ہے غذا مین لازم ہے کہ مریض سبکی اور لطافت کو پسند کرے اور تلخی آمیز چیزین کھایا کرے اور زیادہ بوجھ غذا کا معدہ پر نہ ڈالے اور مشروبات کو دفعۃ نہ پیا کرے اور بعد غذا کھانے اور مشروبات پینے کے حرکت نہ کرے اور طعام کے بعد مشروبات کی کوئی قسم نہ پیا کرے۔

اور جو کچھ پینے مین استعمال کرے چاہیے کہ شراب اور قوی الاثر مائل بہ عفوصت ہو اور تھوڑی تھوڑی سی تناول کرے جو سدہ مجاری معدہ مین پڑے یعنے ان راہون مین کہ معدہ کیطرف کسی اور عضو سے آتے ہین خواہ معدہ سے کسی اور عضو کیطرف جاتے ہین جیسے وہ مجاری کہ طحال سے بطرف معدہ کے آے ہین یا معدہ سے طرف جگر کے گئے ہین ایسے سدہ کا علاج مفتحات سے کرنا چاہیے جیسے ایارج اور افسنتین چوٹ کا صدمہ اور ضرب پہونچے خواہ سقطہ یعنے کسی چیز کا معدہ پر یا معدہ کا کسی پر گرنے کا علاج انہین سے وہ مرض ہین جو قرابادین مین

الکے گئے کہ جسمین کہربا اور اکلیل الملک داخل ہو ضماد اسی کو نافع ہو تفاح شامی جو اسقدر پکایا جاے کہ پکتے پکتے حلوا ہو جاے اور گھلجاے اور بعد اسکے نرم نرم کوٹا جاے پچاس درہم اور لاون دس درہم گل سرخ آٹھ درہم صبر چھ درہم سب کو عصارہ برگ گاؤزبان اور برگ صبر مین آمیختہ کرکے اور روغن سوسن ملاکر نیم گرم کرین اور چند روز تک کسی چھینکے وغیرہ پر اونچی جگہ مین رکھ چھوڑین۔ علاج اس شخص کا جو بسبب قوت حس معدہ کے ایذا پاتا ہو اگر زیادہ ایذا اور گزند اسوجہ سے پہونچے پھر بدون استعمال جوارشات مخدرہ کے چارہ نہو گا مگر ان جوارشات کے ستعمال مین نرمی کا لحاظ رہے ایسا نہو کہ زیادہ تبلد پیدا کرکے معدہ کا حس معتدل بھی باطل کردین۔ غذا ایسے ذکی الحس معدہ کی ہریسہ گوشت مادہ گاؤ تجویز کرنی چاہیے تا اینکہ حاجت مخدرات کی ہو پھر اگر ایذا دہندہ خلط یا مزاج گرم ہو نواحی معدہ کا تنقیہ ایارج سے چند مرتبہ کرنا چاہیے۔ اور بھوک معلوم ہونیکے بعد بلا تاخیر ایسا آدمی کھانا کھالیا کرے بلکہ ابتداے گرسنگی مین ایسے لوگ روٹی ہمراہ ربوب فواکہ کے کھالین خواہ روٹی پانی مین ڈبوکر خواہ گلاب مین ڈبوکر اور بیشتر کسی شربت آب آمیختہ مین روٹی ڈوبی ہوئی کھلائی جاتی ہو کہ اس سے تقویت فم معدہ کی ہوتی ہو۔ اگر موذی کوئی خلط یا مزاج بارد ہو اور اکثر ایسے موذی سے ایک طرح کا رعشہ پیدا ہوتا ہو اور معدہ متشنج ہوکر کھینچتا ہو بس واجب ہو کہ ایسے معدہ کی تقویت شراب قابض اور ادویہ عطریہ قابضہ سے کیجاے جو ملطف بھی ہون اور خلط بارد اگر ہو تو اسکا استفراغ کردیا جاے

باب تدبیر مین اس شخص کے جسکا معدہ چھوٹا ہو

ایسے شخص کی غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے کہ مقدار مین تو کم ہو اور غذائیت اسکی زیادہ ہو تاکہ ایک مرتبہ کی غذا قائم مقام دو مرتبہ کے ہوجاے بہ نسبت معدہ معتدلہ کے جو موافق ہو **کہ معدہ کو موافق ہین غذاؤن سے** اجود وہی غذا ہو جسمین قبض اور تلخی بلا حدت اور لذع کے ہو۔ صحیح آدمی کی تقویت معدہ قوابض اغذیہ سے ہوتی ہو۔ جو لوگ تپ مین گرفتار ہین انکو ایسی قابض غذا نہ دینی چاہیے جسمین قبض شدید ہو کہ ایسی غذا انکے فم معدہ کو خشک کردیتی ہو اور ایسی خشکی پیدا کرتی ہے جو مضر ہو لہذا واجب ہو کہ بہ نرمی اور رفتہ رفتہ انکو ایسی غذا دیجاے اگر ضرورت بھی بوجہ مرض معدہ کے ہو اور بدون غذاے قابض کے چارہ نہو منجملہ ان غذاؤن کے جو معدہ کو ضعف سے نجات دیتی ہین برطبق شہادت جالینوس کے مرغیون کی تھیری کے اندر کی کھال بھی ہو۔ ترک جماع بھی تقویت معدہ مین زیادہ نافع ہو۔ اکثر معدہ کو یہ تدبیر موافق پڑتی ہو کہ مہینہ مین دو مرتبہ قے کرڈالے تاکہ معدہ مین خلط بلغمی فراہم ہونے نپاے۔ سہل طریقہ قے لانے کا یہ ہو کہ مولی اور مچھلی اسقدر کھائین کہ پیاس معلوم ہو اور ضبط کرین تا آنکہ زیادہ پیاس جب معلوم ہو سکنجبین عسلی خواہ شکری آب گرم ملاکر خوب پئین اور قے کرڈالین۔ مگر دو مرتبہ سے زیادہ ہر مہینے مین قے کرنا نہ چاہیے ورنہ طبیعت کو عادت ہوجائیگی دفع فضول کرنیکی معدہ کیطرف اور یہ بھی معلوم رہے کہ قے جو آسانی ہوجاے اور اسمین درشتی نہو اور نہ متواتر یعنے پے درپے نہو اور وقت حاجت پر بھی ہو بہت نافع ہوتی ہو۔ اکثر معدہ کو یہ تدبیر بھی موافق ہوتی ہو کہ ایک ہی مرتبہ کھانے پر اقتصار کرین اور اسمین خوب پیٹ بھر کر نہ کھائین۔ مسہلات مین سے صبر اور افسنتین کی لکڑیان نہ عصارہ افسنتین اسلیے کہ عصارہ اس قبض سے خالی ہوتا ہو جو جرم افسنتین مین ہو۔ اثقال یعنے سوکھے فواکہ مین سے شیرین منقے بھی بعض معدہ کو نافع ہوتا ہو اسلیے کہ اسمین جلاء معتدل ہو جو لذع یسیر یعنے خفیف کو ٹھہرا دیتی ہو اور اسقدر لذع خفیف وہی ہو جو معدہ کو بسبب اسکے ذاتی جلا کے عارض ہوتی ہو اور جو لذع زیادہ ہو اسکے دور کرنے مین منقی سے زیادہ قوی چیز کی احتیاج ہوتی ہو حب الآس بھی بسبب قبض اور عفوصت کے معدہ کو مفید ہو اور کبر جو خوشبودار ہو۔ ترکاریون مین سے کاہو اس معدہ کو مفید ہو جو مائل بحرارت ہو اسیطرح ہراشاہترہ اور کرفس عام النفع ہو اور پودینہ اور رہن جو سرکہ مین پروردہ کیا جاے بالخاصیت قری بھی معدہ کو نافع ہو سنگ یشب کی یہ کیفیت ہو کہ اگر کسی ڈوری مین باندھکر اسقدر لٹکائین کہ معدہ کے نیچے تک پہونچ جاے یا اسکا گردن بند یعنے کٹھلا بناکر پہنا جاے (اگر فساد مری مین فقط ہو) تو مجرد اوپر لٹکانے سے مفید ہوتا ہو چہ جائیکہ کسی معجون وغیرہ مین اسے پیسکر داخل کرین خواہ بوزن نصف درہم اسی کو پیسکر استعمال کرین

پھر اسکی منفعت کا کیا ٹھکانا ہی **جو امور کہ انکا استعمال معدہ کو مضر ہی** اور امعا کو بھی انسے مضرت پہونچتی ہی **یہ بھی جاننا ضرور ہی**
کہ اکثر امراض معدہ کے تابع تخمہ اور بدہضمی کے ہوتے ہین پس لازم ہی کہ تخمہ کے پیدا ہونے کی روک کیجاے اور جو اسباب کہ انسے تخمہ
پیدا ہوتا ہی خواہ بوجہ زیادتی مقدار غذا کے یا بسبب خرابی کیفیت غذا کے یا بسبب اسکے کہ وہ غذا غیر معتاد ہی یعنے اسکے کھانے کی عادت
نہین ہی یا ہواے خراب سے تخمہ پیدا ہوتا ہی یا پانی کی خرابی سے مثلاً کھاری پانی خواہ متعفن اور بدبو پانی موجب تخمہ ہوتا ہی اور ہضم جید کو
منع کرتا ہی منجملہ دشمنان معدہ کے امتلا بھی ہی اور اسی سبب سے اس شخص کا بدن جسے زیادہ کھانے کی حرص ہو فربہی سے تازگی نہین پاتا
اسلیے کہ اسکی غذا اچھی طرح سے ہضم نہین ہوتی لہذا بدن کے اعضا کو اسی غذا سے حصہ نہین ملتا ہی لیکن جو ایسا آدمی کہ طعام کو روک روک کر
اور باندازہ مناسب کھاتا ہی اسکے بدن پر فربہی آجاتی ہی اسلیے کہ اسکے معدہ کا ہضم طعام جودت پر ہوتا ہی **یہ بھی جاننا ضرور ہے**
کہ جو غذا فی نفسہ موافق معدہ کو نہو اور یہ خرابی اسکی بسبب اجتماع کسی اور خراب چیز کے نہ پیدا ہوئی ہو جیسے دو غذاے جید کے اجتماع
سے خرابی پیدا ہوتی ہو چنانچہ باب منع الجمع بین الغذائین کے مقام پر تجربہ کارون نے بیان کیا ہی بہرحال بذاتہ ناموافق ہونا غذا کا یا
بسبب کمی بیشی مقدار کے ہوتا ہی یا بنظر اسکے خراب کیفیت کے یہ بات پیدا ہوتی ہی۔ اور پھر یہی دونون قسم غذا کی اگر مائل بہ خفت ہو
اسوقت طافی ہوگی یعنے اوپر معدہ کے ٹھہری رہے گی اور اسکی خواہش یہ ہوگی کہ قے کیطرف سے نکل جاے اور اگر ان دونون قسم کی غذا
مین گرانی ہو نیچے معدہ کے اتر جاے گی اور براز کیطرف نکل جانے کی استدعا کریگی اور کبھی یہ بات ہوگی کہ تھوڑی سی تو اوپر کیطرف چڑھے گی
اور کچھ نیچے کیطرف مائل ہوگی اسلیے کہ اسکے اجزا سبکی اور گرانی مین مختلف ہوتے ہین خواہ جو ریاح ایسی غذا کے تناول سے پیدا ہوتے ہین
انمین یہ اختلاف میلان خروج طرفین کا ہوتا ہی کہ قے بھی آتی ہی اور دست بھی جسطرح ہیضہ کی یہی صورت ہی **یہ بھی جاننا ضرور ہی**
کہ براز کو روکنا اور ریح کو ٹالنا بھی نہایت درجہ مضر ہی کہ اکثر بروقت روکنے ان دونون کے براز ایک لفافہ اور پیچیدگی سے آنت
کج ہو کر کسی دوسرے لفافہ کیطرف پلٹ جاتا ہی اور نیچے کیطرف کا میلان اسکا جو روکا جاتا ہی تو اوپر کیطرف چڑھتا ہی اور پھر جب معدہ کیطرف
نامناسب عود اور رجوع کرتا ہی بڑی سخت ایذا دیتا ہی کہ بشتیر اسی کی وجہ سے معاذ اللہ ایلاؤس پیدا ہوتا ہی یعنے براز منہ کی طرف سے نکلتا
ہی اور کرب اور سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہی ریح بھی بوجہ روکنے اور ٹالنے کے معدہ کیطرف پلٹ کر کبھی اسکا بخار دماغ تک چڑھ جاتا ہی اور ایذا
شدید درد سر خواہ مرگی وغیرہ پیدا ہوتی ہی اور جو کچھ معدہ مین اسوقت موجود ہوتا ہی غذا یا اخلاط وغیرہ اسکو بھی ریح پلٹ کر فاسد کردیتی ہی
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس چیز مین قبض نہین خصوصاً جو از قسم عصارات ہون جیسے آب کدو وغیرہ خواہ غیر عصارات عموماً وہ سب
غیر قابض اشیاء معدہ کو مضر ہین اور روغن کے جملہ اقسام معدہ کے مرخی ہین یعنے معدہ کو موافق نہین سب روغنون مین اسلم روغن زیت
اور روغن بادام اور روغن پستہ ہی منجملہ ان ادویہ اور غذاؤن کے جو معدہ کو مضر ہین اکثر اوقات جیسے چقندر اور حب صنوبر اور تلسی اور شلجم
جو اچھی طرح گلا ہوا مثل شبدیگ کے پختہ نہ کیا جاے۔ اور حماض یعنے ترشہ ترنج اور بہی اور چولائی کا ساگ مگر سرکہ اور مری اور زیت کے
ہمراہ مضر نہین۔ انھین اشیاء مین سے میتھی اور کنجد کہ یہ دونون مضعف معدہ ہین دودھ بھی معدہ کو مضر ہی اسیطرح مغز ساق اور بھیجا
مشروبات مین جو چیز گاڑھی اور نئی تیار ہوئی ہو وہ بھی مضر ہی دواؤن مین سے حب عرعر یعنے سرو کوہی کا پھل اور تخم سنبھالو **یہ بھی جاننا**
ضرور ہی کہ جمیع ادویہ مسہلہ اور کل ایسی اشیاء جنکے کھانے پینے سے کراہت اور نفرت پیدا ہو مضر معدہ کو ہین جماع بھی نہایت درجہ مضر
معدہ کو ہی اور ترک جماع معدہ کو زیادہ نافع ہی۔ قے جو بدشواری کیجاے اگرچہ براہ تنقیہ مفید معدہ ہی لیکن چونکہ ایسی قے ضعف آور ہی لہذا
معدہ کو زیادہ ضرر کرتی ہی۔ زیادہ گرسنگی اور طعام غلیظ بھی معدہ کو مضر ہی **مقالہ دوسرا** اسی فن سے آمین تدبیر المہاے معدہ و ضعف
معدہ اور حال شہوت معدہ کا بیان ہی بائیس فصلو مین **فصل پہلی درد معدہ کے بیان مین** معدہ کا درد یا سوء مزاج سادج

بلا مادہ سے پیدا ہوتا ہو خصوصًا وہ سوء مزاج جسکی حرارت مین لذع اور سوزش ہو (۲) یا سوء مزاج مادی سے خصوصًا وہ مادہ جو حار اور لذاع ہو اس سے وجع معدہ پیدا ہوتا ہو (۳) یا تفرق اتصال جو بسبب ریح ممدد خواہ ریح لاذع اور محرق سے ہو مورث درد معدہ کا ہوتا ہو (۴) خواہ ایسے سوء مزاج مادہ سے جسمین تمدد اور حرارت کے ہمراہ تفرق اتصال بھی ہو جیسے اورام حارہ (۵) کبھی درد معدہ قروح اکالہ اور زخمہاے بوسیدہ سے بھی پیدا ہوتا ہو (۶) بعض آدمیون کو درد معدہ بروقت کھانے پینے کے عارض ہوتا ہو اور جب غذا ہضم ہو جاے پھر خود بخود ٹھہر جاتا ہو اکثر یہ لوگ وہی ہین جو سوداوی امراض مین گرفتار ہون خواہ صحاب مالیخولیاے مراقی (۷) بعض آدمیون کے معدہ مین درد اخیر گھنٹہ ہضم طعام اور بروقت دس گھنٹہ گذرنے تناول غذا کے خواہ نوین گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہو ان مین کچھ لوگ ایسے ہین کہ انکے درد مین سکون ہرگز نہین ہوتا جبتک کہ وہ کھٹی قے مثل تیز سرکہ کے نہ کرین کہ جسکے زمین پر گرنے سے جوش آجاے اور بجبجانے لگے اور ایسی قے کرنے کے بعد درد معدہ کا ٹھہر جاتا ہو۔ اور بعض انہین سے ایسے لوگ ہین کہ انکے درد معدہ مین سکون بروقت انحدار طعام کے خود بخود ہو جاتا ہو اور قے نہین آتی اور یہ دو قسم کے لوگ جو ہین انہین سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہو کہ مدت دراز تک اسی مجموعی کیفیت پر باقی رہتا ہو۔ پہلے درد کا سبب جو بعد قے کرنے کے زائل ہوتا ہو انصباب سوداے طحال کا معدہ پر ہو اور دوسرے کا سبب انصباب صفرا کا جگر سے معدہ کیطرف اور یہ دونون خلط ابتداے تناول طعام مین اسوجہ سے ایذا نہین دیتے کہ یہ دونون قعر معدہ مین واقع ہوتے ہین جب غذا ان مین آکر ملتی ہو اور مقدار ان دو خلطون کی آمیزش سے غذا کی بڑھتی ہو اور فم معدہ تک چڑھ کر پہونچتی ہین تب درد پیدا ہوتا ہو بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ انکے معدہ مین ایک قسم کا درد خواہ بڑی سوزش معلوم ہوتی ہو اور جب کچھ کھالیا درد اور سوزش مٹ جاتی ہو اسکا سبب یہ ہو کہ بروقت خلو معدہ کے مواد لذاع بطرف معدہ کے ریزش کرتے ہین اور یہ مواد یا ترش سوداوی ہوتے ہین اور کمتر ایسا ہے یا تیز صفراوی ہوتے ہین اور یہی زیادہ ہو بعض آدمی ایسے ہین کہ انکے معدہ مین ایسی سوزش عظیم پیدا ہوتی ہو اور یہ سوزش بسبب زیادہ خوری یا بسبب بار بار غذا کھانے کے بے سچی بھوک کے یا بسبب امتلاے بدنی کے جو تخمہ سے پیدا ہوتی ہو اور اسقدر زیادہ ہوتی ہو کہ بے طاقت کر دیتی ہو۔ کبھی درد معدہ ریحی بھی ہوتا ہو یا قوی درد خواہ مروڑ کی طرح سے بعض آدمیونکی شدت حس معدہ کے ہمراہ اتفاقًا انصباب اخلاط مراریہ کا معدہ پر فراہم ہونا مورث درد شدید معدہ کا ہوتا ہو کہ اس کی برداشت نہین ہو سکتی اور بیشتر غشی پیدا ہو جاتی ہو اور کبھی سرد پانی پینے سے بھی درد معدہ کا پیدا ہوتا ہو جو قلق اور اضطراب پیدا کرتا ہو اور بیتاب ہو کر آدمی چیخنے اور چلانے لگتا ہو اور بیشتر بمرگ مفاجات مرجاتا ہو اسلیے کہ اس درد کی ایذا قلب تک پہونچتی ہو۔ اور کبھی درد معدہ نیچے اُتر کر قولنج پیدا کرتا ہو جس شخص کے معدہ مین درد زمانۂ دراز تک رہے خوف اسکا ہو کہ ورم معدہ پیدا کرے۔ حاملہ عورات کو زیادہ دیر تک درد معدہ کا رہنا خوف اختناق رحم دلاتا ہو علاوہ بران یہ بھی ہو کہ فم معدہ کا درد حوامل کو اکثر رہتا ہو۔ کتاب موت سریع مین لکھا ہو کہ جسوقت ہمراہ درد معدہ کے داہنے پاؤن پر ایک چیز مشابہ لفا یعنے مغز استخوان کے اور با خشونت پیدا ہو وہ شخص ستائیسوین روز اسکے برآمد ہونے سے مرجائیگا اور جس شخص کو یہ بات ہوگی اشیاے شیرین کی خواہش کریگا۔ اور یہ بھی اسی کتاب مین لکھا ہو کہ جس شخص کے پیٹ مین درد ہو اسکے ابرو پر کچھ نشان سے خواہ دانہ ہاے سیاہ برآمد ہون جیسے دانہ باقلا اور پھر انہین نشانات یا بثور مین قرحہ پڑ جاے اور دوسرے روز تک رہے خواہ اس سے زیادہ یہ بھی مرجائیگا ایسے آدمی کو سبات عارض ہوتا ہو اور ابتداے مرض سے نیند اسے زیادہ آتی ہو

علامات امزجہ سازجہ کے علامات وہی ہین جو اوپر مذکور ہو چکے اور علامات ان اوجاع کے جو مادہ سے ہون وہ بھی وہی ہین جو اوپر بخوبی بیان ہو چکے ہین اگر لذع کے ہمراہ التہاب بھی ہو دلیل ہوگی کہ مادہ کی کیفیت مین حدت ہو اور تلخی یا شوریت اس مادہ مین ہو۔ پھر اگر وہ لذع ہر وقت پائدار نہو بلکہ متجدد ہوتا ہو دلیل ہوگا کہ مادہ صفراوی جگر سے معدہ پر گرتا ہو اور بیشتر لذع معدہ سے حمی یوم

بھی پیدا ہوتی ہو جو درد ثابت اور پائدار رہتا ہو جس غب پیدا کرتا ہو اور بیشتر ہمراہ اسی غب کے ایک درد پہلوے راست میں بھی پیدا ہوتا ہو تو معلوم
ہوگا کہ اس مادہ مرض سے مشارکت اس جھلی کو بھی ہو جو جگر کو ڈھانپے ہوے ہو۔ اور اگر تپ ٹھہر جاے اور لذع باقی رہے اسوقت یہ لذع فضول جگر
سے خواہ سوء مزاج حار سے یا ایسے خلط سے جو معدہ میں باستواری ٹھہری ہوئی ہو اور بدون التہاب کے اگر لذع ہو مادہ ترش پر دلالت کرے گی
علامات اس درد کے (جو منجملہ اقسام درد معدہ ایسی قسم ہو کہ کھانا کھانے کے چند ساعت بعد یہ درد انصباب سودا سے پیدا ہوتا ہو) یہ ہیں (۱) کہ
درد میں قے ترش مثل سرکہ کے آنے کے بعد درد ٹھہر جاے (۲) اور طحال آفت رسیدہ ہو (۳) اور ہضم میں ردارت ہو۔ علامات اس درد کے جو
بسبب انصباب صفرا کے ہو یہ ہیں کہ قے ترش نہو بلکہ اگر کبھی قے بھی ہو تو مراری اور تلخ صفراوی ہو اور دوسری علامت یہ ہو کہ ہضم میں نقصان
نہو اور تیسری علامت یہ ہو کہ علامات صفرا کے ظاہر ہوں اور جگر حار اور سوزش بھی جگر میں ہو۔ علامت اس درد کی جو ریحی ہو یہ ہو کہ ڈکار اور
ہچکی ہو اور شراسیف میں کھچاؤ ہو اور شکم میں بھی تمدد ہو **علاج** جس شخص کو سوء مزاج حار ہو اسکو چاہیے کہ جگہ دہی گاے کا خواہ دوغ کا استعمال
کرے جو ترش ہو اور آب سرد بھی پینا چاہیے اور چوزہ ہاے طیور اور کبک اور دراج ہمراہ مونگ اور کدو کے غذا میں اختیار کرے اور خرفہ کا ساگ
اور چھوٹی چھوٹی مچھلیاں جو سرکہ میں اوبالی جائیں شربت میں سکنجبین اور رب انگور ترش اور منجملہ ادویہ کے قرص طباشیر ہو اور ضمادات سبردہ کا استعمال
کریں اگر نحافت اور ذبول اسکے معدہ وغیرہ میں نظر آے اسوقت آبزن کا استعمال کریں اور شراب رقیق جو پانی ملی ہوئی ہو اسے پلانی چاہیے ایسے
شخص کے واسطے احساء سمنہ یعنے پلانے کی غذا جیسے ستو وغیرہ جو فربہی پیدا کریں اور لطیف معتدل ہوں تجویز کریں۔ پھر اگر درد معدہ بسبب
خلط مراری حار کے ہو استفراغ اس خلط کا کر کے اس سکنجبین کا استعمال کرنا چاہیے جو سرکہ میں مدت تک افسنتین بھگو کر بنائی گئی ہو منجملہ اوجاع معدہ کے
بارد ہیں اور ریحی بھی ہوتے ہیں پھر اگر ایسے اوجاع خفیف ہوں نقط سینکنے سے ان میں سکون پیدا ہوتا ہو اگر با جرم سے تکمید کیجاے اور محجمہ ناری سے
بھی تکمید کافی ہوتی ہو۔ اور اگر ایک بڑا تونبا پچھنے کا مراق بطن کے بیچ میں یہان تک کہ ہر طرف سے ناف کو بھی شامل ہو اور ایک گھنٹہ تک رکھا
رہے اور بلاشرط ہونی الحال درد میں تسکین عجیب پیدا کریگا اور شراب خالص پلانی چاہیے روغنہاے گرم سے مالش کریں کہ یہ بھی سخت دردہاے معدہ
میں سکون پیدا کرتی ہو۔ نبلاونہ طویل بھی دردہاے شدید معدہ کو دور کردیتی ہو اسیطرح اگر ریحی درد ہو اسکو بھی اسیطرح جند بیدستر اگر ہمراہ سرکہ شراب کے
پلائی جاے۔ یا اسکو جند بیدستر کو زیت کہنہ میں خوب پیسکر پلائیں اور پیٹ کی خارج سے تکمید کریں۔ ریحی درد کو خالص شراب دور کردیتی ہو اور طبیعت
کو خواب اور ریاضت بروقت خلو معدہ کیطرف مائل کرنا یہ بھی مفید ہو اسیطرح استعمال ان تدابیر کا جو باب نفخہ ریحی میں مذکور ہیں وہ بھی نافع
کرتا ہو اگر احتیاج شدید قوی دواؤں کیطرف ہو اور درد بسبب محتقن ہو جانے ریح کے معدہ خواہ اطراف متصلہ معدہ میں مثل جگر اور طحال کے پیدا
ہوا ہو حب لغار اور زیرہ بریان نافع ہوگا۔ اور اگر درد سوداے نفاخ سے پیدا ہوا ہو واجب ہو کہ سپید پھٹکری اور زاج کو خوب تند سرکہ میں پیسکر
تکمید کریں اور نرم نرم شاخہاے شبت یعنی سویہ کو پیسکر اسکی تکمید بھی کرنی چاہیے۔ اگر درد معدہ ورم کی وجہ سے پیدا ہوا ہو اسکا علاج وہی ہے
جو باب ورم معدہ میں مذکور ہوگا۔ پھر اگر شدت درد کی اتنی مہلت نہ دے کہ علاج ورم کیا جاے سردست ارخاے ورم بذریعہ مالش چربیوں
کے اور نطولات سے جو سویا وغیرہ سے تیار ہوں کر دینا چاہیے۔ جو درد معدہ غذا سے دیر کے بعد مثلاً دس گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہو اور بدون قے
کرنے رطوبت ترش کے نہیں ٹھہرتا ہو ایسے وقت تقویت معدہ کی بذریعہ تسخین کے ضمادات حارہ سے اور شراب خالص اور معاجین کبار سے
کرنی چاہیے۔ غذا میں اسکے طبخ شدہ چیزیں جو معدہ گرم میں متدخن ہو جاتی ہیں جیسے بیضہ بریان اور شہد۔ علاج اس شخص کا جسکے معدہ میں درد
بھوک کے وقت پیدا ہوتا ہو اور کھانا کھاتے ہی دور ہو جاتا ہو یہ ہو کہ استفراغ مادہ صفرا کا کریں اور حرارت معدہ کی بجھائیں اگر خلط صفراوی
کی حرارت معدہ میں ہو اور اگر مادہ سوداوی ہو اسی کا استفراغ کریں اور دونوں خلط یعنے صفرا ہو یا سودا اسکا امالہ خلاف جہت معدہ کیطرف
کریں تاکہ معدہ پر ریزش نہ کریں اور طریقہ امالہ کا وہی ہو جو قانون عام میں اوپر گذر چکا ہو اور یہ بھی ہے کہ فم معدہ کی تقویت کرنی چاہیے

اور بعد استفراغ وغیرہ جملہ تدابیر کے غذا مین تفریق کرنی چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی غذا مختلف اوقات مین دیجاے اور یہ دونون قسم کے مریض گو کہ لائق غذاے کثیر دینے کے ہون پھر بھی ان کو غذاے قلیل ایسی دینی چاہیے جو تغذیہ کی قوت زیادہ رکھتی ہو اور پینے کی کوئی شے جب پلائی جاے اسے جرعہ جرعہ اور گھونٹ گھونٹ کرکے پیین اور اپنے سیراب ہونے کو ڈگ ڈگا کر پانی وغیرہ پینے سے دورۂ درد کے زمانہ تک ٹالتے رہین جب وقت درد کا گذر جاے اسوقت تھوڑا سا پانی اچھی طرح بھی پینا چاہیے۔ جو درد بعد غذا کے اٹھتا ہے اور بدون قے کرنے کے نہین ٹھہرتا ہے یہ قسم نہایت زبون ہے صواب تدبیر اسکی یہ ہے کہ ہر روز غذا سے پہلے تھوڑا سا شہد تناول کرین اور سبب اس درد کا باب قے مین مذکور ہوگا وہان ملاحظہ کرکے دریافت کرین اور بعد تامل کے جو سبب مادی دریافت ہوجاے اسی کا استفراغ تقوع صبر وغیرہ جس سے مناسب ہو کرین اسکے بعد اقراص کوکب کا استعمال کیا جاے ایسے درد کے واسطے کندر اور مصطگی اور کلونجی اجوائن پوست سبز پستہ عود خام سب کو ہموزن استعمال کرنا بھی مفید ہے اسطرح کہ ان اجزا کو خوب طرح کوٹ کر چھان کر شہد آملہ مین یعنے شیرۂ آملہ پختہ سے معجون تیار کرین اور قبل از طعام دو درہم سے دو مثقال تک اسے تناول کرین کشنیز خشک اور شربت انار ہمراہ پودینہ کے بھی مفید ہے اور جملہ تدبیرات جو باب قے مین بیان ہوے ہین وہ بھی منجملہ مفید اشیا کے بالخاصیت اوجاع معدہ مین بر طبق شہادت جالینوس پوست اندرونی سنگدانہ مرغ کی ہے اور بہت ایسے آدمی جنکے معدہ مین لذع صفراوی ہو انھین اشیاء باردہ مثل جغرات وغیرہ تسکین لذع کا فائدہ دیتی ہین

ضعف معدہ جب اچھی طرح سے معدہ ہضم طعام نہ کرسکے یعنے غذا کی صورت نوعیہ کو توڑ نہ سکے اور غذا جب معدہ مین پہونچے اور ٹھہرے تو معدہ کو اس سے کرب شدید لاحق ہو حالانکہ خاص اس غذا مین کسی قسم کی ایسی بات نہو جو کرب پیدا کرنیوالی ہو اور جن اسباب سے فساد ہضم غذا کا پیدا ہوتا ہے انسے وہ غذا خالی ہو ایسی حالت اور کیفیت معدہ کو ضعف کہتے ہین کبھی ہمراہ اسی حالت یعنی ضعف معدہ کے خلل اشتہاے معدہ اور قلت اشتہا بھی ہوتی ہے مگر یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی بلکہ بیشتر اشتہا تو زیادہ ہوتی ہے اور ہضم مین کمی ہوتی ہے اور ایسی اشتہا کچھ قوت معدہ پر دلیل نہین ہوسکتی جب بسبب ضعف معدہ مین قوت ہوجاے اسوقت قراقر اور ڈکار بدلی ہوئی معمولی ڈکار سے اور متلی پیدا ہوگی خصوصاً بعد غذا کے حتے کہ جب کھانا کھاے گا اسکا یہی قصد ہوگا کہ ہرگز حرکت نہ کرے خواہ براہ قے اس طعام کو گرادے اور ایک لذع اور درد درمیان دونون شانون کے پیدا ہوتا ہے پھر اگر سبب اس سے بھی زیادہ قوی ہو ڈکار بند ہوگی اور بآسانی خروج براز نہو سکے گا یا اینکہ طعام کا ٹھہرنا اور دیر تک رکنا نہوگا اور بہت جلد امعا مین پہونچکر روانی شکم پیدا ہوگی اور یہ مریض ساقط النبض ہوگا اور بہت جلد اسپر غشی طاری ہوتی ہوگی کہ طعام کو طلب کرتے کرتے اسکو غش آجائیگا پھر جب غذا اسکے سامنے لیجاؤ نفرت کریگا اور رغبت کریگا تو تھوڑی سی غذا تناول کریگا اور اندک سبب سے اسکو تپ عارض ہوتی ہے اور اعراض مالیخولیاے مراقی کے اسمین ظاہر ہوتے ہین **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ ضعف معدہ شاید جمیع امراض بدن کا سبب ہوسکتا ہے اور یہ ضعف معدہ کبھی اجزاے بالاے معدہ مین ہوتا ہے اور کبھی اجزاے زیرین معدہ مین ہوتا ہے اور بیشتر دونون جگہ مین ہوتا ہے اگر اجزاے فوقانی مین ہو اسوقت شروع تناول طعام سے ایذا پیدا ہوتی ہے اور جب تک وہ غذا اوپر کیطرف معدہ کے رہتی ہے اسوقت تک ایذا برابر رہتی ہے اور اگر اجزاے زیرین معدہ مین ضعف ہوتا ہے ایذا بعد ٹھہر جانے طعام کے قعر معدہ مین پیدا ہوتی ہے اور اسکا اثر براز مین بعض خرابیون سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسباب ضعف معدہ کے وہی امراض ہین جو معدہ مین پیدا ہوتے ہین جو مذکور ہوچکے تخمہ جو پے درپے ہو وہ بھی ضعف معدہ پیدا کرتا ہے اور کبھی کثرت استعمال قے سے ضعف معدہ عارض ہوتا ہے۔ ارباب تجربہ ضعف معدہ کے علاج مین فقط تجفیف اور خشکی پیدا کرنے پر اقتصار کرتے ہین چنانچہ ہمنے اوپر بیان بھی کردیا ہے جہان مزاج بارد رطب کے سوء مزاج کا تدارک اور علاج مذکور ہوا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ ضعف معدہ تابع جملہ اقسام سوء مزاج کا ہوتا ہے۔ پس واجب ہے کہ پہلے اس سوء مزاج کو معلوم کرین جس سے ضعف معدہ پیدا ہوا ہے اسکی ضد مقابل سے اسی سوء مزاج کے ضعف معدہ کا علاج کرین۔ کبھی

ضعف معدہ بسبب یبوست اور خشکی کے بھی پیدا ہوتا ہے اب ایسی صورت مین اگر اقتصار یہی علاج پر کرینگے جو ارباب تجربہ کی تجویز ہے یہ معالجہ سبب ہلاکت مریض کا ہوگا کیسی شفا اور کیسی صحت. بلکہ بشیتر ادویہ باردہ کے استعمال سے خواہ جغرات گاؤ کے استعمال سے شفا ہوتی ہے کہ اسکو برف سے ٹھنڈا کر لیا ہو اور استعمال فواکہ باردہ سے کبھی جب ادویہ مسخنہ سے ضعف معدہ کا علاج کیا جاتا ہے اور پیاس اسپر غالب ہوتی ہے اسوقت خلاف رائے متطبب یعنی طبیب معالج کے مریض خوب سیر ہو کر آب سرد سے اپنے معدہ کو بھر لیتا ہے اور اسوقت آرام ہوجاتا ہے اور بشیتر خلط موذی بسبب کثرت امتلاء معدہ کے آب سرد سے دفع ہو جاتی ہے اسطرح پر کہ اگر اس معدہ کی شے موذی خلط ہوتی ہے بذریعۂ اسہال کے بسبب آب کثیر کے پینے کے خارج ہو جاتی ہے اور مریض کو اس ایذا اور مرض سے خلاص اور رستگاری ہوتی ہے .

اسہال کا ہونا بھی ضعف معدہ پیدا کرتا ہے اور اس سے اصلاح معدہ کی بھی ہو جاتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ قوت تامہ معدہ کی وہی چارون قوتین ہین جنسے افعال جملہ معدہ کے تمام ہوتے ہین (یعنے ماسکہ جاذبہ ہاضمہ دافعہ) مگر آدمی ایسے خوگر ہوگئے ہین کہ فقط قوت ہاضمہ کے ضعف کو ضعف معدہ کہتے ہین اور معدہ کی ہر ایک قوت ہر ایک سوء مزاج سے ضعیف ہو جاتی ہے مگر قوت جاذبہ مین اکثر بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ اس قوت کی حفاظت ادویہ حارہ یابسہ کیجاے ہان مگر جسوقت ضعف قوت جاذبہ کا کسی سوء مزاج کی وجہ سے پیدا ہوا ہو. قوت ماسکہ کا ضعف ادویہ یابسہ مائل برودت سے اکثر روکا جاتا ہے اور قوت دافعہ کا ادویہ رطبہ مائل برودت سے اور قوت ہاضمہ کا ادویہ حارہ مائل برطوبت سے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بہت خراب اور ردی ضعف معدہ کا وہی ہے جو بسبب ڈھیلے ہونے نسیج لیف معدہ کے واقع ہوتا ہے اور اس قسم کے ضعف پر دلالت اسطرح ہوتی ہے کہ نہ اسوقت کوئی علامت کسی سوء مزاج کی پائی جاے اور نہ اورام ہون اور نہ اچھی اچھی غذا اور تدبیرات غذائی جو عمدہ ہین انسے نفع پیدا ہو اسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ معدہ کا ضعف کہنہ ہو گیا اور ڈھیلا پن اسمین آ گیا آفت جو قوت ماسکہ پر آتی ہے یا اسطرح سے ہوتی ہے کہ ماسکہ کی آفت کی وجہ سے کسیطرح معدہ غذا پر شامل نہو یا کسیقدر غذا کو سمیٹے مگر بہت کم خواہ بُرے طور سے مثلاً مرتعش ہو کر ٹھہراتا ہو اغذا پر شامل ہو یا بروقت سمیٹنے غذا کے معدہ مین خفقان اور دھڑکن پیدا ہو یا تشنج پیدا ہو ایسے خراب حالات مین سے بعض حالات پر کبھی بذریعہ حس کے مریض کو آگہی ہوتی ہے اور بہت اچھی طرح احساس ہین ہوتا ہے جیسے تشنج اور خفقان کے ہونے پر خوب آگہی ہوتی ہے مگر رعشہ معدہ پر کبھی بخوبی آگہی نہین ہوتی مگر اسپر استدلال تعب سے معدہ کے کیا جاتا ہے اور معدہ کے شوق سے انحطاط اور نیچے اُترنے کی طرف (جو بدون اور سبب مثل قراقر اور تمدد اور نفخ وغیرہ کے ہو) یہ رعشہ پہچانا جاتا ہے پھر جب رعشہ مین افراط ہوا اچھی طرح اسکی موجودگی دریافت ہوتی ہے جسطرح اور اعضا کا ارتعاد اور کانپنا بھی محسوس ہوتا ہے. قوت جاذبہ پر آفت اس طرح آتی ہے کہ یا تو بالکل جذب غذا نہ کر سکے اور اسی کا نام ایک قوم اطبا نے استرخاء معدہ رکھا ہے یا نہایت کد اور تعب سے جذب کرے جس طرح ابتداے مرض استرخاء معدہ مین ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے یا اینکہ جذب اسکا مشوش ہو جیسے کہ وہ معدہ جو تشنج ہے اور رعشہ مین ہے. قوت متغیرہ یعنے غاذیہ مین ضعف ہونے سے استسقاے بھی پیدا ہوتا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جب معدہ اسقدر ضعیف ہو جاے کہ غذا کی صورت وغیرہ مین تغیر دینے پر کسی طرح قادر نہو اور کیفیت معدہ کی سواے اسکے ضعف کے کسی اور سبب سے پیدا نہو اسوقت اس مرض کا انجام زلق امعا کیطرف ہوتا ہے مگر اکثر ضعف معدہ کا سبب وہی ہوتا ہے جسکے تدارک پر ارباب تجربہ (باوجودیکہ انکو قیاسی دلائل سے وہی سبب پر آگہی نہین ہوتی) متوجہ ہوتے ہین یعنے رطوبت اور برودت کو سبب قرار دیکر اجزاء حارۂ یابسہ سے علاج کرتے ہین اسی وجہ سے علاج اکثر اوقات مفید ہو جاتا ہے. واجب ہے کہ ضمادات اور مروخات مذکورۂ بالا کو اگر فم معدہ پر استعمال کرین تو خوب گرم کر لین اسلیے کہ نیم گرم سے فم معدہ ڈھیلا ہو جاے گا. کبھی جالینوس ایسے وقت اس قیروطی کو استعمال کرتا تھا موم آٹھ مثقال روغن ناردین فارسی ایک اوقیہ دونون کو ملا کر استعمال کرین. اور اگر معدہ مین ضعف اتنا زیادہ ہو کہ غذا کو کسی طرح ٹھہرا نہ سکے اسوقت ان دونون مین صبر اور مصطگی ڈیڑھ ڈیڑھ مثقال ملانی چاہیے ورنہ ایک مثقال اور عصارۂ انگور خام

ایک مثقال اور رُب کو ملا کر معدہ پر رکھنا چاہیے۔ جالینوس نے یہ بھی خیال کیا ہے کہ جملہ امراض معدہ ایسے کہ جنمین حرارت شدید اور یبوست نہو وہ سب امراض معجون سفرجلی کے اس نسخہ سے زائل ہو جاتے ہین عصارۂ سفرجل دو رطل اور سرکہ کہنہ تیز اور تند ایک رطل اور شہد بقدر کفایت اسقدر پکائین کہ شہد کے قوام مین آجائے اور بعد تیاری زنجبیل کو پیکر ایک اوقیہ اور ثلث اوقیہ سے دو اوقیہ تک اسپر چھڑک دین دوسری دوا قریب باول سفرجل بریان تین رطل شہد تین رطل دونون کو ملا کر تین اوقیہ فلفل اور ایک اوقیہ تخم کرفس جبلی اسمین داخل کرین منجملہ ادویۂ نافعہ ضعف معدہ کے چیخ کر آواز لگانا اور جملہ ایسے حرکات جو صفاق کو ہلا دین جید دوا ہے واسطے ایسے ضعف معدہ کے جو سستی یعنے ڈھیلا ہو گیا ہو اطریفلات ہین اور دوا فرس نسخہ اسکا یہ ہے ہلیلہ کو روغن گاؤ مین بریان کرین اور دس درہم اسمین سے اور پانچ درہم حرف بریان اور نانخواہ اور جوتر فارسی ہر واحد سے تین درہم خبث الحدید دس درہم مقدار شربت دو درہم کسی شراب قوی کے ہمراہ نسخہ ضماد کا جید ہے کہ اگر ضعف معدہ کے ہمراہ صلابت ہو اسوقت بھی مفید ہوتا ہے سلیخہ نصف اوقیہ سوسن آٹھ کرمہ یعنے قریب سترہ دانگ کے اور قفاح اذخر تیرہ دانگ ابہل اٹھارہ کرمات یعنے پینتالیس دانگ مقل تئیس کرمہ موم سولہ اوقیہ صمغ البطم چار اوقیہ راتیانج مغسول ڈیڑھ رطل تھاما اٹھارہ درخمی اشق تئیس کرمہ ناردین چھ اوقیہ صبر ایک اوقیہ روغن بلسان دو اوقیہ شراب حب الآس بھی ان لوگون کو نافع اور پودینہ کا نفع تو خود ظاہر ہے تفاح بساتین ضمادات مین پڑتی ہے معدہ گرم اور تر کے واسطے اور زفت اس معدہ کے واسطے جو ضعیف اور بارد ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضعف معدہ اکثر سبب اس امر کا ہوتا ہے کہ غذا دیر مین منحدر ہو اور معدہ سے اُتر کر امعا وغیرہ مین پہونچے اور یہ بات اسوقت ہوتی ہے جب قوت دافعہ مین ضعف ہو لہذا واجب ہے کہ ایسے بیمار کے واسطے جو روٹی پکائی جائے اُسکے آٹے کا خمیر زیادہ اٹھانا چاہیے۔ اور کبھی ضعف معدہ بسبب سرعت انحدار کے ہوتا ہے اسلیے کہ معدہ مین ایک تری ایسی ہوتی ہے جو غذا کو پھسلا دیتی ہے بسبب ضعف قوت ماسکہ کے ایسے بیمارون کی روٹی چاہیے کہ اسکے خمیر مین کسیقدر خامی رہجائے **علامات تخمہ اور بطلان ہضم** کے منجملہ علامات تخمہ کے چہرہ پر ورم اور ضیق نفس اور سرگرانی اور درد معدہ اور ضعف قوت ماسکہ معدہ کا اور ہچکی اور کسل اور حرکات بدنی مین سستی اور رنگت مین زردی پیٹ مین نفخ اور امعا اور شراسیف مین بھی ڈکار ترش خواہ تیز دخانی بدبو اور متلی اور قے اور روانی شکم جو بحد افراط ہو یا بالکل قبض ہو **علاج تخمہ** کا واجب ہے کہ قے کیطرف سے اوپر کی غذا نکالی جائے اور اسہال کے ذریعہ سے تلئین طبیعت کیجائے اور فاقہ جہان تک تحمل ہوسکے اور ترک غذا پر طاقت منتہی ہو کرانا چاہیے اور جب زیادہ بھوک بے طاقت کر دے تھوڑی سی غذا دیجائے اور ریاضت اور حمام اور پسینہ نکالنا جسطرح ممکن ہو اگر اس قسم کا امتلا نہو کہ اسکی حرکت کرنے کا بطرف نامناسب بسبب ان مذکورہ حرکات کے خوف نہو اور اگر یہ خوف ہو سکون اور نوم طویل کا حکم دینا چاہیے بعد ازان رفتہ رفتہ طعام اور حمام کی تجویز کرنی چاہیے اور خوب سمجھ لیا جائے کہ مقدار غذا کی کسقدر بخوبی ہضم ہو جائے گی اور جو علامات خوبی ہضم کے باب جودت ہضم مین مذکور ہوئے ہین انھین پیش نظر رکھنا چاہیے کبھی تخمہ کی پیدائش کثرت خواب اور زیادہ آرام طلبی سے بھی ہوتی ہے اسلیے کہ نیند اگرچہ باعتبار ہضم کے معین ہونے کے مفید چیز ہے لیکن بیداری کی حرکت باعتبار دفع فضول کے بھی مفید ہے پس نیند کا ضرر یہ ہے کہ فضول کا دفع بوجہ سکون کے بحالت نوم ہونے نہین پاتا اور بیداری مین ضرر یہ ہے کہ غذا محتاج ہضم کا انہضام نہین ہونے پاتا۔ کبھی تخمہ سابقہ منجر اس فساد کا ہوتا ہے کہ بروقت اشتہاء صادق کے بھی غذا کھانے سے معدہ مین ایک جلن اور تیزی سی پیدا ہوتی ہے کہ اسکی برداشت بہت دشوار ہوتی ہے ایسے لوگونکو اگرچہ بالفعل علامت تخمہ کی انہین نہو وہی علاج مفید ہوتا ہے جو تخمہ کا ہے اور معجون سوطیرا سے انکا یہ مرض بالکل زائل ہو جاتا ہے یہی لوگ کبھی اس کیفیت پر ہوتے ہین کہ جو کچھ کھایا فوراً نکل پڑا یعنے قے ہو گئی اور غذا معدہ مین نہین ٹھہرتی **بطلان شہوت اور ضعف اشتہا کا بیان** کبھی یہ کیفیت بسبب حرارت ساذج کے پیدا ہوتی ہے یا مادہ کی وجہ سے جو حرارت ہو اس سے پیدا ہوتی ہے اسوقت شوق طبیعت کی خواہش ایسے مشروبات کیطرف ہوتی ہے جو سرد تر ہون

اور گرم خشک کیطرف میلان خاطر نہین ہوتا یا ایسی خشک چیز کو جی چاہتا ہو جو طعام کی قسم سے ہو۔ جو بطلان شہوت مادہ حارہ سے ہوتا ہو آمین یہ خصوصیت
زیادہ ظہور ہوتا ہو اور اشتہا کا بطلان زیادہ تر ہوتا ہو سردی کو اشتہائے طعام سے زیادہ مناسبت ہو اسیوجہ سے ہوا و زمین او تر ہر شے ہوا و فصول مین
جاڑون کی فصل اشتہا کو زیادہ برانگیختہ کرتے ہین اور جو شخص برف زار کوہستان خواہ بیابان کا سفر کرے اسکی اشتہا بہت زیادہ ہوتی ہو سبب عقلی اسکا
یہ ہو کہ حرارت سے انحلال اور ڈھیلاپن معدہ مین پیدا ہوتا ہو اور مواد کا سیلان ہو کر منبع مواد کو بھر دیتا ہو اور برودت اسکی ضد یہ ہو کہ معدہ مین قبض
اور مواد مین سمٹاؤ پیدا ہوتا ہو۔ علاوہ بران کبھی سوء مزاج بارد بافراط بھی اشتہا کو مضر ہوتا ہو اور یہ اسوقت مضر ہوگا جب قوت حسیہ جاذبہ فنا ہوجائے
پس ضعف اشتہا ضرور پیدا ہوگا پھر بھی یہ امر بہت کم ہے بلکہ اکثر گاہ بطلان اشتہا کا سبب ہر ایک سوء مزاج مفرط کے پیدا ہوجاتا ہو اسلیے
کہ استحکام ہر ایک سوء مزاج کا جملہ قوتون کو ضعیف کر دیتا ہو حمیات مین سقوط اشتہا اس سبب سے ہوتا ہو اولاً تو سوء مزاج مضعف پیدا ہوتا
ہو اور پیاس کا غلبہ اور امتلاء اخلاط ہائجہ کا جو نہایت ردی اور خراب ہین نہایت درجہ کا سقوط اشتہا حمیات وبائیہ مین ہوتا ہو اور جسوقت
اسہال مفرط پیدا ہوگا اشتہائے طعام مین بھی شدت ہوگی (کہ بدل مایتحلل کی ضرورت ہو) اور ورام معدہ اور اورام جگر مین بھی سقوط اشتہا کا ہوتا ہو
اگر اشتہا ناقہین کی زیادہ نہو اور گھٹتے گھٹتے بالکل ساقط ہوجائے نکس مرض پر دلیل ہوگی۔ ہان مگر کہ یہ سقوط اشتہا بسبب کمی خون اور ضعف بدن
کے عارض ہو پھر نکس کا احتمال نہوگا اس بارہ مین یعنے سقوط اشتہائے ناقہین مین بخوبی تامل کرنا چاہیے کہ اکثر دھوکا ہوتا ہو کبھی سبب سقوط اشتہا کا غم
لزج ہوتا ہو جو بمقدار کثیر معدہ مین موجود ہو لہذا غذا سے طبیعت متنفر ہوتی ہو سوائے اس غذا کے جسمین حرافت اور حدت ہو اور پھر ایسی
غذا کھانے کے بعد بھی نفخ اور تمدد اور متلی ہوتی ہو اور جبتک ڈکار خوب کھل کر نہ آئے چین نہین ملتا کبھی سبب سقوط اشتہا کا ہمیشہ نزول کا آنا
دماغ سے بطرف معدہ کے ہوتا ہو اور کبھی سبب سقوط اشتہا کا امتلائے تمام بدن کا اخلاط سے ہوتا ہو اور کبھی تحلل مواد موجودہ کی اور طبیعت کا مشغول
ہونا کسی اور خلط ردی کے اصلاح کیطرف جسطرح حمیات مین یہ سب امور فراہم ہوتے ہین اور مدت دراز تک گرسنگی پر صبر مریض محموم کرلیتا ہو
اسلیے کہ طبیعت اعضا عروق کی جذب غذا نہین کرتی اور عروق معدہ سے غذا کو طلب نہین کرتے طبیعت اعضا کا جذب نہ کرنا اسوجہ سے
ہو کہ اسکو انہین مواد کے دفع کیطرف توجہ ہو رہا ہو جو انہین پر ہین اور یہی فرط توجہ کی وجہ سے جدید غذا کے جذب سے اعراض اور بے التفاتی کرتا ہو
ہین جس طرح کہ ریچھ اور ساہی اور اکثر حیوانات فصل زمستان مین مدت دراز تک اپنی غذا پر صبر کر سکتے ہین اسلیے کہ اس فصل مین انکے بدن مین
فضول خام کی کثرت ہوتی ہو اسی سبب سے طبیعت اصلاح اور انضاج مین انھین فضول کے متوجہ ہوتی ہو اور بدل مایتحلل کے استعمال
کی اسے حاجت نہین ہوتی۔ خلاصہ یہ ہو کہ غذا کی حاجت بغرض بدل مایتحلل کے ہوتی ہو پھر جب بدن مین بسبب برودت وغیرہ کے تحلل نہوا جتنا
تحلل ہوا اسکا بدلہ خود اسی بدن مین اچھا یا برا موجود ہوا اسوقت غذائے بیرونی کی حاجت بدن کو نہوگی کبھی سبب بطلان اشتہا کا یہ ہوتا ہے
کہ جو رگین گوشت اور عضل اور تمام بدن مین موجود ہین انکو ایسا ضعف عارض ہوتا ہو کہ امتصاص اور چوسنا رطوبات کا ان رگون سے نہین ہوتا
اور جب رگون نے رطوبت کو نہ چوسا تو پھر سلسلہ وار ہر ایک عضو کا طلب غذا معدوم ہوگا پس فم معدہ تک یہی صورت پیدا ہوگی لہذا معدہ
بھی غذائے جدید کو طلب کریگا جیسا کہ اکثر بدل مایتحلل سے استغنا پیدا ہونے سے بھی ایسی کیفیت عارض ہوتی ہو اسلیے کہ جب بدن مین تحلل نہوا پھر
حاجت بدل مایتحلل کی بھی نہوگی پس عروق مذکورہ کا امتصاص رطوبت کا اثر فم معدہ تک بھی نہ پہونچے گا۔ کبھی سقوط اشتہا کا سبب یہ ہوتا ہو
کہ ہر وقت انصباب سودا کا طحال سے فم معدہ پر ہوا کرتا ہو لہذا قوت مشتہیہ معدہ کو نہین ہلاتی ہو اور نہ جنبش دیتی ہو اور نہ دافعہ مادہ معدہ
کو دور کرتی ہو۔ اور جسوقت سطح معدہ پر کوئی شے غریب اجنبی باقی رہ جائے اگرچہ یہ شے مقدار مین کتنی ہی کم ہو مگر معدہ مادہ متحرکہ سے
مثل مستغنی کے ہوگا یعنے جس مادہ کو معدہ سے دفع ہونے کی خواہش ہو اسکے دفع کرنے سے معدہ کو گویا استغنا ہوگی اور مشتاق اسکے
دفع کا ویسا نہ ہوگا جسطرح کہ شے اجنبی کی غیر موجودگی مین ہوتا۔ کبھی سقوط اشتہا بسبب بطلان قوت حساسہ فم معدہ کے ہوتا ہے

اور یہ بطلان حس کا فم معدہ سے ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ عروق امتصاص رطوبات غذائیہ کا فم معدہ سے کرتے ہین مگر فم معدہ کی چونکہ حس باطل ہو گئی ہے کچھ خبر اور آگاہی اسپر نہین ہوتی اور یہ بطلان حس کبھی کسی ایسے سبب خاص سے ہوتا ہے جو معدہ مین ہے اور کبھی بمشارکت دماغ کے ہوتا ہے اور کبھی بشرکت عصب شم کے فقط ہوتا ہے کبھی سقوط اشتہا کا سبب ضعف جگر ہوتا ہے کہ قوت شہوانیہ ضعیف ہو جاتی ہے بلکہ کبھی سقوط اشتہا السبب موت قوت شہوانیہ و قوت جاذبہ کے تمام بدن سے ہوتا ہے جسطرح بعد اسہال خون کثیر کے یہ موت قوت ہاے مذکورہ پیدا ہو کر مورث اور موجب سقوط اشتہا کے ہوتی ہے اور یہ قسم سقوط اشتہا کی نہایت ردی ہے اور اسکا علاج بہت دشوار ہے اور یہی سقوط اشتہا یہانتک پہونچتا ہے کہ اسکے سامنے مختلف غذائین رکھی جاتی ہین انمین سے کسی غذا کی خواہش کرتا ہے اور جب اسی غذا کو سب غذاؤن سے پہلے اسکو کھلانا چاہین اسوقت پھر متنفر ہوتا ہے اور ناگواری خاطر ظاہر کرتا ہے یہانتک بھی خیر ہے کہ کسیقدر جھوٹی خواہش تو باقی ہے اس سے بدتر تو یہ ہے کہ مطلق کسی چیز کی طرف رغبت نہ کرے بطلان قوت شہوانیہ کا کچھ خاص کر بعد استفراغ مذکور کے نہین ہوتا بلکہ ہر ایک سوء مزاج سے جو بافراط ہو بطلان اسکا ہو جاتا ہے کبھی سقوط اشتہا السبب دیدان یعنے کیڑون کے پیدا ہوتا ہے کہ جسوقت دیدان امعا کو ایذا دین اور امعا کی شرکت سے معدہ کو بھی ایذا پہونچے۔ اور کبھی یہی کیڑے معدہ تک چڑھ کر بلا مشارکت امعا کے موذی معدہ ہوتے ہین کبھی سبب سقوط اشتہا کا سوداے کثیر ہوتا ہے جو معدہ کو ایذا دیتا ہے اور اسیوقت معدہ کو محتاج بطرف قے کرنے خواہ اسہال کے کرتا ہے نہ بطرف کھانے اور جذب غذا کے یعنے وہ خلط السبب ایذا دہی اور کثرت مقدار کے معدہ کی خواہش جذب غذا بر طرف کر کے دفع کی خواہش زیادہ کر دیتی ہے کبھی بطلان اشتہا السبب حمل اور بند ہو جانے حیض کے ابتداے زمانہ مین ہوتا ہے مگر اکثر تو حاملہ کو فساد ہضم عارض ہوتا ہے نہ بطلان اور سقوط اشتہا۔ کبھی سقوط اشتہا کا سبب افراط حرارت خواہ افراط برودت ہوا کا بھی ہوتا ہے افراط حرارت سے چونکہ تحلیل قوت شہوانیہ کی ہوتی ہے اسواسطے اشتہا ساقط ہو جاتی ہے اور افراط برودت سے تخدیر اور سن ہو جانا قوت شہوانیہ کا خواہ تحلل کا نہ ہونا عارض ہوتا ہے اسوجہ سے اشتہا ساقط ہوتی ہے اسیطرح حرارت معدہ کی شدت سے بھی بعین سبب سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہے اسیطرح جو شخص خوگر شراب کا ہو اور چھوڑ دے اسکو بھی سقوط اشتہا عارض ہوگا کبھی اشتہا کا حال متغیر ہوتا ہے اور یہ ضعف بسبب بدحالی اور خرابی نوم کے پیدا ہوتا ہے کبھی سقوط اشتہا السبب ایسی کمی خون کے ہوتی ہے جسکے بعد ضعف قوتہاے بدنی کا عارض ہوتا ہے جس طرح ناقہین کو امراض کے بعد باوجودیکہ انکے بدن اخلاط ردی سے پاک ہوتے ہین مگر اشتہا کا سقوط کمی خون اور ضعف قوی سے ہوتا ہے اور ایسا سقوط اشتہا مین بذریعہ نعش یعنے فربہی وغیرہ آنے کے اور خون کے دوبارہ پیدا ہونے سے رفتہ رفتہ اور تھوڑا تھوڑا زائل ہو جاتا ہے ریاضت بعید بھی شہوت طعام کو قطع کرتی ہے اور آب کثیر کا پینا بھی سقوط اشتہا پیدا کرتا ہے رنج اور ملال اور غضب وغیرہ حرکات نفسانی بھی سقوط اشتہا کے اسباب ہین کبھی اشتہا تو ساقط ہوتی ہے مگر جب آدمی کچھ کھانا شروع کرتا ہے دفعتًا اشتہا مین ہیجان پیدا ہوتا ہے اور اچھی طرح بھوک کھلاتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ یا تو کھانے کی وجہ سے قوت جاذبہ کو انتباہ پیدا ہوتا ہے یا یہ کہ جو کیفیت کہ بالفعل کسی مزاج معدہ مین جو مبطل اشتہا ہے موجود ہے تناول غذا سے اسمین تغیر پیدا ہوتا ہے مثلاً اگر مزاج معدہ گرم ہو اور سرد غذا گو تھوڑی سی کیون نہو معدہ مین پہونچے اس حرارت کو جو مبطل اشتہا تھی اسکی برودت نے ٹھہرا دیا اور پھر بعد سکون حرارت کے اشتہا صادق پیدا ہوئی یہی سبب ہے کہ اکثر نہار منہ آب سرد پینے سے ہیجان اشتہاے طعام کا ہوتا ہے اسی طرح محموم کی اشتہا بڑھانی خواہ اسکی اشتہا پیدا کرنے کا طریقہ یہ مقرر کیا گیا ہے کہ تھوڑی سی روٹی آب سرد مین بھگو کر پہلے اسکو کھلائی جاے کہ اس تدبیر سے اسکی اشتہا کو فائدہ پہونچتا ہے اسیطرح جسوقت کسی شراب کے پینے سے خمار پیدا ہو اور وہ شراب باوجود موجودگی کسی خلط ناپختہ کے بدن مین مورث خمار ہوئی ہو اسوقت شوربا ہاے مختلف پینے سے خواہش مین ہیجان ہوتا ہے اسیطرح اگر مبطل شہوت معدہ کی برودت مزاج معدہ ہو اور گرم غذا تھوڑی سی تناول کیجاے خواہ وہ غذا بالفعل گرم ہو یا بہ نسبت اسکے زیادہ تر گرم ہو تب بھی اشتہاے طعام پیدا ہوگی۔ سقوط اشتہا امراض مزمنہ مین

قلیل خرابی اور زبون حالی کی ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اسباب بطلان اشتہا کے بعینہ اسباب ضعف اشتہا کے ہین اگر قلیل او ضعیف ہون **علامات** جو بطلان اشتہا بسبب سوء مزاجات کے ہو اسکی شناخت اوپر مذکور ہو چکی جو قسم سقوط اشتہا کی بسبب قلت تحلل کے ہو اور وہ کمی تحلل مین بسبب تکاثف جلد کے ہو جو کسی تدبیر مبرد مذکورۂ بالا سے پیدا ہوتی ہو بس وہی اسکی علامت ہو اور دوسری علامت یہ ہے کہ براز مین کثرت ہو اور بعد تھوڑی سی ریاضت کے کسیقدر اشتہا کا برانگیختہ ہونا اسی طرح بعد استفراغ کے بھی اشتہا کا پیدا ہونا جو بطلان اشتہا بسبب ضعف فم معدہ کے ہو اسکی علامت ضعف معدہ کے باب مین ہمنے بیان کر دی اور انھین علامات مین سے استفراغات کثیرہ بھی ہین۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جسکا سبب حرارت یا برودت ہوا کی ہو وہ حالات مریض سے معلوم ہوتی ہو کہ آیا ہوائے سرد مین پہلے سے تھا یا آنکہ ہوائے گرم مین۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب قروح کے ہو وہی درد ہو اور وہی اسکی شناخت ہے جو باب قروح معدہ مین مذکور ہو چکی ایضًا کسی شے کا برآمد ہونا براز کے ہمراہ اور روانی شکم اور کمتر ٹھہرنا طعام کا معدہ مین اور لذع پیدا ہونا۔ جب اس قرحہ کے جو کسی خلط حامض اور تیز اور تلخ سے پڑا ہو۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جو حاملہ عورتون کو ہوتا ہے موجودگی زمانہ حمل کی علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب خلط متعفن کے ہو متلی کا ہونا اور سانس کی اولٹ پلٹ اور منھ مین بدبو کا پیدا ہونا ہر وقت اور براز کا خراب اور بدبو دار ہونا۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب جدا ہونے سودا کے طحال سے اور اسکے ریزش کرنے سے معدہ پر پیدا ہو یہ ہے کہ یہ آدمی جستجوئے ترش اشیاء و تناول کرے اور یہ اشیاء حامضہ اسکے معدہ کو جنبان کرین اور مادۂ موجودہ کو دور کرین اسوقت ایسے آدمی کی اشتہا عود کرتی ہے گویا یہ اشیاء ترش اثر ایسا کرتی ہین جو فعل سبب منقطع کا ہو اگر خود وہ سبب منقطع نہو جائے **مترجم کہتا ہے** اس مسئلہ کا سمجھنا بخوبی اسی وقت ہوگا جب جمہور عامہ طبیات کو دیکھین **متن** اسی قسم کے سقوط اشتہا پر خواہ انقطاع سوداء طحال کا عظیم ہونا تاکید دلالت کرتا ہے اور طحال کا اونچا اور بلند ہونا اور بہ بزرگی خواہ اونچا ہونا طحال کا بسبب احتباس اس مادۂ سوداوی کے ہوتا ہے جسکا انصباب طحال سے واجب ہے۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جسکا سبب سودا ہو کثرت انصباب سودا کی بطرف معدہ کے اور ایذا رسانی اسی خلط کی معدہ کو بوجہ انصباب کے ہوتی ہے اور ترشی طعم اور وسواس اور زبان کا رنگ سیاہی مائل ہونا علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب دیدان کے ہو کیڑون کی موجودگی اور اشتہا کا پیدا ہونا جسوقت صبر کو شراب سیب مین ملا کر بطور ضماد کے استعمال کرین کہ اسوقت دیدان اوپر کے مقامات شکم کے ہٹ کر نیچے کیطرف آتے ہوئے معلوم ہوتے ہین جو بطلان اشتہا بسبب کمی خون کے ہوتا ہے وہ ناقہین اور ضعیف لوگون کو عارض ہوتا ہے جنکو امراض نے ناتوان کر دیا ہو خواہ انکے بدن سے استفراغ کثیر کے سبب مثل بواسیر اور فصد اور رعاف کے خون کثیر نکل گیا ہو۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب خالی اور خرابی نیند کے ہو وہی نیند کے اوقات اور مقدار وغیرہ کی زبون حالی ہے اور سوائے اسکے اور علامات بطلان اشتہا کا نہونا علامت اس بطلان شہوت کی جو بسبب موت قوت شہوانیہ کے ہو یہ ہے کہ کسی سوء مزاج مستحکم کے علامات موجود ہین خواہ گذشتہ ایام مین استفراغات ضعف آور جملہ بدن کے ہو چکے ہین اور مریض کی ایسی کیفیت ہوتی ہو کہ اگر کسی غذا کو جی چاہا اور اسکے سامنے لیجائین دیکھتے ہی اس سے گریز کریگا اور نفرت پیدا ہوگی اور اس سے زیادہ خراب وہ کیفیت ہے کہ اصلا و مطلقًا کسی غذا پر رغبت ہی نہو۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب بطلان حس فم معدہ کے ہو اور بسبب ضعف ہی فم معدہ کے یہ ہے کہ تمام افعال معدہ کے صحیح ہون اور اشیائے حریف اور تیز کے کھانے سے معدہ مین لذع پیدا نہو اور نہ متلی معلوم ہو اور نہ ہچکی آئے بروقت کھلانے معجون فلافلی کی جو مستعمل تھا اسکو نہار منھ کھلائی جائے اور اسکے اوپر کوئی شربت کی قسم سے بھی پلایا جائے **علاج** جید اور نہایت عمدہ علاج اس شخص کا جسکی اشتہائے طعام بوجہ غلبہ حرارت معدہ کے ساقط نہوئی ہو یہ ہے کہ مدت دراز تک اسے کھانے سے منع کرین اور بعد ازان جب اسے غذا دینے لگین تھوڑی ہی تھوڑی دیتے رہین تا اینکہ اسکی قوت اشتہا مین ترقی پیدا ہو اور تخمہ اور بدہضمی اسکی دور ہونے لگے اور اسکے معدہ کا پاک کرنا اخلاط یا غذائے خراب شدہ وغیرہ سے بقدر

ملحوظ رہے تاکہ بخوبی اور خوشی سے رغبت غذا کی اسکو پیدا ہو جس طرح مریض بیداری مفرط کو یہ بات پیدا ہوتی کہ جبکہ مدت تک خواب سے رکین
پھر جب اُسے یکبارگی نیند آنے لگی نہایت گہری نیند اسپر طاری ہوگی منجملہ ان چیزون کے جو ایسے بیماران بطلان اشتہا کو شفا دیتا ہے اور نافع ہوتا ہے
جنکی اشتہا بسبب ضعف کے ساقط ہوگئی ہو خواہ کسی مادہ رطب سے جس مین لزوجت ہو ان کی بھوک مین کمی پیدا ہوئی ہو الغرض
ایسے اشخاص کو زیتون آبی ہمراہ کسی قدر نمکین اور شور مچھلی کے کھلانا مفید ہوتا ہے اور یہ بھی مفید ہے کہ سرکہ عنصلی کو جرعہ جرعہ تھوڑا تھوڑا پی لیا
کرین۔ واجب ہے کہ زعفران اسکے کھلانے مین کسی وقت داخل نہونے پائے نمک طعام جو متعارف ہے اور یہی کا استعمال اکثر رہا کرتا ہے نہایت عمدہ شی
ہے جس سے اشتہا بڑھے منجملہ مشہیات کی کبر ہے جو خوشبو کی گئی ہو اور پودینہ اور پیاز اور زیتون اور فلفل اور قرنفل اور خولنجان اور سرکہ اور جملہ مخللات
بھی اسی قسم مین داخل ہین اور سرکہ جو انھین مخللات سے بنائے جائین اور مری بھی یہی اثر رکھتی ہے پیاز اور لہسن اور تھوڑی سی ہینگ صحناۃ بھی قوت
اشتہا کو برانگیختہ کرتی ہے اور اس صفت سے علاوہ فم معدہ کا تنقیہ بھی کر دیتی ہے منجملہ ان دواؤن کے جو اشتہا مین افاقہ پیدا کرتی ہین وہ دوا
ہے جو عصارہ سفرجل اور فلفل سپید اور شہد اور زنجبیل سے بترکیب مذکورہ بالا تیار ہوتی ہے منجملہ ادویہ کے جن سے اشتہا مین افاقہ ہوتا ہے
اُس شخص کے جسکو سوء مزاج حار کی وجہ سقوط اشتہا عارض ہو یا تپ کی وجہ سے دوائے سفرجلی بھی ہے جو اس تفاح سے بنائی جائے جسکا ذکر قرابادین مین
ہوگا۔ منجملہ ان دواؤن کے جو اشتہا بڑھائے اور معدہ کی الٹ پلٹ کو روکے اس شخص کی جسکا معدہ قبول غذا نہ کرتا ہو رب پودینہ کا ہے جو اس طریقہ
سے بنایا جائے انار ترش مسلم مع پوست کے خوب اچھی طرح کوٹین اور پھر اسکو نچوڑین جو پانی برآمد ہو اسمین سے ایک جزو اور ہرے پودینہ کا پانی
نصف جزو اور شہد خالص خواہ شکر نصف جزو کو آنچ پر قوام معتدل مین لائین مقدار شربت کی ایک چمچہ نہار منہ جو سقوط اشتہا بسبب حرارت
کے پیدا ہو شیر اسکی اصلاح سرد پانی پینے سے ہوجاتی ہے مگر اتنا پانی سرد نہو کہ حرارت غریزی کو معدہ کی فنا کردے اور اسی مرض کو استعمال رب
حامضہ کا بھی نافع ہوتا ہے مجربات سے اسوقت آب انار ہمراہ روغن گل کے بھی ہے خصوصاً اگر حرارت مادی ہو اور اگر پیاس کا غلبہ ہو شیرہ حبوب
بارد جیسے شیرہ تخم کاہو یا خرفہ کو ہمراہ رُبوب مبردہ کے استعمال کرین اور ضماد ہائے مبردہ کا استعمال بھی نافع ہے۔ پھر اگر مادہ حار موجود ہو
پہلے اسکا استفراغ کرنا لازم ہے ایسے ہی لوگون مین وہ لوگ بھی داخل ہین جو بسبب حمیات کے نقیہ ہوگئے ہون اور کسیقدر بقیہ حدت
حرارت کا انمین ابھی موجود ہو کہ ایسے لوگون علاج بعینہ یہی علاج ہے مگر فرق اسقدر ہے کہ انکو سرد پانی کا بمقدار کثیر تحمل نہ کرانا چاہیے تاکہ
سقوط قوت معدہ کا نہو جائے اور واجب ہے کہ یہ دوا انکو پلائی جائے ورد دس درہم سماق دو درہم الائچی ایک درہم قرص بنالین اور دو
درہم کھلائین کہ مشہی بھی ہے اور قاطع تشنگی بھی۔ انکی اشتہا جو کے ستو کو پانی اور سرکہ مین گھول کر کھلانے سے بھی بڑھتی ہے اور انگلیان حلق مین ڈالکر قے
کرانے سے بھی انکی اشتہا کو حرکت ہوتی ہے جو سقوط اشتہا بسبب برودت کے پیدا ہوا اسکو طبیخ افاویہ نافع ہے اسیطرح شراب کہنہ اور
فلافلی اور تریاق تو خاص کر زیادہ مفید ہے۔ ایضاً لہسن کہ یہ بھی زیادہ نافع ہے ایسے مرض مین اور فودنجی بھی بہت موافق ہے ان
لوگون کو اور جمیع جوارشات حارہ اور اسیطرح اترج مربی اور زنجبیل مربی اور شقاقل مربی اور ہلیلہ مربی۔ تکمید بھی خصوصاً اجرہ سے
اور نمک کی سینک سے یہ زیادہ مناسب ہے جو سقوط اشتہا بسبب بلغم کثیر کے ہو کہ اسمین لزوجت بھی ہے اسکو قے کرانی مفید ہے
اس طرح سے کہ پہلے مولی کھلائی جائے اسکے اوپر سکنجبین عسلی سادہ پلائین اسی طریقہ سے جو باب علاج کلی مین ہم بیان کرچکے سکنجبین
بزوری جسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک من شہد کو تین اوقیہ صبر کا اضافہ کرنا چاہیے مراد یہ ہے کہ جن اجزا اور ادویہ سکنجبین بزوری ہین ایک
من شہد پڑتا ہے فی من شہد کے حساب سے تین اوقیہ صبر کی بھی شرکت کرنی چاہیے اور ہر روز تین ملعقہ استعمال کرین۔ ایضاً زیتون ابلا ہوا ہمراہ
انیسون کے اور کبر سرکہ مین بھگویا ہوا ہمراہ شہد کے۔ کبھی غسل کرنا آبہائے گرم سے جو معدنی ہون اور اسی طرح سفر کرنا اور حرکات بدنی
کرنے بھی مفید ہوتے ہین اور بعد تنقیہ بلغم کے وہی علاج جو ہمنے تدبیر برودت معدہ مادہ کا لکھا ہے کرنا چاہیے جو سقوط اشتہا بسبب خلط مراری

صفراوی کے ہو یا بسبب خلط رقیق کے اسکا استفراغ بعد پوری تشخیص کے مسہلات اور سکنجبین اور سقمونیا سے کیا جائیگا اور سکنجبین ہمراہ صبر کے بہتر ہے سقمونیا
سے اسلیے کہ سقمونیا معاند اور مخالف معدہ کی ہے بدون ضرورت شدید اسکا استعمال روا نہین ہے اور قے اسقدر جس سے اخلاط رقیقہ سب نکلجائین اور طبیخ
افسنتین بھی بدرجہا نافع ہے۔ جو سقوط اشتہا شرکت سے اس چیز کی ہو جس کو معدہ مین پہونچاتا ہے یعنی قوت حساسہ معدہ کی دماغ سے بذریعہ ہی پٹھہ کے
پیدا ہوتی ہے خواہ جو قسم سقوط اشتہا کی خاص بسبب شرکت دماغ ہی کی ہو ایسے مرض مین واجب یہ ہے کہ توجہ اولی بطرف علاج دماغ کے کیجاے اور دماغ
ہی کی تقویت بخوبی کیجاے۔ جو سقوط اشتہا بسبب تکاثف اور کمی جذب رطوبت عروق کے جگر سے پیدا ہوا سکے علاج مین واجب ہے کہ تحلیل مسامات
بدن کی بذریعہ حمام اور ریاضت کے کرین مگر ریاضت بدرجۂ اعتدال ہونی چاہیے اور پسینہ نکالنے کی تدبیر اچھی طرح کیجاے اور پھر مفتحات کے ذریعہ
سے علاج کرین۔ جو سقوط اشتہا بسبب سودا کے ہو لازم ہے کہ اولاً استفراغ سودا کا کر کے بعد ازان نمکین چیزین اور کوامیخ اور مقطعات کا استعمال کرین
اسلیے کہ جسقدر خلط سوداوی باقی رہی ہے اب انکے استعمال سے بالکل دور ہو جاے بعد ازان ایسی غذا جسکا کیموس عمدہ بنے اور خوشبو ہو کھلانی چاہیے جو
سقوط اشتہا انقطاع سودا سے ہو اسکا علاج وہی ہے جو مرض طحال کا علاج ہے اور طحال کی تقویت کرنی اور جو راہین درمیان معدہ اور طحال کے
ہین انکی تفتیح ان ادویہ کے ذریعہ سے جو بطرف طحال کے زیادہ حرکت کرتی ہین جیسے افتیمون اور پوست بیخ کبر ہمراہ سکنجبین کے اور اسیطرح کبر جو سرکہ مین
پروردہ ہو حاملہ عورات کی اشتہا اگر ساقط ہو جاے باعتدال چلنا اور ٹہلنا اور ریاضت معتدل کرنا اور کھانے پینے مین میانہ روی اور شراب ریحانی
جو کہنہ ہو اسے پینا جسمین تقویت معدہ کی قوت دافعہ کی ہو اور تحلیل مواد خراب کی بھی پیدا ہو اور اغذیہ لذیذہ ایسی جنمین حرارت اور تقطیع ہو انکو اغذیہ
کرنا۔ پس پہلے مہینے سے حوامل کی اشتہا بڑھ جاتی ہے جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت جاذبہ کے پیدا ہو اسکے علاج مین واجب ہے کہ جو سوء مزاج سقوط
اس قوت کا ہو کوئی سا مزاج کیون نہو مبادرت اور جلدی اسی کے اصلاح مین کرنی چاہیے اور اس سوء مزاج کو بطرف اسکے ضد اور
مخالفت کے پھیر لانا چاہیے۔ اسیطرح اگر ضعف قوت جاذبہ کا بعد اسہالات کے جو سحج کا سقوط اشتہا بسبب موت قوت جاذبہ کے
ہوتا ہے پھر اسکی تدبیر کارگر نہین ہوتی۔ جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت کے پیدا ہوا ایسے لوگون کو قے کرانی انگلیان ڈالکر حلق مین زیادہ مفید
اسلیے کہ اگر چہ قے انکو نہ بھی آے گی پھر بھی ایک ثوران اور غلبہ حرکت قوت شہوانیہ کا پیدا ہوگا اور انکو معلوم ہوگا۔ اور ایسے لوگ
محتاج تریاق کے استعمال کے بعض شربتہاے مناسب معدہ کے ہمراہ ہوتے ہین مثلاً شربت افسنتین خواہ شربت حب الآس جیسا موافق
اور مناسب ہو۔ جو سقوط اشتہا بسبب ضعف حس معدہ کے ہو واجب ہے کہ دماغ کا علاج کیا جاے اور اسی سبب کا قطع کرین جسنے آفت فعلی
دماغی مین پیدا کی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قے منقی نہری اور رفق دواے جید ہے اور عجیب النفع ہے اسکے لیے جسکی اشتہا قریب بدرجۂ بطلان
کے جاتی رہی ہو اور فقط اسکی ترش اور تیز قسم پر اقتصار کرنا چاہیے۔ اکثر اقسام بطلان اشتہا کو کندر اور مصطگی اور عود اور مسک اور قصب الذریرہ
اور گلنار مفید ہوتی ہے اور آب سفرجل اگر شراب ریحانی ملاکر معدہ پر ضماد کرین بشرطیکہ سقوط اشتہا بسبب یبس کے پیدا نہوا ہو یہ بھی مفید ہے منجملہ
ایسی ادویہ کے شراب افسنتین بھی ہے اور یہ دوا کہ ایک درہم بیخ اذخر اور نصف درہم سنبل پانی ملاکر نہار منہ استعمال کرین۔ جو معجون کہ ابن عباد
کیطرف منسوب ہے اور قرابادین مین اسکا نسخہ مندرج ہے وہ بھی نافع ہے لوگون نے یہ بھی کہا ہے کہ مثرودیطوس اگر ایک مثقال ہمراہ آب انار میخوش
کے تناول کرین مصحح اشتہاے معدہ کا ہوتا ہے جسوقت سقوط اشتہا درجہ غشی تک پہونچے اسکا علاج یہی ہے کہ مشمومات لذیذہ غذاؤن کے تمام سے
مریض کو سونگھائین جیسے گوشت بچہ گاؤ یا بچہ گوسپند کا گوشت جو دودھ پیتا ہو اور یہ دونون گوشت بھنے ہوے اور مرغ بھنے ہوے اور اسیطرح
کی اور غذائین اور سونے سے بالکل منع کرنا چاہیے جب ایسے بیمارون کو افاقہ ہونے لگے روٹی شراب مین بھگو کر کھلائی جاے اور احساء
سریعۃ الغذا یعنی زود ہضم کا استعمال کیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روغن جملہ اقسام کے خصوصاً روغن زرد مسقط اشتہا ہے اور اشتہا کو
ضعیف کر دیتے ہین اسلیے کہ معدہ مین ڈھیلا پن پیدا کرتے ہین اور رگون کے منہ کو بند کر دیتے ہین مگر ان جملہ اقسام مین موافق تر واسطے

معدہ کے وہ روغن ہو جسمین کسیقدر قبض ہو جیسے زیت انفاق اور روغن بادام اور روغن پستہ **فساد شہوت** جسوقت معدہ مین کوئی خلط ردی اور مخالف کیفیت اس خلط کے جسکا معدہ صحیح خوگر ہو پیدا ہو جاے اسوقت طبیعت مشتاق اس خلط ردی کے ضد کی ہوگی اور جو شے کہ ضد خلط مخالف معتاد کی ہو وہی خلط معتاد کے بھی مخالف ہو مگر ضد خلط عادی کی وہ نہو گی اسلیئے کہ منافی دو چیزین وہی ہین جو درجہ غایت خلاف پر مضادت رکھین اور یہی طرح اطراف وہی ہین جو متنافی ہون **مترجم کہتا ہو** جن دو وجودی چیزون مین موجودات محسوسہ سے اختلاف ہو کبھی تو وہ اختلاف درجہ غایت پر ہوتا جیسے خوب سپید کپڑا اور خوب سیاہ ایسے اختلاف کو اضداد حقیقی کہتے ہین اور شاید مراد شیخ کی اس مقام پر اطراف سے یہی ہو اور اگر اسطرح کا اختلاف شدید نہو جیسے سپید کپڑا جو میلا ہو اور آبی رنگ کا کپڑا یا سُرخ اور سپید کہ ان دونون مین اختلاف ایسا نہین ہو کہ ہر ایک درجہ انتہاے مخالفت پر ہو ایسی دو چیزون کو متخالفین اور باصطلاح دیگر ضد مشہوری کہتے ہین اور خلاصہ یہ ہوا کہ متخالفین اضداد حقیقی اور متنافی نہین ہوتے فرض کرو کہ معدہ مین کسی کے کوئی بارد رطب خلط ردی بھر گئی اور مزاج اصلی اسکا حار رطب تھا تو اس خلط کو اصلی مزاج معدہ سے تضاد اور تنافی نہین ہو اب طبیعت بدنی بنظر دفع کرنے اس خلط ردی کے جسکو بارد رطب فرض کیا ہو خواہشمند حار یابس اشیاء کے ہوگی اسلیئے کہ علاج بالضد مفید ہوتا ہو اور جو چیز حار یابس ہوگی اگرچہ خلط ردی مذکور کی ضد حقیقی ہو مگر اصلی مزاج معدہ کا جو حار رطب فرض کیا ہو اسکے بھی مخالف ہو اور یہی معنی کلام شیخ کے ہین کہ جو شے ضد مخالف معتاد کی ہو وہ امر معتاد کے بھی مخالف ہو پس اسیقدر بیان طالب علم کے سمجھانے کو کافی ہو متن یہی سبب ہو (یعنے چونکہ معدہ مین خلط ردی مخالف معتاد فراہم ہوتی ہو) جو اکثر آدمی گیلی مٹی اور کوئلہ اور سوکھی مٹی اور چونا وغیرہ کھانے پر راغب ہوتے ہین اسلیئے کہ ان اشیاء مین کیفیت ناشفہ رطوبات موجود ہو خواہ کیفیت مقطعہ ان اشیاء مین ہوتی ہو جو مضاد ہو کیفیت سے اس خراب خلط کے جو انکے معدہ مین موجود ہو (حالانکہ یہ سب اشیاء غذاے معتاد معدہ کی بھی مخالف ہین) کبھی حاملہ عورتون کو بسبب حیض بند ہو جانے کے شہوت فاسدہ زیادہ پیدا ہوتی ہو بہ نسبت اسکے کہ انکی اشتہا باطل ہو جاے (چنانچہ ٹھیکریان وغیرہ کھانے کو انکا جی بہت چاہتا ہو) اور سبب اسکا وہی ہو جو ابھی ہم نے بیان کیا اور یہ فساد شہوت ان عورتون کو دوسرے مہینے خواہ تیسرے ماہ کے اخیر مین پیدا ہوتا ہو اور اسوقت کی خصوصیت کا سبب یہ ہو کہ خون حیض انکا واسطے غذا دہی بچہ کے جمع ہوتا ہو اسلیئے کہ اگر ایام حمل مین خون جاری رہے خوف اسقاط حمل کا ہو۔ پھر چونکہ اوائل زمانہ انعقاد نطفہ مین جنین کو غذاے کثیر کی حاجت نہین ہوتی کیونکہ اسکا جثہ کم ہے لہذا جسقدر خون حیض فراہم ہوتا ہو اسمین سے ایک مقدار معتد بہ بچ رہتی ہو اور وہی مقدار فاسد ہو جاتی ہو اور اسی کے فضول ردی رحم و معدہ مین جمع ہوتے ہین جسوقت بچہ کا جثہ بڑھا اور زیادہ غذا کی اسکو حاجت ہوئی اور یہ کیفیت حمل کی چوتھے مہینہ ہوتی ہو لہذا ان بقیہ خون حیض اور اسکے فضول مین کمی ہوتی ہو اور پھر وہ اشتہاے خراب مٹی کھانے وغیرہ کی بھی برطرف ہو جاتی ہو اور اسی فساد اشتہاے حوامل کو وحم اور وحام کہتے ہین اس اشتہا کی اچھی قسم تو یہ ہے کہ ترش اور تیز کی رغبت پیدا ہو اور خراب اور فاسد وہ قسم ہے جسمین جاف اور یابس کی خواہش ہو جیسے گل اور انگشت اور ٹھیکری کی۔ کبھی ایسی ہی اشتہاے فاسد مردون کو بھی بسبب فضول ردی معدہ وغیرہ کے عارض ہوتی ہو

علاج فساد شہوت کا واجب ہے کہ جو خلط مورث فساد شہوت کی ہے پہلے اسکا استفراغ کرین بذریعہ ان دواؤن کے جنکا استعمال مناسب ہو مجرب تدبیر اسکی یہ ہے کہ مچھلی دریاے شور خواہ آب شور کی اور مولی سکنجبین مین بھگو کر دونون کو پہلے کھالین اسکے بعد وہ پانی جسمین لوبیاے سرخ اور نمک اور سویا اور حرف اور تخم جرجیر کو پکایا ہو خوب سیر ہو کر پی جائین۔ اور اسی جوشاندہ مین وہ مٹی جو زعفران مین موجود ہوتی ہو بقدر تین درہم کے داخل کر دیتے ہین اور اسی تدبیر سے فی ماہ ایک مرتبہ قے کرانی چاہیے خواہ دو مرتبہ بعد اسکے معجون نیل ہمراہ جوز جندم کے استعمال کرین۔ کمون کرمانی اور اجوائن کو نہار منہ چبانا اور بعد غذا کے چبانا اور بطور سفوف بھی استعمال مفید ہوتا ہے۔ یا اینکہ چھوٹی الائچی ایک درہم اور ہموزن اسکے بڑی الائچی اور اسی کے

برابر کبابہ اور سب کے ہموزن شکر سپید ملا کر سفوف تیار کریں اور ہر روز تناول کریں۔ منجملہ ان ادویہ کے جو جفت بلوط کے ساتھ ملا کر مرکب ہوتی ہیں اور زیادہ نفع کرتی ہیں مثلاً ایک کا نسخہ یہ ہے جفت بلوط آٹھ درہم صبر سولہ درہم حشیشہ غافث چھ درہم بیخ اذخر چار درہم مرکی دو درہم سب دواؤں کو ریزہ ریزہ کر کے اڑسٹھ تولہ پانی میں جوش دیں کہ نصف رہ جائے اور ہر روز بقدر بارہ تولہ کے استعمال کریں۔ ایضاً جفت بلوط دو درہم انیسون تین درہم زبیب منسلم سات درہم ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد آملہ ہر ایک پانچ درہم خبث الحدید جو چند مرتبہ سرکہ تند میں بھگویا گیا ہو اور ہر مرتبہ بعد بھگونے کے توے وغیرہ پر بھونا گیا ہو دس درہم آٹھ اوقیہ شراب مازوے کہنہ اور آٹھ اوقیہ پانی میں جوش دیں جب نصف رہ جائے نہار منہ سات روز برابر استعمال کریں۔ مٹی کھانے کی اشتہا کے علاج میں پہلے استفراغ اسی خلط کا کریں جسکے سبب سے یہ شہوت پیدا ہوتی ہے اور یہ استفراغ بذریعہ انھیں ادویہ مقیئہ کے کریں جو ابھی معلوم ہو چکی ہیں اور ہر ایک مریض کے واسطے مثل اسکے طبیعت اور مزاج کے قوی اور ضعیف دوائے مقئی تجویز کریں مثلاً جو قے بعد تناول ماہی شور ہمراہ لوبیا اور شبت اور مولی کے ہوتی ہے یہ خفیف دوا ہے ورنہ اس سے زیادہ قوی اور اگر حاجت مسہل کی ہو یہ بھی کیا جائے گا۔ تربد اور حب برنج اور ملح نفطی سے استفراغ کرانا بھی نافع ہے۔ خصوصاً اگر دیدان کے پڑنے کا ظن غالب ہو بعد ازاں وہ ادویہ جنمیں خبث الحدید پڑتا ہے کہ ان کا استعمال کیا جائے گا خواہ اور ادویہ جو قرابادین میں مندرج ہیں۔ واجب ہے کہ مصطگی اور زیرہ اور اجوائن سے چبانے کی دوا تیار کریں کہ اسکو مریض چبا کر اسکا پھوک تھوک ڈالے۔ یہ بھی دوا ہے کہ دونوں الائچی ہر واحد سے ایک درہم شکر سپید ہموزن دونوں کے نہار منہ پھانک کر چند مرتبہ نیم گرم پانی تھوڑا تھوڑا پی لیا کرے اور یہ بھی مجرب ہے ہلیلہ بلیلہ آملہ جوز گندم مصطگی الائچی بڑی اجوائن زنجبیل شہد ملا کر تیار کریں اور بقدر ایک جوزہ کے قبل طعام اور بعد طعام کے تناول کریں۔ عمدہ تدبیر اسوقت یہ بھی ہے کہ مریض کو قے کرائی جائے اور اسکے معدہ کے مزاج کی اصلاح کرکے بعد ازاں خالص اور عمدہ مٹی لیں اور پانی میں گھول لیں اور اسمیں ایسی ادویہ مقیئہ جنکا کوئی مزہ غالب نہو داخل کریں اور پھر اسمیں تھوڑا نمک جو گوارا ہو ملا کر دھوپ میں سوکھا لیں۔ اور مٹی کھانے والا التزام کرے کہ اسی میں سے بقدر مناسب کھایا کرے مگر اسکا خیال رہے کہ اس مجموعہ میں جو ادویہ مقیئہ داخل ہیں کسی دوائے مقئی کی مقدار شربت سے زیادہ استعمال میں نہ آنے پائے بلکہ ایک مقدار شربت خواہ ڈیڑھ مقدار تک کا مضائقہ نہیں ہے اس دوا کے کھانے کے بعد جو کچھ اسنے کھایا ہو سب قے کی راہ سے گرا دے گا خصوصاً اگر قے لانے کی دوا مثل کرنب وغیرہ کے اس مرکب میں داخل ہو کہ اس سے اتنا زیادہ فائدہ ہو کہ مٹی کھانے سے اسکو بغض اور تنفر پیدا ہو گا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے نہایت نافع اشیائے مخلوقات الٰہی سے واسطے دور کرنے خواہش مٹی کھانے کی یہ ہے کہ نہار منہ بچہ ہائے طیور کا گوشت بھنا ہوا کھایا کرے اور بعد غذا کے بھی بطور تنقل کے اسی کو تناول کرے۔ اجوائن کو بطور تنقل کے کھانا یہ اس سے بھی زیادہ عجیب ہے اسیطرح ہمراہ بادام تلخ کے اجوائن کا استعمال ایک قوم نے دعوی کیا ہے کہ اگر ایک اسکرجہ شیرج یعنی روغن کنجد کو تناول کرے یہ بھی مٹی کھانے کی خواہش کو قطع کر دیگا سزاوار ہے کہ اس مرض کے علاج میں ہم تجربہ پر اعتماد کریں اور قیاسی تدبیرات پر نہ متوجہ ہوں کہ معاملہ خواص کا نازک ہے مٹی کی جگہ انکو جوز گندم کی خورش اور نگبین اور شور اشیاء کا چسکا اگرچہ سنگریزہ ہی سہی بھی نافع ہوتا ہے جنکا ناشتہ خصوصاً نمک ملا ہوا بھی مجرب ہے یہ بھی مجرب ہے کہ بوزہ کشمشی یعنی نبیذ عفص آٹھ اوقیہ کو پکائیں اور جب نصف رطل رہ جائے صاف کریں اور سات روز نہار اٹھ کر پیا کریں۔ ایک مثقال میں پستہ اور زبیب تشمش یعنی کشمش بھی نافع ہے بعض لوگوں کو تجربہ ہوا کہ شوربا جسمیں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اور پیاز اور کرویا اور زیت مغسول اور افاویہ جیسے فلفل اور زنجبیل اور سداب اسمیں داخل ہوں اسکے پینے سے بقول صحیح ثابت ہوا ہے کہ بشدت نفع ہوتا ہے جنے اوپر بیان کیا ہے تدبیر اس شخص کی جسکی اشتہا ترش اور تیز چیزوں کی ہو اور شیرینیاں اور چرب کو اسکی رغبت نہو اور یہ بھی کہا ہے کہ زیادہ نجات دہندہ ایسے مریض کو قے کرنا ہے

بھوک کا بیان اور شدت گرسنگی اور جوع کلبی کا بیان

اکثر گاہ جوع کلبی کا ہیجان بعد

استفراغات اور حمیات مستطاولہ یعنے دیرپا کے جو محلل بدن ہوں ہوتا ہی اور کبھی جوع کلبی بسبب ضعف قوت ماسکہ کے جو تمام بدن میں عارض ہو بھی پیدا ہوتی ہی سبب یہ ہی کہ جب ماسکہ ضعیف ہوجاتی ہی تحلل بافراط ہمیشہ رہتا ہی اور اسی تحلیل کی وجہ سے شوق بدل ماتحلل کا شدت سے ہوتا ہے کبھی شہوت کلبی بسبب حرارت مفرط فم معدہ کے پیدا ہوتی ہی کہ یہ حرارت بھی محلل رطوبات ہوکر مستدعی زیادتی بدل ماتحلل کی ہوتی ہی اسوقت فم معدہ کی یہ کیفیت ہمیشہ ہوتی ہی جیسے گرسنہ ہو اور یہ سبب تو اکثر پیاس ہی پیدا کرتا ہی اور بعض اوقات جب تحلیل بافراط ہوتی ہی گرسنگی بھی پیدا کرتا ہی بھوک کی زیادتی یعنے جوع کلبی کی اکثر تو افراط حرارت سے تمام بدن کے اور اطراف بدن کے ہوتی ہی اسلیے کہ حرارت اگرچہ جسوقت خاص فم معدہ میں ہو زیادہ خواہش پانی اور ترچیزوں کی ہوگی جو مرطب ہوں مگر جب یہ حرارت تمام بدن پر غالب ہوگی تحلیل رطوبات کرکے رگوں کو محتاج بطرف چوسنے رطوبات کے ہر گھڑی اور پیہم کرتی ہی کہ اسکا چوسنا سلسلہ وار فم معدہ تک بھی پہونچتا ہی کہ تقاضا اعضا کا مسلسل جمع ہوجاتا ہی. اکثر یہ حرارت خارج سے کسی ہوا وغیرہ کے بدن میں لگنے سے پیدا ہوتی ہی جس ہوائے گرم کے پہونچنے سے تخلخل بدن میں پیدا ہوجاے اور تحلیل کی اجابت یعنے قبول کرنے کی حالت زیادہ ہو اور اسی وجہ سے حاجت دائمی بدل ماتحلل کی پیدا ہو کبھی زیادہ تخلخل اور ڈھیلا ہونا بدن کا بس تنہا یہی امر باعث جوع کلبی کا ہوتا ہی جسوقت کہ اس بدن میں حرارت اندرونی منضجہ اور محللہ ہو اور خاص کر کے جب یہی حرارت خواہ معین ہو یا ضعف ماسکہ کا بھی ایسے ڈھیلے بدن میں موجود ہو کبھی شاذ و نادر بسبب نزلات سر کے بھی جوع کلبی پیدا ہوتی ہی۔ اور کبھی بسبب دیدان یعنے چھوٹے چھوٹے کیڑے خواہ حیات یعنے بڑے بڑے کیڑے کی جوع کلبی پیدا ہوتی ہی کہ یہ کیڑے بہت جلد کھانے کی چیزوں کو کھا لیتے ہیں اور ساری غذا انھیں کی خورش میں آکر تمام بدن اور معدہ کو گرسنہ اور بھوکا چھوڑ دیتے ہیں اسوقت معدہ میں تقلص اور سمٹنا اسیطرح کا پیدا ہوتا ہی جیسے گرسنگی میں کبھی بسبب کسی خلط ترش بلغم یہ مرض پیدا ہوتا ہی خواہ ترش سوداوی ہو اسلیے کہ یہ خلط فم معدہ میں دغدغہ پیدا کرتی ہی اور جو کیفیت بروقت امتصاص عروق کے پیدا ہوتی ہی وہی اسوقت بھی عارض ہوتی ہی کہ تقاضا غذاے جدید کا بنا رہتا ہی خصوصاً ایسی خلط کو یہ امر لازم ہوتا ہی کہ خون میں تکاثف پیدا ہوتا ہے اور سمٹ جاتا ہی یعنی اسکی مقدار بوجہ تکاثف اور تقلص کے گھٹ جاتی ہی لہذا معدہ میں گونہ مثل خلا کے ایک کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ جسکی خاصیت مص کرنیکی ہی یعنے خلا جذاب ہی۔ ایضاً چونکہ خلط حامض بسبب اپنی تقطیع اور رداعت یعنے تصفیہ اخلاط کے بالزوجت اخلاط کو جو مخالف اشتہا کے ہیں فم معدہ سے خارج کر دیتی ہی اسلیے کہ میل طبیعت بروقت حصول ایسے اخلاط لزجہ کے طرف دفع کرنیکے زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت جذب کے اور جب دفع زیادہ ہوا جوع ضرور پیدا ہوگی. ایضاً چونکہ لیف مستطیل معدہ کا متحرک ہونا بسبب تکاثف اور سمٹنے کیطرف زیادہ ہوتا ہی اور یہ وہی کیفیت ہی جیسے بروقت چوسنے عروق کے اور حرکت قوت جاذبہ کی پیدا ہوکر گرسنگی پیدا کرتی ہی سردی میں جیسے برف زار وغیرہ کے مسافروں کو جو قسم جوع کلبی کی عارض ہوتی ہی جائز ہی کہ ازین قبیل ہو یعنے بسبب خلط حامض وغیرہ کے منجملہ اسباب محرک اشتہا اور جوع کی بیماری بھی ہی کہ بافراط تحلیل کرتی ہی اور رطوبات کو بطرف خارج بدن کے جذب کرتی ہی اور یہ رطوبات جو بطرف خارج کے جذب ہوتے ہیں انبساط حرارت کو بطرف خارج کے تابع ہوتے ہیں (اور انبساط حرارت کا خارج میں ہونے سے داخل بدن میں وہی کیفیت پیدا ہوگی جو بحالت گرسنگی پیدا ہوگی اسلیے کہ تحلیل رطوبات کے ہمراہ انبساط حرارت ہوتا ہی) یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شہوت کلبی سے اکثر بولیموس تک نوبت پہونچتی ہی اور سبات اور موت واقع ہوتی ہی **علامات** جو قسم جوع کلبی کی بعد استفراغات اور امراض محللہ کے ہو انکا پہلے موجود ہونا اسپر دلیل ہوگا اور اسکے ساتھ ہی یہ علامت بھی ہوگی چونکہ طبیعت اکثر اوقات بعد ایسے استفراغات کے کشادہ نہیں ہوتی یعنے وہ کشادگی اور سیری جو چاہیے اسوقت ہرگز نہیں ہوتی اسلیے کہ بدن غذا کی تری کو اپنی طرف زیادہ کشش کرتا ہی بسبب افراط یبوست بدنی کے جو بعد استفراغات پیدا ہوجاتی ہے اور جب تری غذا کی سب کھچ گئی تو ثفل غذا کا سوکھا اور بمقدار قلیل رہجاے گا اور جو ذریعہ (یعنے رطوبت) تغذیہ کا ہے اسکے نہونے سے اب غذا بدن کو نہ پہونچے گی لہذا عروق کا جذب

اور امتصاص بنا رہیگا علامت اس جوع کلبی کی جو برودت سے عارض ہو پیاس مین کمی اور نفخ کی زیادتی اور گرانی اور جملہ علامات مزاج بارد معدہ کے اور انھین علامات مین سے ہوا محیط بدن علیل کا سرد ہونا۔ اور علامت اس جوع کلبی کی جو حرارت فم معدہ سے عارض ہو یہ ہی کہ پیاس قوی ہو او ڈکار وقتے ترش نہوا کرے اور طبیعت مین اکثر قبض رہے اور جملہ علامات مزاج حار جیسے دخانی ڈکار وغیرہ۔ اور علامت اس جوع کلبی کی جو ضعف ماسکہ تمام بدن یا فقط معدہ کی قوت ماسکہ کے ضعیف ہونے سے پیدا ہو یہ ہی کہ براز خام برآمد ہو اور ذرب پیدا ہو اور جملہ علامات جو مناسب ضعف ماسکہ کے اوپر مذکور ہوچکے۔ علامت اس جوع کلبی کی جو بسبب کثرت تحلل بدنی کے پیدا ہو وہی ہی جو اوپر گذرچکی اور کتاب اول یعنے کلیات مین جو اسباب تحلل کے تفصیل لکھے ہین اور ایک علامت یہ بھی ہی کہ اسوقت ہضم مین آفت نہوگی او منجملہ اسباب تحلل کے حرارت ہوائے محیط بدن کی بھی ہی اور بیخوابی وغیرہ کا موجود ہونا۔ علامت اس جوع کی جو بسبب خلط حامض کے پیدا ہو خواہ ایک خلط سوداسے عارض ہوئی ہے کہ پانی کی خواہش کم ہو اور ڈکار ترش آئے اور جملہ علامات مناسب اسی کے جو ہین علامات نوازل کے جو سر سے اترکے جوع کلبی پیدا کرین وہی ہین جو باب امراض راس مین بیان ہوچکین علامت دیدان کی وہی ہی جو اپنی جگہ مذکور ہوچکی اور آیندہ بھی دیدان کے باب مین ہم بیان کرینگے **علاج** وہ جوع کلبی جو برودت سے عارض ہو اور فضلہ بلغمی سے اسکے علاج مین تنقیہ مشہور اور مسخنات معدہ کا استعمال کرنا واجب ہے اور شراب بمقدار کثیر جسمین عفوصت نہو اور نہ ترشی کسیقدر ہو اور مریض کی خواہش اسکی طرف ہو چاہیے کہ نہار منہ اسے پلائین کہ یہ علاج نہایت نافع ہی ہان اگر اسہال بھی ہمراہ جوع کلبی بارد کے ہو اسوقت ایسی شراب کیا بلکہ جملہ مشروبات سے بچانا چاہیے اسلیے کہ اگر شراب نافع پلائی جائے تو جوع کلبی مین زیادتی ہوگی اور تلخ شراب سے اسہال کی زیادتی ہوگی۔ غذا انکی چرب اور گرم مزاج ہونی چاہیے جیسے گوشت کوہان شتر کا اور زیت اگر ترش نہوا ہو یہ بھی نافع ہی اور کمبھاین بھی جسمین نہو جوزیات یعنے وہ غذا جو گوشت اور روغن اور دودھ اور شکر وغیرہ سے بے مصالح پختہ کیجائے بھی انکو نافع ہی زردی بیضہ جو خوب بریان ہوجائے بعد طعام کے انکو کھلانی چاہیے اور جملہ اشیائے ترش او رکل تلخی چیزون سے انکو بچانا واجب ہی اور جوارشات خوشبو جیسے جوزی اور جوارش نارمشک خصوصاً اگر اسہال بھی ہو انکو مفید ہے سوکھی مالش جسکو دھورہ کہتے ہین مشک اور لادن سے کرنی چاہیے۔ حبۃ الخضرا یعنے بن جس سے قوہ بناتے ہین نہار منہ انکو پلانا بہت نافع ہی اور مجرب ہوچکا۔ جو قسم جوع کلبی کی بسبب ضعف قوت ماسکہ کے عارض ہو پس اگرچہ اکثر یہی ہی کہ ماسکہ مین ضعف بسبب برودت کے پیدا ہوتا ہی مگر کبھی ہر ایک قوی سوء مزاج سے بھی قوت ماسکہ مین ضعف آجاتا ہی اور جو شخص اس امر کا منکر ہی کہ اور کسی قسم کے سوء مزاج سے قوت ماسکہ ضعیف نہین ہوتی اسکے قول کیطرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہیے اور ہم عنقریب اسکے کلام کو باطل کرینگے بلکہ واجب ہی کہ پہلے اس سوء مزاج کو خوب دریافت کرین جو سبب ضعف ماسکہ کا ہوا ہی اور بعد ازان علاج بالضد کرین۔ اکثر ضعف ماسکہ کے ہمراہ رطوبت ضرور ہوتی ہی ایسے لوگون کو جوارش جوزی زیادہ مفید ہوتی ہی پھر اگر طبیعت ان لوگون کی زیادہ نرم ہو لازم ہی کہ اسکے حبس کی تدبیر کرین اسلیے کہ حبس کرنے مین طبیعت کے اس مرض کا بھی علاج قوی ہوجاتا ہی اور جس شخص کو یہ مرض بعد حمیات اور استفراغات کے عارض ہوا ہو اسکو ایسی غذا دینی چاہیے جو فم معدہ مین دیر تک ٹھہرے اور چرب غذائین جو ردی الکیموس نہون جیسے روغن بادام ہمراہ شکر کے اسکے واسطے تجویز کرنی مناسب ہونگی اور ظاہر بدن کی انکی تکثیف مسام کرنی چاہیے اور اسیطرح علاج اس شخص کا بھی ہی جسکو یہ مرض بسبب کثرت تحلل کے عارض ہوا ہو۔ واجب ہی ایسے مریض جوع کلبی کے لیے مسخنات اور اشربہ تجویز نکیے جائین بلکہ غذا ہاے بارد انکو کھلائی جائین اور نطولات خارج بدن مین ایسے مستعمل ہون جن سے انسداد مسام پیدا ہو جیسے روغن آس خصوصاً قیروطی بناکر مالش کرنی خواہ سویا جو سرکہ مین ترکیا ہو اور سرد پانی سے نہانا بالشرطیکہ نزلہ وغیرہ کوئی مانع نہو اور غذاے سرد وہی اچھی ہی جو غلیظ اور بالزوجت ہو جیسے بطون جانوران اور سرکہ مین پختہ کی ہوئی غذا اور چنے کی غذا جو حب القفد سے مرکب ہون۔ بے خمیر کے روٹی جو ثقیل ہوتی ہی وہ بھی کھلانی چاہیے اور جب ایسی تدبیرون سے کسی قدر

نفع پیدا ہو برابر کرنی چاہیے اور رفتہ رفتہ بتدریج اسکو ترک کرکے غذاے معتدل کیطرف آنا چاہیے مگر پھر بھی زمانہ استعمال مین ایسی خراب غلے اکی
جو مخرب معدہ صحیحہ کی ہو اور بضرورت مرض اسکا استعمال جائز کیا گیا ہو اسکے ضرر آیندہ سے بچانے کی بھی رعایت رہے اسیطرح علاج اس شخص
کا جو مرض جوع کلبی مین بسبب تحلل بدن کے مبتلا ہو جسکو یہ مرض بسبب دیدان کے عارض ہو خواہ حیات کے پیدا ہونے سے واجب ہو کہ پہلے ان
کیڑون کے مارنے کی اور انکے اخراج کی تدبیر ویسی کرین جسکو ہم باب دیدان مین لکھتے ہین اور غذا ہاے سرد اور غلیظ سے انکو غذا دین اور روٹی پانی
مین بھگو کر خواہ گلاب مین بھگو کر اسکو کھلائین اور گوشت مرغ خواہ مچھلی کا جو بخوبی گل نجاے یعنے کسیقدر سخت باقی رہے مگر خام بھی نہو وہ بھی کھلانی
چاہیے اور فواکہ قابضہ کا استعمال بھی جائز ہو۔ اگر جوع کلبی بسبب ترشح بلغم کے ہو واجب ہو کہ ایسے مریض کو وہ غذا کھلائین جنمین صعتر اور رائی
اور فلفل وغیرہ داخل ہو اور شبلا اور لسن اور پیاز اور اخروٹ اور بادام تلخ اور چرب اشیا اور چربی جیسے مرغ کی چربی وغیرہ اُسے دینی چاہیے
بعض چیزین تو اسکو بغرض تسخین کے دیجاتی ہین اور یہ ادویہ حارہ سے حاصل ہوگی جو مذکور ہو چکین اور بعض اشیا اسکو بغرض تعدیل حموضت کے
دیجاتی ہین اور یہ تعدیل غذا ہاے چرب سے پیدا ہوتی ہو جو بیمار قوی ہو کہ اسہال کی برداشت کرسکے اسکو مسہل دینا بعد استعمال ادویہ ملطفہ
کے جائز ہو اور مسہل اسکا ایارج سے کرنا چاہیے جسکی قوت مسہلہ تربد اور غاریقون وغیرہ سے بڑھائی جاتی ہو اور بعد مسہل کے چرب غذاؤن کا
استعمال کیا جاے صبیان یعنے لڑکے جو قت انکے معدہ کی تلطیف پیاز اور لسن وغیرہ سے کیجاے اور غذا ہاے ملطفہ بھی انکو دے چکین لازم
ہو کہ پھر ہمیشہ آب گرم انکو پلایا جاے بعد تدبیر ملطفات کے بس یہی تدبیر ایسی ہو جو انکے اخلاط کو معدہ سے دھو ڈالے گی اور ضرورت مسہل وغیرہ
کی نہوگی جو قسم جوع کلبی کی بسبب سودا کی ریزش دائمی کے ہو بیشتر ایسے بیمار محتاج فصد باسلیق کے دست چپ سے ہوتے ہین اگر خون کی
انکے بدن مین کثرت ہو اسلیے کہ بوجہ کثرت خون کے رسوب سودا بھی انکے بدن مین زیادہ ہوتا ہو اور طحال مین ورم بھی پیدا ہوتا ہو اور جب
بذریعہ فصد کے خون کم کیا جائیگا تو سودا کی بھی کمی ہوگی پس انصباب بھی کم کریگا۔ انکے اخلاط کے استفراغ مین وہی قواعد ملحوظ ہین جو قانون
عام مین مذکور ہو چکے اور ترش اور قابض چیزون کو قطعاً چھوڑ دین بیشتر حجامت کرانی بھی کبھی ان لوگون کو مفید ہوتی ہو کہ خاص مقام طحال پر
کیجاے۔ جو قسم جوع کلبی کی بسبب حرارت کے ہوتی ہو اسکا علاج انھین قواعد سے کرنا چاہیے جو معلوم ہو چکے اور غذا ہاے لطیفہ اور ککڑی اور
تربوز اور قرع یعنے کدو وغیرہ اور ہواے گرم سے بھی اجتناب کرنا چاہیے **جوع جسکا نام بولیموس ہو** اور بنام جوع بقری مشہور ہے
اور اس سے پہلے جوع کلبی پیدا ہوتی ہو پس اشتہا بعد اسکے باطل ہو جاتی ہو اور کبھی بعد جوع کلبی کے نہین ہوتی بلکہ پہلے سے بالکل اشتہا باطل
ہو جاتی ہو بولیموس کے معنے یہ ہین کہ سب اعضا گرسنہ رہین اور غذا کے محتاج ہون اور معدہ کو غذا سے بے پروائی ہو اور مانع تناول غذا کا ہو
بیشتر بولیموس مین نوبت غشی کی پہونچتی ہو اور رگین خالی اور معدہ غذا کا رد کرنے والا ہوتا ہو اور رکارہ یعنے بیزار ہوتا ہو کبھی اکثر مسافرون کو جو سردی
کی ایذا پہونچتی ہو اور انکے معدون مین بوجہ برودت شدیدہ کے تکثیف مسام عارض ہوتا ہو بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہو بسبب اسکا سوء مزاج جو
قاتل قوت حس اور قوت جذب کا ہوتا ہو کبھی یہ مرض بسبب اخلاط کے جو غشی پیدا کرنے والے ہین اور فم معدہ کو جلا دیتے ہین اور لیف مین فم معدہ
کے وہ مادہ ڈوبے ہوے ہون اور دفع کیطرف انکی حرکت ہوتی ہو اور جذب ناگوار الغرض ایسے اخلاط سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہو اور علامات
کی شناخت اسیطرح سے کرنی چاہیے جو مکرر بیان ہوے اور قانون عام سے بھی اسکی شناخت ہو سکتی ہو **علاج** بالکل اشتہا کے ساقط ہو جانے کا
جو علاج ہو وہی اس مرض کا بھی ہو اور مختصر یہ ہو کہ طعامہاے مشہیہ جسکے سونگھنے سے اشتہا پیدا ہوتی ہو اور مقوی معدہ کے ہین جیسے چوزہ کا
بریان کباب کرکے سونگھانا اور فواکہ خوشبو کا سونگھانا اور خوشبو جیسے عطر اور پھول وغیرہ کا سونگھانا کہ جنمین کسیقدر قبض بھی ہو تاکہ قوت کو جمع
کرے پس تحلیل نہو سکے اور روٹی سے خوشبو شراب مین ڈبو کر کھلائی جاے اور اچھی طرح خواہ جرعہ جرعہ نبیذ ریحانی پلائی جاے خصوصاً اگر اسمین
کافور کی آمیزش ہو جار مزاج مریض کے واسطے یا عود اور مشک ملا کر ایسے مریض کو جو حار مزاج نہو شراب سوسن بھی اس مریض کو مفید ہو

اگر سبب مرض حرارت نہو ہاتھ پانوں ان بیماروں کے باستواری اور سختی سے باندھنا یہ بھی عمدہ علاج ہی اور نیند کو روکنا چاہیے کہ سونے نہ پائین اور اگر اونگھنے لگین چٹکیان وغیرہ لیکر خواہ کوئی اور شے چبھو کر انکو ایذا دیجاے کہ سونے نہ پائین یا کسی ناخن وغیرہ کو زیادہ تراشنے کی ایذا دی خواہ باریک باریک لکڑیان جیسے جھاڑو یا نیب کی سینکون سے انکو آہستہ آہستہ مارنے سے چوٹ کی ایذا پہونچائی جاے تاکہ بوجہ درد کے نیند نہ آے اور اسقدر چوٹ بھی نہ لگے کہ بدن کوفتہ ہوجاے اور یہ سب تدابیر اسوقت کرنی چاہیئن کہ مرض بوجہ حرارت کے پیدا نہوا ہو منجملہ ان چیزون کے جو انکو مفید ہین نان تنک لے کر میوسن خواہ اور تر چیزون خوشبو مین اچھی طرح ملکر انکے معدہ پر ضماد کرین خصوصًا غشی کی حالت مین اور انہین خوشبو چیزون سے بترکیب بالا کمید بھی کرنی چاہیے اور مراہم خوشبو جیسے مرہم صنوبر اور مرہم مورد سے بھی نفع ہوتا ہی کبھی انکے معدہ پر ادویہ قلبیہ جو خوشبو ہین انکا ضماد کرین بھی نافع ہوتا ہی دھونی بخورات عنبریہ کی بھی کبھی کیجاتی ہی مفاصل پر انکے وہ ضماد جو گلاب اور آب آس اور سیوسن کافور اور مشک اور زعفران اور عود اور سک اور گل سرخ سے تیار ہو لگایا جاتا ہی اور انکے گرم کرنے کی تدبیر یہی کہ تمام بدن گرم ہو کرنی چاہیے بشرطیکہ برودت سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اور تبرید بدن کی اگر بسبب حرارت کے مرض پیدا ہوا ہو کرنی چاہیے۔ اور اگر غشی بہ بطاری ہو جو تدبیرین ازالہ غشی کی ہم نے لکھی ہین انکو کرنا چاہیے اور سرد پانی فورًا انکے چہرہ پر چھڑکنا اور ہاتھ پانون کی سخت بندش اور قدم اور پانون کے تلوون مین کوئی شے چبھونا جس سے انکی آگہی اور شعور مین ایذاے بدنی کے اثر پیدا ہو اور کانون مین انکے زور زور سے آواز پکارنا یہ سب امور ازالہ غشی کے جو اوپر اچھی طرح مذکور ہوے کرنے چاہیئن اور جب غشی سے افاقہ ہو روٹی شراب ریحانی مین بھگو کر کھلائی جاے۔ اور اگر انکے معدہ مین خلط مراری خواہ کوئی رقیق خلط ہو بقدر دو چمچہ سکنجبین اور ایک مثقال ایارج یا اس سے کم بشرطیکہ ضعف ہو کھلائی جاے۔ اور اگر برودت بافراط ہو تریاق اور سنجرنیا اور دحمرثا اور معجون خنطیقون اور جوارش بزور کھلائی جاے کہ یہی ادویہ نافع ہین **جوع مغشی** کہ جسمین بسبب شدت گرسنگی کے غشی پیدا ہوتی ہی اسکا طریقہ یہ ہی کہ مریض جسوقت بھوکا ہوتا ہی بیتاب ہوجاتا ہی اور اگر ذرا سی دیر غذا دینے مین ہو فورًا اوسے غش آجاتا ہی اور قوت اسکی ساقط ہوجاتی ہی سبب اس مرض کا حرارت قوی اور بشدت ضعف فم معدہ کا ہوتا ہی **علاج** اس مرض کا قریب علاج بولیموس کے ہی اور تمام قواعد اسکے علاج کے ابھی اوپر کی فصل مین گذر چکے اور اوجاع معدہ کے باب مین بھی مذکور ہوے اور خلاصہ ان سب کا یہ ہی کہ اسکے علاج تین قسم کے ہوتے ہین ایک تو وہ تدبیر جو بروقت غشی کے کرنی چاہیے جسکا بیان باب غشی مین بخوبی ہوچکا اور دوسری تدبیر جبکہ غشی سے اسکو افاقہ ہو اور وہ تدبیر یہ ہی کہ روٹی کسی شراب بارد مین گھولکر کھلائی جاے خواہ شراب فواکہ باردہ مین اور بعد ازان وہی جملہ تدابیر جو باب بولیموس مین مذکور ہوئی ہین عمل مین لائی جائین اور تیسری قسم اسکے علاج کی وہ ہی جو قبل از غشی کیجاتی ہی اور وہ یہ ہی کہ زیادہ سونے سے انکو روکنا چاہیے اور غذا دینے مین تاخیر نہو اور جو غذا انکو دیجاے بالفعل بھی برف وغیرہ سے سرد کرکے دیجاے اور جملہ تدابیر جو باب اوجاع معدہ حار مین مذکور اور مناسب اسی مرض کے ہین عمل مین لاے جائین **عطش کا بیان** کثرت پیاس کی اور اسکی شدت کبھی بسبب معدہ کی حرارت کے خصوصًا فم معدہ کی حرارت سے پیدا ہوتی ہی (۲) اور کبھی یہ حرارت التہاب حمیات مین عارض ہوتی ہی اسقدر کہ بعض تپ کے مریض پانی پیتے چلے جاتے ہین اور کسیطرح سیراب نہین ہوتے تا اینکہ بہت جلد پانی پیتے پیتے مرجاتے ہین (۳) کبھی یہ حرارت شراب قوی اور کہنہ کے پینے سے پیدا ہوتی ہی خواہ کسی گرم یا گرم غذا کھلانے سے یا ایسی غذا کھانے سے جسکی تاثیر گرم ہو جیسے ہینگ اور لہسن اور اکثر بعض آدمی شراب کہنہ پینے کے بعد بسبب التہاب اور کرب اور تشنگی کے مرجاتے ہین (۴) کبھی یہ حرارت شور اور نمکین پانی پینے سے پیدا ہوتی ہی دریاے شور کے پانی سے اسقدر پیاس مین زیادتی ہوتی ہی کہ اسکی تلافی بعض اوقات ہرگز نہین ہوسکتی (۵) کبھی یہ حرارت بسبب ایسی ادویہ خواہ اغذیہ کے پیدا ہوتی ہی جنکی تاثیر پیاس پیدا کرنے کی بسبب استعمال کے ہوتی ہی یا بنظر استحالہ کے استعمال کے یہ معنے ہین کہ طبیعت بدنی اس غذا یا دوا کے دھو ڈالنے کے خواہشمند ہو جیسے نمکین چیز کے معدہ مین ہونے سے مقتضاے طبعی یہ ہو

اگر یہ دھو جاے خواہ قطع شوریت اسکا ہو جاے اور ہستالہ کے معنے یہ ہین کہ طبیعت اسکی رقیق ہونے کی خواہشمند اسوجہ سے ہوتی ہو کہ اسکے اجزاے لزج یعنے چسپندہ جدا جدا ہو جائین او پھیل جائین اور انمین سیلان پیدا ہو جاے اور یہ خواہش بروقت تناول شے لزج کے ہوگی کبھی پیاس کسی شے غلیظ کے استعمال سے بھی پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ حرارت غریزی اسکے رقیق کرنے کیطرف زیادہ متوجہ ہوتی ہو نمکین اور باشوریت مچھلی مین یہ تینون عیب یکجا ہین کہ شور بھی ہو اور بالزوجت بھی اور غلیظ بھی ہو (۶) کبھی پیاس بسبب یبوست معدہ کے پیدا ہوتی ہو (۷) کبھی بسبب بلغم شور کے جو معدہ مین ہو خواہ بلغم شیرین یا صفراے تلخ کے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہو (۸) کبھی بسبب ایسی رطوبات کے جنمین جوش اور غلیان ہو بھی تشنگی پیدا ہوتی ہو (۹) کبھی بسبب شرکت اور اعضا کے بھی تشنگی پیدا ہوتی ہو جیسے وہ پیاس جو ذیابطیس مین ہوتی ہو اور یہ مرض امراض گردہ مین سے ہو باب امراض گردہ مین اسکا بیان کیا جاے گا (۱۰) کبھی یہی قسم شرکت اعضاے دیگر سے پیاس پیدا ہونے کے بسبب ان سدون کے ہوتی ہو جو درمیان معدہ اور جگر کے پڑگئے ہون اور یہ ایسے سدے ہوتے ہین کہ پانی کی رسائی اور نفوذ کو معدہ سے تمام بدن مین روکتے ہین لہذا پیاس مین ۔ نہین ہوتا اگرچہ کتنا ہی زیادہ پانی پیا جاے اور یہ پیاس جسطرح کہ استسقا اور قولنج مین عارض ہوتی ہو (۱۱) کبھی پیاس شرکت سے جگر کی پیدا ہوتی ہو جب جگر مین حرارت آجاے خواہ ورم پیدا ہو خواہ زیادہ برودت ایسی پیدا ہو کہ جذب غذا اور رطوبات کا نہ کر سکے (۱۲) اور بمشارکت ریہ کے بھی پیدا ہوتی ہو جسوقت ریہ مین حرارت زیادہ آجاے اور بشرکت قلب و بعاد صائم اور مری اور فلاخم یعنے لوزتین اور لہاۃ وغیرہ کے بھی جسوقت ان اعضا مین جفاف اور خشکی انکے رطوبات کی پیدا ہو اسوقت بھی تشنگی غالب ہوتی ہو اسلیے کہ ان اعضا مین قبض اور کھچاؤ پیدا ہوتا ہو خواہ جسوقت سخونت زیادہ ان اعضا مین پیدا ہو (۱۳) کبھی بسبب امراض دماغ مثل سرسام حار اور مانیا اور قطرب کے بھی پیاس عارض ہوتی ہو زیادہ تر شدید اقسام عطش مین جو بشرکت اور اعضا کے ہوتی ہو وہی ہو جو فم معدہ کے ہیجان کرے اور اسکے بعد وہ قسم ہو جو مری سے اسکے بعد وہ ہو جو قعر معدہ سے اسکے بعد شدت اس پیاس کی ہو جو ریہ کی شرکت سے ہو اسکے بعد وہ پیاس جو شرکت جگر سے ہو اسکے بعد جو شرکت معا دصائم سے ہو (۱۴) کبھی تمام بدن کی شرکت سے پیاس پیدا ہوتی ہو جیسے پیاس حمیات کی خواہ بحران امراض کی پیاس اور آخر دق اور سل کی پیاس او جیسے وہ پیاس جو ان سانپون کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہو جنکی تاثیر پیاس بڑھانے کی ہو اسلیے کہ ایسے سانپون کے کاٹنے سے مار گزیدہ کی یہ حالت ہوتی ہو کہ ہر وقت پانی پیا کرتا ہو اور کسیطرح سیراب نہین ہوتا تا اینکہ مر جاتا ہو اور اسیطرح وہ بھی پیاس ہو جو ایسے مشروبات کے پینے سے عارض ہو جنمین سانپ کے اقسام گر کر مر گئے ہون خواہ کسی طعام اور غذاے دیگر مین خاصیت تشنگی پیدا کرنے کی ہو یا جسطرح بعد استفراغات جو مسہلات اور ذرب مفرط کے بعد پیاس ہوتی ہو وہ بھی بشرکت تمام بدن کے ہوتی ہو دواے مسہل کے پینے والے پر اکثر تو یہی ہو کہ بروقت عمل کرنے دواے مسہل کے اسکو پیاس لگتی ہو اور جب یہ پیاس مٹ جاتی ہو معلوم ہوتا ہو کہ ابھی دواے مسہل کا عمل ہو رہا ہو (اور جب اچھا تنقیہ ہو جاے پھر پیاس معلوم ہوگی) کبھی مسہل پینے والے کی یہ حالت ہوتی ہو کہ وقت عمل مسہل سے پہلے اور نیز عمل دوا کے بعد بھی پیاس معلوم ہوتی ہو عمل دوا سے پہلے پیاس لگنے کا سبب یہ ہو کہ دوا کی حرارت خواہ حرارت معدہ یا یبوست معدہ سے یہ پیاس معلوم ہوتی ہو اور عمل دوا کے بعد ان امور کی اضداد یعنے برودت دوا خواہ معدہ کی برودت اور رطوبت جب خارج ہو چکے تو پیاس معلوم ہوگی اسیطرح جس شخص کا معدہ گرم یا خشک ہو اور دواے حار اسے پلائی جاے اور پیاس معلوم ہو یقین کرنا چاہیے کہ اب دواے مشروب نے اپنا عمل کیا ہو اور جسکا معدہ بارد خواہ رطب ہو اسکو بعد دواے حار پلانے کے پیاس جسوقت معلوم ہو یقین ہوگا کہ دوا کے اثر کرنے کو دیر ہو چکی کثرت کلام اور ریاضت خصوصًا گانے والے کی ریاضت اور تعب سے بھی پیاس کا غلبہ اور ہیجان ہوتا ہو گرم غذاؤن مین کھا کر سو رہنا اس سے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہو لیکن اگر سرد غذا کھا کر سو رہنے کا اتفاق ہو ایسی نیند سے پیاس مین سکون پیدا ہوتا ہو جسوقت امراض حارہ مین زیادہ پیاس کے ہمراہ سبب شدید عارض ہو یہ نہایت خراب علامت ہو **علامات** جو پیاس سوء مزاج ؟

مذکورہ سے پیدا ہوتی ہے اسکی شناخت وہی ہے جو ابواب سابقہ مین اچھی طرح معلوم ہو چکی اور وہ ابواب جامع ہین ایسے بیانات کے جنہین غیر مادی سوء مزاج اور مادی دونون کا بیان ہوا ہے اور مادی مین تلخ مادہ اور شورا اور بورقی اور شیرین کا خواہ جس مادہ کے جوش اور غلیان سے پیاس کی زیادتی ہو سب کا اچھی طرح مذکور ہو چکا ہے۔ جو پیاس بسبب معدہ کے ہو اسپر کبھی لیکن طبیعت دلیل ہوتی ہے اور جو پیاس بسبب ذیابیطس کے ہو اور ایسی ہو کہ ہر چند پانی پیا جاے اور پیاس نہ بجھے بلکہ ادھر پانی پیا نہین کہ پیشاب کا خطرہ ہوا اور پیشاب کی راہ سے وہ پانی نکل گیا اور پھر پیاس ویسی کی ویسی پھر لگتی رہے پس یہ کیفیت ہوگی کہ پیاس اور دورہ پیشاب کرنے کا دو متلازم اور دہم نوبت ہون یعنے جب پیاس لگے ضرور پیشاب بھی اور جب پیشاب ہو ضرور اسکے بعد پیاس بھی لگتی ہو۔ علامت اس پیاس کی جو بسبب تناول خواہ استعمال اور مباشرت اسباب معطشہ کے پیدا ہو پہلے ان اسباب کا موجود ہونا ہے۔ علامت اس پیاس کی جو بشارکت اور اعضا کے ہو پس اگر بشرکت ریہ کے خواہ قلب کے ہو ایسے لوگون کو ہوائے بارد سے سکون ہوتا ہے اور بیداری انکو نفع دیتی ہے اور نیند سے پیاس مین زیادتی ہوتی ہے اور کبھی تھوڑے تھوڑے پانی سے کلی کرنی بھی ایسی پیاس کے بجھانے مین زیادہ مؤثر ہوتی ہے اور اسکی بھڑک کو مٹا دیتی ہے بہ نسبت یکبارگی پینے کے بلکہ اکثر یکبارگی پینے سے فضول کا انجماد ہوتا ہے اور انجماد کے بعد سخونت پیدا ہو کر پھر دو چند سہ چند پیاس کو بڑھاتی ہے اور اگر پیاس کو ٹالتے رہین اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور جسطرح ابتدا مین پیاس ٹلنے سے نفع ہوتا تھا اب نہین ہوتا جسکو پیاس مری کی جفاف اور خشکی سے لاحق ہوئی ہو اور تھوڑی بھی ہو یعنے وہ خشکی مری کی خواہ وہ پیاس زیادہ ہو اور ضعیف ہو تو ایسے شخص کو نوم بسبب پیدا کرنے ترطیب اندرونی اعضا کے مفید ہوتی ہے اور آرام اور ترک کلام بھی مفید ہونا اسکی نشانی ہے اور اگر حرارت مری سے پیاس پیدا ہوئی ہو بیداری سے نفع پانا اسکی علامت سے ہے جو پیاس مشارکت سے جگر کی ہو شناخت احوال جگر کی حرارت جگر خواہ یبوست مزاج جگر سے ہو خواہ اسکے ورم گرم اور غیر حار ورم سے بخوبی شناخت کیجاتی ہے علاج ہر ایک قسم اسباب عطش کا اپنی ضد سے علاج پذیر ہوتا ہے۔ ریہ کی پیاس یعنے ریہ کی شرکت سے جو پیاس ہو ہوائے سرد سے اسکا علاج کرنا چاہیے اور اکثر سکون اس پیاس مین فقط زبان پر سرد پانی چھوڑنا نطول خواہ مضمضہ کے طور سے مفید ہوتا ہے جس شخص کو ایام روزہ داری خواہ فاقہ کرنے کی اوقات مین خوف تشنگی کا ہو پانی باقلا اور چنے کا ترک کر کے سرکہ ہمراہ زیت کے تناول کرے اور باقلا اور نخود کو قطعاً ترک کر دے کہ یہ دونون پیاس مین زیادتی پیدا کرتے ہین جس شخص کو پیاس بسبب کثرت استفراغ عارض ہوا اسکو اسقدر صبر کرنا لازم ہے کہ اسکا ہضم قوی ہو جاے۔ پیاسے کو لازم ہے کہ شراب کثیر دفعتہ نہ پیا کرے اور نہ زیادہ سرد پانی کا استعمال کرے ورنہ وہ حرارت ضعیفہ جس مین اسی پیاس کی وجہ سے ضعف آگیا ہے بالکل فنا ہو جاے گی۔ رطوبات کا قذف یعنے نکل جانا اس سے بھی کبھی پیاس مین شدت ہوتی ہے اور شراب تفاح ہمراہ گلاب کے اسمین سکون پیدا کرتی ہے۔ معدہ حار یابس کی پیاس آب سرد کے پینے سے زیادہ بھڑکتی ہے اور اسیطرح جس معدہ مین خلط تلخ اور شور بھرا ہو پس ان دونون کی پیاس کو آب گرم سے مٹانا چاہیے۔ اگر پیاس مین شدت زائد ہو اور تپ نہو لازم ہے کہ تھوڑا سا پانی جلاب مین ملاکر استعمال کرین تاکہ رطوبت اور سیلان پانی کا اقاصی بدن تک یعنے اطراف اور کنارون تک پہونچ جاے اور کوئی عضو اعضاے بدنی سے متقاضی باقی نرہے **ضربہ اور سقطہ اور صدمہ معدہ کو** یہ ضماد نافع ہے ایسے وقت تفاح شامی کو کسی جوشاندہ خوشبو مین اچھی طرح پختہ کرین کہ مہرا ہو جاے یعنے پکتے پکتے گل جاے بعد ازان نرم نرم کوٹ کر پچاس درہم اسمین سے لیکر دس درہم لاذن اور آٹھ درہم ورد اور چھ درہم صبر اضافہ کر کے عصارہ بادرنگ اور برگ سرو مین ملاکر اور روغن سوسن بڑھا کر نیم گرم شکم پر باستواری چند روز متواتر لگا رہنے دین

دوسرا مقالہ ہضم کا بیان

اور جو امور متصل یعنے قریب ہضم کے پیدا ہوتے ہین انکا بیان

فصل آفات ہضم کے

(۱) ہضم کی آفت تابع آفت سفل اجزاے معدہ کے ہوتی ہے (۲) یا غذا مین کوئی سبب آفت پہونچانے والا ہضم کا ہوتا ہے (۳) یا کوئی سلب حرکت اور سکون نالملائم بدن کا آفت ہضم پیدا کرتا ہے جو قسم آفت ہضم کی بسبب کسی امر متعلق بہ قعر معدہ کے ہوتی ہے وہ تو زیادتی سوء مزاج معدہ کی ہے اور سبب

زیادہ قوی تر سوء مزاج بارد ہی اور سب سے زیادہ ضعیف سوء مزاج حار ہو اسلیے کہ بارد زیادہ مضر ہی واسطے ہضم کے بہ نسبت حار کے سوء مزاج یابس اور رطب اکثر اوقات اسدرجہ اضرار کو نہین پہونچتے کہ تنہا انھین سے ہضم کو ضرر پہونچے اور حرارت اور برودت معدہ کے معتدل ہون اگر سوء مزاج یابس اسقدر بڑھ جاے کہ ذبول کی حد تک پہونچے اور سوء مزاج رطب اتنا زیادہ ہو جاے کہ منجر باستسقا ہو اسوقت بیشک ہضم مین آفت انھین دونون سے پیدا ہوگی۔ اب حال اس آفت ہضم کا جو بسبب تاثیر سکون اور نوم اور حرکت اور بیداری کے ہوتا ہی یون سمجھنا چاہیے اور جو کچھ کہ ان حالات کے تابع احکام غذاے متعلق بہ ہضم کے ہی اسکو یون خیال کرنا چاہیے کہ غذا مقتضی سکون اور نوم کی اسوقت تک ہی کہ ہضم جید پیدا ہو جاے اب اگر اسوقت یعنے قبل جودت ہضم کے بدلے سکون اور نوم کی حرکت اور بیداری رہے گی ہضم غذا تمام نہوگا۔ غذاے ثقیل سلم معدہ مین دیر تک رہتی ہی پھر جا کر ہضم ہوتی ہی خواہ غیر منہضم باقی رہتی ہی یا قلیل الانہضام ہوتی ہی اور سبک غذا وہ اگر ہضم بھی نہو تب بھی دیر تک معدہ مین سلم باقی نہ رہے گی بلکہ اگر معدہ مین کوئی ایسی قوت نہو جو اسکو ہضم کرادے جلد ہی فاسد ہو جاتی ہی۔ غذا عموماً دو حال سے خالی نہین (۱) یا تو اسکا استحالہ واجب اور مناسب بذریعہ ہضم تام کے ہو جاے یا استحالہ واجب تو ہو جاے مگر ہضم پورا نہو بلکہ ہضم غیر تام ہو ایسے وقت جسقدر غذا آدمی کھا سکتا ہی اور اسکی برداشت معدہ کو ہی اتنی مقدار چونکہ پوری ہضم نہین ہوتی لہذا بدن جسقدر محتاج غذا کا ہی وہ مقدار اسکو اپنے اعضا کے تغذیہ کے واسطے نہین ملتی ضرور ہی کہ ہزال اور لاغری بدن پیدا ہوگی (۲) دوسرا حال غذا کا یہ ہی کہ بالکل ہضم نہو اور اسکی بھی دو صورتین ہین پہلے تو یہ کہ ساری غذا سلم باقی رہے (اور سدہ اسی سے پیدا ہوتا ہی) دوسری صورت یہ ہی کہ غذاے غیر منہضم کا استحالہ کسی جوہر غریب اور منافی غذاے مطلوب بدن کی ہو جو فاسد ہو (اور اسوقت تخمہ پیدا ہوگا) اور یہ فساد ہضم کبھی تینون ہضم مین پیدا ہوتا ہی بلکہ ہضم چہارم مین بھی ہوتا ہی اور اسی سبب سے استسقا اور سرطان اور نملہ خبیثہ اور حمرہ اور بہق اور برص اور جرب وغیرہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ خون بوجہ خرابی ہضم چہارم کے فاسد پیدا ہوگا اور جو نضج اور پختگی مناسب طبیعت ہی اسمین نہوگی پس اعضاے بدنی اسے جذب نہ کرینگے اور اپنی غذا اسے نہ بنائینگے کیونکہ متعفن اور بدبو ہوگا اور اگر جذب بھی کرینگے تو اس سے وہ جزو مشابہ اعضا کے بحسن و خوبی پیدا نہوگا۔ پھر اگر غذاے غیر منہضم ثقیل ہو اور اسمین حرارت ہو سیاہ ہو جاے گی اور بہ تشبیہ اسکی سیاہی مثل قیر یعنے رال سیاہ کے ہو جاتی ہی۔ خود معدہ اپنی آفت سے اگر اچھی طرح غذا کو ہضم نہ کرے اسکا مآل زلق امعا یا استسقاء طبلی کی طرف ہوتا ہی مگر استسقاء طبلی اسیوقت ہوگا جب معدہ کو استمراء طعام مین تاثیر ہو اسقدر کہ طبخ غذا مین پیدا ہو اور اسکے بخارات اٹھین مگر ہضم نہونے پاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فساد ہضم اور ضعف ہضم اور خلاصہ یہ ہی کہ جملہ آفات ہضم مین اگر مادہ کی وجہ سے پیدا ہون علاج پذیر زیادہ ہین نسبت اسکے کہ بسبب ضعف قوت معدہ اور سوء مزاج ساذج اور تحکم سے پیدا ہون **فساد ہضم کا بیان** طعام جو معدہ مین فاسد ہوتا ہی اسکے اسباب وہی امور ہین جو ضد مخالف اصلاح طعام کے ہین معدہ مین (یعنے جن اسباب سے غذا معدہ مین اصلاح پذیر ہوتی ہی انکی ضد سے بگڑ جاتی ہی اور فاسد ہوتی ہی) خلاصہ یہ ہی کہ سبب فساد طعام کا یا خود طعام مین بذاتہ موجود ہوتا ہی یا قابل طعام یعنے معدہ وغیرہ مین یا وہ سبب ان امور مین ہوتا ہی جو طعام اور قابل طعام کو عارض ہوتے ہین۔ طعام بذاتہ یا بسبب اپنی مقدار کے معدہ مین فاسد ہوتا ہی مثلاً اگر زیادہ مقدار مناسب سے ہوگا مقدار مناسب سے کمتر ہضم پذیر ہوگا اور اگر مقدار واجب سے کمتر ہوگا ہضم سے زیادہ اثر پاے گا یہانتک کہ سوختہ ہو جاے گا اور جلکر خاکستر ہوگا۔ اور قریب اسی کے یعنے زیادتی اثر ہضم کی یہ بھی ہی کہ غذاے لطیف معدہ گرم جسمین ناریت ہو فاسد ہو جاتی ہے یا اینکہ فساد ہضم بسبب کیفیت غذا کے پیدا ہوتا ہی مثلاً فی نفسہ غذا البرعت قابل فساد کے ہو جیسے دودھ دوہا ہوا اور تربوز اور آڑو یا وہ غذا جو بدیر صلاح پذیر ہو جیسے کماۃ یعنے کھیونی اور بھینس کا گوشت یا اسکی کیفیت مین افراط ہو حرارت کا! افراط جیسے شہد مین خواہ برودت مین جیسے کدو یا اینکہ وہ غذا منافی اشتہاے طعام کے کسی خاصیت ذاتی سے ہو یا وہ خاصیت کھانے والے مین ہو جیسے کسی شخص کی طبیعت کسی خاص غذا سے متنفر ہوتی ہی اگرچہ وہ غذا اچھی اور پسندیدہ ہی اور دیگر اشخاص کو اسکی خواہش صحیح ہوتی ہی پس شخص جو متنفر ہی جب اس غذا کو کھائیگا ضرور فاسد

ہوجائے گی یا فساد غذا مین بسبب وقت اور زمانہ تناول کرنے کے پیدا ہو اور یہ اس طرح پر ہوگا کہ غذا کو ایسے وقت تناول کرے کہ ابھی معدہ مین امتلا باقی ہو اور کسیقدر بقیہ غذا کا ابھی موجود ہو یا اینکہ قبل اس ریاضت کے تناول کرے جسکا خوگر ہو رہا ہو اور بعد نقض اور اخراج طعام اول کے کیا کرتا ہو یا فساد ہضم بسبب خطائے ترتیب تناول کے پیدا ہوتا ہو یعنے غذاؤن کو کمیا کھانے مین ترتیب بری اختیار کرے مثلاً جو غذا بسرعت ہضم ہوتی ہو اسکو اوپر غذائے بطی الہضم کے کھائے پس سریع الانہضام پہلے ہضم ہو کر سطح بالائے معدہ پر طافی رہے گی اور فاسد ہوجائے گی اور اپنے ہمراہ نیچے والی غذا بطی الہضم کو خراب اور فاسد کردیگی. واجب العمل قاعدہ ترتیب غذا مین یہی ہو کہ غذائے سبک کو پہلے تناول کرے اور ثقیل غذا کو بعد اسکے یا نرم غذا پہلے اور قابض یعنے سخت کو پیچھے ہان اگر کوئی داعی پسندیدہ اور سبب ضروری اسوقت ایسا موجود ہو جو قابض کو مقدم کرنے پر مستوجب ہو تا کہ طبیعت مین حبس پیدا ہو اسوقت عکس اس ترتیب خاص کا بھی ہو سکتا ہو. یا فساد ہضم بسبب اختلاف اصناف اور طرح طرح کی غذا کھانے سے ہوتا ہو جب باہم ملا کر سب طرح کی غذا کھائی جائے اور سریع الہضم اور بطی الہضم ایک دوسرے سے ملجائے قابل غذا کی وجہ سے جو فساد ہضم پیدا ہوتا ہو یا تو وہ سبب خاص جوہر ذات مین اسکے یعنے معدہ کے ہوتا ہو یا بسبب غیر کے یہ بات آمین پیدا ہوتی ہو جو اسکے گرد مین ہو خواہ اہی مین وہ سبب پیدا ہو. جو فساد کا سبب جوہر معدہ مین ہوتا ہو مثلاً کوئی سوء مزاج مادی یا غیر مادی عارض ہو کہ اسکی جہت سے ہضم غذا کا ضعیف ہوجائے خواہ ہضم مناسب سے تجاوز کرکے زیادہ ہضم کرے اور سوختگی غذا مین پیدا کرے جس طرح مزاج حار اور بارد کی کیفیت ابھی بیان ہوچکی ہو یا جوہر معدہ کا تنگ اور پتلا ہو اور بعجب خواہ جرم معدہ رقیق ہو یا شمول اس معدہ کا غذا پر مشابہ اور جید نہو یا اینکہ اگرچہ شمول جید بھی ہو مگر بوجہ غذا کا بھاری ہو جو ایذا دیتا ہو اسی ایذا کی وجہ سے معدہ اسکی گرانی اور نیچے اتارنے کا قبل از وقت مشتاق ہوتا ہو اگرچہ قراقر اور نفخ پیدا نہین ہوتا اور اسوجہ سے ضعف ہضم اور بطلان ہضم بھی عارض ہوتا ہو بسبب غیر معدہ کے جو فساد ہضم پیدا ہوتا ہو وہ یہ ہو کہ مثلاً ریاح معدہ مین بھرے ہون اور پورے پورے شمول معدہ کو غذا سے روکین اور منع کرین جب یہ بات کوئی کہے کہ منجملہ اسباب فساد ہضم کے بکثرت ڈکار آنی بھی ہو تو اسکے یہ معنی نہین کہ ڈکار بنظر ذات خود موجب فساد ہضم کی ہو بلکہ اسیوجہ سے کہ ریح کی کثرت مین زیادہ ڈکارین بھی آتی ہین اور وہی ریح پیدا ہو کر معدہ مین تمدد پیدا کرتی ہو اور طعام اوپر چڑھا رہتا ہو اسیوجہ سے قعر معدہ اس غذا پر بخوبی مشتمل نہین ہوتا ہو اور جو شے غذا کو طافی کرتی ہو وہ مانع ہضم کی بھی ہوتی ہو (پس شکل اول کی ضرب اول سے نتیجہ برآمد ہوا کہ ریح کی کثرت مورث فساد ہضم ہوتی ہو) دوسری مثال اس امر کی کہ غیر معدہ کی وجہ سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہو مثلاً معدہ کیطرف سے خواہ جگر اور طحال سے یا جملہ اعضائے ایسی چیز بہ کر آتی ہو جو طعام مین آمیختہ ہو کر اسکو فاسد کردے اور معدہ قادر اسکی تدبیر اور اصلاح پر نہو اگرچہ فقط خالص اور غیر آمیختہ غذا کے ہضم پر قادر ہو. اور یہ انصباب اعضائے مذکورہ سے بطرف معدہ کے اکثر بعد ہضم کے ہوتا ہو اور اکثر قبل ہضم کے بھی ہوتا ہو. تیسری مثال جو گرد پیش معدہ کے سبب سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہو وہ یہ ہو کہ مثلاً معدہ سے اتصال جگر اور طحال بارد کا ہو خواہ اور کسیطرح کی خرابی طحال اور جگر مین ہو اور معدہ سے متصل ہونے کی وجہ سے اثر اسکا معدہ مین بھی پہونچتا ہو. اب رہی یہ بات کہ غذا پر بعض امور طاری ہونے سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہو خواہ طعام مین قابلیت چند ایسے امور کی ہوتی ہو جن سے وہ فساد ہضم سے متصف ہوتا ہو مثلاً جسقدر نوم کہ ہاضم ہوتی ہو. طعام کو موجودگی معدہ مین نہ ملی خواہ حرکت غیر محتاج الیہ بعد تناول طعام کے واقع ہو جو غذا کو ہلا کے فاسد کردے خواہ مشروبات کا استعمال مقدار مناسب سے زیادہ بعد غذا کے کیا جائے یا کمتر مقدار مناسب سے مشروبات کا استعمال ہو یا جماع بعد طعام کے کیا جائے یا تکثیر الوان اور اقسام غذا کی وجہ سے تحیر طبیعت ہاضمہ مین پیدا کیا جائے یا بعد غذا کے حمام خواہ اور کسی طرح سے نہایا جائے یا ہوائے بارد بشدت خواہ ہوائے شدید الحرارت مین بعد تناول غذا کے انسان پہونچے اور باوجود شدت برد اور حرارت کے وہ ہوا ردی الجوہر یعنے خراب بھی ہو. ریاح محتبسہ سے ہضم مین خرابی کی یہ وجہ ہو کہ غذا کو نامناسب طور پر ہلاتی ہین اور جنبش دیتی ہین فساد طعام کا معدہ مین باین صورت ہوتا ہو کہ یا تو وہ طعام متعفن ہو

بدبو ہو جاتا ہے یا جلکر سوختہ ہو جاتا ہے یا ترش ہو جاتا ہے یا اسمین ایسی کیفیت حاصل ہوتی ہے جو کسی کیفیت معتاد اور خوگر معدہ سے مشابہ نہین ہوتی اور یہ اسطرح کے فسادات یا تو بسبب اسکے ہوتے ہین کہ طعام خود انکی طرف مستحیل ہو جاتا ہے اور یا کوئی خلط متعفن بہین فسادات طعام سے ملکر اسکو اسی خرابی سے متعفن کرتی ہے جو اس سے زین ہوتی ہے۔ اور بیشتر یہ خلط فاسد طافی اور چڑھی ہوئی معدہ کے اوپر کیطرف ہوتی ہے اور تہ نشین قعر معدہ مین نہین ہوتی اور کبھی تھوڑی ہوتی ہے مگر تہ نشین اور اسفل معدہ تک میٹھی ہوتی ہے پھیلتی ہے اور معدہ تک پہونچتی ہے اور ادھر طعام کی مقدار معدہ مین اس خلط پر بڑھی یعنے ادھر غذا کھائی اور فوراً وہ خلط غذا سے ملکر پھیلی اور فم معدہ تک پہونچی اور ساری غذا سے متعفن ہوگئی کبھی ایسی ہی خلط رگون مین سمائی ہوئی ہوتی ہے اور پھر معدہ کی طرف رجوع کرتی ہے جسوقت کہ سامنے اسکے خروج بطرف اسفل کے سدے پڑ گئے ہون کہ انکی وجہ سے نفاذ اور پہونچنا اس خلط کا جائے خروج پر نہونے پائے۔ اور اگر معدہ کا مزاج حار بلا مادہ ہو خواہ ایسے مادہ صفراوی سے اسمین حرارت آگئی ہو جسکا انصباب جگر سے معدہ پر ہوتا ہے بسبب زیادہ پیدا ہونے اس خلط کے جگر مین یا طریق مرارہ سے جسکا ذکر اوپر ہو چکا یہ خلط معدہ مین گرتی ہے اور اسوقت معدہ مین غذائے سبک تو فاسد ہو جاتی ہین اور غلیظ ہضم جیسے گوشت گاؤ اچھی طرح ہضم ہوتے ہین۔ طحال کا مرض بھی فساد طعام کا سبب ہوتا ہے **یہ بھی معلوم رہے** کہ فساد ہضم اکثر امراض کثیرہ خبیثہ تک پہونچاتا ہے جیسے صرع اور مالیخولیائے مراقی وغیرہ بلکہ یہ فساد ہضم ام الامراض اور منبع اسقام بدنی کا ہے جب ناقہین امراض کا ہضم فاسد ہو جائے اگرچہ اسیقدر کہ غذا ترش ہونے لگے نکس مرض کا خوف ہوگا اسلیے کہ عفونت آجانے کا بقیہ اخلاط موجودہ مین خوف ہوتا ہے اور اکثر فساد ہضم سے خشک خارش پیدا ہوتی ہے

ضعف ہضم کے اسباب کا بیان

ضعف ہضم کے اسباب بالکل وہی ہین جو فساد ہضم کے باب مین شمار کیے گئے اور علامات بھی دونون کے بعینہ متحد ہین لیکن ان اسباب مین سے انصباب صفرا البتہ ضعف ہضم نہین پیدا کرتا ہے بلکہ کبھی فساد ہضم اس سے بموجب بیان بالا حادث ہوتا ہے انصباب سودا کا دونون مرض کو یعنے فساد ہضم اور بطلان ہضم کو جامع ہے اسیطرح سوء مزاج یابس اور سوء مزاج رطب معدہ کا جملہ اسباب مذکورہ بالا مین سے کہ یہ دونون سوء مزاج ایسے نہین کہ فقط فساد ہضم سے بطلان ہضم تک ہی انکی نوبت پہونچکر آگے زیادہ نہ بڑھین بلکہ یہ دونون سوء مزاج کبھی ضعف ہضم بھی پیدا کرتے ہین۔ اور قبل ازانکہ یہ دونون سوء مزاج بطلان ہضم پیدا کرین انمین سے سوء مزاج رطب منجر باستسقا ہوتا ہے اور سوء مزاج یابس سے ذبول پیدا ہوتا ہے منجملہ اسباب فساد ہضم کے مراق کا سخیف اور بودا ہونا اور اسکے گوشت کی کمی بھی ہے اور اکثر سبب ضعف کا بسرعت اوتر جانا طعام کا ہوتا ہے یا بسبب زلق معدہ کے جلد اُتر جائے چنانچہ باب زلق المعدہ مین اسکی شناخت بیان ہوگی ۔ یہ جلد ہی اتر جانا غذا کا اسباب فساد ہضم مین نہین ہے اور نہ کسی سبب مین اسباب فساد ہضم کے داخل ہے بلکہ اسباب ضعف ہضم مین البتہ داخل ہے اور یہ نزول غذا قبل ازوقت کبھی باوجودیکہ معدہ کا احتوا اور شمول غذا پر عمدہ طور سے ہو بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اسوقت ہوتی ہے کہ دافعہ بسرعت اسے حرکت دیتا ہے اور خود دافعہ مین قوت ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ سرعت نزول اس سبب سے نہین ہوتا ہے بلکہ بسبب ضعف ماسکہ کے جلد غذا اوتر جاتی ہے کہ معدہ اسے نہ ٹھہرا سکتا ہے اور نہ اچھی طرح اسپر حاوی کما ینبغی ہوتا ہے تاکہ ہضم تمام ہو جائے۔ کبھی یہ ہضم بسبب ورام حارہ بلغمیہ یا سوداویہ یا قروح اور بثور وغیرہ کے ہوتا ہے کہ اس وجہ سے شمول معدہ کا غذا پر اچھی طرح نہین ہوتا کبھی اچھی طرح شمول معدہ کا غذا پر بسبب غذا کے نہین ہوتا جسوقت کہ غذا ثقیل ہو یا لذاع مراری ہو یا حار ہو اور معدہ کا بھی مزاج گرم ہو یا اینکہ ایسا شخص کہ جسکے معدہ کا مزاج گرم ہو ایسا کہ مانع جودت ہضم کا ہے کوئی ایسی چیز تناول کرے جو گرم ہو اور مانع ہضم ہو اور یہ شے ایسے وقت اکثر تو فساد ہضم پیدا کرتی ہے یہ نہین کہ فقط منع ہضم کرکے زیادہ خرابی پیدا نہ کرے اور ایسا ہی آدمی (چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہے) بیشتر اسکے شفا اور اعتدال ہضم فقط آب سرد کے پینے سے ہوتا ہے اور اسیطرح اگر معدہ مین اخلاط خراب ہون خصوصاً لذاع کہ جو معدہ اور غذا کے درمیان جودت ہضم اور امساک کے مانع ہون اور شوق طبعی بطرف دفع کے شدید تر ہو۔ جو سرعت نزول غذا کا بسبب جودت ہضم کے ہوتا ہے

اس لیے کہ احتوا اور شمول معدہ کا طعام پر جب پورا ہوا اور اتنا موذی معدہ نہو کہ ہضم اپنے پورے درجہ کو پہونچ جاے اور جو حق اسکا ہی وہ ادا ہو جاے لیکن چونکہ وہ طعام گرانبار ہی لہذا بعد ہضم کے بھی زیادہ نہین ٹھہر سکتا اور ابتداے ورود سے تا اینکہ ہضم ہو کر جدا ہو جاے معدہ کی یہ کیفیت ہوتی ہی کہ طعام کو اسطرح ٹھہراتا ہی جیسے کسی شخص کے بعض افعال مین رعشہ ہو لہذا معدہ کی یہ خواہش ہوتی ہی کہ اس غذا کو چھوڑ دے اور اسکے روکنے سے باز رہے ایسے وقت مین ہضم کمتر زمانہ جدا ہونے غذا سے ہو جاتا ہی اور ڈکار اور قراقر نہین ہوتا اور اگر احتواے جید نہوگا تو ہضم اور ڈکار اور قراقر پیدا ہوگا کبھی ضعف ہضم اور غذا کا بلغم کیطرف مستحیل ہونا پھر ہری اور برد اطراف پیدا کرتا ہی اور ایسا توہم ہوتا ہی جیسے تپ چڑھ گئی ہی مگر نبض ایسی نہین ہوتی جیسے ابتداے حمیات مین ہوتی ہی کبھی ضعف ہضم بسبب تخمہ اور امتلاے دیرینہ کے ہوتا ہی یعنی کبھی قوت ہاضمہ کا ضعیف ہو جانا بسبب تخمہ اور امتلاے دیرینہ کے ہوتا ہی کتاب موت سریع مین لکھا ہی کہ جس شخص کو تخمہ اور بطوء ہضم کا مرض ہو اور اسکی دونون آنکھون پر سیاہ پھنسیان برابر دانہ نخود کے برآمد ہون یا بعض پھنسی کی رنگت مین سُرخی یا سبزی ہو اس شخص کو ایسے وقت برآمد ہونے بثور کے اختلاط عقل شروع ہوتا ہی اور پھر بعد اسکے سترہوین روز مرجاتا ہی منجملہ اسباب ضعف ہضم خواہ بطلان ہضم کے غم بھی ہے جیسے کہ اسباب جودت ہضم سے خوشی وغیرہ ہی **دلائل ضعف ہضم کا بیان** جو ضعف ہضم خفیف ہو اسپر دلیل ثقل اور تمدد قلیل اور طعام کا معدہ مین زمانہ معتاد سے زیادہ دیر تک ٹھہرنا اور باقی رہنا ہی اور جو ضعف ہضم قوی ہو اُسپر دلیل ایسی ڈکار جسکے آنے سے تھوڑی دیر پیچھے اس غذا کی بو معلوم ہو جو کھائی ہی اور قراقر اور متلی کا ہونا اور جی کا اُلٹا پلٹا جاتا ہو اور جو ضعف ہضم کہ درجۂ انتہا پر پہونچ جاے اسکی شناخت یہ ہی کہ طعام مین کسیطرح کا تغیر ہرگز پیدا نہو مثلاً جسوقت کہ افراط برودت سے مرض ضعف ہضم کا پیدا ہوا ہو جو غذا دیر مین ہضم ہوتی ہی وہ دیر مین معدہ سے اترتی بھی ہی مگر اینکہ کوئی سبب محرک قوت دافعہ کا ایسا پیدا ہو جیسے لذع اور ثقل یا کوئی اور کیفیت جو مخالف اور ضد پر اسکے ہو جو ضعف ہضم بسبب کسی سوء مزاج معدہ کے ہو اسکی علامت اوپر کے ابواب مین معلوم ہو چکی اور یہ بھی ہی کہ شمول معدہ کا غذا پر رعشہ کے طور پر ہوگا اور قوی نہوگا اور نزول طعام کا شوق اور ڈکار کا شوق بدون حدوث قراقر اور بہیم ڈکار آنے کے اور بدون ہچکی اور نفخہ کے جو مستدعی نزول طعام کا ہو یا شوق نزول قبل پیدا ہونے ان امور کے از قسم ڈکار اور قراقر وغیرہ کے یعنے ابھی یہ امور پیدا نہین ہونے پاتے کہ شوق نزول شروع ہو جاتا ہی علامت اس ضعف ہضم کی جسکا سبب اترنا غذا کا قبل وقت مناسب کے ہو نرمی براز کی اور بدبو ہونا اور جگر اور بدن کا اس غذا سے کمتر حصہ لینا اور کبھی اسکے ہمراہ لذع اور نفخ بھی ہوتا ہی جو ضعف ہضم بسبب اخلاط حارہ کے ہوتا ہی اسکے دلائل مین سے پیاس اور کمی اشتہا ہی اور جو ضعف ہضم اخلاط باردہ کے سبب سے ہوتا ہی اسکے دلائل وہ اشیا ہین جو نیچے کیطرف سے برآمد ہوتی ہین اور ترشی اور سقوط اشتہا مع دیگر دلائل برودت مادہ کے جو مقالہ اولی مین مذکور ہو چکے اور جو ضعف ہضم بسبب اورام کے ہوتا ہی اسکے علامات وہی اورام کی علامتین ہین **علاج** اگر ضعف ہضم کسی سبب خفیف سے عارض ہو خواہ امتلاے کہنہ کی وجہ سے ہو جو زیادہ نہوا ایسے ضعف ہضم کے علاج مین فقط دیر تک سوتے رہنا اور ریاضت کا ترک کرنا اور جانے کا ترک اور حمام کا اور قے کا استعمال آب نیمگرم پی کر اور لطیف تدبیر یعنے غذا کم کرنی کافی ہی پھر اگر وہ سبب ضعف ہضم اس سے زیادہ ظاہر اور اعظم ہو اور بعد تناول غذا کے لذع اور متلی اور ایسی ڈکار جسمین غذا کی بو بھی آتی ہو ایسے ضعف ہضم مین قے کرنی آب نیمگرم پلا کر کئی دسے کر دواجب ہی اور ہمیشہ تکرار قے کرتا رہے تا اینکہ تمام اشیاء فاسد معدہ وغیرہ سے نکلجائین بعد ازان اسکے سرپر روغن گرایا جاے تاکہ نیند آنے مین مدد پہونچے اور شکم کی تکمید اوسیطرح دونون پہلوؤن کی تکمید کیجاے اور ان کو گرم کرکے اور اطراف کی مالش زیت اور روغن گل سے کرین اور انھین اطراف پر آب نیمگرم کو گرائین اور نوم کثیر طولانی کا اسے حکم دیا جاے اور اسی دن یعنے جسدن یہ تدبیرین عمل مین لائین فاقہ کرانا چاہیے جب دوسرے دن کی صبح ہو اور یہ شخص خوش اور قوی ہو حمام مین اسے داخل کرین اور اگر خوشحالی اور قوت نہو پھر اسے سوتے رہنے کا حکم دین اور تدبیر لطیف اور قلیل اور خفیف سے اور تنویم سے تین روز برابر آرام دین

تا اینکہ حال اسکا اپنی صحت پر عود کرے۔ بیشتر فقط اسہال پر اکتفا کیا جاتا ہے فلفل سیاہ نہایت درجہ قوی دوا ہے ہضم پر اور نیند کی سب قسمین ہضم پر معین ہین مگر بائین کروٹ سے سونا ہضم پر زیادہ اعانت کرتا ہے اسلیے کہ اس کروٹ کے سوتے وقت جگر معدہ پر شامل ہو جاتا ہے اور داہنی کروٹ لیٹنا انحدار غذا کا سبب ہے اسلیے کہ معدہ کا اونچی ہیئت پر ہونا جو اسوقت ہوتا ہے مقتضی اسکا ہوتا ہے **یہی جاننا ضرور** ہے کہ سینہ سے چمٹنا ایسے لڑکے کا جو قریب بلوغ کے ہو رات بھر بڑا معین ہضم غذا پر ہوتا ہے مگر واجب ہے کہ اس طفل کے یا مریض کے پسینہ نہ برآمد ہو اسلیے کہ پسینہ نکلنے سے گرمی اسکے بدن کی جاتی رہے گی اور سردی بدن مین آجائے گی اور یہ سردی مانع اسکی حرارت غریزی کے اثر پہونچنے کی ہے جس لیے اسے گود مین لیا ہے خواہ سینہ سے چمٹایا ہے **ایضًا** واجب ہے کہ مریض کو جب تک وہ لڑکا چمٹا رہے خواہش نفسانی اور شہوت غالب نہو اس لیے کہ شہوت جماع کی اور حرکت شہوت نفسانی کی حرکات قوائے غاذیہ مین تشویش پیدا کرتی ہے بعض آدمی (شاید اسی احتیاط سے کہ شہوت کا غلبہ نہو) بجائے لڑکے کے کتے کا بچہ اور گربہ نر کو سینہ سے چمٹا لیتے ہین جو ضعف ہضم حرارت مادہ سے پیدا ہوا سکو سکنجبین سفرجلی اور غذا ہائے ترش اور تابض بطور ہلام کے ہون یا بطور قریض کے خواہ اور بارد اشیاء مفید ہوتی ہین ایسے شخص کو یہ سفوف بھی نافع ہوتا ہے اگر دو درہم استعمال کرے نسخہ سفوف کا یہ ہے گل سرخ دس درہم طباشیر تین درہم کشنیز خشک پانچ درہم آب انار خواہ سکنجبین سفرجلی کے ہمراہ تناول کرین **دلائل فساد ہضم کے** جو علامت کہ اس سے کسی قسم کا فساد ہضم خالی نہین ہوتا وہ براز کی بدبو ہے اور جو دلائل ایسے ہین کہ کبھی ہوتے ہین اور کبھی نہین ہوتے وہ قراقر اور ڈکار اور لذع ہے جو دلائل ہر وقت سبب ہونے احوال اغذیہ کے فساد ہضم پر پیدا ہوتے ہین وہی ہین جنکا بیان ہو چکا کہ آیا وہ غذا مقدار مین زیادہ بھی یا قابل تعفن کے بھی یا اُنکی ترتیب مین خواہ اسکے وقت تناول مین خطا ہوئی یا حرکت نا ملائم بعد اسکے تناول کے واقع ہوئی کسی قسم کی خطا منجملہ خطا ہائے مذکورہ بالا کے کیون نہو اور یہ بھی دلیل متعلق احوال غذا سے ہے کہ جسوقت مریض ایسی بے احتیاطی غذا مین کرتا ہے فساد ہضم عارض ہوتا ہے اور جب اس سے اجتناب کرتا ہے اور بچتا ہے اسیوقت ہضم درست ہوتا ہے۔ علامت اس فساد ہضم کی جو بسبب سوء مزاج معدہ اور امراض معدہ کے پیدا ہو وہی امور ہین جو باب جامع یعنے قواعد عام مین درج ہو چکے ہین جسوقت مادہ فاسد خاص معدہ مین ہو اُسوقت متلی اور وہ اعراض جو ہمراہ فساد ہضم کے ہوتے ہین متواتر ہون گے کہ انہین زمانہ سکون کا نہوگا اور اگر یہ اعراض ٹھہر ٹھہر کے ہون مواد کی موجودگی خود معدہ مین نہوگی بلکہ اور کسی عضو سے ریزش مواد کی جسوقت ہوتی ہے اسیوقت یہ اعراض بھی پیدا ہونگے جو فساد ہضم بسبب سخافت اور بودا ہونے معدہ کے ہوتا ہے اور بسبب ڈھیلا ہونے نسیج لیف معدہ کے اسپر ایسی حالت طاری ہوتی ہے جیسے کسی پرانی چیز مین بوداپن بوجہ کہنگی کے عارض ہوتا ہے۔ الغرض ایسے فساد ہضم کی علامت یہ ہے کہ زمانہ دراز سے درد اور امراض اور ضعف ہضم اور ضعف اشتہا معدہ مین موجود ہون اور بدن نحیف اور لاغر ہو گیا ہو اور ایسے اسباب سے کبھی ضعف ہضم اور بطلان ہضم پیدا ہوتا ہے فساد ہضم نہین پیدا ہوتا ہے۔ علامت وقوع ایسے فساد ہضم کی جو بسبب ریاح کے ہو اسپر خود ریاح مذکورہ دلیل ہوتے ہین۔ اور دلائل انصباب مواد کے اعضائے مشارکہ سے وہی ہین جنکو ہمنے مواضع مناسب پر لکھدیا اور یہ بھی لازم ہے کہ حال عضو مشارک کا فی نفسہ دیکھا جائے اور پہچانا جائے کہ اس عضو سے انصباب اور اعضا پر بھی ہوتا ہے دوسری راہون سے مثلاً جس شخص کی نسبت اسکا گمان ہو کہ فساد ہضم اسکو بسبب انصباب نزلہ کے طرف معدہ کے اور ایذا پانے معدہ کے نزلہ سے ہوتا ہے تو ایسے مریض کی یہ کیفیت بھی دیکھنی چاہیے کہ اسکے حلق اور ریہ وغیرہ پر نزلہ گرتا ہے یا نہین۔ علامت وقوع فساد ہضم کی بسبب مجری انصباب مادہ صفراوی کے یہ ہے کہ دراصل مزاج معدہ کا صفراوی نہو اور پھر اسمین لذع پائی جائے اور غذا طافی ہوا کرے **علاج فساد ہضم کا** پہلے سب سے یہ ہے کہ جسقدر غذا فاسد ہو گئی ہے بالکل اسکو نکالڈالین قے کرا کے خواہ مسہل پلا کر اور کھانے پینے کی اشیاء کی اصلاح کرین پس جمیع احوال مین ماکولات اور مشروبات کو مقدار اور ترتیب کی خرابی

کیفیت سے کیفیت واجب اور مناسب کیطرف لائین اور جب تک گرسنگی صادق نہو غذا دہی کو ٹالتے رہین اور غذا دینے سے پہلے تقویت یا تنقیہ معدہ کا گلاب سے کرین کہ اسے گرم کرکے پلا دین اگر بسبب تہلہل معدہ کے فساد ہضم پیدا ہوا ہو اور یہ خوشبو اور قابضہ مذکورہ بالا سے اور غذا ہاے خفیفۃ الکیموس سریع الہضم جیسے گوشت تیہو اور تیتر وغیرہ سے جو مائل بطرف نشف اور قبض کے ہون علاج کرین اور کیفیت لطیف اور قبض کی ان غذاؤن مین انکے بنانے اور پکانے خواہ مصالح ہاے مناسب کے داخل کرنے سے پیدا ہوتی ہو جیسا کہ قانون عام مین ہمنے بیان کیا ہو جس شخص کو فساد ہضم بسبب انصباب صفرا کے مجراے مذکور سے عارض ہوا ہو اور یہ قسم شاذ و نادر واقع ہوتی ہو لازم ہو کہ یہ شخص قے کرنے کی عادت ڈالے اسطرح کہ قبل تناول غذا کے چند مرتبہ قے کر ڈالا کرے پھر اگر ایسی تدبیر سے اسے آرام ہو جاے اور ہضم کو غذا بدون فاسد ہو جانے کے پہونچ جایا کرے اس عادت کو یعنے قے کرنے کو چھوڑ دے تاکہ ضعف معدہ نہ پیدا ہو جاے اور پھر بھی جب تک قے کرنی مناسب ہو اور کرتا ہے اسوقت بھی استعمال ایسے ربوب قابضہ کا بعد قے کے کرنا چاہیے جو مقوی معدہ ہون اور جو صفرا کہ معدہ پر گرتا ہو اسکی ردع اور اخراج کر دین اور ہمیشہ معدہ پر ضمادات ایسے لگائین جو مقوی معدہ ہون کہ معدہ کی تقویت دفع کرنے پر ان مواد کے کرین جنکا انصباب معدہ پر ہو رہا ہو اور پھر جب حاجت مین قے کرنے کی لمی ہو بطور دورہ کے اوقات اسکے مقرر کرے اسی قاعدہ سے جو مذکور ہو چکا ہو جن لوگون کے معدہ مین غذا ترش ہو جاتی ہو اگر تھوڑی سی ترشی ہوتی ہو ایسے بیمارون کو سیب شیرین کا چوسنا مفید ہوتا ہو اور کشنیز تر اگر قبل طعام کے پانی ملا کر شراب استعمال کرین بھی فائدہ کرتی ہو اسیطرح اگر مصطگی کو تناول کرین اور اگر ترشی غذا مین زیادہ ہوتی ہو اسوقت انکو فقاح اذخر ہمراہ کردو یا کے نافع ہوتی ہو اور اسیطرح جملہ ایسے جوارشات حارہ اور جوارش خبث الحدید بھی مفید ہوتے ہین کبھی گلقند آب گرم مین بھگو کر بھی نافع ہوتا ہو یہ بھی انکو نافع ہو کہ بروقت سونے کے اس دوا کو کھا لیا کرین فلفل اور زیرہ تخم سویا ہمہ ایک جزو گل سرخ صاف کیا ہوا نوشادر وغیرہ سے دو جزو پہلے خوب طرح سے پیسین اور پھر ریشمی کپڑے سے چھانکر بقدر نصف درہم کے استعمال کرین بہت کم مقدار شراب ملا کر اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو واجب ہو کہ ہر ایک نمکین اور ترش اور تیز چیز جیسے بوزہ وغیرہ کو تناول کرکے تھوڑی دیر ٹھیر کے قے کر ڈالا کرین سکنجبین عسلی پی کر جو گرم ہو اور عصارۂ مولی سے اور اسیطرح اور اشیا کو استعمال کرکے جیسے ماء العسل وغیرہ پھر اسکے بعد قرص ورد کبیر اور اطریفل سے علاج کرین اکثر جب بسبب برودت بلا مادہ کی وجہ سے ترشی غذا مین قوی اور زیادہ پیدا ہوتی ہے تو قے کرنیکی حاجت نہین ہوتی **مترجم** دوسرا نسخہ یہ ہو کہ حاجت قے کی ہوتی ہو اور دونون نسخے صحیح نہین ہوسکتے ہین اسلیے کہ برودت سادجہ کے وقت معدہ مین کوئی مادہ سواے غذا کے جو ترش ہو گئی ہو نہو گا اور غذاے ترش شدہ اگر ابھی معدہ سے کسیقدر اتر گئی اور کسیقدر نہین اتری بلکہ جسقدر متصل فم معدہ کے ہو اسکا اخراج قے کیطرف سے آسان ہو گا مگر پھر بھی اسہال کی ضرورت ہوگی رہی یہ صورت کہ غذاے مذکور معدہ سے سب اتر چلی ہو اب کسیطرح قے کرنا مناسب نہو گا پس ہماری راے مین بہتر وہی عبارت کتاب کی ہو جسمین یہ عبارت ہو کہ حاجت قے کی نہین ہوتی **متن** اگر غذا معدہ کی فصل گرما مین ترش ہو جاتی ہو یہ بات نہایت خراب ہو بخلاف اسکے کہ فصل سرما مین فاسد ہو جاے جسکو گرما مین فساد غذا کی شکایت ہو لازم ہو کہ ثرید یعنے گوشت بھنا ہوا اور شوربا کا تناول ترک کردے اور نواشف یعنے رطوبت پونچھنے والی غذا او قلیہ او مطبخات اور گوشت سرخ کھایا کرے اور علاج ایسے لوگون کا فقط تبدیل مزاج معدہ سے کرنا چاہیے جو غذا معدہ مین فاسد ہوتی ہو اسکے لائق یہی ہو کہ نکل جاے اور پھر نہ ٹھہرے پھر اگر طبیعت اسکے اخراج مین کافی ہو تو اسی پر کفایت کرنی چاہیے اور اگر طبیعت کافی نہو کوئی کا استعمال بقدر حاجت کرین اور اگر اس سے بھی بر آمد کار نہو اور جوارشات مسہلہ سے اسیقدر بمقدار قلیل جس سے ثقل غذا کا نکل جاے فقط اور زیادہ اسہال کی نوبت نہ پہونچے معجون سفرجلی منجملہ مختار اور معمول بہ دوا کے اسیوقت ہو کہ یہی اثر کرتی ہے

علامات جودت ہضم کے معدہ کا غذا پر اچھی طرح شامل ہونا اور ہضم کا جید ہونا ایسا کہ درجہ غایت پر ہو اور ان دونون کے

اضداد وہی ہیں جنکو ابواب استدلالات میں ہمنے سابقاً ذکر کیا ہے پھر اگر وہ امور مذکورہ نہون مگر بیمار ایک قسم کا کرب اور گرانی اور شوق طبیعت بطرف نیچے گرانی غذا کے مع ضیق نفس بواسطے ہمراہ پیدا ہو دریافت کرے اور جب غذا تناول کرے اسکی یہی کیفیت ہوجایا کرے اسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ معدہ کا اشتمال غذا پر بخوبی ہے مگر باانیہمہ اسکو ناگواری اور انزجار کمیت اور مقدار غذا سے ہوتی ہے اور زیادہ مقدار سے تناول غذا کی یہ خرابی اور بدحالی پیدا ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہضم متعلق ہے قعر معدہ سے اور اشتہا متعلق فم معدہ سے ہے دیر مین اترنا غذا کا معدہ سے اور جلد اترنا اسکا شکم سے کبھی غذا کا بقیہ کسیقدر معدہ مین پندرہ گھنٹہ تک رہتا ہے حالانکہ معدہ اپنی صحت پر ہوتا ہے اور بارہ گھنٹہ بھی رہتا ہے (جیساکہ تجربہ اور امتحان اسکا شاہد ہے) اور یہ امر بر طبق خفت اور غلاظت غذا کے پیدا ہوتا ہے اور غذا کے اتنی دیر تک باقی رہنے پر منہ مین اسکا ذائقہ بنا رہنا اور ڈکار مین بھی اسکے مزہ خواہ بو کا موجود ہونا دلالت کرتا ہے اسلیے کہ ٹھہرنا غذا کا معدہ مین بسبب بطوء ہضم کے ہوتا ہے یعنے جبتک کہ غذا ہضم ہو جاوے اور ہضم ہوکر اسکا اخراج بسبب دفع کرنے قوت دافعہ کے نزدیک ہضم کے ہو خواہ کوئی محرک اجنبی ایسا پیدا ہو جو قوت دافعہ مین تحریک پیدا کرے مثلاً لذع صفرا یا سودا ترش کا یا کوئی اور شئے جسکو ہم عنقریب بیان کرینگے الغرض جب تک یہ امور نہون احتباس غذا کا معدہ مین رہتا ہے اور یہ بات صحیح نہین ہے جو ایک گروہ اطبا نے خیال کی ہے کہ سبب کلی احتباس اور ٹھہرنے غذا کا معدہ مین فقط تنگی منفذ سفلانی یعنے معاء اثنا عشری کی براہ خلقت ہے اسلیے کہ اگر یہ خیال صحیح ہوتا اور منفذ مذکور اصل خلقت مین تنگ اور چھوٹا ہوتا تو درہم اور دینار کو جو بعض آدمی مسلم نگلجاتے ہین کبھی انکا براہ براز خارج ہونا ہرگز ممکن نہوتا بلکہ اوپر کیطرف سے یعنے قے کرنے سے فقط انکا خروج ہو سکتا اور نہ کسی شربت اور دودھ کا معدہ مین دیر تک ٹھہرنا بھی ممکن ہوتا اور نہ ان دونون کا طافی رہنا ضعیف معدہ مین اور قراقر اور نفخ پیدا کرنا متصور ہوتا مترجم کہتا ہے کہ مراد شیخ کی مثال اول سے چھوٹا نہونا منفذ اثنا عشری کا ہے اور دوسری اور تیسری مثال سے مطلب یہ ہے کہ چھوٹا منفذ بھی اگر ہر وقت موجود ہے تو شربت اور دودھ کے گرنے اور نکلجانے کو ہرگز منع نہین کرسکتا اب اس بیان سے یہ ثابت ہوگیا کہ اثنا عشری کا منفذ چھوٹا یا بڑا جس قسم کا ہو اسکا کھلنا اسیوقت ہوتا ہے جب طبیعت ادھر سے غذائے ہضم شدہ کو نکالنا چاہے متن بلکہ سبب نزول طبعی غذا کا وہی ہضم ہے اور قوت جو معدہ کو دفع پر معین ہے اسکو سوائے ہضم کے اور حالات اور اوصاف غذا سے زیادہ تعلق نہین بشرطیکہ ان حالات غذا سے مثلاً خرابی ترتیب اور ناوقت ہونے اور خرابی کیفیت غذا سے کوئی ایذا تا وقت ہضم ہوجانے ایسی خراب غذا کے نہ پہونچے اور اگر یہ حالات موذی معدہ ہون گے اسوقت کسی قدر قوت دافعہ معدہ کو بھی ان سے بوجہ ازالہ ایذائے معدہ کے تعلق ہوجائے گا مگر وہ تعلق اسیقدر کہ اسکو بہت جلد دفع کردیگی) معدہ صحیحہ کا یہ حال ہے کہ اچھی طرح غذا پر شامل ہوتا ہے اور اسکے نیچے کا منفذ شدت سے بند ہوجاتا ہے پھر جسوقت زمانہ دفع کرنے غذا کا معدہ سے آتا ہے وہی منفذ وسیع ہوکر کھلجاتا ہے اور جو کچھ معدہ مین قابل الدفع موجود ہے اسکو بذریعہ لیت عریض کے دفع کردیتا ہے اور جسقدر ہضم جلد ہوجاے اترنا غذا کا بھی جلدی سے ہوتا ہے اور اگر دیر مین ہضم ہو نزول بھی دیر مین ہوتا ہے اور منفذ بھی اسیوقت کھلتا ہے ہان اگر بعض اسباب مثلاً کوئی کیفیت خراب غذا مین ایسی ہو جو بوجہ ایذا دہی معدہ کے غذا کو باوجود خامی اور ہضم نہونے کے اترنے کو واجب کردے اسوقت زمانہ ہضم سے پہلے بھی اتر جائیگی چنانچہ اوپر کے ابواب مین ہم ایسے نزول کو بیان کرچکے ہین زمانہ معتدل واسطے ٹھہرنے طعام کے شکم مین اور پھر اسکے نکلجانے کا وہی ہے جو درمیان بارہ گھنٹہ کے بائیس گھنٹہ تک ہے جس طعام کی مقدار زیادہ ہو اور بسبب کثرت مقدار کے ہضم نہو اور اسیطرح جو غذا کہ اسکی کوئی کیفیت خراب اور ردی ہے یہ دونون دیر تک معدہ صحیح مین جسکی قوت دافعہ بھی صحیح ہو نہین ٹھہرتی بلکہ بطرف اسفل معدہ کے بسرعت دفع ہوجاتی ہین اور اکثر ایسی ہی غذا کے بعد خلفہ خواہ ہیضہ پیدا ہوتا ہے اور جسوقت معدہ ضعیف ہو کہ غذا سے گرانی اسمین آجاے خواہ اسمین قرحہ پیدا ہو یا بثور اور دانے پڑے ہون یا

اس معدہ مین کوئی خلط لزوجت دار اور پھسلنے والی ہو ایسے معدہ مین غذا تھوڑی ہی دیر تک ٹھہرتی ہو اب اگر قوت ماسکہ اور ہاضمہ ضعیف
ہو یا نہو ناظر کتاب ہذا کو اسباب سرعت اور بطوء نزول غذا کے بخوبی معلوم ہو سکتے ہین اگر ابواب سابقہ کے تفصیلی بیانات کو خیال کرے
اور نظر تامل سے غور کرے **علاج اس شخص کا جسکی غذا دیر مین اترتی ہو** اور اسکے معدہ سے بدیر جدا ہوتی ہو یا یہ کہ وہ غذا
معدہ کے اوپر کیطرف چڑھتی رہتی ہو منجملہ انھین علاجات کے داہنی کروٹ سونا کہ یہ معین سرعت انحدار اور نزول غذا پر ہے معدہ سے
اگرچہ یہ شکل سونے کے ہضم پر ضعیف اعانت کرتی ہو اور منجملہ انھین تدبیرات کے یہ بھی ہو کہ مشی لطیف یعنے پیادہ روی نرمی سے کرے
اور دونون پاؤن کی مالش بھی مفید ہو اور کاسر ریاح اشیاء کا استعمال کرنا جس طرح اپنے مقام پر مذکور ہوا **علاج اس شخص کا جسکے
معدہ سے غذا جلد اتر جاے** قدیم زمانہ کے اطبا مین ایک گروہ ایسے لوگون کا نام ممعودین رکھتے تھے (اور مراد ممعود سے یہ تھی
کہ صاحب آفت معدہ جسطرح مطحول اور مکبود وغیرہ) لیکن بعد اس زمانہ کے متاخرین اطبا کی اصطلاح ممعود کی نسبت اور کچھ ہو گئی۔
مجرب دوا ایسے بیمارون کی یہ بھی ہو کہ انکے معدہ پر ضماد آرد حلبہ اور تخم کتان اور شہد سے کیا جاے اور اسی کو کھانے مین بھی استعمال
کرین از انجملہ یہ بھی دوا ہو کہ زردی بیضہ بریان اور ایک چمچہ شہد دو دانگ مصطگی سب کو لیکر پوست بیضہ مین رکھکر بند کرین اور پوست اسی
بیضہ کی ہو جسکی زردی اور سپیدی نکال لی ہو پھر اس سوراخ کو بند کر کے اور گل حکمت کر کے گرم گرم بھوبل پر اس دوا کو پختہ کرین اور
ہلاتے رہین تا اینکہ پختہ ہو جاے بعد ازانکہ تین روز اسیطرح تیار کر کے تناول کرین اور یہی تدبیر یہ ہو کہ قبل غذا کے اگر مزاج معدہ کا گرم ہو تو اقراص
باردہ اور گرم ہو تو اقراص ملا کر اگر مزاج مائل برودت ہو استعمال کرانے چاہیین اور یہ سب دوا اوپر معلوم ہو چکی ہین واجب ہو کہ بعد غذا کے
مریض سو جاے اور کسی طرح کی حرکت اور ریاضت نہ کرے اور اوپر کے اطراف مثل ہاتھون وغیرہ کی بندش کیجاے **جساوۃ معدہ کی** یعنے
سخت ہونا اور صلابت معدہ کی کبھی ایسی سختی اور صلابت معدہ مین پیدا ہوتی ہو جو مشابہ ورم کے ہوتی ہو حالانکہ ورم نہین ہوتا اسکا سبب
ایسی برودت ہوتی ہو جو تکثیف مسامات کرے خواہ سوداے غلیظ جو داخل جرم معدہ ہو نہ اسقدر کہ ورم پیدا کرے **علامت** یہ ہو کہ سبب
اس سختی کا دریافت ہو جاے اور کوئی علامت ورم کی مثل درد وغیرہ کے نہ پائی جاے **علاج** اکلیل الملک اور زعفران اور مصطگی اور بابونہ
اور کندر اور مقل اور سنبل اور قردمانا اور مغاث یعنے میدہ لکڑی اور موم اور روغن گل کا ضماد اسیطرح جملہ معالجات جو اورام سخت کے جابجا مذکور
ہوے اور ہونگے خصوصا وہ ادویہ جو ضعف معدہ کے اس قسم کے واسطے لکھی گئی ہین کہ بسبب صلابت کے پیدا ہوا ہو ایسے وقت یہی مجرب
ہو اور نسخہ اسکا عمدہ یہ ہو موم چھ اوقیہ علک الانباط تین اوقیہ زنجبیل اجاؤشیر مکد دو اوقیہ صبر اور قنہ ہر واحد تین اوقیہ روغن سوسن خوبرا اوقیہ ان
سب اجزاے ضماد خواہ مرہم تیار کرین **جو چیز ڈکار رسیدا کرتی ہو** جسوقت معدہ مین ریاح پیدا ہون اور نیچے کیطرف نہ اتر سکین بلکہ فم معدہ
مین محتبس ہو جائین اور اسکی ایذا دہی کرین واجب ہو طبیعت پر کہ ان ریاح کو ڈکار کے ذریعہ سے نکالڈالے جسطرح ایسی فضول غذائی کو جو طافی
ہو جاتی ہین نے کیطرف خارج کر دیتی ہو ورنہ ریاح محتبسہ فساد ہضم پیدا کرینگے اور غذا کو لیکر اوپر کیطرف چڑھین گے یعنے غذا کو طافی کر دینگے بان
اگر رطوبات کی کثرت سے خواہ ایسے بلغم کی کثرت سے جو مستعد اور آمادہ ریاح پر مستحیل ہونے کے ہون یہ کثرت ریاح کی معدہ مین ہو تو وقت
زیادہ ہیجان سے ڈکار کی کسی امر صعب اور ضرر شدید پیدا ہونے کا بھی خوف ہوگا اور فقط کثرت پر ڈکار کی اطمینان نہوگا منجملہ ان اشیاء کے
جو محرک جشا ہین صعتر اور برگ سداب اور انیسون اور کرویا اور فوتنج اور پودینہ اجوائن لونگ اور مصطگی اور کندر ہو چبانے اور مشروبات
کیطرح استعمال کرنے سے ان اشیاء کے ڈکار زیادہ برانگیختہ ہوتی ہو **علاج زیادہ ڈکار آنے کا** جو اسباب ڈکار آنے کے ہین اور
جو حالات اور کیفیات اور اقسام ڈکار کے تھے ان سب کو تو ہمنے باب استدلالات مین بیان کر دیا اب علاج کا بیان یہ ہو جس شخص کو
کھٹی ڈکار آئے اسے فلافلی ہمراہ شراب کے مفید ہو بشرطیکہ یہ لوگ قبل غذا کے اور شب کی غذا سے ایک مثقال کشنیز خشک کا استعمال کرین اور

اسکے بعد شراب خالص یہی نافع ہو (بشرطیکہ سبب ڈکار کا حرارت ہو) بعض لوگون نے ایسا گمان کیا ہو کہ اگر چوزہ اور مرغ کی بیٹ معدہ پر لگاوین کثرت مین ڈکار کے سکون ہو جائے گا۔ دخانی ڈکار اگر کسی مادہ سے ہو اسوقت استفراغ مادہ کا فنتین اور ایارج سے نافع ہوگا اور اگر بلا مادہ ہو تو ایسی دوا سے جو تبرید معدہ اور اطفاء حرارت کرے اور تسدید پیدا کرے (جیسے ربوب فواکہ باردہ اور غذا ہائے سرد) فائدہ ہوگا

چوتھا مقالہ امراض مرکبہ اور امراض مشترکہ جو معدہ کو عارض ہوتے ہین انکے بیان مین **اورام گرم معدہ کے** معدہ مین اورام حارہ انھین مشہور اسباب سے پیدا ہوتے ہین جو اور اعضا کے اورام حارہ کے اسباب ہین. انھین اسباب سے اوجاع اور درد بھی ہین جو ذکر یا ہون کبھی اورام حارہ معدہ کے دموی ہوتے ہین اور کبھی صفراوی **علامات** اورام حارہ معدہ کی علامت یہ ہو کہ جسوقت معدہ مین درد زمانہ دراز سے عارض رہے اور ہمیشہ یعنے ہر وقت بنا رہے اگرچہ اسکی تدبیر اچھی طرح کیجائے معلوم کرنا چاہیے کہ ضرور اب معدہ مین ورم آگیا ہو۔ مگر گرم ورم مین اسکے ہمراہ یہ بھی ہوتا ہو کہ التہاب شدید اور حرقت قوی اور پیاس اور تپ لازم اور درد خلندہ ہو اور سقف کی بلندی اور افزونی جھلی مین ہوگی جو بحس لمس دریافت ہوگی اور اکثر اختلاط ذہن اور سرسام تک بلکہ مالیخولیا تک نوبت پہونچے گی جب ان خفیف ہو جائے اور آنکھین اندر کیطرف بیٹھ جائین اور طبیعت نرم ہو کر دست اور قے کی کثرت ہو اور تپ زائل ہو جائے اور پیشاب کمی سے آنے لگے اور معدہ مین اسقدر سختی آجائے کہ اگر انگلیون سے دبایا جائے دب نہ سکے اور سختی معلوم ہو بس معلوم کرنا چاہیے کہ ورم سے خراج ہو گیا۔ اور جسوقت ہمراہ درد معدہ کے برد اطراف بھی ہو یہ دلیل نہایت ردی اور خراب ہو **علاج** جسوقت گمان اس امر کا ہو جائے کہ ورم گرم ہو اور ظاہر اچھی طرح ہو گیا ہو خواہ معدہ مین شدت حرارت اور حرقت کا ظہور ہو تو ابتدائے ورم مین بسرعت رادع کیطرف توجہ کرنی چاہیے اور قیروطی مثل روغن سفرجل اور پوست کدوئے شیرین اور خرفہ اور آرد جو وغیرہ کے مفید ہو اور باانیہمہ غذا کو روکھا خواہ کمی کے ساتھ غذا دینی اور تلطیف تدبیر کرنی زیادہ تر ان لوگون کو نافع ہو جب اورام حارہ معدہ کا علاج کرنا منظور ہو تو ہرگز کوئی مسہل قوی یا قوی دوا مقئی نہ دیجائے اسلیے کہ قے کا استعمال نہایت پرخطر ہو فصد (اکحل اور باسلیق کی) ایسے اورام مین ضرور ہو اور بدون اسکے چارہ نہین ہو اور یہ فصد اکثر اوقات مین عموما ہو سکتی ہو۔ اور جو اسہال بغثیان اور درشتی پیدا ہو اسیطرح قے جو بدشواری آتی ہو اس سے بھی بچانا چاہیے اور ادویہ اور اغذیہ ملینہ پر اقتصار کرنا چاہیے جیسے ماء الشعیر اور مونگ اور بتھوا اور کدو۔ اور اگر ادویہ ملینہ دیجائین تو مثل المتاس کے ہون اسمین کچھ خوف نہین ہو کہ استفراغ خلط کے ساتھ المتاس ورم گرم کو بھی مفید ہو اور تخفیف مادہ بھی کرتا ہو اور بیشتر اسمین صبر اور ایارج بوزن ایک دانگ سے ڈیڑھ دانگ تک ملایا جاتا ہو افضل یہ ہو کہ خیارشنبر آب کاسنی سبز کے ساتھ دیا جائے اور بیشتر اسمین افسنتین بھی تھوڑی سی شراب کیجاتی ہو کہ یہ بھی نافع ہو بسبب اسکے کہ اسمین قوت قبض کی بھی ہو بعض لوگون نے ایسے ورم مین ہلیلہ کا بھی استعمال کیا ہو مگر مین اسکے استعمال پر میلان خاطر نہین رکھتا ہون ہان اگر ابھی ورم کی موجودگی مین شک ہو تو شاید اسکا استعمال بھی ہو سکے اور جب ظاہر ہو جائے اسوقت ہرگز اسکا استعمال جائز نہوگا۔ بیشتر ایسے لوگ سکنجبین ہمراہ سقمونیا کے استعمال کرتے ہین اور مین اسکو ناپسند کرتا ہون۔ اور اگر مثل ایسی دوا کے استعمال سے چارہ نہو اسوقت ایک مثقال صبر کا استعمال ہو سکتا ہو یا صبر کے قریب جو دوا ہو ہمراہ سکنجبین کے علاوہ یہ ہو کہ جہانتک ممکن ہے ایسی دواؤن کو ترک ہی کرنا اولی ہو منجملہ مسہلات نافعہ کے ابتدائے ورم مین یہ ہو کہ آب برگ مکو اور آب کاسنی دو اوقیہ زلال خیارشنبر مع درہم روغن کدو روغن بادام ہر واحد دو درہم پلایا جائے اور ہمیشہ طبیعت ملین رکھی جائے انھین اجزا کے پلانے سے اگر طبیعت پر خشکی غالب ہو اور ساتوین روز تک یہ تدبیر جاری رہے۔ واجب ہو کہ زیادہ سرد پانی پینے پر اقدام اور جرات نہ کرین (بموجب رائے متاخرین اطبا کے) اور نہ خالی پانی پینے پر جسارت کرین بلکہ جلاب یا رب فواکہ ملا کر پانی کا نفوذ کثیر باطل کر دیا جائے اور اسکی قوت نافذہ توڑ دی جائے۔ کھلانے سے روکنا انکے حق مین زیادہ نافع ہو اگر درد کی زیادتی ہو تین درہم ککڑی کے بیج آب سرد مین بھیگا کر انکو پلانا خواہ آب برف مین بھیگر پلانا مفید ہو۔ نبات سفید کا شربت بھی

اور اسیطرح آب برگ کاسنی نافع ہو ضماد جو بیخ اور قنب اور گلنار اور ہوفسطیداس یعنے عصارۂ لحیۃ التیس اور افسنتین سے تیار ہوں اور انکا لیپ
کیا جاے ورم کے پھیلنے کو منع کرتا ہو اور جمیع اجزاے معدہ مین ورم کو پھیلنے نہین دیتا اور جب تک حرارت باقی ہو اگرچہ ساتوین روز کے بعد بھی
آب کاسنی اور آب عنب الثعلب اور آب کا کنج اور آب طرخشقوق کا استعمال برابر چلا جاے اور بعد ساتوین روز گذر جانے کے ان ادویہ کے
ہمراہ قرص ورد نصف درہم اور کسیقدر عصارۂ افسنتین اور مصطگی بھی ملانی چاہیے اور آب رازیانہ اور کرفس بھی داخل کر دینا چاہیے اور جسقدر غذا
تجویز کیجاے ساتوین روز تک فقط دھوئی مونگ کی دال اور بتھوا اور پالک کا ساگ اور کدو روغن بادام اور زیت انفاق سے تجویز کرنی
چاہیے۔ اور شراب یعنے پینے کی چیزین جلاب اور زلال آلوے بخارا اور عصارۂ کاسنی اور طرخشقوق اور آخر مین مصطگی اور عصارۂ افسنتین لیکن
بعد ساتوین دن کے ایسی دوا ملانی چاہیے جسمین جلا کی قوت ہو اور تھوڑا سا نضج بھی پیدا کرے جیسے چقندر اور لبلاب اور ایسے وقت سکنجبین کا
پلانا جائز ہو اور بشتر چند روز قبل از سابع بھی سکنجبین پلانے کی تجویز کیجاتی ہو کبھی آب ہمراہ بنفشہ مربے کے بھی اسکو پلاتے ہین بشرطیکہ تپ زیادہ
موذی نہو اور یہ استعمال چودھوین روز تک رہتا ہو جب بھڑک اور سوزش مین سکون پیدا ہو اور ورم مین نرمی آجاے اب وقت تحلیل
یعنے استعمال محللات کا آپہونچا پھر جب کسیقدر انحطاط یعنے کمی ورم کی معلوم ہو ضماد مین مثل مصطگی اور افسنتین کے اضافہ کرنا چاہیے اور پلانے مین
سکنجبین بلا خوف تجویز کرنی چاہیے بشیر المتاس کا استعمال آب رازیانہ اور کرفس اور روغن بادام شیرین کا اخیر زمانہ ورم مین کافی ہوتا ہو صواب
یہ ہو کہ جب نوبت علاج زمانہ ارخا اور تحلیل تک پہونچے فقط مرخیات اور محللات پر اقتصار نہ کیا جاے بلکہ ادویہ مرخیہ کے ہمراہ ادویہ قابضہ
بھی کسیقدر ضرور ملانی چاہیین اسلیے کہ فقط مرخیات پر اقتصار کرنا خطر عظیم ہو اور اکثر مریض کو قریب بہلاکت پہونچاتا ہو اور یہ تجویز دونون قسم
کی دواؤن ملحوظ رہے مشروبات ہون خواہ ضماد وغیرہ جو خارج سے مستعمل ہوتے ہین اور معدہ ایسے تدبیر کرنے کے زیادہ لائق ہو بہ نسبت جگر کے
جو ادویہ قابضہ اس آمیزش کے لائق ہین وہی ہین کہ جن مین عطریت اور خوشبو ہو جیسے مصطگی اور گل سرخ **ایضا** مازو اور سک اور گلنار اور دیگر
مناسب کی کونپل اور روغنون مین جیسے روغن سفرجل اور روغن مصطگی اور روغن ناردین اور روغن تفاح اور زیت انفاق بلکہ واجب ہو کہ یہ تدبیر
گرمی مین کیجاے اور ابتداے ورم مین مراہم کو روغن گل اور زیت انفاق اور روغن سفرجل سے بنانا چاہیے (یعنے فصل گرما مین اور ابتداے ورم مین
ایسے اجزا ہون) اور فصل زمستان مین خواہ زمانہ تحلیل ورم مین عموماً کوئی فصل ہو روغن ناردین اور روغن شبت اور روغن بابونہ اور روغن سوسن
کا استعمال کرین روغن مصطگی کی کیفیت مین میانہ ہے یعنے بہ نسبت زمستان اور تابستان کے صفت ضمادہاے جیدہ کے جو زمانہ ابتدا اور تزید اور انتہا
مین مستعمل ہو سکین آرد جو فوفل نیلوفر ہر یکے ایک اوقیہ گل سرخ ڈیڑھ اوقیہ زعفران نصف اوقیہ بنفشہ پندرہ اوقیہ کتیرا پانچ اوقیہ خطمی بابونہ ہر واحد
دس اوقیہ صندل پندرہ اوقیہ مصطگی اقاقیا گلنار پانچ پانچ اوقیہ موم روغن گل مین گھلا کر ضماد تیار کرین منجملہ اضمدہ جیدہ کے ابتداے ورم
مین بیخ سوسن اکلیل الملک موم اور روغن بنفشہ ہو ادویہ مرخیہ کا ضماد بروقت روانگی شکم کے ہرگز نہ کرنا چاہیے بلکہ پہلے تعدیل اسہال کی کرکے
بعد ازان ایسی ادویہ سے ضماد کرنا مناسب ہو منجملہ ضمادات کے وقت منتہی سے تا زمانہ انحطاط ایسے ہی مریض کے واسطے جو روانی شکم بھی رکھتا ہو
یہ ہو بابونہ اکلیل الملک تفاح افسنتین رومی سنبل بیخ خطمی صندل فوفل زعفران حب الغار اور رازین قبیل جو ادویہ قابضہ ہون اوائل مین انکو زیادہ
ملانا چاہیے اور اخیر مین ادویہ محللہ کو زیادہ کرنا چاہیے منجملہ اضمدہ جیدہ کے جو انضاج مین اس ورم گرم ماشرا کے بکار آمد ہو جسکی تحلیل منظور ہو
ورد اور اطراف افسنتین اور اطراف حی العالم پوست اترج یعنے اوپر کا چھلکہ اور مصطگی اور کندر ہر یکے ڈیڑھ جزو سفرجل خرماے خام ہر واحد ایک جزو
زعفران اور صبر اور مر مکی ہر واحد ایک جزو موم اور روغن بابونہ روغن ناردین ہر یکے دس جزو۔ اگر بسبب حدوث اورام کا درد ہاے کہنہ ہون
جنکے لائق معالجہ یہ نہ تھا کہ ملطفات سے مثل قرطم اور بادیان کے علاج کیا جاتا اب جسوقت یہ اوجاع ورم پیدا کرین ملطفات کو قطعاً ترک
کر دینا چاہیے اور فقط ادویہ مسکنہ درد پر اقتصار کرنا لازم ہو مثلاً بط اور مرغ کی چربی اور جب یہی ورم پرانا اور سخت ہو جاے پلانے مین

اقراص سنبل اور ضماد مین ضماد مقل ہمراہ حب البان کے استعمال کرین جیسا کہ قرابادین مین اسکا نسخہ مذکور ہوگا۔ ایسے ورم کہنہ کے واسطے قیروطی روغن البسان اور صبر اور موم سپید کی نافع ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ وہ قیروطی جالینوس کی جسکا ذکر باب ضعف معدہ مین کیا گیا ہے ایسے وقت بھی استعمال کیجاے اجزا اسکے یہ ہین گل بابونہ اکلیل الملک موم سپید روغن گل۔ اکلیل الملک کا ضماد بموجب ترکیب مندرجہ ذیل بہت نافع ہے اور وہ یہ ہے بابونہ اکلیل الملک تخم کتان گلنار خطمی کہ ان ادویہ سے ضماد بھی تیار کرین یعنے انکو جوش دیکر جوشاندہ سے تکمید اور ثفل سے ضماد بنالین مشروبی دوا ایسے وقت یہی ہے گل سرخ دس درہم عود دو درہم مصطگی تین درہم تخم کرفس اور کاسنی اور کشوث ہر واحد تین درہم اگر ورم مین سوزش اور التہاب بھی ہو کافور ملا کر ان اجزا کا شربا استعمال کرنا چاہیے یا اینکہ تین استار المتاس کو ایک رطل پانی مین پختہ کرین جب آدھا پانی رہ جاے چھانکر آب مکوے سبز اور آب کاکنج بقدر ایک سکرجہ ملا کر پھر ایک خفیف جوش دین پھر آمین نصف درہم ایارج فیقرا ملا کر اگر مریض قوی ہو سب پلا دین اور ضعیف کو نصف مقدار۔ پھر اگر سب سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہو اسی مین سویا اور تخم کتان اور حلبہ کو اضافہ کر دین اور اس سے زیادہ قوی دوا کی اگر حاجت ہو تخم کرنب اور اشق اور مغز ساق گوزن اور مرغ کی چربی ملا دین۔ اکثر حاجت ضماد حکیم فیلغریوس کی او ضماد اسفرکی بھی ہوتی ہے۔ ایسے ہی وقت اقراص مقل کی بھی اکثر حاجت ہوتی ہے منجملہ مراہم نافعہ کے ایسے وقت مین یہ مرہم بھی ہے موم روغن ناردین ایک ایک وقیہ مصطگی اور صبر اور سعد اور اذخر مکہ ایک مثقال مقل تین درہم شراب مین گھول کر سب ادویہ کو بطور مرہم بنانے کے جمع کرین اگر ایسے وقت اسہال بھی ہو اکثر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ان ادویہ کے ہمراہ عصارہ انگور خام یا عصارہ افسنتین کو بھی داخل کرین خواہ دونون سا... کو شریک کرین طبیب کی خطاء عظیم یہ ہے کہ مریض کو زمانہ دراز تک ایذاے ورم کی برداشت کراتا رہے اور ہمیشہ مبردات ہی سے معالجہ کیا کرے اور ورم کے آثار خراج کیطرف انتقال کرنے کے ہون اور کثرت استعمال مبردات سے نضج نہونے دے پس واجب ہے کہ طبیب ان سب امور کی رعایت کرے بعض لوگون نے کہا ہے اگر ایک قلادہ یعنے کنٹھا جسمین سنگ یشب کے ٹکڑے گوندھے ہون گلے مین لٹکایا جاے اور معدہ انبا ہو کہ معدہ کو چھوتا ہے جملہ اوجاع اور اورام معدہ کو نفع عظیم دیتا ہے جب ورم کا دبیلہ اور پھوڑا ہو جاے اور اسکے علاج کے واسطے ایک باب بدا کانہ ہمنے لکھا ہے لیکن اگر ورم صفراوی ہو تو ابتدا مین زیادہ تبرید بذریعہ ضمادہاے مبردہ مشہورہ کے کرنی لازم ہے جنمین صندل اور کافور اور گل سرخ وغیرہ داخل ہون اور آب جو ہمراہ آب انار میخوش کے جو سرطان داخل کرکے پختہ کیا جاے پلانا چاہیے بعد زمانہ ابتدا کے یا بعد ظہور اثر ان تدبیرات کے جب حدت صفراوی کم ہو جاے آب برگ مکو اور آب کاسنی سبز کو استعمال کرین اور اسکے بعد اور قریب زمانہ منتہی کے آب مکو اور کاسنی مین تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کرین کہ اس سے نفع عظیم ظاہر ہوگا **ورام باردہ بلغمیہ** یہ اورام رطوبت اور بدہضمی اور کثرت غذا خواہ اور جو امور کہ اسباب تولید مواد رطوبیہ کے ہین اور رطوبات کو اندفاعیہ اور اغشیہ کے محقق کر دیتے ہین اُنسے پیدا ہوتے ہین اور ان اسباب سے جنکی شناخت اوپر کے مقامات مین گذر چکی **علامات** جس وقت علامت ورم کی بذریعہ ایسے درد کے پاے کہ اس درد کا رسوخ اور قیام ہر حال مین یکسان ہو اور گرسنہ ہونے وقت خواہ پُری معدہ کی طعام سے ان سب اوقات مین درد یکسان بنا رہے اور لبندی اور اونچا ہونا مقام ورم کا بھی اسیطرح ہر وقت معلوم ہو کرب تپ اور التہاب اور وسواس نہو بلکہ لعاب دہن کی زیادتی اور رنگ کا رصاصی ہونا اور درجہ اعتدال سے پیاس مین کمی اور بدہضمی اور قلت اشتہا بھی موجود ہو اسوقت ورم کا بلغمی ہونا تجویز کرنا چاہیے اور انھین جملہ دلائل سے استدلال کرنا چاہیے جو رطوبت مزاج معدہ کی بیان مین مذکور ہو چکے **علاج** ایسے ورم کے علاج مین قانون عام یہی ہے کہ ادویہ محللہ بے شرکت ادویہ قابضہ کے مستعمل نہون اسلیے کہ اورام باردہ کے علاج مین ادویہ محللہ وہی درکار ہین جنکی قوت محللہ شدید ہو پس بدون شرکت ادویہ قابضہ کے ایسے ادویہ قویہ کا استعمال پُرخطر ہے شروع معالجہ مین ایسے اورام کے آب کرفس اور آب رازیانہ دو دو اوقیہ بورہ تین درہم روغن بادام شیرین بقدر کفایت دینا چاہیے۔ بعد ازان روغن بید انجیر دو درہم اور روغن بادام شیرین طبیخ اکلیل الملک کے ہمراہ باین طریق دیا جاے کہ اکلیل الملک دس جزو

بیج رازیانہ چار جزو پانی چار رطل اسقدر جوش دین کہ چہارم باقی رہ جاے اسکے بعد چھانکر بقدر چار اوقیہ کے پلایا جاے **طبیخ** زوفا جسمین اکلیل الملک جوش دیا جاے اور اسی طبیخ کی مقدار شربت پر تین درہم روغن بید انجیر اور دو درہم روغن بادام ملایا جاے بھی ایسے بیمارون کو نافع ہے مسوحات اور ضمادہ مین سے یہ دوا مجرب ہے جسمین اکلیل الملک حماما بابونہ شبت کمد دس درہم افسنتین سنبل ہر واحد سات درہم مصطگی دس درہم کندر چھ درہم خطمی کی جڑ دس درہم اشق جاؤشیر میعہ کمد دس درہم مرغابی کی چربی اور مرغ کی چربی ہر ایک دو اوقیہ موم سرخ نصف رطل ملتے ہین انفصل روغن ناردین اور روغن سنبل ہے جسمین قرومانا اور مرد خل ہو **ایضاً** لیمون اور لبلاب و روغن بادام بھی مفید ہے اور چقندر اور کرنب ہمراہ زیت کے غذا مین اور وہ چیز جو خون سبک پیدا کرے اور بسہولت ہضم ہو جاے۔ واجب ہے کہ قے کرنے سے بالکل اجتناب کرین **اورام سخت اور اورام غلیظہ** کبھی ایسے اورام ابتداً بھی عارض ہوتے ہین اور اورام حارہ منتقل ہو کر بھی اورام صلب پیدا کرتے ہین جیسے کہ قواعد عام کی بحث مین بیان ہو چکا اور بہ ندرت اورام بلغمی سے بھی یہ اورام پیدا ہوتے ہین کہ ورم بلغمی کسی سبب عارضی سے سخت اور باصلابت ہو جاتا ہے علاوہ علامات ورم کے جو مخصوص ہر قسم کے ہے سختی لمس کی یعنے چھونے کے مقام پر سختی اور کثرت وسواس اور نحافت بدن بھی دلیل ہے **علاج** عام قاعدہ معالجہ ان اورام کا بھی یہی ہے کہ ادویہ محللہ بدون ادویہ قابضہ کے مستعمل نہون۔ اور جو ادویہ شدید التحلیل آخر اورام حارہ مین لکھی گئی ان اورام مین بھی نافع ہین۔ ہمیشہ دودھ مادہ شتر پلانا ضرور ہے منجملہ ان اشیاء کے جو انکو نافع ہین تین مثقال روغن بید انجیر ہے اس آب المتاس مین پکایا ہوا جو کہ ماء الاصول مین ملکر تیار ہوا ہو۔ اور اگر اس سے زیادہ قوت درکار ہو ماء الاصول مین فقاح اذخر اور مصطگی اور پرسیاوشان ہمراہ جملہ ادویہ داخلہ ماء الاصول کے ایک جزو داخل کیجائین۔ اگر ہمراہ روغن بید انجیر کے روغن سوسن بمقدار ایک درہم کے ملایا جاے اور روغن بادام دو درہم بھی شریک کرین زیادہ نافع ہوگا اسیطرح اگر یہ سب روغن ہمراہ ماء العسل کے مستعمل ہون ایسے اورام کے ضماد مین مغز استخوان گوزن اور مغز ساق گاؤ اور شوربے گوشت کوہان شتر کا مستعمل ہے ادویہ نافعہ سے ایسے ہی اورام اور دبیلات مین اکلیل الملک حلبہ اور بابونہ خطمی افسنتین کمد ایک جزو اشق کور مقل الیہود **مترجم** لفظ کور مین دو احتمال ہین اگر اخیر مین راے مہملہ ہے مراد اس سے کور النحل ہے بضم کاف عربی جو شہد مکھی کے چھتے کے چرک کو کہتے ہین اور آیندہ کوائر کا لفظ عبارت شیخ مین اسی کا مؤید ہے دوسرا نسخہ کوز بزاء معجمہ جسکو کوز فارسی کہتے ہین وہ مقل الیہود ہے اور **ایضاً** کوز بفتح کاف آخر مین راے مہملہ لغت عربی مقل الیہود کی ہے مگر مقل الیہود کا ذکر اسکے ہمراہ اس نسخہ کی تغلیط کرتا ہے **متن** ہر واحد ان اجزاے دو ثلث جزو کے یہ سب اقسام گوند کے انجیر کے بیس دانہ کے جوشاندہ مین جو طلا نامی شراب مین بنایا گیا ہو گھول کر اور شہد مین پیکر پھر باقیماندہ ادویہ کو ملاکر ضماد تیار کرین کہ یہ ضماد عجیب النفع ہے دوسرا نسخہ ضماد کا چرک آشیانہ زنبور جسکو موم سیاہ بھی کہتے ہین چھ جزو میعہ دو جزو مصطگی ایک جزو علک البطم نصف جزو وردی، روغن ناردین کی بقدر ضرورت دوسرا ضماد اذخر اشق سو درہم موم سو درہم اکلیل الملک بارہ درہم زعفران مرکی مقل الیہود کمد آٹھ درہم روغن بلسان ایک رطل۔ زیادہ نافع ایسے بیمارون کو دوشاب انگور خام ہے اور جوشاندہ المتاس اور ایرسا بھی زیادہ نافع ہے اور وہ ضماد جسکو ایسے ضعف معدہ کے باب مین ہم نے لکھا ہے جو بوجہ صلابت معدہ کے عارض ہوا ہو **نسخہ ضماد جید** مصطگی کندر افسنتین کمد ایک جزو زعفران دو جزو یہ قیروطی بذریعہ روغن ناردین کے تیار ہوتی ہے اور مقدار روغن کی بیقدر ہے جو کافی ہو اگر اتفاقاً یہ امر بھی پیدا ہو جاے کہ ورم بلغمی کا انتقال ورم صلب کیطرف ہو مناسب تر اسکے معالجہ مین یہ ضماد ہے اشق مقل تخم کرنب میعہ سائلہ بادام تلخ مصطگی سنبل اذخر سعد گوند کے بعض اقسام کو محلول کرین اور سب اجزا کو پیسین اور ضماد تیار کرکے استعمال کرین غذا انکی جیسے لیمون اور لبلاب اور روغن بادام شیرین خصوصاً جسوقت کہ ورم حار کا انتقال ورم صلب کیطرف ہوا ہو **دبیلہ معدہ کا** اکثر دبیلہ بسبب غلطی طبیب کے جو تبرید ورم معدہ مین کرتا ہے پیدا ہوتا ہے اسطرح کہ ورم کا انتقال خراج کیطرف ہو جاتا ہے اور بیشتر خود بخود اور ابتدا ہی سے دبیلہ معدہ مین پیدا ہوتا ہے **علامات** ابتداے دبیلہ کی علامات ہم نے باب اورام حارہ معدہ مین بیان کیے ہین کہ التہاب شدید

اور حرقت قوی اور عطش اور حمی لازمہ اور درد چبھنے والا اور بلندی موضع ورم کی معدہ مین) **علاج** بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور تبرید معدہ جو
بسبب ورم حار کے سوج گیا ہو ادویہ داخلی اور خارجی دونون طرح سے کرنی چاہیے جسطرح ممکن ہو تاکہ ایسی تدبیر سے ورم کا دبیلہ ہونا رک جاے
پھر اگر باوجود فصد اور تبرید کما ینبغی کے ضرور دبیلہ نمایان ہو جاے اور تبریدات کارگر نہون اور نضج مادہ ورم مین شروع ہوا ایسے وقت بشرطیکہ اعراض
خفیف ہون اور بہت جلد احتمال نضج پانے کا ہو شیر مادہ گاؤ خواہ شیر گوسپند دوشیدہ بار بار ہمراہ آب گرم کے پلانا چاہیے (بقدر تین اوقیہ ہمراہ شکر کے
اور بار بار ورم کو ٹٹول کر دیکھنا چاہیے کہ دبتا ہو مثل پکے ہوے پھوڑے کے یا نہین۔ اور ہیجان اقشعریرہ اور ورم کے دب جانے کا زیر انگشتان
امیدوار رہنا چاہیے کہ یہی علامت ریم پڑنے کی ہو پھر اگر دودھ کا پلانا کافی نہو آب حلبہ اور گوکھرو اور روغن بادام تلخ کا پلانا ضرور ہو اور اگر بسے
زیادہ قوی دواے منضج کی ضرورت ہو اور نضج بھی ہو رہا ہو مگر بہ نسبت پہلے اوقات کے کسیقدر زیادتی نضج کی ہو روغن بید انجیر بھی ان اجزا پر
زیادہ کرنا چاہیے۔ ایسے وقت مجرب یہ بھی ہو کہ طرحشقوق خشک بوزن ڈیڑھ درہم تخم مرو حلبہ ایک ایک درہم ان سب کو پیکر ہمراہ بعض اقسام دودھ
کے گرم گرم پلانا چاہیے جیسے شیر مادہ خر یا شیر گوسپند اور تعداد دودھ کی تین اوقیہ ہو اور بنظر جلا اور مزہ دار کرنے کے تھوڑی شکر بھی ملا دینی چاہیے
جو تین درہم سے زیادہ نہو یہ بھی مجرب ہو کہ طرحشقوق یابس ایک اوقیہ حلبہ دو اوقیہ تخم مرو چار اوقیہ کوٹ کر چھانین اور شیر بزا اور روغن کنجد ملا کر
ضماد تیار کرین آب نیم گرم سے نہانا بھی مفید ہو اور دبیلہ پر کسیقدر انجیر اور بابونہ اور حلبہ کو ضماد کرین پختہ کر کے اور تقویت کے واسطے اسمین نشاستہ
چڑھائین اور مراد ان سب تدبیرون سے یہی ہو کہ ورم پختہ ہو جاے اور پھوٹ جاے پھر اگر نضج کا ہونا دریافت ہوا اور نہلانے کا استعمال ہو چکا ہو اور
ان ضمادات کا بھی استعمال جو مذکور ہوے کر چکے ہون اور بعد نہلانے کے انجیر کا ضماد جو ابھی مذکور ہو چکا بھی لگا چکے ہون اب اس بیمار کے واسطے
فرش اور بچھاون نہ برتہ اور اوڑھنے کے کپڑے بھی زیادہ تجویز کرنے چاہیین اور اسکو منہ کے بل لیٹنے اور سو جانے کا حکم دیا جاے تاکہ بدن کے
بوجھ سے ورم شگافتہ ہو جاے۔ شگافتہ ہونے کی شناخت طبیب بذریعہ لاغری اور انگلیون کے نیچے دب جانے کے اور نیز بذریعہ قے کے اگر ریم
وغیرہ برآمد ہو خواہ دستون کی طرف ریم اور خون برآمد ہونے سے کر سکتا ہو۔ ایسے وقت لازم ہو کہ صبر آب کاسنی کے ہمراہ پلایا جاے۔ پھر جب
خوب شگافتہ ہو جاے ملحمات یعنے گوشت کی پیوند کرنیوالی ادویہ پلانی چاہیے علاوہ بران جس شخص کے معدہ سے قیح بطرف قے کے برآمد ہو اسکی صحت
سے یاس اور نومیدی بہ نسبت امیدحیات کے زیادہ ہو باین لحاظ پھر اگر دریافت بھی ہو جاے کہ ابھی کسیقدر قیح معدہ مین باقی ہو اسکو بذریعہ مسہل
کے دفع کرنا چاہیے اور قے کی تحریک ہرگز مناسب نہین ہو اور اگر یہ تدابیر مذکورہ بالا کارگر نہون جو تدبیرات اورام صلبہ کے باب مین مذکور ہین انکو
استعمال کرنا لازم ہو غذا جو ایسے بیمارون کے لائق بحال ہو ابتداے مرض مین افضا جو نشاستہ اور جو مقشر اور زردی بیضہ سے تیار ہون اور
آخر مرض مین وہ غذا جسمین سویا اور میتھی بقدر معلوم داخل کیجاتی ہو **قروح معدہ** کے معدہ مین قروح اور بثور کبھی تو بسبب حدت اور تیزی
اس خلط کے پڑجاتے ہین کہ جرم معدہ مین اس خلط کا تشرب ہوتا ہو یعنے وہ خلط جرم معدہ مین سما جاتی ہو خواہ فقط جرم معدہ سے وہ خلط حادث
ہوتی ہو اکثر قروح و بثور بسبب اس خلط کے پیدا ہوتے ہین جسکی ریزش اور آمد معدہ مین کسی اور عضو سے ہوتی ہو اسلیے کہ اکثر معدہ مین قرحہ بسبب
نزلہاے حادہ دماغی کے پڑتا ہو جو لذاع ہوتا ہو یا اینکہ قابل عفونت ہوتا ہو کہ خود وہی نزلہ سڑنے کے بعد معدہ کے جرم کو بھی کرتا ہو اگر زمانہ دراز
تک نزلہ گرتا رہے **علامات** اور فرق کے امور جو بثور فم معدہ اور معدہ اور امعاء کے ہین انکا بیان یہ ہو کہ اکثر قروح معدہ کے خصوصاً جب اسفل
معدہ مین ہون صغر نفس یعنے چھوٹی سانس کیطرف پہونچ جاتے ہین (اور قرشی نے صغر نفس سے مراد قلت روح لی ہو) اور رگین اسوقت
خوب بھری ہوئی معلوم ہوتی ہین کہ قوت ماسکہ مین ضعف ہو اور غشی اور برد اطراف بھی پیدا ہوتا ہو۔ کبھی قروح معدہ پر ڈکارین بدبو آتی اور
ایسا بخار معدہ سے اٹھتا جس سے زبان پر خشکی پیدا ہو یہ بھی دلیل ہوتی ہو اور قے زیادہ ہوا کرتی ہو اگر معدہ مین بثور پڑے ہون ڈکار بہت
زیادہ آتی ہو کبھی قرحہ فم معدہ مین قرحہ مری مین تفرقہ اسطور سے کیا جاتا ہو کہ اگر قرحہ مری مین ہو درد کا احساس پیچھے دونون شانون کے

بیچ مین ہوگا اور گردن کے پیچھے کیطرف بھی اوائل سینہ تک یعنے استخوان قص اور عظام خنجری کے درد محسوس ہوگا اسی طرح ثبوت اس قرحہ کا بروقت اُترنے لقمہ اور نوالہ کے ہوتا ہو کہ جس جگہ قرحہ پڑگیا ہو مری ہو خواہ فم معدہ بروقت اسکے اُترنے کے اسی جگہ درد کی زیادتی ہوگی اور جب قرحہ کی جگہ سے لقمہ آگے بڑھ جائیگا کسیقدر درد مین کمی ہوگی جو قرحہ فم معدہ مین ہو اسپر دلالت اس امر کی ہوتی ہو کہ درد زیرین مقامات سینہ مین ہوتا ہو اور شکم کے اوپر کے مقامات مین اور لقمہ اُترنے کی ایذا اُسین جب پیدا ہوتی ہو کہ نوالہ سینہ سے اُتر جاے اور زیادہ میلان درد کا بجانب مراق ہوتا ہو اور سانس چھوٹی ہوجاتی ہو اور اکثر غشی واقع ہوتی ہو جو قروح اور بثور قعر معدہ مین ہون انپر استدلال براز مین چھلکون کے نکلنے سے کیا جاتا ہو جب مدت دن تک اور خراش امعا کے یہ چھلکے برآمد ہون اور یہ بھی دلیل ہو کہ جب کوئی شے کھانے پینے والی معدہ مین پہونچکر ٹھہر جاے اسوقت اسفل معدہ مین تنبیح رہا درد معلوم ہو معدہ کے قرحہ اور آنتون کے قرحہ مین اسطرح فرق کرنا چاہیے کہ بروقت وارد ہونے طعام کے بدن پر موضع درد کا لحاظ کیا جاے پس اگر قرحہ معدہ مین ہو درد بروقت ورود غذا کے ناف سے اوپر ہوگا اور اگر معاء علیا یعنے اوپر کی آنت مین قرحہ ہو درد مذکور زیر ناف ہوگا اور معدہ کے قرحہ مین جو چھلکہ ہمراہ براز کے برآمد ہوگا بہت کم اور شاذ و نادر برآمد ہوگا اور معاء علیا کے قرحہ مین پوست رقیق ہمراہ براز کے برآمد ہوگی۔ پوست کا معدہ سے برآمد ہونا ہمراہ براز کے اسپر یہ بھی دلیل ہوتی ہو کہ درد اطراف امعا مین نہین ہوتا بلکہ امعا سے اوپر درد ہوتا ہو مگر پھر بھی اکثر التباس درد ہوکا ہوجاتا ہو اور ذوسنطاریا معوی جو امعاے علیا کے قروح سے پیدا ہوتا ہو اس سے اشتباہ پیدا ہوتا ہو لہذا واجب ہو کہ ان اقسام کی شناخت مین خوب سوچ سمجھ کر کارروائی کرین۔ نے کیطرف سے اگر قشرہ یعنے پوست برآمد ہو جاے قرحہ مری یا قرحہ معدہ کے سوا قرحہ کا احتمال نہوگا۔ اگر امتحان کرنا اس امر کا منظور ہو کہ قرحہ معدہ مین ہو یا امعا مین سرکا ورائی پلا کرتے کرانی چاہیے **علاج قروح معدہ** کا تازہ جراحت جو معدہ مین واقع ہو اسکا علاج ادویۂ قابضہ کرنا چاہیے اور غذاے زود ہضم کا استعمال رہے اور جن ادویہ سے زخم پیدا ہوتا ہو زنگار اور سپیدہ اور مرتک اور توتیا پڑنے سے انکو بچانا چاہیے بلکہ واجب ہو کہ پہلے قروح معدہ اور آکلہ معدہ کا تنقیہ ماء العسل اور جلاب سے کیا جاے اور دواے منقی مین اتنی قوت بھی نہونی چاہیے جو ایذا دہی کرے اور قرحہ کو بڑھاوے اور یہ خاصیت ایذا دہی اور قرحہ بڑھانے کی اُسمین نسبت پاک کرنے چرک اور نفع دینے سکون درد وغیرہ کے زیادہ ہو بسبب اسکے کہ قوی الاثر ہو اور زخم کو ہلا دیتی ہو بلکہ واجب ہو کہ جلا اور غسل یعنے چرک دھونے کی قوت اس مین ایسی ہو کہ اسفل کیطرف دھو کر اخراج کردے (یعنے مزلق ہو) پھر اگر ہمراہ قروح کے سڑا ہوا کوئی مادہ اور گوشت مردار بھی ہو واجب ہو کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو مردار گوشت پیدا کرکے زخم بھی پورا دے بہت ہی عمدہ اور مناسب اس غرض کے پورا کرنے مین ایارج فیقرا ہو جب قرحہ آلائش سے پاک ہوجاے واجب ہو کہ پھر گاے کا مسکہ مکھن نکالا ہوا اور شربت بہی اور انار وغیرہ کا استعمال کرین **ایضاً** آب جو آب انار کے ساتھ اور فواکہ کے افشورجات جو قابض ہین بیشتر احتیاج غذا دینے مین بطون یعنے اوجھ جوان بیل خواہ بچہ گاؤ کے ہوتی ہو جو سرکہ مین پختہ کیا ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ جبتک چرک اور ریم قرحہ کا پاک نہ کرلیا جاے اور بالکل صاف نہو جاے کسی دواے جاذب کا نفع ظاہر نہوگا اور نہ کسی دواے مدمل سے نفع ہوگا۔ اور اگر استعمال مدملات ادویہ کا کیا جاے اور مرض یعنے قرحہ بجانب مری خواہ فم معدہ کے ہو اسوقت مدملات مین ادویہ مغریہ سے مقدار مناسب بھی مثل کتیرا اور صمغ عربی کے داخل کرنی ضرور ہے کبھی قروح معدہ کو فلونیا بھی نافع ہوتی ہو **ایضاً** اقراص کہربا خصوصاً اگر قی الدم عارض ہو مفید ہوتے ہین اور جملہ اقسام ربوب قابضہ کے بھی قرحہ معدہ کو مفید ہین اور کبھی رب غافث اور رب افسنتین بھی نافع ہوتا ہو اگر معدہ مین قروح ہو اور کسی داعی اور امر ضروری کی وجہ سے بدون اسہال پیدا کرنے کے چارہ نہو لازم ہو کہ مثل ملتاس کے مسہل دیا جاے۔ اور اگر قروح معدہ سے خود بخود اسہال عارض ہو اسکے بند کرنے مین اقراص طباشیر اور ربوب قابضہ آب سویق یعنے ہمراہ جو کے ستو کے پختہ کرکے دینا چاہیے۔ اور اگر معدہ متقرحہ مین آکلہ پیدا ہو اسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو ہمنے باب نفث الدم مین لکھا ہو **علاج بثور معدہ** کا نافع یہ تدبیر ہو کہ پہلے بنرمی اور سہولت ایسے ادویہ سے تنقیہ کرین جنکی اجازت اور ہدایت باب قروح معدہ مین دی گئی ہو جیسے ملتاس وغیرہ اور بعد ایسے تنقیہ کے حب الریان ہمراہ زبیب کے اور دودھ جسمین لوہا گرم کرکے بجھایا جاے

نافع ہوتا ہے **حکم معدہ کے پھٹ جانیکا** جس شخص کا معدہ پھٹ جاے اسکے زندہ رہنے کی امید کمتر ہو مگر اسکا تھوڑا پھٹ جائے **پانچواں مقالہ** معدہ کے ان احوال کا بیان جو بجہت شامل ہونے معدہ کے لاحق ہوتے ہین خواہ جو اشیا معدہ سے خارج ہوتے ہین یا کسی وجہ سے وہ احوال عارض ہوتے ہین اور کسیقدر احوال مراق اور شراسیف وغیرہ کا **نفخہ معدہ کا بیان** کبھی نفخہ بسبب طعام کے پیدا ہوتا ہو اگر اسمین رطوبت غریبہ ایسی ہو جو ریح کیطرف تحلیل ہوجاے اور حرارت یعنے قوت ہاضمہ اگرچہ درجۂ اعتدال پر ہو اور غذاے جید کو اچھی طرح ہضم کردیتی ہو مگر ایسی غذاے نفاخ کی تحلیل سواے اسکے کہ ستحیل بریح کردے اور کسی قسم کی نہ کرسکے کبھی نفخہ بسبب ضعف حرارت ہاضمہ کے پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ غذا اگرچہ بذاتہ نفاخ نہو مگر جسوقت حرارت ہاضمہ کی اسکے ہضم سے ضعیف ہوتی ہو تغیر پیدا کرکے ریاح اٹھاتی ہو اسلیے کہ جو مادہ غذا کہ اسمین بنا نفخ ہوگی خاصیت نہو کبھی اس سے نفخ پیدا نہوگا۔ جب تک کہ حرارت ہاضمہ مین کمی قوت کی اتنی نہو کہ حرکت کرے اور ہضم نہ کرسکے جیسے اگر بالکل حرارت ہاضمہ کی معدوم ہوجاے پھر اگرچہ غذاے نفاخ بھی کھا جاے مگر نفخ پیدا نہوگا جس غذا سے نفخ پیدا نہین ہوتا یا تو درحقیقت وہ غذا بذات خود ایسی اچھی ہو کہ اسکو نفاخ ہونے سے براءت اور دوری ہو یا دو سبب خارج از غذا مین سے کوئی سبب کی موجودگی مانع نفخ سے ہوتی ہو پہلا سبب تو یہ ہو کہ حرارت ہاضمہ نے اسی غذاے نفاخ پر اچھی طرح غلبہ کیا ہو دوسرا سبب یہ ہو کہ فنا د حرارت ہاضمہ اور برودت مجمدہ کا وجود اسقدر ہے کہ غذا کی تحریک معدہ مین کسیقدر بھی نہین ہوتی ہو اور سلم ویسی ہی بلا تصرف براز یا قے کی راہ سے نکلجاتی ہو بیشتر ایسا بھی اتفاق ہوتا ہو کہ حرارت ہاضمہ تو مشغول ہضم غذا مین ہوتی ہو اور غذا قابل ہضم ہوجانے کی بھی ہو اور ابھی فعل حرارت ہاضمہ کا پورا نہین ہوا کہ اسکا معارضہ یعنے مقابلہ شرابی وغیرہ کے پینے سے کیا گیا اور بمقدار کثیر اسقدر استعمال مشروبات باردہ کا ہوا جسکی وجہ سے حرارت ہاضمہ مین قصور اور کمی پیدا ہوگئی خواہ کوئی حرکت نازیبا ایسی واقع ہوئی جسنے غذا کو با فراط ہلادیا اور اپنی جگہ پر قرار اسے نرہا (ایسی بے احتیاطی سے نفخ پیدا ہونا خیال کیا جاسکتا ہو) کبھی مزاج غذا کا خود نفاخ ہوتا ہو جیسے لوبیا اور مسور وغیرہ کہ اسوقت اگر قوت قوی بھی ہو اور موانع ہضم سے اجتناب بھی کیا جاے پھر بھی نفخ ضرور پیدا ہوگا ہان اگر حرارت شدید ہو اور قوت ہاضمہ بدرجہ قوی ہو تو ایسی غذا بھی بلا نفخ کے ہضم ہوسکتی ہو اکثر یہ مین شراب غلیظ اور شیرین نفاخ ہوتی ہو ہان اگر شیرینی کے ہمراہ رقت قوام ہو جس سے ریح لطیف پیدا ہو وہ نفاخ نہوگی کبھی سبب نفخہ کا طعام گرم طبیعت کا ہوتا ہو اسلیے کہ طعام حار جب بروقت ہضم ہونیکے اسمین حرارت نے معدہ کی اثر کرکے اسکو گرم بالفعل بھی کردیا یعنے وہ طعام جو گرم بالطبع تھا اب بالفعل بھی گرم ہوگیا اور معدہ مین کوئی مادہ بارد و رطب پہلے سے موجود تھا مثلاً بلغم وغیرہ تو اب اس طعام گرم کی اس مادہ سے ملاقات ہوئی ایسے مادہ کی تحلیل یہ غذاے گرم کرکے اسکا اخراج معدہ سے کرگئی اور اسوقت نفخ پیدا ہوگا کبھی سبب نفخہ اور قراقر کا خالی ہونا شکم کا اور معدہ مین رطوبات خام اور زجاجی کا پر ہونا اسیطرح امعا مین ایسی رطوبت کا موجود ہونا بھی ہوتا ہو وجہ یہ ہو کہ جسوقت طبیعت بدنی متوجہ ہضم غذا پر ہوتی ہو اس رطوبت خام مین جو معدہ اور امعا مین بھری ہو تصرف کرنے سے باز رہتی ہو لہذا بروقت امتلاے معدہ کے غذا سے یہ رطوبت بجاے خود ساکن اور ٹھہری ہوئی رہتی ہو پھر جب ہضم غذا سے طبیعت کو فراغ حاصل ہوا ایسے رطوبت کی تحلیل پر متوجہ ہوتی ہو لہذا بروقت خلو معدہ کے ریاح پیدا ہوتے ہین جو اسی رطوبت خام موجودہ معدہ و امعا کی تحلیل سے اٹھتے ہین کبھی بحالت خلو معدہ اگرچہ رطوبت خام بھی معدہ وغیرہ مین نہو نفخہ اسطرح پیدا ہوتا ہو کہ طبیعت بدنی جسوقت خلو معدہ باقی ہو اور قواے طبیعہ کی تحریک ہوئی ہو اسوقت وہ ہوا جو اندرون فضا یعنے خالی مقامات جسم کے بھری ہوئی ہو اسے بھی حرکت ہوتی ہو خواہ طبیعت اس ہوا کو حرکت دیتی ہو اور ہمراہ اسی ہوا کے باقیماندہ اجزہ رطوبات بدنی کے بھی متحرک ہوکر شکل ریاح کے معلوم ہوتے ہین کبھی سبب نفخہ کا کثرت سودا اور امراض طحال ہوتے ہین اور اکثر کاہ جو برودت خارجی بدن پر وارد ہو وہ بھی سبب نفخہ کی ہوتی ہو خواہ ریاح جن سے بدن بھر جاتا ہو انسے بھی نفخہ پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ بروقت ورود برودت خارجی خواہ امتلاے بدن کے ریاح سے غذا کے ہضم سے قدر معتدل سے دوچند مقدار حرارت کی حاجت پڑتی اور حرارت معتدل کا عمل غذا مین نصف ہی باقی رہجاتا ہو اور چونکہ پورا عمل حرارت معتدلہ کا یہ ہو کہ انضاج رطوبات بدنی مثل ہضم تمام غذا وغیرہ کے

کرے اور جب نصف عمل اسکا رکگیا اس سے بجاے ہضم تام کے تغیر پیدا ہوگی اور یہی سے نفخہ پیدا ہوگا جسوقت ناقہین امراض کے شکم مین نفخ زیادہ ہوا کرے عکس مرض کی خبر دیتا ہو **امراض مراقی کا بیان** مراقی مرض اکثر بسبب شدت حرارت معدہ اور بند ہوجانے ان راہون کے (جو غذا لینے کے واسطے تمام اعضاے بدنی مین مخلوق ہین) پیدا ہوتا ہو کہ بسبب انسداد ان راہون کے غذا پلٹ کر اطراف معدہ مین محتبس ہوجاتی ہو اور اسیوجہ سے کھٹی ڈکارین آتی ہین اور قے ایسی ہوتی ہو جس سے دانت کند ہوجائین خصوصًا اگر طحال کے ماؤف ہونے کے ہمراہ امراض مراقی کی شرکت ہو براز امراض مراقیہ مین نرم اور پتلا ہوتا ہو اور خون مین غلظت آجاتی ہو۔ اکثر مراق کے اطراف مین ورم ہوتا ہو جس سے بخار سوداوی اٹھتا ہو اور مالیخولیاے مراقی پیدا ہوتا ہو **علامات نفخہ معدی کے** جو قسم نفخہ اور تولد ریح کی بسبب جوہر طعام کے ہو یعنے غذاے نفاخ اور مولد ریح سے جو قسم پیدا ہو اسپر دلالت اسیطرح سے ہوتی ہو کہ جو شے کھانے پینے مین آئی ہو اسکی طرف رجوع کرین اور اسکو پہچانین (۲) یہ بھی اسی قسم کی علامت ہو کہ غذائی نفخہ زیادہ نہین ہوتا اور اکثر اوقات مین ہوتا ہو اور نہ جسوقت غذاے جید کا استعمال ہو اسوقت ہوتا ہو (۳) یہ بھی علامت اسی قسم کے نفخ کی ہو اگر ڈکار رکمر رسہ کر آجاے نفخہ کی ایذا او رضرر مین سکون پیدا ہوجاتا ہو۔ یہی صورت شناخت کرنے اس نفخہ کی ہو جو غذا مین خطا تدبیر کرنے سے پیدا ہو کہ اسپر آب کثیر پیا جاے خواہ حرکت نامناسب سے معدہ مین اسے جنبش زیادہ ہو اور ہضم نہونے پاے اور مختصر یہ ہو کہ ایسے امور واقع ہون بعد استعمال غذا کے جنسے قوت ہاضمہ کی فعل کا معارضہ او رمقابلہ ہو پس یہ جملہ اقسام نفخہ کے وجود اسباب مذکورہ سے پہچانے جاتے ہین اور اس سے اسکی شناخت ہوجاتی ہو کہ جب ان امور کے مخالف امور مناسب کا استعمال کیا جاے نفخ بھی دور ہوجاتا ہو نفخہ سوداوی او بلغمی یعنے خام اخلاط سے جو نفخہ پیدا ہوتا ہو ان دونون مین فرق یہ ہو کہ نفخہ سوداوی خشکی اور یبوست سے ہوتا ہو اور بلغمی نفخہ کے ہمراہ رطوبات بھی ہوتے ہین۔ باقیماندہ اقسام نفخ کے جو اور اقسام سے پیدا ہوتے ہین انکے علامات انھین اسباب کی موجودگی سے معلوم ہوتے ہین **علاج** اگر سبب نفخہ کا غذاے نفاخ ہو ایسی غذا کو ترک کردینا چاہیے اور جو سوء تدبیری بعد استعمال غذا کے ہوتی ہو آیندہ حسن تدبیر سے برتاؤ کیا جاے اور قوت ہاضمہ سے معارضہ او رمقابلہ افعال اور حرکات ناملائم کرکے نہونے پاے اور جبتک یہ تدابیر عمدہ عمل مین آتی رہین ساتھ ہی اُنکے یہ بھی التزام رہے کہ مریض ایک مسہری اور چارپائی وغیرہ پر سویا کرے جسمین روئی دار چھت اور پردہ اور فرش اچھی طرح گدگدا اور گرم منڈھا اور بچھا ہو اور پیٹ کے بھل اسے سونے کی اجازت دیجاے۔ اگر سبب نفخہ کا برودت معدہ کی ہو خواہ ضعف معدہ سے نفخ پیدا ہوتا ہو اسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو باب ضعف معدہ مین مذکور ہوچکا اور تمریخ معدہ کی روغن سے کرنی چاہیے جسمین لطفات اور کاسرریاح کو جوش دیا ہو جیسے اجوائن اور کاشم اور زیرہ اور اگر اس سے زیادہ قوی ادویہ کی ضرورت ہو سداب اور تخم سداب اور حب الغار او رانجدان او رسیالیوس وغیرہ کو جوش دین اور روغنون مین تمریخ کے واسطے روغن غار کو اختیار کرین خواہ روغن بیدانجیر وغیرہ کبھی تمریخ معدہ کی ایسے روغن سے کافی ہوتی ہو جسمین سویا (خواہ برگ نرسہ برگ سنبھالو اور تخم سنبھالو) کو جوش دیا ہو۔ اسکے بعد مرہم قوی کی مالش جیسے وہ مرہم جو زوفا اور شبت اور آب خاکستر وغیرہ سے تیار ہوا ہو اور بیشتر حاجت حقنہ کی ایسے ہی روغن سے ہوتی ہو جو مذکور ہوے۔ اور کبھی مالش کے روغن مین زفت بھی ملائی جاتی ہو۔ اگر یہ برودت کسی مادہ غلیظ سے پیدا ہوئی ہو ہرگز یہ ادویہ نہ دینی چاہیین اسلیے کہ بیشتر ہیجان ریاح کا ان سے زیادہ ہوجاتا ہو بلکہ پہلے تنقیہ مادہ کا کرلین اسکے بعد ایسی دواؤن کو استعمال کرین اگر برودت معدہ کی سادہ بلا مادہ ہو اسوقت ہیجان ریاح کا چندان خوف ہمکو نہین ہوتا بلکہ انھین ادویہ کو بیخوف پلائین گے منجملہ ان ادویہ کے جو ایسے بیمار کو ہم دیتے ہین اور زیادہ نافع ہوتی ہو کہ ایک خرما یعنے ۲ ماشہ جعدہ کو پانی مین خوب جوش دیکر اسکو پلاتے ہین خواہ طبیخ فودنج نہری مین شہد ملا کر استعمال کرتے ہین۔ خولنجان کا جوشاندہ بھی زیادہ مفید ہو۔ اور خولنجان کو سکنجبین ملا کر برابر نخود کے گولیان بنائین اور ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے کھلائین کہ اس دوا سے اخراج ریح کا زیادہ ہوتا ہو اور رطوبت کم نکالتی ہو۔ نفخہ خاصیہ یعنے ایسے نفخہ کو جو بدشواری علاج پذیر ہو جند بیدستر کو مع سرکہ اور ماورد اور زیت کہنہ ملا کر مفید ہوتا ہو خصوصًا سرکہ انجدان یا خل عنصل کہتے ہین کہ

کعب خنزیر کو سوختہ کر کے استعمال کرنا بھی عمدہ علاج اس نفخہ کا ہے جو نفخہ کہ خفیف ہو اسکے علاج مین بعد طعام کے تھوڑی سی شراب پلانی کافی ہے کہ اسکو پی کر سو رہے اور ایذائے نفخہ سے بری اور جدا ہو کر اٹھے گا۔ یہ مروخ نافع ہے کہ شونیز اور حب الغار اور سداب کو شراب مین اچھی طرح پختہ کرین اور صاف کرین پھر کسی روغن مناسب کو نصف وزن شراب مذکور کے لے کر اسی شراب مین پختہ کرین تا اینکہ شراب جل جاے اور فقط روغن باقی رہے بعد ازان اسی روغن کی مالش کرین اسیطرح روغن شونیز کی تمریخ بھی مفید ہے بعض اطبا نے کہا ہے کہ حبق فرم یعنے ریحان سلیمان ان لڑکون کے واسطے زیادہ مفید ہے جنکے پیٹ زیادہ پھولتے ہون۔ نفخہ لازمہ سوداویہ یعنے وہ نفخہ جو ہر وقت موجود رہے اسکا علاج سنجرینا اور فنداد یقون اور اجوائن سے کیا جاتا ہے اور اگر استفراغ قوی کی حاجت ہوتی ہے حب منتن کا استعمال کرتے ہین اور اسفنج کو سرکہ کہنہ مین تر کر کے اوپر رکھتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ سرکہ انجدان سے تر کرین

قراقر کا بیان

جمیع اسباب نفخہ کے بعینہ وہی اسباب قراقر کے ہین کہ جسوقت یہ اسباب نفخہ پیدا کرتے ہین اور طبیعت بدن کا ارادہ اس نفخہ کے دفع کرنے کا ہوتا ہے اور یہ نفخہ دفع ہونے مین ایسی اطاعت طبیعت کی نہین کرتا کہ اوپر کیطرف بذریعہ ڈکار کے خواہ نیچے کیطرف بذریعہ اخراج ریاح کے دفع ہو جاے بلکہ ادعیہ امعا یعنے اندرونی مقامات مین آنتون کے متحرک ہوا کرتا ہے اسوقت قراقر پیدا ہوتا ہے اور پیٹ بولنے کی آواز معلوم ہوتی ہے خصوصاً جبتک یہ ریاح چھوٹی چھوٹی آنتون مین متحرک رہتے ہین کہ جنکے منافذ اور سوراخ تنگ ہین اس زمانہ مین تو قراقر زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹی آنتون سے جب وہ ریاح جدا ہو کر وسعت مین موٹی اور بڑی آنتون کے آتے ہین تو قراقر مین نرمی اور کمی ہوتی ہے مگر آواز قرقرہ کی اسوقت بھاری ہوتی ہے اگرچہ کمتر ہوتی ہے اور باریک اور چھوٹی آنتون کے قراقر کی آواز باریک اور پتلی ہوتی ہے اگرچہ زیادہ ہوتی ہے جب یہی ریاح رطوبات سے آمیختہ ہو جاتے ہین اسوقت انمین صفائی باقی نہین رہتی اور جسوقت یہ ریاح فضا یعنے وسیع جگہ اور خالی رطوبات وغیرہ سے پاتے ہین اور خود ان ریاح کا قوام پختہ اور نضج یافتہ ہوتا ہے اور اچھی طرح ہلانے اور جنبش دینے کی قوت انمین ہوتی ہے اسوقت اخراج سے ان ریاح کے بڑی آواز اور صفائی کے ساتھ پیدا ہوتی ہے آواز ریح کی صفائی امعا کی پاک صاف ہونے پر خواہ براز کی خشکی پر دلالت کرتی ہے قراقر کا علاج نفخہ کے علاج سے زیادہ قوی کرنا چاہیے۔ جو شخص اپنے شکم مین ریاح کی کثرت دیکھے اور کسیقدر تپ بھی اسے لاحق ہو لازم ہے کہ زیرہ ہمراہ ترنجبین کے تناول کرے اور شکر کو نہ ملاے

ملاست معدہ کا بیان

اور زلق معدہ معدہ کا چکنا ہونا اور غذا کا معدہ سے پھسلنا کبھی اسکا سبب حرارت معدہ مع ایسے مادہ کے ہوتی ہے جو لذاع ہے اور طعام کو معدہ سے لذع پیدا کر کے پھسلا دیتا ہے اور کثیر یہ مرض سوء مزاج ساذج گرم سے معدہ کے پیدا ہوتا ہے اور ہوتا ہے تو اسی وقت ہوتا ہے جب سوء مزاج ساذج مذکور اسقدر زیادہ ہو کہ قوت ماسکہ کو ضرر پہونچاے کبھی یہ مرض بسبب ایسے سوء مزاج بارد یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ مزلق ہے اور کبھی سوء مزاج بارد ساذج سے بھی پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب قروح معدہ کے ملاست اور زلق معدہ پیدا ہوتا ہے کہ بسبب ایذا دہی قروح کے جو ورود غذا کے وقت زیادہ ہوتی ہے معدہ کی حرکت اسی غذا کے دفع کرنے پر جلدی اور دفعتہ ہوتی ہے کبھی یہ مرض ضعف ماسکہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جب بعد زلق معدہ اور امعا کے اور بعد ملاست معدہ کے کھٹی ڈکار آنے لگے بنا بر قول بقراط یہ علامت جید ہے اسلیے کہ ڈکار کا آنا دلیل ہے کہ جو حرارت معدہ کی کبھی ہوئی تھی اب کسیقدر اسمین نہوض یعنے ترقی پیدا ہوئی اسلیے کہ اگر بالکل حرارت مفقود ہوتی تو پھر معدہ مین ریح کیون پیدا ہوتی اور جب ریح پیدا ہوتی تو ڈکار بھی نہ آتی مگر اب ڈکار آتی ہے تو ریح پیدا ہوتی ہے اور حرارت بھی کسیقدر بڑھی ہے **علامات** اسکے مشہور ہین دوبارہ لکھنے اور بیان کرنیکی حاجت نہین ہے **علاج** اگر یہ مرض بسبب سوء مزاج حار مادی کے ہو پہلے اخراج خلط کا نرمی کرنا چاہیے اور بعد ازان ربوب فواکہ قابضہ اور آب سویق کا استعمال کرین جسمین باجرہ کو پختہ کیا ہو اور اگر مرض مین طول ہو اسوقت حاجت گاے کے دہی کی ہوگی جو پختہ کر کے پلایا جاے یا اسمین لوہا خواہ سنگریزے گرم کر کے بجھاے جائین اور دیگر ادویہ قابضہ بھی دہی کے ساتھ دینی ہونگی جیسے طباشیر اور گل سرخ اور کہربا اور گلنار اور قرظ یعنے سینگری ببول کی اور طراثیث کی اسیطرح پر کہ ستر تولہ دہی مین ڈیڑھ تولہ ادویہ ملا کر استعمال کرینگے۔ اور معدہ پر ضمادات مذکورہ

قانون عام مین لگائے جائین اور غذا سو مقشر اور چاول اور باجرہ سے ہمراہ عصارہ فواکہ قابضہ کے جیسے آب انگور خام اور آب انار ترش اور آب سفرجل ترش سے اختیار کیجائے اگر بدون استعمال گوشت کے چارہ نہیں ہوتا چوزہائے مرغ اور تیترا اور لوہ کو خوب طرح بھونکر اور رانہائے بریان کرنے مین ترشی آبہائے مذکورہ بالا کی انپر چھڑکتے جاتے ہین اور خوب طرح بھونکر کھلاتے ہین۔ قریب قریب اسی تدبیر کے علاج اس مریض کا ہو جسکو سوء مزاج حار بلا مادہ سے گوشا ذونادر زلق المعدہ عارض ہو جیسا کہ باب قانون عام مین بیان کیا گیا ہو۔ اگر یہ مرض برودت معدہ سے پیدا ہوا ہو مشروبات اور ضمادہائے سخنہ سے علاج کرنا چاہیے چنانچہ اپنے مقام پران ادویہ کا ذکر ہو چکا ہو اور غذا مین چکاوک اور کنجشک بریان اور چوزہائے مرغ بھی کھلانے چاہیین کہ انکا گوشت معدہ مین دیرتک ٹھہرتا ہو اور ران جملہ اقسام گوشت کو قابض یا گرم مصالح سے خوشبو کرنا چاہیے خواہ قابض اور گرم دونون قسم کے مصالحہ کو ملانا چاہیے۔ اور اگر کوئی مادہ بھی موجود ہو اسکا تنقیہ اسی طور سے جیسا کہ بیان ہو چکا پہلے کر لینا چاہیے۔ ہر ہفتہ مین قے کا استعمال اور جوارش خوزی اور جوارش حب الآس اور جوارش خبث الحدید کا بھی کرنا لازم ہو اور نبیذ غلیظ اور کہنہ بھی پلانی چاہیے۔ اگر بسبب قروح کے مرض پیدا ہو قرحہ کا خاص علاج پہلے کرینگے بعد ازان معدہ کے قوی کرنے کی تدبیر کیجائیگی۔ اگر بسبب ضعف قوت ماسکہ کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اسکا علاج یہ ہو کہ مشددات قابضہ (مثل لبلابہ بریان اور خرنوب وغیرہ کے) ہمراہ مسخنات خوشبو کے شربا اور ضمادا استعمال کرین ایسی قسم مین جوارش خرنوب آب فودنج تازہ کے ہمراہ خواہ دوائے سماق آب خرنوب کے ساتھ یا سفوف انار دانہ رب سفرجل ترش کے ساتھ جس رب مین اور کوئی شے نملی ہو یا جوارش خوزی رب الآس کے ہمراہ مفید ہوتی ہو۔ منفعت عظیم پیدا کرنیوالی دوا اس مرض مین یہ بھی ہو کہ اقراص ہوفسطیداس اور اقراص گلنار کو اختیار کرین اور ضماد فنتین ہمراہ قوابض کے لگائین۔ غذا ایسے بیمار کی اقرب ہم غذائے سوء مزاج حار رطب کے بھنی ہوئی اشیاء او طبخات اور ربوب کے جملہ اقسام جو معلوم ہو چکے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ آب جو ہمراہ تمر ہندی کے اندرونی غشا اور جھلی کے امراض کو نافع ہو

قے اور تہوع اور غشیان اور قلق معدہ کا بیان قے سے مراد وہ حرکت معدہ کی ہو جس سے معدہ کسی شے موجود معدہ کو منہ کیطرف سے دفع کرتا ہو اور وہ شے اس معدہ کے دفع کرنے کو قبول بھی کر لیتی ہو یعنے منہ کیطرف سے نکل بھی جاتی ہو اور تہوع یعنے ابکائی اسکو کہتے ہین کہ معدہ تو شے موجودہ کے اخراج پر حرکت کرے مگر وہ شے منہ تک آکر خارج نہو جائے پس آب قے اور تہوع مین فرق یہی ٹھہرا کہ قے کی حالت مین اخراج شے موجودہ کا منہ کیطرف سے ہو جاتا ہو اور ابکائی مین نہین ہوتا مگر معدہ کی حرکت قے اور تہوع دونون مین اخراج شے موجود پر اچھی طرح ظاہر ہوتی ہو۔ اور غشیان یعنے متلی کے یہ معنے ہین کہ معدہ آمادہ حرکت اخراج شے موجودہ پر ہوتا ہو اور گویا کوئی امر معدہ پر متقاضی حرکت اخراج شے مذکور کا ہوتا ہو اور یہ تقاضا اور خواہش اس متقاضی کی ہمیشہ اور دیر تک رہے خواہ تھوڑے زمانہ کے بعد اسکا تقاضا برطرف ہو جائے مگر حرکت معدہ کی ابھی پیدا نہو۔ یہ تینون حالات یعنے قے اور تہوع اور غشیان بالکل اشتہائے معدہ کے مخالف ہین اور ہر طرح سے انکی مخالفت ظاہر ہے۔ تقلب نفس اس متلی کو کہتے ہین جو لازم اور دیرپا ہو اور کبھی اشتہا کے زائل ہو جانے کو بھی تقلب نفس بولتے ہین۔ قے کی بعض قسم حاد اور تیز ایسی ہوتی ہو جس سے قلق اور بیچینی پیدا ہوتی ہو جسطرح ہیضہ کی قے خواہ جو شخص کوئی قے لانیوالی دوا پی چکا ہو اسکی قے۔ اور بعض قسم قے کی باسکون و آرام ہوتی ہو جسطرح قے خوگرفتہ لوگون کی جو بسہولت اور بلا اذیت ہو جاتی ہو جب ابکائی پیدا ہوتی ہو ضرور کوئی ایسی شے بھی پیدا ہوتی ہو جو فم معدہ کو محتاج گرادنیے کسی غذا وغیرہ کا جانب اقرب یعنے منہ کیطرف سے کر دیتی ہو اور یہ شے فم معدہ کی ایسی کیفیت پیدا کرتی ہو یا تو کوئی کیفیت خراب ایسی ہوتی ہو جسکا فعل ایذا رسانی کا معدہ مین وہی ہوتا ہو جو فعل اس خراب مادہ کا ہو جس سے معدہ کو ایذا پہونچتی ہو خواہ معدہ سے عضو شارک کو موذی ہوتا ہو جیسے دماغ پر جب کسی طرح کا صدمہ ضربت وغیرہ کا پہونچے کہ اسوقت ابکائی بشرکت ایذائے دماغ کے پیدا ہوگی یا اینکہ وہ شے مذکورہ بالا کوئی مادہ غلطی ایسا ہو جو معدہ مین سمایا ہوا ہو خواہ اس مادہ کی ریزش معدہ پر ہوتی ہو کہ اس مادہ سے طعام فاسد ہو جاتا ہو خواہ وہ مادہ صفراوی اور رطوبت ردی کا متعفن ہوتا ہو جسطرح حوامل کو تہوع ایسے ہی مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہو یا اینکہ اگرچہ وہ رطوبت ردی

اور غراب نہین ہو مگر فم معدہ کو تر کرکے ڈھیلا کر دیتی ہو بدون اسکے کہ اس رطوبت مین کسی قسم کی خرابی ہو خواہ وہ رطوبت غلیظ چسپندہ ہو یا اپنی کثرت مقدار کی وجہ سے گرانی معدہ پر زیادہ پیدا کرے گو اور کسی قسم کا سبب خرابی کا پیدا نہو اسلیے کہ معدہ ہلکی گرانی سے بھی اذیت پاتا ہو اور تہوع پیدا ہوتا ہو اگرچہ وہ شے جو معدہ مین رُکی ہوئی ہو مثلاً خون یا بلغم شیرین ہو کیون نہو کہ باوجودیکہ تھوڑی دیر بعد اس سے تغذیہ بدن کا ہو جاے اور معدہ خود بھی اس مادہ دموی یا بلغم حلو سے غذا پاے گا اور سبک ہو جائیگا اسلیے کہ خون سے معدہ کو ضرور غذا ملتی ہو اور بلغم شیرین سے خون بنتا ہو یعنے اس سے بھی تغذیہ معدہ کا بعد استحالہ کے ہوتا ہو یہ نہین کہ فوراً اس خون سے تغذیہ معدہ کا ہو جاے اور جسطرح وہ خون یا بلغم طبعی شیرین معدہ مین پہونچا ہو ویسا ہی بلاتصرف اور کمی بیشی غذاے معدہ بنجاے بلکہ اس سے تغذیہ بہ نسبت معدہ کے رفتہ رفتہ جسقدر ان رگون مین پہونچکر معدہ کے حصہ مین آتا ہو جن رگون سے یہ خدمت متعلق ہو کہ خون کا مزاج اور کیفیت مشابہ مزاج معدہ کے بدل دیتی ہین اور یہ وہی رگین ہین جنکا ذکر تشریح عام اور خاص معدہ کی تشریح مین ہو چکا ہو الغرض ان رگون سے پلٹ کر اور مزاج یافتہ ہو کر یہ خون اور بلغم شیرین غذاے معدہ ہوتا ہو ہان اگر کوئی ایسا ہی سبب مانع پیدا ہو جاے کہ غذا پانے معدہ کو منع کرے اور وہ عروق معدہ مین ایسی چیز نہ پہونچا سکین جسپر معدہ قناعت کرکے متوجہ اسکے ہضم پر ہو کر اسکا استحالہ اپنے مناسب مزاج خون کیطرف کر دے ایسے وقت ضرور ہو کہ معدہ کو اس خون سے غذا نہ ملے گی۔ غذا ملنے کا خون سے معدہ کو اکثر گاہ یہ بھی سبب واقع ہوتا ہو کہ جگر معدہ پر خون صالح کو گراتا ہو اور یہ ریزش ان رگون کیطرف سے نہین ہوتی جنکا نام زارقہ دم ہے بلکہ ان رگون سے یہ خون جگر سے معدہ مین پہونچتا ہو جدھر سے کیموس کا نفوذ جگر مین ہوتا ہو اور یہ خون صالح جسکی جگر سے آمد تجویز ہوئی ہو زیادہ گرانبار معدہ پر نہین ہوتا اور اسکی آمد جگر سے اسی غرض سے ہوتی ہو کہ معدہ اسکو بطور انتشاف اور پونچھنے کے اپنی طرف کھینچے اور اس جوہر اور مادہ کو معدہ اپنے مادہ کیطرف بدل کر جب یہ خون مشابہ جوہر معدہ کے ہو جاے اسکو اپنی غذا بنالے۔ بڑی غلطی کی ہو جسنے حکم قطعی اس امر پر کیا ہو کہ خون سے معدہ کی غذا بالکل نہین ہوتی بعض آدمیون کو سوداوی قے بطور دودھ کے ہوتی ہو اور وہ شخص ایسی قے کا عادی اور خوگر ہوتا ہو اور قے ہی کرنے مین اسکی تندرستی ہو ورنہ خراب حالی پیدا ہو اور اکثر یہی قے مری اور حلق مین سوزش پیدا کرتی ہو بلکہ زخم ڈالدیتی ہو۔ متلی کی بعض قسم وہ ہو جو علامت بحران کی ہو اور اکثر متلی علامت ردی ہوتی ہو جسطرح حمیات وبائیہ کی متلی جب ناقہین امراض کو زیادہ غثیان عارض ہو نکس مرض کی خبر دیتی ہو قے کی بعض قسم بھی بحرانی ہوتی ہو جو حمیات حارہ کو مفید ہو اور اورام جگر کو سودمند ہو جو بطرف مقعر جگر کے پیدا ہون۔ اور بعض قسم کی قے زمانہ تزید حمیات مین ہوتی ہو جسوقت معدہ مین خواہ احشاء باطنی مین مثل جگر طحال رحم و امعا کے اورام ہون خصوصاً اگر وہ اورام حارہ ہون نہ بحران اورام سے قے حادث ہو گی اسلیے کہ اسوقت میلان طبعی بطرف دفع کے زیادہ ہوتا ہو اور تھوڑے سے مس کرنے اور ملنے غذا یا دوا وغیرہ کے یا قدرے قلیل خلط خواہ کسی ملاقی عضو کی مماست سے بہت بڑی ایذا پیدا ہوتی ہو **مترجم** مراد یہ ہو کہ بوجہ ورم احشا کے تھوڑی مقدار غذا اور دوا کی جو معدہ مین پہونچتی ہو اور ورم ملاقی تدخل ہو لہذا ایذا بیحد پیدا ہوتی ہو اور طبیعت اس غذاے وارد کو دفع کرنے پر بنظر حمایت اعضا آمادہ ہوتی ہو پھر چونکہ دفع کرنا اس غذا وغیرہ کا اسفل کیطرف بعد ہضم کے دیر مین متصور ہو اور باسانی اور جلدی قے کے ذریعہ سے دفع ہو سکتا ہو لہذا واجب ہوا کہ اسی طریق اسہل سے دفع کردے اور قے واقع ہو جاے۔ عضو ملاقی کے مس کے یہ معنے ہین کہ جب معدہ مین کوئی غذا یا دوا یا خلط وارد ہوا اسوقت حجم معدہ کا ضرور زیادہ ہو جائیگا اور اعضاے متصل معدہ سے اسکو مماست پیدا ہو گی اسیطرح جو اور کسی عضو مین خلط وغیرہ بھر جانے وہ بھی بوجہ اتصال اور قرب معدہ کے مماست کی ایذا دہی کریگا کہ حجم اسکا بھی بڑھ جائیگا اور ورم مین یہ کیفیت ہر وقت پیدا ہوتی ہو **متن** غثیان کبھی اسیطرح باقی رہتا ہو یعنے متلی فقط ہوا کرتی ہو اور قے تک نوبت نہین پہونچتی ہو اسکا سبب یہ ہو کہ یا تو قوت ماسکہ معدہ کی قوی ہوتی ہو اور غذا وغیرہ کو نہین چھوڑتی کہ منہ کیطرف سے خارج ہو جاے خواہ کیفیت اس غذا یا خلط کی جس سے متلی پیدا ہوتی ہو ضعیف ہو یا مقدار اسکی قلیل ہو تا اینکہ اگر وہ شخص ہر وقت متلی اٹھنے کے کوئی چیز کھالے آسانی قے ہو جاے بلکہ اسکے کھانے سے قے پر تحریک ہوتی ہو جس شخص کا معدہ ضعیف ہو اور اتنا

ضعف اسکے معدہ مین زیادہ ہو کہ اسکا جی متلایا کرے اور قے کر ڈالنا اسکو ممکن نہو کیونکہ معدہ خالی ہو یا خالی تو نہین ہو مگر جو خلط موذی معدہ ہو عام اس سے کہ وہ خلط جرم معدہ مین تشرب اور سمائی ہو خواہ تشرب نہین ہو مگر مقدار اس خلط کی بہر حال کم ہو اور یہ ضعیف المعدہ جسکا ذکر ہو رہا ہو ایسا ہو کہ اگر اس معدہ ضعیف کے بدلے خواہ فم معدہ ضعیف کی جگہ اسکا معدہ یا فم معدہ قوی ہوتا اتنی قلیل مقدار غذا وغیرہ سے خواہ ضعیف موذی سے کبھی اسکو متلی عارض نہوتی اور نہ ایسے ضعیف الاثر اور کم مقدار خلط کا اثر اسکے معدہ کو پہونچتا مگر اسوقت چونکہ اسکا معدہ ضعیف ہو قلیل اور ضعیف الاثر غذا وغیرہ سے اسپر اثر پیدا ہوتا ہو یعنے فقط متلی ہوتی ہو اور بسبب ضعف قوت معدہ کے اور کمی مقدار مادہ کے قے کرنی اسے ممکن نہین ہوتی پس ایسا شخص تو قوت جی متلانے کے اگر کچھ کھا لیتا ہو تے کرنے پر اسکو دو سبب سے قدرت پیدا ہوتی ہو۔ پہلا سبب تو یہ ہو کہ خلط موذی کمی کے ساتھ ہوتی ہو اور اسکی ایذا دہی بھی کمتر ہوتی ہو زیادہ محرک معدہ اور درشتی حرکت کی پیدا نہین کر سکتی اسلیے کہ وہ خلط قعر معدہ مین ہو اور جب کچھ کھا لیا طعام وارد معدہ اس خلط قلیل کو فم معدہ تک چڑھا دیتا ہو اور بسبب آمیزش اور اختلاط باہمی کے اس خلط کی مقدار بڑھ جاتی ہو اور بسہولت بھرتے مین نکلجاتی ہو دوسرا سبب یہ ہو کہ یہ شخص بسبب حجم طعام کے جو مقدار معتد بہ پر ہوتا ہو خواستگار اعانت اس خلط کے نکالنے اور خارج کرنے پر ہوتا ہو اور مادہ یہ ہو کہ جسطرح فقط طعام کے کھانے کے بعد قے کرنے مین ہر وقت آسانی ہو موجودگی خلط قلیل مین بھی غذا معین اخراج پر اس خلط کے ہوتی ہو کبھی جی کا الٹنا پلٹنا اور متلی کا اٹھنا حرارت اور خشکی سے پیدا ہوتا ہو جو فم معدہ کو عارض ہو کر وہی کیفیت پیدا کرتی ہو جو کیفیت کسی خلط حار یابس سے پیدا ہوتی ہو کہ متصل معدہ کے پیدا ہوتے کا اعتدال سے استعمال کرنا منفعت عظیم کا باعث ہو مگر ہمیشہ اسکا خوگر ہونا قوت معدہ کو سست کر دیتا ہے خواہ معدہ کو قابل ریزش فضول کے اور اعضا سے کر دیتا ہو بحرانی قے اکثر امراض موجودہ سے رستگاری دیتی ہو تپ کا مریض اکثر اسپر یہ حالت طاری ہوتی ہو کہ اسے تشنج یا صرع یا ایک کیفیت مشابہ صرع کے دفعۃً عارض ہوتی ہو اور ناگاہ اسکو قے زنگاری خواہ نیلی قے ہوتی ہو اور اُن عوارض سے خلاصی اور نجات پاتا ہو کبھی سبات عظیم جو امتلائی ہو اور حمیات وغیرہ مین پیدا ہوا ہو اس سے بھی نجات قے کے ذریعہ سے ہو جاتی ہو اکثر ہچکی جو پے در پے آتی ہو اور چین لینے نہ دیتی ہو اس سے قے نجات دیتی ہو جو شخص باعتدال قے کا استعمال کرتا رہے اپنے گردہ کی حفاظت اور امراض گردہ کا علاج اور آفات جو پاؤن کو پہونچتے ہین انکا علاج اسی قے سے گویا کر رہا ہو۔ رگون کے شگافتہ ہونے سے عموماً یعنے اوردہ اور شرائین دونون کے شگافتہ ہونے سے بھی قے کرنا شفا دہندہ ہو۔ مستحب اور پسندیدہ یہ امر ہو کہ ہر مہینے مین دو مرتبہ قے کر لیا کرے۔ افضل اوقات قے کرنے کے بعد حمام کے اور بعد ازان کہ حمام سے برآمد ہو کر کچھ کھا لے اور خوب پیٹ بھر لے۔ ہمنے قے کرنے کے قواعد پورے پورے فن کلیات کتاب اول مین بخوبی بیان کر دیے ہین ضعیف معدہ جسوقت غذا اسمین پہونچتی ہو متلی اسے عارض ہوتی ہو اور جی الٹ پلٹ ہو جاتا ہو۔ اور اگر ضعف معدہ مین تھوڑا سا ہو قادر ٹھہرانے پر اس شے کے نہین ہوتا جو اس مین پہونچے بلکہ اسے اوپر کیطرف بذریعہ قے کے خواہ نیچے کیطرف اسہال سے دفع کر دیتا ہو ضعف معدہ کبھی اصناف سوء مزاج سے پیدا ہوتا ہو یہ بات تو معلوم ہو کہ اسباب بعض قسم سوء مزاج کے ایسے بھی ہوتے ہین کہ انسے باوجود خرابی مزاج کے تحلیل روح کا ضرر بھی اسہال وغیرہ پیدا کرنے سے پہونچتا ہو خصوصاً اسہال دموی۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ منجملہ ضعف اور اعراض کے وہ درد بھی ہو جو شدید ہو اور غم اور فاقہ کشی اور زیادہ گرسنگی کہ یہ بھی اسباب قے سے ہین بسبب اسکے کہ معدہ کو ضعیف کر دیتے ہین۔ اور جو معدہ کہ اسمین درد موجود بھی بہت جلد طعام کو بذریعہ قے کے گرا دیتا ہو اور دفع کر دیتا ہو جس شخص کو متواتر تخمہ عارض ہوتا ہو اور بدون اشتہاء صادق کے غذا کھا لیتا ہو اسکو کھانے کے ساتھ پہلے تو یہ کیفیت عارض ہوگی کہ ایک سوزش بشدت ایسی اسکے معدہ مین پیدا ہوگی جسکا تحمل نہ کر سکے گا اور بعد ازان انجام کار جو کچھ اُسنے کھایا پیا ہو سب کا سب قے کیطرف سے نکلجائے گا۔ سب سے زیادہ بدتر وہ قے ہو جسمین خون برآمد ہو سوائے اس قسم خونی قے کے جسکو ہم آئندہ بیان کرینگے اور سوائے اسوقت کے کہ خونی قے کے ہونے سے قوت طبیعت پر دلالت پائی جائے اور قریب بروائت فی الدم کے سوداوی قے بھی ہو ان دونون اقسام کی خرابی کا سبب یہ ہو کہ دونون قسم کی قے یعنے خونی اور سوداوی مین جو مادہ مورث قے لانے کا ہو خاص معدہ مین

پیدا نہین ہوتا بلکہ اور جگہ کے اعضا سے وہ مادہ معدہ کیطرف دفع ہو کر آتا ہی جو اُن اعضا کی ذاتی آفت پر اور انکی شرکت سے معدہ کے ماؤف ہونے پر دلالت کرتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ معدہ ضعیف ہو کر اس مادہ کی ریزش کو قبول کر لیتا ہی۔ قے خون کی خاصةً اس امر پر بھی دلالت کرتی ہی کہ خون کی حرکت نامناسب اور خارج حد اعتدال سے ہوئی ہی اور خون کی ایسی حرکت جو خارج حد اعتدال سے ہو منذر بہ ہلاکت ہوتی ہے (نتیجہ یہ ہوا کہ خونی قے بھی منذر بہ ہلاکت ہوتی ہی) خالص قے یعنے بے آمیزش کسی رطوبات کے نہایت خراب ہی۔ اور صفراوی قے افراط حرارت پر دلالت کرتی ہی۔ مگر بلغمی قے افراط برودت سادجہ پر دلیل ہوتی ہی مختلف رنگ کی قے مین سب سے زیادہ خراب وہ قسم ہی جو سیاہ ہو اور زنگاری اور کراثی بھی ردی ہی کہ اجتماع اخلاط ردیہ پر دلالت کرتی ہی ترکیب ردی اجتماع امراض کی یہ ہی کہ فم معدہ تو الٹ پلٹ رہا ہے اور اسکے تقلب سے متلی اٹھ رہی ہی اور طبیعت مین امساک اور بخل ہی کہ وہ رطوبات اور موجودات معدہ کا دفع کرنا نہین چاہتی بلکہ اسکا معدہ مین باقی رہنا اگرچہ مورث خرابی معدہ کا ہی پسند کرتی ہی ایسے وقت اگر مسکنات قے یعنے ادویہ یابسہ اور قابضہ کا استعمال کرین امساک طبیعت کی زیادتی ہوگی اور اگر مفتحات اور مرخیات سے امساک طبیعت کے کھولنے کی تدبیر کرین قے کی زیادتی ہوگی۔ ہان اگر وہ خلط جس سے متلی پیدا ہوتی ہی خلط رقیق اور مراری ہو کہ اسوقت مناسب بحالت موجودہ مذکورہ یہ ہی کہ زلال آلوے بخارا اور تمر ہندی وغیرہ سے علاج کیا جاتا ہی تاکہ دونون ضرر سے نفع پیدا ہو۔ بعض آدمیون کی ایسی کیفیت ہوتی ہی کہ ہر وقت خواہش طعام کی کرتا ہی اور جب غذا کھانے سے معدہ اسکا پُر ہو جاتا ہے فوراً یا تو قے کر ڈالتا ہی خواہ بذریعۂ اسہال کے اسکو دفع کر دیتا ہی پھر دوبارہ غذا کھاتا ہی اور پھر وہی قے اور دست سے دفع کر دیتا ہی اور ہمیشہ ایسی ہی اسکی عادت ہوتی ہی اور باانہمہ خرابی کے وہ شخص مثل صحیح اور تندرست آدمیون کے اپنی زندگی بسر کرتا ہی گویا یہ خراب حالی اسکے واسطے طبعی ہی ایسے مقام پر ایک پرندہ جانور کی کیفیت بھی قابل بیان کے ہی وہ طائر جراد یعنے ٹڈی کو شکار کرتا ہی اور کھاتا جاتا ہی اور پیٹ کو بھرا کرتا ہے اور مدت العمر کبھی سیر نہین ہوتا جہانتک اسے ٹڈی ملتی جاے برابر اسکی ایسی کیفیت رہے گی۔ اور بھی بہت سے ایسے حیوانات ہین جنکی یہی صفت ہے جو اس طائر کی بیان ہوئی مترجم اس طائر اور حیوانات کا ذکر کرنا فقط بنظر تائید ان بیانات کے ہی جو بہ نسبت انسان کے اوپر لکھے گئے ہین متن بعض آدمیون کی کیفیت یہ ہوتی ہی کہ جسوقت کوئی چیز کھانے پینے کی تناول کرتا ہی ظن غالب اسے یہی ہوتا ہی کہ ادھر اسنے حرکت کی اور بدن اسکا ہلا قے ہو جائیگی خواہ اگر غضب یا کلام یا کوئی اور حرکت نفسانی کریگا قے ہو جائیگی سبب اس کیفیت کا وہی ہی جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکا۔ اسلم قے وہی ہی جو صفرا اور بلغم سے ملی ہوئی ہو اور غلظت اور رقت مین متوسط ہو اور انھین اخلاط پر شامل ہو جسکا معدہ خوگر ہو رہا ہے یعنے ان اخلاط کی تولید معدہ مین بطور عادت کے ہوتی ہی۔ کراثی قے دلیل شر اور فساد پر ہی امراض مین۔ اور سبز قے مائل بسیاہی جیسے لاجوردی خواہ نیلجی اکثر اوقات حرارت غریزی کے فرو ہونے اور موت قوت حیوانی پر دلیل ہوتی ہی۔ اور یہ دونون قسم یعنے لاجوردی اور نیلجی کراثی اور زنگاری سے جدا ہین۔ علاوہ بران یہی دونون قسم کبھی احتراق پر بھی دلالت کرتی ہین مگر جو قسم قے احتراقی کے بسبب سیاہ کرنے برودت اور مکدر کرنے برد کے اور موت قوت طبیعیہ کے نہو وہ قے احتراقی مائل بہ اشراق یعنے کسیقدر چمکتی ہوئی اور مائل بصفائی اور کراثیت ہوتی ہے علاوہ بران جس شخص کے جگر مین کوئی مزاج حار موجود ہو اور اسکی حرارت زیادہ ہو ایسے شخص کو بھی اکثر صفراوی یعنے زرد اور کراثی اور زنگاری قے عارض ہوتی ہی جسکے جگر مین ورم حار ہو پہلے اسکو قے صفراوی ہوتی ہی پھر اسکے بعد کراثی اسکے بعد زنگاری ہوتی ہی اور ہمراہ قے کے ہچکی بھی آتی ہی اور متلی بھی ہوتی ہی سیاہ قے نہایت زبون ہی سوائے اسکے کہ ورام طحال مین یا آخر ربیع مین ہو۔ بدبو قے بھی خراب ہے اور ردی ہی خصوصاً ان دونون قسم سے جو قسم حمیات وبائیہ مین حادث ہو۔ اگر کسی شخص کو کسی مرض کے عروض سے چوتھے روز ابکائی آتی ہو لازم ہی کہ قے کر ڈالے کہ اسکو بہت فائدہ ہوگا **علامات** جو قے کے آنے پر خبر دیتے ہین۔ متلی ہونی اور ابکائی آنی یہ دونون مقدمہ قے آنے کے ہین یعنے قے سے پہلے یہ دونون خواہ ان مین سے کوئی ایک ضرور پیدا ہوتا ہی جسوقت نیچے والا ہونٹھ پھڑکنے لگے اور منہ مین

استمداد یعنے کھچاؤ اوپر کیطرف پیدا ہوا سکو قے آنے کا حکم قطعی کر دینا چاہیے۔ علامات خلط ردی اور متعفن کی جس سے غثیان اور قے پیدا ہوتی ہو اگر یہ خلط حار ہو اسوقت پیاس اور بد طعمی منہ کی اور عفونت ظاہر ہوگی۔ اور علامت ایسے خلط کی اگر معدہ میں ہو قے میں اسکے برآمد ہونے سے اطلاع ہوگی اور معلوم ہو جائے گی اور معدہ کو اسکی موجودگی سے ایذائے شدید ہوگی باوجودیکہ خفیف اور سبک ہوگی یعنے گرانبار معدہ پر نہوگی اسلیے کہ اسکی ایذا رسانی فقط خرابی کیفیت سے ہوتی ہو زیادتی مقدار کی وجہ سے موذی نہین ہوتی **علامت** خلط جید اور غیر ردی کی جسکی کثرت مقدار سے متلی اور قے پیدا ہوتی ہو یہ ہو کہ گندہ دہنی اور عفونت قے مین نہو اور نہ برا ذائقہ اور نہ برے مزے کی قے ہو اور یہ بھی ہو کہ اگر ایسی خلط جید رقیق ہو تو کبھی دوائین کھلانے پلانے سے قے مین سکون ہو جاتا ہو اور اگر غلیظ ہو ادویہ ملطفہ سے تسکین ہوتی ہو۔ منہ مین رطوبت کا زیادہ ہونا اور بمقدار کثیر قے جید کا ہونا اور کثرت براز اور کثرت لعاب دہن خصوصاً اگر تخمہ اور بدہضمی پہلے ہو چکی ہو یہ سب علامات اسی کے ہین۔ علامت اس غثیان اور قے کی جو کسی سوء مزاج فم معدہ کی وجہ سے عارض ہو اور فم معدہ پر جو غذا وغیرہ وارد ہو اسکی برداشت نہ کر سکے بلکہ اسکے دفع کرنے پر متحرک ہو یہ ہو کہ کوئی نہ کوئی علامت سوء مزاج چہارگانہ مذکورہ بالا مین سے موجود ہوگی۔ جو قسم اس مرض کی بسبب شرکت دماغ کے حادث ہوتی ہو یا جگر یا رحم کی شرکت سے اسکی علامت بس امراض انھین اعضا کے ہوتے ہین

قے الدم کا بیان خون جسوقت قے کی راہ سے برآمد ہو کر معدہ سے نکلتا ہو یا مری سے اور سبب اسکے برآمد ہونے کا یا شگافتہ ہونا کسی رگ کا طول مین خواہ عرض مین یا کٹ جانا کسی رگ کا ہوتا ہو۔ اور اکثر یہ شگافتہ ہونا بعد قے کثیر کے خواہ بعد بروقت ایسے مسہل کے ہوتا ہو جو ادویہ حارہ سے مرکب ہو یا کسی ورم خام کے انفجار سے خونی قے ہوتی ہو خواہ رعاف کا خون معدہ پر گرتا ہو اور ناک کیطرف سے ادھر آجاتا ہو اس سے قے الدم عارض ہوتی ہو اور مریض کو بیخبری ہوتی ہو کہ رعاف کی ریزش کسوقت معدہ پر ہوئی یا اینکہ جگر سے انصباب خون کا معدہ پر ہو کر خواہ کسی اور عضو سے مثل طحال وغیرہ کے ریزش کر کے مورث قے الدم کا ہوتا ہو خصوصاً جسوقت کسی خون معتاد مثل بواسیر اور حیض وغیرہ کے آمد بند ہو کہ ایسے وقت ریزش کا احتمال زیادہ قوی ہو یا اینکہ کوئی عضو اعضائے بدن سے کٹ گیا اور اسکی غذا دہی مین جو خون صرف ہوتا تھا بچ رہا چنانچہ کتاب اول فن کلیات مین بخوبی اسکو ہمنے بیان کیا ہو۔ یا اینکہ ترک ریاضت معتاد کا ہوا خواہ کوئی علقہ یعنے خون بستہ تناول کیا تھا اور وہ معدہ مین معلق رہ گیا خواہ مری مین پھنس گیا۔ یا ناصور معدہ مین پیدا ہوئی ہو یہ سب صورتین قے الدم کے عارض ہونے کی ہین۔ رگون کا عرض خواہ طول مین پھٹ جانیکا سبب کلیات مین اور نیز شروع مقالہ ہذا مین بخوبی بیان ہو چکا ہو واجب ہو کہ اقسام مین قے الدم کے اس قسم کی شناخت مین زیادہ اس امر کا خیال کرین کہ جو رخاوت اور ڈھیلے پن سے رگون کے قے الدم ہوتی ہو اسکا خون رقیق اور رگین کم ترہل یعنے ڈھیلی ہوتی ہین اور اگر شدت خشکی سے رگون کی خواہ برودت وغیرہ سے ہوتی ہو اسوقت خون غلیظ ہوتا ہو اکثر قے الدم صحت قوت بدنی کی وجہ سے بھی ہوتی ہو یعنے قوت بدن خون کو جدھر سے فوراً دفع ہونا آسان جانتی ہو اُسی طرف سے دفع کر دیتی ہو اور یہی دفع کرنا مناسب انتظام صحت بدن کے ہوتا ہو یہی سبب ہو کہ اکثر دو رطل یعنے قریب (۸۰) تولہ کے خون جب براہ قے کے نکلجاتا ہو راحت اور منفعت ہوتی ہو (اور کسیطرح کا ضعف وغیرہ پیدا نہین ہوتا) اور یہ صورت اسوقت ہوتی ہو کہ طحال یا جگر سے بہا ہوا خون جب معدہ پر گرتا ہو فوراً بذریعہ قے کے بمقدار کثیر یا قلیل جتنا گرا ہو نکلجاتا ہو اور کچھ ضرر نہین ہوتا۔ مگر جو خون طحال سے بہکر معدہ پر آتا ہے اور براہ قے برآمد ہوتا ہو سیاہ اور زردی آئین زیادہ اور بیشتر وہ ترش بھی ہوتا ہو اور ان دونون قسم مین قے الدم کے زیادہ درد نہین ہوتا۔ اکثر گاہ بعض آدمی کے براہ قے ایک ٹکڑا گوشت کا برآمد ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہو کہ وہ گوشت زائد از قسم ثؤلول یعنے مسّہ کے خواہ فم یا سوری معدہ مین اوگتا ہو اور جب اسکا تعلق معدہ سے باقی نہین رہتا یعنے معدہ سے جدا ہو جاتا ہو طبیعت مدبرہ بدن اسکو اوپر کیطرف براہ قے دفع کر دیتی ہو۔ جو قے الدم ہمراہ ہچکی ہو ردی اور خراب ہو لیکن اگر حمی نہو تو اکثر ردی نہین بھی ہوتی ہو **علامات** جو قے الدم معدہ سے ہوتا ہین اور مری کی قے الدم مین فرق یہ ہو کہ مقام درد کو دریافت کرین ہان اگر انفتاح عروق سے ہوگی اور تاکل یا قروح کے پڑنے سے نہوگی پھر اسوقت درد نہوگا یعنے یہ شناخت اسوقت بکار آمد

ہوگی جو قسم قے الدم کی بسبب تاکل کے ہوگی اسپر کوئی علامت قرحہ سابقہ کی دلیل ہوگی اور خون کی آمد ہین اولاً تو تھوڑی سی تھوڑی ہوگی پھر یکبارگی بمقدار کثیر برآمد ہوگی۔ جو قسم قے الدم کی صحت قوت سے ہوگی اسکی شناخت یہ ہو کہ قے کرنیوالا اپنے جملا مواد بدن کو گوارا سمجھیگا اور کسیطرح کی کراہت اور ناخوشی اسے اپنے افعال صحت مین عارض نہوگی کسیقدر گرانی قبل اس خونی قے کے جو اسے محسوس ہوئی تھی سو بعد قے کے وہ بھی جاتی رہے گی اور سبکی عارض ہوگی اور خون بھی برآمد ہوگا اوصاف صحیحہ پر ہوگا کہ حاد اور اکال اور بدبو اور قروحی یعنے جس قسم کا خون کچا قرحہ سے نکلتا ہے نہوگا۔ جو قے الدم علقہ سے حادث ہوتی ہو اسکا خون رقیق اور صدیدی ہوگا اور ایسے پانی پینے سے وہ قے پیدا ہوتی ہو جو عالق ہو یعنے بستگی خون کا موجب ہو جو قے الدم بواسیر کی وجہ سے عارض ہو وہ ٹھہر ٹھہر کر ایک وقت ہوتی ہو اور ایک وقت نہین ہوتی اور بیمارون کو ایسی قے ہونے سے نفع ہوتا ہے اور رنگ انکا زرد ہوتا ہو جگر سے خون کر کے جو قسم قے الدم کی عارض ہوتی ہو آمین اور طحال کی ریزش سے قے الدم کے عارض ہونے اور خود معدہ سے قے الدم کے عارض ہونے مین فرق یہ ہو کہ جگر اور طحال کی ریزش سے قے الدم بدون درد معدہ کے ہوتی ہو اور خود معدہ سے بلا ریزش قے الدم کسیقدر درد سے خالی نہین ہوتی جو قے الدم طحال کی ریزش سے ہوتی ہو اسکا خون سیاہ اور متعکر ہوتا ہو چنانچہ ابھی مذکور ہوا بیشتر کوئی آدمی گوشت کا ایک ٹکڑا قے کرتا ہو اور سبب ابھی مذکور ہو چکا **علاج مطلق** جملہ اقسام قے کا اور بیان عام قے کے علاج کا یہ ہو کہ جو قے فساد ہضم غذا سے پیدا ہوئی ہو غذا کی اصلاح اور جودت کی تدبیر کرنی لازم ہو اور بعض مقویات معدہ جو خوشبو ہین حارہ ہون خواہ بارد جو مناسب بحال مریض ہون انسے بھی استعانت درکار ہو۔ اور جس قے کا سبب کوئی مادہ خراب یا کثرت مادہ کی ہو اسکا استفراغ قوانین مذکورۃ الصدر سے کرنا چاہیے ادویہ مشروبہ سے خواہ حقنہ کے ذریعہ سے اور تقلیل اور تلطیف غذا کی اور فاقہ کی استعمال اور ریاضت لطیفہ کرانی چاہیے حقنہ جو مناسب مرض موجود ہو اسواسطے نافع ہوتا ہو کہ مادہ کو اسفل کیطرف مائل کر دیتا ہو لہذا قے بند ہو جاتی ہو اکثر حقنہ ہاے حادہ کے استعمال سے قے بالکل بند ہو جاتی ہے قے کرنے سے بھی وہ قے بند ہو جاتی ہو جو عادی ہو اسلیے کہ اختیاری قے کرنے سے اخراج اس مادہ کا بخوبی ہو جاتا ہو جس سے قے پیدا ہوتی تھی وہ قے صناعی یعنے تجویز طبیب سے جو کرائی جاے فقط آب گرم سے ہو یا اسکے آب گرم مین سکنجبین سادہ بھی ملا دین خواہ سوے کے بیج ملائین خواہ آب ترب اور شہد خواہ ادویہ قے چنانچہ اپنے مقام پر اسکا بیان ہو چکا۔ جس مادہ کا اخراج بذریعہ قے یا بذریعہ اسہال مرکوز ہو اور وہ مادہ غلیظ ہو ابتدائی تدبیر اس طرح ہم کرینگے کہ پہلے اس مادہ کی تلطیف کرینگے پھر اسکی تقطیع کرینگے بعد ازان اسکا استفراغ کرینگے اگر متلی بلکہ قے بھی کسی سوء مزاج کی وجہ سے عارض ہو اسکا علاج اسطرح کرینگے کہ وہ سوء مزاج اپنے ضد کیطرف بدل جاے اگر احتیاج تخدیر یعنے بے حس کرنے فم معدہ کے ہو بطریق مندرجۂ ذیل یہ بھی کیجائیگی۔ نہایت درجہ کی تدبیر متلی کے دور کرنے مین یہ ہو کہ اس خلط کو دفع کر دین جو غثیان پیدا کرتی ہو خواہ اس خلط کو الٹ کر دین یا اسکی تقطیع کرین اگر وہ خلط غلیظ اور لزوجت دار ہو یا اسکے عفونت کی اصلاح کرین اگر وہ خلط متعفن ہو اور صدیدی ہو اور عطریے جسقدر تناول کر سکے اسلیے کہ خوشبو اشیا زیادہ مناسب معدہ کی ہین خصوصاً اگر بارد خلط سے وہ متلی یا قے حادث ہوئی ہو یا انکا اسکی موجودگی کو بھلا دین یعنے اسکی ایذا سے اپنے تئین گویا غافل تصور کرین اگر حس معدہ کی اس سے زیادہ متعلق ہو یعنے زیادہ متلی کا ہیجان ہوتا ہو خواہ قے کا ہیجان زیادہ ہو اور بھلا دینے کے حیلے اکثر مقامات مین مذکور ہو چکے ہین) ایچ مادہ کا اطراف کیطرف جذب کرنا قے کے بند کرنے مین زیادہ نافع ہو خصوصاً اگر وہ مادہ منجملہ ان اخلاط سے جو اعضاے محیط سے معدہ کیطرف دفع ہو کر بطرف معدہ کے پہونچا ہو۔ یہ جذب مادہ کا اسطرح ہوتا ہو کہ بہت استواری اور سختی سے انکی بندش کرین خصوصاً اطراف زیرین کے جیسے دونون پاؤن کی پنڈلیان اور دونون قدم اور بندش اوپر سے شروع ہو اور نیچے اترتی ہوئی چلی آے کبھی ایسے جذب پر اطراف کو گرم کرنا اور گرم پانی مین انکو رکھنا بھی معین ہوتا ہو اور بیشتر حاجت اسکی ہوتی ہو کہ بازو اور ساق پر کوئی دواے محمر جس سے جلد سرخ ہو جاے اور قرحہ ڈالدے رکھی جاتی ہو۔ بڑے تعجب کی بات ہو کہ اطراف کو گرم کرنا بھی قے کی تسکین کرتا ہو اسلیے کہ جذب مواد بسمت اطراف کرتا ہو اور اطراف کو سرد کرنا بھی ایسے قے کو نافع ہوتا ہو جو سریع اور تیز ہو اسلیے کہ تبرید پیدا ہوتی ہو اور اسیطرح معدہ

کی تبرید سے بھی نفع ہوتا ہو۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ بادام تلخ کو اگر کوٹ کر پانی مین خوب طرح ملین اور چھان کر وہ پانی پلایا جاے بڑا عمدہ علاج اس قے کا ہے جو غالب اور ہائج ہو۔ باقلا کو مع پوست کے سرکہ آب آمیختہ مین اگر پختہ کرین یہ بھی نہایت درجہ ایسے لوگون کو نافع ہے۔ مسور جس پانی مین بھگوئی گئی ہو اُس پانی کو دور کرکے سرکہ مین جوش دین یہ بھی اسی طرح مفید ہوتی ہے۔ ایک دوا ایسے بیارون کی یہ بھی مجرب ہو چکی ہے عود خام اور سک اور قرنفل سب اجزا ہموزن آب بہ مین استعمال کرین۔ قرنفل کا گوندا سکے برگ اور پھول اور خود قرنفل سے بہتر ہے اور جسوقت قرنفل کا گوند پایا جاے اور خود لونگ ہی کو اسمین داخل کرین اور ہمراہ اسکے شکطرامشیع مثل وزن قرنفل کے ملائین نہایت عمدہ ہے۔ اور قائم مقام صمغ قرنفل کے ہے۔ جہان تک ممکن ہوان بیارون کے سولانے کی تدبیر بخوبی کرنی چاہیے کہ یہ اصل علاج ان کا ہے۔ قے اور متلی کے روکنے مین وہ ماءاللحم جسمین مصالح گرم زیادہ پڑے ہون اور کشنیز خشک بھی زیادہ ہو شراب ریحانی چھڑک کر پلانا بھی مفید ہوتا ہے گوارا ہوا نکو خواہ ناگوار ہو اور اگر باوجود ان اوصاف کے کسیقدر اس ماءاللحم مین عفوصت بھی ہو نہایت عمدہ ہے اسی ماءاللحم مین نان تنک خواہ میدہ کی روٹی بھی مل دیجاے کہ اس تدبیر سے کبھی وہ لوگ سو جاتے ہین اور ادھر نیند ان کو آئی اور صحت ہوئی۔ اگر طبیعت خود بخود مائل بہ خشکی اور قبض ہو اسوقت قے کا حبس کرنا ادویۂ قابضہ سے زیادہ مقدار پر استعمال کرکے درست نہین ہے کہ خشکی زیادہ پیدا ہوگی ہان مگر اسقدر جائز ہو جس سے نقصان رطوبت خواہ زیادہ ایذادہی تجفیف کی پیدا نہو اور حقنہ کا استعمال کرنا اور طبیعت مین روانی جو منجر بہ تلیین خواہ اسہال ہو پیدا کرنی چاہیے۔ بعد ازان ربوب مذکورۂ بالا جیسے رب نعناع وغیرہ کو استعمال کرانا چاہیے۔ اکثر اوقات متلی اور قے مین فصد کرنے سے تخفیف ہو جاتی ہو۔ اگر کوئی شخص دواے قوی حابس قے کو براہ قے گرادے دوبارہ ویسی ہی دوا پھر دینی چاہیے اور اگر بیمار کی ناگواری دواے مذکور کے دوبارہ استعمال سے بشدت ہو تو اسکے رنگ خواہ بو وغیرہ کو بدل دینے مین کچھ قباحت نہین ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ متلی جب زیادہ ایذادہی کرے اور اسکے ہمراہ قے نہوتی ہو اسوقت طبیعت کی اعانت ادویۂ مقیۂ لطیفہ سے کرنی چاہیے تاانیکہ اس طعام یا خلط کو جس سے متلی پیدا ہوتی ہے قے کردے۔ اور اگر حاجت اسہال نرم کی ہو کر دینا چاہیے بعد اسکے تقویت معدہ کی ادہان مذکورۂ بالا سے کرنی لازم ہو خصوصًا روغن ناردین خالص خواہ آمین روغن گل ملا کر جیسی راے طبیب کی ہو اور تسخین معدہ کی تدابیر مندرجہ بالا سے کرنی چاہیے۔ کبھی متلی کھانے کے بعد نہین ہوتی بلکہ بروقت خلو معدہ کے بھی ہوتی ہو اور اسوقت بوجہ کمی مادہ کے قے کرنی ممکن نہین ہوتی ایسے شخص پر واجب ہو کہ تناول طعام کرے اسکے بعد معطسات یعنے چھینک پیدا کرنیوالی ادویہ کا استعمال کرتے ہین۔ اور یہ علاج کا پُرانا طریقہ ہو اور مشوش ہے یعنے انتظام اس کا درست نہین اور قاعدہ تحقیق پر درست نہین ہے۔ ہمنے علاج قے کا قانون عام تو بیان کردیا **اب تفصیلی علاج کے بیان کا ارادہ ہے** ہم کہتے ہین کہ جو قسم قے کی کسی سبب حار سے عارض ہوئی ہو اسمین خرماے خشک کھلانے سے خاص کر تسکین پیدا ہوتی ہے اور انار اور سماق اور غبیرا یعنے سنجد اور سفرجل خواہ جو ادویہ از قسم مشروبات ان ادویہ سے تیار کیے جائین۔ یہ حب کہ جسکا نسخہ ذیل مین ہے بھی مسکن ایسی ہی قے کی ہے۔ بزرالبنج ایک جزو تخم گل سماق خرماے خشک ہر واحد چار جزو دو چند وزن ادویہ رب سفرجل سے گولیان تیار کرین اور بقدر نصف مثقال کے اس مجموعہ سے دینی چاہیے ایک مثقال تک جیسی قوت مریض کی دریافت ہو یہ دوا نافع ہے اس طرح کہ نیند لاتی ہے اور متلی مین سکون پیدا کرتی ہے اور اگر مریض کی طبیعت مین زیادہ قبض نہو ربوب سازجہ کا جو انگور خام یا ریباس یا حماض اترج سے خصوصًا بناے جائین تجویز کرنا بھی جائز ہے۔ کافور مین خاصیت متلی روکنے کی اور قے بند کرنے کی عجیب ہے بشرطیکہ حرارت سے متلی یا قے عارض ہوتی ہو اور یہ خاصیت پلانے سے کافور کے کسی رب مین ملا کر اور سونگھانے اور معدہ پر طلا کرنے

ہر طرح سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو شخص بعد تناول غذا وغیرہ کے ایسا خیال کرتا ہے کہ ادھر اس کا جسم بلا اور قے ہو جائے گی بہترین علاج اسکے واسطے اور یہی اس شخص کے واسطے (جسکی غذا قے کی طرف سے گرجاتی ہو اور غذا کے ہمراہ مرہ صفرا قے مین نہ آتا ہو بلکہ اسکو قے بسبب خلط سوداوی خواہ اور کسی خلط بارد کی وجہ سے ہوتی ہو) وہی علاج ہے جو بذریعہ مجففات مسخنہ کے کیا جائے انہین مجففات سے تخم کرفس اور انیسون اور فستقین ہے سب اجزا ہموزن لیکر قرص تیار کرین اور مقدار شربت ایک مثقال سرد پانی کے ساتھ تجویز کرین۔ انہین دونون کی نان خورش زیرہ اور فلفل اور تھوڑی سی سداب بھی سرکہ اور مزی ملا کر تجویز کرنی چاہیے جو شخص اپنی غذا کو بسبب درد معدہ کے قے کر دیتا ہے اسکے واسطے خرمائے خشک کو میکر اور تھوڑا سا شربت حب الآس آمین ڈالین اسقدر کہ دونون یکجا ہو جائین اسکے بعد تھوڑا سا سرکہ شراب اور تھوڑا شہد ملا کر استعمال کرائین۔ ایک زردی انڈے کی بریان کرکے شہد ملا کر پندرہ دانہ مصطگی پیکر اسمین داخل کر کے اسکو کھلا دین اور تین روز تک یہی دوا کھلائی جائے۔ جو قرص درد معدہ کے باب مین مندرج ہین اور ان مین افسنتین اور مرکی داخل ہے وہ بھی ایسے مریض کو نافع ہین۔ واجب ہے کہ ایسے بیمار خواہ جو لوگ انکے قائم مقام ہین یعنے مبتلائے اوجاع معدہ ہین انکو بعد غذا کے قوابض کا استعمال کرانا چاہیے اور قبل طعام کے مزلقات مثل لبلاب کے۔ ایسے بیمار بعد طعام کے فوراً اگر یہ سفوف تناول کرین مفید ہوگا کندر بلوط سماق۔ دوائے جید مانع متلی کے کشنیز خشک اور سداب خشک دونون ہموزن کسی شراب آب آمیختہ ملا کر استعمال کرین اگر قے مین ترشی معلوم ہو خواہ آب سرد مین آمیختہ کرکے اگر کسی طرح کی لذع معلوم ہو۔ یہ دوا نافع ہے اس قے کو جو بسبب برودت کے اور اخلاط باردہ کے عارض ہو زرنباد درونج جند بید ستر اور سب کے برابر شکر مقدار شربت دو درہم تک اور چند روز تک استعمال کرین۔ پھر اگر یہ تدبیرات مذکورۂ بالا کافی نہون اور اقراص مذکورہ سے نفع ظاہر ہو روغن بید انجیر ہمراہ آب بزور معلومہ کے پلانا چاہیے۔ جو قے بعد تخمہ کے عارض ہو اسکا علاج تخمہ کے علاج سے کرنا چاہیے اور معجون شوطیر اکھلانی چاہیے جو قے کسی خلط صدیدی کی وجہ سے عارض ہو اسکا علاج یہ ہے کہ استفراغ اس خلط کا بذریعہ قے کے کیا جائے اور تنقیہ معدہ کا اسی خلط سے کرکے تعدیل مزاج معدہ کی ایسی باکیفیت ادویہ سے جنکے رائحہ پاکیزہ ہو کرنی لازم ہے ایسے ہی مریض کو بزور مین مثل انیسون اور تخم کرفس اور زیرہ اور تخم خبازی بری جسکو سیسالیوس کہتے ہین اور دوقو کے نافع ہین۔ وہ تدبیر کرنی بھی واجب ہے جسے ہم بیان کر چکے کہ قبل تناول غذا کے غذا ہائے مزلقہ ملینہ اور بعد غذا کے اغذیہ قابضہ اور خوشبو مثل سفرجل وغیرہ کے تناول کرین تاکہ طعام فم معدہ سے اتر کے قعر معدہ تک پہونچ جائے اور مادہ موجودہ معدہ کا میلان نیچے کیطرف ہو اوپر کیطرف نہو۔ بیشتر بعض غذا ہائے مذکورہ کے تناول کے بعد زیرہ اور سماق کھلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اور کبھی کسی خفیف دوا کی حاجت ایسے لوگون کو بعد غذا کے ہوتی ہے۔ دوا المسک بھی ایسے بیمارون کو زیادہ نافع ہے اور قرص کوکب کا نفع بدرجہ غایت ہو اگر کسی شربت مناسب کے ہمراہ کھلایا جائے کہ اسمین برابر ایک حبہ کے مشک بھی گھول دی ہو جو قے بسبب خلط سوداوی کے پیدا ہوئی ہو اسکا بند کرنا تا امکان مناسب نہین ہے۔ پھر اگر ایسے مریض کے بدن مین امتلائے خون دریافت ہو باسلیق کی فصد کھول دینی چاہیے اور اخدعین ان دونون رگون پر جو گردن کے دونون طرف مین حجامت بھی کرانی چاہیے تاکہ اعضائے اعالی جو معدہ سے اوپر کیطرف ہین ان مین اس گرانی سے جو بسبب امتلائے خون اور سودا کے تھی خفت پیدا ہو یہی تدبیر تنہا بعض قسم کے امتلائے مورث قے کو کافی ہوتی ہے پھر اگر امتلا بافراط ہو کہ جسکا تحمل نہو سکے بذریعہ ایسے حقنے کے جن مین کسی قدر حدت ہو جذب مادہ امتلا کا اسفل کیطرف کرنا ضرور ہوگا وہ حقنہ قرطم اور بسفائج اور خسک اور افتیمون اور حاشا اور بابونہ سے بذریعہ روغن کنجد اور شہد کے تیار کیے جائین۔ اور طحال پر ضماد اکلیل الملک اور آس اور لادن اور اشنہ کا شراب مازو کے ہمراہ بنا کر لگایا جائے۔ ایضاً شربت نعناع آب انار کے ہمراہ اور افادیہ ملا کر پلایا جائے۔ اور اگر پھر بقیہ امتلا کا رہ جائے پانون کے

رگون کی فصد اور ساقین کی حجامت کرنی چاہیے جب ان تدبیرات سے قے مین سکون پیدا ہوا سوقت استفراغ سوداکا ادویہ سے مثل ہلیلہ سیاہ اور افتیمون اور غاریقون اور نمک ہندی سے کیا جاے اور اضطراراً اگر روغن بیدانجیر اور ایارج فیقرا اور افتیمون پلانے کی نوبت پہونچے یہ بھی جائز ہے۔ اور اگر طحال مین کوئی مرض ہو اسکا بھی علاج کرنا چاہیے۔ جو قے بسبب انصباب کسی مادہ رقیق اور بالذع کے اس طرح عارض ہوتی ہو کہ وہ مادہ طعام سے مل جاتا ہے اور متلی پیدا ہوتی ہے اسکو اقراص کوکب اوقات نوبت مین اگر پلاے جائین مفید ہوتے ہین اور غیر اوقات نوبت مین نقض مادہ کرنا بذریعہ ایارج اور اسہال بذریعہ سکنجبین کے جسمین صبر کی آمیزش ہو اور سکنجبین جو اسہال کے واسطے تیار ہوتی ہے اس مین سقمونیا داخل ہے خواہ آب آلوے بخارا اور زلال تمر ہندی کہ یہ دونون مادہ کو اسفل کی طرف مائل کرتے ہین اور بسبب ترشی کے قے مین بھی تسکین پیدا کرتے ہین۔ ایسی صورت مین واجب ہے کہ جذب مادہ کا اسفل کی طرف حقنہ لینے سے بھی کیا جاے جو بنفشہ اور عناب اور جو مقشر اور خسک اور بابونہ اور سپستان اور تربد سے روغن بنفشہ ملا کر بنایا جاے اور شکر سرخ اور بورہ بھی اسمین شریک کرین اور شربت خشخاش کا بھی استعمال کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر طبیعت مین یبوست ہو یعنے قبض ہو اسوقت شراب یعنے مشروبات نافع ہوتے ہین اور جملہ ایسے آدمی جنکو سبات کے ہمراہ قے عارض ہوتی ہو اُن کو خشک دوا خواہ غذا سے نفع ہوتا ہے خصوصاً وہ روٹی جو تنور مین خشک ہو گئی ہو اور طباشیر بھی ایسے ہی لوگون کو مفید ہوتی ہے اگر عصارات معلومہ مین پیسکر ملائی جاے پس خلاصہ یہ ہوا کہ جو چیز کہ رطوبت معدہ سے چسپیدہ ہو جاے اور اس رطوبت کو چوس لے وہی چیز اس مرض کو مفید ہوتی ہے اکثر ایسے مریض کو حاجت اسکی بھی ہوتی ہو کہ اسکے شکم پر محجمہ چسپان کیے جائین اور پشت پر اور درمیان دونون شانون کے بھی پچھنے لگاے جائین **ایضاً** اسکی نیند پیدا کرنے کی تدبیر کرنی اور کسی جھولے مین اسکو جھولانے کی بھی حاجت ہوتی ہو اگر رطوبت صدیدی موَرث اس مرض کی ہو اسوقت مخدرات خوشبو جو مقاومت اور مقابلہ کرین فساد صدید کا اور اسکی بوے بد کا یعنے تخدیر کے ذریعہ سے فساد صدید کا مقابلہ اور بوے خوش کے ذریعہ سے اسکی بوے بد کا مقابلہ کرین) اور ایسے قوابض تجویز کرنے چاہیین جو رطوبت صدیدی کو چوس لین خصوصاً ایسے قوابض جو خوشبو ہون بلکہ غذا کی قسم مین سے ہون پھر اگر ایسا مادہ صدیدی مدوبا ہو اور متشرب ہو واجب ہو کہ اسوقت استعمال ملطفات اور مقطعات کا مثل سکنجبین کے خواہ افاویہ مشہورہ عود اور قرنفل اور الائچی کا کیا جاے اسیطرح اگر وہ مادہ لزج اور غلیظ ہو اسوقت ایسی دواے ملطف وغیرہ سے جو کسیقدر اقوی ہو علاج کرنا چاہیے ایارج ہمراہ سکنجبین کے دواے مشترک اکثر اقسام قے کے واسطے ہے اور یہ بیمار یعنے ارباب مواد صدیدی خواہ مواد غلیظہ کے لوگ بعد ان تدبیرات کے ادویہ مسکنہ قے کا استعمال کرینگے جن مین کسی قدر تسخین بھی ہوگی مثلاً شربت نعناع جو انار کی شرکت سے تیار ہو اور اسمین عود خام بھی داخل کیا جاے خواہ شربت حماض اترج جنمین افاویہ حارہ شریک کیے جائین اور عود اور برگ اترج بھی داخل ہو۔ **ایضاً** دواء المسک جو تلخ ہے اور معجون سفرجلی اور یہ سب ادویہ مرکبہ ہمراہ طبیخ افاویہ کے مستعمل ہون گے **ایضاً** دواء المسک ہمراہ بیہ کے اور شراب افسنتین ان کو مفید ہو ہر وقت مین نسخہ جید آب انار ترش اور آب پودینہ ہر واحد ایک باقہ یعنے ایک دستہ ترہ دو رطل پانی مین جوش دیا جاے تا اینکہ نصف رہ جاے پھر اسمین مشک ایک دانگ اور عود چار درہم پسی ہوئی اس سب دوا کو گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد پیا کرے۔ منجملہ ادویہ مسکنہ کے ایسی قے کے واسطے رب اترج ہمراہ عود اور قرنفل کے جو شربت نعناع رمانی یعنے آب انار کی آمیزش سے بنا ہو اسکے ہمراہ مستعمل ہو خصوصاً اگر اسمین کندر اور سک اور پوست پستہ اور مشک اور عود بھی پڑی ہو۔ میبہ قے بلغمی کو زیادہ مسکن ہے۔ جسوقت متواتر قے آنے سے سقوط قوت کا خوف ہو اور کثرت قے کا اندیشہ ہو کسی قسم کی قے کیون نہو سواے اس قے کے جو حمیات شدیدۃ الحرارۃ مین ہوتی ہے اسوقت بیمار کو وہ ماء اللحم جو گوشت جوزہ ہاے طیہود اور پاچہ بھیڑ اور بکری سے تیار ہوا ہو ہمراہ نان تنک کے جو باریک مثل ہریسہ کے

بسی ہوئی ہوا سے ماءاللحم مین ملائی جاوے۔ جرعہ جرعہ پلانا چاہیے اور آب سیب اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور گوشت چوزون کا بھنا ہوا بلکہ مسلم چوزے بریان کرکے اور ان کا پیٹ چاک کرکے مریض کو سونگھانا چاہیے اور مریض کے منھ کے قریب ایسے بھنے ہوے گوشت کو رکھنا لازم ہے اور اسی طرح گرما گرم روٹی کی خوشبو اسکے دماغ تک پہونچانی لازم ہے۔ از انجملہ یہ بھی عمدہ ترکیب ہے کہ چوزون کو پانی مین اُبالین اور اس پانی کو گرادین پھر دوسرے پانی مین اوبالین اور خوب گلادین پھر کسی ہاون دستہ مین اسکو کوٹین اور اسمین اس کا پانی نچوڑین اور بزوریسکر اسمین چھڑکین اور لباب خبز سمید کو اسمین خوب طرح سے بھگودین اور تھوڑی سی شراب ملائین اور عصارہ سیب اسمین داخل کرین اور پی جائین۔ جو چوزہ پہلے پختہ کرنے سے خوب گل جاے اسکے بعد کوٹا جاے بہتر ہے بہ نسبت اس چوزہ کے جو پہلے کوٹا جاے اور پھر گلایا جاے اسلیے کہ یہ دوسری قسم جو پہلے کوٹی جاتی ہو اسکی رطوبت غریزی متحلل ہوجاتی ہے اور اسیوجہ سے منجر ہوتی ہے اور پہلی قسم کی رطوبت اسمین محتقن اور بستہ رہتی ہے مثیر متلی کو اور تقلب نفس اور قے کو ایسی غذا جو کبک اور چوزہ سے تیار ہو اور آب انگور خام سے اسمین ترشی دیجاے خواہ حماض اترج اور سماق آب سیب ترش کی ترشی دیجاے اور زیت الفاق سے بریان کیجاے الغرض ایسی غذا ان تینون امراض کو نافع ہوتی ہے۔ اگر جو کے ستو سرد پانی مین گھول کر ان کو پلاے جائین خصوصًا اگر قے کا بقیہ ابھی کسیقدر موجود ہو تو کچھ خوف کی بات نہین ہے۔ اور یہ تدابیر مکرر کرنی چاہیین اگرچہ ان اشیاء کو تناول کرکے قے ہوجایا کرے۔ اور اگر کوئی دوا یا غذاے مذکورہ مریض کو ناگوار معلوم ہو اسکی ہیئت بدل دینی چاہیے **ادویہ مفردہ و مرکبہ نافع متلی اور قے کی** جاننا چاہیے کہ چبانا کندر اور مصطگی اور سرو کا بھی متلی اور قے کو نافع ہوتا ہے اور اسی طرح بُن کا چبانا اور سداب خشک بقدر ملعقہ یعنے چمچہ کے اگر تناول کیا جاے وہ عجیب النفع ہے۔ اور لونگ خوب اچھی طرح مثل سرمہ کے باریک پیسی جاے اور اس حسو پر جو نان تنک سے تیار ہوئی چھڑکی جاے اور عصارات مذکورہ بھی اس مین داخل ہون فورًا پینے کے ساتھ ہی متلی اور قے کو ٹھہرا دیتی ہے اور اسی طرح اگر لونگ سرد پانی کے ہمراہ پلائی جاے خواہ کسی پانی مین جوش دیکر اوپر اوپر کا پانی پلایا جاے خصوصًا لڑکون کی قے اور متلی کے واسطے زیادہ مفید ہے اور اجود یہ ہے کہ اسپر مصطگی بھی چھڑک لیجاے۔ منجملہ ادویہ مسکنہ قے اور متلی کے رب اترج ہے اس شخص کے واسطے جو قے مراری مین گرفتار ہو فورًا شفا دیتا ہے اور جو شخص کہ اخلاط باردہ سے مبتلاے قے اور متلی کا ہو اسکو رب اترج ہمراہ عود خام اور قرنفل کے دینا چاہیے **ایضًا** جوشاندہ پوست پستہ کا تنہا یا دیگر خوشبو دواؤن کے ساتھ اور اس سے زیادہ قوی تر آب تفاح کرم تنہا ہو خواہ افادیہ ملاکر ادر ہمراہ کرویا جو قسم خاص زیرہ کی ہو اور میہ کے ساتھ۔ اور میوسن بھی ایسی شراب ہو جسکی حاجت اس مرض مین ہوتی ہے۔ دایہ طفل جو دودھ پلاتی ہو اگر تھوڑی سی قرنفل تناول کرے اس لڑکے کو مفید ہوتی ہے جو گرفتار قے اور متلی کا ہے۔ اور اسی طرح اگر ایک طسوج قرنفل کوٹ کر دودھ مین گھول دیجاے اور لڑکے کو پلائین اسکی قے بند ہوجاتی ہے اور اسی روز آرام ہوتا ہے اور یہ دوا ایسی ہے جسکو ہمنے خود تجربہ کیا ہے۔ ترکیب مجرب جو استمراء یعنے غذا وغیرہ کے معدہ مین ٹھہرنے اور بچ جانے پر معین ہوتی ہے تخم کتان ایرسا مصطگی زیرہ ہر واحد کو تجزو ماءالعسل مین پختہ کرکے استعمال کرین جب علاج سے درماندگی ہوجاے پھر اسوقت ناچار ان مخدرات کا استعمال کرینگے جنکی طبیعت مین یہ اثر نہین ہے کہ قے کی تحریک کرین جس طرح بنج اور خود جوز ماثل وغیرہ مین ہے ہان ایسے مخدرات کو بھی اگر ادویہ عطریہ سے خوشبو کردین کہ انکی تحذیر تو باقی رہے اور قے لانے کا اثر جو ان مین ہے اسکی اصلاح ہوجاے اور سمیت انکی تریاقیت ادویہ عطریہ سے اصلاح پذیر ہوجاے اسوقت پھر جوز ماثل اور بنج وغیرہ کا بھی استعمال ہوسکتا ہے بلکہ قے اور متلی کے روکنے کے واسطے مخدرات ضعیفہ کا استعمال کرنا چاہیے جیسے تخم خشخاش اور کاہو اور تخم خشخاش سے زیادہ قوی پوست خشخاش ہے خصوصًا پوست خشخاش سیاہ اور اوسی کے قریب پوست بیخ لفاح بری اور اس سے زیادہ قوی افیون ہے۔ اور تھوڑی مقدار افیون کی نافع ہے اور سلامت حال مریض باقی رہتی ہے

خصوصاً اگر افیون کے ساتھ ادویہ عطریہ کی آمیزش ہو جو اپنی تریاقیت سے افیون کی سمیت کی اصلاح بھی کرین ترکیب جید ہماری تجویز یہ ہے کہ پوست پستہ اور سک اور گل سرخ اور تخم گل ہر واحد ایک جزو اور فاد زہر نصف جزو اور اگر فاد زہر بہم نہ پہونچے زرنباد ایک جزو اور افیون دو ثلث جزو اور عود خام نصف جزو سب اجزا سے قرص تیار کرین مقدار شربت ایک مثقال تک ہے مشروبات جیدہ سے متلی اور قے کے واسطے بھی خاص ہمارا مجوزہ ہے سفرجل خرمائے خام ہر ایک جزو تخم خشخاش ثلث جزو پوست خشخاش آٹھوان حصہ جزو کا پوست بیخ لفاح تیسوان حصہ ایک جزو کا عود خام چالیسوان حصہ جزو کا اور آب پودینہ اسقدر کہ سب اجزا اسمین تر ہو جائین اور گلاب اسقدر کہ ایک انگشت اجزا کے اوپر ہو آب خالص اتنا کہ وزن مین سہ چند آب نعناع اور گلاب کے ہو اسکو نرم نرم آنچ سے پختہ کرین یہانتک کہ اجزا اُبھرا ہو جائین اور خرما اور بہی بالکل گھل مل جاے بعد ازان سب پانی کو چھان لین اور باہستگی عقد کرین یعنے نتھر جانے دین اور اسی کو تناول کرین جسوقت مخدرات کا استعمال کیا جاے واجب ہے کہ خوشبو چیزین ہر وقت سونگھاتے جائین اور نیند کی تدبیر کرنی چاہیے اور طبیب لازم اس سے جدا نہونے پاے پھر اگر کسی قسم کی خوشبو کو بنظر مزاج خاص کے ناپسند کرتا ہوا سے ہٹا کر دوسری قسم اسکے پاس رکھی جاے۔ اقراص امادیوس بنا بر شہادت جالینوس کے بھی مفید ہین اسلیے کہ یہ اقراص شامل جملہ ان فوائد پر ہین جو علاج قے کے واسطے درکار ہین خصوصاً اگر مورث قے کا خلط صدیدی ہو کہ یہ قرص گویا اسکا تریاق ہے نسخہ اسکا وہی ہے جو قرابادین مین درج ہے جالینوس کہتا ہے کہ اس قرص مین انیسون اور تخم کرفس بغرض عطریت اور غذائیت داخل ہے اور افسنتین جلا کے واسطے اور خلط صدیدی کے احدار یعنے معدہ سے نیچے اتر جانے کے واسطے اور تقویت فم معدہ کے واسطے اور فم معدہ کی مضبوطی اور استواری کے واسطے اور دارچینی چونکہ بسبب اپنی بوے خوش کے ضد مخالف خلط صدیدی بدبو کی ہے اس غرض سے داخل ہے اور یہ بھی غرض ہے کہ دارچینی خلط صدیدی کو بدل کر کسیقدر اسکی اصلاح کر دیتی ہے اور اسی خلط صدیدی کی تحلیل بھی کرتی ہے۔ دارچینی مین خوشبو ایسی ہے کہ جملہ اعضاے عصبانی کے مناسب ہے اور افیون واسطے تخدیر کے داخل ہے اور نوم پیدا کرنے کے واسطے اور جند بادستر افیون کے فساد اور خضرت سمیت کے دور کرنے کے واسطے داخل ہے قرص کوکب بھی صدیدی قے کے واسطے نہایت درجہ مفید ہے۔ متلی اگر بسبب ضعف کے ہو اور قے ہو جانے سے اس متلی مین سکون پیدا ہوتا ہو اسوقت کچھ ضرور نہین ہے کہ بتکلف قے کرائین خواہ اور ادویہ وغیرہ کا استعمال کرین بلکہ اگر قے خود بخود آجایا کرے تو بیشتر نافع ہوتی ہے اور کبھی ایسی متلی مین سویق شعیر پلانے سے تسکین ہوتی ہے۔ جس شخص کو ابکائی ہر وقت زمانہ ربیع مین آتی ہو اور قے کرنے کا وہ شخص خوگر ہو خصوصاً مثل ایسی فصل کے زمانہ مین پس اس شخص کو چاہیے کہ ہمراہ روٹی کے تھوڑی مقدار پیاز نرگس کے مثلاً چار درہم تناول کرے بعد اسکے آب گرم خواہ سکنجبین لے کر قے کر ڈالے اور اس سے زیادہ پیاز نرگس کا استعمال نکرے کہ اس سے تشنج پیدا ہوتا ہے **علاج قے الدم** کا اگر قروح وغیرہ کا احساس ہو پہلے ان قروح کا علاج کرنا چاہیے اور اگر رعاف زائد کا احساس ہو اسکے سبب کو دور کرنا چاہیے اور اگر امتلاے خون زیادہ معلوم ہو تو اسکے نکال ڈالنے کی تدبیر کرنی چاہیے پس اکثر بعد نکالنے دو رطل خون کے پھر دوبارہ حاجت فصد ضیق کی بھی ہوتی ہے۔ اور جسوقت قے الدم زیادہ تنگ کرے اور مہلت ندے اطراف کی بندش کرنی لازم ہے خصوصاً اگر کسی دواے حاد کے پینے سے قے الدم عارض ہوئی ہو اور بیشتر اس قے الدم مین جو بسبب تناول کسی تیز دوا کے حادث ہوئی ہو شراب دودھ ملا کر پلائی جاتی ہے اور وہ دودھ دوشیدہ ہو اور جزو غالب بھی دودھ ہوتا ہے اور مقدار چار قوطولی تک اسکا استعمال تجویز کیا گیا ہے تھوڑی سی مقدار کے بعد پھر تھوڑی مقدار پیا پے پلائی جاتی ہے بعد اسکے سکنجبین برف سے ٹھنڈی کر کے پلائی جاتی ہے ادویہ مجربہ قے الدم کے روکنے مین از انجملہ یہ مرکب مجرب ہے قے الدم شدید کے بند کرنے مین اقاقیا تخم گل طین مختوم گلنار افیون بزر البنج صمغ عربی عصارہ بارتنگ مین لت کر کے خواہ عصارہ عصی الراعی مین اور سرکہ جسمین پانی زیادہ ملا ہو اسکے ساتھ استعمال کرین خواہ آب بارتنگ کے ہمراہ اگر کشش خون کی معدہ سے زیادہ معلوم ہو اور

مقدار شربت اس دوا مرکب کی ایک مثقال سے ایک درہم تک ہو سکتی ہے۔ ربوب قابضہ کا استعمال بھی قے الدم کو نافع ہے۔ از انجملہ رب حب آس بھی ہے۔ اور چند مرکبات جو قرابادین مین مذکور ہوے وہ بھی مفید ہین۔ آسان علاج اسکا یہ ہے کہ مازو اور گلنار ہر واحد ایک تسو فی وزن ایک مثقال کے ایک قیراط افیون ملا کر تناول کرین آب بادرنگ کے ہمراہ **قلق اور کرب معدہ کا بیان** کبھی معدہ مین قلق اور کرب ایسا اٹھتا ہو کہ بیمار کو غم پیدا کرتا ہو اور اسی کرب اور بے آرامی کے سبب سے ایک شکل سے دوسری شکل پر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ الٹ پھیر کیا کرتا ہے اور بیشتر اسکے ہمراہ خفقان ہمیشہ لازم رہتا ہے یا کبھی کبھی خفقان عارض ہوتا ہے اور مریض کو ممکن نہین کہ اپنی بیماری کو پہچانکر بیان کر سکے۔ اور بیشتر اسکی تبعیت سے سدر اور دوار بھی عارض ہوتا ہو اور اکثر آفیرلون ایسے بیمار کا ہوجاتا ہے اور در اصل یہ مرض متلی کا مبداء ہے اور اکثر اسی کرب کے ہمراہ متلی بھی ہوتی ہے اور کبھی پہلے کرب اور قلق پیدا ہو کر اسکا انتقال متلی کی طرف ہوجاتا ہے سبب اس مرض کا وہی مادہ ہے جو متلی پیدا کرنے والا ہے خصوصاً جسوقت وہ مادہ متشرب ہوجاے اسلیے کہ جب تک وہ مادہ متشرب رہے گا کرب اور قلق پیدا کریگا اور جب فم معدہ مین مجتمع ہوجاے گا متلی پیدا ہوگی اور معدہ پر اسکے ریزش ہوگی کہ طبیعت بعد حیرت اور تشویش کے دفع خلط کرتی ہے کبھی بقیہ یا اجزاء ادویہ مقیہ خواہ ادویہ مسہلہ کے بھی کرب پیدا کرتی ہے ایسے وقت رب سفرجل اور رب انگور ترش دینا چاہیے خواہ اور ازین قبیل ربوب قابضہ۔ جو شے کہ معدہ مین جا کر جوش کھاتی ہے فواکہ کے اقسام سے مثل سیب شیرین وغیرہ پس وہ چیز ضرور کرب بھی پیدا کرتی ہے۔ سرد پانی جو غیر وقت پیا جاے وہ بھی کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر حمیات مین آب سرد موجب زیادتی تپ کا ہوتا ہے اور سواے آب گرم کے حمیات مین سرد پانی پینا ہرگز جائز نہین ہے **علاج** اگر قلق اور کرب معدی قلیل ہو فقط شراب جسمین آدھا پانی ملا ہو ہی سے زائل ہوجاتا ہے اگر اسمین مقوی معدہ بھی اجزا شریک ہون خواہ ماء العسل کے ملانے سے خواہ ایسے ادویہ کے ملانے سے جو تعدیل اس خلط کی کرین اور جو کرب اور قلق زیادہ ہو اسمین ادویۂ غثیان کی حاجت ہوتی ہے۔ پھر اگر یہ مرض بسبب حرارت اور خلط حار کے عارض ہوا ہو اور یہ قسم اکثر عارض ہوتی ہے اسمین تسکین مبردات مرطبہ کے استعمال سے اور طلاہاے باردہ سے (جو صندل اور کافور اور گل سرخ سے بناے جاتے ہیں) پیدا ہوتی ہے۔ اسی قسم مین ضماد پوست کدوے شیرین اور خرفہ سیاہ اور مسلم جو کے ستو کا سرکہ اور پانی ملا کر بنانا مجرب ہوچکا ہے کہ معدہ اور جگر پر اس ضماد کو لگائین۔ اور جب زیادہ مرض بڑھ جاے صندل اور گل سرخ وغیرہ کا ضماد کرین۔ منجملہ ان اشیا کے جو کرب معدی کو نافع ہین ستو جو مسلم مع پوست کا خصوصاً انار دانہ کے ہمراہ اور واجب ہے کہ جو دھوے ہوے ہون۔ اسی طرح فقاع جو کا جو انار دانہ سے بدون گرم مصالحہ کے بنایا جاے اور رب سفرجل بھی نافع ہے۔ اگر متلی نہو شراب سے مطلقاً اجتناب کرنا چاہیے۔ پانی جو شراب مین آمیختہ کیا جاے زلال تمر ہندی اور شربت سیب کہنہ جو تحلیل فضول کردے زرد کھیرا یعنے پختہ خیار کا پانی جسکی پوست اوتار لی ہو اور تھوڑا سا جلاب شکر طبرزد اور ایکدرہم طباشیر ملا کر دینا اسکی بھی لوگون نے اسکے واسطے ثنا کی ہے **خون جو معدہ اور امعا مین محتبس ہوجاے** دو درہم حرف ابیض یا بیج یعنے اسپند خواہ تین درہم پلانا چاہیے آب گرم کے ہمراہ پھر اگر اسکے بعد بھی تنگی رہے تب حاشا اور اسی طرح انفحہ ارانب یعنے نفحۂ خرگوش کا استعمال کرین **دودھ کا معدہ مین بستہ ہونا** انفحہ ارنب خواہ آب پودینہ بقدر دو اوقیہ کے اور اسمین دو درہم ملح جریش یعنے کھاری نمک ملا کر پلانا چاہیے **فواق** ہچکی حرکت مختلف طبیعت کے جو مرکب تشنج انقباضی اور تمدد انبساطی سے ہوتی ہے گویا ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہو کہ فم معدہ اور تمام جرم معدہ کا یا مری کا اسی حرکت سے اپنی جگہ خاص زین بوجہ تشنج کے فراہم ہوتا ہے اور یہ تشنج بوجہ گریز کرنے کے کسی موذی سے پیدا ہوتا ہے اگر وہ موذی موجود ہو اور تمدد یعنے انبساط بسبب استعداد حرکت دافعہ کے جو قوی ہے پیدا ہوتا ہے یہ حرکت تشنجی کے۔ مثال اسکی ایسی ہے جیسے کوئی شخص حملہ کرنے کا ارادہ کرے کہ وہ شخص پہلے تو کسیقدر پیچھے کو ہٹتا ہے اور پھر جھپٹ کر حملہ کرتا ہے کبھی ہچکی ایک قسم کی مشابہت اس کھانسی سے رکھتی ہے جو پھیپھڑہ اور حجاب سے اٹھتی ہے بغرض دفع کرنے

کسی خلط کے لیکن اگر ہچکی کسی موذی کے موجود گی سے نہ عارض ہو بلکہ بسبیل افراط یبس کے ہو جسکو فواق یبسی کہتے ہین اسلیے کہ خشکی سے حرکت
مثل تشنج کے پیدا ہوتی ہے اور طبیعت انبساط کیطرف حرکت دیتی ہے مگر اسکی اطاعت سے یہ انبساط پورا پورا بسبب خشکی کے پیدا نہین
ہوتا پس اس انبساط کی تلافی مین یہ تمدد انبساطی جو دوسرا جزو حرکت مرکبہ فواق کا ہے پیدا ہوتا ہے **مترجم** دوسرا احتمال اس فقرہ کے
ترجمہ مین یہ ہے کہ چونکہ طبیعت مطاوع تشنج کی نہین ہے یعنے اسکو قبول نہین کرتی اور بسبب یبس کے قادر انبساط تام پر بھی نہین ہے لہذا بلا اذن
اطاعت تشنج کے تمدد انبساطی پیدا ہوتا ہے اور یہ احتمال بھی اگرچہ بعید ہے لیکن محصل اسکا بھی وہی ہے **متن** فم معدہ کو جو ہچکی عارض ہوتی
ہے اکثر بسبب کسی موذی کے عارض ہوتی ہے جسطرح اختلاج بھی فم معدہ کو کسی موذی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے خصوصا اگر معدہ مین
خشکی ہو کہ اسوقت فم معدہ تھوڑے سے لذع کا بھی متحمل نہین ہوسکتا اور کبھی فواق فم معدہ کا بمشارکت بھی عارض ہوتا ہے کبھی ہچکی بعد قے کے
عارض ہوتی ہے اسلیے کہ اگر قے کسی خلط لاذع سے ہوتی ہے اس قے سے فم معدہ کو گزند پہونچتا ہے یا اس سبب سے کہ خوب تحمل کرتے قے نہین
ہوتی اسوقت کسیقدر خلط کا بقیہ فم معدہ مین رہ جاتا ہے اور براہ قے دفع نہین ہوتا جسطرح ہچکی قے کے بند ہوجانے سے خواہ قے کے روکنے
صبر کرنے سے بھی پیدا ہوتی ہے کہ اسوقت حرکت اختیاری مین سکون اور کمی پیدا ہوتی ہے **مترجم** یہ دلیل اشارہ اپنے مذہب مختار کیطرف ہے
جو شیخ چند سطور کے بعد بیان کریگا کہ فواق کی حرکت بہ نسبت قے کے ضعیف ہوتی ہے **متن** اکثر حرکت معدہ کے اجزا کی بسبب مادہ لاحجہ کے
ہوتی ہے سواے فم معدہ کے کہ بسبب شدت حس کے اور بقوت متاذی ہونے فم معدہ کے بدون مادہ لاحجہ کے بھی امین حرکت ہوتی ہے
بعض اطبا نے کہا ہے کہ حرکت فواق کی قے کی حرکت سے زیادہ قوی ہے اسلیے کہ قے معدہ سے اس مادہ کو دفع کرتی ہے جو مصبوب اور ریختہ
ہورہا ہے (اور اسنے سرایت معدہ مین نہین کی ہے پس اسکا نکالنا ضعیف حرکت سے ہوسکتا ہے) اور ہچکی کی حرکت اس مادہ کے اخراج خواہ
دفع کرنے پر ہوتی ہے جو مادہ ناشب اور چھپا ہوا یعنے فرورفتہ معدہ مین ہے۔ اور یہ قول اس طبیب کا درست نہین ہے یعنے کلیت صغرا
دلیل کے ممنوع ہے) اسلیے کہ ہر ایک قے اور تہوع بسبب خلط مصبوب کے نہین حادث ہوتی (بلکہ بموجب اقسام مندرجہ فصل سابق بعض
اقسام قے اور تہوع کے البتہ مادہ مصبوبہ سے ہوتے ہین پس ان اقسام مین حرکت قے کی ضعیف ہوسکتی ہے) **مترجم** پھر چونکہ دوسری دلیل قے
کی حرکت کے ضعیف ہونے پر یہ بھی خیال کیا جاسکتی تھی کہ چونکہ قے سے مادہ موجودہ دفع ہوجاتا ہے اور جو حرکت ایسے مادہ کے اخراج پر ہو کر
کر دفع ہونے سے عاصی نہین ہے جیسے مصبوبہ غیر مادہ ناشبہ وہ ضرور ضعیف ہوگی بخلاف فواق کی حرکت کے کہ امین طبیعت کو قصد اخراج
مادہ پر حرکت ہوتی ہے مگر مادہ بوجہ فرورفتہ ہونے کے ہرگز دفع نہین ہوتا پس ضرور اہتمام زائد اور حرکت قوی ایسی ہی مادہ کے واسطے درکار
ہوگی یعنے ہچکی کی حرکت قوی ہوگی اس دلیل کے ابطال کیطرف اشارہ شیخ نے کرکے کہا **متن** اور یہ بات بھی کلیتہ ضرور نہین ہے کہ جس حرکت
سے (مثلا قے کی حرکت سے) مادہ دفع ہوجاے تو اس حرکت کو ضعیف ہونا بھی لازم ہے بہ نسبت اس حرکت یعنے فواق کے کہ امین طبیعت
قصد اخراج اور دفع مادہ تو کرتی ہے مگر قادر اخراج اور دفع پر نہین **مترجم** دوسرا احتمال اس فقرہ کے ذکر سے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس طبیب
کے قول مین جو کلیت صغرا کے پہلے فقرہ سے منع کیے گئے اب ترقی کرکے یہ بھی کہا کہ اگر صغری جزئیہ بھی ہو پھر تب کلیت کبری ممنوع ہوگی تب
بھی نتیجہ جزئیہ نہین درست ہوگا اور گویا خلاصہ مطلب شیخ کے دونون فقرون کا یہ ہوا کہ نہ تو قے اور متلی جملہ اقسام کی فقط مادہ مصبوبہ سے پیدا
ہوتی ہے اور نہ ہر ایک مادہ مصبوبہ سہل الدفع ہے جسکے اخراج مین حرکت ضعیف کی حاجت ہو بلکہ بعض مواد مصبوبہ عسیر الدفع ہوتے
ہین کہ انمین بھی حاجت حرکت قوی کی ہوتی ہے اور بعض مواد ناشبہ جس سے فواق پیدا ہوتی ہے بسبب کمی مقدار خواہ کمی ردائت اپنی کے
زیادہ موذی نہین ہوتی ہین پس ہچکی بھی حرکت قوی کو نہین چاہتی یہ مطلب مترجم خاکسار کے ذہن مین آیا ہے شاید صحیح ہو یا نہو واللہ اعلم
متن بلکہ ہچکی کی حرکت ضعیف تر ہے قے کی حرکت سے اور گویا ہچکی آنے کے وقت حرکت طبیعت کی قے کیطرف بہ ضعف شروع ہوتی ہے

اور اسی سبب سے اکثر اوقات ابتدا مین ہچکی آتی ہے اور آخر کو قے ہو جاتی ہے غالبًا یہی بات ہے کہ حرکت طبیعت بر وقت مس کرنے سبب
فواق کے کمتر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب ہچکی کا ایذا دہی کمتر کرتا ہے پھر جب رفتہ رفتہ اس سبب مین عظمت اور بزرگی یعنے زیادہ استحکام پیدا ہوتا ہے
اور امر ایذا دہی بڑھ جاتا ہے حرکت بھی شدید ہو کر قے پیدا کرتی ہے۔ تفصیل ان اسباب کی جنسے وہ ہچکی پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ کی ایذا ہو پہنچنے
سے عارض ہوتی ہے یہ ہے کہ کبھی یہ فواق کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتی ہے جو موذی فم معدہ کو اپنی برودت کی وجہسے ہو چنانچہ لرزہ کے
ہمراہ جو ہچکی عارض ہوتی ہے اسی قسم کی ہے و نیز ہوا اسرد مین جو ہچکی آتی ہے خواہ اخلاط مبردہ معدکی ہچکی خواہ اور کسی قسم کی برودت سے ہچکی کے
جنسے مزاج مستحکم فم معدہ مین پیدا کیا ہوا ایسا کہ بوجہ برودت مستحکمہ کے فم معدہ کو سمیٹے اور اسمین تشنج اور اینٹھن پیدا کرے۔ یہ جملہ اقسام ہچکی کے اسی
ذیل مین داخل ہین۔ اور صبیان اور اطفال کو اسی قسم کی ہچکی عارض ہوتی ہے۔ برودت تین وجوہ سے ہچکی پیدا کرتی ہے (۱) کہ مادہ بارد لازم اور
پائدار رہتا ہے اور ہر وقت ستاتا ہے (۲) کہ ایذا برودت مادہ بذاتہٖ اور اسکی کیفیت جو حد اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے فواق پیدا کرتی ہے (۳)
یہ کہ برودت تقبیض یعنے سمیٹنا جلد فم معدہ کا اور تکثیف مسامات کرتی ہے اور اسیوجہ سے جو چیزین درمیانی مقامات لیف عضو کے متحلل ہوتی
تھین وہ سب انھین مقامات مین بند اور محتبس ہو کر ہچکی پیدا کرتی ہین۔ دوسرا سبب فم معدہ کی ایذا سے ہچکی پیدا ہونے کا حرارت ہے جس طرح
حمیات محرقہ مین کہ فم معدہ تشنج ہو کر ہچکی پیدا کرتا ہے۔ تیسرا سبب فم معدہ سے فواق پیدا ہونے کا کسی لاذع چیز کا معدہ مین ہونا مثلاً خردل اور
فلافلی وغیرہ کا استعمال خواہ انصباب اخلاط مراریہ کا معدہ پر اور ہر بنا ادویہ لذاع کے جیسے فلافلی ہمراہ شراب کے خصوصًا جو وقت کہ حس معدہ کی
صحیح ہو خواہ جو ہر فم معدہ کا ضعیف ہو اور از قبیل غذاے فاسد جو مستحیل کسی کیفیت لذاع کی طرف ہو جائے صبیان کو ایسی ہچکی زیادہ
عارض ہوتی ہے اور اسی طرح وہ ہچکی جو انصباب مراری سے فم معدہ پر عارض ہوتی ہے اور جیسے وہ ہچکی جو بر وقت حرکت مواد کے ایام
بحران مین اسوقت عارض ہوتی ہے جب حرکت مادہ کی معدہ کے سرے تک بفعل طبیعت ہوتی ہے تاکہ بذریعہ قے کے اس مادہ کو دور کردے
چوتھا سبب اس ہچکی کا جو فم معدہ کی ایذا رسی سے حادث ہو یہ ہے کہ کوئی ریح فم معدہ مین بند اور محتبس ہو جائے خواہ طبقات فم معدہ مین یا اوسی
مین اور پیدایش اس ریح کی ایسی تھوڑی اور ضعیف سی ہو جو منجر ہوا اور رفا ور تحلیل پر نہو۔ پانچوان سبب فم معدہ کی ایذا سے ہچکی پیدا ہونے کا کوئی
شے موذی جو اسپر گرانی پیدا کرے یہ پانچوان اقسام فواق کے وہ ہین جو سبب موذی کے موجودگی سے حادث ہوتے ہین۔ وہ ہچکی جو بسبب
خشکی کے عارض ہوتی ہے وہی خشکی جو بشدت ہو اور تشنج پیدا کرے جیسے اواخر حمیات محرقہ مین ہوتی ہے خواہ بعد استفراغات مجففہ کے اور
بھوک مین جو دیر سے لگی ہو اور غذا نہ پہونچے اور یہ قسم فواق کی دلیل خطرہ کی ہے اور کبھی ایسی خشکی سے جو مستحکم نہو بھی ہچکی عارض ہوتی ہے ایسی
ہچکی مین تھوڑے مرطب سے نفع ہو جاتا ہے اور اسی سے زائل ہو جاتی ہے۔ جو ہچکی بسبب مشارکت دیگر اعضا کے حادث ہوتی ہے وہ مثلاً
کسی کے جگر مین ورم عظیم پیدا ہوا در خصوصًا اگر مقعر جگر مین ایسا ورم عارض ہو خواہ معدہ مین ورم ہو یا حجاب ہاے دماغ مین ورم پیدا ہو جائے
خواہ ابھی ورم پیدا نہین ہوا مگر قریب ہے کہ پیدا ہو جائے جسطرح شقیحہ لامہ سے یہ جو شکستگی استخوان سر کی ضربت شدیدہ سے عارض ہو خواہ ایسی
کوفتگی در درسان جس سے تمام سر کوفتہ ہو جائے کہ اگرچہ ابھی ورم پیدا نہین ہوا ہے مگر قریب پیدا ہونے کے ہے ان اوقات کی ہچکی بھی مشارکت
سے ہوتی ہے یا جیسے حمیات کے زمانہ تصعد اور زیادتی مین اور علامات بحران مین کہ یہ ہچکی بھی بشرکت بدن کے عارض ہوتی ہے تخمینی استدلال
اس ہچکی کے عروض مین جو ورم جگر سے عارض ہوتی ہے یون کیا گیا ہے اور بعض ایسا خیال کرتے ہین کہ چونکہ بر وقت ورم جگر کے انصباب مرار کا
اثنا عشری آنت پر ہو کر معدہ پر ہوتا ہے اور بعد اسکے فم معدہ پر لہذا ہچکی آتی ہے۔ یہ بھی سبب بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ ورم جگر تنگی اور ضغط معدہ
اور فم معدہ مین پیدا کرتا ہے لہذا ہچکی پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سبب اسکے حدوث کا مشارکت جگر کے معدہ سے ایک عصبہ دقیقہ
سے ہے جو کہ جگر اور معدہ مین اتصال اور وصل کا باعث ہے اگر آدمی کو ہچکی کسی مادہ سے آتی ہو اور از خود اسے چھینک آجائے ہچکی جاتی رہیگی۔

اور اسی طرح اگر قے کردے اور خلط مذکور نکلجائے تب بھی ہچکی فرو ہوجاتی ہے. پھر اگر قے کے بعد بھی ہچکی بنی رہے معلوم کرنا چاہیے کہ یا تو ورم اسکے معدہ میں ہے خواہ ورم بیخ مین اس شبہ سے کے جو معدہ مین دماغ سے آیا ہے یا دماغ مین ورم ہے اور بیخ عصب اور دماغ کے ورم کے تابع سرخی چشم بھی ہر وقت ہچکی کے ہوتی ہے اور معدہ اور دماغ کے ورم مین تفرقہ اعراض اورام معدہ اور اعراض اورام دماغ سے کرلیا جاتا ہے. جو ہچکی کہ علامات بحران مین داخل ہے بیشتر علامات جیدہ مین سے ہوتی ہے اور اکثر علامات ردی مین شمار کیجاتی ہے چنانچہ مقالۂ بحران کتاب چہارم مین مذکور ہوگا. کتاب فصول مین لکھا ہے کہ اگر قے ہونے سے ہچکی نہ تھمے اور ہمراہ ہچکی کے سرخی چشم بھی ہو یہ علامت ردی ہے کہ دلالت ورم معدہ خواہ ورم دماغ پر کرتی ہے. اور کتاب علامات موت سریع مین وارد ہے کہ جس شخص کو ہچکی آتی ہو اور اسکے داہنی جانب بدن کے کوئی ورم خارج از طبیعت یعنے خارج از ورم معتاد بدون کسی سبب اسباب معروفۂ اورام سے عارض ہو اور ہچکی بھی شدید آرہی ہو قبل از طلوع آفتاب جان نکلجائے گی اور مرجائے گا. اور اسی کتاب مین ہے کہ جس شخص کو ہچکی کے ہمراہ مروڑا اور قے اور کزاز عارض ہو اور اسکی عقل زائل ہوجائے مرجائے گا **علامات** جو ہچکی قے آجانے سے ٹھہر جائے اسکا سبب کوئی شے موذی تصور کرنا چاہیے جسکے ثقل سے خواہ اسکی کیفیت لاذعہ سے کسی وجہ پر وجوہ اربعۂ مذکورۂ بالا سے ہچکی پیدا ہوتی ہے اور جو ہچکی بعد استفراغات اور حمیات محرقہ کے پیدا ہوتی ہے اور قے ہوجانے سے اسمین سکون نہین ہوتا بلکہ ہچکی مین قے کے بعد زیادتی ہوجاتی ہے یہ ہچکی یبوست کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو ہچکی بسبب سوء مزاج مادی یا غیر مادی کے حادث ہوتی ہے اسکے علامات ابواب جامعہ یعنے عام بیان ہر ایک عضو کے ابواب سے معلوم ہوسکتے ہین اور جو ہچکی اورام معدہ یا دماغی اورام خواہ جگر کے اورام سے پیدا ہوتی ہے اسپر اعراض خاص ہر ایک ورم کے دلالت کرتے ہین جو اپنی اپنی جگہ مذکور ہوچکے **علاج** قے کرادینی نافع علاج اس ہچکی کا نہین ہے جو بسبب امتلاء کثیر کے پیدا ہوئی ہو خواہ کسی موذی یا کیفیت کی ایذا سے عارض ہوئی ہو اور اسیطرح ہر ایک تحریک عنیف اور سخت جنبش دینی اور زور سے چھینکنا اور غصہ مین لانا اور رنج اور فرحت پیدا ہونی یا خوف جو اچانک پیدا ہوجائے **مترجم** جیسے ہندوستان کی عورات بچون کی ہچکی کسی مخوف حکایت کے بیان سے کھودیتی ہین خواہ کسی دور افتادہ کے یاد دلانے سے چونکہ طبیعت مریض اسوقت متفکر بخوشی یا رنج خواہ کسی طرح کے غصہ ورد ہوجاتی ہے لہذا ہچکی رک جاتی ہے اور یہ تدبیرات متعلق بقواعد نفسانی ہین جو طب روحانی مین بخوبی بیان ہوتے ہین چنانچہ ماہران علم نفس پر بخوبی ظاہر ہین **متن** سردپانی چہرہ پر چھڑکنا اسقدر کہ بدن مین دفعۃً کیفیت لرزہ کی سی پیدا ہو اور حرکت کرنی اور ریاضت اور سواری گھوڑے وغیرہ کی اور کھانسی کے ضبط کرنے پر صبر کرنا اور اسکے ہیجان کو روکنا اور تشنگی پر صبر کرنا یہ سب امور ہچکی کے معالجہ مین داخل ہین چھینک آنے کو قلع اور دور کرنے پر اس مادہ کے جس سے ہچکی پیدا ہوتی ہے تاثیر عظیم ہے **ایضاً** دیر تک سانس روکنے سے بھی ہچکی زائل ہوجاتی ہے سبب اسکا یہ ہو کہ سانس کا بند کرنا حرارت اندرونی کو جوش مین لاتا ہو. اور اسی حرارت کو خارج بدن کی طرف نکلنے کی حرکت دیتا ہے مسامات کی طرف سے بطلب استنشاق ہوائے سرد کے اور جب حرارت کو حرکت ہوئی اسوقت اخلاط خام مین بھی حرکت پیدا ہوتی ہے اور اسی حرکت سے وہ اخلاط چسپندہ متحلل ہوجاتے ہین. نوم طویل بھی شدید النفع ہے اور اطراف کی بندش اور خالی سینگیون کا معدہ پر توڑنا اور ما بین دونون شانون کے بطرف پشت کے سینگی لگانی اور ادویہ محمرہ کا انھین مقامات پر ضماد کرنا کہ جلد سرخ ہوجائے یہ بھی نافع ہے. منجملہ معالجات نافعہ کے ایسی ہچکی کے واسطے جو کوچی یعنے دم لینے نہ دیتی ہو اور بسبب امتلائے خلط کے پیدا ہوئی ہو یہ تدبیر ہے کہ آغاز معالجہ اسکا قے سے کرکے پھر ایارج فیقرا اور عصارۂ افسنتین ان دونون سے ایک مثقال اور نمک ہندی دو دانق لے کر استعمال کیا جائے اسکے بعد ہڑ کا مربہ کھلایا جائے پھر اگر بسبب لزج یعنے خلط چسپندہ ہو اسکے علاج مین تین چیزون کا قصد کرنا واجب ہو (۱) تحلیل مادہ اور تقطیع اسکی مثلاً سکنجبین عنصلی سے کرین (۲) تبدیل مزاج کی اسقدر کرین کہ معتدل ہوجائے اگر اس مادہ کی ایذا دہی فقط رداءت کیفیت غیر معتدلہ سے ہو (۳) فم معدہ کے احساس کو

تھوڑا سا ضرر مخدرات وغیرہ کے ذریعہ سے ایسا پہونچائین کہ لذع کی اذیت قبول نہ کرے یا کم قبول کرے اس قرص کی منہایت ستایشں لوگون نے کی ہے قسط زعفران گل سرخ تازہ مصطگی سنبل کمد چار مشقال اسارون دو مشقال صبر ایک مشقال افیون ایک مشقال عصارہ انکو ملا کر میں قرص تیار کریں اور نصف مشقال تناول کریں۔ اس قرص میں بزرقطونا اور افیون مخدر حس فم معدہ کی ہیں اور سنبل مقوی اور محلل اور اسارون رطوبات معدہ کے اسفل کی طرف مائل مجاری بول کی طرف سے انکا اخراج کر دیتی ہے اور صبران میں سے رطوبات غلیظہ کو مجاری براز کیطرف مائل کر کے اسی طرف سے انکا اخراج کر دیتی ہے اور قسط اور زعفران دو منضج قوی رطوبات مذکورہ کے ہیں دکہ بعد نضج کے ہر ایک خلط سہل الدفع ہو جاتی ہے پس انھیں خواص اور اوصاف کے ایک جا ہونے سے یہ قرص فواق شدید اور تقلب نفس میں زیادہ تر سودمند تجویز کیا گیا ہے اسلیے کہ جملہ تدابیر محتاج الیہا اسی ست پورے ہوتے ہیں۔ پھر اگر ہچکی کہنہ اور دیرینہ ہو جاے روغن کا کلانج سے ایسے وقت نفع بین پیدا ہوتا ہے اور مقدار شربت اسکی ایک چمچہ آب گرم کے ہمراہ اور منجملہ نافع ادویہ کے ایسے وقت طبیخ زنجبیل قند ملا کر پھر اگر اس سے زیادہ بھی شدید اور مزمن ہو جاے معاجین اور جوارشات مثل کمونی کے آب نیم گرم کے ساتھ بلکہ اکثر حاجت معاجین کبار کی زیادہ ہوتی ہے تریاق اور مثرو دیطوس فلونیا کو فواق کے دور کرنے میں منفعت عظیم ہے اسلیے کہ آمین کسیقدر قوت تخدیر کے ہمراہ تقویت معدہ اور تحلیل اور دفع مادہ کی بھی قوت ہو حبوب مرکبہ میں حب کبیکنج اور حب اصطمخیقون اور اقراص کو کب ہچکی کے واسطے شدید النفع ہیں ادویۂ نافعہ اس فواق کے واسطے جو مادہ بارد سے یا ایسے مادہ سے جو قریب بارد کے ہو سداب اور نطرون دونون ہمراہ کسی شربت کے پلاے جائیں اور اسی طرح آب کرفس اور خل عنصل اور حبق الماء جو ایک قسم کا پودینہ ہو اور اسارون اور زراوند یا مرزنجوش اور انجدان حتے کہ سونگھنا انجدان کا ایسی ہچکی میں سکون پیدا کرتا ہے اور زراوند اور دوقو اور انیسون اور زنجبیل اور راسن خشک شدہ اور عصارۂ غافث اور ساذج ہندی اور وج ترکی اور فیقیوم یہ سب ادویہ ایک ایک تنہا اور مرکب چند اجزا انمین سے بہر گونہ نافع ہیں انھین ادویہ سے لعوقات اگر تیار کیے جاتے ہیں تو وہ معدہ کو زیادہ موافق ہوتے ہیں اور انکا ٹھہرنا معدہ میں دیر تک رہتا ہے بہ نسبت اسکے کہ مشروبات کے طور سے مستعمل ہون اور قعر معدہ کیطرف دفعتہ گر جائیں جند بادستر کو ایسی ہچکی میں خاصیت عجیبہ ہے کبھی تین درہم تک جند بادستر ہمراہ تین اسکرجہ سرکہ اور دو ثلث اسکرجہ پانی کے استعمال کیا جاتا ہے منجملہ ان ادویات کے جسکا فائدہ پلاتے ہی زیادہ معلوم ہوتا ہے یہ دوا ہے کہ سلاقہ فیقیوم اور فودنج جبلی اور مصطگی کو ہموزن لیکر پانی میں اوبالیں اور شراب کے ساتھ پلائیں **ایضاً** مصطگی اور دارچینی اور عنصل تین اوقیہ ایک قسط یعنے بیس اوقیہ شہد میں جوش دیں اور چند روز تھوڑا تھوڑا پلایا کریں **ایضاً** جو ہچکی مادہ بارد رطب سے ہو اسکو نطرون ہمراہ ماء العسل کے مفید ہے **ایضاً** خولنجان اور شہد صبح کے وقت تناول کیا جاے اور شام کو بقدر جوزہ کے جو ایک مشقال ہے۔ ایک دوا جسکی ترکیب یہ ہے قسط اور زعفران اور اذخر اور نمام یا پس اور فودنج نہری اور نعنع اور سداب اور تخم کرفس اور کندر اور اسارون کمد دو دو درہم افیون گل سرخ خشک شدہ ہر واحد نصف درہم کبر محلل یعنے سرکہ میں پروردہ کی ہوئی بھی ایسی ہچکی کے دور کرنے میں بڑی ثنا کیجاتی ہے کبھی ان ادویہ مذکورہ کی اعانت استعمال سے ادویہ معطسہ کی کیجاتی ہے کہ چھینک آنے سے مادہ کو حرکت پیدا ہوتی ہے پھر اگر سبب فواق کا برودت ساذجہ بلا مادہ ہو پس ادویہ مذکورہ ہمراہ سرکہ اور پانی کے نافع ہوتی ہیں اور انھیں ادویہ کا ضماد گردن اور لیہ یعنے مقام نحر اور قربانی پر کیا جاتا ہے اور نیچے شراسیف کے بھی یا انھیں ادویہ کو بطور طلا کے گردن اور لیہ پر زیت کہنہ خواہ روغن بابونہ خواہ روغن قثاء الحمار کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں اور اسیطرح جملہ روغنہاے گرم تنہا بدون آمیزش کسی دوا کے نافع ہوتے ہیں خصوصا روغن بابونہ خواہ وہ روغن جسمین جند بادستر اور کمون اور انجدان جوش دیا گیا ہو یا جند بیدستر اور قسط شیرین ہر واحد نصف درہم قطراسالیون ایک درہم آب سیسنبر یعنے نمام کے ساتھ خواہ مطبوخ فودنج اور انیسون اور مصطگی کے ہمراہ یا پوست بیرون پستہ جو باہر کا چھلکا سرخ ہوتا ہو ہمراہ اذخر کے پانی میں پکاے جائیں اور اسی جوشاندہ کو پلائیں بعض مجربین نے

کہا ہو کہ پوست شگوفہ خرما اگر خشک کرکے خوب پیسی جاے اور ایک مثقال اسکا ہمراہ آب رازیانہ او رتخم سداب کے تناول کیا جاے زیادہ نافع ہوگا اور مجھے یاد نہیں کہ فواق بارد کو یہ دوا نفع کرے۔ اگر فواق بارد کہنہ ہو جاے اور شدت اسکی بڑھ جاے بدون خالی کھینچنے رکھنے کے معدہ پرادو یکے اور محجمہ لگانے کے چارہ نہوگا۔ جو ہچکی ریح محتبسہ سے فم معدہ پر خواہ معدہ مین جو ریح محتبس ہو خواہ مری مین احتباس ریاح سے پیدا ہوا یسی ہچکی کو حمام کرنا اور کسیقدر کندر پانی مین پیکر تناول کرنا مفید ہوتا ہے اسکے بعد جرعہ جرعہ آب گرم پلانا۔ راسن خشک بھی ایسی ہچکی کے ازالہ مین نہایت مفید دوا ہے۔ جو ہچکی کسی ایسے خلط لاذع کی وجہ سے پیدا ہو جو خود فم معدہ مین پیدا ہوتی ہے خواہ اسپر ریزش کسی اور جگہ سے کرتی ہو ایسے بیمار کو قے کرانے کی ایذا برداشت کرانی چاہیے بشرطیکہ قے کرنی ممکن ہو اور قے ایسی دوا سے کرائی جاے جس سے اخراج اسی خلط کا ہو یا مسہل ایارج ہمراہ سکنجبین کے او رمثل شراب افسنتین کے دیا جاے اور بیشتر فقط سرکہ اور پانی کا پلانا کافی ہوتا ہے اور مسکہ کو جرعہ جرعہ گھونٹ جانا خواہ روغن بادام کو جرعہ جرعہ پلانا آب گرم کے ہمراہ بھی مفید ہے اور نیند کی طرف اسکو مائل کرنا اور نوم طویل سے اسکو خوگر کرنا جب تک ممکن ہے۔ اور اسی طرح ماء الشعیر بھی اسکو زیادہ نفع دیتا ہے خصوصا آب انار شیرین ملاکر اور آب انار میخوش ملاکر دونون انار یعنے شیرین اور ترش کا پانی بھی نافع ہے کہ تنقیہ بھی کرتا ہے اور تقویت معدہ بھی اسکے ہمراہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر سبب ہچکی کا یبوست عارضی ہو اسکا علاج شیر دوشیدہ اور آب روغنہاے مشہورہ ہمراہ روغن بادام اور روغن کدو کے پھر اسکے بعد ماء الشعیر اور آب کدو اور آب خیار اور لعابات باردہ۔ اسیطرح ایسی سرد تر چیزون کی مالش خارج سے بھی کرنی چاہیے اور مفاصل کی تمریخ بھی کرنی ضرور ہے اور آبزن وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے مترجم نے لکھنؤ مین ایک مریض مسمی داروغہ احمد علی کا علاج فواق یبسی کا فقط مکھن اور کلونجی کھلانے سے کیا اور فوراً صحت ہوئی اگرچہ اطبا جواب دے چکے تھے اور مریض آمادہ مرگ ہو چکا تھا اور وصیت کرچکا تھا مگر دوا کے اترنے کے ساتھ ہچکی رک گئی اور پھر نہ آئی۔ متن اگر ہچکی قے کے بعد عارض ہو اور مریض اپنے شعور سے بقیہ خلط لاذع کا معدہ مین دریافت کرے کہ وہ بقیہ ہنوز لذع کررہا ہے اور تھوڑی سی متلی بھی ابھی موجود ہو اسکو متواتر چھینک لانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اس سے پہلے ایسی دوا جو مزلق اس خلط کی ہو پلانی چاہیے۔ مثل رب آلوے بخارا اور رب تمر ہندی اور خصوصا تمر ہندی کے چوسنے کا حکم پہلے چھینک پیدا کرنے سے دینا چاہیے پھر اگر یہ تدبیر اچھی طرح کارگر نہو بلکہ کسیقدر تمدد محسوس ہو فم معدہ پر ضماد مراہم معتدلہ کا لگانا چاہیے اور نرم تر چیزین کھلانی چاہیین کہ جن میں اثر متلی پیدا کرنے کا نہو بلکہ ان مین کسی قدر تغریہ ہو جیسے کباب نخود اور کسیقدر تسکین بھی پیدا کرین جیسے روغن بادام اور تقویت بھی دین جیسے آب گوشت چوزہ ہاے مرغ کا اور خوشبو بھی ہون جیسے قصب الذریرہ۔ جو ہچکی ورم جگر وغیرہ دیگر اورام سے پیدا ہوتی ہے اس کا علاج اسی ورم کے علاج سے کیا جاے گا اور اگر فصد کی حاجت ہوگی فصد بھی کیجاے گی اور تعدیل مزاج معدہ اور فم معدہ آب انار اور آب جو اور کاسنی اور ضمادہاے مذکورہ سے کیجاے گی **جو احوال مراق اور شراسیف کو عارض ہوتے ہین** کبھی انہین اطراف مین بسبب مواد موجودہ کے اختلاج عارض ہوتا ہے اور بیشتر جو مواد ان مقامات مین فراہم ہوتے ہین ایسے ردی اور خراب ہوتے ہین کہ انکی آفت دماغ تک پہونچتی ہے اور اس جہت سے مالیخولیاے مراقی اور صرع مراقی حادث ہوتی ہے۔ چنانچہ اوپر ہمنے بیان کیا ہے۔ اور کبھی یہ اختلاج قریب فم معدہ کے گوشت اور جلد مین ہوتا ہے خواہ اینکہ خود فم معدہ مین ہوتا ہے اور مشابہ خفقان کے ہو جاتا ہے کبھی مراق اور شراسیف مین انتفاخ لازم اور ثقل پیدا ہو کر دلالت قریبہ کسی آفت اختلاج وغیرہ پر کرتا ہے اور کبھی اسی انتفاخ اور ثقل کو دلالت اورام معدہ اور جگر وغیرہ پر ہوتی ہے۔ پھر اگر کھنچنا مراق اور شراسیف کا اوپر کی طرف محسوس ہوتے ہونے پر دلالت کرے گا۔ اور حمیات حادہ مین یہ کھنچنا ہیجان دردسر اور رعاف پر خواہ حدوث قے پر دلیل ہوتا ہے۔ چنانچہ اسکی تفصیل باب علامات بحران کتاب چہارم مین ہم کرینگے۔ یا اس کھچاؤ سے انتقال مادہ ورم کا اوپر کی طرف ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر کھنچنا اس مقام کا نیچے کی طرف ہو اور ناف کے گرد تک

اس کا اثر پہونچتا ہو انتقال مادہ بجانب اسفل اور اسہال پر دلیل ہوگا اور تاکید اس دلالت پر مغص یعنے مروڑ سے ہوتی ہے۔ تمدد شراسیف کا اوپر کی طرف حمیات وبائیہ مین زیادہ ہوتا ہے۔ اور اگر کبھی ایسا تمدد بسبب کسی یبوست کے پیدا ہو جو تابع حرارت خواہ برودت کے ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ تمدد مذکور تابع اورام باطنی کے ہوتا ہے اگرچہ وہ اورام نیچے کی جانب مین بھی ہون۔ لیکن جو اورام اوپر کے اعضا مین ہوتے ہین انکے ہمراہ تمدد شراسیف اوپر کی طرف ہوتا ہے اور تپ اور مزاحمت ورم دونون اس تمدد کے ساتھ ہی باعث ہوتے ہین۔ یہ انتفاخ مراق اور شراسیف امراض حادہ مین ردی ہے اور اسکے ہمراہ یرقان کبدی بھی ہوتا ہے کبھی نہین اعضاے مذکورہ مین شراسیف اور مراق تک دردہاے لاذعہ اور اوجاع ممدودہ بسبب امراض جگر اور امراض طحال اور اورام عضل کے پیدا ہوتے ہین اور حمیات اور بحرانات امراض مین بھی یہی اوجاع حادث ہوتے ہین

خاتمہ

پہلا حصہ جلد سوم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس کا امراض معدہ پر ختم ہوا جس مین تیرہ[۱۳] فن کا ترجمہ ہے اب چودھوان[۱۴] فن امراض جگر سے دوسرے حصہ مین جو اسکے بعد آتا ہے شروع ہوگا اور اس حصہ پر دوسرا حصہ جلد سوم کا یعنے امراض خاصہ کا بیان ختم ہوگا انشاء اللہ تعالے وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علےٰ رسولہ وحبیبہ محمد وآلہ المعصومین۔

کتبہ بمنیاہ الداثرۃ غلام حسنین الکاظمی الکنتوری عفی عنہ

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض :03447227224
سدرہ طاہر :03340120123
حسنین سیالوی :03056406067
Imagitor

ناشرین ندیم بک ہاؤس

میاں چیمبرز۔ ۳۔ ٹمپل روڈ۔ لاہور فون ۳۶۲۶۰۶

۸-۴ مرکز۔ اسلام آباد ----- فون ۲۱۶۳۱۸

قیمت ۴ جلدیں (۱۶ حصے مکمل) ۱۲۵/- روپے

ISBN 969-479-000-X